الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان
2
جہانگیری
صحیح ابن حبان
https://t.me/tehqiqat
تحقیقات چینل
امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی
شبیر برادرز
طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

2

تصنیف

امام ابوحاتم محمد بن حبان تیمی بستی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر 40۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

نام کتاب ———— صحیح ابن حبان 2

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— اکتوبر 2013ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر ، دربار

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز

40۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

عنوان — صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

باب 9: کافر شخص جب مسلمان ہو جائے' تو اس کا غسل کرنا

باب 10: مختلف طرح کے پانیوں کا بیان

عنوان	صفحہ

باب 12: آبِ مستعمل کا بیان

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کے بارے میں روایات

باب 1: نماز کا فرض ہونا

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

9- بَابُ الْاَدْعِيَةِ

باب 9: دعاؤں کا بیان

866 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَسْاَلُ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهِ اِذَا انْقَطَعَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر شخص کو اپنے پروردگار سے تمام حاجتیں طلب کرنی چاہئیں یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ بھی پروردگار سے مانگنا چاہئے)''۔

867 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيْ نَوْفَلِ بْنِ اَبِيْ عَقْرَبَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْجَوَامِعُ مِنَ الدُّعَاءِ . (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ نَوْفَلٍ: اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ عَقْرَبَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع دعائیں پسند تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابونوفل نامی راوی کا نام معاویہ بن مسلم بن ابوعقرب ہے اور یہ بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ قَصْدُ الْمَرْءِ فِيْ جَوَامِعِ دُعَائِهِ وَبَيَانِ اَحْوَالِهِ لَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنی جامع دعاؤں میں اور اپنے احوال کے بیان میں کیا ارادہ ہونا ضروری ہے

868 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

866- وأخرجه الترمذي (3612) اخر كتاب الدعوات، من طريق أبي داؤد سليمان ابن الأشعث السجزي، حدثنا قطن البصري بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث غريب .

زُنَیْجٌ، حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: مَا تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ؟، فَقَالَ: اَتَشَهَّدُ ثُمَّ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ. اَمَا وَاللّٰهِ مَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ .(3: 15)

۞۞ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت کیا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ (یعنی کیا دعا مانگتے ہو) اس نے کہا: میں تشہد پڑھتا ہوں پھر میں یہ دعا مانگتا ہوں۔

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' (اس شخص نے عرض کی) اللہ کی قسم! میں آپ کی طرح اور حضرت معاذ کی طرح (جامع دعا) نہیں مانگتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بھی اسی کے آس پاس والی مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ وَيَتَعَوَّذَ بِهٖ مِنْ جَوَامِعِ الشَّرِّ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم ہے' وہ اپنے پروردگار سے بھلائی کا مجموعہ مانگے اور شر کے مجموعے سے اس کی پناہ مانگے

869 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، مَا لَا اُحْصِي مِنْ مَرَّةٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حمادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلَهٖ وَآجِلَهٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلَهٖ وَآجِلَهٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ

668—قطن، عن جعفر بن سليمان. ورواه البزار في مسنده رقم (3135) عن سليمان بن عبد الله الغيلاني، عن سيار بن حاتم، عن جعفر، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لم يروه عن ثابت سوى جعفر. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 10/150 وقال: ورجاله رجال الصحيح، غير سيار بن حاتم وهو وهو ثقة، وسيعيده المصنف برقم (894) و (895). (1) تحرف في الأصل الى سنان. (2) إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي البصري الحافظ الحجة. وأخرجه أبو داؤد الطيالسي (1491)، وأحمد 6/148 و 189 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وأبو داؤد (1482) في الصلاة: باب الدعاء، من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن الأسود بن شيبان، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/538 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ابي شيبة 10/199 من طريق الأسود بن شيبان.

869 —إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجة (910) في الإقامة: باب ما يقال في التشهد والصلاة، و (3847) في الدعاء: باب الجوامع من الدعاء، عن يوسف بن موسى القطان، عن جرير، بهذا الإسناد، وقال البوصيري في الزوائد ورقة 60/1: إسناده صحيح ورجاله ثقات وأشار إلى رواية ابي حبان هذه. وأخرجه أحمد 3/474 عن معاوية بن عمرو، وأبو داؤد (792) في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة من طريق حسين بن علي.

اَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ، وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا .(1: 184)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ تعلیم دی تھی کہ وہ یہ دعا مانگیں: ''اے اللہ! میں تجھ سے ساری بھلائی کی دعا کرتا ہوں' خواہ وہ جلدی ملے یا دیر سے ملے' مجھے اس کا علم ہو یا مجھے اس کا علم نہ ہو اور میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ جلدی ہو یا دیر سے ہو' خواہ مجھے اس کا علم ہو یا علم نہ ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے تجھ سے مانگی ہے اور ہر اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے' اور میں تجھ سے جنت اور جنت سے قریب کر دینے والے قول اور میں جہنم سے جہنم کے قریب کر دینے والے قول سے پناہ مانگتا ہوں' اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں' تو نے میرے بارے میں جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ بہتر کر دے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَكْرَمِ الْاَشْيَاءِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز چیز ہے

870 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، اَخِي الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ.(1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ النَّجَاةِ مِنَ الْاٰفَاتِ لِمَنْ دَامَ عَلَى الدُّعَاءِ فِيْ اَوْقَاتِهٖ

جو شخص اپنے معمولات میں باقاعدگی سے دعا مانگتا رہے اس کے آفات سے نجات پانے کی اُمید ہونے کا تذکرہ

870- رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 6/134، وابن أبي شيبة 10/264، ومن طريقه ابن ماجة (3846) في الدعاء : باب الجوامع من الدعاء ' وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (96) عن الصلت بن محمد .وصححه الحاكم 1/521-522 ووافقه الذهبي.وأخرجه أبو يعلى في مسنده ورقة (209) /1.

871 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زُهَيْرٍ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ، فَاِنَّهُ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ (1: 2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دعا کے بارے میں سستی نہ کرو' کیونکہ کوئی بھی شخص دعا کے ہمراہ ہلاکت کا شکار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الْمُوَاظَبَةِ عَلَى الدُّعَاءِ وَالْبِرِّ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے' وہ دعا اور نیکی کو باقاعدگی سے کرتا رہے

872 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ، وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا بِالدُّعَاءِ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ. (3: 42)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ لَمْ يُرِدْ بِهِ عُمُومَهُ، وَذَاكَ اَنَّ الذَّنْبَ لَا يَحْرِمُ الرِّزْقَ الَّذِي رُزِقَ الْعَبْدُ، بَلْ يُكَدِّرُ عَلَيْهِ صَفَاءَهُ اِذَا فَكَّرَ فِي تَعْقِيبِ الْحَالَةِ فِيهِ.

وَدَوَامُ الْمَرْءِ عَلَى الدُّعَاءِ يُطَيِّبُ لَهُ وُرُودَ الْقَضَاءِ، فَكَاَنَّهُ رَدَّهُ لِقِلَّةِ حِسِّهِ بِاَلَمِهِ، وَالْبِرُّ يُطَيِّبُ الْعَيْشَ حَتّٰى كَاَنَّهُ يُزَادُ فِي عُمْرِهِ بِطِيبِ عَيْشِهِ، وَقِلَّةِ تَعَذُّرِ ذٰلِكَ فِي الْاَحْوَالِ

871– إسناده حسن، عمران القطان: وهو ابن داوّر، ويكنى أبا العوام: صدوق يهم، فهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (712) عن عمرو بن مرزوق، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي في مسنده 1/253 بترتيب الساعاتي، ومن طريقه أحمد 2/362، والترمذي (3370) في الدعوات باب ما جاء في فضل الدعاء، وابن ماجة (3829) في الدعاء: باب فضل الدعاء، عن عمران القطان، به، وصححه الحاكم 1/490 ووافقه الذهبي. وأخرجه الترمذي (3370) أيضاً، من طريق ابن مهدي، عن عمران، به. إسناده ضعيف لضعف عمر بن محمد بن صهبان كما تقدم.

872– عبد الله بن أبي الجعد: ذكره المؤلف في الثقات 5/20، وروى عنه اثنان، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/441–442، وأحمد 5/277 و280 و282، وابن ماجة (90) في المقدمة: باب في القدر، و(4022) في الفتن. والطحاوي في مشكل الآثار 4/169، والطبراني في الكبير (1442) وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/60، والبغوي في شرح السنة (3418)، والحاكم 1/493، والقضاعي في مسنده (831) من طرق، عن سفيان بهذا الإسناد. وقال البوصيري في الزوائد ورقة 8/1: وسألت شيخنا أبا الفضل العراقي رحمه الله عن هذا الحديث، فقال: هذا حديث حسن.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(بعض اوقات) کوئی شخص کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے اور تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی کرتی ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں مذکور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مراد اس کا قوم نہیں ہے۔یعنی آدمی کے نصیب میں جو رزق لکھا گیا ہے گناہ اس رزق سے محروم نہیں کرتا بلکہ اس کی پاکیزگی کو گدلا کر دیتا ہے۔جب وہ اس کے بارے میں حالت کی بعد کی صورتحال میں غور وفکر کرتا ہے اور آدمی کا ہمیشہ دعا کرتے رہنا۔اس کے لئے تقدیر کے فیصلے کو قابل قبول بنا دیتا ہے۔گویا وہ اس کی تکلیف کو کم محسوس کرتے ہوئے اس کو پرے کر دیتا ہے اور نیکی آدمی کی زندگی کو پاکیزہ کر دیتی ہے یہاں تک کہ اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی زندگی کے آرام کی وجہ سے اس کی عمر میں اضافہ ہو گیا ہے۔اور عام طور پر یہ چیزیں بہت کم پائی جاتی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا دَعَا اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِنِيَّةٍ صَحِيحَةٍ وَّعَمَلٍ مُخْلِصٍ قَدْ يُسْتَجَابُ لَهٗ دُعَاؤُهٗ، وَاِنْ كَانَ الشَّيْءُ الْمَسْؤُوْلُ مُعْجِزَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اللہ تعالیٰ سے صحیح نیت کے ساتھ اور خالص عمل کے ساتھ دعا مانگتا رہے تو اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے اگرچہ وہ مانگی ہوئی چیز معجزہ ہو (یعنی عام عادت کے خلاف ہو)

873 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَهٗ سَاحِرٌ، فَلَمَّا كَبِرَ، قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ، فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمُهُ السِّحْرَ، فَبَعَثَ لَهٗ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ، فَكَانَ فِيْ طَرِيقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ، فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ وَاَعْجَبَهٗ، فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ، وَاِذَا رَجَعَ مِنْ عِنْدِ السَّاحِرِ قَعَدَ اِلَى الرَّاهِبِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ، فَاِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ ضَرَبُوْهُ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ، فَقَالَ لَهٗ: اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ: حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ، وَاِذَا خَشِيتَ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ، فَقَالَ: الْيَوْمَ اَعْلَمُ: الرَّاهِبُ اَفْضَلُ اَمِ السَّاحِرُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ

873- إسناده صحيح، وأخرجه مسلم (3005) في الزهد: باب قصة أصحاب الأخدود والساحر والراهب والغلام، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد.

فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا، وَمَضَى النَّاسُ، فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اَیْ بُنَیَّ، اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ ، وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى، فَاِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ، فَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ، وَيُدَاوِیْ سَائِرَ الْاَدْوَاءِ، فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ ، كَانَ قَدْ عَمِيَ، فَاَتَى الْغُلَامَ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ، فَقَالَ: مَا هَاهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِي، قَالَ: اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ، فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ، فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ، فَاَتَى الْمَلِكَ يَمْشِي يَجْلِسُ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ، فَقَالَ الْمَلِكُ: فُلَانُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟، قَالَ: رَبِّی، قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِی؟، قَالَ: رَبِّی وَرَبُّكَ وَاحِدٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ، فَجِیْءَ بِالْغُلَامِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: اَیْ بُنَیَّ، قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ؟، قَالَ: اِنِّیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا، اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ، فَاَخَذَهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ، فَجِیْءَ بِالرَّاهِبِ، فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَاَبٰى، فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهِ، فَشُقَّ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِیْءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ، فَقِيلَ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَاَبٰى، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهِ، فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِیْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَاَبٰى، فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهِ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا، فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ، فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ، فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ، وَاِلَّا فَاطْرَحُوهُ، فَذَهَبُوْا بِهِ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَسَقَطُوا، وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟، قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ، فَدَفَعَهُ اِلٰى قَوْمٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهِ، فَاحْمِلُوْهُ فِیْ قُرْقُورٍ ، فَوَسِّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ، فَلَجِّجُوا بِهِ، فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ، وَاِلَّا فَاقْذِفُوهُ، فَذَهَبُوْا بِهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ ، وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟، قَالَ: كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ، فَقَالَ لِلْمَلِكِ: وَاِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِیْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهِ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟، قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، وَتَصْلُبُنِیْ عَلٰى جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِكَ ، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِیْ كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِی، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي، فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ صَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ، ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِیْ كَبِدِ قَوْسِهِ، ثُمَّ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ، فَوَقَعَ السَّهْمُ فِیْ صُدْغِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِیْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، ثَلَاثًا، فَاُتِيَ الْمَلِكُ، فَقِيلَ لَهُ: اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ، قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ، قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ، فَاَمَرَ بِالْاُخْدُودِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ، وَاَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَاَحْمُوْهُ ، فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا اُمَّهْ اصْبِرِی، فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ(3: 6)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک جادوگر

تھا۔ جب وہ عمر رسیدہ ہو گیا' تو اس نے بادشاہ سے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں تم میرے پاس کسی لڑکے کو بھیجو تا کہ میں اسے جادو کی تعلیم دوں' تو بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکے کو بھیجا تا کہ وہ اسے تعلیم دینا شروع کرے ابھی وہ لڑکا راستے میں جا رہا تھا کہ وہاں سے ایک راہب کا گزر ہوا وہ اس کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی بات چیت سننے لگا اس کو اس کی باتیں اچھی لگیں جب وہ جادوگر کے پاس آیا' تو جادوگر نے اسے مارا جب وہ جادوگر کے پاس سے واپس آیا' تو راہب کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی بات چیت سننے لگا۔ جب وہ اپنے گھر آیا' تو گھر والوں نے اسے مارا اس نے اس بات کی شکایت راہب سے کی' تو راہب نے کہا: جب تمہیں جادوگر سے اندیشہ ہو' تو تم کہنا مجھے گھر والوں نے نہیں آنے دیا تھا اور جب تمہیں گھر والوں سے اندیشہ ہو' تو تم کہنا جادوگر نے مجھے روک لیا تھا۔ اسی طرح ہوتا رہا اسی دوران ایک مرتبہ اس لڑکے کا گزر ایک بڑے جانور کے پاس سے ہوا جس نے لوگوں کو گزرنے سے روکا ہوا تھا۔ اس لڑکے نے سوچا آج یہ بات میں جان لوں گا کہ راہب فضیلت رکھتا ہے یا جادوگر؟ اس نے ایک پتھر لیا اور پھر کہا: اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے زیادہ پسندیدہ ہے' تو اس جانور کو مار دے تا کہ لوگ وہاں سے گزر جائیں پھر اس نے وہ پتھر اس جانور کو مار کر قتل کر دیا' تو لوگ وہاں سے گزر گئے۔ وہ راہب کے پاس آیا اور اسے اس بارے میں بتایا' تو راہب نے اسے کہا: اے میرے بیٹے آج تم مجھ سے زیادہ فضیلت رکھتے ہو عنقریب تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا اگر تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا جائے' تو تم میری طرف کسی کی رہنمائی نہ کرنا پھر وہ لڑکا پیدائشی نابینا لوگوں اور برص کے شکار لوگوں کو ٹھیک کرنے لگا۔ وہ تمام بیماریوں کی دوا دینے لگا (یعنی انہیں ٹھیک کرنے لگا) بادشاہ کے ایک مصاحب کو اس کے بارے میں پتہ چلا جو نابینا ہو چکا تھا۔ وہ بہت سے تحائف کے ہمراہ اس لڑکے کے پاس آیا اور بولا: اگر تم نے مجھے شفا دیدی' تو یہ سب کچھ تمہیں مل جائے گا۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا' تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے' اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ' تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا۔ وہ تمہیں شفا دے گا' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے ہاں پہلے کی طرح آیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا: فلاں شخص تمہاری بینائی کیسے واپس آئی اس نے جواب دیا: میرے پروردگار نے واپس کی ہے۔ بادشاہ نے دریافت کیا: کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے۔ اس نے کہا: میرا اور تمہارا پروردگار ایک ہے۔ اس کے بعد بادشاہ اس شخص کو تکلیف پہنچاتا رہا' یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کے بارے میں رہنمائی کر دی پھر اس لڑکے کو لایا گیا' تو بادشاہ نے اس سے کہا: اے لڑکے اب تمہارا جادو اس مقام تک پہنچ گیا ہے کہ تم پیدائشی نابینا اور برص کے شکار اور فلاں فلاں شخص کو ٹھیک کر دیتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا: میں کسی کو ٹھیک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو پکڑا وہ اسے مسلسل تکلیف پہنچاتا رہا' یہاں تک کہ اس نے راہب کی طرف رہنمائی کر دی۔ اس راہب کو لایا گیا' اس سے یہ کہا گیا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ اس راہب نے اس بات کو نہیں مانا' تو پھر ایک ''آرا'' لایا گیا وہ ''آرا'' اس کے سر کے درمیان میں رکھا گیا اور اسے چیر دیا گیا' یہاں تک کہ اس کا جسم دو حصوں میں تقسیم ہو گیا پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا۔ اسے کہا گیا تم اپنے دین سے پھر جاؤ' لیکن اس نے یہ بات نہیں مانی' تو وہی آرا اس کے سر کے درمیان میں رکھا گیا اسے بھی چیر کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور اسے کہا گیا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ اس لڑکے نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو ساتھیوں کے سپرد کیا اور کہا

اسے لے کر فلاں فلاں پہاڑ کی طرف جاؤ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ جاؤ جب تم پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤ اگر یہ اپنے دین سے رجوع کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اسے ساتھ لے کر گئے اسے ساتھ لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس لڑکے نے دعا کی اے اللہ تو ان لوگوں کے حوالے سے جیسے چاہے میرے لئے کافی ہو جا تو پہاڑ کانپنے لگا اور وہ لوگ نیچے گر گئے۔ وہ لڑکا چلتا ہوا پھر بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے ساتھیوں کا کیا بنا۔ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں میرے لئے کافی ہے۔ بادشاہ نے اسے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ سپرد کیا اور کہا اسے ساتھ لے کر جاؤ اسے کشتی میں بٹھاؤ اور اس کو لے جا کر سمندر کے درمیان میں لے جاؤ وہاں اگر یہ اپنے دین سے رجوع کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے دریا میں ڈال دینا وہ اسے ساتھ لے کر گئے تو لڑکے نے کہا: اے اللہ تو ان لوگوں کے مقابلے میں جیسے چاہے میرے لئے کفایت کر لے تو ان لوگوں کی کشتی الٹ گئی (باقی سب لوگ ڈوب گئے) وہ لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے ساتھیوں کا کیا بنا۔ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں میرے لئے کافی ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک تم وہ کام نہیں کرو گے جس کی میں تمہیں ہدایت کروں گا۔ بادشاہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے اس نے کہا: تم لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو پھر مجھے کھجور کے درخت پر صلیب پر لٹکاؤ پھر اپنے ترکش میں سے ایک تیر لو پھر اس تیر کو کمان میں لگاؤ اور پھر یہ کہو اس لڑکے کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں یہ تیر چلانے لگا ہوں) پھر وہ تیر مجھے مار دینا جب تم ایسا کرو گے تو تم مجھے قتل کر دو گے۔ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اس لڑکے کو کھجور کے درخت پر لٹکایا پھر اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان میں رکھا اور یہ کہا اس لڑکے کے پروردگار اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں تیر چلانے لگا ہوں) پھر بادشاہ نے اسے تیر مارا وہ تیر اس کی کنپٹی پر لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ تیر کی جگہ رکھا اور انتقال کر گیا۔ لوگوں نے کہا: ہم اس لڑکے کے پروردگار پر ایمان لے آتے ہیں۔ ہم ایمان لے آتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی: (مصاحبین) نے بادشاہ کو آ کر بتایا کہ تم نے اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ تم جس چیز سے بچنا چاہ رہے تھے وہی صورت حال سامنے آ گئی ہے۔ وہ ایمان لے آئے ہیں تو بادشاہ کے حکم کے تحت مختلف جگہ پر گڑھے کھودے گئے۔ ان میں آگ جلائی گئی بادشاہ نے حکم دیا جو شخص اپنے دین سے رجوع نہیں کرے گا تم لوگ اسے جلا دو ان لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا وہ آگ میں کودنے سے ہچکچائی تو لڑکے نے کہا: امی جان آپ صبر سے کام لیجئے۔ آپ حق پر ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ تُسْتَجَابُ لَهُ لَا مَحَالَةَ، وَاِنْ اَتَى عَلَيْهَا الْبُرْهَةُ مِنَ الدَّهْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مظلوم کی دعا ضرور مستجاب ہوتی ہے اگرچہ اس کا اثر ظاہر ہونے میں کچھ وقت لگ جائے

874 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ رَوَاحَةَ الْمَنْبِجِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُدِلَّةِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ، وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ. (1: 87)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْمُدِلَّةِ اِسْمُهُ: عُبَيْدُ اللّٰهِ مَدِيْنِيٌّ، ثِقَةٌ

⚘⚘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی بددعا بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے اور (اس کے لیے) آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار یہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم ہے میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد کروں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالمدلہ کا نام عبیداللہ مدینی ہے یہ ثقہ ہیں۔

875 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ. (1: 87)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ اَمْرٌ بِاتِّقَاءِ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، مُرَادُهُ الزَّجْرُ عَمَّا تَوَلَّدَ ذٰلِكَ الدُّعَاءُ مِنْهُ، وَهُوَ الظُّلْمُ، فَزَجَرَ عَنِ الشَّيْءِ بِالْاَمْرِ بِمُجَانَبَةِ مَا تَوَلَّدَ مِنْهُ

⚘⚘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی بددعا سے بچو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''مظلوم کی بددعا سے بچو'' یہاں آپ نے مظلوم کی بددعا سے بچنے کا حکم دیا ہے' لیکن اس سے مراد اس چیز سے رُکنا ہے' جس کے نتیجے میں یہ بددعا سامنے آتی ہے' اور وہ چیز ظلم ہے۔ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے رُکنے کے حکم کے ذریعے اس سے الگ رہنے کا حکم دیا ہے' جس کے نتیجے میں وہ چیز سامنے آئی ہے۔

874– وانظر فتح البارى 8/698، وتفسير ابن كثير 4/494. وأخرجه عبد الرزاق (9751) ومن طريقه الترمذى (3340) والطبرانى (7319) عن معمر، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صهيب. وأخرجه أحمد 6/17، 18، والطبرانى فى الكبير (7320)، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 4/198 من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد 874.– وأخرجه أحمد 2/304–305 عن أبى كامل وأبى النضر، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/445، وابن ماجة (1752) فى الصيام: باب الصائم لا ترد دعوته، من طريق وكيع، والترمذى (3598) فى الدعوات: باب فى العفو والعافية، من طريق عبد الله بن نمير، والبغوى فى شرح السنة (139) من طريق عُبيد الله بن موسى،

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الدُّعَاءِ رَفْعُ الْيَدَيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرے

876 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا. (3: 87)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تمہارا پروردگار زندہ اور معزز ہے وہ اپنے بندے سے حیاء کرتا ہے کہ جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ اس کی بارگاہ میں بلند کرے تو وہ انہیں خالی لوٹا دے"۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الدُّعَاءِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ بلند کرلے

877 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ الْاَنْطَاكِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

875- إسناده صحيح، معروف بن سويد، وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات . 876- حديث قوى، جعفر بن ميمون فيه خلاف، وحديثه يصلح للمتابعة، وهذا منها، وباقي رجاله ثقات . وأخرجة الترمذى (3556) في الدعوات، وحسنه: عن محمد بن بشار وابن ماجه

876- (3865) في الدعاء : باب رفع اليدين في الدعاء ، عن بكر بن خلف، كلاهما عن ابن أبي عدى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (1488) في الصلاة: باب الدعاء ومن طريقه البيهقي في الأسماء والصفات ص 90، من طريق عيسى بن يونس . والطبراني (6148) من طريق أبي أسامة، كلاهما عن جعفر بن ميمون، به. وأخرجه البغوى في شرح السنة (1385) من طريق أبي حاتم محمد بن إدريس، حدثنا الأنصاري، حدثني أبو المعلي، حدثنا أبو عثمان النهدى، قال سمعت سلمان الفارسي يقول: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وسيرد من طريق سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدى برقم (880) .

877- إسناده صحيح، وأخرجه احمد 3/209 عن سليمان بن داؤد، و3/216 عن عبد الصمد، و3/259 عن أسود بن عامر، وابن أبي شيبة 10/379 ومن طريقه مسلم (895) في الاستسقاء : باب رفع اليدين في الدعاء في الاستسقاء . وعلقه البخارى (1030) في الاستسقاء باب رفع الناس أيديهم مع الامام في الاستسقاء ، و (6341) في الدعوات: باب رفع الأيدى في الدعاء . قال الحافظ: وصله أبو نعيم في المستخرج. وانظر تغليق التعليق 2/393، 394، و 5/146.

الزَّوْرَاءِ، قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِي، رَافِعًا كَفَّيْهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ، مُقْبِلًا بِبَاطِنِ كَفِّهِ اِلَى وَجْهِهِ (5: 12)

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو "احجارزیت" کے قریب دیکھا جو "زوراء" کے قریب ہے۔ بارش کے نزول کی دعا مانگتے ہوئے دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے اور بارش کے نزول کی دعا مانگ رہے تھے۔ آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں بلند کی ہوئی تھیں' لیکن آپ نے انہیں سر سے اونچا نہیں اٹھایا تھا۔ آپ نے ہتھیلی کا رخ اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

ذِكْرُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِلرَّافِعِ يَدَيْهِ اِلٰى بَارِئِهِ جَلَّ وَعَلَا

اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنے والے کی دعا کے مستجاب ہونے کا تذکرہ

880 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْعَبْدِ اَنْ يَّرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ . (2:1)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حیا کرتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ اللہ کی بارگاہ میں اٹھائے اور وہ انہیں نامراد واپس کر دے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ مَنْ رَفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اِذَا لَمْ يَدْعُ بِمَعْصِيَةٍ اَوْ يَسْتَعْجِلِ الْاِجَابَةَ، فَيَتْرُكُ الدُّعَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص پروردگار کی بارگاہ میں دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتا ہے

اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرتا ہے' جبکہ وہ معصیت کے لئے دعا نہ مانگے اور قبولیت کا اثر جلدی ظاہر ہونے کا طلب گار ہوتے ہوئے (اثر ظاہر نہ ہونے کی صورت میں) دعا کو ترک نہ کر دے

881 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

880- إسناده جيد وأخرجه الطبراني (6130) من طريق العباس بن حمدان الحنفي، عن جميل بن الحسن، به . وأخرجه أحمد 5/438 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن الزبرقان، به وصححه الحاكم 1/497، ووافقه الذهبي، وجود إسناده الحافظ في الفتح 11/143. وتقدم برقم (876) من طريق جعفر بن ميمون عن أبي عثمان.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ . قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟، قَالَ: (يَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدْ دَعَوْتُ وَ) قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي، فَيَنْحَسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَتْرُكُ الدُّعَاءَ. (1: 2)

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کی دعا مسلسل قبول ہوتی رہتی ہے' جب تک وہ کسی گناہ' یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہیں کرتا وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! جلد بازی کا مظاہرہ کرنے سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ کہے کہ میں نے دعا مانگی میری دعا قبول نہیں ہوئی' تو ایسی صورت میں وہ بددل ہو کر دعا مانگا ترک کر دے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِشَارَةِ لِلْمَرْءِ بِإِصْبَعِهِ عِنْدَ إِرَادَتِهِ الدُّعَاءَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے انگلی کے ذریعے اشارہ کرنے کی صفت کا تذکرہ

882 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ

(متن حدیث): أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهِ كَذَا، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ لِلسَّبْحَةِ (5: 12)

۞۞ حضرت عمارہ بن رویبہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو قبیح کر دے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے یہ بات کہی۔

881- إسناده قوي على شرط مسلم، معاوية بن صالح صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات.وأخرجه مسلم (2735) (92) في الذكر . باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل، والبخاري في الأدب المفرد برقم (655) والبيهقي في السنن 3/353، من طريق ابن وهب بهذا الإسناد .وأخرجه البغوي في شرح السنة (1390) من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، به. وسيعيده المؤلف من طريق ابن وهب برقم (976) . وسيورده المؤلف أيضاً من طريق مالك برقم (975) ويأتي تخريجه عنده.

882- إسناده صحيح، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/147-148، ومن طريقه أخرجه مسلم (874) في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة.وأخرجه أحمد 4/135، والنسائي 3/108 في الجمعة: باب الإشارة في الخطبة، وفي الكبرى كما في التحفة 7/486، والدارمي 1/366 في الصلاة: باب كيف يشير الأمام في الخطبة، من طرق عن سفيان، عن حصين، به . وأخرجه أحمد 4/136 من طريق زهير، و 4/261 من طريق ابن فضيل، وأبو داوُد (1104) في الصلاة: باب رفع اليدين على المنبر، من طريق زائدة، والدارمي 1/366 من طريق أبي زبيد، جميعهم عن حصين، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَرَادَ الْاِشَارَةَ فِي الدُّعَاءِ يَجِبُ اَنْ يُّشِيرَ بِالسَّبَّابَةِ الْيُمْنٰى بَعْدَ اَنْ يَّحْنِيَهَا قَلِيْلًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی دعا کے دوران اشارہ کرنے کا ارادہ کرے

تو یہ بات لازم ہے وہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے اور اسے تھوڑا سا جھکا دے

883 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ عَلٰى مِنْبَرٍ وَّلَا غَيْرِهٖ، وَلٰكِنْ رَاَيْتُهٗ يَقُوْلُ هٰكَذَا

وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ مِنْ يَّدِهِ الْيُمْنٰى يُقَوِّسُهَا . (5: 12)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی منبر پر یا منبر کے علاوہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے آپ کو صرف اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابوسعید نامی راوی نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور اسے تھوڑا سا خمیدہ کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِشَارَةِ فِي الدُّعَاءِ بِالْاُصْبُعَيْنِ

دعا کے دوران دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

884 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

883– حديث صحيح بشوا نده، عبد الرحمٰن بن معاوية: هو ابن الحويرث الأنصارى الزرقى، سيىء الحفظ، وباقى رجاله ثقات وابن ابى ذباب هو: عبد الله بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن سعد، وهو فى مسند ابى يعلى الورقة 353، واخرجه ابو داوٗد (1105) فى الصلاة: باب رفع اليدين على المنبر، والطبرانى فى الكبير (6023) من طريق مسدد، عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/337 من طريق ربعى بن إبراهيم، عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، به. وصححه الحاكم 1/536، ووافقه الذهبى، وأورده الهيثمى فى المجمع 10/167، واقتصر فى نسبته إلى أحمد، وأعله بعبد الرحمٰن بن إسحاق ويشهد له حديث عمارة بن رُؤَيبة (882) المتقدم، وحديث أبى هريرة (884) الآتى.

884– إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح، خلا شيخ ابن حبان، فإنه ثقة، وعبد الله ابن عمر هو ابن محمد بن أبان الأموى الكوفى الملقب بمشكدانة .وأخرجه الترمذى (3557) فى الدعوات، والنسائى 3/38 فى السهو: باب النهى عن الإشارة بأصبعين، عن محمد بن بشار، وهو فى المستدرك 1/536. وهذا الرجل هو سعد كما صرح به ابو هريرة عند ابن ابى شيبة 10/381

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا يَدْعُوْ بِاُصْبُعَيْهِ جَمِيْعًا فَنَهَاهُ وَقَالَ بِاِحْدَاهُمَا، بِالْيُمْنَى . (2: 24)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِيْهِ اَنَّ الْإِشَارَةَ بِالْاُصْبُعَيْنِ لِيَكُوْنَ اِلَى الْاِثْنَيْنِ، وَالْقَوْمُ عَهْدُهُمْ كَانَ قَرِيْبًا بِعِبَادَةِ الْاَصْنَامِ وَالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ، فَمِنْ اَجْلِهِمَا اَمَرَ بِالْإِشَارَةِ بِاُصْبُعٍ وَّاحِدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دو انگلیوں کے ذریعے دعا مانگتے دیکھا اور ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کرنے کے لئے کہا جو دائیں ہاتھ کی ہوتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں بات کی طرف اشارہ پوشیدہ ہے دو انگلیوں کے ذریعے دو چیزوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور وہ لوگ کیونکہ بتوں کی عبادت اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے زمانے کے قریب تھے۔ اس لئے انہیں ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِخَارَةِ اِذَا اَرَادَ الْمَرْءُ اَمْرًا قَبْلَ الدُّخُوْلِ عَلَيْهِ

جب آدمی کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اسے شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنے کے حکم کا تذکرہ

885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَمْرًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِيْ يُرِيْدُ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ، فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَاَعِنِّيْ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِيْ يُرِيْدُ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، ثُمَّ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ اَيْنَمَا كَانَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . (1: 104)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

885– إسناده حسن، عيسى بن عبد الله بن مالك، وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه البزار (3185) 4/56 من طريق عبيد الله بن سعد بن إبراهيم، عن يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد .وأورده السيوطي في الجامع الكبير 1/38، وزاد نسبته الى ابي يعلى، والبيهقي في الشعب، والضياء في المختارة.وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/281 وقال: رواه أبو يعلى، ورجاله موثقون، ورواه الطبراني في الأوسط بنحوه وما عزاه الهيثمي للبزار.

''جب کوئی شخص کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو وہ یہ دعا مانگے''۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں تیری قدرت کے مطابق تجھ سے طاقت طلب کرتا ہوں میں تیرے عظیم فضل کی دعا کرتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ معاملہ ایسے ایسے ہے۔ یہاں آدمی اس کام کا نام لے جو وہ کرنا چاہتا ہے' اگر یہ میرے لئے میرے دین میری زندگی اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے' تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے اور میری مدد کر اور اگر یہ معاملہ' یہاں آدمی کام کا نام لے' میری زندگی اور میرے دین' میرے حق میں برا ہے' تو مجھے اس سے پھیر دے اور مجھے بھلائی کی قدرت عطا کر' وہ جہاں کہیں بھی ہو' تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

886 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ طِلْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُفَضَّلِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَمْرًا فَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِي، وَخَيْرًا لِيْ فِيْ مَعِيشَتِي، وَخَيْرًا لِيْ فِيْ عَاقِبَةِ اَمْرِي، فَاقْدُرْهُ لِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِي، فَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ، وَرَضِّنِيْ بِقَدَرِكَ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْمُفَضَّلِ اِسْمُهُ: شِبْلُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مُسْتَقِيمُ الْاَمْرِ فِي الْحَدِيْثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے علم طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تجھ سے مدد مانگتا ہوں تیرے عظیم فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک' تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا' تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ معاملہ میرے دین کے حق میں میرے لئے بہتر ہے۔ زندگی کے حق میں میرے لئے بہتر ہے۔ آخرت کے حق میں میرے لئے بہتر ہے' تو اسے میرے لئے مقدر کر دے میرے لئے اس میں برکت پیدا کر دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ میرے لئے بہتر ہے' تو بہتر والے

معاملے کو میرے لئے مقدر کردے وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اپنے فیصلے سے راضی کردے''۔

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: ابومفضل بیان کرتے ہیں: مفضل نامی راوی کا نام شبل بن علا بن حاکم ہے اور یہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالمفضل کا نام شبل بن العلاء بن عبدالرحمٰن ہے اور یہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِدُعَاءِ الْاِسْتِخَارَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَمْرًا اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ بَعْدَ رُكُوعِ رَكْعَتَيْنِ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کوئی کام کرنا چاہتا ہوا سے استخارہ کی شکل میں جس دعا کا حکم دیا گیا ہے اس کا حکم دو رکعات ادا کرنے کے بعد ہے' جو فرض نماز کے علاوہ ہو

887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ، وَمَعَاشِيْ، وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ، فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَبَارِكْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَرَضِّنِيْ بِهٖ. (1: 104)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ فرماتے تھے۔

''جب بھی کوئی شخص کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرے' تو پہلے دو رکعات نفل ادا کرے پھر وہ یہ دعا مانگے''۔

''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے صلاحیت

887- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (1162) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، والترمذي (480) في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستخارة، والنسائي 6/80 في النكاح: باب كيف الاستخارة، وفي عمل اليوم والليلة (498)، عن قتيبة بن سعيد بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/344، والبخاري (6382) في الدعوات: باب الدعاء عند الاستخارة، و (7390) في التوحيد: باب (قل هو القادر) وفي الأدب المفرد (293) وأبو داؤد (1538) في الصلاة، وابن ماجة (1383) في الاقامة: باب ما جاء في صلاة الاستخارة، والبيهقي في السنن 3/52، وفي الأسماء والصفات عن 124، 125، من طُرق عن عبد الرحمٰن.

معاملے کو میرے لئے مقدر کر دے وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اپنے فیصلے سے راضی کر دے"۔

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: ابومفضل بیان کرتے ہیں: مفضل نامی راوی کا نام شبل بن علا بن حاکم ہے اور یہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالمفضل کا نام شبل بن العلاء بن عبدالرحمٰن ہے اور یہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِدُعَاءِ الْاِسْتِخَارَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَمْرًا اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ بَعْدَ رُكُوعِ رَكْعَتَيْنِ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کوئی کام کرنا چاہتا ہو اسے استخارہ کی شکل میں جس دعا کا حکم دیا گیا ہے اس کا حکم دو رکعات ادا کرنے کے بعد ہے جو فرض نماز کے علاوہ ہو

887 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ اَمْرِي، فَقَدِّرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَبَارِكْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَرَضِّنِيْ بِهٖ. (1: 104)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ فرماتے تھے۔

"جب بھی کوئی شخص کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرے تو پہلے دو رکعات نفل ادا کرے پھر وہ یہ دعا مانگے"۔

"اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے صلاحیت

887- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (1162) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، والترمذي (480) في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستخارة، والنسائي 6/80 في النكاح: باب كيف الاستخارة، وفي عمل اليوم والليلة (498)، عن قتيبة بن سعيد بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/344، والبخاري (6382) في الدعوات: باب الدعاء عند الاستخارة، و (7390) في التوحيد: باب (قل هو القادر) وفي الأدب المفرد (293) وأبو داؤد (1538) في الصلاة، وابن ماجة (1383) في الاقامة: باب ما جاء في صلاة الاستخارة، والبيهقي في السنن 3/52، وفي الأسماء والصفات عن 124، 125، من طُرُق عن عبد الرحمٰن.

طلب کرتا ہوں تیرے عظیم فضل کا تجھ سے سوال طلب کرتا ہوں' تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا' تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے' تو یہ کام' یہاں وہ اس کام کا نام لے میرے دین میری زندگی اور میرے حق میں آخرت کے حوالے سے بہتر ہے۔ تو اسے میرے لئے مقدر کر دے۔ اسے میرے لئے آسان کر دے اس میں برکت رکھ دے اور اگر یہ میرے دین میری آخرت میری زندگی اور میری عاقبت کے حوالے سے میرے حق میں برا ہے' تو پھر اسے مجھ سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی کو مقدر کر دے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی کر دے''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ اَوَّلَ مَا يَرَاهُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی پہلی کا چاند پہلی مرتبہ دیکھے تو وہ کیا پڑھے؟

888 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ عَمِّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا نُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ .(5: 12)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! تو اسے ہم پر امن وامان' سلامتی اور اسلام کے ہمراہ طلوع کر دے اور اس چیز کے ہمراہ جسے تو پسند کرتا ہو' جس سے' تو راضی ہو (اے چاند!) ہمارا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِكْثَارِ فِى السُّؤَالِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِىْ دُعَائِهِ، وَتَرْكِ الْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی دعا کے دوران اپنے پروردگار سے مانگتے ہوئے کثرت کا سوال کرے اور اس سے تھوڑی چیز مانگنے پر اکتفاء کرنے کو ترک کرے

889 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ

888- حديث صحيح لغيره، عبد الرحمٰن بن عثمان: قال الذهبي: مقل، ضعفه أبو حاتم الرازى، وأما ابن حبان، فذكره فى الثقات، وأبوه عثمان بن إبراهيم روى عنه غير واحد، ووثقه المؤلف، وقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: شيخ يكتب حديثه، روى عنه ابنه أحاديث منكرة، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه الدارمي 2/3، 4 في الصوم، والطبراني (1330) عن طريق سعيد بن سليمان الواسطي بهذا الإسناد، وسقط من سند الطبراني المطبوع عبد الرحمٰن بن عثمان .وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/139، وقال: رواه الطبراني، وفيه عثمان بن إبراهيم الحاطبي، وفيه ضعف، وبقية رجاله ثقات .

الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا سَاَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ، فَاِنَّهُ يَسْاَلُ رَبَّهُ. (1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص کچھ مانگے' تو کثرت سے مانگے کیوں کہ وہ اپنے پروردگار سے سوال کررہا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ رَبَّهُ فِي الْاَحْوَالِ مِنَ الْعِبَادَةِ الَّتِيْ يَتَقَرَّبُ بِهَا اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا مختلف اوقات میں اپنے پروردگار سے دعا مانگنا اس عبادت کا حصہ ہے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے

890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ). (غافر: 60). (1: 2)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعا ہی عبادت ہے'' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر اختیار کرتے ہیں۔

889- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو أحمد الزبيرى، اسمه: محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمر الأسدى، وقد تابعه عليه عبد الله بن موسى -وهو من رجال الشيخين- عبد عبد بن حميد في المنتخب من المسند ورقة 193/1،بلفظ: إذا تمنى أحدكم فليستكثر، فإنما يسأل ربه عز وجل وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/150 وقال: رواه الطبراني في الأوسط، ورجاله رجال الصحيح وانظر حديث أبي هريرة الآتي برقم (896).

890- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير يسيع ويقال: أسيع بن معدان الحضرمي، وهو ثقة، وأبو خيثمة . هو زهير بن حرب، وجرير هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وذر هو: ابن عبد الله المُرهبي.وأخرجه أحمد 4/267، والترمذى (3247) في التفسير: باب ومن سورة غافر، والحاكم 1/490، 491، وصححه ووافقه الذهبي، والبغوى في شرح السنة (1384)، من طريق سفيان عن منصور، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حسن صحيح .وأخرجه الطيالسى (801)، وأبو داوُد (1479) في الصلاة: باب الدعاء، والبخارى في الأدب المفرد (714)، من طريق شعبة، عن منصور، به، وصححه الحاكم 1/491، ووافقه الذهبي.وأخرجه ابن ابى شيبة 10/200، وأحمد 4/267 و 271 و 276، والترمذى (3372) في الدعوات: باب ما جاء في فضل الدعاء، وابن ماجة (3828) في الدعاء: باب فضل الدعاء، والطبرى في التفسير 24/78، والنسائى في الكبرى 9/30 كما في التحفة، وأبو نعيم في حلية الأولياء 8/120، من طرق عن الأعمش، عن ذر، به.

وہ عنقریب رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا دَعَا الْمَرْءُ بِهٖ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا اَجَابَهٗ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی اس کے ہمراہ اپنے پروردگار سے دعا مانگتا ہے تو پروردگار اس کی دعا کو قبول کرتا ہے

891 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ، الْاَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ . (2:1)

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اے اللہ! ''میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک میں تجھے اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ایک ہے' صمد ہے' جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اسے (کسی سے) جنم دیا گیا اور جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کے ذریعے دعا مانگ لی ہے' جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور دعا کی جائے' تو اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ بِمَا وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ دُعَاؤُهٗ بِاسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ لَا يَخِيبُ مَنْ سَاَلَ رَبَّهٗ بِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے دعا کی جو صفت بیان کی ہے آدمی جب اس کے ذریعے دعا مانگتا ہے' تو یہ اسم اعظم کے ذریعہ دعا ہوتی ہے' جو شخص اس اسم اعظم کے ہمراہ اپنے پروردگار سے

891– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال البخارى، وأخرجه أبو داوُد (1493) فى الصلاة: باب الدعاء، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/350 عن يحيى القطان، به وأخرجه ابن أبى شيبة 10/271، وابن ماجة (3857) فى الدعاء . باب اسم الله الأعظم من طريق وكيع، والبغوى (1260) من طريق الحجاج بن نصير، كلاهما عن مالك بن مغول، به. وأخرجه مطولاً أحمد 5/349 من طريق عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، به. وأخرجه مطولاً البغوى فى شرح السنة (1259) من طريق عثمان بن عمر، عن عمرو بن مرزوق، عن مالك بن مغول، به. وصححه الحاكم 1/504، وأقره الذهبى. وسيرد بعده مطولاً من طريق زيد بن الحباب، عن مالك بن مغول، به.

کچھ مانگے تو وہ رسوا نہیں ہوتا

892 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السِّكِّينِ الْبَلَدِيُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ الرَّهَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي يَدْعُو، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ، الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطَى، وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ، وَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَاُ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ اُعْطِي مِزْمَاراً مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بن قَيسٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهُ؟ فَقَالَ: اَخْبِرْهُ، فَاَخْبَرْتُ اَبَا مُوسَى فَقَالَ: لَنْ تَزَالَ لِيْ صَدِيقاً. (2:1)

قَالَ زَيْدُ بن الحباب: فَحَدَّثت بِهِ زُهَير بن مُعَاوِيَة فَقَالَ: سَمِعتُ اَبَا اِسْحَاق السَّبِيْعي يُحَدِّث بِهٰذَا الحَدِيْث عَنْ مَالِك بن مِغْوَل.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا اور دعا مانگ رہا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اور میں تجھے گواہ بنا کے یہ کہتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ایک ہے اور صمد ہے' جس نے کسی کو نہیں جنم دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا نہ ہی کوئی اس کا ہم سر ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کے ذریعے مانگا ہے کہ جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے' تو وہ عطا کرتا ہے' جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے' تو وہ دعا کو قبول کرتا ہے۔

پھر ایک شخص مسجد کے پہلو میں قرأت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو حضرت داؤد علیہ السلام کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔ یہ عبداللہ بن قیس (یعنی ابوموسیٰ اشعری) ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا میں اسے بتا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے بتا دو میں نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی' تو انہوں نے فرمایا تم ہمیشہ میرے دوست رہو گے۔

892- إسناده صحيح، وهو مطول ما قبله، واخرجه الترمذي مختصراً (3475) في الدعوات: باب جامع الدعوات عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جعفر بن محمد

زید بن حباب نامی راوی کہتے ہیں۔ میں نے یہ روایت زہیر بن معاویہ کو سنائی' تو انہوں نے کہا: میں نے ابواسحاق سبیعی کو یہ حدیث مالک بن مغول کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے:

ذِكْرُ اسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِیْ إِذَا سَأَلَ الْمَرْءُ رَبَّهُ اَعْطَاهُ مَا سَأَلَ

اللہ تعالیٰ کے اس عظیم اسم کا تذکرہ کہ جب آدمی (اس کے وسیلے سے) اپنے پروردگار سے مانگتا ہے' تو پروردگار اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے' جو اس نے مانگی ہو

893 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ اَخِي اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْحَلْقَةِ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَلَمَّا رَكَعَ سَجَدَ وَتَشَهَّدَ، دَعَا، فَقَالَ فِيْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيَّامُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ دَعَا بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطَى. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَفْصٌ هٰذَا: هُوَ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَخُو اِسْحَاقَ بْنِ اَخِي اَنَسٍ لِاُمِّهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جب وہ رکوع میں گیا۔ اس نے سجدہ کیا اور تشہد پڑھ لیا' تو پھر اس نے دعا مانگتے ہوئے یہ کہا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو حنان اور منان ہے۔ (بڑا مہربان اور احسان کرنے والا ہے) آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے جلال اور اکرام والے' زندہ اور ہر چیز کے قائم رکھنے والے اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ شخص کس کے وسیلے سے دعا مانگ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا:

893- خلف بن خليفة: هو ابن صاعد الأشجعي الكوفي: صدوق إلا أنه اختلط بآخرة. لكنه قد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 3/52 في السهو: باب الدعاء بعد الذكر، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/158 و245، وأبو داوُد (1495) في الصلاة: باب الدعاء، والبخاري في الأدب المفرد (705)، والبغوي في شرح السنة (1258) من طرق عن خلف ابن خليفة، به. وصححه الحاكم 1/503-504 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/272، وأحمد 3/120، وابن ماجة (3858) في الدعاء: باب اسم الله الأعظم.

اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے اس عظیم اسم کے واسطے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے واسطے سے دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے واسطے سے کوئی چیز مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حفص نامی راوی حفص بن عبداللہ بن ابوطلحہ ہے' جو اسحاق کا بھائی ہے' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے شریک بھائی کا بیٹا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَفْوِيضِ الْمَرْءِ لِلْأُمُوْرِ كُلِّهَا اِلٰى بَارِئِهٖ مَعَ سُؤَالِهٖ اِيَّاهُ الدِّقَّ وَالْجِلَّ مِنْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے' آدمی اپنے تمام اُمور کو اپنے پروردگار کو تفویض کر دے اور اس کے ہمراہ اپنے اسباب میں سے ہر چھوٹی بڑی چیز اسی سے مانگے

894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا، حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ . (1: 2)

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر شخص کو اپنی تمام حاجات اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے''۔

895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: (حَدَّثَنَا) قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا، حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ . (1: 2)

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک کو اپنی حاجات اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے' یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا (تسمہ) ٹوٹ جائے' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے

896 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِيْ مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ

هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَإِنَّهُ لَا يَتَعَاظَمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْءٌ. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص دعا مانگتا ہے اس میں رغبت کو زیادہ کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز بھی بڑی (یعنی شکل) نہیں ہے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ بِاَوْثَقِ عَمَلِهِ قَدْ يُرْجَى لَهُ إِجَابَةُ ذٰلِكَ الدُّعَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا اپنے سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے وسیلے سے دعا مانگنے میں اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ وہ دعا مستجاب ہو گئی

897 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَرَجَ ثَلَاثَةٌ يَتَمَاشَوْنَ، فَاَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَدَخَلُوْا كَهْفَ جَبَلٍ، فَانْحَطَّ عَلَيْهِمْ حَجَرٌ فَسَدَّ عَلَيْهِمُ الطَّرِيقَ، فَقَالُوْا: ادْعُوا اللّٰهَ بِاَوْثَقِ اَعْمَالِكُمْ.

فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَإِنِّيْ رُحْتُ يَوْمًا فَحَلَبْتُ لَهُمَا، فَاَتَيْتُهُمَا وَهُمَا نَائِمَانِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ اَنْ اَسْقِيَ وَلَدِيْ، وَصِبْيَتِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَتَضَاغَوْنَ، فَقُمْتُ قَائِمًا حَتّٰى انْفَجَرَ الصُّبْحُ فَسَقَيْتُهُمَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا وَاَرِنَا السَّمَاءَ قَالَ: فَانْفَرَجَ فُرْجَةٌ فَرَاَوَا السَّمَاءَ.

896-هو مكرر الحديث (866)، فانظر تخريجه هناك.(2) هو مكرر ما قبله.(3) إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/457، 458 من طريق شعبة، ومسلم (2679) في الذكر: باب العزم بالدعاء، والبغوي في شرح السنة (1303)، من طريق إسماعيل بن جعفر، والبخاري في الأدب المفرد (607)

897- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (2215) في البيوع: باب إذا اشترى شيئاً لغيره بغير إذنه فرضي، عن يعقوب بن إبراهيم، ومسلم (2743) في الذكر: باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، عن إسحاق بن منصور وعبد بن حميد، ثلاثتهم عن أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2333) في الحرث والزراعة: باب إذا زرع بمال قوم بغير إذنهم، عن إبراهيم بن المنذر، ومسلم (274) في الذكر والدعاء، عن محمد ابن إسحاق المسيبي، كلاهما عن أبي ضمرة أنس بن عياض، عن موسى بن عقبة به. وأخرجه البخاري (3465) في أحاديث الأنبياء: باب حديث الغار و(5974) في الأدب: باب إجابة دعاء من برّ والديه، والبغوي في شرح السنة (3420)، من طريقين عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/116، والبخاري (2272) في الإجارة: باب من استأجر أجيراً فترك اجره، ومسلم (2743) في الذكر والدعاء، من طريقين عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عمر، به. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم (971).

وَقَالَ الآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ وَكُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَاَنِّيْ سَاَلْتُهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ بِمِئَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَاَتَيْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَتَرَكْتُهَا اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا وَاَرِنَا السَّمَاءَ قَالَ: فَزَالَتْ قِطْعَةٌ مِنَ الْحَجَرِ وَرَاَوُا السَّمَاءَ.

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اسْتَعْمَلْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِنَ الْاَرُزِّ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ اَعْطَيْتُهُ فَلَمْ يَاْخُذْ اَجْرَهُ وَتَسَخَّطَهُ فَاَخَذْتُ الْفَرَقَ فَزَرَعْتُهُ حَتّٰى صَارَ مِنْ ذٰلِكَ بَقَرًا وَّغَنَمًا فَاَتَانِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَظْلِمْنِيْ اَجْرِيْ فَقُلْتُ خُذْ هٰذِهِ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَهْزَاْ بِيْ قُلْتُ مَا اَهْزَاُ بِكَ فَهُوَ لَكَ وَلَوْ شِئْتُ لَمْ اُعْطِهِ اِلَّا الْفَرَقَ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ الْحَجَرُ وَخَرَجُوْا. (3: 6)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین آدمی چلتے ہوئے جارہے تھے انہیں بارش نے آلیا وہ لوگ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہوگئے۔ایک پتھر ان پر آکر گرا اور اس نے راستے کو بند کردیا' تو ان لوگوں نے کہا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنے سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے وسیلے سے دعا مانگو''۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے۔ایک دن میں شام کے وقت گھر آیا۔میں نے ان دونوں کے لئے دودھ دوہ لیا جب میں ان کے پاس آیا' تو وہ دونوں سو چکے تھے۔مجھے انہیں بیدار کرنا اچھا نہیں لگا اور مجھے یہ بات بھی اچھی نہیں لگی کہ میں اپنے (ماں باپ سے پہلے) اپنے بچوں کو دودھ پلا دوں۔میرے بچے میرے پاؤں میں بلبلاتے رہے' لیکن میں کھڑا رہا' یہاں تک کہ صبح ہوئی وہ (بیدار ہوئے)' تو میں نے ان دونوں کو پلایا۔اے اللہ! اگر' تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید میں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا' تو کشادگی نصیب کر اور ہمیں آسمان دکھا دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تھوڑی سی کشادگی ہوگئی اور انہیں آسمان نظر آنے لگا۔دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے میری ایک چچازاد تھی جس سے میں شدید ترین محبت کرتا تھا جتنی محبت مرد عورتوں سے کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ اس کے قرب کا مطالبہ کیا' تو اس نے کہا: جی نہیں جب تک تم مجھے ایک سو دینار ادا نہیں کرو گے میں تمہارے (قریب نہیں آؤں گی) میں نے اس کے لئے کوشش کی اور وہ رقم اکٹھی کر کے اس کے پاس آیا جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا' تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑو' تو میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔اے اللہ! اگر' تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا' تو میں کشادگی نصیب کر اور ہمیں آسمان دکھا دے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو پتھر کا ایک ٹکڑا ہٹ گیا اور انہوں نے آسمان کو دیکھ لیا۔

تیسرے شخص نے یہ کہا: اے اللہ! میں نے چاولوں کی مخصوص مقدار کے عوض میں ایک شخص کو ملازم رکھا جب رات کا وقت ہوا'

تو میں نے اس کا معاوضہ ادا کیا' لیکن اس نے اپنا معاوضہ نہ لیا وہ اس سے ناراض ہو گیا۔ میں نے چاولوں کے پیمانے کو لیا اور میں نے اس کے ساتھ کھیتی باڑی شروع کی' یہاں تک کہ وہ گائے اور بکریوں میں تبدیل ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے بندے! تم اللہ سے ڈرو اور میرے معاوضے میں زیادتی نہ کرو' تو میں نے اس سے کہا یہ گائے اور ان کے چرواہے کو لے لو تو اس نے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ یہ تمہارے ہیں اگر میں چاہتا' تو اسے صرف چاولوں کا ایک پیمانہ دے سکتا تھا۔ اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا' تو ہمیں کشادگی نصیب کر' تو وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ لوگ باہر آ گئے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ اَنْ لَا يُضِلَّهُ بَعْدَ اِذْ مَنَّ عَلَيْهِ بِالْاِسْلَامِ لَهُ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ بندے کو اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جب اس نے اسلام کے ذریعے بندے پر احسان کر دیا ہے' تو پھر اسے گمراہ نہ کرے اور بندہ اس پر توکل کرے

898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا میں نے تیری طرف رجوع کیا میں تیری مدد سے جھگڑا کرتا ہوں۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کر دے' تو زندہ ہے' جسے موت نہیں آئے گی جب کہ تمام جنات اور انسان مر جائیں گے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الدُّعَاءِ قَبْلَ هِدَايَةِ اللّٰهِ اِيَّاهُ لِلْاِسْلَامِ وَبَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے بندے کو اسلام کی ہدایت نہ دی ہو اس سے پہلے اور اس کے بعد کون سی دعا مانگنا آدمی کے لئے ضروری ہے؟

899 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ

الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ خَيْرٌ لِقَوْمِهِ مِنْكَ، كَانَ يُطْعِمُهُمُ الْكَبِدَ وَالسَّنَامَ، وَاَنْتَ تَنْحَرُهُمْ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَاءَ اللّٰهُ ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ، قَالَ: مَا اَقُوْلُ؟، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي، فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي، فَمَا اَقُوْلُ الْاٰنَ حِيْنَ اَسْلَمْتُ؟، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَخْطَاْتُ، وَمَا عَمَدْتُ ، وَمَا جَهِلْتُ . (1: 104)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے مقابلے میں جناب عبدالمطلب قوم کے حق میں زیادہ بہتر تھے۔ وہ انہیں کھانے کے لئے (اونٹوں کے) جگر اور کوہان دیا کرتے تھے جبکہ آپ انہیں ذبح کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی جو اللہ کو منظور تھا وہ اس نے کہا: جب وہ واپس جانے لگا' تو اس نے دریافت کیا: میں کیا پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ معاملے پر پختہ کر دے''۔

پھر وہ شخص چلا گیا۔ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ (کچھ عرصے بعد وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس آیا تھا۔ میں نے یہ عرض کی تھی کہ آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' تو آپ نے یہ کہا تھا۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت والے معاملے پر پختہ کر دے''۔

اب جب میں نے اسلام قبول کرلیا' تو پھر میں کیا کہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

''اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت والے معاملے پر پختہ کر دے' اے اللہ! جو کچھ میں نے پوشیدہ طور پر کیا یا اعلانیہ طور پر کیا' جو کچھ میں نے غلطی سے کیا' جو کچھ جان بوجھ کے کیا اور جو کچھ بھی لاعلمی سے کیا، ان سب کی مغفرت کر دے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالَ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا الزِّيَادَةَ لَهُ فِي الْهُدٰى وَالتَّقْوٰى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس

899- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/302 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري (7383) في التوحيد باب قول الله تعالى: (وهو العزيز الحكيم)، مختصراً، ومسلم (2717) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل، عن حجاج بن الشاعر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 5/269 عن عثمان بن عبد الله.

کی ہدایت اور پرہیزگاری میں اضافہ کرے

900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى . (5: 12)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری پاک دامنی اور خوش حالی کی دعا مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملات میں سب سے بہتر کی طرف رہنمائی کی دعا مانگے

901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، وامْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (ذَنْبِي) وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَهْدِيكَ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِي، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي. (5: 12)

حضرت عثمان بن ابوالعاص اور قریش سے تعلق رکھنے والی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے ان دونوں نے

900- إسناده صحيح، وهو في المستدرك 1/510 من طريق أحمد بن حازم، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد . وصححه، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/444 عن حسين، عن شيبان، والطحاوي في مشكل الآثار 3/272-213 من طريق زكريا بن أبي زائدة، كلاهما عن منصور، به .وأخرجه الترمذي (3483) في الدعوات، والطبراني 18/174، والبخاري في التاريخ 3/1 من طرق عن أبي معاوية، عن شبيب بن شيبة، عن الحسن البصري، عن عمران بن حصين، بنحوه . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب. وانظر الطبراني 18/103 و 115 و 185-186 و .238وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/172، وقال: رواه أحمد، والبزار، والطبراني بنحوه.

901- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 1/411، و 416 و 437، ومسلم (2721) في الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، والترمذي (3489) في الدعوات، والبخاري في الأدب المفرد (، 67) ، من طرق عن شعبة، بهذ الإسناد. وأخرجه مسلم (2721) ، وابن ماجة (3832) في الدعاء : باب دعاء رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . إسناده صحيح، وحماد بن سلمة سمع من سعيد الجريري قبل أن يختلط، وأخرجه أحمد 4/21 و217، والطبراني في الكبير (8369) من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/177، وقال: رواه أحمد، والطبراني ... ورجالهما رجال الصحيح.

نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تو میرے ذنب' میری خطاؤں اور میری عمد کی مغفرت کر دے''۔

جبکہ دوسرے راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! میں اپنے معاملات میں تجھ سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ رہنمائی طلب کرتا ہوں اور میں اپنی ذات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا صَرْفَ قَلْبِهٖ اِلٰى طَاعَتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے

902 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ قُلُوْبَ ابْنِ اٰدَمَ مُلْقًى بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يَصْرِفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ قُلُوْبَنَا اِلٰى طَاعَتِكَ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اولادِ آدم کے تمام قلوب رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ایک قلب کی مانند ہیں' وہ جسے چاہتا ہے اسے پلٹ دیتا ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! تو ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے''۔

902- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/168، ومسلم (2654) في القدر: باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء، وأبو بكر الآجري في تنزيه الشريعة ص 316، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 147، وابنُ أبي عاصم في السنة 1/100 من طرق عن عبد الله بن يزيد المقرىء، به. وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 6/351 من طريق ابن المبارك عن حيوة، به. وأخرجه أحمد 2/173 من طريق يحيى بن غيلان، عن رشدين، عن أبي هانىء الخولاني، به. وفي الباب عن النواس بن سمعان عند الآجري ص 317، والبيهقي ص 148، والحاكم 1/525 وصححه، ووافقه الذهبي، وعن أم سلمة وأنس وعائشة عند الآجري ص 317-318.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الدَّاعِي رَبَّهُ عَلٰى صِفَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُعَائِهٖ تَكُوْنُ لَهٗ صَدَقَةً عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب اپنے پروردگار سے دعا مانگنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا مانگنے کے طریقے کے مطابق دعا مانگتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ بن جاتی ہے جبکہ اسے صدقہ کرنے کی قدرت حاصل نہ ہو

903 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِيْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَاِنَّهَا زَكَاةٌ

وَقَالَ: لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ . (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی مسلمان شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو' تو وہ یہ دعا مانگے۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں' ان پر درود نازل کر اور مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر درود نازل کر'

تو یہ چیز زکوٰۃ ہوگی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن کبھی بھی بھلائی کے حوالے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا ٹھکانہ جنت ہوتی ہے''۔

حَطُّ الْخَطَايَا عَنِ الْمُصَلِّيْ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے شخص کے اس عمل کی وجہ سے اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں

904 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ

بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ.(2:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا اور اس کی دس خطاؤں کو ختم کر دے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى صَفِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کر لیتا ہے' جو اس کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

905 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً، كُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ .(2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

904- إسناده ضعيف، لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (640) من طريق يحيى بن سليمانو ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/167 دون قوله لا يشبع ... ، وقال: رواه أبو يعلى، وإسناده حسن .وله شاهد من حديث أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 2/517 بلفظ صلوا علي فإن الصلاة علي زكاة لكم .وأخرج القسم الثاني منه: الترمذي (2686) في العلم: باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، عن عمر بن حفص الشيباني.

905- إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/517، وأحمد 3/102 و261، والبخاري في الأدب المفرد (643)، والنسائي 3/50 في السهو: باب الفضل في الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وفي عمل اليوم والليلة (62) و (362) و (363)، من طرق. وصححه الحاكم 1/550، ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (63) من طريق عن يونس، عن بُريد، عن الحسن، عن أنس .وفي الباب عن أبي هريرة في الروايتين التاليتين، وعن أبي طلحة سيرد برقم (915)، وعن عبد الله بن عمرو عند مسلم (384) في الصلاة . باب استحباب القول مثل قول المؤذن، والترمذي (3614) في المناقب: باب في فضل النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 2/25 في الأذان: باب الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الأذان، وفي عمل اليوم والليلة (45)، وعن عمير بن نيار الأنصاري عند النسائي في عمل اليوم والليلة (64) وعن أبي بردة بن نيار عند النسائي (65) والبزار (3160) وعن عبد الرحمٰن بن عوف عند ابن أبي شيبة 2/518، وعن عامر بن ربيعة عند البزار (3161) .

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصَلِّي عَلٰى صَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً بِمَغْفِرَتِهٖ عَشْرَ مِرَارٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص اللہ کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر یہ فضل کرتا ہے' اس کی دس مرتبہ مغفرت کرتا ہے

906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ الْمُصَلِّي عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ مَعَ خَوْفِ دُخُوْلِ النِّيْرَانِ عِنْدَ اِغْضَائِهٖ عَنْهُ كُلَّمَا ذَكَرَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ پر درود بھیجنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی اُمید کی جاسکتی ہے' اور جو شخص آپ کے ذکر کے وقت آپ پر درود نہیں بھیجتا' اس کے جہنم میں داخل ہونے کا اندیشہ ہے' خواہ وہ جب بھی آپ کا ذکر کرے

906- إسناده صحيح، وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطي المزني، وأخرجه إسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم (11) من طريق بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إسحاق، به. وبهذا اللفظ أخرجه احمد 2/262 من طريق أبي كامل،مجمع الزوائد .10/160 ورجاله رجال الصحيح. وانظر ما يأتي. (3) صحيح، واخرجه احمد 2/372 و375، ومسلم (408) في الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد، وابو داوٗد (1530) في الصلاة: باب في الاستغفار، والترمذي (485) في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 3/50 في السهو: باب الفضل في الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والدارمي 2/317 في الرقاق: باب في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبخاري في الأدب المفرد (645) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/485 من طريق زهير وابي عامر، واسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برقم (9) من طريق محمد بن جعفر، كلاهما عن العلاء، به.

907 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ قُلْتَ: اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ، قَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ اَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ، وَمَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ، وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے آپ نے فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جب آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے آمین، آمین، آمین کہا' اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے) دور کرے' آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔ جب کوئی اپنے ماں باپ کو پائے یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے دور کرے) آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔

(پھر جبرائیل نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے دور کرے) آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ،

907- إسناده حسن، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد برقم (646) من طريق محمد بن عبد الله، وإسماعيل القاضي (18) من طريق أبي ثابت، كلاهما عن ابن أبي حازم، عن كثير، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .وأخرجه البزار (3169) ، وصححه ابن خزيمة (1888) من طريق سليمان بن بلال، عن كثير بن زيد، بالإسناد المذكور . وورد بعده من طريق المقبري، عن أبي هريرة . وفي الباب عن كعب بن عجرة، وأنس بن مالك، عند إسماعيل القاضي رقم (15) و (19) ، وعن جابر بن عبد الله عند البخاري في الأدب المفرد (644) ، وعن عمار بن ياسر، وعبد الله بن مسعود، وجابر بن سمرة، وعبد الله .

فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ، ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهُ . (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کریں۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے رمضان کا مہینہ آجائے اور پھر اس شخص کی مغفرت ہونے سے پہلے وہ مہینہ گزر جائے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْبُخْلِ عَنِ الْمُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے سے بخل کی نفی کا تذکرہ

909 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِسَنْجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ الْبَخِيلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا اَشْبَهُ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَانَ الْحُسَيْنُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَيْثُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ اِلَّا شَهْرًا، وَذٰلِكَ اَنَّهُ وُلِدَ لِلَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ اَرْبَعٍ، وَابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاَشْهُرٍ اِذَا كَانَتْ لُغَتُهُ الْعَرَبِيَّةَ يَحْفَظُ الشَّيْءَ بَعْدَ الشَّيْءِ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک بخیل وہ ہے جس کے سامنے کہ میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:) یہ وہ سب سے مستند روایت ہے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کیونکہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر سات سال سے ایک ماہ کم تھی۔ وہ یوں کہ وہ ۴ سن ہجری میں شعبان کے مہینے میں پیدا ہوئے تھے اور جب ان کی عمر چھ سال اور چند ماہ تھی اس وقت وہ عربی کی بہت ساری چیزیں یکے بعد دیگرے یاد کر رہے تھے۔

909- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه إسماعيل القاضي برقم (16) من طريق مسدد عن بشر بن المفضل بهذا الإسناد، وأخرجه الحاكم 1/549، شاهداً لحديث الحسين بن علي الآتي بعده. وأخرجه أحمد 2/254، والترمذي (3545) في الدعوات: باب قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ أنف رجل عن أحمد بن إبراهيم الدورقي، عن ربعي بن إبراهيم بن علية، عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُمَّتِهٖ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اس کا درود آپ کی قبر مبارک میں آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

910 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوْا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ؟، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَامَنَا . (2:1)

حضرت اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا جمعے کا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اسی دن ان کا انتقال ہوا۔ اسی دن پہلی مرتبہ پھونک ماری جائے گی جب اسی دن قیامت آئے گی تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ کے

910- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال مسلم ما عدا عبد الله بن علي، وقد روى عنه جمع، ووثقه المؤلف . وأخرجه الترمذى (3546) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (56) من طرق عن أبي عامر العقدي، به . وأخرجه أحمد 1/201، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 3/66، وفي عمل اليوم والليلة (55) ، وابن السني في عمل اليوم والليلة (384) ، وأبو يعلى (6776) ، وإسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي (32) من طرق عن سليمان بن بلال بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/549، ووافقه الذهبي، وقد تابع سليمان بن بلال إسماعيل بن جعفر عند إسماعيل القاضي (35) ، وتابعه أيضاً عليه عبد الله بن جعفر بن نجيح . إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، حسين بن على هو: الجعفي، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1733) . وأخرجه أحمد 4/8، وابن أبي شيبة 2/516 ومن طريقه ابن ماجة (1085) في الإقامة: باب فضل الجمعة، عن حسين بن على الجعفي، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (1047) في الصلاة: باب تفريع أبواب الجمعة، عن هارون ابن عبد الله، و (1531) في الصلاة: باب في الاستغفار، عن الحسن بن علي، والنسائي 3/91-92 في السهو باب إكثار الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجمعة، عن إسحاق بن منصور، والدارمي 1/361، والطبراني في الكبير (589) ، من طريق عثمان بن أبي شيبة، والبيهقي 3/248 من طريق أحمد بن عبد الحميد الحارثي، إسماعيل القاضي (22)وصححه الحاكم 1/278، ووافقه الذهبي، وصححه النووي في الأذكار .

سامنے کیسے پیش کیا جائے گا' جبکہ آپ بوسیدہ ہوں چکے ہوگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لئے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ ہمارے (یعنی انبیاء) کے جسم کو کھائے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَقْرَبَ النَّاسِ فِي الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اَكْثَرَ صَلَاةً عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا

911 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ، اِذْ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ اَكْثَرَ صَلَاةً عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو (دنیا میں) مجھ پر زیادہ درود بھیجتا تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب علم حدیث کے ماہرین ہوں گے کیونکہ اس اُمت میں سے کوئی اور گروہ ان حضرات کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود نہیں بھیجتا ہوگا۔

911-وأخرجه البخاري في تاريخه الكبير 5/177، والخطيب في شرف أصحاب الحديث رقم (63) من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، به. وأخرجه ابن عدي في الكامل في الضعفاء 6/2342 من طريق الحسين بن إسماعيل، عن عمرو بن معمر العمري، عن خالد بن مخلد، به. وقد روى الحديث أيضاً عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عن عبد الله بن مسعود بلا واسطة، وهو ما أخرجه الترمذي (484) في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن محمد بن بشار، والبخاري في، تاريخه الكبير 5/177 من طريق محمد بن المثنى، ومن طريق الترمذي أخرجه البغوي في شرح السنة (686). وأورده البخاري في تاريخه الكبير 5/177 عن ابراهيم بن المنذر.

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

''اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور اہتمام سے سلام بھیجو''

912 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِیْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ: اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟، قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيدٌ؛ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيدٌ . (1: 12)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ تو پتہ چل گیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

912- إسناده صحيح، وأخرجه ابن ماجة (904) في إقامة الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد. أخرجه مسلم (406) (67) في الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/507 من طريق وكيع، عن مسعر، عن الحكم، به. وأخرجه أحمد 4/241، والبخاري (6357) في الدعوات، ومسلم (406) (66)، وأبو داؤد (976) و (977) في الصلاة، والنسائي 3/48 في السهو: باب كيف الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وفي عمل اليوم والليلة (54)، وابن ماجة (904)، والدارمي 1/309 في الصلاة، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق (3105)، وأحمد 4/241 و243، والبخاري (4797) في التفسير: باب (إن الله وملائكته يصلون على النبي)، ومسلم (406) (68)، وأبو داؤد (978)، والترمذي (483) في الصلاة، والنسائي 3/47، والطبري في التفسير 22/43، من طرق عن الحكم، به. وأخرجه الحميدي (711) و (712)، وأحمد 4/244، والبخاري (3370) في الأنبياء، وأبو عوانة 2/231، 232، و233، والشافعي 1/92، وإسماعيل القاضي (56) و (57) و (58)، والطبراني في الكبير 19/116 و 123 و124 و 125 و 126 و 127 و 128 و 129 و 130 و 131 و 132، والبيهقي في السنن 2/147-148، وابن الجارود (206) والطيالسي (1061)، والطبراني في الصغير ص 193، والطحاوي في مشكل الآثار 3/72، وابن أبي شيبة 2/507، والنسائي في عمل اليوم والليلة (359)، والبغوي (681)، من طرق عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، به. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند البخاري (4798) في التفسير، وعن أبي حميد الساعدي عند البخاري (6360) في الدعوات، وعن أبي مسعود الأنصاري عند مسلم (405) في الصلاة، وعن أبي هريرة عند النسائي في عمل اليوم والليلة، (47)، وعن طلحة عند النسائي في السنن 3/48، وعن عقبة بن خارجة عند النسائي 3/49، وفي عمل اليوم والليلة (53)، وعن عقبة بن عمرو عند ابن أبي شيبة 2/507، 508، وعن الحسن عند ابن أبي شيبة 2/508.

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح' تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک' تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح' تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی تھی۔ بے شک' تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

913 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ . (1: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَامَ الْمُسَلِّمِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْلُغُ اِيَّاهُ ذٰلِكَ فِيْ قَبْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے شخص کا سلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے

914 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ . (2:1)

914– إسناده صحيح، وهو مكرر (905). (2) إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وعبد الله بن السائب هو الشيباني الكندي. وأخرجه أحمد 1/441، والنسائي 3/43 في السهو، من طريق وكيع، به. وأخرجه عبد الرزاق (3116)، وابن أبي شيبة 2/517، وأحمد 1/387 و452، والنسائي 3/43، وفي عمل اليوم والليلة (66)، والدارمي 2/317 في الرقاق: باب في فضل الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبزار 1/295، وأبو يعلى 241/1/2 وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/205، والطبراني في الكبير (10528) و (10529) و (10530)، وإسماعيل القاضي (21)، والبغوي في شرح السنة (687)، كلهم من طريق سفيان الثوري به. وصححه الحاكم 2/421، ووافقه الذهبي، وصححه أيضاً ابن القيم في جلاء الأفهام ص 24.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ وہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسَلِّمِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً بِاَمْنِهٖ مِنَ النَّارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ کے رسول' پر ایک مرتبہ سلام بھیجنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ یہ فضل کرتا ہے' اسے دس مرتبہ جہنم سے امان دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے بچائے

915 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْحَادِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مَسْرُوْرٌ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَكَ جَاءَنِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَمَا تَرْضَى اَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِيْ صَلَاةً اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ تَسْلِيمَةً اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا؟ قُلْتُ: بَلٰى اَیْ رَبِّ . (2:1)

حدیث **915**: عبداللہ بن ابوطلحہ اپنے والد (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ خوش تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے۔ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا' تو میں اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور جو بندہ ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے گا' تو میں اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ سلام نازل کروں گا' تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار۔

915- واخرجه ابن ابی شیبة 2/516، واحمد 4/29- 30 کلاهما عن عفان، والنسائی 3/50 فی السهو: باب الفضل فی الصلاة علی النبی، وفی عمل الیوم واللیلة (60) ، من طریق ابن المبارك، والدارمی 2/317 فی الرقاق: باب فی فضل الصلاة علی النبی، من طریق سلیمان بن حرب، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصححه الحاکم 2/420، ووافقه الذهبی . وللحدیث طریقان آخران عند إسماعیل القاضی رقم (1) و (2) ، وشاهدان من حدیث أنس وعمر یصح بهما.وله شاهد من حدیث عبد الرحمٰن بن عوف عند الحاکم 1/550، وصححه، ووافقه الذهبی.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ اِلَّا عَلَى الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَقَطْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ اپنے مسلمان بھائی پر درود بھیجے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' اور یہ کہا ہے' درود صرف انبیاء پر بھیجا جا سکتا ہے

916 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَتْهُ امْرَاَتِيْ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي، فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ. (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' تو میری بیوی نے بلند آواز میں آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل کرے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَجُوزُ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

درود بھیجنے کا لفظ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لئے استعمال ہو سکتا ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے

917 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

917– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا نبيح، وهو ابن عبد الله العنزى الكوفي، ووثقه العجلى ص 448، وابن حبان 5/484 وغيرهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/519، وأحمد 3/303 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (423) عن عبد الاعلى بن واصل، عن يحيى بن آدم، عن سفيان، به. وسيعيده المؤلف من طريق سفيان مطولاً برقم (984). وسيرد برقم (918) من طريق أبي عوانة عن الأسود بن قيس، به. ويأتي تخريجه هناك. (3) إسناده صحيح، وهو في مسند أبي داؤد الطيالسي (819)، ومن طريقه اخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء 5/96. وأخرجه عبد الرزاق (6957)، وأحمد 4/353 و 355 و 381 و 388، والبخارى (1497) في الزكاة: باب صلاة الإمام ودعاؤه لصاحب الصدقة، و (4166) في المغازى: باب غزوة الحديبية، و (6332) في الدعوات: باب قوله تعالى: (وصل عليهم)، و (6359) باب هل يصلى على غير النبي، ومسلم (1078) في الزكاة. باب الدعاء لمن أتى بصدقة، وأبو داؤد (1590) في الزكاة، والنسائي 5/31 في الزكاة، وأبو نعيم في الحلية 5/96، والبيهقي في السنن 2/152 و 4/157، من طرق عن شعبة، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ إِلَيْهِ اَهْلُ بَيْتٍ بِصَدَقَةٍ صَلَّى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَتَصَدَّقَ اَبِیْ إِلَيْهِ بِصَدَقَةٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰى . (1:4)

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب بھی کسی گھرانے کے لوگ صدقہ لے کر آتے تھے تو آپ ان کے لئے دعائے رحمت کیا کرتے تھے میرے والد نے اپنا صدقہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفی کی آل پر رحمت نازل کر۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَحَدٍ بِلَفْظِ الصَّلَاةِ إِلَّا لِآلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے لئے لفظ "درود" کے ہمراہ دعا مانگے یہ صرف مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے ہوسکتا ہے

918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ . (5: 12)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل کرے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس کی اطلاع کے بارے میں ہے آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ رات کے آخری تہائی حصے میں دعا مانگے اور استغفار کرے

919 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ

919- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 3/198، وإسماعيل القاضي (77)، وأبو داود (1533) في الصلاة: باب الصلاة على غير النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والدارمي 1/24 في المقدمة. باب ما أكرم به النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بركة طعامه، والبيهقي في السنن 2/153 من طرق عن أبي عوانة بهذا الإسناد. ورواية أحمد والدارمي مطولة. وقد تقدم برقم (916) من طريق سفيان عن الأسود بن قيس، به.

اَبِیْ الْعِشْرِیْنَ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا مَضَی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِیْبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَرْزِقُنِیْ اَرْزُقُهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ اَغْفِرُ لَهُ؟ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ . (3: 67)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور پکارتا ہے کون شخص مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کروں کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگتا ہے میں اس کی دعا کو قبول کروں کون ہے؟ جو رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق دوں کون شخص ہے جو مغفرت مانگتا ہے۔ میں اس کی مغفرت کروں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) یہ صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ رَجَاءَ الْمَرْءِ اسْتِحْبَابَهُ الدُّعَاءِ فِی الْوَقْتِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ سُنَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی یہ اُمید کر سکتا ہے کہ جس وقت میں دعا کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیا ہے وہ پورے سال کی ہر رات میں ہوتا ہے

920 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِیُّ بِمَنْبِجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ، وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): یَنْزِلُ رَبُّنَا جَلَّ وَعَلَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ: مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهُ؟ مَنْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ؟ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ اَغْفِرُ لَهُ؟ . (3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: صِفَاتُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لَا تُكَیَّفُ، وَلَا تُقَاسُ اِلٰی صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِیْنَ، فَكَمَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا مُتَكَلِّمٌ مِنْ غَیْرِ اٰلَةٍ بِاَسْنَانٍ وَّلَهَوَاتٍ وَّلِسَانٍ وَّشَفَةٍ كَالْمَخْلُوْقِیْنَ، جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰی عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَاَشْبَاهِهٖ، وَلَمْ یَجُزْ اَنْ یُّقَاسَ كَلَامُهٗ اِلٰی كَلَامِنَا، لِاَنَّ كَلَامَ الْمَخْلُوْقِیْنَ لَا یُوْجَدُ اِلَّا بِاٰلَاتٍ، وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا یَتَكَلَّمُ كَمَا شَاءَ بِلَا اٰلَةٍ، كَذٰلِكَ یَنْزِلُ بِلَا اٰلَةٍ، وَلَا تَحَرُّكٍ، وَلَا انْتِقَالٍ مِنْ مَّكَانٍ اِلٰی مَكَانٍ، وَكَذٰلِكَ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ، فَكَمَا لَمْ یَجُزْ اَنْ یُّقَالَ: اللّٰهُ یُبْصِرُ كَبَصَرِنَا بِالْاَشْفَارِ وَالْحَدَقِ وَالْبَیَاضِ، بَلْ یُبْصِرُ كَیْفَ یَشَاءُ بِلَا اٰلَةٍ، وَیَسْمَعُ مِنْ غَیْرِ اُذُنَیْنِ، وَسِمَاخَیْنِ، وَالْتِوَاءٍ، وَغَضَارِیْفَ فِیْهَا، بَلْ یَسْمَعُ كَیْفَ

يَشَاءُ بِلَا آلَةٍ، وَكَذٰلِكَ يَنْزِلُ كَيْفَ يَشَاءُ بِلَا آلَةٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُقَاسَ نُزُوْلُهٗ اِلٰى نُزُوْلِ الْمَخْلُوْقِيْنَ، كَمَا يُكَيَّفُ نُزُوْلُهُمْ، جَلَّ رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ مِنْ اَنْ تُشَبَّهَ صِفَاتُهٗ بِشَيْءٍ مِنْ صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِيْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار ہر رات آسمان دنیا کی طرف اس وقت نزول کرتا ہے جب ایک تہائی آخری رات باقی رہ جاتی ہے وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اس کو عطا کروں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی اور اسے مخلوق کی صفات پر قیاس نہیں کیا جاسکتا تو اس طرح اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح دانتوں، زبان، ہونٹوں، کے کسی آلے کے بغیر کلام کرنے والا ہے۔ ویسے ہمارا پروردگار ان جیسی چیزوں سے بلند و بالاتر ہے، تو یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ اس کے کلام کو ہمارے کلام پر قیاس کیا جائے کیونکہ مخلوق کا کلام صرف آلات کی مدد سے پایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے کلام کرتا ہے۔ اس طرح وہ کسی آلے کے بغیر نزول کرتا ہے۔ وہ حرکت نہیں کرتا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا ہے۔ اس کی سماعت اور بصارت کی بھی یہی کیفیت ہے تو اس طرح یہ کہنا جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح دیکھتا ہے۔ جس طرح ہم آنکھ کی پتلی اس کی سیاہی اور سفیدی کی مدد

920- إسناده حسن، وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة (497) من طريق هشام بن عمار بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (758) (170) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، والنسائي في عمل اليوم والليلة (478) عن إسحاق بن منصور، وابن خزيمة في التوحيد ص 129 من طريق محمد بن يحيى، كلاهما عن أبي المغيرة، قال: حدثنا الأوزاعي، به، إلا أنه لم يذكر الاستزاق. وأخرجه أحمد 2/504، والدارمي 1/346، وابن أبي عاصم (495) و (496)، وابن خزيمة في التوحيد ص 129 من طرق، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (477) من طريق سفيان، عن الأوزاعي، عن يحيى، عن أبي جعفر، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/258 من طريق هشام، عن يحيى، عن أبي جعفر، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (479) من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري. إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/214 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/487، والبخاري (1145) في التهجد: باب الدعاء والصلاة في آخر الليل، و (6321) في الدعوات. باب الدعاء نصف الليل، و (7494) في التوحيد. باب قوله تعالى: (يريدون أن يبدلوا كلام الله)، ومسلم (758) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، وأبو داود (1315) في الصلاة: باب أي الليل أفضل، وابن خزيمة في التوحيد ص 127، وابن أبي عاصم في السنة (492)، وأبو القاسم اللالكائي في شرح السنة 3/435 و 436، والبيهقي في سننه 3/2، وفي الأسماء والصفات ص 449. وأخرجه أحمد 2/267، والنسائي في عمل اليوم والليلة (480) وابن ماجة (1366) في الإقامة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، من طريقين عن الزهري بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/282 و 419، ومسلم (87) (169)، والترمذي (446) في الصلاة: باب ما جاء في نزول الرب تعالى إلى السماء الدنيا كل ليلة، وابن خزيمة في التوحيد ص 130، من طريقين عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم (758) (171)، وابن خزيمة في التوحيد ص 131 من طريق سعد بن سعيد، عن سعيد ابن مرجانة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/433، والنسائي عمل اليوم والليلة (483) من طريقين عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي (484)، وابن خزيمة في التوحيد ص 130، من طريق عبيد الله، عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة.

سے دیکھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہتا ہے، ویسے دیکھتا ہے۔ اور وہ کانوں اور سوراخ اور پردوں کے بغیر سنتا ہے۔ بلکہ وہ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے سنتا ہے اور اس طرح وہ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے نزول کرتا ہے۔ اس کے نزول کو مخلوق کے نیچے آنے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح لوگوں کے نیچے کی طرف آنے کی کیفیت بیان کی جاسکتی ہے۔ ہمارا پروردگار اس چیز سے پاک اور بلند و برتر ہے کہ اس کی صفات کو مخلوق کی صفات میں سے کسی چیز کے مشابہ قرار دیا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ وَّاحِدٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ يُضَادُّ الْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھتا ہے) کہ ہم نے پہلے جو دو روایات ذکر کی ہیں یہ روایت ان کی متضاد ہے

921 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ، نَزَلَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ.

(3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ خَبَرِ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ، اَنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَنَّهٗ يَنْزِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ نُزُوْلُهٗ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِيْ حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَفِيْ بَعْضِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَهَاتُرٌ وَلَا تَضَادٌّ.

921- وأخرجه النسائي أيضاً (485) من طريق سعيد المقبري، عن عطاء مولى أم حبيبة، عن أبي هريرة. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند مسلم (758) (172)، والطيالسي (2232) و (2385)، وابن أبي عاصم (500) و (501)، وأحمد 2/383 و 3/34 و 43 و 94، وابن خزيمة في التوحيد ص 126، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 450. وعن جبير بن مطعم عند الدارمي 1/347، وأحمد 4/81، والآجري في الشريعة ص 312، وابن خزيمة في التوحيد ص 133، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 451، وسنده صحيح. وعن رفاعة بن عرابة الجهني عند أحمد 4/16، والدارمي 1/347، وابن ماجة (1367)، وابن خزيمة ص 132، والآجري ص 310، وسنده صحيح أيضاً. وعن علي بن ابي طالب عند الدارمي 1/348، وأحمد 1/120 وسنده قوي. وعن ابن مسعود عند احمد 1/388 و 403 و 446، والآجري ص 312، وابن خزيمة ص 134، وسنده صحيح.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انتظار کرتا ہے' یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے' تو ہمارا پروردگار آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے ہمارا پروردگار فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' جیسے ہم نے ذکر کیا ہے' جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ نزول کرتا ہے' اور ابواسحاق کی الاغر کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' وہ نزول کرتا ہے' یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے' تو اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے' کچھ راتوں میں وہ اس وقت نزول کرتا ہو جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہو اور بعض راتوں میں اس وقت نزول کرتا ہو جب رات کا ایک تہائی ابتدائی حصہ رخصت ہو جاتا ہو۔ اس طرح دونوں روایات میں اختلاف اور تضاد نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ الَّتِيْ اِذَا دَعَا الْمَرْءُ رَبَّهُ بِهَا اُعْطِيَ اِحْدَاهُنَّ

ان تین اشیاء کا تذکرہ کہ جب بندہ اپنے پروردگار سے ان کے بارے میں دعا مانگتا ہے' تو ان میں سے کوئی ایک چیز دی جاتی ہے

922 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَاِنِّيْ مُعْطِيْكَ اِحْدَاهُنَّ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ، اَوْ صَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ، اَوْ خُرُوْجًا مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ . (2:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم دیتا ہے کہ آپ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگیں میں آپ کو ان میں سے کوئی ایک چیز عطا کروں گا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلدی عافیت یا تیری آزمائش پر صبر کرنے یا دنیا سے نکل کر تیری رحمت کی طرف جانے کا سوال کرتا ہوں''۔

922- إسناده صحيح، وأخرجه مسلم (758) (172) في صلاة المسافرين، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے' تو تین مرتبہ مغفرت مانگتے تھے

923 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَّدْعُوَ ثَلَاثًا، وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا . (5: 12)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ دعا مانگنا اور تین مرتبہ مغفرت طلب کرنا پسند تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُوْرَ بِاسْتِغْفَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِعَدَدٍ لَمْ يَكُنْ يَّزِيْدُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغفرت طلب کرنے کے بارے میں مذکور اس تعداد سے یہ مراد نہیں ہے' اس سے زیادہ مرتبہ مغفرت طلب نہیں کی جا سکتی

924 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنِّيْ لَاَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً . (5: 12)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں ایک دن میں ستر مرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنْ بِعَدَدٍ لَّمْ يَزِدْهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ تعداد جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ کوئی ایسی تعداد نہیں ہے' کہ

923- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/394 و 397، وأبو داؤد (241) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (457)، والطبراني (10317) من طرق عن إسرائيل بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/ 397 من طريق أبي سعيد عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمٰن بن يزيد، عن ابن مسعود.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ مرتبہ (مغفرت طلب نہیں کی)

925 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً .(5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَصِرُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَزِيْدَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ تعداد جو ہم نے ذکر کی ہے ایسا نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر اکتفاء کرتے تھے اور اس پر کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے

926 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰى اَهْلِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّدْخِلَنِيْ

925- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (432)، من طريق ابي الأشعث احمد بن المقدام، عن معتمر بن سيمان بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي (433)، والبزار (3246) من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الله بن رجاء، عن عمران، عن قتادة، به .وأخرجه البزار (3245) من طريق عن شعبة، عن قتادة، به .وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/208، وقال: رواه أبو يعلى، والبزار، وأحد إسنادي أبي يعلى، رجاله رجال الصحيح . وانظر ما بعده.(2) إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (436) من طريق يونس ابن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/282 و 341، والبخاري (6307) في الدعوات: باب استغفار النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في اليوم والليلة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (435)، والبغوي (1285)، من طرق عن الزهري، به.وأخرجه أحمد 2/450، والنسائي في عمل اليوم والليلة (434)، وابن أبي شيبة 10/297، ومن طريقه ابن ماجة (3815) في الأدب: باب الاستغفار، والبغوي (1286)، من طرق .وأخرجه من طرق عن أبي هريرة النسائي في عمل اليوم والليلة (437) و (439) .

926- إسناده ضعيف، لجهالة عبيد الله بن أبي المغيرة.وأخرجه أحمد 5/397، ومن طريقه الحاكم 1/511، والنسائي في عمل اليوم والليلة (451) عن عمرو بن علي، كلاهما (أحمد وعمرو) عن عبد الرحمٰن ابن مهدي، عن سفيان، عن أبي إسحاق، عن عند أبي المغيرة، به. (في المسند عبيد بن المغيرة) .وأخرجه أحمد 5/402 من طريق وكيع، والحاكم 2/457

لِسَانِي النَّارَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْاِسْتِغْفَارِ؟ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (5: 12)

قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: فَذَكَرْتُهُ لِاَبِي بُرْدَةَ، فَقَالَ: وَاَتُوْبُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ بدزبانی کیا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میری زبان مجھے جہنم میں داخل کروے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم استغفار سے کیوں غافل ہو؟ میں روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے ابوبردہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) "میں توبہ کرتا ہوں" (یعنی روزانہ سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں)۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ كَانَ يَسْتَغْفِرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَدَدِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس استغفار کی صفت کا تذکرہ کہ جن کلمات کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ تعداد میں مغفرت طلب کرتے تھے

927 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رُبَّمَا اَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات یہ بات نوٹ کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل میں ایک سو مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے تو میری توبہ قبول کر لے بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے رحم کرنے والا ہے"۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِقْتِصَارِ عَلٰى دُوْنِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ

ہم نے استغفار کی جو صفت بیان کی ہے اس سے کم پر اکتفاء کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

928 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا

927- أخرجه ابن أبي شيبة 10/297، والنسائي في عمل اليوم والليلة (450) من طريق أبي الأحوص، و (452) من طريق سفيان، وابن ماجة (3817) في الأدب: باب الاستغفار، وأخرجه النسائي (453). وأخرجه الدارمي 2/302 في الرقاق: باب في الاستغفار، . وأخرجه أحمد 5/396، والنسائي في عمل اليوم والليلة (449) من طريق محمد بن جعفر غندر، والحاكم 1/510 من طريق بشر بن المفضل،

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَحْوَالِ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، وَلِاسْتِغْفَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَيَانِ: اَحَدُهُمَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَهُ مُعَلِّمًا لِخَلْقِهِ قَوْلًا وَّفِعْلًا، فَكَانَ يُعَلِّمُ اُمَّتَهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَالدَّوَامَ عَلَيْهِ، لِمَا عَلِمَ مِنْ مُقَارَفَتِهَا الْمَآثِمَ فِي الْاَحَايِيْنِ بِاسْتِعْمَالِ الْاِسْتِغْفَارِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِنَفْسِهِ عَنْ تَقْصِيرِ الطَّاعَاتِ لَا الذُّنُوْبِ، لِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَصَمَهُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ، وَاسْتَجَابَ لَهُ دُعَاءَهُ عَلٰى شَيْطَانِهِ حَتّٰى اَسْلَمَ، وَذَاكَ اَنَّ مِنْ خُلُقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتٰى بِطَاعَةٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَاوَمَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَقْطَعْهَا، فَرُبَّمَا شُغِلَ بِطَاعَةٍ عَنْ طَاعَةٍ حَتّٰى فَاتَتْهُ اِحْدَاهُمَا، كَمَا شُغِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ بِوَفْدِ تَمِيمٍ، حَيْثُ كَانَ يَقْسِمُ فِيْهِمْ وَيَحْمِلُهُمْ حَتّٰى فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ دَاوَمَ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ فِيْمَا بَعْدُ، فَكَانَ اسْتِغْفَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَقْصِيرِ طَاعَةٍ اَنْ اَخَّرَهَا عَنْ وَقْتِهَا مِنَ النَّوَافِلِ لِاشْتِغَالِهِ بِمِثْلِهَا مِنَ الطَّاعَاتِ الَّتِيْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَوْلٰى مِنْ تِلْكَ الَّتِيْ كَانَ يُوَاظِبُ عَلَيْهَا، لَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ مِنْ ذُنُوْبٍ يَرْتَكِبُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کسی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ (مرتبہ) یہ کلمہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا:

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف احوال میں اپنے رب سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے کہ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغفرت طلب کرنے کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قوم کے لئے قول و فعل کے اعتبار سے معلم بنا

928- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/297، وأحمد 2/21، والبخاري في الأدب المفرد (618). والبغوي (1289)، من طريق ابن نمير، وأبو داؤد (1516) في الصلاة: باب في الاستغفار، من طريق أبي أسامة، والترمذي (3434) في الدعوات. باب ما يقول إذا قام من المجلس، من طريق المحاربي، وابن ماجة (3814) في الأدب، من طريق أبي أسامة والمحاربي، والنسائي في عمل اليوم والليلة (458).

کر بھیجا تھا' تو آپ اپنی اُمت کو مغفرت طلب کرنے اور اس پر باقاعدگی اختیار کرنے کی دعوت دیتے تھے' کیونکہ آپ یہ بات جانتے تھے کہ آپ کی اُمت گناہوں میں اکثر مبتلا ہوتی رہے گی۔ تو یوں وہ مغفرت طلب کرنے کے فعل پر عمل کرتے رہیں گے۔
اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے نیکیوں میں کمی کے حوالے سے دعائے مغفرت کرتے تھے۔ آپ گناہوں سے دعائے مغفرت نہیں کرتے تھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کے درمیان آپ کو (گناہوں سے) پاک رکھا ہے' اور آپ کے ساتھ (فطری طور پر پیدا ہونے والے) شیطان کے بارے میں آپ کی دعا کو مستجاب کیا' یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا' تو صورت حال یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات شامل ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے متعلق عمل کرتے تھے' تو باقاعدگی سے کرتے تھے۔ آپ اسے منقطع نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کسی دوسرے نیک کام کی وجہ سے کسی ایک نیک کام کو انجام نہیں دے پاتے تھے اور وہ ایک نیک کام آپ سے رہ جاتا تھا۔ جس طرح آپ مصروفیت کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعت ادا نہیں کر سکے تھے' کیونکہ تمیم قبیلے کا وفد آیا ہوا تھا اور آپ ان کے درمیان مال تقسیم کر رہے تھے۔ انہیں سواریاں فراہم کر رہے تھے۔ اس وجہ سے ظہر کے بعد والی دو رکعت آپ سے رہ گئی تھیں' تو آپ نے عصر کے بعد ادا کی تھیں۔ پھر آپ اس کے بعد اس وقت میں ان رکعات کو باقاعدگی سے ادا کرتے رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغفرت طلب کرنا نیکی میں اس کمی کے حوالے سے تھا کہ آپ نے نوافل کو مصروفیت کی وجہ سے ان کے وقت پر ادا نہیں کیا تھا اور آپ دوسری نیکیوں میں مصروف رہے تھے جو اس وقت میں اس نیکی سے زیادہ ضروری تھیں جن کو آپ باقاعدگی سے سرانجام دیتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ نبی کریم گناہوں سے مغفرت طلب کرتے تھے جن کا آپ نے ارتکاب کیا ہوا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِغْفَارِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ عَمَّا ارْتَكَبَهُ مِنَ الْحَوْبَاتِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اس نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا ہے ان پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

929 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

929- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأبو بردة. هو ابن أبي موسى الأشعري، وقد اختلف في اسمه، فقيل: الحارث، وقيل: عامر، وقيل: اسمه كنيته، روى له الستة. وأخرجه الطبراني (882) عن محمد بن محمد التمار وعثمان بن عمر الضبي قالا: حدثنا أبو الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/298، ومن طريقه مسلم (2702) (42) في الذكر والدعاء: باب استحباب الاستغفار عن غندر، وأحمد 4/260 عن وهب، والبخاري في الأدب المفرد (621) عن حفص، والنسائي في عمل اليوم والليلة (446) من طريق عبد الرحمٰن، و (447) من طريق محمد بن جعفر، والبغوي (1288) من طريق وبن جرير، كلهم عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (445)، والطبراني (883) و (884) من طريقين عن عمرو في مرة، به. وأخرجه الطبراني (887) من طريق حميد بن هلال، عن أبي بردة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/299، والنسائي (444)، والطبراني (885) و (886) من طريقين عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ رجل من المهاجرين.

مُرَّةَ، اَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ: الْاَغَرُّ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ، فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ .(1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ يُرِيْدُ بِهِ: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ: فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ، وَكَانَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَقْصِيرِهِ فِي الطَّاعَاتِ الَّتِي وَظَّفَهَا عَلٰى نَفْسِهِ، لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَخْلَاقِهِ اِذَا عَمِلَ خَيْرًا اَنْ يُثْبِتَهُ فَيَدُومَ عَلَيْهِ، فَرُبَّمَا اشْتَغَلَ فِي بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَنْ ذٰلِكَ الْخَيْرِ الَّذِي كَانَ يُوَاظِبُ عَلَيْهِ بِخَيْرٍ اٰخَرَ، مِثْلُ اشْتِغَالِهِ بِوَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ وَّالْقِسْمَةِ فِيهِمْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ اَعَادَهُمَا، فَكَانَ اسْتِغْفَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلتَّقْصِيرِ فِي خَيْرٍ اشْتَغَلَ عَنْهُ بِخَيْرٍ ثَانٍ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا

ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں نے جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ''اغر'' کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی بارگاہ توبہ کرو' کیونکہ میں روزانہ اس کی بارگاہ میں ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرو'' اس سے مراد یہ ہے' تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میں اس کی بارگاہ میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ان نیکیوں میں کمی کے حوالے سے مغفرت طلب کرتے تھے۔ جن کو آپ نے اپنے لئے باقاعدگی سے مقرر کیا ہوا تھا کہ آپ کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ جب آپ کوئی نیکی کا کام کرتے تو اسے ثابت رکھتے تھے اور باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ کسی مصروفیت کی وجہ سے اس نیکی کے کام کو سرانجام نہیں دے پاتے تھے۔ جسے آپ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ اور ایسا کسی دوسرے نیک کام کی وجہ سے ہوتا تھا' جس طرح آپ بنو تمیم کے وفد کے ساتھ مصروف رہے' اور ان کے درمیان مال تقسیم کرنے کی وجہ سے وہ دو رکعت ادا نہیں کر سکے تھے جو آپ ظہر کے بعد ادا کیا کرتے تھے' تو جب آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی تو ان دو رکعات کو بھی ادا کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار اس کمی کے حوالے سے ہوتا تھا جو اس نیکی میں ہوتی تھی جس نیکی کو آپ کسی دوسری نیکی میں مصروفیت کی وجہ سے سرانجام نہیں دے پاتے تھے۔

جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعْقِيبِ الْإِسْتِغْفَارِ كُلَّ عَثْرَةٍ، وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ مُشَمِّرًا فِي أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ ہر کوتاہی کے بعد استغفار کرے اگرچہ آدمی مختلف قسم کی نیکیوں میں بھرپور اہتمام کرتا ہو

930 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، (عَنْ أَبِي صَالِحٍ) ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ، فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ، فَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيهَا، فَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ فِيهِ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (المطففين: 14) . (3: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی بندہ غلطی کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نقطہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ الگ ہو کر مغفرت طلب کرے اور توبہ کرے تو وہ صاف ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ غلطی کرے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اگر دوبارہ غلطی کرے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس میں غالب آ جاتا ہے۔ یہ وہ ران یا (زنگ یا پردہ) ہے جس کا ذکر اللہ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

"خبردار! ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں"۔

ذِكْرُ لَفْظٍ لَمْ يَعْرِفْ مَعْنَاهُ جَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

(روایت کے) ان الفاظ کا تذکرہ جن کا مفہوم ایک جماعت کی سمجھ میں نہیں آسکا جو لوگ علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتے

931 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

930- إسناده حسن من أجل محمد بن عجلان، وأخرجه الترمذي (3334) في التفسير: باب ومن سورة ويل للمطففين، والنسائي في عمل اليوم والليلة (418)، وفي المسنى كما في تحفة الأشراف 9/443، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه ابن ماجة (4244) في الزهد: باب ذكر الذنوب، والطبري 30/98، والحاكم 2/517، من طرق عن محمد بن عجلان، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ، وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ . (1: 104)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ ، يُرِيْدُ بِهِ: يَرِدُ عَلَيْهِ الْكَرْبُ مِنْ ضِيقِ الصَّدْرِ مِمَّا كَانَ يَتَفَكَّرُ فِيهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرِ اشْتِغَالِهِ كَانَ بِطَاعَةٍ عَنْ طَاعَةٍ، اَوِ اهْتِمَامِهِ بِمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنَ الْاَحْكَامِ قَبْلَ نُزُولِهَا، كَاَنَّهُ كَانَ يَعُدُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَدَمَ عِلْمِهِ بِمَكَّةَ بِمَا فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنَ الْاَحْكَامِ قَبْلَ اِنْزَالِ اللّٰهِ اِيَّاهَا بِالْمَدِيْنَةِ ذَنْبًا، فَكَانَ يُغَانُ عَلٰى قَلْبِهِ لِذٰلِكَ، حَتّٰى كَانَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَا اَنَّهُ كَانَ يُغَانُ عَلٰى قَلْبِهِ مِنْ ذَنْبٍ يُذْنِبُهُ، كَاُمَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت اغرمزنی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

''بعض اوقات میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' سینے کی تنگی کے حوالے سے آپ پر تکلیف کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جب آپ کسی نیکی کی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کر پاتے۔ جو نیکی کا کام ہوتا ہے' اور آپ اس بارے میں غور و فکر کرتے تھے۔ یا جب آپ اس چیز کا اہتمام کرتے' جن احکام کا آپ کو علم نہیں ہے' اور ایسا ان کے نازل ہونے سے پہلے ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گویا سورۃ البقرہ میں موجود احکام سے مکہ میں اپنی لاعلمی کو ذنب شمار کرتے جو لاعلمی مدینہ منورہ میں سورۃ نازل ہونے سے پہلے تھی' تو اس وجہ سے آپ کے دل پر مخصوص کیفیت طاری ہو جاتی' یہاں تک کہ آپ روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' آپ سے کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے آپ کے دل پر پردہ آ جاتا۔ جس طرح کہ آپ کی اُمت کے ساتھ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُ الْمَرْءُ رَبَّهُ لِمَا قَارَفَ مِنَ الْمَآثِمِ

''سید الاستغفار'' کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اس وقت اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے

931- إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/260، ومسلم (2702) (41) في الذكر والدعاء : باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، وأبو داوُد (1515) في الصلاة: باب في الاستغفار، والبغوي (1287) ، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة ، (442) ، والطبراني (888) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، به. وأخرجه الطبراني (889) من طريق هشام بن حسان، عنه ثابت البناني، به.

گا' جب اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہو

932 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی، وَاَنَا عَبْدُكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، اَصْبَحْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذُنُوْبِیْ، فَاغْفِرْ لِیْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . (1: 104)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سید الاستغفار یہ ہے: بندہ یہ کہے:

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر جہاں تک ہو سکے گا قائم رہوں گا اور میں نے جو کچھ کیا ہے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' تو نے میرے اوپر جو نعمت کی ہے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کر دے۔ بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے۔''

ذِكْرُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِیْ يَدْخُلُ قَائِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ اِذَا كَانَ عَلٰى يَقِيْنٍ مِّنْهُ

اس ''سید الاستغفار'' کا تذکرہ جسے پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا

جب کہ وہ یقین کے ساتھ اسے پڑھے گا

933 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِیُّ اَبُوْ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ

932- إسناده صحيح، رجاله رجال البخاري. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 10/296، ومن طريقه أخرجه الطبراني (7174) . وأخرجه الحاكم 2/458 من طريق الحسن بن علي بن عفان العامري، عن أبي أسامة، بهذا الإسناد، وصححه، وأقره الذهبي. وأخرجه أحمد 4/122 و 124 و 125، والبخاري (6306) في الدعوات: باب أفضل الاستغفار، و (6323) باب ما يقول إذا أصبح، وفي الأدب المفرد (617) والنسائي 8/279، 280 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من شر ما صنع، وفي عمل اليوم والليلة (19) و (464) و (580) ، والطبراني (7172) و (7173) ، والبغوي (1308) ، من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (465) و (581) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، عن عبد الله بن بريدة، عن نفر صحبوا شداداً، عنه. وأخرجه الترمذي (3393) في الدعوات .

شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، (وَاَنَا) عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعْمَةِ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِي، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاِنْ قَالَهَا بَعْدَمَا يُصْبِحُ مُوْقِنًا بِهَا ثُمَّ مَاتَ، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنْ، قَالَهَا بَعْدَمَا يُمْسِي مُوْقِنًا بِهَا، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (2:1)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَسَمِعَهُ مِنْ بَشِيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ.

فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سیدالاستغفار یہ ہے: بندہ یہ کہے۔

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں تیرے عہد پر قائم رہوں گا میں تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہوں کا تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں۔ تو میری مغفرت کر دے بے شک گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر بندہ صبح ہونے کے بعد یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھے اور اس کا انتقال ہو جائے' تو وہ جنتی ہوگا' اور اگر وہ شام ہونے کے بعد یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھے (اور پھر اس کا انتقال ہو جائے' تو وہ جنتی ہوگا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن بریدہ نے یہ روایت اپنے والد سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت بشیر بن کعب کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔

تو اس کے دونوں طریقے محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ حِفْظَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ بِالْاِسْلَامِ فِيْ اَحْوَالِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام احوال میں اسلام کے ہمراہ اس کی حفاظت کرے

934 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّمِيْمِيُّ هُوَ

933- وسيرد برقم (1035) من طريق ابن بريدة، عن أبيه، ويخرج هناك، فانظره . وفي الباب عن جابر عند النسائي في عمل اليوم والليلة (406) و (468) .

الْحِمْصِيُّ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ، فَاَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ، وَسَاَلَهُ اَنْ يَاْمُرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ اَمَرْتُ لَكَ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، وَاِنْ شِئْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَاتٍ هِيَ خَيْرٌ لَكَ؟، قَالَ: عَلِّمْنِيهِنَّ، وَمُرْ لِي بِوَسْقٍ، فَاِنِّي ذُو حَاجَةٍ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُطِعْ فِيَّ عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تُوُفِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهَاشِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ

ہاشم بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک مصیبت لاحق ہوگئی۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کی شکایت کی اور آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں کھجوروں کا ایک وسق دینے کا حکم دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں کھجوروں کا ایک وسق دینے کا حکم دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں جو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوں گے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے ان کلمات کی تعلیم دیں اور مجھے ایک وسق دینے کا بھی حکم دیں۔ مجھے اس کی شدید ضرورت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! جب میں بیٹھا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور جب میں کھڑا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور جب میں سو رہا ہوں تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور میرے بارے میں کسی حسد کرنے والے دشمن کی بات نہ ماننا اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے اور میں تجھ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو ساری کی ساری تیرے دست قدرت میں ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ہاشم بن عبداللہ بن زبیر 9 سال کے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاكْتِنَازِ سُؤَالِ الْمَرْءِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الثَّبَاتَ عَلَى الْاَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ عِنْدَ اكْتِنَازِ النَّاسِ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ

934- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، واخرجه احمد 4/122، والنسائي في عمل اليوم والليلة (580)، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد.(2) سيرد عند المصنف برقم (1035) وسيخرج هناك، فانظره.

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اسے دین پر ثابت قدمی اور ہدایت پر پختگی کی دولت سے نوازے جب لوگ دینار اور درہم کی دولت حاصل کر رہے ہوں

935 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا وَلَمْ يَشْرَبِ الْمَاءَ فِي الدُّنْيَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَيَتَّخِذُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَسْوًا فَيَحْسُوهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، فَنَزَلْنَا مَرْجَ الصُّفَّرِ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسُّفْرَةِ نَعْبَثُ بِهَا، فَكَانَ الْقَوْمُ يَحْفَظُونَهَا مِنْهُ، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ اَخِي، لَا تَحْفَظُوهَا عَنِّي، وَلٰكِنِ احْفَظُوا مِنِّي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اكْتَنَزَ النَّاسُ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ، فَاكْتَنِزُوا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ . (1: 104)

ابوعبیداللہ مسلم بیان کرتے ہیں: میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا ہم نے "مرج الصفر" کے مقام پر پڑاؤ کیا۔

انہوں نے فرمایا: ہمارا زادراہ لے کر آؤ تاکہ ہم اسے استعمال کریں۔

حاضرین ان سے اس چیز کو محفوظ کرنا چاہتے تھے تو انہوں نے فرمایا: میرے بھتیجے تم مجھ سے اس چیز کو محفوظ نہ کرو بلکہ مجھ سے اس چیز کو محفوظ کرلو جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) جس وقت لوگ دینار اور درہموں کا خزانہ بنا رہے ہوں تو تم ان کلمات کا خزانہ اکٹھا کرو۔

"اے اللہ! میں دین میں ثابت قدمی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہدایت میں عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تیری نعمت کے شکر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری اچھی طریقے سے عبادت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں ہر اس بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور میں

935– واخرجه احمد 4/123 من طريق روح، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، قال: كان شداد بن أوس ... ، ورجاله ثقات إلا أن حسان بن عطية لم يدرك شدادا. واخرجه احمد 4/125، والترمذي (3407)، والطبراني في الكبير (7175) و (7176) و (7177) من طرق عن سعيد الجريري. ورواه الطبراني (7178)، وقال. عن رجل من بني مجاشع. واخرجه الطبراني (7179) من طريق الجريري، عن أبي العلاء، عن رجلين من بني حنظلة، عن شداد بن أوس. واخرجه النسائي 3/54 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، والطبراني (7176) و (7180) من طريق الجريري، عن أبي العلاء، عن شداد. وصححه الحاكم 1/508 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

تجھ سے اس چیز کی مغفرت طلب کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔"

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمَسْأَلَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي دُعَائِهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنی دعا میں اپنے پروردگار سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا سوال کرے

936 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الزُّرَقِيُّ بِطَرَسُوسَ . قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ: مَا كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُ؟، قَالَ: كُنْتُ أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبَنِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تَسْتَطِيعُهُ ، أَوْ لَا تُطِيقُهُ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مَا سَمِعَ حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيثًا، وَالْآخَرُ سَمِعَهَا مِنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے سکڑ کر پرندے کی مانند ہو گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا دعا مانگتے ہو؟ یا تم کیا مانگتے ہو۔ اس نے عرض کی: میں یہ کہتا ہوں۔

"اے اللہ! تو نے آخرت میں مجھ کو جو سزا دینی ہے وہ دنیا میں ہی دیدے۔"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم یہ کہو۔

"اے اللہ! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر۔ اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔"

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حمید نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف اٹھارہ احادیث سنی ہیں۔ باقی

936– إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (1053) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2688) عن عاصم بن النضر، عن خالد بن الحارث، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/261، وأحمد 3/107، والبخاري في الأدب المفرد (727) و (728) ، ومسلم (2688) في الذكر: باب كراهية الدعاء بتعجيل العقوبة، والترمذي (3487) في الدعوات. باب من جاء في عقد التسبيح، والطبري 2/300، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1053) ، والبغوي (1383) ، من طرق عن حميد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/288، ومسلم (2688) (24) في الذكر طريق عفان عن حماد، عن ثابت، به .وسيرد من طرق أخرى مع تخريجها في الروايات الآتية بالأرقام: (937) و (938) (939) و (940) .

روایات انہوں نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ لَهُ فِي دَارَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنے خالق سے دونوں جہانوں میں اپنے لئے بھلائی کا سوال کرے

937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (5: 12)

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَانَ اَنَسٌ يَدْعُوْ بِهٖ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کے سامنے اس روایت کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدُّعَاءَ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ كَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَا يَدْعُوْ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَحْوَالِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ دعا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات یہ دعا مانگا کرتے تھے

938 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوْا: زِدْنَا، فَاَعَادَهَا؛ قَالُوْا: زِدْنَا، فَاَعَادَهَا؛ فَقَالُوْا: زِدْنَا، فَقَالَ: مَا تُرِيْدُوْنَ؟ سَاَلْتُ

938- إسناده صحيح، وهو في مسند الطيالسي برقم (2036)، ومن طريقه اخرجه احمد 3/209 و 277، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1054)، والبغوي في شرح السنة (1382). واخرجه احمد 3/208 عن روح، والبخاري في الأدب المفرد (677) عن عمرو بن مرزوق، ومسلم (2690) (27) عن عبيد الله بن معاذ، عن ابيه، كلهم عن شعبة، به وانظر ما بعده.

لَكُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

قَالَ أَنَسٌ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَا: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5: 12)

ثابت، بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کیجئے' تو انہوں نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

لوگوں نے درخواست کی آپ مزید دعا کیجئے' تو انہوں نے دوبارہ یہی دعا کی۔

لوگوں نے کہا مزید کیجئے' تو انہوں نے پھر یہی دعا کی۔

لوگوں نے کہا مزید کیجئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا چاہتے ہو میں نے تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگ لی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ شُعْبَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ إِلَّا خَبَرَ التَّزَعْفُرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' شعبہ نامی راوی نے اسماعیل بن علیہ نامی راوی سے صرف زعفران لگانے والی روایت کا سماع کیا ہے

939 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكَرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَخْبِرْنِي عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ فَلَقِيتُ إِسْمَاعِيلَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5: 12)

939- إسناده صحيح، والقسم الثاني أخرجه ابن أبي شيبة 10/248 عن يزيد بن هارون، وأحمد 3/247، والبغوي (1381) عن عفان، كلاهما عن حماد، بهذا الإسناد. وانظر ما مضى. وقسمه الأول أخرجه البخاري في الأدب المفرد (633) عن موسى، عن عمر بن عبد الله الرومي، عن أبيه، عن أنس. (2) في الأصل: بكر وهو تحريف.

ⴾⴾ عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ایسی دعا کے بارے میں مجھے بتائیے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے:

انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے)

''اے اللہ! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اسماعیل سے ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: (روایت کے الفاظ یہ ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيْدَ فِي الدُّعَاءِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ الْإِقْرَارَ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ دعا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے آدمی اس میں پروردگار کی ربوبیت کا اقرار بھی شامل کرلے

940 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا: اَيُّ دَعْوَةٍ اَكْثَرُ مَا يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5: 12)

ⴾⴾ عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات کون سی دعا مانگا کرتے تھے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

940– صحيح، عبد الله بن أبي يعقوب، وثقه المؤلف، وتابعه عليه غير واحد، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (2690) (26) في الذكر والدعاء: باب فضل الدعاء باللّهم آتنا في الدنيا حسنة ..، عن زهير بن حرب، وأبو داوُد (1519) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1056) عن زياد بن أيوب. (3) إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (6389) في الدعوات: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ربنا آتنا في الدنيا حسنه، وفي الأدب المفرد (682)، وأبو داوُد (1519) في الصلاة، كلاهما عن مسدد، بهذا الإسناد. لكن قوله: سأل قتادة أنساً.. لم يرد عند البخاري. وأخرجه البخاري (4522) في التفسير. باب (ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة) عن أبي معمر، عن عبد الوارث، به ولم يرد عنده قوله: سأل قتادة أنساً. وبلفظ المؤلف أخرجه مسلم وأبو داوُد والنسائي من طريق زهير بن حرب

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر آخرت میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ مَكْرُوْهٌ لَهُ اَنْ يَّدْعُوْ بِضِدِّ مَا وَصَفْنَا مِنَ الدُّعَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لئے یہ بات مکروہ ہے' وہ دعا مانگتے ہوئے اس کی متضاد دعا مانگے' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كُنْتَ دَعَوْتَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ؟، قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهِ فِي الْاٰخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَطِيْعُهُ، اَوْ لَا تُطِيْقُهُ، فَهَلَّا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟ قَالَ: فَدَعَا اللّٰهُ فَشَفَاهُ. (5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی جو (بیماری کی وجہ سے) پرندے کے بچے کی مانند کمزور ہو گیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں یہ کہتا ہوں۔

''اے اللہ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزا دینی ہے وہ ابھی مجھے دنیا میں ہی دیدے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم یہ کیوں نہیں کہتے۔

''اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی' تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کر دی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ سُؤَالِ الْبَارِي تَعَالَى الثَّبَاتَ وَالْاِسْتِقَامَةَ عَلٰى مَا يُقَرِّبُهُ اِلَيْهِ بِفَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ پروردگار سے ان چیزوں پر ثابت قدمی اور استقامت کا سوال کرے جو اس کو پروردگار کی بارگاہ میں مقرب کر دیں اللہ تعالیٰ اس چیز کے ذریعے ہم پر بھی فضل کرے

942 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْ لِيْ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ: قُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ. (3: 65)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں آپ کے بعد اس بارے میں کسی اور سے دریافت نہ کروں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّمَلُّقِ اِلَى الْبَارِى فِيْ ثَبَاتِ قَلْبِهِ لَهُ عَلٰى مَا يُحِبُّ مِنْ طَاعَتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ دعا کرے کہ وہ اس کے دل کو ان چیزوں پر ثابت رکھے جن کا تعلق پروردگار کی فرمانبرداری سے ہے اور جسے پروردگار پسند کرتا ہے

943 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، اِنْ شَاءَ اَقَامَهُ، وَاِنْ شَاءَ اَزَاغَهُ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ: وَالْمِيْزَانُ بِيَدِ

942- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (936) من طريق خالد بن الحارث، عن حميد، به . العباس بن الوليد القرشي ترجمه المؤلف في الثقات 8/510 . وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيحين وأخرجه أحمد 3/413، ومسلم (38) في الايمان: باب جامع أوصاف الاسلام من طرق عن هشام بن عروة بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (2410) ، وأبو داوٗد الطيالسي (1231) ، وابن ماجة (3972) ، والطبراني (6396) و (6397) ، وأحمد 3/413، والنسائي في الرقائق كما في التحفة 4/20 من طرق. وأخرجه أحمد 3/413 و 4/384، 385، والطبراني (6398) ، والنسائي في التفسير كما في التحفة 4/20 من طريقين عن يعلى بن عطاء ، عن عبد الله بن سفيان الثقفي، عن أبيه، وهذا إسناد صحيح. وانظر شرح هذا الحديث في جامع العلوم والحكم ص 191- 194.

الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُ قَوْمًا وَّيَخْفِضُ اٰخَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . (3: 67)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر (شخص کا) دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر وہ چاہتا ہے' تو اسے ثابت رکھتا ہے اور اگر چاہتا ہے' تو اسے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے دلوں کو پھیرنے والے' تو ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے۔

''میزان رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ ایک قوم کو سربلندی عطا کرتا ہے اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے۔ ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ دُونَ الْحُكْمِ عَلٰى ظَوَاهِرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ الفاظ اس نوع سے تعلق رکھتے ہیں

جس میں تمثیل اور تشبیہ کے الفاظ لوگوں کے محاورے کے مطابق استعمال کیے گئے ہیں لیکن اس کے ظاہر پر حکم عائد نہیں کیا جائے گا

944 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

943- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيحين ما خلا أبا ثور . وأخرجه أحمد 4/182، والآجرى فى الشريعة ص 317 و 386 عن الوليد بن مسلم، والنسائى فى النعوت من الكبرى كما فى التحفة 9/61 من طريق ابن المبارك، وابن ماجة (199) فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبى عاصم فى السنة (219) ، والبغوى فى شرح السنة (89) من طريق صدقة بن خالد، والحاكم 1/525 من طريق بشر بن بكر، و 2/289 من طريق ابن شابور، كلهم عن عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، بهذا الإسناد، وصرح الوليد بن مسلم بسماعه من عبد الرحمٰن، فانتفت شبهة تدليسه، وقال البوصيرى فى مصباح الزجاجة ورقة 14/2: إسناده صحيح وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى .وفى الباب عن عبد الله بن عمرو تقدم برقم (902) .وعن أنس عند الترمذى (2140) فى القدر: باب ما جاء أن القلوب بين أصبعى الرحمٰن، وحسنه، وابن ماجة (2834) ، وابن أبى عاصم (225) ، والآجرى ص .317 وعَنْ عَآئِشَةَ عند أحمد 6/91 و 251، وابن أبى عاصم (224) ، والآجرى ص .317 وعن أم سلمة عند أحمد 6/294 و 302، وابن أبى عاصم (223) ، والآجرى ص .316 وعن سبْرة بن الفاكه عند ابن أبى عاصم (220) . وعن أبى هريرة عنده (229) .

944- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (269) .

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ اٰدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي.

وَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي.

يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا لَوْ اَنَّكَ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے سے یہ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی' تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں کیسے تیری عیادت کر سکتا ہوں' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا' تو نے اس کی عیادت نہیں کی تمہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو اس کا اجر میرے پاس پا لیتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو نے مجھے پینے کے لئے پانی نہیں دیا' تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں تجھے کیسے پینے کے لئے کچھ دے سکتا ہوں' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہیں علم نہیں ہے' میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا' تو تم نے اسے پانی نہیں دیا تھا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر تم اسے پانی پلا دیتے' تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پا لیتے۔

اے آدم کے بیٹے میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا۔

بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا۔

اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے' تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پا لیتے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ وَالْعَافِيَةَ وَالْوِلَايَةَ فِيْمَنْ رُزِقَ اِيَّاهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے' جو رزق اس نے عطا کیا ہے اس میں ہدایت' عافیت اور ولایت کا سوال کرے

945 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرَيْدَ بْنَ اَبِيْ مَرْيَمَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: اَذْكُرُ اَنِّي اَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ، فَانْتَزَعَهَا بِلُعَابِهَا، فَطَرَحَهَا فِي التَّمْرِ، وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَالَ: تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ . (1: 104)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ السَّعْدِيُّ، وَاَبُو الْجَوْزَاءِ اِسْمُهُ: اَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُمَا جَمِيْعًا تَابِعِيَّانِ بَصْرِيَّانِ

ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کیا بات یاد ہے' تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات یاد ہے' ایک مرتبہ میں نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی تھی۔ اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کھجور کو لعاب سمیت باہر نکال دیا تھا اور انہیں کھجوروں میں رکھ دیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ دعا تعلیم دیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! جنہیں' تو نے ہدایت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی ہدایت عطا کر اور جنہیں' تو نے عافیت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی عافیت عطا کر اور جن کا تو نگران ہے ان میں سے میرا بھی نگران بن جا' تو نے جو کچھ عطا کیا ہے اس میں

945- إسناده صحيح، ومحمد: هو ابن جعفر الهذلي مولاهم البصري الملقب بغندر، وأخرجه أحمد 1/200 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي (1177) و (1179) عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/200 عن يحيى بن سعيد، والدارمي 1/373 في الصلاة: باب الدعاء في القنوت، عن عثمان بن عمر، كلاهما عن شعبة بهذ الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (4984) ، والطبراني (2711) من طريق الحسن بن عمارة، عن بُريد، به .وأخرج القسم الأول أيضاً الطبرانيّ (2710) من طريق عفان، عن شعبة، به.وأخرجه أحمد 1/200، والطبراني (2714) ، عن أبي أحمد الزبيري، عن العلاء بن صالح، عن بُريد، به.وأخرج القسم الثاني الطبراني (2707) من طريق عمرو بن مرزوق، عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داوُد (1425) في الصلاة: باب القنوت في الوتر، والترمذي (464) في الصلاة: باب ما جاء في القنوت في الوتر، والنسائي 3/248 في قيام الليل: باب الدعاء في الوتر، والدارمي 1/373، والطبراني (2705) ، والبغوي (640) ، من طرق عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق السبيعي، عن بريد، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/300، وأحمد 1/200، وابن ماجة (1178) في الإقامة: باب ما جاء في القنوت في الوتر، والدارمي 1/373، والبيهقي في السنن 2/209، والطبراني (2701) و (2702) و (2703) و (2704) و (2706) ، وابن الجارود (273) ، من طرق عن أبي إسحاق، عن بُريد، به.وأخرجه أحمد 1/199، والطبراني (2712) وابن الجارود (272) ، وابن نصر ص 135 كما في مختصر قيام الليل عن وكيع، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيد، به .وأخرجه النسائي 3/248 عن محمد بن سلمة، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بن سالم، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ علي عن الحسن بن علي به، وصححه الحاكم 3/172، وانظر الطبراني (2713) .

میرے لئے برکت رکھ دے اور تو نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچالے۔

بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا جس کا تو نگران ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا"۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

"تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالجوزاء ربیعہ بن شیبان سعدی ہیں اور ابوالجوزاء کا نام اوس بن عبداللہ ہے اور یہ دونوں حضرات تابعی ہیں اور دونوں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالرِّزْقَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے مغفرت رحمت ہدایت اور رزق کا سوال کرے

946 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ، قَالَ: قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُلُّ مَا فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدَى، وَمَا يُشْبِهُهَا مِنَ الْاَلْفَاظِ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا الثَّبَاتُ عَلَى الْهُدَى وَالزِّيَادَةُ فِيْهِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ بِسُؤَالِ الزِّيَادَةِ وَقَدْ هَدَاهُ اللّٰهُ قَبْلَ ذٰلِكَ

۞۞ مصعب بن سعد بن وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلام کی تعلیم دیجئے جسے میں پڑھا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا وہ بلند و برتر اور عظیم ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔"

اس شخص نے عرض کی: یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہیں میرے لئے کیا ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

"اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے تو مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور تو مجھے رزق عطا کر۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں جو یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں' اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے۔اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی مانند جو دیگر الفاظ ہیں۔اس سے مراد ہدایت پر ثابت قدم رہنا اور اس میں اضافہ ہونا ہے' کیونکہ یہ بات ناممکن ہے' کوئی مومن اضافی ہدایت کا سوال کرے جبکہ اللہ اس سے پہلے اسے ہدایت دے چکا ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا الْمَعُوْنَةَ وَالنَّصْرَ وَالْهِدَايَةَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے پروردگار سے اعانت' مدد اور ہدایت کا سوال کرے

947 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي، وَلَاتَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ اَوَّاهًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا اَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَاَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِيْ . (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے میرے پروردگار! تو میری اعانت کر' تو میرے خلاف اعانت نہ کر' تو میری مدد کر' تو میرے خلاف مدد نہ کر' تو میرے حق میں خفیہ تدبیر کر' تو میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور میرے لئے ہدایت پر ثابت قدم رہنا آسان کردے اور جو شخص میرا مقابلہ کرتا ہے' تو اس کے خلاف میری مدد کر۔اے میرے پروردگار تو

947- إسناده صحيح، موسى الجهني: هو موسى بن عبد الله، ويقال: ابن عبد الرحمٰن الجهني أبو سلمة الكوفي ثقة عابد من رجال مسلم، وأخرجه أحمد 1/185 عن عبد الله بن نمير ويعلى بن عبيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2696) في الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/180 عن يحيى بن سعيد، ومسلم (2696) من طريق علي بن مسهر، كلاهما عن موسى الجهني، به.(1) إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، غير طليق بن قيس، وهو ثقة، سفيان: هو الثوري، وعبد الله بن الحارث . هو الزبيدي المعروف بالمكتب، وأخرجه أبو داوٗد (1510) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلّم، عن محمد ابن كثير العبدي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/519-520 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/280، وأحمد 1/227، والترمذي (3551) في الدعوات: باب في دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي في، عمل اليوم والليلة (607) ، وابن ماجة (3830) في الدعاء : باب دعاء رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبخاري في الأدب. المفرد (664) و (665) ، والبغوي في شرح السنة (1375) ، من طرق عن سفيان، به، وهو في السنة (384) لابن أبي عاصم من طريق سفيان مختصراً،

مجھے اپنا شکر گزار بنادے اور اپنا ذکر کرنے والا بنادے اپنا فرمانبردار بنادے اپنا اطاعت کرنے والا بنادے اور اپنی بارگاہ کی طرف رجوع کرنے والا اور تواضع وانکساری کرنے والا اور فرمانبردار بنادے۔ اے میرے پروردگار! تو میری توبہ کو قبول کرلے میری خطا کو دھودے میری دعا کو قبول کرلے۔ میری حجت کو ثابت کردے میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ میری زبان کو ٹھیک رکھ اور مجھے دل کی خرابیوں سے محفوظ رکھ۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے عمرو بن مرہ نامی راوی نے یہ روایت عبداللہ بن حارث سے نہیں سنی ہے

948 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ طَلِيقُ بْنُ قَيْسٍ الْحَنَفِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدٰى، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ مِطْوَاعًا، اِلَيْكَ مُخْبِتًا، لَكَ اَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ اقْبَلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِيْ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَبُوْ صَالِحٍ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَبُوْ يَعْلٰى اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو میری اعانت کر تو میرے خلاف اعانت نہ کرنا تو میری مدد کر تو میرے خلاف مدد نہ کر تو میرے حق میں خفیہ تدبیر کر تو میرے خلاف تدبیر نہ کر تو مجھے ہدایت عطا کرے اور میرے لئے ہدایت کو آسان کردے اور جو شخص میرے خلاف آتا ہے تو اس کے خلاف میری مدد کر اے اللہ! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر کرنے والا بہت زیادہ ذکر کرنے والا اپنا بہت زیادہ فرمانبردار، اپنی طرف رجوع کرنے والا اپنا مطیع وفرمانبردار بنادے۔ اے میرے پروردگار! تو میری توبہ کو قبول کرلے اور میری خطاؤں کو دھودے۔ میری حجت کو ثابت کردے۔ میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کی بیماریوں کو ختم کردے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن یحییٰ بن سعید ابوصالح کے حوالے سے امام ابویعلیٰ نے صرف یہی حدیث ہمیں

سنائی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ فِيْ اُمُوْرِهٖ كُلِّهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے

وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام امور میں عافیت کا سوال کرے

949 - سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَمَّارٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَيُّوْبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ اَرْطَاةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَافِيَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا، وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ.

وَاَخْبَرَنَاهُ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بِاِسْنَادِهٖ وَقَالَ: عَاقِبَتَنَا بِالْقَافِ. (5: 12)

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے اللہ! تمام امور میں ہماری عافیت کو اچھا کردے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالے۔"

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں لفظ "عافیت" کی بجائے لفظ "عاقبت" منقول ہے، جو "ق" کے ساتھ ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ، اِذْ هِيَ خَيْرُ مَا يُعْطَى الْمَرْءُ بَعْدَ التَّوْحِيدِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا جائے کیونکہ توحید کے بعد انسان کو ملنے والی یہ سب سے بہترین چیز ہے

950 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَيْ

949- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 1/227. وأبو داؤد (1511)، والنسائي (607)، من طريق يه القطان، بهذا الإسناد.

950- أيوب بن ميسرة بن حلبس؛ روى عنه ابنه محمد وغيره، وذكره المؤلف في الثقات. وأخرجه أحمد 181 والطبراني (1196) عن الهيثم بن خارجة، عن محمد ابن أيوب، به. وأخرجه الطبراني (1197) من طريق هيثم بن خارجة، عن ع ابن علاق، عن يزيد بن عبيدة، عن مولى لآل بسر، عن بسر بن أرطاة، وزاد. وقال: من كان ذلك دعاءه مات قبل أن يصيبه الب وأخرجه الطبراني (1198) والحاكم في المستدرك 3/591 من طريق محمد بن المبارك الصوري. وذكره الهيثمي في مـ الزوائد 10/178، وقال رواه أحمد، والطبراني، ورجال أحمد، وأحد أسانيد الطبراني ثقات.

بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ الْحَارِثِ السَّهْمِيَّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ عَامَ اَوَّلٍ يَقُوْلُ، ثُمَّ اسْتَعْبَرَ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَبَكٰى، ثُمَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَنْ تُؤْتَوْا شَيْئًا بَعْدَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ مِثْلَ الْعَافِيَةِ، فَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ.

(104:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے آج سے ایک سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کے دن یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا اس کے بعد حضرت ابوبکر رو نے لگے۔

پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا۔

''کلمہ اخلاص کے بعد تمہیں عافیت جیسی اور کوئی چیز نہیں دی گئی تو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَقْرِيْنِ الْعَفْوِ اِلَى الْعَافِيَةِ عِنْدَ سُؤَالِهِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ سَاَلَهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ عافیت کے ساتھ عفو کو بھی ساتھ ملا لیا جائے' جب بندہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرے' پھر یہ حکم اس شخص کے لئے ہے' جو اس کا سوال کرتا ہے

951 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَسْاَلُ اللّٰهَ؟، قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا اَسْاَلُ اللّٰهَ؟ قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ. (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے کیا چیز مانگوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔''

انہوں نے پھر دریافت کیا: میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔

951- وأخرجه النسائي في و عمل اليوم والليلة (886) عن محمد بن رافع. وأخرجه النسائي (887) عن محمد بن رافع أيضاً بالإسناد المذكور. وأخرجه النسائي (888) عن محمد بن علي بن الحسين. وسيورده المؤلف مطولاً برقم (952) من طريق أوسط بن عامر البجلي، عن أبي بكر. ويخرج من طريقه هناك. وأخرجه الحاكم 1/529 عن طريق مسدد، عن عبد الواحد بن زياد، وصححه الحاكم على شرط البخاري ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/206 عن ابن فضيل، وأحمد 1/209، ومن طريقه الطيالسي 1/257، عن حسين بن علي، عن زائدة، والبخاري في الأدب المفرد (726) عن فروة، عن عبيدة، والترمذي (3514) في الدعوات، عن أحمد بن منيع.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْيَقِينَ بَعْدَ الْمُعَافَاةِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے معافات کے بعد یقین کا بھی سوال کرے

952 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ اَوْسَطَ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ اَبَا بَكْرٍ يَخْطُبُ النَّاسَ وَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوَّلٍ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، سَلُوْا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ، فَاِنَّهُ لَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِثْلَ الْيَقِينِ بَعْدَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا اَشَدَّ مِنَ الرِّيبَةِ بَعْدَ الْكُفْرِ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهُ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّهُ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ. اَرَادَ بِهِ مُرْتَكِبَهُمَا لَا نَفْسَهُمَا. (1: 104)

اوسط بن عامر بجلی یہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ آیا' تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پایا۔ انہوں نے فرمایا: گزشتہ سال نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے۔ (یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی)

لیکن وہ ہر مرتبہ درمیان میں رونے لگ پڑتے تھے۔ پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے معافات مانگو کیونکہ کسی بھی شخص کو معافات کے بعد یقین جیسی (یہاں ہونا یہ چاہئے کہ یقین کے بعد معافات جیسی) کوئی چیز نہیں دی گئی اور کفر کے بعد شک سے زیادہ شدید اور کوئی چیز نہیں ہے اور تم پر سچائی کو اختیار کرنا لازم ہے۔

952- إسناده قوی، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (883) عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/8 عن عبد الرحمٰن بن مهدی، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدی (2)، والنسائي (881)، وابو بكر المروزی فی مسند ابی بكر (94) من طريق الوليد بن مسلم، والنسائي (880) عن يحيى بن عثمان. وأخرجه الحميدی (7) عن عبد الرحمٰن بن زياد الرصاصی، وأحمد 1/3 عن محمد بن جعفر، و 1/5 عن هاشم، و 1/7 عن روح، والنسائي (882) عن علی بن الحسين، عن أمية بن خالد، وابو بكر المروزی (92) عن احمد بن علی، عن علی بن الجعد، و (93) عن احمد بن علی، عن أبی خيثمة، عن وهب بن جرير، و (95) عن أحمد بن علی، عن عبيد الله بن عمر القواريری، عن غندر، وابن ماجة (3849) فی الدعاء، عن ابی بكر وعلی بن محمد، عن عبيد بن سعيد، كلهم عن شعبة. وصححه الحاكم 1/529 من طريق بشر بن بكر، عن سليم بن عامر، به، ووافقه الذهبی. وقال الهيثمی فی المجمع 10/173: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح غير أوسط، وهو ثقة. وأخرجه البخاری فی الأدب المفرد (724) عن ادم، عن شعبة، عن سويد ابن حجير عن سُليم، به. وأخرجه النسائي (879) من طريق لقمان بن عامر،

کیونکہ یہ نیکی کی طرف لے کر جاتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مراد ان کا ارتکاب کرنے والا شخص ہے ان کا وجود مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَسْتَعْمِلُهُ ...

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی جو عمل کرتا ہے (محشی نے یہ وضاحت کی ہے یہاں اصل مسودے میں تقریباً سات الفاظ مٹے ہوئے ہیں)

953 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَّسَمٍّ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ جب نبی اکرم ﷺ کو بخار تھا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو دم کیا انہوں نے یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آپ کو ہر اس بیماری سے بچنے کا دم کر رہا ہوں' جو آپ کو اذیت دیتی ہے اور ہر حاسد کے حسد سے بچنے کے لئے اور (نقصان پہنچانے والی) نظر اور زہر سے بچاؤ کے لئے آپ کو دم کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا کرے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا التَّفَضُّلَ عَلَيْهِ بِمَغْفِرَةِ اَنْوَاعِ ذُنُوْبِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرتے ہوئے اس کے مختلف قسم کے گناہوں کی مغفرت کر دے

954 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّي، وَهَزْلِي، وَخَطَئِي، وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي. (5: 12)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو میری کوشش (یا سنجیدگی) میرے مذاق میری خطا میرے جان بوجھ کے کرنے اور میری طرف سے ہونے والی ہر چیز کی مغفرت کردے۔''

ذِكْرُ مَا اُبِيحَ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِه بِلَفْظِ التَّمْثِيلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح قرار دی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے تمثیل کے الفاظ استعمال کرے

955 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَقَبَةُ بْنُ مَصْقَلَةَ، عَنْ مَّجْزَاَةِ بْنِ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفَى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ مِنَ الدَّنَسِ . (5: 12)

❁❁ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو برف اولوں اور پانی کے ذریعے مجھے ذنوب سے پاک کردے۔ اے اللہ! تو مجھے ذنوب سے یوں پاک کردے جس طرح میل سے کپڑے کو پاک کیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّقَدِّمَ قَبْلَ هٰذَا الدُّعَاءِ التَّحْمِيْدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ اس دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے

953–واخرجه ابن أبي شيبة 10/205 عن يحيى بن ابي كثير، وأحمد 1/3، وأبو بكر المروزى (47)، والترمذى (3558) فى الدعوات، من طريق أبي عامر العقدى، والبغوى فى شرح السنة (1377) من طريق يحيى بن أبي بكير، كلهم عن زهير بن محمد، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن معاذ بن رفاعة، عن أبيه، عن أبي بكر. وسنده حسن. وأخرجه أحمد 1/9، ومن طريقه النسائي (885) عن بهز بن أسد، عن سليم بن حبان، عن قتادة عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن عمر، عن أبي بكر. وأخرجه أحمد 1/8 عن وكيع، و 1/11 عن سفيان، كلاهما عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عن أبي بكر. وأخرجه النسائي (884) من طريق جبير بن نفير، عن أبي بكر. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/205 من طريق يحيى بن جعدة، عن أبي بكر. وتقدم برقم (950) من طريق أبي هريرة، عن أبي بكر.. وفي الباب ما يقويه من حديث أبي سعيد الخدرى عند مسلم (2186)، والترمذى (972)، وابن أبي شيبة 10/317، وعَنْ عَآئِشَةَ عند مسلم (2185)، وعن أبي هريرة عند ابن ماجة (3524)، وفيه عاصم بن عبيد الله العمرى، وهو ضعيف. (1) حديث صحيح، شريك: هو ابن عبد الله النخعي الكوفي القاضي سيّء الحفظ، لكنه متابع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/417 من طريق أبي أحمد الزبيرى، وابن ابي شيبة 10/281 من طريق محمد بن عبد الله الأسدى، كلاهما، عن شريك، به وأخرجه البخارى (6399) في الدعوات: باب قول النبي: اَللّٰهم اغفر لي، وفي الأدب المفرد (689) عن محمد بن المثنى،

956 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ . (5: 12)

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' جو آسمانوں کو بھر دے اور جو زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے بھر دے' تو مجھے برف اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کر دے اے اللہ! تو مجھے گناہوں سے یوں پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ الرَّبَّ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِهٖ، وَاِنْ كَانَ فِیْ لَفْظِهٖ اسْتِقْصَاءٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے اگرچہ اس کے الفاظ میں استقصاء ہو

957 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

956- إسناده صحيح، رجاله رجال البخاري ما عدا إبراهيم بن يزيد، وهو صدوق . وأخرجه النسائي 1/199 في الطهارة: باب الاغتسال بالماء البارد. (3) إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه أبو داؤد الطيالسي (824) عن شعبة، به.

957- وأخرجه أحمد 4/354 عن محمد بن جعفر وحجاج وروح، ومسلم (476) (204) في الصلاة: باب ماذا يقول إذا رفع رأسه من الركوع من طريق محمد بن جعفر، والنسائي 1/198 في الطهارة: باب الاغتسال بالثلج، من طريق بشر بن المفضل، والبخاري في الأدب المفرد (684) من طريق ادم، جميعهم عن شعبة، به. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (676) من طريق عبد الله بن محمد، عن أبي عامر، عن إسرائيل، عن مجزاة، به . ونصفه الأول اللّٰهم لك الحمد .. من شيء بعد أخرجه ابن أبي شيبة 2/247، ومن طريقه مسلم (476) (202)، وأخرجه أحمد 4/381، كلاهما (ابن أبي شيبة وأحمد) عن أبي معاوية عن الأعمش، عن عبيد بن الحسن، عن ابن أبي أوفى . وأخرجه أبو داؤد الطيالسي 1/256، ومسلم (476) (203) عن شعبة، عن عبيد بن الحسن، عن ابن أبي أوفى . وأخرجه أحمد 4/356 عن أبي نعيم، عن مسعر، عن عبيد بن الحسن، عن ابن أبي أوفى . ونصفه الآخر اللّٰهم طهرني بالثلج .. أخرجه ابن أبي شيبة 10/213 من طريق يحيى بن أبي بكير، عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 4/381 عن إسماعيل، عن ليث عن مدرك، عن ابن أبي أوفى. وأخرجه الترمذي (473) في الدعوات: باب في دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ، وَعَمْدِيْ وَجَهْلِي، وَجِدِّي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (5: 12)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میری خطاؤں' میرے جہل' میرے اپنے معاملے میں اسراف کے حوالے سے میری مغفرت کردے اور ہر چیز کے بارے میں بھی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' اے اللہ! میری خطاؤں میرے جان بوجھ کر کئے گئے اعمال میرے عمد' میرے جہل میری سنجیدگی اور میرے مذاق اور ہر وہ چیز جو میری طرف سے ہوئی ہے اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا ہے' جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' جو اعلانیہ کیا۔ اس کے حوالے سے میری مغفرت کردے' بے شک تو آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى فِيْ دُعَائِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہوئے ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ سے ''فردوس اعلیٰ'' کا سوال کرے

958 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا لَجِنَانٌ، وَإِنَّ حَارِثَةَ إِ الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ. (104:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اُم حارثہ! بے شک جنت کی کئی قسمیں ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے' جب تم نے اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو' تو اس سے (جنت) فردوس مانگو۔''

958- إسناد صحيح، على شرطهما، وأخرجه البخاري (639) في الدعوات: باب قول النبي: اللّٰهم اغفر لي ما قدمت أخرت، وفي الأدب المفرد (688)، ومسلم (2719) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل، عن محمد بن بشار، الإسناد. وأخرجه مسلم (2719) (70) عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن شعبة، به. وانظر الحديث (954).

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا تَحْسِينَ خُلُقِهِ كَمَا تَفَضَّلَ عَلَيْهِ بِحُسْنِ صُورَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے اخلاق کو اچھا کردے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ فضل کیا ہے کہ اس کی شکل وصورت کو اچھا بنایا ہے

959 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي (12:5)

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو نے میری تخلیق کو خوبصورت کیا ہے تو میرے اخلاق کو بھی خوبصورت کردے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْمُجَانَبَةَ عَنِ الْاَخْلَاقِ الْمُنْكَرَةِ وَالْاَهْوَاءِ الرَّدِيَّةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرے کہ وہ اسے برے اخلاق اور خراب خواہشات سے محفوظ رکھے

960 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ:

959– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الترمذى (3174) فى التفسير: باب ومن سورة المؤمنين، عن عبد بن حميد، عن روح بن عبادة، عن سعيد بن أبى عروبة، بهذا الإسناد، وقال. هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/210 و 260 والبخارى (2809) فى الجهاد. باب من أتاه سهم غرب فقتله، من طريقين عن قتادة، به . وأخرجه ابن سعد 3/510، 511، وأحمد 3/124 و 215 و 272 و 282 و283، من طريقين عن ثابت، عن أنس. وصححه الحاكم 3/208، ووافقه الذهبى، وهو كما قالا. وأخرجه أحمد 3/264، والبخارى (3982) فى المغازى، و (6550) و (6567) فى الرقاق، من طريقين عن حميد، عن أنس.

960– إسناده صحيح، محمد بن على بن محرز: بغدادى نزل مصر، وكان صديقاً للامام أحمد وجاره قال ابن أبى حاتم 8/27: كتب عنه أبى بمصر، وسألته عنه، فقال: كان ثقة، وذكره المؤلف فى الثقات 9/127، وباقى رجاله ثقات، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه الترمذى (3591) فى الدعوات، عن سفيان بن وكيع، عن أحمد بن بشير وأبى أسامة، بهذا الإسناد، وسفيان بن وكيع ضعيف، ومع ذلك فقد حسنه الترمذى . وأخرج الطبرانى 19/19 من طريق عبيد بن غنام، عن أبى بكر بن أبى شيبة، وعن أحمد بن القاسم بن مساور الجوهرى، عن سعد بن سليمان الواسطى، كلاهما

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَهْوَاءِ، وَالْاَسْوَاءِ، وَالْاَدْوَاءِ. (5: 12)

زیاد بن علاقہ اپنے چچا (حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! مجھے ناپسندیدہ اخلاق، نفسانی خواہشات، بری عادات اور بیماریوں کو دور کردے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ عِنْدَ الصَّبَاحِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ صبح کے وقت اپنے پروردگار سے عفو اور عافیت کا سوال کرے

961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِيْنَ يُمْسِي وَحِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِي، وَدُنْيَايَ، وَاَهْلِي، وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِيْنِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ. (5: 12)

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي: الْخَسْفَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت ان کلمات کو پڑھنا کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں تجھ سے عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کے بارے میں تجھ سے معافی اور عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پوشیدہ چیزوں پر پردہ رکھ اور میری

961- واخرجه ابن أبي شيبة 10/240، واحمد 2/25، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (5074) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، عن يحيى بن مسلم، وابن ماجة (3871) في الدعاء: باب ما يدعو الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، عن علي بن محمد الطنافسي، والبخاري في الأدب المفرد برقم (1200) عن محمد بن سلام، ثلاثتهم عن وكيع، به. وحسنه الحاكم 1/517-518، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/239، والنسائي 8/282 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الخسف، وفي عمل اليوم والليلة برقم (566)، والطبراني في الكبير (13296) من طريق الفضل بن دكين، وأبو داؤد (5074) من طريق ابن نمير كلاهما عن عبادة بن مسلم الفزاري، به. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (698) عن الوليد بن صالح، عن عبيد الله ابن عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يونس بن خباب، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ ابن عمر.

پریشانیوں کو امن دے۔ اے اللہ! میرے سامنے میرے پیچھے، میرے دائیں طرف، میرے بائیں طرف اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ مجھے اپنے نیچے کی طرف سے کوئی دھوکا دیا جائے۔''

وکیع نامی راوی کہتے ہیں اس سے مراد زمین میں دھنستا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو صبح اور شام کے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

962 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ، وَاِذَا اَمْسَيْتُ، قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ.

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. (1: 104)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جسے میں صبح و شام پڑھا کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اپنی ذات کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: صبح کے وقت شام کے وقت اور جب تم بستر پر لیٹو تو اس وقت یہ پڑھ لیا کرو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَبْدِ عِنْدَ الصَّبَاحِ اَنْ يَّسْاَلَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا خَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ صبح کے وقت اپنے پروردگار سے اس دن کی بھلائی کا سوال کرے

963 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الْيَوْمِ، وَمِنْ خَيْرِ مَا فِيْهِ، وَخَيْرِ مَا بَعْدَهُ.

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَسُوْءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَإِذَا أَمْسَى، قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ،

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: وَحَدَّثَنِيْ زُبَيْدٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (5: 12)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

''ہم نے صبح کر لی ہے اور اللہ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی ہے تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے اس دن کی بھلائی اور اس میں موجود بھلائی اور اس کے بعد آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' اور میں کاہلی، بڑھاپے، بری عمر، دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) جب شام ہوجاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی مانند کلمات پڑھا کرتے تھے:

حسن بن عبیداللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا میں یہ بھی پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُوْ الْمَرْءُ بِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا إِذَا أَصْبَحَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو صبح کے وقت اپنے پروردگار سے کیا دعا مانگنی چاہئے؟

964 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ،

963- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عمرو بن عاصم الثقفي، وهو ثقة، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/237 عن غندر، وأحمد 1/9 و 10، 11 عن بهز وعفان، و 2/297 عن محمد بن جعفر، والبخاري في الأدب المفرد (1202) عن سعيد بن الربيع، والطيالسي 1/251، ومن طريقه الترمذي (3392) في الدعوات باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة (11) عن بندار، عن غندر، و (795) عن عبد الله بن محمد بن تميم، عن حجاج بن محمد، والدارمي 2/292 في الاستئذان. باب ما يقول إذا أصبح، عن سعيد بن عامر، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (1203) عن مسدد، وأبو داؤد (5067) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح عن مسدد، والنسائي في عمل اليوم والليلة (576) عن زياد بن أيوب، والحاكم 1/513 من طريق عمرو بن عون.

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! تیری مدد سے ہم نے صبح کی ہے تیری مدد سے ہم شام کرتے ہیں تیری مدد سے ہم زندہ ہیں اور تیری مدد سے مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں حماد بن سلمہ نامی راوی منفرد ہے

965 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. (5: 12)

964- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 10/238، وأخرجه من طريقه مسلم (2723) (76) في الذكر: باب التعوّذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، والنسائي في عمل اليوم والليلة (23) عن أحمد بن سليمان، كلاهما عن حسين ابن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/440 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، ومسلم (2723) في الذكر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (573)، عن قتيبة بن سعيد، كلاهما عن عبد الواحد بن زياد، عن الحسن بن عبد الله، به. وأخرجه مسلم (2723) (75) في الذكر، وأبو داؤد (5071) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والترمذي (3390) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح واذا أمسى، من طرق عن جرير عن الحسن بن عبد الله، به، وقال الترمذي: حسن.

965- إسناده حسن، سهيل بن أبي صالح، صدوق تغير حفظه باخرة، أخرج له مسلم في الأصول والشواهد وروى له البخاري مقروناً وتعليقاً، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/244، عن حسن بن موسى، وأحمد 2/354 عن حسن بن موسى، و522 عبد الصمد وعفان، والنسائي في عمل اليوم والليلة (8) عن الحسن بن أحمد بن حبيب، عن إبراهيم، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف في الرواية التالية من طريق وهيب عن سهيل بن أبي صالح، فانظره. (2) إسناده حسن، وأخرجه البغوي في شرح السنة (1325) من طريق محمد بن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (564) عن زكريا بن يحيى، عن عبد الأعلى بن حماد، به. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (1119) عن معلى، وأبو داؤد (5068) في الأدب، عن موسى بن إسماعيل، كلاهما عن وهيب، به. وأخرجه الترمذي (3391) في الدعوات، عن علي بن حجر، عن عبد الله بن جعفر، وابن ماجة (3868) في الدعاء، عن يعقوب بن حميد بن كاسب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! ہم تیری مدد سے صبح کرتے ہیں تیری مدد سے شام کرتے ہیں تیری مدد سے زندہ ہیں تیری مدد سے مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْمَرْءِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا قَضَاءَ دَيْنِهِ وَغِنَاهُ مِنَ الْفَقْرِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے قرض کو ادا کردے اور اسے فقر سے بے نیاز کردے (یعنی خوشحال کردے)

966 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ لَهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے خادم مانگیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! اے سات آسمانوں کے پروردگار اے عرشِ عظیم کے پروردگار اے ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار! تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے، تو باطن ہے تجھ سے نیچے کوئی چیز نہیں ہے۔ اے تورات، انجیل اور فرقان (یعنی قرآن) کو نازل کرنے والے۔ اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے۔ میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے، تو ہی پہلا ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تھا، تو ہی بعد والا ہے تیرے بعد کوئی

966- إسناده صحيح، أبو كريب: محمد بن العلاء، وأبو أسامة: حماد بن أسامة، وأخرجه مسلم (2713) (63) في باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، من طريق أبي كريب بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/262، ومن طريقه (3713) (63)، وابن ماجة (3831) في الدعوات: باب دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وأخرجه أحمد 2/381، (5051) في الأدب: باب ما يقول عند النوم، والبخاري في الأدب المفرد، (1212) من طريق وهيب. وأخرجه مسلم (61) عن زهير بن حرب، والنسائي في عمل اليوم والليلة (790) عن إسحاق بن إبراهيم. وأخرجه أحمد 2/536، (5051)، وابن ماجة (3873) في الدعاء: باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، من طرق.

نہیں ہوگا' تو ہمارا قرض ادا کر دے اور ہمیں غربت سے بے نیاز کر دے۔"

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"حالانکہ انہوں نے اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اختیار نہیں کی اور وہ گڑگڑائے نہیں تھے"۔

967 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ فَقَدْ اَكَلْنَا الْعِلْهِزَ - يَعْنِي الْوَبَرَ وَالدَّمَ - فَاَنْزَلَ اللّٰهُ:

(وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ، فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ). (المؤمنون: 76) (3: 64)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ابوسفیان بن حرب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر اور اپنے ساتھ رشتے داری کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ ہم لوگ قحط کی شدت کی وجہ سے العلھز (یعنی بال اور خون کھا رہے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

(وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ، فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ). (المؤمنون: 76)

"اور ہم نے عذاب کے ذریعے ان پر گرفت کی حالانکہ انہوں نے اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اختیار نہیں کی اور وہ گڑگڑائے نہیں تھے"۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالضُّرِّ اِذَا نَزَلَ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو مشکل اور مصیبت کا سامنا کرنے کے وقت کیا دعا مانگنی چاہئے؟

968 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

967- إسناده حسن كما قال الحافظ في الفتح 6/510، علي بن الحسين بن واقد: صدوق يهم، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه الطبراني في الكبير (12038) من طريق عيسى بن القاسم الصيدلاني البغدادي. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 7/73، وقال: رواه الطبراني.

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی پیش آنے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو پھر وہ یہ کہے۔

''اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے حق میں بہتر ہو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صراحت کرتی ہے

969 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، وَلٰكِنْ لِيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ. (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

968- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (910) عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/281 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الطيالسي 1/152، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/101، والبخاري (6351) في الدعوات: باب الدعاء بالموت والحياة، عن ابن سلام، ومسلم (2680) (10) في الذكر: باب كراهة تمني الموت لضر نزل به، عن زهير بن حرب، والترمذي (2971) في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن التمني للموت، والنسائي 4/3 في الجنائز: باب تمني الموت، وفي عمل اليوم والليلة (1057) عن علي بن حجر، كلهم عن إسماعيل ابن علية، عن عبد العزيز بن صهيب به. وأخرجه أبو داوُد (3108) في الجنائز: باب في كراهة تمني الموت، عَنِ ابْنِ بن هلال، والنسائي 4/3، وابن ماجه (4265) في الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له، عن عمران بن موسى، كلاهما عن عبد الوارث بن سعيد، عن عبد العزيز بن صيب، به. وأخرجه أحمد 3/163 و 195 و 208 و 247، والبخاري (5671) في المرضى: باب تمني المريض للموت، ومسلم (2680)، والنسائي 4/4 في الجنائز: باب الدعاء بالموت، والبيهقي في السنن 3/377، والبغوي في شرح السنة (1444)، من طرق عن ثابت، عن أنس. وأخرجه أبو داوُد الطيالسي 1/152، ومن طريقه أبو داوُد (3109)، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1060) عن شعبة، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه الطيالسي 1/152، وأحمد 3/171 عن محمد بن جعفر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1061) عن إسحاق بن إبراهيم، عن النضر، ثلاثتهم عن شعبة، عن علي بن زيد، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/258 عن عفان، ومسلم (2680) عن حامد بن عمر، كلاهما عن عبد الواحد، عن عاصم الأحول، عن النضر بن أنس، عن أنس. وفي الباب عن خباب عند البخاري، (5672) و (6349) و (6350)، ومسلم (2681)، وعن أبي هريرة عند البخاري (5673) ومسلم (2682).

"کوئی بھی شخص کسی پیش آنے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے حق میں بہتر ہو۔"

ذِكْرُ وَصْفِ دَعَوَاتِ الْمَكْرُوبِ

پریشانی کا شکار شخص کی دعا کی صفت کا تذکرہ

970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

پریشانی کا شکار شخص کی دعا یہ ہے:

"اے اللہ! میں تیری رحمت سے اُمید رکھتا ہوں اس لئے تو پلک جھپکنے تک کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام معاملات کو ٹھیک کر دے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ يُرْتَجَى لِلْمَرْءِ بِاسْتِعْمَالِهَا زَوَالُ الْكَرْبِ فِي الدُّنْيَا عَنْهُ

ان خصائل کا تذکرہ جن پر عمل کرنے کی صورت میں آدمی کے لئے یہ اُمید کی جا سکتی ہے دنیا میں اس سے پریشانی ختم ہو جائے گی

971 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

970- إسناده صحيح على شرط مسلم، واخرجه احمد 3/104 عن ابن ابى عدى، والنسائى 4/3 فى الجنائز: باب تمنى الموت، عن قتيبة، عن يزيد بن زريع، كلاهما، عن حميد بهذا الإسناد. (2) إسناده محتمل للتحسين، عبد الجليل بن عطيه، صدوق يهم، وجعفر بن ميمون: صدوق يخطيء، وباقي رجاله ثقات. وأبو بكرة: هو نفيع بن الحارث. وأخرجه مطولاً ابن ابى شيبة 10/196، واحمد 5/42، وأبو داوُد (5090) فى الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (651)، والبخارى فى الأدب المفرد (701)، من طرق عن أبى عامر العقدى بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 10/137 وقال: رواه الطبراني وإسناده حسن. وحسنه الحافظ فى أمالي الأذكار فيما نقله عنه ابن علان 4/8.

(متن حدیث): خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَرْتَادُونَ لِاَهْلِهِمْ، فَاَصَابَتْهُمُ السَّمَاءُ، فَلَجَؤُوا اِلَى جَبَلٍ، فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: عَفَا الْاَثَرُ، وَوَقَعَ الْحَجَرُ، وَلَا يَعْلَمُ مَكَانَكُمْ اِلَّا اللّٰهُ، ادْعُوا اللّٰهَ بِاَوْثَقِ اَعْمَالِكُمْ

فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُعْجِبُنِي، فَطَلَبْتُهَا، فَاَبَتْ عَلَيَّ، فَجَعَلْتُ لَهَا جُعْلًا، فَلَمَّا قَرَّبَتْ نَفْسَهَا، تَرَكْتُهَا، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ، وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا، فَزَالَ ثُلُثُ الْجَبَلِ.

فَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ، وَكُنْتُ اَحْلُبُ لَهُمَا فِيْ اِنَائِهِمَا، فَاِذَا اَتَيْتُهَا، وَهُمَا نَائِمَانِ، قُمْتُ قَائِمًا حَتّٰى يَسْتَيْقِظَا، فَاِذَا اسْتَيْقَظَا شَرِبَا، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ ثُلُثُ الْحَجَرِ.

فَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اسْتَاْجَرْتُ اَجِيرًا يَوْمًا فَعَمِلَ لِيْ نِصْفَ النَّهَارِ، فَاَعْطَيْتُهُ اَجْرَهُ فَتَسَخَّطَهُ وَلَمْ يَاْخُذْهُ، فَوَفَّرْتُهَا عَلَيْهِ حَتّٰى صَارَ مِنْ كُلِّ الْمَالِ، ثُمَّ جَاءَ يَطْلُبُ اَجْرَهُ فَقُلْتُ: خُذْ هٰذَا كُلَّهُ، وَلَوْ شِئْتَ لَمْ اُعْطِهِ اِلَّا اَجْرَهُ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا، قَالَ: فَزَالَ الْحَجَرُ وَخَرَجُوا يَتَمَاشَوْنَ . (1:12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ فَوَفَّرْتُهَا عَلَيْهِ بِمَعْنَى قَوْلِهِ: فَوَفَّرْتُهَا لَهُ، وَالْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا تُوقِعُ عَلَيْهِ بِمَعْنَى لَهُ .

وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِيْنَةِ، لِاَنَّهُ بِهَا نَشَاَ، وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ لِخُرُوجِهِ عَنْهَا فِيْ يَفَاعَتِهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے کے زمانے میں تین لوگ اپنے گھر کی طرف واپس جارہے تھے راستے میں بارش شروع ہوگئی۔ وہ پہاڑ کی پناہ میں آ گئے ان پر ایک پتھر آ کر گر گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہمارے قدموں کے نشانات ختم ہو گئے ہیں۔ اور پتھر آ کر گر گیا ہے۔ اب تمہاری اس جگہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے' تو تم اپنے سب سے زیادہ قابل اعتماد وسیلے کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

971– إسناده حسن، عمران القطان: صدوق يهم، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه البزار (1869) عن محمد بن المثنى وعمرو بن علي قالا: حدثنا أبو داوُد، حدثنا عمران القطان، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في المجمع 8/142، 143، وقال: رواه البزار والطبراني في الأوسط بأسانيد، ورجال البزار وأحد أسانيد الطبراني رجالهما رجال الصحيح . وفي الباب عن ابن عمر تقدم برقم (897) ، وذكرت في تخريجه أحاديث الباب، فراجعه.

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے ایک عورت مجھے بہت پسند تھی میں نے اس کے قرب کا مطالبہ کیا لیکن اس نے میری بات نہیں مانی۔ پھر میں نے اسے معاوضہ دیا جب وہ میرے قریب آئی تو میں نے اسے چھوڑ دیا اگر تو یہ بات جانتا ہے میں نے تیری رحمت کی اُمید کرتے ہوئے اور تیرے خوف سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا تو ہمیں کشادگی نصیب کر۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں تو ایک تہائی پہاڑ (یعنی پتھر) اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔

دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے میرے ماں باپ تھے میں ان کے لئے ان کے برتن میں دودھ دوھ لیا کرتا تھا جب میں ان کے پاس آیا تو وہ دونوں سوئے ہوئے تھے۔

میں کھڑا ہوا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اسے پی لیا اگر تو یہ بات جانتا ہے میں نے ایسا تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے کیا تھا تو ہم سے اس مشکل صورتحال کو دور کر دے۔

تو (مزید) ایک تہائی پتھر ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے میں نے ایک دن ایک شخص کو مزدور رکھا تھا۔ اس نے نصف دن تک میرے لیے کام کیا میں نے اسے اس کا معاوضہ دیا تو اس نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اسے وصول نہیں کیا تو میں نے اس معاوضے کے ذریعے آگے کام شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ بہت سا مال ہو گیا وہ شخص اپنا معاوضہ وصول کرنے کے لئے آیا تو میں نے کہا یہ ساری چیزیں تم لے لو اگر میں چاہتا تو میں اس وقت اس کو صرف اس کا معاوضہ دے سکتا تھا اگر تو یہ بات جانتا ہے میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا تو ہمیں کشادگی نصیب کر۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں تو وہ پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر آ گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''تو میں نے اس پر زیادہ کئے''۔ اس کا مطلب یہ ہے میں نے اس کے لئے زیادہ کیا' کیونکہ عرب اپنے محاورے میں لفظ ''علیٰ'' کو ''لہٗ'' کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

سعید بن ابوالحسن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مدینہ منورہ میں احادیث کا سماع کیا ہے کیونکہ ان کی نشوونما دہیں ہوئی تھی اور حسن ان سے احادیث کا سماع اس لئے نہیں کر سکے کیونکہ وہ بچپن میں مدینہ منورہ سے چلے گئے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَصَابَهٗ حُزْنٌ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ ذَهَابَهٗ عَنْهُ وَاِبْدَالَهٗ اِيَّاهُ فَرَحًا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جس شخص کو کوئی حزن لاحق ہو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس حزن کو اس سے دور کر دے اور اس کی جگہ اسے خوشی عطا کر دے

972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

972– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، والحديث في مسند أبي يعلى ورقة 249/2، وأخرجه أحمد 1/391 و 452، والطبراني في الكبير (10352)، والحارث ابن أبي أسامة في مسنده ص 251 من زوائده من طريق فضيل بن مرزوق

هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ، اِذَا اَصَابَهُ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ بَصَرِيْ، وَجِلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ، اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَاَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَتَعَلَّمَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ؟، قَالَ: اَجَلْ، يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَهُنَّ اَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ . (1: 104)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کسی بندے کو سخت غم یا پریشانی لاحق ہو' تو وہ یہ کلمات پڑھے۔''

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے میرے بارے میں تیرا حکم جاری ہوگا میرے بارے میں تیرا فیصلہ بالکل عدل کے مطابق ہے۔ میں تیرے ہر اسم کے وسیلے سے تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں ہر وہ اسم جو تو نے اپنی ذات کے لئے مقرر کیا ہے یا جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو اس کا علم دیا ہے۔ یا جس کے بارے میں' تو نے اپنے پاس موجود علم غیب میں ترجیحی فیصلہ دیا ہے (میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں) کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھ کا نور بنا دے اور میرے غم کی جلا بنا دے اور میرے غم کی رخصتی کا ذریعہ بنا دے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے غم کی جگہ خوشی عطا کر دیتا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے یہ بات مناسب ہے' ہم ان کلمات کا علم حاصل کر لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ ہر اس شخص کے لئے یہ بات مناسب ہے' جو ان کو سنتا ہے وہ ان کا علم حاصل کر لے۔''

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ الدُّعَاءُ عَلٰى اَعْدَائِهِ بِمَا فِيْهِ تَرْكُ حَظِّ نَفْسِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے دشمنوں کے خلاف دعا اس وقت کرے جب اس میں اس کی اپنی ذاتی خواہش کا حصہ نہ ہو

973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

973– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح إلا أن محمد بن فليح فيه كلام ينزل حديثه إلى رتبة الحسن . وأخرجه الفسوي في تاريخه 1/338، والطبراني (5694) من طرق عن ابراهيم بن المنذر الحزامي بهذا الإسناد . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 6/117، وقال. رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح. وله شاهد من حديث ابن مسعود عند أحمد 1/380 و 427، والبخاري (3477)

فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ . (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَعْنِيْ هٰذَا الدُّعَاءُ اَنَّهُ، قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا شُجَّ وَجْهُهُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي ذَنْبَهُمْ بِيْ مِنَ الشَّجِّ لِوَجْهِي، لَا اَنَّهُ دُعَاءٌ لِلْكُفَّارِ بِالْمَغْفِرَةِ، وَلَوْ دَعَا لَهُمْ بِالْمَغْفِرَةِ لَاَسْلَمُوا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَا مَحَالَةَ .

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! تو میری قوم کی مغفرت کردے کیونکہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا غزوہ اُحد کے دن مانگی تھی۔ جب آپ کا چہرہ زخمی ہوگیا تھا۔ آپ نے یہ فرمایا تھا: ''اے پروردگار! تو میری قوم کی مغفرت کردے''۔ یعنی ان کے اس گناہ کی مغفرت کردے جو انہوں نے میرے چہرے کو زخمی کیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' کفار کے لئے مغفرت کی دعا مانگی جا رہی ہے' کیونکہ اگر آپ اس وقت ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگ لیتے تو وہ لازمی طور پر اسی وقت مسلمان ہو جاتے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الْبَارِى جَلَّ وَعَلَا تَسْهِيلَ الْاُمُوْرِ عَلَيْهِ اِذَا صَعُبَتْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے خالق سے اپنے اُمور کے آسان ہونے کا سوال کرے جب وہ اس کے لئے مشکل ہوں

974 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ . (5: 12)

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! صرف وہی چیز آسان ہے' جسے تو آسان کردے اور اگر تو چاہے' تو' تو غم کو بھی آسان کرسکتا ہے۔''

974- إسناده صحيح، وصححه الحافظ ابن حجر في أمالي الأذكار فيما نقله ابن علان 4/25، وأخرجه ابن السني (353) من طريق محمد بن هارون بن المُجدر .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْجَالِ الْمَرْءِ اِجَابَةَ دُعَائِهٖ اِذَا دَعَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب آدمی دعا مانگتا ہے تو اس کی قبولیت کا اثر جلدی ظاہر ہونے کا طلب گار رہو

975 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِیْ. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے ہر شخص کی دعا مستجاب ہوتی رہتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہیں کہتا کہ میں نے دعا مانگی تھی لیکن وہ قبول نہیں ہوئی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِجَابَةَ دُعَاءِ الدَّاعِی مَا لَمْ يُعَجِّلْ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِذَا دَعَا بِمَا لِلّٰهِ فِيْهِ طَاعَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دعا مانگنے والی کی دعا مستجاب ہوتی ہے

جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ کوئی ایسی دعا مانگتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہو

976 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ، اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ

975– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/213 في القرآن: باب ما جاء في ذكر الله تعالى، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/487، والبخاري (6340) في الدعوات: باب يستجاب لأحدكم ما لم يعجل، ومسلم (2735) في الذكر: باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل، وأبو داؤد (1484) في الصلاة: باب الدعاء، والترمذي (3387) في الدعوات: باب ما جاء فيمن يستعجل بدعائه، وابن ماجة (3853) في الدعاء: باب يستجاب لأحد كم ما لم يعجل، والطحاوي في مشكل الآثار 1/374، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (654) من طريق أبي اليمان، عن شعيب: عن الزهري، به، وأخرجه أحمد 2/396، ومسلم (2730) (91) من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الترمذي (3607) و (3608) في الدعوات، والطحاوي في مشكل الآثار 1/374، 375 من طرق عن أبي هريرة.

اللّٰهِ، مَا الْإِسْتِعْجَالُ؟، قَالَ: يَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَمَا اَرَاكَ تَسْتَجِيْبُ لِي، فَيَدَعُ الدُّعَاءَ.

(43:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کی دعا مسلسل مستجاب ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہیں کرتا اور جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔''

عرض کی گئی یا رسول اللہ! جلد بازی کا مظاہرہ کرنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہتا ہے، اے میرے پروردگار! میں نے دعا کی پھر میں نے دعا کی لیکن میرا خیال ہے تو نے میری دعا قبول نہیں کی۔

پھر وہ شخص دعا کرنا ترک کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ فِيْ دُعَائِهِ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنی دعا میں یہ کہے: اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دے

977 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ. فَاِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ، وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ.(43:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مدد کر! کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔ آدمی کو پورے اعتماد کے ساتھ مانگنا چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِكْثَارِ الْمَرْءِ السَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ دُوْنَ الشَّيْءِ الْيَسِيْرِ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دعا میں آسان الفاظ استعمال کرنے کی بجائے مقفع و مسجع الفاظ استعمال کرے

977– إسناده قوي، وسبق برقم (881) وتقدم تخريجه هناك. وانظر ما قبله.

978 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي السَّائِبِ قَاصِّ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: قُصَّ فِي الْجُمُعَةِ مَرَّةً، فَاِنْ اَبِيتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَثَلَاثًا، وَلَا اَلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيْثِهِمْ فَتَقْطَعُهُ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ اِنِ اسْتَمَعُوا حَدِيْثَكَ فَحَدِّثْهُمْ، وَاجْتَنِبِ السَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ، فَاِنِّي عَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ . (110:2)

❁❁ عامر شعبی، مدینہ منورہ کے واعظ ابن ابوسائب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ہفتے میں ایک مرتبہ وعظ کیا کرو اگر یہ بات نہیں مانتے' تو دو مرتبہ کرلیا کرو اور اگر یہ بھی نہیں مانتے' تو تین مرتبہ کرلیا کرو۔ میں تمہیں ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ تم لوگوں کے پاس آؤ اور وہ اپنی بات چیت میں مگن ہوں' اور پھر تم ان کی بات کو منقطع کر دو۔

ہونا یہ چاہئے کہ وہ لوگ غور سے تمہاری بات سنیں' تو تم ان کے ساتھ بات چیت کرو اور دعا مانگتے ہوئے مقفع اور مسجع الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا ہے' وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الدُّعَاءُ لِاَعْدَاءِ اللّٰهِ بِالْهِدَايَةِ اِلَى الْاِسْلَامِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لئے دعا کرے کہ انہیں اسلام کی طرف ہدایت نصیب ہو

979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ

978- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (583) عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/243، والنسائي في عمل اليوم والليلة (582) من طريق سفيان، به. وأخرجه مالك في الموطأ 1/213 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء، عن أبي الزناد، به، ومن طريق مالك أخرجه البخاري (6339) في الدعوات: باب ليعزم المسألة، والترمذي (3497) في الدعوات. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/199، ومن طريقه ابن ماجة (3854) في الدعاء: باب لا يقول الرجل اللّٰهم اغفر لي إن شئت، عن عبد الله بن إدريس، عن ابن عجلان، عن أبي الزناد، به. وأخرجه البخاري (7477) في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، والبغوي في شرح السنة (1391) و (1392)، من طريق عبد الرزاق، عن معمر عن همام، عن أبي هريرة، به. وأخرجه مسلم (2678) (9) في الذكر: باب العزم بالدعاء، من طريق أنس بن عياض، عن الحارث، عن عطاء بن ميناء، عن أبي هريرة به. وفي الباب عن أنس بن مالك عند ابن أبي شيبة، 10/198، والبخاري (6338) في الدعوات، و (7464) في التوحيد، وفي الأدب المفرد (608)، ومسلم (2678) (7) في الذكر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (584) وعن أبي سعيد موقوفاً عند ابن أبي شيبة 10/200، وانظر الحديث المتقدم برقم (896).

اللّٰهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَاَبَتْ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ. (12:5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوس قبیلے کے افراد نافرمانی کر رہے ہیں اور (اسلام قبول کرنے کی) بات نہیں مان رہے۔ آپ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو دوس قبیلے کو ہدایت عطا کر اور انہیں اسلام کے دامن میں لے آ۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اعرج کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابوزناد نامی راوی منفرد ہے

980 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ بُدَيْلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ دَوْسًا، فَقَالَ: اِنَّهُمْ - فَذَكَرَ رِجَالَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، هَلَكَتْ دَوْسٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا. (12:5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دوس قبیلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا: یہ لوگ پھر اس نے ان کے مردوں اور خواتین کا ذکر کیا کہ (وہ مسلمان نہیں ہو رہے)

979- ابن أبي السائب: قاص المدينة، لم أقف له على ترجمة، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/217 عن إسماعيل بن إبراهيم عن داؤد، عن الشعبي، قال: قالت عائشة لابن أبي السائب، قاص أهل المدينة .. وهذا إسناد صحيح، فإن الشعبي روى عَنْ عَآئِشَةَ وسمع منها. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/191، وقال. رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، ورواه أبو يعلى بنحوه. وأورده ابن الجوزي في القصاص والمذكرين ص 362 مختصراً.

980- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو عروبة: هو الحافظ الإمام محدث حران الحسين بن محمد بن أبي معشر مردود السلمي الحراني المتوفى سنة 318 هـ، تذكرة الحفاظ 2/774، ومحمد بن معمر هو ابن ربعي القيسي، وأبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وسفيان هو الثوري. وأخرجه البخاري (4392) في المغازي. باب قصة دوس والطفيل بن عمرو الدوسي، عن أبي نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/243 و 448 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2524) في فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم عن يحيى بن يحيى، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/502 عن يَزِيْدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أبي هريرة. (2) إسناده جيد، مسلم بن بديل روى عنه جمع، ووثقه المؤلف، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وانظر الحديث المتقدم.

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے' تو وہ شخص بولا: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور بے شک ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

رب کعبہ کی قسم! دوس ہلاکت کا شکار ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور دعا کی۔

''اے اللہ! دوس قبیلے کو ہدایت عطا کر۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتْرُكَ الْاِسْتِغْفَارَ لِقَرَابَتِهِ الْمُشْرِكِيْنَ اَصْلًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے مشرک رشتہ داروں کے لئے دعائے مغفرت کو سرے سے ترک کر دے

981 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الْمَقَابِرِ، فَاَمَرَنَا فَجَلَسْنَا، ثُمَّ تَخَطَّى الْقُبُوْرَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَبْرٍ مِنْهَا فَجَلَسَ اِلَيْهِ، فَنَاجَاهُ طَوِيْلًا، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكِيًا، فَبَكَيْنَا لِبُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَتَلَقَّاهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَا الَّذِيْ اَبْكَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَدْ اَبْكَيْتَنَا وَاَفْزَعْتَنَا؟ فَاَخَذَ بِيَدِ عُمَرَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَفْزَعَكُمْ بُكَائِيْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ: اِنَّ الْقَبْرَ الَّذِيْ رَاَيْتُمُوْنِيْ اُنَاجِيْ قَبْرُ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّي الْاِسْتِغْفَارَ لَهَا، فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ، فَنَزَلَ عَلَيَّ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ) (التوبة: 113)، فَاَخَذَنِيْ مَا يَاْخُذُ الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ مِنَ الرِّقَّةِ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَبْكَانِيْ، اَلَا وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُرَغِّبُ فِي الْاٰخِرَةِ. (5: 5)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے ہم بھی آپ کے ساتھ آئے جب ہم قبرستان پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم لوگ بیٹھ گئے پھر نبی اکرم ﷺ قبروں کو پھلانگتے ہوئے' ان میں سے ایک قبر پر تشریف لے گئے آپ اس کے پاس بیٹھ گئے وہاں آپ نے طویل مناجات کی۔

981– إسناده ضعيف، ابن جريج: مدلس وقد عنعن، وأيوب بن هانىء: فيه لين، وأخرجه الواحدي في أسباب النزول ص 178، والحاكم 2/336 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد وصححه الحاكم، فتعقبه الذهبي بقوله: أيوب ضعفه ابن معين وقوله: كنت نهيتكم عن زيارة القبور ... اخرجه ابن ماجة (1571) في الجنائز: باب ما جاء في زيارة القبور، والبيهقي 4/76،

نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے' تو آپ رو رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے۔

نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں۔ آپ نے ہمیں بھی رلا دیا ہے اور ہمیں گریہ وزاری کا شکار کر دیا ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا تم لوگ میرے رونے کی وجہ سے گھبرا گئے ہو ہم نے عرض کی: جی ہاں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ قبر جسے تم نے دیکھا ہے' میں وہاں مناجات کر رہا تھا وہ (میری والدہ) آمنہ بنت وہب کی قبر تھی میں نے اپنے پروردگار سے ان کے لئے استغفار کا سوال کیا' تو مجھے اجازت نہیں دی مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''نبی اور اہل ایمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے' وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔''

تو مجھ پر وہی کیفیت طاری ہو گئی' جو کسی بچے کی اپنی ماں کے لئے رقت ہوتی ہے۔

اسی بات نے مجھے رلا دیا۔

خبردار! میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی طرف راغب کرتی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْاِقْتِصَارِ عَلٰى حَمْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِمَا مَنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْهِدَايَةِ، وَتَرْكِ التَّكَلُّفِ فِيْ سُؤَالِ تِلْكَ الْحَالَةِ لِمَنْ خُذِلَ وَحُرِمَ التَّوْفِيْقَ وَالرَّشَادَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت نصیب کر کے اس پر جو احسان کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے پر اکتفاء کرے

اور یہ حالت (یعنی ہدایت) اس شخص کے لئے مانگنے میں تکلف (یعنی اہتمام) کو ترک کر دے جو شخص رسوا ہوا اور توفیق و ہدایت سے محروم ہو

982 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

982–وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة في المصنف 3/343، ومن طريقه أخرجه مسلم (976) (108) في الجنائز: باب استئذان النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ربه عز وجل في زيارة قبر أمه، وابن ماجة (1572) في الجنائز، والبيهقي في السنن 4/76، وأخرجه ابن داؤد (3234) في الجنائز: باب في زيارة القبور، عن محمد بن سليمان الأنباري، والنسائي 4/90 عن قتيبة بن سعيد. وفي الباب عن بريدة عند ابن أبي شيبة 3/343، وأحمد 5/355 و 356، وابن عباس عند الطبراني (12049). ورخصة زيارة القبور وردت من حديث أنس عند ابن أبي شيبة 3/343، وأحمد 3/250، والبيهقي 4/77، وأبي سعيد الخدري عند البيهقي 4/77، وعلي عند ابن أبي شيبة 3/343.

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا حَضَرَ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمِّ، قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ: يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟، قَالَ: فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ) (التوبة: 113)، وَاُنْزِلَتْ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ: (اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ، وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ) (القصص: 56) (5 :5)

حدیث **982**: سعید بن مسیّب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا' تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اس وقت جناب ابوطالب کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابواُمیہ بھی موجود تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے چچا جان! آپ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھ لیجئے اس کلمہ کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے لئے گواہی دوں گا۔

ابوجہل اور عبداللہ بن ابواُمیہ بولے: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ موڑ رہے ہو؟

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے سامنے مسلسل یہی پیشکش کرتے رہے اور یہی بات دہراتے رہے' یہاں تک کہ جناب ابوطالب نے ان لوگوں کے ساتھ جو آخری بات کی وہ یہ تھی۔

کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے سے انکار کر دیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں آپ کے لئے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتا رہوں گا' جب تک مجھے اس سے منع نہیں کر دیا جاتا۔''

تو یہ آیت نازل ہوئی:

''نبی اور اہل ایمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے' وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ ان کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں اس کے بعد کہ ان لوگوں کے سامنے یہ بات واضح ہو چکی ہو کہ وہ لوگ جہنمی ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) یہ آیت جناب ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''بے شک تم اسے ہدایت نہیں دیتے' جسے تم پسند کرتے ہو' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔ وہ ہدایت پانے والوں کے بارے میں زیادہ جانتا ہے۔''

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْوَطْأِ لَمْ يَضُرَّ الشَّيْطَانُ وَلَدَهُ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی صحبت کرتے وقت اسے پڑھ لے گا تو شیطان اس کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچائے گا

983 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَا اِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنَّهُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ رُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ . (2:1)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں یہ عمل کرنے لگا ہوں) اے اللہ! تو شیطان کو ہم سے دور رکھنا اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھنا' جو تو ہمیں رزق (یعنی اولاد عطا کرے گا)''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:)

پھر اگر انہیں اولاد عطا کر دی جائے' تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا زَارَ قَوْمًا اَنْ يَدْعُوَ لِلْمَزُوْرِ عِنْدَ انْصِرَافِهِ عَنْهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب وہ کسی کو ملنے کے لئے جائے' تو وہاں سے واپس آتے وقت ان لوگوں کے لئے دعا کرے جن سے ملنے گیا تھا

983– إسناده صحيح، على شرط مسلم، يونس: هو ابن يزيد بن أبي النجاد الأيلي، وأخرجه مسلم (24) في الإيمان: باب الدليل على صحة إسلام من حضره الموت ما لم يشرع في النزع، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري في التفسير 11/41، و 20/92 عن أحمد بن عبد الرحمن بن وهب، عن عبد الله بن وهب، به. وأخرجه أحمد 5/433، والبخاري (1360) في الجنائز: باب إذا قال المشرك عند الموت: لا إله إلا الله، و (3884) في مناقب الأنصار: باب قصة أبي طالب، و (4675) في التفسير. باب (ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين)، و (4772) باب (إنك لا تهدي من أحببت) و (6681) في الأيمان والنذور: باب إذا قال: والله لا أتكلم اليوم فصلى، ومسلم (24) (40) في الإيمان، والنسائي 4/9 في الجنائز: باب النهي عن الاستغفار للمشركين، والطبري 11/42 و 20/92، والواحدي في أسباب النزول ص 187، والبيهقي في الأسماء والصفات، ص 97، 98، من طرق عن ابن شهاب الزهري، به.

984 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعِيْنُهُ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ، فَقَالَ: اٰتِيْكُمْ، فَقُلْتُ لِلْمَرْاَةِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنَا، فَاِيَّاكِ اَنْ تُكَلِّمِيْهِ اَوْ تُؤْذِيْهِ، قَالَ: فَاَتٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَبَحْتُ لَهُ دَاجِنًا كَانَ لَنَا، قَالَ: يَا جَابِرُ كَاَنَّكَ عَلِمْتَ حُبَّنَا اللَّحْمَ؟، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَتْ لَهُ الْمَرْاَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي، قَالَ: فَفَعَلَ، فَقَالَ لَهَا: اَلَمْ اَقُلْ لَكِ؟ فَقَالَتْ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ بَيْتِيْ وَيَخْرُجُ وَلَا يُصَلِّي عَلَيْنَا؟ .(5: 12)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں آپ سے مدد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ قرض جو میرے والد کے ذمے لازم تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے ہاں آؤں گا' میں نے اپنی بیوی سے کہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں آئیں گے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بات چیت کرنے یا آپ کو کوئی اذیت پہنچانے سے بچنے کی کوشش کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ کے لئے اپنے گھر میں موجود ایک بکری ذبح کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! لگتا ہے تمہیں پتہ ہے' مجھے گوشت بہت پسند ہے پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جانے لگے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے کہا: کیا میں نے تمہیں انہیں تھا کہ تم (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ کہنا)

تو وہ عورت بولی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائیں اور پھر ہمارے لئے دعائے رحمت کیے بغیر واپس چلے جائیں؟

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّدْعُوَ الْمَرْءُ لِنَفْسِهٖ، وَيُعْقِبَ دُعَاءَهٗ بِسُؤَالِ اللّٰهِ مَنْعَ ذٰلِكَ غَيْرَهٗ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنے لئے کوئی دعا مانگے اور پھر اس دعا کے بعد یہ سوال کرے

984- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخارى (3271) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، عن موسى ابن اسماعيل، والطبراني في الكبير (12195) عن حفص بن عمر الحوضي، كلاهما عن همام، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 10/394، وأحمد 1/217 و 220 و 243 و 283 و286، والبخارى (141) في الوضوء : باب التسمية على كل حال وعند الوقاع، و (3283) في بدء الخلق، و (5165) في النكاح: باب ما يقول الرجل إذا أتى اهله، و (6388) في الدعوات، و (7396) في التوحيد: باب السؤال بأسماء الله تعالى، ومسلم (1434) في النكاح: باب ما يستحب أن يقوله عند الجماع، وأبو داؤد (2161 في النكاح، والترمذى (1092) في النكاح، والنسائي في عمل اليوم والليلة (266) ، وفي عشرة النساء في الكبرى كما في التحفة 5/204، وابن ماجة (1919) في النكاح، والبغوى في شرح السنة (1330) من طرق عن منصور، به.وأخرجه البخارى (3283) والنسائي في عمل اليوم والليلة (270) من طريق الأعمش، عن سالم بن أبي الجعد، به.

کہ اللہ تعالیٰ وہ چیز کسی دوسرے کو عطا نہ کرے

985 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَهُوَ جَالِسٌ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَّلَا تَغْفِرْ لِاَحَدٍ مَعَنَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ، قَالَ: لَقَدِ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا ، ثُمَّ وَلَّى الْاَعْرَابِيُّ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَّجَ لِيَبُوْلَ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ اَنْ فَقِهَ فِي الْاِسْلَامِ: فَقَامَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُؤَنِّبْنِيْ، وَلَمْ يَسُبَّنِيْ، وَقَالَ: اِنَّمَا بُنِيَ هٰذَا الْمَسْجِدُ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ، وَاِنَّهُ لَا يُبَالُ فِيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَّاءٍ فَاَفْرَغَهُ عَلَيْهِ .(2: 82)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت تشریف فرما تھے وہ بولا: اے اللہ! تو میری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کردے اور تو ہمارے ساتھ کسی اور کی مغفرت نہ کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کردیا ہے۔

پھر وہ دیہاتی مڑ کے واپس چلا گیا وہ مسجد کے کنارے پر پہنچا' تو وہ پیشاب کرنے کے ارادہ سے رکا

وہ دیہاتی مسلمان ہوجانے کے بعد یہ بات بیان کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کے میرے پاس آئے، آپ نے مجھے ڈانٹا نہیں آپ نے صرف یہ فرمایا: یہ مسجد اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور نماز ادا کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول منگوایا اور وہ اس پر بہادیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّدْعُوَ الْمَرْءُ لِنَفْسِهِ بِالْخَيْرِ وَحْدَهٗ دُوْنَ اَنْ يَّقْرِنَ بِهٖ غَيْرَهٗ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی صرف اپنے لئے بھلائی کی دعا مانگے اور اس بھلائی میں اپنے ساتھ دوسرے کو شامل نہ کرے

985- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا نبيح، وهو ابن عبد الله العَنَزي الكوفي وثقه أبو زرعة والعجلي والمؤلف، وصحح حديثه الترمذي وابن خزيمة والحاكم، وقد تقدم من طريق سفيان بهذا الإسناد برقم (916) ، ومن طريق أبي عوانة عن الأسود بن قيس به برقم (918) ، وتقدم تخريجه هناك .(2) إسناده حسن، رجاله رجال مسلم إلا أن محمد بن عمرو صدوق له أوهام، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/193، ومن طريقه ابن ماجة (529) في الطهارة: باب الأرض يصيبها البول كيف تغسل، عن علي بن مسهر، وأحمد 2/503 عن يزيد، كلاهما عن محمد بن عمرو . بهذا الإسناد . وسيعيده المؤلف برقم (1402) .وسيورده المؤلف برقم (987) من طريق الزهري، عن أبي سلمة، به، وبرقم (1399) من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أبي هريره، به.

986 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَّحْدَنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَجَبْتَهَا عَنْ نَاسٍ كَثِيْرٍ . (2: 88)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو صرف میری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرنا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے (اس مغفرت) کو بہت سے لوگوں سے مجوب کر دیا ہے۔ (یعنی اس کو ان تک نہیں پہنچنے دیا)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ اَلَّا يَرْحَمَ مَعَهُ غَيْرَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ بندہ پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے ہمراہ کسی دوسرے پر رحم نہ کرے

987 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا! فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ . (2: 46)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ ایک دیہاتی نے نماز کے دوران کہا: اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کرنا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا:

''تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا ہے۔''

(راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

986- حديث صحيح، رجاله ثقات، وحماد بن سلمة سمع من عطاء قبل الاختلاط وبعده. وأخرجه أحمد 2/170 و 196 و 221 عن عبد الصمد وعفان، والبخاري في الأدب المفرد (626) عن موسى بن إسماعيل وشهاب، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/150 وقال. رواه أحمد، والطبراني بنحوه، وإسنادهما حسن. وانظر الحديث قبله، والحديث بعده.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَجِبُ اَنْ يَّبْدَاَ بِنَفْسِهٖ، ثُمَّ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جب بندہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرتا ہے' تو یہ بات ضروری ہے' وہ پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر اس کے لئے کرے

988 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ، وَاِنَّهٗ، قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوْسٰى، لَوْ صَبَرَ مَعَ صَاحِبِهٖ، لَرَاَى الْعَجَبَ الْاَعَاجِيْبَ، وَلٰكِنَّهٗ، قَالَ: (اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي) (الكهف: 76)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے پہلے جن بھی انبیاء کا ذکر کرتے تھے' تو پہلے آپ اپنا ذکر کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ہم پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحمت کرے اگر وہ اپنے ساتھی (یعنی حضرت خضر علیہ السلام) کے ساتھ صبر سے کام لیتے' تو وہ خود بھی حیران کن چیزیں دیکھتے لیکن انہوں نے یہ کہا۔

''اگر میں نے آپ سے اس کے بعد کوئی سوال کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہے گا۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ كَثْرَةِ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَجَاءَ الْاِجَابَةِ لَهُمَا بِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے زیادہ دعا مانگنا مستحب ہے' کیونکہ اس بات کی اُمید کی جاسکتی ہے' کہ وہ دعا ان دونوں کے حق میں مستجاب ہوگئی

989 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي

988- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/283، والبخاري (6010) في الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، والنسائي 3/14 في السهو: باب الكلام في الصلاة، من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/239، وأبو داوُد (380) في الطهارة: باب الأرض يصيبها البول، والترمذي (147) في الطهارة: باب ما جاء في البول يصيب الأرض، والنسائي 3/14 في السهو: باب الكلام في الصلاة، بن طريق سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أبي عن هريرة. وفي الباب عن واثلة بن الأسقع عند ابن ماجه (530) في الطهارة.

الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا، قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ، وَلَكَ بِمِثْلٍ . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُلُّ مَا يَجِيءُ فِي الرِّوَايَاتِ فَهُوَ: كُرَيْزٌ، اِلَّا هٰذَا فَاِنَّهُ: كَرِيزٌ وَاُمُّ الدَّرْدَاءِ اسْمُهَا: هُجَيْمَةُ بِنْتُ حُيَيٍّ الْاَوْصَابِيَّةُ، وَاَبُو الدَّرْدَاءِ: عُوَيْمِرُ بْنُ عَامِرٍ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے' تو فرشتہ یہ کہتا ہے: تمہیں بھی اسی کی مانند ملے تمہیں بھی اسی کی مانند ملے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تمام تر روایات میں راوی کے (دادا) کا نام کریز ہے۔ (یعنی ''ک'' پر پیش اور ''ر'' پر زبر ہے) جبکہ یہاں اس کا نام کریز ہے (یعنی ک پر زبر اور ر پر زیر) نقل ہوا ہے۔ جبکہ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام ہجیمہ بنت حیی ہے' جبکہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا نام عویمر بن عامر ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے بھائی کے مال اور اولاد میں کثرت کی دعا کرے

990 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْحَاتِمٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

989- حديث صحيح غسان بن عمر بن عبيد الله العدني انفرد بتوثيقه المؤلف 9/2، ولم يرو عنه غير أبي الربيع الزهراني سليمان بن داؤد، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أبو داؤد (3984) في الحروف والقراء ات من طريق عيسى بن يونس، والطبري في التفسير 15/288 من طريق حجاج بن محمد، كلاهما عن حمزة الزيات بهذا الإسناد .وأخرجه مطولا مسلم (2380) (172) في الفضائل: باب من فضائل الخضر، من طريقين عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، به.وأخرجه بنحوه البخاري (122) و (3401) و (4725) و (4727) ، ومسلم (2380) من طرق. (2) حديث صحيح، أبو هاشم الرفاعي محمد بن يزيد العجلي: أخرج له مسلم في صحيحه، وقال ابن معين: ما أرى به بأساً، وكذا قال العجلي، وقال البرقاني: ثقة أمرني الدارقطني أن أخرج حديثه في الصحيح، وقال الحافظ في التقريب . ليس بالقوي، وقد توبع عليه، وبقية رجاله ثقات . فأخرجه مسلم (2732) (86) في الذكر: باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، عن أحمد بن عمر ابن حفص الوكيعي، عن محمد بن فضيل بن غزوان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2732) (87) ، والبيهقي في السنن 3/353 من طريق إسحاق بن إبراهيم، وأبو داؤد (1534) في الصلاة: باب الدعاء بظهر الغيب، عن رجاء بن المرجي، كلاهما عن النضر بن شميل، عن موسى بن مروان المعلم، عن طلحة بن عبد الله بن كريز، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/198 عن ابن نمير، عن فضيل بن غزوان، عن طلحة، عن أم الدَّرْدَاءِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/197 ومن طريقه مسلم (2732) (2733) عن يزيد بن هارون، والبخاري في الأدب المفرد (625) من طريق يحيى بن أبي غنية، والبغوي (1397) من طريق يعلى بن عبيد، كلهم عن عبد الملك بن أبي سليمان، عن أبي الزبير، عن صفوان بن عبد الله بن صفوان، عن أم الدرداء وأبي الدرداء ، به. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند ابن أبي شيبة 10/198، وأبي داؤد (1535) ، والترمذي (1981) ، والبخاري في الأدب المفرد (623) .

الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ، فَقَالَ: اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ، فَاِنِّيْ صَائِمٌ فَصَلّٰى صَلَاةً غَيْرَ مَكْتُوْبَةٍ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ خُوَيْصَةً، قَالَ: مَا هِيَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ: خَادِمُكَ اَنَسٌ، فَدَعَا لِيْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ، قَالَ: فَاِنِّيْ مِنْ اَكْثَرِ النَّاسِ وَلَدًا.(12:5)

قَالَ: وَاَخْبَرَتْنِيْ ابْنَتِيْ اُمَيْنَةُ اَنَّهَا دَفَنَتْ مِنْ صُلْبِيْ اِلٰى مَقْدَمِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمِئَةً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے وہ آپ کی خدمت میں کھجور اور گھی لے کر آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھی کو واپس اسی برتن میں ڈال دو اور اپنی کھجوروں کو واپس اسی برتن میں ڈال دو کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے نفل نماز ادا کی۔ آپ کی اقتداء میں ہم نے بھی نماز ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر کے افراد کو بلایا' تو سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک درخواست ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! وہ کیا انہوں نے عرض کی: آپ کا خادم انس (آپ اس کے لیے دعا کر دیں)۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے میرے حق میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا کی۔

(آپ نے دعا کی:)

''اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا کر اور اس کے لئے ان میں برکت رکھ دے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں لوگوں میں اولاد کے اعتبار سے کثرت والا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بیٹی امینہ نے یہ بات بتائی ہے' حجاج کے بصرہ کا گورنر بننے تک میری اولاد اور (اولاد کی اولاد میں سے) ایک سو بیس لوگوں کا انتقال ہو چکا تھا۔

990– إسناده صحيح، على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/108 و 188، والبخارى (1982) في الصوم: لا من زارَ قوماً فلم يفطر عندهم، من طرق عن حميد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/248، ومسلم (2481) في فضائل الصحابة: باب من فضائل ابن، من طريق عن ثابت، عن أنس .وأخرجه ابن سعد في الطبقات ، 7/19 من طريق سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن سنان بن ربيعة قال. سمعت أنس بن مالك ....وأخرجه الطبراني في الكبير (710) وأخرجه الطيالسي 2/140، والبخارى (6334) في الدعوات: باب قوله تعالى: (وصلِّ عليهم) ، و (6344) باب دعوة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لخادمه، و (6378، 6379) باب الدعاء بكثرة المال والولد مع البركه، و (6380، 6381) باب الدعاء بكثرة الولد مع البركة، ومسلم (2480) ، والترمذى (3829) في المناقب: باب مناقب لأنس، من طرق عن شعبة، عن قتادة، عن انس .وأخرجه البخارى (6378، 6379) أيضاً من طريق شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ.

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ عِنْدَ وُجُودِ الْجَدْبِ بِالْمُسْلِمِينَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب مسلمانوں کو قحط کی صورت حال لاحق ہو تو آدمی کو کیا دعا کرنی چاہئے؟

991 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ الْاَيْلِيُّ، (حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَيْلِيِّ)، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَحْطَ الْمَطَرِ، فَاَمَرَ بِالْمِنْبَرِ، فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ، قَالَ: اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ جِنَانِكُمْ، وَاحْتِبَاسَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوهُ، وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ، ثُمَّ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَاَيْنَا بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابًا، فَرَعَدَتْ وَاَبْرَقَتْ وَاَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ فِي مَسْجِدِهِ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ، فَلَمَّا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَثَقَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے بارے میں حکم دیا۔ اسے عیدگاہ میں رکھ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ ایک دن کا وعدہ کیا کہ وہ لوگ اس دن نکلیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سورج کی ٹکیہ ظاہر ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں نے اپنے باغات کے خشک ہو جانے کی اور طویل عرصے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے' تم اس سے دعا مانگو اور اس نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے' وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔''

پھر آپ نے یہ فرمایا:

''تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے: اے اللہ! تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے: اے اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو بے نیاز ہے اور ہم غریب ہیں' تو ہم پر بارشیں نازل کر اور ہم پر جو چیز تو نازل کرے گا اسے مخصوص مدت کے لئے قوت اور بلاغ بنا دے۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی بھی دیکھ لی۔
پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی پشت لوگوں کی طرف کرلی اور آپ نے اپنی چادر کو الٹالیا۔ آپ نے اس وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے نیچے اتر آئے پھر آپ نے دو رکعات نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے بادل پیدا کردیا وہ گرجا بجلی چمکی اور اللہ کے حکم سے بارش نازل ہونا شروع ہوگئی۔
نبی اکرم ﷺ ابھی مسجد (یعنی عیدگاہ) میں ہی تھے کہ نالیاں بہنے لگیں۔
جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ملاحظہ کی کہ لوگوں نے اپنے اوپر کپڑے کرلئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ مسکرادیے۔ یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔
آپ نے فرمایا:
''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يَدْعُوْ بِهِ الْمَرْءُ عِنْدَ اشْتِدَادِ الْاَمْطَارِ، وَكَثْرَةِ دَوَامِهَا بِالنَّاسِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب لوگوں پر شدید بارش ہورہی ہو اور مسلسل ہورہی ہو تو آدمی کو کیا دعا مانگنی چاہیے؟

992 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ رِجَاءَهُ الْمِنْبَرُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ لِيُغِيثَنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً وَلَا قَزَعَةً بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ، فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ تُرْسٍ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ، فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَابِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا ثُمَّ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَكُفَّهَا عَنَّا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

991- إسناده حسن، وأخرجه أبو داؤد (1173) في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/325، والبيهقي في السنن 3/349 من طريق هارون بن سعيد الأيلي، وقال أبو داؤد: إسناده جيد، وصححه الحاكم 1/328 ووافقه الذهبي على شرط الشيخين

يَـدَيْـهِ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ، قَالَ: فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الشَّمْسِ، فَسَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ؟، قَالَ: لَا اَدْرِي. (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ شخص آپ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مویشی ہلاکت کا شکار ہورہے ہیں راستے منقطع ہورہے ہیں۔

آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور دعا مانگی۔

''اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر۔ اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خدا کی قسم! ہمیں اس وقت آسمان میں بادل یا بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آرہا تھا' جو ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان ہو۔

کسی گھر اور محلے کے اوپر بادل نہیں تھا اسی دوران اس (پہاڑ) کے پیچھے کی طرف سے ڈھال کی طرح کا بادل نمودار ہوا وہ آسمان کے درمیان میں پہنچا' تو پھیلنے لگا اور پھر بارش شروع ہوگئی پھر اللہ کی قسم ہم نے چھ دن تک سورج نہیں دیکھا۔

اگلے جمعے والے دن اس دروازے سے ایک شخص اندر آیا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مال مویشی ہلاکت کا شکار ہورہے ہیں۔ راستے منقطع ہورہے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم سے بارش کو روک لے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور دعا مانگی:

992- حديث صحيح. وأخرجه مالك في الموطأ 1/198 باب ما جاء في الاستسقاء، ومن طريقه أخرجه البخاري (1016) و (1017) و (1019) في الاستسقاء، وأبو نعيم في دلائل النبوة 2/577، 578، عن شريك، به. وأخرجه البخاري (1013) و (1014) في الاستسقاء، ومسلم (897) في الاستسقاء: باب الدعاء بالاستسقاء، وأبو داؤد (1175) في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، والنسائي 3/161، 162 في السهو: باب ذكر الدعاء، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/322، والبيهقي في السنن 3/355، والبغوي في شرح السنة (1166) من طرق عن شريك، به. وأخرجه أحمد 3/256، والبخاري (933) في الجمعة، و (1018) و (1033) في الاستسقاء، ومسلم (897) (9) في الاستسقاء، والنسائي 3/166، وأبو نعيم الأصبهاني في دلائل النبوة 2/576، والبيهقي في السنن 3/354، وفي دلائل النبوة 6/139، وابن الجارود (256)، والبغوي في شرح السنة (1167) من طرق عن الأوزاعي، عن إسحاق ابن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ. وأخرجه أحمد 3/271، والبخاري (932) في الجمعة، و (1015) و (1021) و (1029) في الاستسقاء، و (3582) في المناقب: باب علامات النبوة في الاسلام، و (6093) في الأدب: باب التبسم والضحك، و (6342) في الدعوات: باب الدعاء غير مستقبل القبلة، ومسلم (798) (10) و (11) و (12) في الاستسقاء، وأبو داؤد (1174) في الصلاة، والنسائي 3/160، 161، والبيهقي في السنن 3/356 و 357، وفي دلائل النبوة 6/140 و 141 و 142، من طرق عن أنس، به.

"اے اللہ! ہمارے آس پاس (بارش) ہو ہم پر نہ ہو اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھلے میدانوں میں جنگلات میں بارش ہو۔"

راوی بیان کرتے ہیں: تو بادل چھٹ گیا اور نبی اکرم ﷺ دھوپ میں چلتے ہوئے باہر تشریف لائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا یہ پہلے والا شخص تھا؟

انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ إِذَا تَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَى النَّاسِ بِالْمَطَرِ وَرَآهُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں پر بارش کے ذریعے فضل کرے اور آدمی بارش کو دیکھے تو اسے کیا پڑھنا چاہئے؟

993 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَاَى الْمَطَرَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيًّا. (5: 12)

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب بارش دیکھتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے۔

"اے اللہ! یہ موسلا دھار ہو اور نفع دینے والی ہو۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَنِيًّا اَرَادَ بِهِ: نَافِعًا

993- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبد الرحمٰن هو: ابن حكيم بن سهم، وأخرجه أحمد 6/90 عن علي بن بحر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (917) عن علي بن خشرم، كلاهما عن عيسى بن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/90، والنسائي في عمل اليوم والليلة (918)، والبيهقي في السنن 3/361 من طريق الوليد بن مسلم، وابن ماجة (3890) في الدعاء، من طريق ابن أبي العشرين، كلاهما عن الأوزاعي، عن نافع، عن القاسم بن محمد، به. وأخرجه النسائي (919)، والبيهقي 3/361، 362 من طريقين عن الأوزاعي، عن رجل، عن نافع، عن القاسم، به. وأخرجه النسائي (920) من طريق الأوزاعي، عن محمد بن الوليد، عن نافع، عن القاسم به. وأخرجه أحمد 6/129، والبخاري (1032) في الاستسقاء: باب ما يقال إذا أمطرت، والنسائي في عمل اليوم والليلة (921)، والبيهقي في السنن 3/361 من طريق عبد الله بن المبارك، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن القاسم، به. ولفظ البخاري اللّٰهم صيباً نافعاً والصيب: هو المطر المنهمر المتدفق. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/218، من طريق أبي أسامة، والنسائي (922) من طريق يحيى، كلاهما عن عبيد الله، عن نافع، عن القاسم، عن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرسلاً. وأخرجه أحمد 6/119 من طريق علي بن إسحاق، عن عبد الله، عن نافع، وعبد الرزاق (19999) ومن طريقه أحمد 6/166، وأبو نعيم في الحلية 2/186، و 3/14، عن معمر، عن أيوب، كلاهما عن القاسم بن محمد، به. وانظر ما بعده.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "هنيا" سے مراد نفع دینے والا ہے

994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُنَيْسٍ الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْغَيْثَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا اَوْ سَيْبًا نَافِعًا. (5: 12)

مقدام بن شریح اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے' تو یہ دعا مانگتے تھے۔

"اے اللہ! یہ موسلا دھار ہو اور فائدہ دینے والی ہو۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ سُؤَالِهِمْ رَبَّهُمْ اَنْ يُّبَارِكَ لَهُمْ فِيْ رَيْعِهِمْ دُوْنَ اتِّكَالِهِمْ مِنْهُ عَلَى الْاَمْطَارِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ عام مسلمانوں پر بات لازم ہے' وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگیں کہ وہ ان کی پیداوار میں ان کیلئے برکت رکھے یہ نہیں' وہ اس کی بجائے صرف بارشوں پر اکتفاء کر لیں

995 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوْا، وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا، وَاَنْ تُمْطَرُوْا، وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا. (3: 53)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

995- أخرجه النسائي 3/164 في الاستسقاء: باب القول عند المطر، وفي اليوم والليلة كما في التحفة 11/422 من طريق محمد بن منصور، حدثنا سفيان، بهذا الإسناد وهذا إسناد صحيح. وأخرجه أحمد 6/137، 138 عن وكيع، و 6/190 عن عبد الرحمٰن، وأبو داؤد (5099) في الأدب: باب ما يقول إذا هاجت الريح، عن ابن بشار، عن عبد الرحمٰن، والنسائي في عمل اليوم والليلة (915) عن إبراهيم بن محمد التيمي القاضي، عن يحيى، والبخاري في الأدب المفرد (686) عن خلاد بن يحيى، كلهم عن سفيان، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه أحمد 1/46 عن عبدة، والبيهقي 3/362 من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن مسعر، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/218، والنسائي في عمل اليوم والليلة (914) عن قتيبة بن سعيد، وابن ماجة (3889) في الدعاء، عن أبي بكر بن أبي شيبة، كلاهما عن يزيد بن المقدام بن شريح، عن المقدام بن شريح، عن أبيه، به. وسيورده المؤلف برقم (1006) من طريق شريك عن المقدام بن شريح.

"خشک سالی یہ نہیں ہے تم پر بارش نہ ہو خشک سالی یہ ہے: تم پر بارش ہو پھر بارش ہو لیکن زمین پر کوئی سبزہ پیدا نہ ہو۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلا التَّاَلُّفَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِصْلاحَ ذَاتِ بَيْنِهِمْ

مسلمان کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ مسلمانوں کے درمیان الفت قائم کرے اور ان کے درمیان اصلاح رکھے

996 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَيُعَلِّمُنَا مَا لَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَا كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا فِي اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَاَزْوَاجِنَا، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا عَلَيْكَ، قَابِلِيْنَ بِهَا، فَاَتْمِمْهَا عَلَيْنَا. (1: 104)

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز کے دوران تشہد پڑھنے کے کلمات اسی طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

آپ ہمیں جس طرح تشہد کے کلمات سکھایا کرتے تھے اسی طرح آپ ہمیں یہ کلمات کہنا بھی سکھاتے تھے۔

"اے اللہ! تو ہمارے دلوں کے درمیان الفت پیدا کر دے اور ہمارے درمیان اصلاح کر دے اور سلامتی کے راستوں کی طرف ہماری رہنمائی کر اور تاریکیوں سے ہمیں نجات دے کر ہمیں نور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہری اور باطنی فحاشیوں سے دور کر دے۔ اے اللہ! ہماری سماعت، ہماری بصارت اور ہماری بیویوں کی حفاظت کر اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا دے اور ان پر اپنی تعریف کرنے والا بنا دے اور انہیں قبول کرنے والا بنا دے اور ان کو ہم پر مکمل کر دے۔"

996- إسناده جيد، وخالد هو: ابن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطي. وأخرجه أحمد 2/342 عن عفان، عن حماد بن سلمة و 2/358 عن يحيى بن أبي كثير، عن زهير بن محمد، ومسلم (2904) في الفتن: باب في سكنى المدينة وعمارتها قبل الساعة، عن قتيبة بن سعيد، حدثنا يعقوب بن إبراهيم، والشافعي 1/198 عمن لا يتهم، جميعهم عن سهيل ابن أبي صالح، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كَانَ فِي حَالَةٍ لَيْسَ لَهُ سُؤَالُ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا الْحُلُولَ مِنْ تِلْكَ الْحَالَةِ، لِاَنَّ هٰذَا كَلَامٌ مُحَالٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے جب کوئی شخص مخصوص حالت میں ہو' تو اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے

وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اسے اس حالت سے (دوسری حالت میں) منتقل کر دے' اس کی وجہ یہ ہے' یہ ناممکن کلام ہے

997 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً، وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ، وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرَى، فَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ قَرَاَ: (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ) الْآيَةَ (البقرة: 268). (1: 95)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک شیطان کا ایک اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا ایک اثر ہوتا ہے شیطان کا اثر یہ ہوتا ہے' وہ برائی کی طرف واپس لے کر جاتا ہے اور حق کی تکذیب کرتا ہے اور فرشتے کا اثر یہ ہوتا ہے' وہ بھلائی کی طرف واپس لے کے جاتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے' تو جو شخص اس صورتحال کو پائے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور جو شخص دوسری صورت حال کو پائے' تو وہ شیطان سے پناہ مانگے''۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''شیطان تمہارے ساتھ غربت کا وعدہ کرتا ہے''۔

998 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

997- وأخرجه أبو داؤد (969) في الصلاة: باب التشهد، من طريق تميم بن المنتصر، أخبرنا إسحاق بن يوسف، عن شريك بهذا الإسناد، وصحّحه الحاكم 1/265 على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في الكبير (10426) من طريق شريك عن جامع بن أبي راشد، عن أبي وائل، عن عبد الله، وأورده الهيثمي في المجمع 10/679، ونسبه للطبراني في الكبير والأوسط، وقال: وإسناد الكبير جيد. (2) عطاء بن السائب: اختلط، وأبو الأحوص -وهو سلامة بن سليم- سمع منه بعد الاختلاط، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الترمذي (2988) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري في التفسير 3/88، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 7/139 عن هناد بن السري، بهذا الإسناد.

مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، يَقُولُ:

(متنِ حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ، وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ، وَاذْكُرْ بِالتَّسْدِيدِ تَسْدِيدَ السَّهْمِ ، وَنَهَانِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ، وَالْمِيثَرَةِ، وَعَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى . (5: 12)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھا رہنا مانگتا ہوں۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں یا شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''تم ہدایت کے ہمراہ راستے کی ہدایت کو ذہن میں رکھو اور سیدھے رہنے کے ہمراہ تیر کے سیدھے رہنے کو ذہن میں رکھو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور میثرہ استعمال کرنے اور شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا تھا۔

998–وأخرجه الطبرى 3/88 و 89 من طريق ابن علية، وعمرو بن قيس الملائى، وحماد بن سلمة، ثلاثتهم عن عطاء ، به، موقوفاً على ابن مسعود . وأخرجه الطبرى أيضاً 3/88 من طريق عبد الرزاق. (1) إسناده صحيح. وأخرجه الطيالسى 1/257، وأحمد 1/138 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/134 و 154، ومسلم (2725) في الذكر: باب التعوذ من شر ما عمل، وأبو داوُد (4225) في الخاتم: ما جاء في خاتم الحديد، والنسائي 8/177 في الزينة: باب النهي عن الخاتم في السبابة، و 8/219 باب النهي عن الجلوس على الميائر من الأرجوان، من طرق عن عاصم بن كليب، به . ونصفه الثاني أخرجه الترمذى (1786) في اللباس: باب كراهية التختم في أصبعين، والنسائى 8/194 في الزينة: باب موضع الخاتم، وابن ماجة (3648) في اللباس: باب التختم في الابهام، والبغوى في شرح السنة (3149) من طرق عن عاصم، به.

10- بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

باب: 10 پناہ مانگنے کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاَشْيَاءِ الْاَرْبَعِ الَّتِيْ يُسْتَحَقُّ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْهَا بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ان چار اشیاء سے اللہ کی پناہ مانگی جائے جو اس بات کی مستحق ہیں کہ ان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے

999 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو اس دعا کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح انہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگی جائے

1000 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ،

فَحَادَتْ بِهٖ بَغْلَتُهٗ،

فَـإِذَا فِي الْحَائِطِ اَقْبُرٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّعْرِفُ هٰؤُلَاءِ الْاَقْبُرَ؟، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا هُمْ؟، قَالَ: مَاتُوا فِي الشِّرْكِ، قَالَ: لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا، لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ، اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (1:104)

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بنونجار کے ایک باغ میں موجود تھے۔ آپ اس وقت ایک خچر پر سوار تھے۔ وہ آپ کو لے کر چل رہا تھا۔ باغ میں کچھ قبریں موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان قبروں کے بارے میں کون جانتا ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ ان صاحب نے عرض کی: یہ شرک پر مرے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم ایک دوسرے کو (یعنی اپنے مردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کے عذاب کے حوالے سے وہ (آوازیں) سنائے جو میں نے سنی ہیں۔ بے شک اس امت کی ان کی قبروں میں آزمائش ہوگی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا:

''جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعِيذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگے' ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں

1000- إسناده صحيح، وأخرجه البغوى (1364) عن طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، وهو فى الموطأ 1/215 فى الصلاة: باب ما جاء فى الدعاء، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/242 و 258 و 298 و 311، ومسلم (590) فى المساجد: باب ما يستعاذ منه فى الصلاة، وأبو داؤد (1542) فى الصلاة: باب الإستعاذة، والترمذى (3494) فى الدعوات، والنسائى 4/102 فى الجنائز: باب التعوذ من عذاب القبر، و 8/276-277 فى الإستعاذة: باب الإستعاذة من فتنة الممات. وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد (694) وابن ماجة (3840) فى الدعاء: باب ما تعوذ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والطبرانى فى الكبير (12159) من طريق إبراهيم بن المنذر، عن بكر بن سليم، عن حميد الخراط، عن كريب، عن ابن عباس وقال البوصيرى فى مصباح الزجاجة ورقة 238/1: هذا إسناد حسن حميد بن زياد أبو صخر الخراط وبكر بن سليم الصواف، مختلف فيهما، وأصله فى الصحيحين من حديث عائشة.

1001 - سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانَ بِالرَّقَّةِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ عِيَاضٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ عُقْبَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ (خَالِدِ بْنِ) سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا . (5: 12)

موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ اُمّ خالد رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

(وہ بیان کرتی ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

(موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں) میں نے اس خاتون کے علاوہ اور کسی کو یہ بیان کرتے ہوئے نہیں سنا کہ "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے"۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ فِي التَّعَوُّذِ اَنْ يَقْرِنَهَا اِلٰى مَا ذَكَرْنَا قَبْلُ

ان خصائل کا تذکرہ جن کے بارے میں یہ بات مستحب ہے وہ پناہ مانگتے ہوئے انہیں اس چیز کے ساتھ ملا دے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

1002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ (اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِيْ) إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَبِي الْحَجَّاجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا صَلَّى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا اَوِ اثْنَتَيْنِ اِلَّا سَمِعْتُهُ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَسُوْءِ

1001- إسناده صحيح، وخالد: هو ابن عبد الله الواسطي، وأبو نضرة اسمه: المنذر بن مالك. وأخرجه أحمد 5/190، والبغوي في شرح السنة (1361) من طريق يزيد بن هارون، وابنُ أبي شيبة 10/185، وعن طريقه مسلم (2867) في الجنة: باب عرض مقعد الميت في الجنة والنار، عن ابن علية. وأخرجه الطبراني في الكبير (4785) من طريق عفان بن مسلم، عن وهيب بن خَالِدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عن أبي سعيد، عن زيد بن ثابت.

1002- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق (6743)، والحميدي (336)، وابنُ أبي شيبة 10/193، وأحمد 6/364 و365، والبخاري (1376) في الجنائز: باب التعوذ من عذاب القبر، و(6364) في الدعوات: باب التعوذ من عذاب القبر، والنسائي في النعوت من الكبرى كما في التحفة 11/269 من طرق عن موسى بن عقبة، به. (2) رجاله ثقات رجال الصحيح خلا محمد بن وهب بن أبي كريمة، وهو صدوق، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن يزيد أو ابن أبي يزيد الحراني، وأبو إسحاق: هو السبيعي، وسيورده المؤلف برقمي (1018) و(1019) من طريقين آخرين عن أبي هريرة، بنحوه. وفي الباب عن عمر سيأتي برقم (1024).

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . (12:5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی چار یا دو رکعات ادا کیں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' سینے کی آزمائش' بری زندگی اور (بری) موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ الَّذِیْ يُطْغِي وَالذُّلِّ الَّذِیْ يُفْسِدُ الدِّيْنَ

ایسا فقر جو سرکش کر دے اور ایسی ذلت جو دین کو خراب کر دے ان سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ، وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ . (104:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فقر' ذلت' یہ کہ تم ظلم کرو یا تم پر ظلم کیا جائے' ان (سب سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

بزدلی اور کنجوسی سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1004 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

1004- حديث صحيح، جعفر بن عياض لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف 4/105، ولم يَرْوِ عنه سوى إسحاق بن عبد الله، وباقي رجاله ثقات، وقد صرح الوليد بالسماع، وأخرجه النسائي 8/261 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الذلة، وباب الاستعاذة من القلة، و8/262 باب الاستعاذة من الفقر، وابن ماجة (3842) في الدعاء: باب ما تعوذ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/531، ووافقه الذهبي. وله طريق آخر يتقوى به، إسناده صحيح، سيأتي برقم (1030) ويخرج هناك.

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ . (1:104)

۞۞ مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان کلمات کی اس طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح کتابت کی تعلیم دی جاتی ہے۔

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے رذیل ترین عمر کی طرف لوٹایا جائے اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الشَّيْطَانِ عِنْدَ نَهِيقِ الْحَمِيرِ

گدھے کے رینکنے کے وقت شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1005 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدِ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَمِعْتُمْ اَصْوَاتَ الدِّيَكَةِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا، فَاسْاَلُوْا اللّٰهَ، وَارْغَبُوْا اِلَيْهِ، وَاِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا، فَاسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا رَاَتْ . (1:104)

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اس نے کسی فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ سے مانگو اس کی طرف رغبت کرو اور جب تم گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو اس نے کسی شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔ (اس موقع پر) تم اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جسے اس نے دیکھا ہے (یعنی شیطان)''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ شَرِّ الرِّيَاحِ اِذَا هَبَّتْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب ہوا چلے تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے

1005– إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/188، والبخاري (6390) في الدعوات: باب التعوذ من فتنة الدنيا، من طريق عبيدة بن حميد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/183 و 186، والبخاري (6365) في الدعوات: باب التعوذ من القبر، و (6370) باب التعوذ من البخل، والنسائي 8/256 و 266 و 271 في الاستعاذة، وفي عمل اليوم والليلة (131) من طرق عن شعبة، عن عبد الملك بن عمير، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/189، والبخاري (6374) في الدعوات، من طريق حسن بن علي، عن زائدة، عن عبد المٰلك بن عمر، به .وأخرجه البخاري (2822) في الجهاد: باب ما يتعوذ من الجبن، عن موسى بن إسماعيل، والنسائي في عمل اليوم والليلة (132) عن يحيى بن محمد، عن حبان بن هلال، كلاهما عن أبي عوانة، عن عبد الملك بن عمر، عن عمرو بن ميمون، عن سعد. قال عبد الملك في آخره: فحدثت به مصعباً فصدقه .وأخرجه الترمذي (3567) في الدعوات: باب في دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتعوذه دبر كل صلاة عن عبد الله بن عبد الرحمن، عن زكريا بن عدي، والنسائي 8/266 في الاستعاذة، عن هلال بن العلاء، عن أبيه.وسيورده المؤلف برقم (1011) من طريق زيد بن أبي أنيسة، عن عبد الملك بن عمير: عن مصعب، به.

1006 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى فِي السَّمَاءِ غُبَارًا اَوْ رِيحًا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ، فَاِذَا اَمْطَرَتْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا . (5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان میں غبار (یعنی آندھی) یا ہوا دیکھتے تھے تو اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے (لیکن) جب بارش ہو جاتی تو آپ یہ کہتے:

''اے اللہ! یہ موسلا دھار اور فائدہ دینے والی ہو''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الرِّيَاحِ اِذَا هَبَّتْ

جب ہوا چلے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1007 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ، قَالَ:

1006- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيحين، والمقرىء: هو عبد الله بن يزيد العدوى أبو عبد الرحمٰن، وأخرجه أحمد 2/321، وابن السني في عمل اليوم الليلة عن 124، من طريق المقرىء، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (943) عن وهب بن بيان، عن ابن وهب، عن سعيد بن أبي أيوب والليث بن سعد، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 10/420، والبخاري (3303) في بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ومسلم (2729) في الذكر والدعاء :باب استحباب الدعاء عند صياح الديك، وأبو داؤد (5102) في الأدب: باب ما جاء في الديك والبهائم، والترمذي (3459) في الدعوات: باب ما يقول إذا سمع نهيق الحمار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (944)، كلهم عن قتيبة بن سعيد، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ ربيعة، به.وأخرجه أحمد 2/306 عن هاشم، و 364 عن شعيب بن حرب، والبخاري في الأدب المفرد (1236) عن عبد الله بن صالح، والبغوي في شرح السنة (1334) من طريق سعيد بن أبي مريم، كلهم عن الليث بن سعد، عن جعفر بن ربيعة، به.

1007- حديث صحيح، إسناده ضعيف، يحيى بن طلحة اليربوعي: لين الحديث، وشريك: هو ابن عبد الله القاضي سيىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 6/222 من طريق حجاج، عن شريك بهذا الإسناد . وله طريق اخر عند الإمام أحمد 6/190 عن عبد الرحمٰن .وأخرجه الشافعي 1/201 عمن لا يتهم، عن المقدام، به.وأورده المؤلف برقم (994) من طريق سفيان، عن مسعر، عن المقدام، به، وبرقم (993) من طريق الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عن عائشة . وتقدم تخريجهما هناك .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/216، ومن طريقه ابن ماجة (3727) في الأدب: باب النهي عن سب الريح، وأحمد 2/250 و 436، 437، والبخاري في الأدب المفرد (720) كلهم عن يحيى القطان، وأحمد 2/409 عن محمد بن مصعب، والنسائي في عمل اليوم والليلة (932) عن حميد بن مسعدة، عن سفيان بن حبيب، والحاكم 4/285 من طريق شريك بن بكر، جميعهم عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.وأخرجه الشافعي 1/200، وأحمد 2/268 و 518، وأبو داؤد (5097) في الأدب: باب ما يقول إذا هاجت الريح، والبخاري في الأدب المفرد (906)، والنسائي في عمل اليوم والليلة (931) من طرق عن الزهري، به.وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (929) من طريق الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة . وقوله من روح الله بفتح الراء وسكون الواو، أي: من رحمته بعباده.

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَابِتٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَاْتِيْ بِالرَّحْمَةِ، وَتَاْتِيْ بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوْا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيْذُوْا مِنْ شَرِّهَا. (104:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہوا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے' یہ رحمت بھی لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لے کر آتی ہے' تو تم اسے برے نہ کہو' تم اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگو''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ اشْتِدَادِ الرِّيَاحِ اِذَا هَبَّتْ

اس بات کا تذکرہ کہ جب تیز ہوا چل رہی ہو' تو آدمی کو کیا پڑھنا چاہیے؟

1008 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: (حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ) ، حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

كَانَ اِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيْحُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جب تیز ہوا چلتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے (یعنی یہ دعا کرتے تھے)

''اے اللہ! یہ (بارش یا بادلوں کے ہمراہ) بوجھل ہو' بانجھ نہ ہو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْكَسَلِ فِي الطَّاعَاتِ وَالْهَرَمِ الْقَاطِعِ عَنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے' طاعات میں کاہلی سے اور طاعات کو ختم کر

1008- في الأدب المفرد . لاقحاً، وفي التنزيل (وأرسلنا الرياح لواقح) . قال ابن السكيت: لواقح جمع لاقح، قال الأزهري: ومعنى قوله. (وأرسلنا الرياح لواقح) أي: حوامل، جعل الريح لاقحاً، لأنها تحمل الماء والسحاب، وتقلبه وتصرفه، ثم تمريه فتستدر، أي: تنزله .(2) إسناده قوي على شرط البخاري، والمغيرة بن عبد الرحمٰن هو: ابن الحارث بن عبد الله بن عياش المخزومي أبو هاشم المدني. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (718) عن أحمد بن أبي بكر، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 4/285، ووافقه الذهبي .وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 10/135 وقال: رواه الطبراني في الكبير والأوسط، ورجاله رجال الصحيح، غير المغيرة بن عبد الرحمٰن، وهو ثقة.

دینے والے بڑھاپے سے اللہ کی پناہ مانگے

1009 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ، وَالْجُبْنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ .(5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے' کاہلی' بڑھاپے' کنجوسی' بزدلی' قبر کے عذاب اور دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1010 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ، وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ .(5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' عاجز ہو جانے' کنجوسی' دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

1009- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري (2823) في الجهاد: باب ما يتعوذ من الجبن، و (6367) في الدعوات، وفي الأدب المفرد (671) ، وأبو داؤد (1540) في الصلاة: باب في الإستعاذة، كلاهما عن مسدد، عن معتمر، عن أبيه سليمان التيمي، عن أنس. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة (1356) .وأخرجه أحمد 3/113 و 117، ومسلم (2706) (50) و (51) في الذكر والدعاء : باب التعوذ من العجز والكسل، من طرق عن سليمان التيمي، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/122 و 159 و 220 و 226 و 240، والبخاري (6369) في الدعوات، ومن طريقه البغوي في شرح السنة (1355) ، وفي الأدب المفرد (672) ، والنسائي 8/258 و 265 و 274 في الإستعاذة، من طرق عن عمرو بن أبي عمرو، عن أنس .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/190، وأحمد 3/208 و 214 و 231، والنسائي 8/260 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الكسل، من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، عن أنس .وأخرجه البخاري (4707) في التفسير . باب (ومنكم من يرد إلى أرذل العمر) ومسلم (2706) (52) في الذكر والدعاء ، من طريقين عن هارون الأعور، عن شعيب بن الحبحاب، عن أنس .وأخرجه البخاري (6371) في الدعوات، عن أبي معمر، عن عبد الوارث، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ.وسيورده المؤلف بعده من طريق حميد، عن أنس.

ذِكْرُ وَصْفِ الْهَرَمِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْهُ

اس بڑھاپے کی صفت کا تذکرہ جس کے حوالے سے یہ بات مستحب ہے' آدمی اس سے اللہ کی پناہ مانگے

1011 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَبَغْيِ الرِّجَالِ. (5: 12)

مصعب بن سعد اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے رذیل ترین عمر کی طرف لوٹا دیا جائے۔ میں کنجوسی اور بزدلی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' میں سینے کی آزمائش اور لوگوں کی سرکشی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُعَوِّذُ الْمَرْءُ بِهِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ عِنْدَ شَيْءٍ يَخَافُ عَلَيْهِمْ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کن الفاظ کے ذریعے اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دم کرے؟ جبکہ کوئی ایسی صورتحال ہو' جس میں ان کے حوالے سے اندیشہ ہو

1012 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا: اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ، ثُمَّ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِبْرَاهِيمُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُعَوِّذُ

1011- إسناده صحيح عن شرط مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/191 و 194، وأحمد 3/201 و 205 و 235 و 264، والنسائي 8/260 و 271 في الاستعاذة، من طرق عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1012- إسناده صحيح، محمد بن وهب بن أبي كريمة أبو المعافى الحراني، قال النسائي . لا بأس به، وانفرد بإخراج حديثه من بين الستة، وأورده المؤلف في الثقات 9/105، وقال: مات بكفر جديا قرية بحران سنة ثلاث وأربعين ومئتين، وباقي رجال الاسناد على شرط الصحيح وأبو عبد الرحيم. اسمه خالد بن يزيد، ويقال: ابن أبي يزيد، وهو المشهور . وقد تقدم برقم (1004) . (

2) إسناده صحيح، وانظر الحديث الذي بعده.

بِهٖ ابْنَيْهِ اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ . (5: 12)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

''میں ہر شیطان' تکلیف دہ چیز اور لگنے والی نظر (کے شر سے) تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دو صاحبزادوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو یہی (کلمات پڑھ کر) دم کیا کرتے تھے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو منہال بن عمرو سے نقل کرنے میں زید بن ابوانیسہ نامی راوی منفرد ہے

1013 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا: اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ، وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اَبُوْكُمَا يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ . (5: 12)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت

1013– إسناده صحيح، على شرط البخاري، وأخرجه في صحيحه (3371) في الأنبياء، وأبو داؤد (4737) في السنة: باب في القرآن، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (1007) عن محمد بن قدامة، عن جرير، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 7/48 في الطب و 10/315 في الدعاء عن يعلى بن عبيد، وأحمد 1/236 عن يزيد بن هارون، و 1/270 عن عبد الرزاق، والترمذي (2060) في الطب، عن محمود بن غيلان، عن عبد الرزاق ويعلى، وعن الحسن بن علي الخلال، عن يزيد بن هارون وعبد الرزاق، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1006)، عن محمد بن بشار، عن يزيد وأبي عامر، وابن ماجة (3525) في الطب: باب ما عَوَّذ به النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وما عُوِّذ به، عن محمد بن سليمان البغدادي، عن وكيع، وعن أبي بكر بن خلاد الباهلي، عن أبي عامر، كلهم عن سفيان، عن منصور، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 7/49 و 10/395 عن عبيدة بن حميد، عن منصور، به.

امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

''میں ہر شیطان' تکلیف دہ چیز اور لگنے والی نظر (کے شر سے بچانے کیلئے) تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دے رہا ہوں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:

''تمہارے جدامجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ سُؤَالَ رَبِّهٖ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَتَعَوُّذَهٗ بِهٖ مِنَ النَّارِ فِيْ اَيَّامِهٖ وَلَيَالِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ دن رات اپنے پروردگار سے جنت میں داخلے کا سوال کرے اور جہنم سے اس کی پناہ مانگے

1014 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ ،، قَالَ بُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا سَاَلَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَلَا اسْتَجَارَ مُسْلِمٌ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ. (2:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے' اور جو مسلمان شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! تو اسے پناہ عطا کر دے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا تَنْفَعُ وَمِنَ النَّفْسِ الَّتِيْ لَا تَشْبَعُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ ہر ایسی دعا سے اللہ کی پناہ مانگے جو فائدہ نہ دے اور ایسے نفس سے اللہ کی پناہ مانگے جو سیر نہ ہو

1015 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ . (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے)

''اے اللہ! میں ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سیر نہ ہو اور ایسی نماز سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور میں ایسی دعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سنی نہ جائے اور میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو خشوع والا نہ ہو''۔

ذِكْرُ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِهٖ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو فیصلے کی خرابی (یعنی تقدیر کے فیصلے کے نتیجے میں سامنے آنے والی خرابی) اور دشمن کی شماتت سے پناہ مانگنی چاہئے

1016 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، وَاَبُوْ

1015– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح ما خلا بريد بن أبي مريم، وهو ثقة، وأخرجه أحمد 3/141 و 155 و 262، والبغوي في شرح السنة (1365) من طرق عن يوب بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/421 عن محمد بن فضيل، عن يونس بن عمرو، عن بُريد، به. وسيورده المؤلف برقم (1034) من طريق أبي اسحاق، عن بريد، ويرد تخريجه من طريقه هناك.

1016– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داؤد (1549) في الصلاة: باب في الاستعاذة، عن محمد بن المتوكل، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد، ولفظه اللّٰهم إني أعوذ بك من صلاة لا تنفع . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/187، 188، وأحمد 3/255 عن حسن بن موسى، وأحمد 3/192 عن بهز وأبي كامل، والطيالسي 1/258، كلهم عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، به، ولفظه: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، ودعاء لا يسمع. وأخرجه أحمد 3/283 عن عفان، والنسائي 8/263، 264 في الإستعاذة: باب الاستعاذة من الشقاق والنفاق وسوء الأخلاق، عن قتيبة، كلاهما عن خلف بن خليفة، عن حفص بن عمر، عن انس، به، ولفظه: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لا ينفع، وقلب لا يخشع، ودعاء لا يسمع، ونفس لا تشبع، اَللّٰهم إني أعوذ بك من هؤلاء الأربع . وفي الباب عن أبي هريرة، وعبد الله بن عمرو ابن العاص، وزيد بن أرقم وعبد الله بن مسعود، انظر مصنف ابن أبي شيبة 10/186–195، والنسائي كتاب الاستعاذة. (2) إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (2707) في الذكر والدعاء: باب في التعوذ من سوء القضاء، عن عمرو الناقد، وأبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (972)، وأحمد 2/246، والبخاري (6616) في القدر: باب من تعوذ بالله من درك الشقاء، عن مسدد، و (6347) في الدعوات: باب التعوذ من جهد البلاء، وفي الأدب المفرد (669)، عن علي بن عبد الله، و (730) عن محمد بن سلام، والنسائي 8/269 في الاستعاذة من سوء القضاء، عن إسحاق بن إبراهيم، و 270 في الاستعاذة من درك الشقاء، عن قتيبة، وابن أبي عاصم في السنة (382) عن الشافعي، والبغوي في شرح السنة (1360) من طريق البخاري.

خَيْثَمَةَ ،، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آزمائش کی مشقت' بدبختی لاحق ہونے' برے فیصلے اور دشمنوں کی شماتت سے پناہ مانگتے تھے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ حُدُوثِ الْعَاهَاتِ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے آپ کو (جسمانی) خرابیاں لاحق ہونے سے اللہ کی پناہ مانگے

1017 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا، مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ . (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں پھلبہری' پاگل پن' کوڑھ اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ شَرِّ حَيَاتِهِ وَمَمَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی زندگی یا موت کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے

1018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ

1017- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابوداؤد (1554) في الصلاة: باب في وأخرجه ابن أبي شيبة: 10/188 عن الحسن بن موسى، وأحمد 3/192 عن بهز بن أسد وحسن بن موسى، والطيالسي (2007) ، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/270 في الإستعاذة عن محمد بن المثنى، عن الطيالسي، عن همام، عن قتادة، به. (كذا عند النسائي: عن الطيالسي، همام، والطيالسي رواه في مسنده عن حماد) .

الدَّجَّالِ (12:5)

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی اور موت کے شر قبر کے عذاب اور دجال کے شر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا الَّذِىْ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ التَّعَوُّذُ مِنْهُ الْفِتْنَةُ، وَكَذٰلِكَ الْمَمَاتُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ زندگی کا وہ شر جس سے پناہ مانگنا آدمی پر لازم ہے اس سے مراد فتنہ ہے یہی حکم موت کا ہے

1019 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . (5: 12)

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔
''اے اللہ! میں قبر کے عذاب جہنم کے عذاب زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ التَّعَوُّذِ الَّذِىْ يُعَاذُ الْاِنْسَانُ مِنْهُ مِنْ نَهْشِ الْهَوَامِّ

اس دم کا تذکرہ جس کے نتیجے میں آدمی زہریلی چیزوں کے کاٹنے سے محفوظ رہتا ہے

1020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

1018- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. محمد بن زياد هو القرشي الجمحي مولاهم، أبو الحارث المدني، روى له الجماعة، وأبو رافع: هو نفيع الصائغ المدني نزيل البصرة ثقة مشهور بكنيته. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد (657) عن موسى بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/469 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و 482 عن وكيع، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر (1002) المتقدم.

1020- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه الطيالسي 1/258، وأحمد 2/522 عن عبد الملك بن عمرو، كلاهما عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (1377) في الجنائز : باب التعوذ من عذاب القبر، عن مسلم بن إبراهيم، ومسلم (588) (131) من طريق ابن أبي عدي، كلاهما عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه عبد الرزاق (6755) ، ومسلم (588) في المساجد: باب ما يستعاذ منه في الصلاة، والنسائي 8/275 و278 في الاستعاذة من عذاب النار، وأبو عوانة 2/235 و 236، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به وصححه ابن خزيمة برقم (721) . وأخرجه النسائي 8/275 في الاستعاذة من عذاب جهنم، وشر المسيح الدجال، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي أسامة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/190، والبخاري في الأدب المفرد (648) ، والترمذي (3604) في الدعوات: باب في الاستعاذة. وأورده المؤلف من طرق أخرى برقم (1002) و (1018).

اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ، وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوْبَ حَدَّثَاهُ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّكَ. (1:104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات مجھے بچھو نے ڈنگ مار دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے:

''(اللہ تعالیٰ نے) جو بھی چیز پیدا کی ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں''۔

تو وہ (بچھو) تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَحْتَرِزُ الْمَرْءُ لِقَوْلِهٖ عِنْدَ الْمَسَاءِ مِنْ لَسْعِ الْحَيَّاتِ

اس چیز کا تذکرہ جسے شام کے وقت پڑھنے سے آدمی سانپ کے کاٹنے سے محفوظ رہتا ہے

1021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

1021- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه (2709) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من سوء القضاء، والنسائي في عمل اليوم والليلة (587) عن وهب بن بيان، كلهم عن عبد الله بن وهب، به. وأخرجه النسائي أيضاً (586) عن أحمد بن عمرو بن السرح، عن عبد الله بن وهب، عن الليث، عن ابن أبي حبيب، عن يعقوب، عن أبي صالح، به. وأخرجه مسلم (2709)، والنسائي (585) عن عيسى بن حماد. (2) إسناده حسن، سهيل بن أبي صالح، قال الحافظ في التقريب: صدوق تغير حفظه بآخره، أخرج حديثه مسلم والأربعة، وروى له البخاري مقرونًا وتعليقًا، وأخرجه البغوي في شرح السنة (93) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر بهذا الإسناد، وما بين الحاصرتين منه، وهو في الموطأ 2/952 في الجامع: باب ما يؤمر به من التعوّذ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/375، والنسائي في عمل اليوم والليلة (589). وأخرجه أحمد 2/290، والترمذي (3605) في الدعوات، عن يحيى بن موسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة (590) عن محمد بن عبد الله بن المبارك، كلهم عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (588) عن محمد بن سليمان لوين، عن حماد بن زيد، وأبو داوٗد (3898) في الطب: باب كيف الرقى، عن أحمد بن يونس، عن زهير، كلاهما عن سهل بن أبي صالح، به. وأخرجه النسائي (592) عن إبراهيم بن يوسف الكوفي، وابن ماجة (3518) في الطب: باب رقية الحية والعقرب، عن إسماعيل بن بهرام، كلاهما عن عبيد الله الأشجعي، عن سفيان، عن سهيل بن أبي صالح، به. قال البوصيري في مصباح الزجاجة: إسناده صحيح، ورجاله ثقات. وسيورده المؤلف برقم (1022) من طريق جرير بن حازم، عن سهيل، به، وبرقم (1036) من طريق عبيد الله بن عمر، عن سهيل، به. وفي الباب عن خولة بنت الحكيم الأنصارية عند ابن أبي شيبة 10/287، ومسلم (2708) في الذكر والدعاء.

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ، قَالَ: مَا نِمْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مِنْ اَيِّ شَيْءٍ؟)، قَالَ: لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) : اَمَا اِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: گزشتہ رات میں سو نہیں سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ اس نے عرض کی: مجھے بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیے ہوتے۔

''(اللہ تعالیٰ نے) جو چیز پیدا کی ہے میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

تو انشاء اللہ اس (بچھو) نے تمہیں نقصان نہیں پہنچانا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يَحْتَرِزُ بِقَوْلِهٖ مَا قُلْنَا مِنْ لَسْعِ الْحَيَّاتِ عِنْدَ الْمَسَاءِ اِذَا، قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا مَرَّةً وَاحِدَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو کلمات ذکر کیے ہیں' اسے شام کے وقت پڑھنے سے

آدمی سانپ کے کاٹنے سے اس وقت محفوظ رہتا ہے' جب وہ اس کلمے کو تین مرتبہ پڑھے' یہ نہیں کہ صرف ایک مرتبہ پڑھے

1022 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تَضُرَّهُ حَيَّةٌ اِلَى الصَّبَاحِ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا لُدِغَ اِنْسَانٌ مِنْ اَهْلِهٖ، قَالَ: اَمَا، قَالَ الْكَلِمَاتِ؟. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''(اللہ تعالیٰ نے) جو بھی چیز پیدا کی ہے' میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

وہ تین مرتبہ انہیں پڑھے تو صبح تک کوئی سانپ (یا زہریلی چیز) اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ان کے گھر والوں میں سے جب کسی کو (کوئی زہریلی چیز) کاٹ لیتی تو وہ یہ کہتے: کیا اس نے وہ کلمات نہیں پڑھے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ النِّفَاقِ فِيْ دِيْنِهٖ ، وَالرِّيَاءِ فِيْ طَاعَتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے دین میں نفاق اور اپنی اطاعت میں ریاء کاری سے اللہ کی پناہ مانگے

1023 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ، وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ، وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ، وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ، وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْبَرَصِ وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ.

(12 :5)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں عاجز ہوجانے' کاہلی' کنجوسی' بڑھاپے' دل کی سختی' غفلت' ذلت اور ناداری سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں غربت' کفر' شرک' منافقت' ریاکاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بہرے پن' گونگے پن' پاگل پن' پھلبہری' کوڑھ اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّعَوُّذُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ فَسَادِ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا عَلَيْهِ بِسُوْءِ عُمْرِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی عمر کی خرابی کی وجہ سے اپنے دین اور دنیا میں فساد سے اللہ کی پناہ مانگے

1024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ:

1024- إسناد صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله، وفاعل قال هو أبو هريرة كما سيرد مصرحاً به في الحديث (1036) . (2) إسناده صحيح، وأحمد بن منصور: هو الرمادي، ثقة، أخرج له ابن ماجة، وعبد الصمد بن النعمان: صدوق صالح الحديث. مترجم في الجرح والتعديل 6/51-52، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي نسبة إلى نحوة بطن من الأزد لا إلى علم النحو. وأخرجه الطبراني في الصغير 1/114، والحاكم 1/530 من طريقين عن آدم ابن أبي إياس، عن شيبان، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/143 وقال. رواه الطبراني في الصغير، ورجاله رجال الصحيح.

(متن حدیث): حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَجَّتَيْنِ، اِحْدَاهُمَا: الَّتِي اُصِيبَ فِيهَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بِجَمْعٍ: اَلَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي (اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَاَعُوذُ بِكَ) مِنْ سُوءِ الْعُمُرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(12:5)

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو مرتبہ حج کیا ہے۔ ان میں ایک مرتبہ وہ حج تھا (جس کے کچھ عرصہ بعد) وہ شہید ہو گئے (اس حج کے موقع پر) میں نے انہیں مزدلفہ میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

خبردار! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں کنجوسی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور خرابی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور سینے کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الدَّيْنِ الَّذِي لَا وَفَاءَ لَهُ عِنْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ ایسے قرض سے اللہ کی پناہ مانگے، جس کی ادائیگی کی اس کے پاس گنجائش نہ ہو

1025 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْهَيْثَمِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَعْدِلُ الدَّيْنُ بِالْكُفْرِ؟، قَالَ: نَعَمْ. (12:5)

1025– إسناده صحيح، وقد توبع يونس عليه. وأخرجه أبو بكر ابن أبي شيبة 10/189 عن شبابة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/267 في الاستعاذة: باب الإستعاذة من فتنة الدنيا من طريق النضر، و 8/272 باب الاستعاذة من سوء العمر، من طريق أحمد بن خالد، كلاهما عن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابنُ أبي شيبة 10/189، وأحمد 1/54، وأبو داوُد (1539) في الصلاة: باب في الاستعاذة، وابن ماجة (3844) في الدعاء: باب ما تعوذ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق وكيع، وأحمد 1/22 عن أبي سعيد وحسين بن موسى، والبخاري في الأدب المفرد (670)، والنسائي 8/255 في الاستعاذة من فتنة الصدر، و 8/266 في الاستعاذة من فتنة الدنيا والحاكم 1/530، من طريق عبيد الله بن موسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة (134) من طريق يحيى بن آدم، ثلاثتهم عن إسرائيل، عن أبي إسحاق بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن سعد بن أبي وقاص تقدم برقم (1004) و (1011)، وعن أبي هريرة برقم (1002).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں کفر اور قرض سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قرض، کفر کے برابر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يَشْتَبِهُ بِالشَّيْءِ اِذَا اَشْبَهَهُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ، وَاِنْ كَانَ مُبَايِنًا لَهُ فِي الْحَقِيْقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات ایک چیز دوسری چیز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے

اور وہ بعض حوالوں سے اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے اگرچہ حقیقت کے اعتبار سے وہ اس سے مختلف ہوتی ہے

1026 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ التُّجِيْبِيُّ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَيَعْتَدِلَانِ؟، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ . (5: 12)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الدَّيْنَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو قرض کے بارے میں ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

1027 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

1026– هو سالم بن غيلان التُّجيبي المصري، قال أحمد وأبو داوُد والنسائي: لا بأس به، وذكره المؤلف في الثقات 6/409، وفي الميزان 2/113 عن الدارقطني: أنه متروك . وقد تحرف في الأصل إلى علان .(2) إسناده ضعيف، دراج أبو السمح في روايته عن أبي الهيثم ضعيف. وأخرجه أحمد 3/28، والنسائي 8/264 و 265 في الإستعاذة: باب الاستعاذة من الدين من طريقين عن عبد الله بن يزيد المقرىء ، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/532 ووافقه الذهبي !!(3) إسناده ضعيف كما تقدم في الحديث قبله، وأخرجه النسائي 8/267 عن احمد بن عمرو بن السرح بهذا الإسناد.

السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا، وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَعَمْدَنَا، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعِبَادِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ . (5: 12)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! ہمارے ذنوب' زیادتی' مذاق' سنجیدگی' جان بوجھ کر کیے گئے (غرضیکہ) ہماری طرف سے ہونے والی (ہر قسم کی کوتاہی) کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! میں قرض کے غلبہ' بندوں کے غلبہ اور دشمنوں کی شماتت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْفَقْرِ عَنْهُ اِلَى الْعِبَادِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی بجائے لوگوں کا محتاج ہو جائے

1028 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ . (5: 12)

1028- إسناده حسن، حيى بن عبد الله بن شريح المعافرى المصرى، قال الحافظ في التقريب : صدوق يهم، وباقي رجاله ثقات والحبلي: هو عبد الله بن يزيد المعافرى أبو عبد الرحمٰن ثقة من رجال مسلم .وأخرج القسم الأخير منه النسائي 8/265 و 268 عن أحمد بن عمرو بن السرح به، وصححه الحاكم 1/531، ووافقه الذهبي، وذكر القسم الأول منه الهيثمي في المجمع 10/172، وقال: رواه أحمد والطبراني، وإسنادهما حسن.(2) إسناده قوى، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/190، وأحمد 5/36 و 39، وكيع، وأحمد 5/44 عن روح، والنسائي 3/73، 74 في السهو: باب التعوذ في دبر كل صلاة، من طريق يحيى بن سعد، و 8/262 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الفقر، من طريق ابن أبي عدى، والترمذى (3503) في الدعوات، من طريق أبي عاصم النبيل، كلهم عن عثمان الشحام، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، ولفظ الترمذى: اَللّٰهم إني أعوذ بك من الهم والكسل وعذاب القبر .وأخرجه أحمد 5/42، والبخارى في الأدب المفرد (701) من طريق أبي عامر عبد الملك بن عمرو العقدى، عن عبد الجليل، عن جعفر بن ميمون، عن عبد الرحمٰن بن أبي بكرة، عن أبيه، به، وهذا سند حسن، وصححه الحاكم 1/533، ووافقه الذهبي.

❀❀ مسلم بن ابوبکرہ اپنے والد (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر، فقر اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْجُوْعِ وَالْخِيَانَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ بھوک اور خیانت سے اللہ کی پناہ مانگے

1029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ (5: 12)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں یہ (کلمات بھی شامل) تھے۔

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بری ساتھی ہے' اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بری ہم راز ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَنْ يَّظْلِمَ اَحَدًا اَوْ يَظْلِمَهُ اَحَدٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ اس چیز سے اللہ کی پناہ مانگے کہ وہ کسی پر ظلم کرے یا کوئی اس پر ظلم کرے

1030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا (یعنی یہ دعا کیا) کرتے تھے:

1029- إسناده حسن، ابن عجلان: هو محمد بن عجلان المدني فيه كلام لا ينزل حديثه عن رتبة الحسن، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه أبو داؤد (1547) في الصلاة: باب في الاستعاذة، والنسائي 8/263 في الاستعاذة باب الاستعاذة من الجوع، ومن الخيانة، عن محمد بن العلاء، ومحمد بن المثنى، كلاهما عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة (3354) في الأطعمة: باب التعوذ من الجوع، من طريق أخرى فيها ليث بن أبي سليم وهو ضعيف، وهو في شرح السنة (1370) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن ليث، عن رجل عن أبي هريرة.

''اے اللہ! میں فقر وفاقہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّعَوُّذُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْمُنَاقَشَةِ عَلٰى جِنَايَاتِهٖ فِي الْعُقْبٰى، وَالْوُقُوْعِ فِيْ اَمْثَالِهَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ آخرت میں اپنے گناہوں کے محاسبے اور دنیا میں ان گناہوں میں مبتلا ہونے سے اللہ کی پناہ مانگے

1031 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ، قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ . (5: 12)

۞۞ فروہ بن نوفل اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس دعا کے بارے میں دریافت کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے تو انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا (یعنی یہ دعا کیا) کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اور میں نے جو عمل نہیں کیا' میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا وَصَلَهٗ اِلَّا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو صرف منصور بن معتمر نامی راوی نے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے

1032 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ،

1031- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوُد (1544) في الصلاة: باب في الإستعاذة، والبخاري في الأدب المفرد (678)، والبيهقي في سننه 7/12، عن طريق موسى بن إسماعيل بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/305 و 325 و 354، والنسائي 8/261 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الذلة، من طرق عن حماد بن سلمة، به. وسبق برقم (1003) من طريق. فانظره.

قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ . (5: 12)

فروہ بن نوفل اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی: میں نے کہا: آپ مجھے اس چیز (یعنی ان کلمات) کے بارے میں بتایئے جن کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے تو انہوں نے بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا (یعنی یہ دعا کیا) کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اور میں نے جو عمل نہیں کیا' میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ سُوْءِ الْجِوَارِ فِي الْعُقْبٰى بِهِ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ آخرت میں برے پڑوس سے اللہ کی پناہ مانگے' ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں

1033 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مُوْسَى التُّسْتَرِيُّ بِعَبَّادَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، (متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ

1032- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو داؤد (1550) في الصلاة: باب في الاستعاذة، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2716) (15) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، عن يحيى بن يحيى وإسحاق بن إبراهيم، والنسائي 3/56 في السهو: باب التعوذ في الصلاة، عن إسحاق بن إبراهيم، و 8/281 في الاستعاذة من شر ما عمل، عن محمد بن قدامة، ثلاثتهم عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/278 عن حسين، عن شيبان، عن منصور، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق حصين عن هلال بن يساف. (2) إسناده، وحصين هو: ابن عبد الرحمٰن السلمي أبو الهذيل الكوفي. وأخرجه النسائي 8/281 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من شر ما لم يعمل، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/186، ومن طريقه مسلم (2716) في الذكر والدعاء، وابن ماجة (3839) في الدعاء: باب ما تعوذ منه رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن ابن إدريس، وأحمد 6/31، عن محمد بن فضيل، و 6/100 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، والنسائي 8/281 في الاستعاذة، عن هناد، عن أبي الأحوص، كلهم عن حصين، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/213، ومسلم (2716) (66) عن عبد الله بن هاشم، كلاهما عن وكيع، عن الأوزاعي، عن عبدة بن أبي لبابة، عن هلال بن يساف، به. وأخرجه النسائي 8/280 في الاستعاذة، من طريقين عن الأوزاعي، عن عبدة، عن هلال، عن عائشة، من غير ذكر فروة بن نوفل بين هلال وعائشة. وأخرجه أحمد 6/139 من طريق وكيع، و 257 من طريق شريك، كلاهما عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، به. وتقدم قبله من طريق منصور، عن هلال بن يساف، به.

1033- إسناده حسن، عن أجل ابن عجلان، وأخرجه النسائي 8/274 في الإستعاذة: باب الإستعاذة من جار السوء، من طريق يحيى بن سعيد القطان، والبخاري في الأدب المفرد برقم (117) من طريق سليمان بن حبان، والحاكم 1/532 من طريق أبي خالد الأحمر، ثلاثتهم عن ابن عجلان بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي، أخرجه أحمد 2/346، والحاكم 1/532، من طريق عفان، عن وهيب، عن عبد الرحمٰن بن إسحاق وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا

الْمُقَامَةِ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيْ يَتَحَوَّلُ . (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا (یعنی یہ دعا کیا) کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ''دارالمقامہ'' میں بُرے پڑوس سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ دنیاوی پڑوسی تو تبدیل ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ سُؤَالِ النَّارِ رَبَّهَا اَنْ يُّجِيرَ مَنِ اسْتَجَارَ بِهٖ مِنَ النَّارِ

جہنم کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنا کہ جو شخص جہنم سے پروردگار کی پناہ مانگے' پروردگار اسے پناہ دیدے

1034 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ . (2:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگتا ہے' تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کردے' اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے' تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے پناہ عطا کردے''

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا قَالَهُ الْاِنْسَانُ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِقَوْلِهٖ ذٰلِكَ لَيْلًا كَانَ اَوْ نَهَارًا

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی اسے پڑھ لے گا' تو اسے پڑھنے کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' خواہ وہ اس کو رات کے وقت پڑھے یا دن کے وقت پڑھے

1035 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ ثَعْلَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ

1035- حديث صحيح، رجاله ثقات، وأخرجه النسائي 8/279 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من حر النار، عن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (2572) في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة أنهار الجنة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (110)، وابن ماجة (4340) في الزهد: باب صفة الجنة، كلهم عن هناد بن السري، عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 3/117 عن قران بن تمام، عن يونس، والحاكم 1/535 من طريق إسرائيل، كلاهما عن أبي اسحاق، به. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وتقدم برقم (1014) من طريق يونس بن أبي إسحاق، عن بريد.

اَوْ لَيْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ . (2:1)

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ کہے:

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں' میں نے جو کیا میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کردے' گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اسی دن یا اسی رات میں فوت ہوجائے' تو جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ الدُّعَاءَ يَدْفَعُ الْقَضَاءَ السَّابِقَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ دعا تقدیر کے سابقہ فیصلے کو ٹال دیتی ہے

1036 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا لُدِغَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، مَا ضَرَّكَ

قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا لُدِغَ اِنْسَانٌ مِنَّا اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْلَهَا . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ضَرَّكَ اَرَادَ بِهِ اَنَّكَ لَوْ قُلْتَ مَا قُلْنَا، لَمْ يَضُرَّكَ اَلَمُ اللَّدْغِ، لَا اَنَّ الْكَلَامَ الَّذِي، قَالَ يَدْفَعُ قَضَاءَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیے ہوتے:

1036- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 5/356، وأبو داوٗد (5070) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والنسائي في عمل اليوم والليلة (466) و (579)، والبزار (564)، من طريق زهير بن معاوية، وابن ماجة (3872) في الدعاء: باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، من طريق إبراهيم بن عيينة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (20)، والحاكم 1/514، 515 من طريق عن عيسى بن يونس، إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (591) عن محمد بن عثمان العقيلي، عن عبد الأعلى، عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد . وتقدم برقم (1021) من طريق مالك، وبرقم (1022) من طريق جرير بن حازم، كلاهما عن سهيل بن أبي صالح، به، وبرقم (1020) من طريق القعقاع بن حكيم، عن أبي صالح، به، وسبق تخريجها هناك.

''(اللہ نے) جو پیدا کیا ہے میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس چیز نے تمہیں نقصان نہیں پہنچانا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم میں سے جب کسی شخص کو کوئی زہریلی چیز کاٹ لیتی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے یہ کلمات پڑھنے کی ہدایت کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے ''کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی'' اس سے مراد یہ ہے ہم نے جو پڑھا ہے اگر تم وہ پڑھ لو گے تو ڈنگ مارنے کی تکلیف تمہیں نقصان نہیں دے گی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا پڑھی تھی۔ وہ اس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو پرے کر دے گی۔

8- كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْإِيمَانِ لِلْمُحَافِظِ عَلَى الْوُضُوْءِ

وضو کی حفاظت کرنے والے کے لئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

1037 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، وَاَبُوْ خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، اَنَّ اَبَا كَبْشَةَ السَّلُوْلِيَّ حَدَّثَهُ . اَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِمَّا ذَكَرْنَا فِيْ كُتُبِنَا اَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ الْاِسْمَ بِالْكُلِّيَّةِ عَلَى جُزْءٍ مِنْ اَجْزَاءِ شَيْءٍ يُطْلَقُ اسْمُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ عَلَى جُزْءٍ مِنْ اَجْزَائِهِ . فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ اَطْلَقَ اسْمَ الْاِيمَانِ عَلَى الْمُحَافِظِ عَلَى الْوُضُوْءِ، وَالْوُضُوْءُ مِنْ اَجْزَاءِ الْاِيمَانِ، كَذٰلِكَ اسْمُ الْاِيمَانِ عَلَى الْمُفْرِدِ الْعَمَلَ بِهِ، لِاَنَّهُ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ الْاِيمَانِ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ.

وَخَبَرُ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عن ثوبان خبر منقطع، فلذلك تنكبناه.

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سنت کی پیروی کرو اور میانہ روی اختیار کرو''۔

اور یہ بات جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرتا ہے۔

1037- حديث صحيح، إسناده حسن، رجاله رجال البخاري عدا ابن ثوبان -واسمه عبد الرحمٰن- وهو حسن الحديث، وأخرجه أحمد 5/282، والدارمي 1/168، والطبراني في الكبير (1444) من طريق الوليد بن مسلم بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 5/280 من طريقين. وأخرجه أحمد 5/276-277 و 282، والطيالسي (996)، والدارمي 1/168، والطبراني في الصغير 2/88، وابن ماجة (277)، والحاكم 1/130، والبيهقي 1/457، والخطيب في تاريخه 1/293 من طريقين

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ الفاظ ہیں' جن کا ہم اپنی کتابوں میں کئی بار ذکر کر چکے ہیں' عرب اپنے محاورے میں کسی چیز کے مختلف اجزاء میں سے کسی ایک جز پر مکمل چیز کا نام استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس چیز کے نام کو اس ایک جزء کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "وضو کی حفاظت صرف مومن کرے گا"۔ یہاں لفظ ایمان کے لفظ کا اطلاق وضو کی حفاظت کرنے والے پر کیا گیا ہے۔ حالانکہ وضو ایمان کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اس طرح لفظ ایمان کا اطلاق ایک ایسی مفرد چیز پر کیا گیا ہے' جس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' یہ ایمان کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

سالم بن ابوالجعد نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ "منقطع" ہے۔ اس لئے ہم نے اس سے پہلو تہی کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضو کی فضیلت

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

طبیعت آمادہ نہ ہونے کی صورت میں اچھی طرح وضو کرنے سے گناہوں کے مٹ جانے اور درجات بلند ہونے کا تذکرہ

1038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءُ عَلَى الْمَكَارِهِ. وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرباط، فذلكم الرباط، فذلكم الرباط. 1:2

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: مَعْنَاهُ الرِّبَاطُ مِنَ الذُّنُوْبِ، لأن الوضوء يكفر الذنوب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کر دیتا ہے جب طبیعت آمادہ نہ ہو تو اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مسجد تک جانا اور ایک نماز کے بعد

1038 - سناده صحيح، على شرط مسلم، وهو في الموطأ 1/176 في الصلاة: باب انتظار الصلاة والمشي إليها، برواية يحيى الليثي ولم يرد فيه من رواية القعنبي طبعة عبد الحفيظ منصور ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/277 و 303، ومسلم 251 في الطهارة: باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، والنسائي 1/89 في الطهارة: باب الفضل في إسباغ الوضوء، وابن خزيمة في صحيحه برقم 5، والبيهقي في السنن 1/82، والبغوي في شرح السنة 149. وأخرجه أحمد 2/235 و 301 و 438، ومسلم 251 في الطهارة، والترمذي 51 و 52 في الطهارة: باب ما جاء في إسباغ الوضوء وقال الترمذي: حسن صحيح، وفي الباب عن جابر في الحديث التالي، وعن أبي سعيد الخدري تقدم برقم 402، وعن علي بن أبي طالب عند البزار 447، والحاكم 1/132 وصححه على شرط مسلم، وعن أنس عند البزار 263. والرباط: في الأصل: ربط الخيل وإعدادها للجهاد، أو مرابط العدو وملازمتهم، فشبه هذه الأعمال بتلك ونزلها منزلتها.

دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے یہی تیاری یہی تیاری ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب گناہوں سے (بچنے کے لئے) پہرہ ہے' کیونکہ وضو گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں عبدالرحمٰن بن یعقوب نامی راوی منفرد ہے

1039 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا هَوْبَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ شرحبيل بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيُكَفِّرُ بِهِ الذُّنُوبَ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكْرُوْهَاتِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصلاة، فذلك الرباط. 1:2

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے' اور اس کے ذریعے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یا رسول اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' تو اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ (چل کر) مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے''۔

ذكر حط الخطايا بالوضوء وخروج المتوضىء نَقِيًّا مِنْ ذُنُوْبِهٖ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ وَضُوْئِهٖ

وضو کی وجہ سے گناہوں کے ختم ہو جانے کا تذکرہ اور وضو کرنے والے شخص کا وضو سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلنے کا تذکرہ

1040 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ -اَوِ الْمُؤْمِنُ- فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيئَةٍ

نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، وَمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، اَوْ نَحْوَ هٰذَا، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نقيا من الذنوب . 1:2

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان بندہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مومن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں۔ اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے۔ اس سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کو اس نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے پکڑا تھا۔ پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا بَيْنَ الصلاتين للمتوضیء بِوُضُوْئِهِ وَصَلَاتِهِ

وضو کرنے والے شخص کے وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے دو نمازوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا تذکرہ

1041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حمران بن بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ

1040- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوي في شرح السنة 150 من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به، وهو في الموطأ 1/32 في الطهارة: باب جامع الوضوء، ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 2/303، ومسلم 244 في الطهارة: باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، والترمذي 2 في الطهارة: باب ما جاء في فضل الطهور، والدارمي 1/183 في الوضوء: باب فضل الوضوء، وابن خزيمة في صحيحه برقم 4، والبيهقي في السنن 1/81.

1041- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة 153 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ 1/51، 52 في الطهارة: باب جامع الوضوء، ومن طريقه أخرجه النسائي 1/91 في الطهارة: باب ثواب من توضأ كما أمر. وأخرجه عبد الرزاق 141 عن ابن جريج، والطيالسي 1/48 عن حماد بن سلمة، وأحمد 1/57 عن يحيى بن سعيد، مسلم 227 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، من طريق جرير، وابن خزيمة في صحيحه 2، والبغوي في شرح السنة 152، والشافعي كما في بدائع المنن 1/28، ومن طريقه البيهقي في معرفة السنن والآثار 1/225، من طريق سفيان، كلهم عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 160 في الوضوء: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، ومسلم 227 61 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، من طريق إبراهيم بن سعد، عن صالح بن كيسان، عن عروة، به. وأخرجه أحمد 1/64 و 68، والبخاري 6433 في الرقاق: باب قوله تعالى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا) من طريق محمد بن إبراهيم القرشي، عن معاذ بن عبد الرحمن، عن حمران، به. وتقدم برقم 360 من طريق شقيق بن سلمة، عن حمران، به، فانظره. وأخرجه أحمد 1/66 و 67، وأبو داود 107 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وابن ماجة 285 من طرق أخرى، عن حمران، به.

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَآذَنَهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَمَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ما من امْرِءٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ، اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الأخرى حتى يصليها .

حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صحن میں بیٹھے تھے مؤذن ان کے پاس اطلاع دینے کے لئے آیا۔ انہوں نے پانی منگوایا وضو کیا پھر یہ بات ارشاد فرمائی میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت موجود نہ ہوتی' تو میں وہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے:

''جو بھی شخص اچھی طرح وضو کرتا تھا پھر نماز ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس نماز اور اس کے بعد والی نماز کے درمیانی گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جب تک وہ (اگلی) نماز ادا نہیں کرتا''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ آیت تھی۔

''تم دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کرو۔ بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يغفر ذنوب المتوضيء بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْهُ اِذَا تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وضو کرنے والے کے وضو سے فارغ ہونے کے بعد

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت اس وقت کرتا ہے' جب وہ اسی طرح وضو کرے جس طرح اسے حکم دیا گیا تھا اور اس طرح نماز ادا کرے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے

1042 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ، فَفَاتَهُمُ الْعَدُوُّ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ اَبُو اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْعَدُوُّ الْعَامَ وَقَدْ، اُخْبِرْنَا اَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غفر له ذنبه . قال: يا بن أخي، اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ، وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ .

1042–وأخرجه أحمد 5/423، والنسائي 1/90، 91 في الطهارة: باب ثواب من توضأ كما أمر، وابن ماجة 1396 في الإقامة: باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، والدارمي 1/182 في الوضوء: باب فضل الوضوء من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلْمَسَاجِدُ الْاَرْبَعَةُ: مَسْجِدُ الْحَرَامِ وَمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ وَمَسْجِدُ الْاَقْصَى وَمَسْجِدُ قُبَاءٍ.

وَغَزَاةُ السَّلَاسِلِ كَانَتْ فِي اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ، وَغَزَاةُ السَّلَاسِلِ كَانَتْ فِي اَيَّامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے غزوہ سلاسل میں شرکت کی لیکن وہ دشمن پر قابو نہ پاسکے وہ پہرے داری کرتے رہے' پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے' تو اس وقت ان کے پاس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ عاصم بن سفیان نے کہا: اے حضرت ابوایوب اس سال ہم دشمن پر قابو نہیں پاسکے۔ ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے' جو شخص چار مساجد میں نماز ادا کر لیتا ہے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اسی طرح وضو کرتا ہے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' اور اسی طرح نماز ادا کرتا ہے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

(پھر انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا) اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ چار مساجد یہ ہیں۔ مسجد حرام، مسجد مدینہ، مسجد اقصیٰ اور مسجد قبا

جنگ سلاسل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی' اور غزوہ سلاسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اَرَادَ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے'' اس سے مراد ایک نماز سے لے کر دوسری نماز تک (کے درمیانی گناہ ہیں)

1043- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ

1043- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الطيالسي 75 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/66 عن هاشم، و 1/69، ومسلم 231 11 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، وابن ماجة 459 في الطهارة وسننها: باب ما جاء في الوضوء على ما أمر الله تعالى، من طريق محمد بن جعفر، والنسائي 1/91 عن محمد بن عبد الأعلى، عن خالد، والبغوي في شرح السنة 154 من طريق علي بن الجعد، أربعتهم عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/7، ومسلم 231 10 من طريق وكيع، عن مسعر، عن جامع بن شداد أبي صخرة، به.

جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ اَبَا بُرْدَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كفارة لما بينهن. 1:2

❀❀ جامع بن شداد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حمران کو ابو بردہ کو یہ بات بتاتے ہوئے سنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''جو شخص اس طرح مکمل وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو پانچ نمازیں اپنے درمیان میں (ہونے) والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يغفر ذنوب المتوضىء الَّتِي ذَكَرْنَاهَا اِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ دُوْنَ مَنْ لَمْ يَجْتَنِبْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ وضو کرنے والے کے ان گناہوں کی مغفرت کرتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے جبکہ وہ شخص کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو یہ حکم اس شخص کے لئے نہیں ہے جو کبیرہ گناہوں سے اجتناب نہیں کرتا

1044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَرُكُوْعَهَا وَخُشُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، مَا لَمْ يَاْتِ كَبِيْرَةً، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ. 1:2

❀❀ اسحاق بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا پھر یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور وہ اچھی طرح وضو کرے اچھی طرح رکوع اچھی طرح خشوع (کے ساتھ) نماز ادا کرے تو یہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جبکہ اس نے گناہ کبیرہ کا

1044- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 228 في الطهارة: باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، عن عبد بن حميد وحجاج بن الشاعر، كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد.

ارتکاب نہ کیا ہو اور یہ (فضیلت) ہمیشہ حاصل ہوتی ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَبْلُغُهُمْ مَبْلَغَ وُضُوْئِهِمْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا نَسْاَلُ اللّٰهَ الوصول إِلٰى ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل جنت کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک دنیا میں ان کا وضو ہوتا تھا ہم اللہ تعالیٰ سے وہاں پہنچنے کی دعا کرتے ہیں

1045 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبْلُغُ حِلْيَةُ أهل الجنة مبلغ الوضوء. 1:2

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اہل جنت کے زیور وہاں تک جائیں گے جہاں تک وضو کیا جاتا ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اُمَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَفُ فِي الْقِيَامَةِ بِالتَّحْجِيلِ بِوُضُوْئِهِمْ كَانَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قیامت کے دن دنیا میں کیے جانے والے اپنے وضو کی چمک کی وجہ سے پہچانی جائے گی

1046 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

1045- حديث صحيح. عبد الغفار بن عبد الله الزبيرى ذكره المؤلف فى الثقات 8/421، وترجمه ابن أبى حاتم فى الجرح والتعديل 6/54، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وروى عنه اثنان وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/371 ومن طريقه أبو عوانة 1/244 عن حسين بن محمد المروزى، ومسلم 250 فى الطهارة: باب تبلغ حلية المؤمن حيث يبلغ الوضوء، والنسائي 1/93 فى الطهارة: باب حلية الوضوء، والبيهقى 1/56- 57، والبغوى فى شرح السنة. 219، من طريق قتيبة بن سعيد،

1046- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى الموطأ 1/28 فى الطهارة: باب جامع الوضوء. ومن طريق مالك أخرجه: مسلم 249 فى الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل فى الوضوء، والنسائى 1/93، 95 فى الطهارة: باب حلية الوضوء وابن خزيمة فى صحيحه 6، والبيهقى فى السنن 1/82- 83، والبغوى فى شرح السنة 151. وأخرجه أحمد 2/300 و 408، ومسلم 249 فى الطهارة، وابن ماجة 4306 فى الزهد: باب ذكر الحوض، وابن خزيمة فى صحيحه 6 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمن.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. وَدِدْتُ اَنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ إِخْوَانَنَا . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: بَلْ اَصْحَابِيْ، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوا بَعْدُ، وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِيْ بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ فقال: أرأيت لو كانت لرجل خيل غير مُحَجَّلَةٌ فِيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ، كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، اُنَادِيْهِمْ: اَلَا هَلُمَّ، اَلَا هَلُمَّ، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بدلوا بعدك. فأقول: فسحقا فسحقا، فسحقا .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلْاِسْتِثْنَاءُ يَسْتَحِيْلُ فِي الشَّيْءِ الْمَاضِيْ، وَاِنَّمَا يَجُوْزُ الْاِسْتِثْنَاءُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ مِنَ الْاَشْيَاءِ

وَحَالُ الْاِنْسَانِ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ، اِذَا اسْتَثْنٰى فِيْ اِيْمَانِهِ: فَضَرْبٌ مِنْهُ يُطْلَقُ مُبَاحٌ لَهُ ذٰلِكَ، وَضَرْبٌ اٰخَرُ اِذَا اسْتَثْنٰى فِيْهِ الْاِنْسَانُ، كَفَرَ.

وَاَمَّا الضَّرْبُ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ، فَهُوَ اَنْ يُقَالَ لِلرَّجُلِ: اَنْتَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالْبَعْثِ وَالْمِيْزَانِ، وَمَا يُشْبِهُ هٰذِهِ الْحَالَةَ؟ فَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَقُوْلَ: اَنَا مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ حَقًّا، وَمُؤْمِنٌ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ حَقًّا، فَمَتٰى مَا اسْتَثْنٰى فِيْ هٰذَا، كَفَرَ.

وَالضَّرْبُ الثَّانِيْ: اِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ: اِنَّكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ، وَهُمْ فِيْهَا خَاشِعُوْنَ، وَعَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اَرْجُو اَكُوْنَ مِنْهُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. اَوْ يُقَالُ لَهُ: اَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَيَسْتَثْنِيْ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهُمْ.

وَالْفَائِدَةُ فِي الْخَبَرِ حَيْثُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنَّهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ بَقِيْعَ الْغَرْقَدِ فِيْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فِيْهِمْ مُؤْمِنُوْنَ وَمُنَافِقُوْنَ، فَقَالَ: اِنَّا -اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَاسْتَثْنٰى الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ -اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- يُسْلِمُوْنَ، فَيَلْحَقُوْنَ بِكُمْ، عَلٰى اَنَّ اللُّغَةَ تُسَوِّغُ اِبَاحَةَ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الشَّيْءِ الْمُسْتَقْبَلِ وَاِنْ لَمْ يَشُكَّ فِيْ كَوْنِهِ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ) (الفتح:27).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے تو آپ نے یہ دعا پڑھی۔

"تم پر سلام ہو اے اہل ایمان کی بستی کے رہنے والو! بے شک ہم بھی اللہ نے چاہا تو تم سے آپ ملیں گے میری یہ

خواہش ہے میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھ لیا ہوتا''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے ساتھی ہو ہمارے بھائی وہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آئیں گے اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنی اُمت کے بعد میں آنے والے لوگوں کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کا کوئی ایسا سیاہ گھوڑا ہو جس کے ماتھے اور چاروں پاؤں کے پاس سفید نشان ہوں تو وہ مکمل سیاہ گھوڑوں کے درمیان اس کو پہچان نہیں لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ بھی جب قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں عرض ان پر لوگوں پر پیش رو ہوں گا' اور میرے حوض سے کچھ لوگوں کو پرے کر دیا جائے گا' جس طرح گم شدہ اونٹ کو پرے کیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکار کر کہوں گا: آگے آؤ! آگے آؤ! تو یہ کہا جائے گا ان لوگوں نے آپ کے بعد تبدیلی کی تھی' تو میں کہوں گا: پرے ہو جاؤ پرے ہو جاؤ پرے ہو جاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ماضی کی چیز میں استثنیٰ کرنا ناممکن ہے۔ استثنیٰ صرف ان چیزوں میں ہوسکتا ہے' جو مستقبل سے تعلق رکھتی ہو۔

استثنیٰ کے بارے میں انسان کی حالت دو طرح کی ہوسکتی ہے۔ اس وقت جب وہ اپنے ایمان میں استثنیٰ کرتا ہے ان میں سے ایک قسم وہ ہے' جس کو مطلق طور پر کرنا آدمی کے لئے مباح ہے۔ دوسری قسم وہ ہے اس میں انسان استثنیٰ کرے' تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

جہاں تک اس قسم کا تعلق ہے' جو جائز نہیں ہے وہ یہ ہے' آدمی سے کہا جائے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، رسولوں، جنت، جہنم، دوبارہ زندہ ہونے، میزان اور ان جیسی دوسری چیزوں پر ایمان رکھتے ہو' تو آدمی پر لازم ہے' وہ یہ کہے' میں اللہ تعالیٰ کے حق ہونے پر اور ان چیزوں کے حق ہونے پر ایمان رکھتا ہوں۔ جب آدمی ان چیزوں کے بارے میں استثنیٰ کرے گا' تو وہ کافر ہو جائے گا' اور دوسری قسم یہ ہے' جب آدمی سے یہ سوال کیا جائے کہ تم ان مومنوں میں سے ہو جو نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ ان میں خشوع کرتے ہیں' اور وہ لغو چیزوں سے اعراض کرتے ہیں' تو وہ شخص پھر یہ کہے' میں اُمید کرتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں ان میں سے ہوں گا۔ یا اس سے یہ کہا جائے کہ کیا تم جنتی ہو' تو جنتی ہونے میں استثنیٰ کر لے۔

یہ فائدہ روایت سے اس طرح ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے'' بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے''۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے۔ جس میں مومن اور منافق دونوں لوگ تھے'' بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے' یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استثنیٰ کر لیا) جبکہ منافقین کے بارے میں آپ نے یہ استثنیٰ کیا کہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ مسلمان ہو کر تم لوگوں سے آملیں گے۔ اس کی بنیاد پر یہ بات سامنے آتی ہے' لغت اس بات کو درست قرار دیتی ہے' مستقبل سے تعلق رکھنے والی کسی چیز کے بارے میں استثنیٰ کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اس کے ہونے کے بارے میں شک نہ ہو۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اگر اللہ نے چاہا تو تم لوگ ضرور بہ ضرور امن کی حالت میں مسجد حرام میں داخل ہو گے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْقِيَامَةِ بِآثَارِ وُضُوْئِهِمْ كَانَ فِي الدُّنْيَا

قیامت کے دن اس اُمت کی صفت کا تذکرہ جو دنیا میں ان کے کئے گئے وضو کے آثار کی وجہ سے ہوگی

1047 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: غر محجلون بلق من اثار الطهور.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی اُمت کے جن افراد کو دیکھا نہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وضو کے آثار کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّحْجِيلَ بِالْوُضُوْءِ فِي الْقِيَامَةِ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَطُ وَاِنْ كَانَتِ الْاُمَمُ قَبْلَهَا تَتَوَضَّاُ لِصَلَاتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے چمک صرف اس اُمت کے لئے ہو گی اگرچہ اس سے پہلے کی اُمتیں بھی نماز کے لئے وضو کیا کرتی تھیں

1048 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَرِدُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الوضوء سيما أمتي ليس لأحد غيرها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ وضو کی وجہ سے چمک دار پیشانیاں لے کر آؤ گے یہ میری اُمت کا مخصوص علامتی نشان ہے۔ یہ ان کے علاوہ کسی اور کا نہیں ہوگا''۔

1047– إسناده حسن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/6 عن يزيد بن هارون، والطيالسي 1/49، وأحمد 1/403 عن عبد الصمد، وأحمد 1/451، 452 عن يزيد، و 453 عن عفان، وابن ماجة 284 في الطهارة: باب ثواب الطهور، من طريق هشام بن عبد الملك، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

1048– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/6، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 4282 في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم. وأخرجه مسلم 247 في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، من طريق مروان الفزاري، ومحمد بن فضيل.

ذكر البيان بأن التحجيل يكون للمتوضيء فِي الْقِيَامَةِ مَبْلَغُ وَضُوْئِهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن وضو کرنے والے شخص کی چمک وہاں تک ہوگی جہاں تک وہ دنیا میں وضو کیا کرتا تھا

1049- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغَ الْمَنْكِبَيْنِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ اِلَى السَّاقَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يطيل غرته فليفعل. 1:2

❀❀ نعیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے وضو کے دوران چہرہ دھویا اور بازوؤں کو کندھوں تک دھویا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے اور انہیں پنڈلیوں تک دھویا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک قیامت کے دن میری اُمت کے افراد وضو کے نشان کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے'' تم میں سے جو شخص اپنی چمک میں جتنا اضافہ کرسکتا ہو اسے کرنا چاہیے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ بعد فراغه من وضوئه

جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی کی رسالت کی گواہی دے اس کے جنت میں داخلے کے لازم ہونے کا تذکرہ

1049- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 246 35 في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، عن هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/400 عن أبي العلاء الحسن بن سوار، والبخاري 136 في الوضوء: باب فضل الوضوء والغر المحجلون من آثار الوضوء، والبيهقي 1/57 عن يحيى بن بكير، كلاهما عن الليث بن سعد، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبي هلال، به. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة 218. وأخرجه أحمد 2/523 من طريق فليح بن سليمان، ومسلم 246 من طريق عمارة بن غزية، كلاهما عن نعيم بن عبد الله المُجْمِر، به. وأخرجه أحمد 2/362 عن معاوية بن عمرو، قال: حدثنا زائدة، عن ليث، عن كعب، عن أبي هريرة.

1050 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خُدَّامَ اَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعْيَةَ - رِعْيَةَ اِبِلِنَا - فَكُنْتُ عَلٰى رِعْيَةِ الْاِبِلِ، فَرُحْتُهَا بِعَشِيٍّ، فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ النَّاسَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ.

قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ: الَّذِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ.

فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. قُلْتُ: مَا هُوَ يَا اَبَا حَفْصٍ؟ قَالَ: اِنَّهٗ قَالَ اٰنِفًا، قَبْلَ اَنْ تَجِیْءَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ وَضُوْئِهٖ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اِلَّا فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ لَهٗ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ. 1:2

قَالَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: وَحَدَّثَنِيهِ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو عُثْمَانَ هٰذَا يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ الرَّحَبِیَّ، وَاِنَّمَا اعْتِمَادُنَا عَلٰى هٰذَا الْاِسْنَادِ الْاٰخِيرِ، لِاَنَّ حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ لَيْسَ بِشَیْءٍ فِی الْحَدِيْثِ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم اپنے خادم خود ہی تھے۔ اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال خود کیا کرتے تھے۔ میں بھی کچھ اونٹوں کو چرا رہا تھا۔ میں شام کے وقت انہیں واپس لایا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملے آپ لوگ کو خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرتا ہے جس کے دوران وہ اپنے

1050- أخرجه أبو داوٗد 169 في الطهارة: باب ما يقول الرجل إذا توضأ أخرجه أحمد 4/145، 146 من طريق الليث بن سعد عن معاوية بن صالح به، ومن طريق أحمد أخرجه البيهقي 1/78 و 2/280، وأخرجه البيهقي أيضاً 1/78 من طريق عبد الله بن صالح الجهني . وأخرجه أحمد 4/153، ومسلم 234 17 في الطهارة: باب الذكر المستحب عقب الوضوء ، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي . وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 3/1، 4، ومن طريقه مسلم 234 ، والبيهقي 1/78، وأخرجه النسائي 1/92 في الطهارة . وأخرجه الترمذي 55 في الطهارة: باب فيما يقال بعد الوضوء من طريق زيد بن الحباب . وأخرجه عبد الرزاق 142 عن إسرائيل، وابن ماجة 470 في الطهارة: باب ما يقال بعد الوضوء من طريق أبي بكر بن عياش . وأخرجه أحمد 1/19، وأبو داوٗد 170 ، والنسائي في عمل اليوم والليلة 84 ، والدارمي 1/182 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، وأحمد 1/150، 151 عن عبد الله بن يزيد المقرء، عن سعيد بن أبي أيوب، كلاهما عن أبي عقيل زهرة بن معبد، عن ابن عمه، عن عقبة بن عامر . وأخرجه الطيالسي 1/49، 50 عن حماد بن سلمة، عن زياد بن مخراق، عن شهر بن حوشب، عن عقبة بن عامر، به.

دماغ اور چہرے، کے ساتھ متوجہ رہتا ہے تو وہ شخص (اپنے لیے جنت کو) واجب کر لیتا ہے"۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا یہ کتنی عمدہ بات ہے تو ایک صاحب نے کہا جو بات اس سے پہلے تھی وہ زیادہ عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوحفص! وہ کیا بات تھی، تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے آنے سے پہلے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ ان میں سے جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔

معاویہ بن صالح کہتے ہیں ربیعہ بن یزید نے ابوادریس کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعثمان نامی راوی کے بارے میں امکان موجود ہے، یہ حریز بن عثمان رجبی ہو۔ ہمارا اعتماد اس دوسری سند پر ہے، حریز بن عثمان نامی راوی علم حدیث میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَكِ لِلْبَائِتِ مُتَطَهِّرًا، عِنْدَ اسْتِيقَاظِهِ

جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے اس کے بیدار ہونے تک، فرشتے کے اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

1051 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ، حدثنا ابن الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ طَاهِرًا، بَاتَ فِي

1051 - رجاله رجال الصحيح إلا الحسن بن ذكوان وأخرجه البزار (288) عن وهب بن يحيى بن زمام القيسي، عن ميمون بن زيد، عن الحسن بن ذكوان، بهذا الإسناد. وأورده السيوطي في الجامع الكبير ص 758، وزاد نسبته إلى الدارقطني والبيهقي، وقال: ورواه الحاكم في تاريخه من حديث ابن عمر. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 11/226 وقال: أرجو أنه حسن الإسناد. قال الحافظ في الفتح 11/109: وأخرج الطبراني في الأوسط من حديث ابن عباس نحوه بسند جيد. ويشهد له أيضاً حديث عمرو بن عبسة عند أحمد 4/113 ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/223 ونسبه إلى أحمد والطبراني في الكبير و الأوسط، وقال: وإسناده حسن والشعار، ككتاب: ما تحت الدثار من اللباس، وهو يلي شعر الجسد.

شِعَارِهِ مَلَكٌ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا . 1:2

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے' تو اس کے لحاف کے اندر فرشتہ بھی رات بسر کرتا ہے وہ شخص جب بیدار ہوتا ہے' تو فرشتہ یہ کہتا ہے اے اللہ! فلاں بندے کی مغفرت کردے' کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات بسر کی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُسْلِمِ عُقَدًا كَعَقْدِهٖ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِهٖ عِنْدَ النَّوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان مسلمان کے وضو کے مقامات پر اسی طرح گرہیں لگاتا ہے' جس طرح وہ مسلمان کے سونے کے وقت اس کے سر کی گدی پر گرہ لگاتا ہے

1052 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يحيى، حدثنا بن وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا مِّنْ جَهَنَّمَ.

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِي يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهُ اِلَى الطَّهُوْرِ، وَعَلَيْكُمْ عُقَدٌ، فَاِذَا وَضَّاَ يَدَيْهِ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِذَا وَضَّاَ وَجْهَهُ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهُ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا وَضَّاَ رِجْلَيْهِ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلَّذِيْ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ لِيَسْاَلَنِي، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا، فَهُوَ لَهُ، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا، فَهُوَ لَهُ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آج کوئی ایسی بات بیان نہیں کررہا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی بات منسوب کرتا ہے وہ جہنم میں اپنے گھر پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بتائی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1052- إسناده صحيح، أبو عُشّانة: هو حيُّ بن يُؤْمِن روى له أصحاب السنن وهو ثقة، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 4/201 عن هارون بن معروف، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/159 عن الحسن بن موسى، والطبراني في الكبير 17/305 843 من طريق عبد الله بن الحكم، كلاهما عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/224 وقال: رواه أحمد، والطبراني في الكبير، وله سندان، رجال أحدهما رجال الصحيح.

ہے:

''میری اُمت کا ایک شخص رات کے وقت کھڑا ہو کر وضو کرنے کے لئے جاتا ہے تم لوگوں پر گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں' جب وہ شخص اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حجاب کے دوسرے طرف (موجود) فرماتا ہے: میرے اس بندے کا جائزہ لو! جو مجھ سے مانگنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کررہا ہے۔ میرا یہ بندہ مجھ سے جو بھی مانگے وہ اسے مل جائے گا میرا یہ بندہ مجھ سے جو بھی مانگے گا وہ اسے مل جائے گا''۔

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوْءِ

باب 2: وضو کے فرائض

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ لِمَنْ اَرَادَ اَدَاءَ فَرْضِهِ

جو فرض کی ادائیگی کا ارادہ کرے اس کے لئے وضو اچھی طرح کرنے کا حکم ہونا

1053 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَفْقَتَانِ فِيْ صَفْقَةٍ رِبًا، وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بإسباغ الوضوء . 1:78

❁❁ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک سودے میں دو سودے کرنا سود ہے اور اللہ کے رسول نے ہمیں اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذكر الأمر بتخليل الأصابع للمتوضىء مَعَ الْقَصْدِ فِيْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

وضو کرنیوالے کو اچھی طرح وضو کرنے کے ارادے کے ہمراہ انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1054 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِيْ مَنْزِلِهِ، وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ، فَاَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيْرَةٍ فَصُنِعَتْ، وَاَتَتْنَا

1053—وأخرجه البزار 1278 عن محمد بن عثمان بن أبي صفوان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 176 . وأخرج القسم الأول منه عبد الرزاق في المصنف 14636 ، والطبراني 9609 من طريق أبي نعيم، كلاهما عن سفيان الثوري، به. وأخرجه احمد 1/393 من طريق شعبة، عن سماك بن حرب، به، وهذا سند حسن، وأخرجه أيضاً 1/398، والبزار 1277 ؛ طرق عن شريك، عن سماك، به . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 4/84 وقال: رواه البزار، وأحمد، والطبراني في الأوسط، ورجال احمد ثقات وفي الباب عن أبي هريرة، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين في بيعة، أخرجه الترمذي 1231 في البيوع: باب ما جاء في النهي عن بيعتين في بيعة، والنسائي 7/296 في البيوع، والبغوي في شرح السنة 8/142. وعن ابن عمر أخرجه أحمد 1/72، والبزار 1279 . وعن ابن عمرو أخرجه أحمد 2/174، 175، 205، والبغوي في شرح السنة 8/144 .

بِقِنَاعٍ -وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ التَّمْرُ- فَأَكَلْنَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ أَصَبْتُمْ شَيْئًا؟ أَوْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَبَيْنَمَا نَحْنُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ، إِذْ رَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا وَلَّدْتَ؟ قَالَ: بَهْمَةٌ. قَالَ: اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: لَا تَحْسِبَنَّ -وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ- أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، إِنَّ لَنَا غَنَمًا مِائَةً لَا تَزِيدُ، فَمَا وَلَدَتْ بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ، قَالَ: فَطَلِّقْهَا إِذًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةٌ. قَالَ: عِظْهَا، فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ، فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أَمَتَكَ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا. 3:65

❀❀ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں بنومنتفق کے وفد میں شامل ہو کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن آپ ہمیں اپنے گھر میں نہیں ملے۔ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے تھے۔ انہوں نے ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ وہ تیار ہو گیا وہ ہمارے پاس ایک تھال میں کھجوریں لے کے آئی۔ ہم انہیں کھا رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے کوئی چیز کھائی ہے یا میں تمہارے لئے کسی چیز کا حکم دوں۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران چرواہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریاں لے کر ان کے باڑے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بکری تھی جو آواز نکال رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ بچہ پیدا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بچے کی جگہ ایک بکری کو ذبح کر دو پھر

1054– أخرجه الشافعي في مسنده 1/30، 31، وأبو داوٗد 142 في الطهارة: باب في الاستنثار، والبغوي 213، والبيهقي 7/303 في السنن، وفي المعرفة 1/213– 214 من طرق عن يحيى بن سليم، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 4/211، وأبو داوٗد 143، والبيهقي في السنن 1/51– 52 من طريق يحيى بن سعيد القطان، والدارمي 1/179 في الصلاة: باب في تخليل الأصابع، عن أبي عاصم، كلاهما عن ابن جريج، قال: أخبرني إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ، عن أبيه، وهذا إسناد صحيح، فقد صرح ابن جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم 80، ومن طريقه الطبراني 19/215 479 عن ابن جريج، عن إسماعيل بن كثير، به. وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 1/11 و 27، ومن طريقه ابن ماجة 407 في الطهارة وسننها: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، و 448 باب تخليل الأصابع، عن يحيى بن سليم، وأبو داوٗد 2366 في الصوم: باب الصائم يصب عليه الماء من العطش، والترمذي 788 في الصوم: باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، والنسائي 1/66 في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق، و 1/79 باب الأمر بتخليل الأصابع، وابن الجارود في المنتقى 80، والبيهقي 1/76، من طرق عن يحيى بن سليم، به، وصححه ابن خزيمة 150 و 168. وأخرجه مختصراً الطيالسي 1/52 عن الحسن بن علي أبي جعفر، عن إسماعيل بن كثير، به. وأخرجه مختصراً أيضاً عبد الرزاق 79، والنسائي 1/66 و 79، والترمذي 38 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل الأصابع، والبيهقي 1/50 و 1/264 من طرق عن سفيان.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ سمجھنا ہم تمہاری وجہ سے اسے ذبح کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں ہوتی جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہم اس بچے کی جگہ ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جس کی زبان میں کچھ تیزی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے طلاق دے دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا اس سے بچہ بھی ہے اور بڑا پرانا ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے نصیحت کرو اگر اس میں بھلائی ہوگی تو وہ اسے قبول کر لے گی تاہم تم اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جس طرح کنیز کو مارا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو البتہ اگر تم روزے کی حالت میں (ہو تو اس کا حکم مختلف) ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے

1055 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متنِ حدیث): رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّؤُوا وَهُمْ عِجَالٌ. قَالَ: فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ، وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ، لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ. 1:78

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے۔ راستے میں کسی جگہ کچھ لوگ عصر کی نماز کے وقت تیزی سے آگے بڑھے۔ انہوں نے جلد بازی میں

1055–أخرجه مسلم 241 أيضاً، والبيهقي في السنن 1/69، عن إسحاق بن راهويه، عن جرير بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 161 .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/26، ومن طريقه مسلم 241 ، وابن ماجة 450 في الطهارة: باب غسل العراقيب، عن وكيع، وأحمد 2/193، عن وكيع وعبد الرحمٰن بن مهدي، وأبو داؤد 97 في الطهارة: باب في إسباغ الوضوء ، عن مسدد، عن يحيى، والنسائي 1/77 في الطهارة: باب إيجاب غسل الرجلين، عن محمود بن غيلان، عن وكيع، وعن عمرو بن علي، عن عبد الرحمٰن، والطبري 6/133 عن ابن بشار . عن عبد الرحمٰن، و 6/134 عن أبي كريب، عن وكيع، البيهقي 1/69 من طريق عبد الرحمٰن، كلاهما وكيع وعبد الرحمٰن عن سفيان الثوري، عن منصور، به.وأخرجه الطيالسي 3/51، وأحمد 2/201، والطبري 6/133، والطحاوي 1/39، من طريق شعبة، والدارمي 1/179 في الصلاة: باب ويل للأعقاب من النار، من طريق جعفر بن الحارث، والطحاوي 1/38 من طريق زائدة، كلهم عن منصور، به .وأخرجه أحمد 2/205، والطبري 6/134 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن أبي بشر، عن رجل من أهل مكة، عن عبد الله بن عمرو.

وضو شروع کیا۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو ان کی (ایڑیاں) خشک تھیں۔ چمک رہی تھیں وہاں پانی نہیں لگا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْفَرضِ عَلَى الْمُتَوَضیء فِيْ وَضُوْئِهِ الْمَسْحُ عَلَى الرِجْلَيْنِ دُونَ الْغُسْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' وضو کرنے والے شخص پر وضو کے دوران دونوں پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے دھونا فرض نہیں ہے

1056 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ الرَّحَبَةَ، فَدَخَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ، فَاَخَذَ الْاِنَاءَ بِيَمِيْنِهِ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غَسَلَ كَفَّيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ، فَغَرَفَ مِنْهُ مَاءً، فَمَلَاَ فَاهُ، فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ، ثُمَّ اَدْخَلَ الْيُمْنٰى، فَاَفْرَغَ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى، فَغَسَلَهَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ، ثُمَّ اَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ الْاُخْرٰى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهذا وضوء ه 5:2

عبدخیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر صحن میں تشریف لائے ہم بھی

1056- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير خالد بن علقمة، وعبد خير، فقد روى لهما أصحاب السنن وهما ثقتان. وأخرجه البيهقي في السنن 1/47 و 59 باب صفة غسل اليدين، وباب الاختيار في استيعاب الرأس بالمسح، من طريق عباس بن الفضل الأسفاطي، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 112 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 1/67 في الطهارة: باب بأي اليدين يستنثر، والبيهقي في السنن 1/48 و 58و74 من طريق الحسين بن علي الجعفي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/35 من طريق الفريابي، وابن خزيمة في صحيحه 147 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، كلهم عن زائدة بن قدامة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 111، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/50، عن مسدد والنسائي 1/68 في الطهارة: باب غسل الوجه، عن قتيبة، والبغوي في شرح السنة 222 من طريق قتيبة وعبد الواحد بن غياث، والبيهقي 1/68 من طريق يوسف بن يعقوب، كلهم عن أبي عوانة، عن خالد بن علقمة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/38، وأحمد 1/125 من طريق شريك، عن خالد بن علقمة، به. وأخرجه الطيالسي 1/50، ومن طريقه البيهقي 1/50، 51، وأحمد 1/122 عن يحيى بن سعيد، و 139 عن محمد بن جعفر وحجاج، وأبو داوُد 113 عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، والنسائي 1/68 عن سويد بن نصر، عن عبد اللّٰه بن المبارك، و 1/69 عن عمرو بن علي وحميد بن مسعدة، عن يزيد بن زريع، والطحاوي 1/35، عن ابن مرزوق.

ان کے ساتھ آ گئے۔انہوں نے وضو کا پانی منگوایا۔ایک لڑکا ان کے پاس ایک برتن لے کر آیا جس میں پانی موجود تھا اور ایک طشت لے کر آیا۔انہوں نے برتن کو دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اسے تین مرتبہ دھولیا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھو لئے پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر اس میں سے چلو لے کر اپنے منہ میں بھرا اور کلی کی اور ناک صاف کیا۔ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر چہرے کو تین مرتبہ دھولیا دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر کا اور پیچھے والے حصے کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے دائیں پاؤں پر انڈیلا اور اسے دھولیا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اسے باہر نکالا پھر دوسرے پاؤں کو دھویا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو (یعنی وہ یہ چاہتا ہو) کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَمْسَحُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رِجْلَيْهِ فِيْ وَضُوْئِهٖ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے وضو کے دوران اپنے دونوں پاؤں پر مسح کیا تھا

1057 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بن سبرة قال:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- الظُّهْرَ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ لَهٗ كَانَ يَجْلِسُهٗ فِي الرَّحَبَةِ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَاَخَذَ مِنْهُ كفا، فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، وَمَسَحَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ اِنَائِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ حُدِّثْتُ اَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَشْرَبَ اَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ، وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ[2,1]

1057- إسناده صحيح، واخرجه عبد الله بن احمد في زيادات المسند 1/159 من طريق أبي خيثمة، وإسحاق بن إسماعيل، كلاهما عن جرير بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 16 و 202 من طريق جرير، به.وأخرجه الطيالسي 1/51، وأحمد 1/78، و123، و 139، و 144، و 153 و 159، والبخارى 5615 و 5616 ، في الأشربة: باب الشرب قائماً، وابو داؤد 3718 في الأشربة: باب في الشرب قائماً، والنسائي 1/84، 85 في الطهارة: باب صفة الوضوء من غير حدث، والترمذى في الشمائل 210 ، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/34، والبيهقي في السنن 1/75، والبغوى في شرح السنة برقم 3047 ، والطبرى 11326 من طرق عن عبد الملك بن ميسرة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/116، والبيهقي في السنن 1/116 من طريق سفيان وشريك عن السدى، عن عبد خير، عن علي. وصححه ابن خزيمة برقم 200 .وأخرجه أحمد 1/102 من طريق ربعي بن حراش، عن علي.

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر وہ اس بیٹھک کی طرف تشریف لے گئے جہاں وہ کھلے میدان میں بیٹھتے تھے وہ تشریف فرما ہوئے ان کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ انہوں نے اس میں سے ایک چلو لیا اس کے ذریعے کلی کی ناک صاف کیا۔ اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔ اپنے سر کا مسح کیا۔ دونوں پاؤں کا مسح کیا پھر وہ کھڑے ہوئے انہوں نے اس برتن میں بچے ہوئے پانی کو پی لیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی۔ مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں وہ کھڑے ہو کر پانی پئیں۔ حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح میں نے کیا ہے یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے سے باوضو ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الكعب هو العظم الناتیء عَلٰى ظَاهِرِ الْقَدَمِ دُونَ الْعَظْمَيْنِ النَّاتِئَيْنِ عَلٰى جَانِبِهِمَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی جو اس بات کا قائل ہے

کعب سے مراد وہ ہڈی ہے جو قدم کے اوپری حصے پر اُبھری ہوئی ہوتی ہے اس سے مراد وہ دو ہڈیاں نہیں ہیں جو اطراف میں ابھری ہوئی ہوتی ہیں

1058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وهب، قال: أخبرنا يونس، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- دَعَا بِوَضُوْءٍ فتوضا وَغَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثم غسل وجهه ثلاث مرات، ثم غسل يَدَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ) تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. 5:2

حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو اسی طرح دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر اٹھ کر دو رکعات ادا کرے اس دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو'

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

باب 3: وضو کی سنتیں

ذكر وصف إدخال المتوضیء يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ

وضو کرنے والے کے وضو کے آغاز میں وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے کی صفت کا تذکرہ

1060 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ مولى عثمان

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوُضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِیْ هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ ما تقدم من ذنبه. 5:2

حمران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ انہوں نے برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کر کے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر ناک صاف کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر ہر پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر اٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرے ان کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم

1060- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين عدا عمرو بن عثمان وأباه، والأول صدوق، والثاني ثقة. وأخرجه البخاري 164 في الوضوء : باب المضمضة في الوضوء ، والبيهقي 1/48 باب إدخال اليمين في الإناء والغرف بها للمضمضة والاستنشاق، من طريق أبي اليمان، والنسائي 1/65 في الطهارة: باب بأي اليدين يتمضمض، من طريق عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد. وتقدم من طرق أخرى برقم 1058 و 1041 وسبق تخريجها هناك.

نہ ہو تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِدْخَالِ الْمَرْءِ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فِي ابْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ غَسْلِهِمَا ثَلَاثًا اِذَا كَانَ مُسْتَيْقِظًا مِنْ نَوْمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کرلے جب کہ وہ نیند سے بیدار ہوا ہو

1061 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا 2 ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يدخل يده فى الإناء حَتّٰى يَغْسِلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِى اَيْنَ كانت تطوف يده . 2:43

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک پانی میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک انہیں تین دفعہ دھو نہ لے۔ کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ لِلْمُسْتَيْقِظِ ثَلَاثًا قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

بیدار ہونے والے شخص کو برتن میں دونوں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے انہیں تین مرتبہ دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1062 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ، فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِيْ اِنَائِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِى اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. 1:85

1061–وأخرجه أبو داوُد 105 فى الطهارة: باب فى الرجل يدخل يده فى الإناء قبل أن يغسلها، ومن طريقه البيهقى فى السنن 1/46 عن أحمد بن عمرو بن السرح ومحمد بن سلمة المرادى، والدارقطنى 1/50 من طريق بحر بن نصر، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر الروايات الثلاثة التالية.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا تو وہ اس وقت پانی میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک انہیں دھو نہ لے کیونکہ وہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ لِلْمُسْتَيْقِظِ مِنْ نَوْمِهِ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ

نیند سے بیدار ہونے والے کے لئے وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1063 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْئِهِ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يدرى أين باتت يده . 1:55

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے دونوں ہاتھ وضو کرنے سے پہلے دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کا ہاتھ رات کے وقت کہاں رہا؟''

1062- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 1/242، ومسلم 278 في الطهارة: باب كراهية غمس المتوضء وغيره يده المشكوك في نجاستها في الإناء قبل غسلها ثلاث مرات، والنسائي 1/6، 7 في الطهارة: باب تأويل قوله عز وجل: (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ) ، والدارمي 1/196 في الوضوء : باب إذا استيقظ أحدكم من منامه، والبيهقي في السنن 1/45، وفي معرفة السنن والآثار 1/195، والبغوي في شرح السنة برقم 208 ، وابن الجارود 9 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 99 . وأخرجه الترمذي 24 في الطهارة: باب ما جاء إذا استيقظ أحدكم من منامه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسل، وابن ماجة 393 في الطهارة، من طريق الأوزاعي، والنسائي 1/99 في الطهارة: باب الوضوء من النوم، من طريق معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/98 عن عبد الرحيم بن سليمان، وأحمد 2/348 و 382 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به . وأخرجه أحمد 2/265 و 284، ومسلم 278 ، عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/98، وأحمد 2/253و 471، ومسلم 278 ، وأبو داؤد 103 و 104 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46، من طرق عن الأعمش، عن أبي رزين وأبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه الطيالسي 1/51 عن شعبة، عن الأعمش، عن ذكوان، عن أبي هريرة. وأخرجه احمد 1/271، 316، 395، 403، 500، 507، ومسلم 278 من طرق عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف بعده من طريق مالك بن أنس، لم من طريق خالد الحذاء ، ويرد تخريج كل في موضعه.

1063- إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/21 في الطهارة: باب وضوء النائم إذا قام إلى الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/27، وأحمد 2/465، والبخاري 162 في الوضوء : باب الاستجمار وتراً، والبيهقي في السنن 1/45، وفي معرفة السنن والآثار 1/194، والبغوي في شرح السنة 207 .

ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِي يَغْسِلُ الْمُسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهِ يَدَيْهِ بِهِ

اس تعداد کا تذکرہ جس کے مطابق نیند سے بیدار ہونے والا شخص اپنے دونوں ہاتھ دھوئے گا

1064 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثلاث مرات . 1:55

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈبوئے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ مَخَافَةِ النَّجَاسَةِ اِذَا اَصَابَتْ يَدَ الْمَرْءِ عِنْدَ طَوَفَانِهَا مِنْ بَدَنِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ حکم نجاست کے اندیشے کی وجہ سے ہے' جب وہ آدمی کے ہاتھ پر اس وقت لگ جاتی ہے' جب وہ اس کو جسم پر پھیرتا ہے

1065 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يده منه . 1:55

1064- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله: هو ابن المبارك، وخالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وأخرجه أحمد 2/455، ومسلم 278 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46 من طريق بشر بن المفضل، والدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه أبرقم 100 من طريق شعبة، كلاهما عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 1062 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، وبرقم 1063 من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة، به.

1065- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله: هو ابن المبارك، وخالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وأخرجه أحمد 2/455، ومسلم 278 في الطهارة، والبيهقي في السنن 1/46 من طريق بشر بن المفضل، والدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه أبرقم 100 من طريق شعبة، كلاهما عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 1062 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، وبرقم 1063 من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة، به . 2 إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارقطني 1/49، وابن خزيمة في صحيحه برقم 100 عن محمد بن الوليد، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈبوئے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر (رات کے وقت کہاں لگا تھا)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى السِّوَاكِ اِذِ اسْتِعْمَالُهُ مِنَ الْفِطْرَةِ

باقاعدگی سے مسواک کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اس کو استعمال کرنا فطرت کا حصہ ہے

1066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْآدَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَكْثَرْتُ عليكم في السواك . 1:92

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''میں تمہیں مسواک کرنے کی بکثرت تاکید کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ رِضَا اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَسَوِّكِ

مسواک کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے اثبات کا تذکرہ

1067 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بن عبد المؤمن المقرىء ،

1066- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/171، وأحمد 3/143 و 249 عن عبد الصمد وعفان، والبخاري 888 في الجمعة: باب السواك في الجمعة، عن أبي معمر، والنسائي 1/11 في الطهارة: باب الإكثار في السواك، عن حميد بن مسعدة وعمران بن موسى، والدارمي 1/174 في الصلاة: باب في السواك، عن محمد بن عيسى، والبيهقي في السنن 1/35 من طريق أبي معمر، كلهم عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد. وتحرف اسم شعيب في مطبوع مصنف ابن أبي شيبة إلى شعبة .وأخرجه الدارمي 1/174 عن يحيى بن حبان، عن سعيد بن زيد، عن شعيب ابن الحبحاب، به.

1067- إسناده جيد، وعلقه البخاري في صحيحه 4/158 في الصيام: باب سواك الرطب واليابس للصائم، بصيغة الجزم وأخرجه احمد 6/124 عن عفان، والنسائي 1/10 في الطهارة عن حميد بن مسعدة ومحمد بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 1/34 من طريق محمد بن أبي بكر، كلهم عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي في السنن 1/34، من طريق سليمان بن بلال، عن عبد الرحمٰن بن أبي عتيق، عن القاسم بن محمد، عن عائشة. وأخرجه الشافعي في المسند 1/27، وأحمد 6/47، و 62، و 238، والبيهقي 1/34 في السنن ، و 1/187 في المعرفة ، وأبو نعيم في الحلية 7/159، والبغوي في شرح السنة 199 و 200 ، من طرق عن ابن إسحاق، حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي عتيق، عن عائشة، وهذا سند قوي. فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند أحمد 6/47. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/169، وأحمد 6/146، والدارمي 1/174 في الصلاة: باب السواك مطهرة للفم، من طريقين عن إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة الأشهلي، عن داوٗد بن الحصين، عن القاسم بن محمد، عن عائشة. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم 135 ، والبيهقي في السنن 1/34، من طريق ابن جريج.

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی عَتِيقٍ، سَمِعْتُ اَبِی

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. 1:2

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو عَتِيقٍ هٰذَا اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَكْرِ بْنِ اَبِی قُحَافَةَ، لَهُ مِنَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رُؤْيَةٌ، وَهٰؤُلَاءِ اَرْبَعَةٌ فِی نَسَقٍ وَّاحِدٍ، لَهُمْ كُلُّهُمْ رُؤْيَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُو قُحَافَةَ، وَابْنُهُ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَابْنُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُهُ اَبُو عَتِيقٍ، وَلَيْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ فِی هٰذِهِ الأمة غيرهم.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعتیق نامی راوی کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوقحافہ ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے۔ یہ چار افراد ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ (یعنی آپس میں باپ بیٹا اور دادا پوتا ہیں) ان سب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے ابوعتیق (یعنی محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) اس اُمت میں ان حضرات کے علاوہ کسی کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے' (یعنی یہ کہ ان کی چار پشتیں صحابی ہوں)

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَ اُمَّتِهٖ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى السِّوَاكِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ اپنی اُمت کو باقاعدگی سے مسواک کرنے کا حکم دیں

1068 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كل صلاة. 3:34

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ اَرَادَ بِهٖ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَتَوَضَّاُ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ہر نماز کے وقت'' اس سے مراد وہ نماز ہے' جس کے لئے وضو کیا جائے

1069 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سليمان بن بلال، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ مع الوضوء بالسواك عند كل صلاة ۔ 3:34

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

1068– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/66 في الطهارة: باب ما جاء في السواك، ولم يذكر في رواية يحيى عند كل صلاة ، واخرجه البخاري 887 في الجمعة: باب السواك يوم الجمعة، من طريق عبد الله بن يوسف، عن مالك، به. ومن طريق مالك ايضاً أخرجه البيهقي في السنن 1/37، وفي معرفة السنن و الآثار 1/184. واخرجه الشافعي في الأم 1/23، وفي مسنده 1/27، واحمد 2/245، و531، ومسلم 252 ، وابو عوانة 1/191، وابو داؤد 46 ، والنسائي 1/12، والدارمي 1/174، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/44، والبيهقي 1/35، والبغوى 197 وصححه ابن خزيمة 139 . واخرجه من طريق محمد بن عمرو ، عن أبي سلمة عنه: أحمد 2/259 و 287 و 399 و 429، و الطحاوي 1/44، والترمذي 22 .واخرجه من طريق عبيد الله بن عمر، عن سعيد بن أبي سعيد المقبرى عنه أحمد 2/433، وابن ماجة 287 ، والطحاوى 1/44، وأخرجه البيهقي 1/36 بلفظ لولا ان أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع الوضوء وصححه الحاكم 1/146 على شرطهما ووافقه الذهبي، واخرجه الطيالسي في مسنده 2328 بلفظ عند كل صلاة ومع كل وضوء وفي سنده أبو معشر واسمه نجيح بن عبد الرحمن، وهو ضعيف.وأخرجه مالك 1/66 عن ابن شهاب الزهرى، عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف، عنه بلفظ مع كل وضوء ومن طريق مالك أخرجه احمد في المسند 2/460 و 517، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/43، والبيهقي في السنن 1/35، وفي المعرفة 1/185، وابن خزيمة في صحيحه برقم واخرجه أحمد 2/400 من طريق سعيد بن أبي هلال، وأخرجه احمد 2/509، والطحاوى 1/43، والبيهقي 1/36 من طريق ابن إسحاق، حدثني سعيد بن أبي سعيد، عن عطاء مولى ام صُبَيَّةَ، عن أبي هريرة.

1069– إسناده حسن، يعقوب بن حميد حسن الحديث، و من فوقه من رجال الشيخين غير ابن عجلان، فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة وهو صدوق .وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/97 وقال: رواه البزار، وفيه معاوية ابن يحيى الصدفي، وهو ضعيف

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْمُرَ اُمَّتَهُ بِهٰذَا الأمر

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ حکم دینے کا ارادہ کیا تھا

1070 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بِسِنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ، فَاِنَّهُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ عَزَّ وجل. 4:34

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم پر مسواک کرنا لازم ہے کیونکہ یہ منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يَسْتَاكَ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَشِمُهُمْ فِيهِ

امام کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رعایا کی موجودگی میں مسواک کرے جبکہ امام کو اس میں الجھن محسوس نہ ہو

1071 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، فَكِلَاهُمَا سَاَلَا الْعَمَلَ، قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّا لَا -اَوْ لَنْ- نَسْتَعِيْنَ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ، لٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ اَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. 4:11

1070- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن الحافظ قال في التلخيص 1/60 بعدما أورده عن ابن حبان: والمحفوظ عن عبيد الله بن عمر بهذا الإسناد بلفظ لولا أن اشق.... رواه النسائي وابن حبان، لكن يشهد له الحديث 1067 فانظره.

1071- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه النسائي 1/9، 10 في الطهارة: باب هل يستاك الإمام بحضرة رعيته، عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/409، والبخاري 6923 في استتابة المرتدين: باب حكم المرتد، ومسلم 3/1456- 1457 1733 15 في الأمارة: باب النهي عن طلب الإمارة، وأبو داؤد 1354 في الحدود: باب الحكم فيمن ارتد.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ اشعر قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو افراد بھی تھے۔ان میں سے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا میرے بائیں طرف تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سرکاری ذمہ داری کی درخواست کی۔میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔انہوں نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ان کے ذہن میں کیا ہے' اور مجھے بھی یہ اندازہ نہیں ہوا کہ یہ کسی سرکاری ذمہ داری کا مطالبہ کریں گے۔(حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں) گویا کہ میں اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ کے نیچے مسواک تھی۔جسے آپ چبا رہے تھے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم اپنے (ریاستی) کاموں میں ایسے شخص کو مامور نہیں کریں گے جو اس (عہدے) کا طالب گار ہو البتہ تم چلے جاؤ''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیج دیا' اور پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھجوایا۔

ذِكْرُ اسْتِنَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ قِيَامِهٖ لِمُنَاجَاةِ حَبِيْبِهٖ جَلَّ وَعَلَا

(رات کے وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کے وقت اٹھنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک کرنے کا تذکرہ

1072 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

1072– إسناده صحيح على شرطهما، منصور هو ابن المعتمر، وحصين هو ابن عبد الرحمٰن السلمي، وأبو وائل: شقيق بن سلمة، وأخرجه أحمد 5/402، وابن ماجة 286 في الطهارة وسننها: باب السواك، عن على بن محمد، وابن خزيمة في صحيحه برقم 136 من طريق يوسف بن موسى، ثلاثتهم عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/402، ومسلم 255 47 في الطهارة: باب السواك، والنسائي 3/212 في قيام الليل: باب ما يفعل إذا قام من الليل من السواك، والبيهقي في السنن 1/38 من طريق عبد الرحمٰن بت مهدى، عن سفيان بن عيينة، به. وصححه ابن خزيمة أيضاً برقم 136 . وأخرجه أحمد 5/382 عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/169 من طريق زائدة، وأحمد 5/407 عن عبيدة بن حميد، والبخارى 245 في الوضوء : باب السواك، ومسلم 255 ، والنسائي 1/8 في الطهارة: باب السواك إذا قام من الليل، والبيهقي في معرفة السنن والآثار 1/188، مَن طريق جرير، ثلاثتهم عن منصور، به. وأخرجه ابن ابي شيبة 1/168، ومن طريقه مسلم 255 46 ، والبيهقي في السنن 1/38، عن هشيم، وأحمد 5/407، والطيالسي 1/48، والنسائي 3/212، والدارمي 1/175، من طريق شعبة، وأحمد 5/390 من طريق زائدة، والبخارى 1136 في التهجد: باب طول القيام في صلاة الليل، من طريق خالد بن عبد الله، أربعتهم عن حصين، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/168، وأحمد 5/397، ومسلم 255 ، وابن ماجة 286 ، والبغوى في شرح السنة 202 من طريق أبي معاوية وابن نمير، عن الأعمش، عن أبي وائل، به.وسيرد برقم 1075 من طريق محمد بن كثير، عن سفيان، به.

اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ وَّحُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ الليل يشوص فاه بالسواك.5:1

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے (وقت نوافل ادا کرنے) کے لئے بیدار ہوتے تو آپ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے“۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِنَانِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1073 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ، وَطَرَفُ السواك على لسانه، وهو يقول عاعا.5:1

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مسواک کررہے تھے مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا۔ آپ عاعا کی آواز نکال رہے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَسْتَعْمِلَ الْاِسْتِنَانَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ بَيْتَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ گھر میں داخل ہونے کے بعد مسواک کرے

1074 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا بن مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ،

1073– إسناده صحيح على شرط مسلم، أحمد بن عبدة الضبي من رجال مسلم ومن فوقه على شرطهما وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 141 . وأخرجه النسائي 1/8 في الطهارة: باب كيف يستاك، عن أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 244 في الوضوء : باب السواك، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 203 عن أبي النعمان، ومسلم 254 في الطهارة، عن يحيى ابن حبيب الحارثي، وأبو داؤد 49 في الطهارة، عن مسدد وسليمان بن داؤد العتكي، والبيهقي 1/35 في السنن عن طريق عارم، كلهم عن حماد بن زيد، به.

1074– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 253 44 في الطهارة: باب السواك، وأحمد 6/188، وأبو عوانة 1/192، وابن خزيمة في صحيحه 134 ، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد . وأخرجه احمد 6/192 عن وكيع، عن سفيان، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/168، ومن طريقه ابن ماجة 290 في الطهارة: باب السواك، عن شريك، وأحمد 6/110 و 182 و 237 من طريق شريك، عن المقدام بن شريح، به . وأخرجه أحمد 6/41، 42، ومسلم 253 ، وأبو داؤد 51 في الطهارة: باب الرجل يستاك بسواك غيره، والنسائي 1/13 في الطهارة: باب السواك في كل حين، والبيهقي في السنن 1/34، والبغوى في شرح السنة 201 ، من طرق عن مسعر، عن المقدام بن شريح، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ بيته يبدأ بالسواك 5:47

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَبْدَاَ بِالسِّوَاكِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب وہ رات کے وقت بیدار ہو تو پہلے مسواک کرے

1075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ. 5:47

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ جَمْعِ الْمَرْءِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي وَضُوئِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے وہ وضو کے دوران کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جمع کرلے

1076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1075- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري 889 في الجمعة: باب السواك يوم الجمعة، وأبو داؤد 55 في الطهارة: باب السواك لمن قام من الليل، والبيهقي في السنن 1/38، من طريق محمد بن كثير، عن سفيان، عن منصور وحصين بهذا الإسناد. وتقدم برقم 1072 من طريق وكيع، عن سفيان، به، فانظره.

1076- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه الدارمي 1/177 في الصلاة: باب الوضوء مرة مرة، والحاكم 1/150، والبيهقي في السنن 1/50، من طريق أبي الوليد هشام بن عبد الملك، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/29، والنسائي 1/73 في الطهارة: باب مسح الأذنين، والبيهقي 1/72 في السنن، و 1/220 و 225 في المعرفة، وابن خزيمة في صحيحه برقم 171، من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/268، والبخاري 140 في الوضوء: باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة، والبيهقي 1/53 و 72 من طريق سليمان بن بلال، عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه عبد الرزاق 126 عن معمر، و 127 عن داؤد بن قيس، والطيالسي 1/53 من طريق خارجة بن مصعب، وأبو داؤد 137 في الطهارة: باب الوضوء مرتين، والبيهقي في المعرفة 1/222، وفي السنن 1/73، من طريق هشام بن سعد، والبيهقي في السنن 1/73 من طريق ورقاء، كلهم عن زيد بن أسلم، به. وصححه الحاكم 1/147 و 150 و 151، ووافقه الذهبي. وسيورده المؤلف برقم 1078 و 1086 من طريق ابن عجلان، عن زيد بن أسلم، به، وبرقم 1095 من طريق سفيان الثوري، عن زيد بن أسلم، به، ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مرة، وجمع بين المضمضة والاستنشاق. 4:1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جمع کرلیا (یعنی ایک ہی چلو کے ساتھ یہ دونوں کام کئے)

ذكر وصف المضمضة والاستنشاق للمتوضيء فِيْ وَضُوْئِهٖ

وضو کرنے والے کیلئے وضو کے دوران کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے طریقے کا تذکرہ

1077 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَّاءٍ، فَاَكْفَاَ عَلٰى يَدِهٖ، فَغَسَلَ يَدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مَرَّتَيْنِ، اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإناء فغسل رجليه إلى الكعبين. 5:12

عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں اس وقت عمرو بن ابوحسن کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے وضو کے پانی کا برتن منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ

1077 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري 186 في الوضوء: باب غسل الرجلين إلى الكعبين، عن موسى، و 192 باب مسح الرأس مرة، عن سليمان بن حرب، ومسلم 235 في الطهارة: باب في وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الرحمٰن بن بشر العبدي، عن بهز، والبيهقي في السنن 1/50 و 80 من طريق سليمان بن حرب، ومعلى بن أسد، كلهم عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/8، وأحمد 4/40، والترمذي 47 في الطهارة: باب فيمن يتوضأ بعض وضوئه مرتين وبعضه ثلاثاً، والنسائي 1/72 في الطهارة: باب عدد مسح الرأس، والدارقطني 1/81 و 82، وابن خزيمة في صحيحه برقم 156 و 172، والبيهقي في السنن 1/63، من طريق سفيان بن عيينة. وأخرجه أحمد 4/39 و 42، والبخاري 191 في الطهارة: باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة، ومسلم 235 18، وأبو داؤد 119 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والترمذي 28 باب المضمضة والاستنشاق من كف واحد، والدارمي 1/177 باب الوضوء مرتين مرتين، والبيهقي في السنن 1/50، والبغوي في شرح السنة 224، من طريق خالد بن عبد الله، عن عمرو بن يحيى، به. وأخرجه الطيالسي 1/51 عن خارجة بن مصعب، والبخاري 199 باب الوضوء من التور، ومسلم 235 من طريق سليمان بن بلال، والدارقطني 1/82 من طريق محمد بن فليح، ثلاثتهم عن عمرو، به. وسيورده المؤلف برقم 1084 من طريق مالك بن أنس، عن عمرو بن يحيى، به، وبرقم 1093 من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، عن عمرو بن يحيى، به، وبرقم 1085 من طريق حبان بن واسع، عن أبيه، عن عبد الله بن زيد. ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

پر انڈیلا انہوں نے اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا اور تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر کیا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے اپنے سر کا مسح کیا۔ وہ ہاتھ آگے سے پیچھے لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لئے۔

ذكر إباحة المضمضة والاستنشاق بغرفة واحدة للمتوضىء

وضو کرنیوالے کیلئے ایک ہی چلو کے ذریعے وضو کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1078 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حدثنا بن إدريس، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَغَرَفَ غَرْفَةً، (فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً)، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَبَاطِنِ اُذُنَيْهِ وَظَاهِرِهِمَا، وَاَدْخَلَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رجله اليسرى. 5:12

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک چلو میں پانی لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے ایک چلو لیا اور اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ نے ایک چلو لیا اپنے دائیں بازو کو دھویا پھر آپ نے ایک چلو لیا اور بائیں بازو کو دھویا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے سر کا اور اپنے کان کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا پھر آپ نے اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کیں پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں پاؤں کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور بائیں پاؤں کو دھویا۔

1078- إسناده حسن، ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس الأودي، روى له الستة، وابن عجلان: هو محمد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه 148 عن عبد الله بن سعيد، بهذا الإسناد. وما بين حاصرتين مستدرك منه ومن النسائي. وأخرجه النسائي 1/74 في الطهارة: باب مسح الأذنين مع الرأس وما يستدل به على انهما من الرأس، عن مجاهد بن موسى، والترمذي 36 مختصراً، عن هناد، كلاهما عن ابن إدريس، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/10 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به. وتقدم برقم 1076 من طريق الدراوردي، عن زيد بن أسلم، به، وسيرد برقم 1086 من طريق ابن أبي شيبة، عن ابن إدريس.

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِسْتِنْشَاقِ لِلْمُتَوَضِّيءِ إِذَا أَرَادَ الْوُضُوْءَ

وضو کرنے والا شخص جب وضو کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کے ناک میں پانی ڈالنے کے طریقے کا تذکرہ

1079 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قال: حدثنا خالد بن علقمة الهمداني

(متن حدیث): قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ - رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ - الرَّحْبَةَ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ، فَجَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ: ائْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ، فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ. قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ. قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ، فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ. ثُمَّ أَخَذَ بيده اليمنى الإناء، فأفرغ على يده اليسرى - كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى غَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، قَالَ: فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى - فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنْ مَّاءٍ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طَهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طَهُوْرِ نَبِيِّ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهٰذَا طَهُوْرُهُ. 5:12

۞۞ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد میدان میں تشریف لائے۔ آپ میدان میں تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے لڑکے سے کہا میرے پاس وضو کا پانی لے کر آؤ وہ لڑکا آپ کے پاس پانی کا برتن اور طشت لے کر آیا۔ عبد خیر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بیٹھے ہوئے آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن پکڑا اور اس کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے ہر مرتبہ میں انہوں نے برتن میں ہاتھ داخل نہیں کیا' یہاں تک کہ انہوں نے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھو لئے پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور دائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا۔ انہوں نے یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا یہاں تک کہ اسے ڈبو دیا' یہاں تک کہ انہوں نے

1079- يقال: نثر ينثر، وانتثر ينتثر، واستنثر يستنثر: إذا استنشق بأنفه الماء الذي في يده، ثم استخرج ما فيه من أذى. 2 إسناده صحيح، وتقدم برقم 1056، وسبق تخريجه هناك.

اس میں موجود پانی سمیت نکالا اور اپنے بائیں ہاتھ پر مسح کیا۔ انہوں نے اپنے سر کا مسح دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے دائیں پاؤں پر پانی ڈالا پھر اسے بائیں ہاتھ کے ذریعے تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ سے دھویا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا۔ اس میں سے ایک چلو لیا اور اسے پی لیا پھر یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے جو شخص اللہ کے نبی کے وضو کے طریقے کو دیکھنا چاہتا ہو تو یہ آپ کے وضو کا طریقہ ہے۔

ذكر استحباب صك الوجه بالماء للمتوضىء عِنْدَ اِرَادَتِهٖ غَسْلَ وَجْهِهٖ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وضو کرنے والا شخص جب اپنے چہرے کو دھونے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے چہرے پر پانی کے ذریعے چھپکا مارے

1080 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بن عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلِيٌّ بَيْتِي، وَقَدْ بَالَ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَجِئْنَاهُ بِقَعْبٍ يَاْخُذُ الْمُدَّ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا اَتَوَضَّاُ لَكَ وضوء رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ. قَالَ: فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْمَاءَ فَصَكَّ بِهٖ وَجْهَهٗ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وضوئه.5:2

❁❁ عبیداللہ خولانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے وہ پیشاب کر چکے تھے۔ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا ہم ایک بڑے برتن میں آپ کے پاس پانی لے کر آئے جس میں ایک مد پانی آ جاتا ہے۔ اسے آپ کے سامنے رکھا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (ضرور ایسا کریں) راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ دھوئے۔ انہوں نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا ناک کو صاف کیا پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر اسے اپنے چہرے پر چھپکا مار کر (دھویا) یہاں تک کہ انہوں نے پورا وضو کیا۔

1080–وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 153 .وأخرجه أحمد 1/82 ومن طريقه البيهقي في السنن 1/74 عن إسماعيل ابن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 117 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/53، 54، عن عبد العزيز بن يحيى الحراني، عن محمد بن سلمة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/32 و 34 و 35 من طريق عبدة بن سليمان.

ذکر الاستحباب للمتوضیء تَخْلِيْلُ لِحْيَتِهٖ فِيْ وُضُوْئِهٖ

وضوکرنے والے کیلئے وضو کے دوران اپنی داڑھی کا خلال کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1081- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ عُثْمَانَ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ- تَوَضَّاَ، فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. 5:2

ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال کیا پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذکر استحباب دلك الذراعين للمتوضیء فِيْ وُضُوْئِهٖ

وضوکرنے والے کیلئے وضو کے دوران اپنے ہاتھوں کو ملنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1082- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذراعيه. 5:2

عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ اپنے دونوں بازو مل رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دَلْكَ الذِّرَاعَيْنِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ فِي الْوُضُوْءِ اِنَّمَا يَجِبُ

1081- حديث صحيح لغيره، عامر بن شقيق، ضعفه ابن معين، وقال النسائي: ليس به باس، وذكره المؤلف في الثقات، وقد روى عنه شعبة، وهو لا يروى إلا عن ثقة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/13، ومن طريقه أخرجه الدارقطني 1/86 باب ما روى في الحث على المضمضة والاستنشاق والبداء ة بهما أول الوضوء .وأخرجه عبد الرّزاق 125 ومن طريقه أخرجه الترمذى 31 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل اللحية، وابن ماجة 430 في الطهارة: باب ما جاء في تخليل اللحية، والبيهقي في السنن 1/54، عن إسرائيل، بهذا الإسناد . قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح . ونقل في التهذيب 5/69 عن العلل الكبير 1/115 للترمذى، قال البخارى: أصحُّ شيء في التخليل عندى حديث عثمان، قلت: إنهم يتكلمون في هذا، فقال: هو حسن. وأخرجه الدارمى 1/178، 179 في الوضوء : باب في تخليل اللحية، والدارقطني 1/86 و91، والبيهقي في السنن 1/63 باب التكرار في مسح الرأس، وابن الجارود 72 من طرق عن إسرائيل، به . وصححه ابن خزيمة برقم 151 ، و 152 ،ورواه الحاكم 1/149، وقال: هذا إسناد.

ذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ الَّذِىْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ يَسِيْرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کلائیوں کو ملنے کا جو طریقہ ہم نے بیان کیا ہے یہ اس وقت ضروری ہوتا ہے جب آدمی کے پاس وضو کرنے کے لئے پانی زیادہ ہو

1083 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كريب، قال: حدثنا بن اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُتِىَ بِثُلُثَىْ مُدٍّ مَاءً فتوضأ، فجعل يدلك ذراعيه.5:2

عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ آپ نے وضو کیا اور آپ نے اپنے دونوں بازوؤں کو ملا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَسْحِ الرَّاْسِ اِذَا اَرَادَ الْمَرْءُ الْوُضُوْءَ

جب آدمی وضو کا ارادہ کرے تو سر پر مسح کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1084 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ –وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى–: هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِىْ كَيْفَ

1083– إسناده صحيح، وأخرجه البيهقي في السنن 1/196 من طريق إبراهيم بن موسى الرازي، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/196 أيضاً من طريق أبي خالد الأحمر ومعاذ بن معاذ، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 94 في الطهارة: باب ما يجزىء من الماء في الوضوء، ومن طريقه أخرجه البيهقي 1/196، من طريق غندر محمد بن جعفر، عن شعبة، عن حبيب بن زيد، عن عباد بن تميم، عن جدته، وهي أم عمارة أن النبي صلى الله عليه وسلم. ونقل البيهقي عن أبي زرعة الرازي قوله: الصحيح عندي حديث غندر.

1084– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أبو داوُد 118 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ 1/18 في الطهارة: باب العمل في الوضوء ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق برقم 5، وأحمد 4/38 و 39، والشافعي 1/28، والبخاري 185 في الوضوء: باب مسح الرأس كله، ومسلم 235 في الطهارة، والترمذي 32 في الطهارة: باب ما جاء في مسح الرأس أنه يبدأ بمقدم الرأس إلى مؤخره، والنسائي 1/71 باب حد الغسل، وباب صفة مسح الرأس، وابن ماجة 434 في الطهارة: باب ما جاء في مسح الرأس، وابن خزيمة في صحيحه 155 و 157 و 173، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/30، والبيهقي في معرفة السنن والآثار 1/212، وفي السنن 1/59، والبغوي في شرح السنة 223. وانظر ما بعده. وتقدم برقم 1077 من طريق وهيب بن خالد، عن عمرو بن يحيى، به، وسيرد برقم 1093 من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، عن عمرو، به.

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بدأ بمقدم رَأْسَهُ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يتوضأ.

عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔ کیا آپ یہ کر کے دکھا سکتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے' تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی انڈیلا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دو' دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے سر کا دونوں ہاتھوں کے ذریعے مسح کیا۔ وہ ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے۔ انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا تھا پھر پیچھے گدی تک ہاتھ لے کر گئے پھر وہ اسے واپس اسی جگہ لے کر آئے جہاں سے آغاز کیا تھا پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذكر الاستحباب أن يكون مسح الرأس للمتوضىء بماء جديد غير فضل يده

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ سر کا مسح وضو کرنے والے شخص کو نئے پانی سے کرنا چاہئے جو بازوؤں کے پانی کے علاوہ ہو

1085 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يده، وغسل رجليه حتى أنقاهما.

1085– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/41، ومسلم 336 في الطهارة: باب في وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو داوٗد 120 في الطهارة: باب صفة وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والترمذي 35 في الطهارة: باب ما جاء أنه يأخذ لرأسه ماءً جديداً، والبيهقي في السنن 1/65، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 154 ، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/39 و 40 عن موسى بن داوٗد، و 4/41 عن الحسن بن موسى، و 4/42 من طريق عبد الله بن المبارك، والدارمي 1/180 باب ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأخذ لرأسه ماء جديداً، عن يحيى بن حسان. كلهم عن ابن لهيعة، عن حبان بن واسع، به.

حبان بن واسع اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا۔ اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا۔ دوسرے کو بھی اسی کی مانند (تین مرتبہ) دھویا۔ اپنے سر کا مسح ہاتھ پر موجود پانی کے علاوہ اضافی پانی لئے بغیر کیا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ انہیں اچھی طرح صاف کیا۔

ذكر استحباب مسح المتوضىء ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهِ بِالْاِبْهَامَيْنِ وَبَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ

وضو کرنے والے کے لئے وضو کے دوران کانوں کے ظاہری حصے کا انگوٹھے کے ذریعے اور اندرونی حصے کا شہادت کی انگلی کے ذریعے مسح کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1086 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حدثنا بن إدريس، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ فَغَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ، وَخَالَفَ بِاِبْهَامَيْهِ اِلٰى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ، فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً، فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ اليسرى.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چلو میں پانی لیا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں بازو کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے بائیں بازو کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا۔ ان کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلیوں کے ذریعے مسح کیا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو باہر والے حصے پر رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور اپنے دائیں پاؤں کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا اور بائیں پاؤں کو دھویا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو کے دوران انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1086– إسناده حسن، من أجل محمد بن عجلان، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/9 و 18 و 21 و 31، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 439 في الطهارة وسننها: باب ما جاء في مسح الأذنين، والبيهقي في السنن 1/55 و 73. وتقدم برقم 1076 من طريق الدراوردي عن زيد بن أسلم، وبرقم 1078 من طريق عبد الله بن سعيد، عن ابن إدريس، به، وسيرد برقم 1095 من طريق سفيان الثوري، عن زيد بن أسلم، به، فانظره.

1087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ، قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إلا أن تكون صائما . 1:95

ﷺ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو۔ انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو اگر تم روزے کی (حالت میں ہو تو حکم مختلف ہے)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِالتَّخْلِيْلِ بين الأصابع

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے انگلیوں کے درمیان خلال کرنے کا حکم دیا گیا ہے

1088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ يَتَوَضَّؤُوْنَ عِنْدَ الْمَطْهَرَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ للأعقاب من النار . 1:95

ﷺ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تھے۔ وہ لوگ اس وقت وضو خانے میں وضو کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو کیونکہ میں نے حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے"۔

1087- إسناده جيد، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/27، وقد تقدم مطولاً 1054 فانظر تخريجه ثَمَّت.

1088- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 4/409 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/26، ومن طريقه أخرجه مسلم 242 29 في الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، عن وكيع، عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 4/430 و 498 عن يحيى وحجاج، والبخاري 165 في الوضوء : باب غسل الأعقاب، عن آدم بن أبي إياس، والنسائي 1/77 في الطهارة: باب إيجاب غسل الرجلين، من طريق يزيد بن زريع وإسماعيل، والدارمي 1/179 عن هاشم بن القاسم، والطحاوي 1/38 من طريق وهب وعلي ابن الجعد، كلهم عن شعبة، به .وأخرجه عبد الرزاق 62 ومن طريقه أحمد 4/284 عن معمر، عن محمد بن زياد، به. وأخرجه أحمد 4/406 و 407 عن عفان، و 466، 467 عن عبد الرحمن بن مهدي، و 482 عن وكيع، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، عن محمد بن زياد، به .وأخرجه أحمد 4/228 عن هشيم، عن شعيب، عن محمد بن زياد، به . وأخرجه مسلم 242 28، والبيهقي في السنن 1/69 عن عبد الرحمن ابن سلام الجمحي، عن الربيع بن مسلم، عن محمد بن زياد، به .وأخرجه مختصراً عبد الرزاق 63 ومسلم 242 30، وأحمد 2/282 و389، والترمذي 41 في الطهارة، وابن خزيمة 162 والطحاوي 1/38 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنِ ابْتِدَاءِ الْمَرْءِ فِي وُضُوئِهِ بفيه قبل غسل اليدين

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی وضو کرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ دھونے کی بجائے چہرہ دھونے سے آغاز کر دے

1089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا جُبَيْرٍ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ، وَقَالَ: تَوَضَّاْ يَا اَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَاَ بِفِيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْدَاْ بِفِيكَ فَاِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَاُ بِفِيْهِ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِوَضُوْءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ براسه وغسل رجليه. 2:43

❁❁ عبدالرحمان بن جندب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوجبیر کندی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے وضو کا پانی لانے کے لئے حکم دیا' اور ارشاد فرمایا: اے ابوجبیر! تم جاؤ اور وضو کرو انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے آغاز کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اپنے منہ کے ذریعے آغاز نہ کرو' کیونکہ کافر شخص اپنے منہ کے ذریعے آغاز کرتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے انہیں اچھی طرح صاف کیا پھر آپ نے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر دائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھو لئے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ وَانْتِبَاسِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

وضو کرتے ہوئے اور لباس پہنتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے دائیں طرف والے اعضاء سے آغاز کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

1089- إسناده جيد رجاله رجال مسلم، ما عدا صحابي أبا جبير واسمه: نفير بن مالك بن عامر الحضرمي، وفد على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وعداده في أهل الشام. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/36 -37 عن بحر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي أيضاً 1/37، والدولابي في الكنى 1/23، والبيهقي في السنن 1/46 -47، من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد.

مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا لَبِسْتُمْ، وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ، فَابْدَؤُوا بِمَيَامِنِكُمْ. 1:78

توضیح مصنف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو' تو اپنے دائیں طرف والے حصے سے آغاز کرو''۔

ذِكْرُ مَا لِلْمَرْءِ اَنْ يَسْتَعْمِلَ فِي اَسْبَابِهِ كُلِّهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات (مستحب ہے) کہ وہ تمام کاموں میں دائیں طرف سے آغاز کرے

1091 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ: فِيْ طُهُوْرِهِ، وَتَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ. 5:47

قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ بِوَاسِطَ يقول: يحب التيامن—وَذَكَرَ شَاْنَهُ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ—: شَهِدْتُهُ بِالْكُوفَةِ يقول: يحب التيامن ما استطاع.

1090– إسناده جيد رجاله رجال مسلم، ما عدا صحابي أبا جبير واسمه: نفير بن مالك بن عامر الحضرمي، وفد على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وعِداده في اهل الشام. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/36– 37 عن بحر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي أيضاً 1/37، والدولابي في الكنى 1/23، والبيهقي في السنن 1/46– 47، من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد. 2 حديث صحيح، عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي، ترجمه المؤلف في الثقات 8/380، فقال: عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد الرحمٰن البجلي من أهل حران. كنيته ابو عثمان، يروى عن زهير بن معاوية وموسى بن أعين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين وقد توبع عليه» وباقي رجاله ثقات رجال الستة. وأخرجه أحمد 2/354، عن الحسن بن موسى، وأحمد بن عبد الملك، وأبو داوُد 4141 في اللباس: باب في الانتعال، وابن ماجة 402 في الطهارة: باب التيمن في الوضوء، من طريق أبي جعفر النفيلي، ثلاثتهم عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 176. وأخرجه الترمذى 1766 في اللباس: باب ما جاء في القمص، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، والبغوى في شرح السنة 3156 من طريق يحيي بن حماد، كلاهما عن شعبة، عن الأعمش، به، ولفظه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لبس ثوباً بدأ بميامنه وإسناده صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/415 عن أبي معاوية، عن الأعمش، به، موقوفاً على ابى هريرة بلفظ إذا لبست فابدأ باليمنى، وإذا خلعت فابدأ باليسرى وفي الباب عَنْ عَآئِشَةَ في الحديث الآتي.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ہو سکے وضو کرتے ہوئے جوتا پہنتے ہوئے کنگھی کرتے ہوئے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں میں نے اشعث نامی راوی کو واسط میں یہ بیان کرتے سنا۔

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) دائیں طرف کو پسند کرتے تھے پھر انہوں نے تمام معاملات کا ذکر کیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے انہیں کوفہ میں یہ کہتے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ہو سکے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

وضو کو تین' تین مرتبہ کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1092 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَوَضَّاُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔4:1

مطلب بن حطب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تین مرتبہ وضو کرتے تھے اور اس بات کی

1091– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو الأشعث: هو سليم بن حنظلة أبو الشعثاء المحاربي الكوفي، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 179 . وأخرجه النسائي 1/78 في الطهارة: باب بأي الرجلين يبدأ بالغسل، و 8/185 في الزينة: باب التيامن في الترجل، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2/127، وأحمد 6/94 عن بهز، و 6/130 عن عفان، و 6/147 عن محمد بن جعفر، و 6/202 عن يحيى، والبخاري 168 في الوضوء : باب التيمن في الوضوء والغسل، عن حفص بن عمر، و 426 في الصلاة: باب التيمن في دخول المسجد وغيره، عن سليمان بن حرب، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 216 ، والبخاري 5380 في الأطعمة: باب التيمن في الأكل وغيره، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، و 5854 في اللباس: باب يبدأ بالنعل باليمنى، عن حجاج بن منهال، و 5926 باب الترجيل والتيمن فيه، عن أبي الوليد، ومسلم 268 67 في الطهارة: باب التيمن في الوضوء وغيره، عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، وأبو داؤد 4140 في اللباس: باب في الانتعال عن حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم، والبيهقي في السنن 1/216 من طريق بشر بن عمر وأبي عمر الحوضي، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/210 عن وكيع، عن أبيه، ومسلم 268 26 عن يحيى بن يحيى التميمي، عن أبي الأحوص، والترمذي 608 في الصلاة: باب ما يستحب من التيمن في الطهور، وابن ماجة 401 في الطهارة: باب التيمن في الوضوء ، عن هناد بن السري، عن أبي الأحوص، كلاهما عن أشعث بن سليم، بهذا الإسناد.

1092– رجاله ثقات، وفي سماع المطلب من عبد الله بن عمر خلاف، وحبان: هو ابن موسى بن سوار المروزي الكشميهني، وعبد الله: هو ابن المبارك، وأخرجه النسائي 1/62، 63 في الطهارة: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/372 من طريق روح، و 2/8، وابن ماجة 4414 في الطهارة: باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن الأوزاعي بهذا الإسناد.

نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے۔

ذكر إباحة غسل المتوضىء بَعْضَ اَعْضَائِهِ شَفْعًا وَّبَعْضَهَا وِتْرًا فِيْ وُضُوْئِهِ

وضو کرنے والے کے لئے وضو کے دوران بعض اعضاء کو جفت تعداد میں اور بعض اعضاء کو طاق تعداد میں دھونے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1093 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ الْخُوَارِزْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِي الْبَيْتِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَاَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَتَوَضَّاَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ رَاْسَهُ، فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. 5:2

❀❀ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں گھر میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا میں پیتل کے بنے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ دونوں بازو دو مرتبہ دھوئے پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' آپ ہاتھ کو آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے آگے لے کے آئے اور آپ نے دونوں پاؤں دھوئے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْتَصِرَ مِنْ عَدَدِ الْوُضُوْءِ عَلٰى مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وضو کی تعداد میں دو دو مرتبہ پر اکتفاء کرے۔

1094 -(سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ جُوصَا اَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زيد بن الحباب، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عن الأعرج عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توضأ مرتين مرتين. 4:1

1093- إسناده صحيح، صالح بن مالك الخوارزمي أبو عبد الله، قال الخطيب في تاريخ بغداد 9/316: كان صدوقاً، وباقي رجاله على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 4/40 عن هاشم بن القاسم، والبخاري 197 في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المِخْضَب والقَدَح والخشب والحجارة، عن أحمد بن يونس، والدارمي 1/177 باب الوضوء مرتين، عن يحيى بن حسان. وتقدم من طرق أخرى برقم 1077 و 1084 و 1085 واستوفي تخريج كل طريق في موضعه.

1094- إسناده حسن، وابن ثوبان هو عبد الرحمٰن بن ثابت مختلف فيه، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/11، وأبو داوُد 136 في الطهارة: باب الوضوء مرتين، والترمذي 43 في الطهارة: باب ما جاء في الوضوء مرتين مرتين، والبيهقي في السنن 1/79 من طرق عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا إسناد صحيح، وصححه الحاكم 1/150 ووافقه الذهبي، وفي الباب ما يشهد له عن عبد اللّٰه بن زيد عند البخاري 158، وأحمد 4/41، وعن ابن عمر عند الحاكم 1/150.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''دومرتبہ'' وضو کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْتَصِرَ فِي الْوُضُوْءِ عَلٰى مَرَّةٍ مَرَّةٍ اِذَا اَسْبَغَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وضو کے دوران ایک مرتبہ دھونے پر اکتفاء کرے جبکہ وہ ایک مرتبہ میں اچھی طرح دھولے۔

1095 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فتوضأ مرة مرة.4:1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ایک مرتبہ'' (بھی) وضو کیا۔

1095– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داؤد 138 في الطهارة: باب الوضوء مرة مرة، عن مسدد، والترمذي 42 في الطهارة: باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، عن محمد بن بشار، والنسائي 1/62 في الطهارة، عن محمد بن المثنى، وابن ماجة 411 في الطهارة: باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، عن أبي بكر بن خلاد الباهلي، كلهم عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 128 ، والبخاري 157 في الوضوء : باب الوضوء مرة مرة، عن محمد بن يوسف، والدارمي 1/177 عن أبي عاصم، و 1/180 عن قبيصة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/29 من طريق أبي عاصم، والبيهقي 1/73 من طريق القاسم بن محمد الجرمي، و 1/80 من طريق عبد الرزاق، والبغوي في شرح السنة 226 من طريق المؤمل بن إسماعيل كلهم عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 1076 و 1078 و 1086 من طرق أخرى وسبق تخريجها عندها.

بَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

باب4: نواقض وضو کا بیان

1096 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، في غزوة ذات الرقاع، فأصاب رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ امْرَاَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا اَتَى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَلَمَّا اُخْبِرَ، حَلَفَ لَا يَنْتَهِي حَتّٰى يُهْرِيْقَ فِيْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَمًا، فَخَرَجَ يَتْبَعُ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ؟ فَانْتُدِبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَرَجُلٌ من الأنصار قالا: نَحْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فكونا بفم الشِّعْبِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ نَزَلُوْا اِلٰى شِعْبٍ مِنَ الْوَادِي، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ اِلٰى فَمِ الشِّعْبِ، قَالَ الْاَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: اَيُّ اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اَكْفِيَكَ اَوَّلَهُ اَوْ اٰخِرَهُ؟ قَالَ: اكْفِنِيْ اَوَّلَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ، فَنَامَ، وَقَامَ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّي، وَاَتَى زَوْجُ الْمَرْاَةِ، فَلَمَّا رَاَى شَخْصَ الرَّجُلِ، عَرَفَ اَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، فَوَضَعَهُ، وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّي، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّي، ثُمَّ عَادَ لَهُ الثَّالِثَةَ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ، فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ اَهَبَّ صَاحِبَهُ، وَقَالَ: اجْلِسْ، فَقَدْ اُتِيتُ، فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ نَذِرَ بِهِ، هَرَبَ، فَلَمَّا رَاَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْاَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَفَلَا اَهْبَبْتَنِيْ اَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ فِيْ سورة أقرأها، فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا حَتّٰى اُنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ، رَكَعْتُ فَآذَنْتُكَ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ اُضَيِّعَ ثَغْرًا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهِ، لَقَطَعَ نَفْسِي قبل أن

1096– إسناده ضعيف، عقيل بن جابر لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَرِوِ عنه غير صدقة بن يسار، وباقي رجاله ثقات، وعلق البخاري في صحيحه 1/280 طرفاً منه بصيغة التمريض أخرجه أحمد 3/343، 344، وأبو داوُد 198 في الطهارة. باب الوضوء من الدم، من طريقين عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/359 عن يعقوب، عن أبيه، عن محمد بن إسحاق، به. وأخرجه الدارقطني 1/223، والبيهقي في السنن 1/140 من طريقين عن يونس بن بكير، عن ابن إسحاق، به. وصححه ابن خزيمة برقم 36 .

أقطعها أو أنفذها. 4:50

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں روانہ ہوئے مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیوی کو قتل کر دیا (یا اسے نقصان پہنچایا) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے تو اسی دوران اس عورت کا شوہر وہاں آ چکا تھا۔ جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا۔ جب اسے اس بارے میں بتایا گیا' تو اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ اس وقت تک باز نہیں آئے گا' جب تک حضرت محمد کے ساتھیوں میں سے کسی کا خون نہیں بہائے گا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کرتے ہوئے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور ارشاد فرمایا: آج رات کون یہاں ہماری پہرے داری کرے گا۔ تو مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے خود کو پیش کیا۔ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایسا کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھاٹی کے سرے پر رہنا راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وادی کی گھاٹی میں پڑاؤ کر لیا جب یہ دونوں صاحبان گھاٹی کے سرے کی طرف جانے کے لئے نکلے' تو انصاری شخص نے مہاجر سے کہا آپ کو کیا پسند ہے' میں رات کے کون سے حصے میں آپ کی جگہ کفایت کروں۔ ابتدائی حصے میں' یا آخری حصے میں؟ تو مہاجر نے کہا اس کے ابتدائی حصے میں کفایت کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: مہاجر شخص لیٹ کر سو گیا۔ انصاری اٹھ کر نماز ادا کرنے لگا' اس دوران اس عورت کا شوہر آیا جب اس نے ایک شخص کے ہیولے کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ لوگوں کا پہرے دار ہے۔ اس نے ایک تیر مارا وہ جا کر اس انصاری کو لگا۔ انصاری نے اس تیر کو نکال کے ایک طرف رکھا اور کھڑا ہو کے نماز ادا کرتا رہا پھر اس شخص نے انصاری کو دوسرا تیر مارا وہ بھی اسے لگا۔ انصاری نے اسے باہر نکالا اور کھڑا ہو کے نماز ادا کرتا رہا۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ تیر مارا وہ بھی اسے لگا۔ انصاری نے اسے باہر نکالا اور اسے ایک طرف رکھ دیا پھر وہ رکوع میں گیا پھر اس نے سجدہ کیا پھر اس نے اپنے ساتھی کو بیدار کیا اور کہا اٹھو! کہ مجھ پر حملہ ہو گیا ہے' تو وہ (مہاجر) فوراً اٹھ گیا جب اس شخص نے ان دو آدمیوں کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اسے مشکل پیش آ جائے گی' تو وہ شخص بھاگ گیا۔ جب مہاجر نے انصاری کا بہتا ہوا خون دیکھا تو بولا: سبحان اللہ! جب اس نے تمہیں پہلی مرتبہ تیر مارا تھا' تو تم نے اس وقت مجھے بیدار کیوں نہیں کیا' تو انصاری نے جواب دیا: میں ایک سورۃ کی تلاوت کر رہا تھا' تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے ختم کرنے سے پہلے درمیان میں ہی منقطع کر دوں لیکن جب اس نے مسلسل مجھے تیر مارے تو میں رکوع میں چلا گیا۔ میں نے تمہیں اطلاع دی اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کی حفاظت کا حکم دیا ہے میں اسے ضائع کر دوں گا' تو میرے اس سورۃ کو ختم کرنے سے پہلے میری جان چلی جاتی یا پھر یہ ہے' میں اسے مکمل کر لیتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْقَيْءَ يَنْقُضُ الطَّهَارَةَ سَوَاءً كَانَ مِلْءَ الْفَمِ اَوْ لَمْ يكن

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قے وضو کو توڑ دیتی ہے

خواہ وہ منہ بھر کے آئے یا منہ بھر کے نہ ہو

1097 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن إسحاق بن خزيمة، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بن أبى كثير، اَنَّ بن عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَدَّثَهُ، اَنَّ مَعْدَانَ بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: صَدَقَ أنا صببت له وُضُوْءًا. 5:9

معدان بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر کے روزہ ختم کر دیا تھا (راوی کہتے ہیں) پھر میری ملاقات مسجد دمشق میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے یعنی (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ النَّوْمَ لَا يُوجِبُ الْوُضُوْءَ عَلَى النَّائِمِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ بعض حالتوں میں نیند سونے والے شخص پر وضو کو لازم نہیں کرتی ہے

1098 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حدثنا بن جُرَيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: لِعَطَاءٍ اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ لِلْعَتَمَةِ اِمَّا اِمَامًا وَّاِمَّا خَلْوًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اعْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَالَ عُمَرُ رضى اللّٰه تَعَالٰى عَنْهُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْآنَ تَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا هٰكَذَا. 3:34

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ لوگ سو گئے پھر وہ بیدار ہو گئے۔ پھر وہ سو گئے پھر بیدار ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

1097 - إسناده صحيح، وابو موسى: هو محمد بن المثنى، وابن عمرو الأوزاعى هو عبد الرحمٰن، وهو عند ابن خزيمة 1956 بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى السنن الكبرى، كما فى تحفة الأشراف 8/234، والحاكم 1/426 من طريق أبى موسى محمد بن المثنى، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه البغوى فى شرح السنة 160 من طريق عبد الصمد، به. وأخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/96 من طريق عبد الوارث، به.

عرض کی: نماز، نماز تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) گویا کہ یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اسے اسی طرح ادا کریں (یعنی عشاء کی نماز کو اسی وقت میں ادا کریں)۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ كان فى أول الإسلام

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ روایت ابتداءِ اسلام کے بارے میں ہے

1099 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عبد الرزاق، حدثنا ابن جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ،

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شُغِلَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَنْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ، حَتّٰى رَقَدْنَا فِى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ يَنْتَظِرُ اَحَدٌ مِنَ

1098– إسناده صحيح على شرطهما، عمرو بن علي هو الفلاس، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد، وعطاء: هو ابن ابي رباح. وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم 1532 في باب مواقيت الصلاة. وأخرجه عبد الرزاق 2112 عن ابن جريج، بهذا الإسناد، ومن طريق عبد الرزاق– أخرجه البخاري 571 في المواقيت: باب النوم قبل العشاء لمن غلب، ومسلم 642 في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والطبراني في الكبير 11424، والبيهقي 1/449. وأخرجه الحميدي 492، والبخاري 7239 في التمني: باب ما يجوز من اللو، والنسائي 1/266 في المواقيت: باب ما يستحب من تأخير العشاء، من طريق سفيان، عن ابن جريج، به وصححه ابن خزيمة 342. وأخرجه النسائي 1/265 من طريق حجاج، عن ابن جريج، به. وأخرجه الطبراني 11358 من طريق عبيد الله بن عمر القواريري، عن عون ابن معمر، عن إبراهيم الصائغ، عن عطاء، عن ابن عباس. وسيورده المؤلف بعده من طريق ابن جريج، عن نافع، عن ابن عمر. وسيورده برقم 1533 في باب الصلاة، من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو ابن دينار، عن عطاء، عن ابن عباس. ويخرج في موضعه.

1099– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 348. وأخرجه مسلم 639 221 في المساجد ومواضع الصلاة: باب وقت العشاء وتأخيرها، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. وهو في مصنف عبد الرزاق برقم 2115، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/88، والبخاري 570 في المواقيت: باب النوم قبل العشاء لمن غلب. وصححه ابن خزيمة أيضاً 347 من طريق محمد بن بكر البرساني، عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 2/126 عن سريج، عن فليح، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق 2116. ومن طريقه أخرجه ابن خزيمة في صحيحه 342، والبزار 376، عن معمر، عن الزهري،، عن سالم، عن ابن عمر. وسيورده المؤلف برقم 1537 في باب الصلاة، من طريق الحكم بن عتيبة، عن نافع، عن ابن عمر. ويخرج من طريقه هنالك. وفي الباب عن ابن مسعود عند عبد الله بن الإمام أحمد في زوائد المسند 1/396، وأبي يعلى 250/2، والطيالسي 333، وأحمد 1/423، والنسائي 2/18، والطبراني في الكبير 10283، والبزار 375.

اَهْلِ الْاَرْضِ الصَّلَاةَ غيركم . 3:34

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مصروف رہے یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں ہی سو گئے پھر ہم بیدار ہو گئے پھر ہم سو گئے پھر بیدار ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت روئے زمین میں تمہارے علاوہ کوئی شخص (اس) نماز کا انتظار نہیں کر رہا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرُّقَادَ الَّذِيْ هُوَ النُّعَاسُ لَا يُوجِبُ عَلٰى مَنْ وُجِدَ فِيْهِ وُضُوْءًا وَّاَنَّ النَّوْمَ الَّذِيْ هُوَ زَوَالُ العقل بوجب عَلٰى مَنْ وُجِدَ فِيْهِ وُضُوْءًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ''رقاد'' یعنی اُونگھ اس شخص پر وضو کو لازم نہیں

کرتی ہے جس میں یہ پائی جائے اور نیند سے مراد وہ چیز ہے جو عقل کو زائل کر دے اور جس شخص میں یہ پائی جائے گی یہ اس پر وضو کو لازم کر دے گی

1100 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي: مَا حَاجَتُكَ؟ قُلْتُ لَهُ: ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ، قَالَ: فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: حَكَّ فِيْ نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بعد الغائط والبول، وكنت امرأ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ –اَوْ مُسَافِرِيْنَ– اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أيام

1100– إسناده حسن، عاصم: هو ابن بهدلة حديثه حسن، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه عبد الرزاق 759، والشافعي 1/33، وابن أبي شيبة 1/177، 178، والحميدي 881، وأحمد 4/239 و 240، والنسائي 1/83 في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، وابن ماجة 478 في الطهارة وسننها: باب الوضوء من النوم من طريق ابن أبي شيبة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/82، والبيهقي في السنن 1/276، والطبراني 7353، وابن خزيمة في صحيحه 17، والبغوي في شرح السنة 161 من طرق عن سفيان بن عيينة، به.وأخرجه عبد الرزاق 792، والنسائي 1/83، عن سفيان الثوري، عن عاصم، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه الطبراني 7351 .وأخرجه عبد الرزاق 793 عن معمر، عن عاصم، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/239، 240، والدارقطني 1/196، 197، والطبراني 7352، وابن خزيمة في صحيحه 193 .وأخرجه الطيالسي 1166، والترمذي 96 في الطهارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، والنسائي 1/83، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/82، والطبراني في الصغير 1/91، وفي الكبير 7347 و 7348 و 7349 و 7350 و 7354 و 7355 إلى 7388، والبغوي 162، من طريق عن عاصم، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، ونقل عن البخاري أنه أحسن شيء في هذا الباب.وأخرجه الطحاوي 1/82 عن نصر بن مرزوق.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الرُّقَادُ لَهُ بِدَايَةٌ وَنِهَايَةٌ، فَبِدَايَتُهُ النُّعَاسُ الَّذِي هُوَ اَوَائِلُ النَّوْمِ، وَصِفَتُهُ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كُلِّمَ فِيهِ يَسْمَعُ، وَاِنْ اَحْدَثَ، عَلِمَ اِلَّا اَنَّهُ يَتَمَايَلُ تَمَايُلًا. وَنِهَايَتُهُ زَوَالُ الْعَقْلِ، وَصِفَتُهُ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَحْدَثَ فِي تِلْكَ الْحَالَةِ لَمْ يَعْلَمْ، وَاِنْ تَكَلَّمَ لَمْ يَفْهَمْ. فَالنُّعَاسُ لَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ عَلٰى اَحَدٍ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ عَلٰى اَيِّ حَالَةٍ كَانَ النَّاعِسُ، وَالنَّوْمُ يُوجِبُ الْوُضُوءَ عَلٰى مَنْ وُجِدَ عَلٰى اَيِّ حَالَةٍ كَانَ النَّائِمُ. عَلٰى اَنَّ اسْمَ النَّوْمِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النُّعَاسِ، وَالنُّعَاسُ عَلَى النَّوْمِ، وَمَعْنَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا بِقَوْلِهِ: (لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ) (البقرة: 255) وَلَمَّا قَرَنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي خَبَرِ صَفْوَانَ بَيْنَ النَّوْمِ، وَالْغَائِطِ، وَالْبَوْلِ، فِي اِيجَابِ الْوُضُوءِ مِنْهَا، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فُرْقَانٌ، وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَلِيلُ اَحَدِهِمَا اَوْ كَثِيرُهُ اَوْجَبَ عَلَيْهِ الطَّهَارَةَ، سَوَاءٌ كَانَ الْبَائِلُ قَائِمًا، اَوْ قَاعِدًا، أو راكعا، أو ساجداً، كان كانت كُلُّ مَنْ نَامَ بِزَوَالِ الْعَقْلِ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ، سَوَاءٌ اخْتَلَفَتْ اَحْوَالُهُ، اَوِ اتَّفَقَتْ، لِاَنَّ الْعِلَّةَ فِيهِ زَوَالُ الْعَقْلِ لَا تَغَيُّرُ الْاَحْوَالِ عَلَيْهِ، كَمَا اَنَّ الْعِلَّةَ فِي الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وُجُودُهُمَا لَا تَغَيُّرُ اَحْوَالِ الْبَائِلِ وَالْمُتَغَوِّطِ فِيهِ.

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تمہیں کیا کام ہے۔ میں نے ان سے گزارش کی علم کا حصول انہوں نے فرمایا: فرشتے طالب علم کی طلب سے راضی ہوکر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ میں نے کہا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں میں آپ کے پاس اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب ہم لوگ سفر کی حالت میں ہوں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے تاہم پاخانہ یا پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو ختم ہونے کی صورت میں ہم موزے نہ اتاریں)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) رقاد (یعنی سونے) کا ایک آغاز ہے اور ایک اختتام ہے۔ اس کا آغاز وہ اونگھ ہے جو نیند کے شروع میں ہوتی ہے اور اس کی حالت یہ ہوتی ہے اس دوران اگر آدمی کے ساتھ کلام کیا جائے تو وہ سن لیتا ہے اور اگر وہ بے وضو ہو جائے تو اسے یہ پتہ ہوتا ہے البتہ اگر وہ ایک طرف ڈھلک جائے (تو معاملہ مختلف ہے) اور اس کا اختتام عقل (یعنی شعور) کا زائل ہو جانا ہے۔ اور اس کی حالت یہ ہوتی ہے جب آدمی اس حالت کے دوران بے وضو ہو جائے تو اسے پتہ نہیں چلتا اور اگر اس کے ساتھ کلام کیا جائے تو اسے سمجھ نہیں آتا تو اونگھ کسی بھی شخص پر وضو کو لازم نہیں کرتی۔ خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔ خواہ اونگھنے کی حالت کوئی سی بھی ہو جبکہ نیند وضو کو لازم کر دیتی ہے۔ خواہ وہ کسی بھی حالت میں پائی جائے جو سونے والے کی ہوتی ہے۔ اس کے ہمراہ بعض اوقات لفظ نوم (یعنی نیند) کا اطلاق نعاس (یعنی اونگھ) پر بھی ہوتا ہے اور لفظ نعاس کا اطلاق لفظ نوم پر بھی ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں کا معنی مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان فرق کو بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اسے اونگھ نہیں آتی ہے اور نیند بھی نہیں آتی ہے''۔

تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفوان کی نقل کردہ روایت میں نیند، پاخانے اور پیشاب کو وضو لازم کرنے والی چیزوں میں شامل کرلیا تو جس طرح پیشاب اور پاخانے میں کوئی فرق نہیں ہے یہ دونوں جس کسی سے بھی صادر ہوں گے خواہ وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ تو ایسے شخص پر وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔ خواہ پیشاب کرنے والا شخص بیٹھ کر کرے یا کھڑا ہو کر کرے یا رکوع کی حالت میں کرے یا سجدے کی حالت میں کرے تو ہر وہ شخص جس کی عقل زائل ہو جائے اور وہ سو جائے تو اس پر وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔ خواہ اس کی حالتوں میں اختلاف ہو یا حالتوں میں اتفاق ہو کیونکہ اس میں بنیادی علت عقل کا زائل ہو جانا ہے۔ حالت کا تبدیل ہونا بنیادی علت نہیں ہے۔ جیسا کہ پیشاب اور پاخانے میں علت ان دونوں کا پایا جانا ہے۔ پیشاب کرنے والے یا پاخانہ کرنے والے کی حالت کا متغیر ہونا (علت نہیں) ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ

مذی کے خروج پر نماز کے وضو کی طرح وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1101 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ،عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ،

اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهِ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنَّ عِنْدِيْ ابْنَتَهُ وَاَنَا اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ، قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ، فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ . 1:78

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: مَاتَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ بِالْجُرُفِ، سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ . وَمَاتَ سليمان بن يسار اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ، وَقَدْ سَمِعَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ المقداد وهو بن دون عشر سنين.

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں کہ جب وہ اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے (تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے) تو ایسے شخص پر کیا بات لازم ہو گی (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی)' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

1101– رجاله ثقات إلا أن في السند انقطاعاً سقط منه ابن عباس، لأن سليمان بن يسار لم يسمع من المقداد ولا من علي، وقد أخرجه مسلم 303 19 ، وابن خزيمة 22 ، والنسائي 1/214، والبيهقي في معرفة السنن 1/292، من طريق ابن وهب، .وهو في الموطأ 1/40 في الطهارة: باب الوضوء من المذي، ومن طريق مالك عن أبي النضر، عن سليمان، عن المقداد أخرجه الشافعي 1/23، وعبد الرزاق 600 ، وأحمد 6/5، وأبو داؤد 207 في الطهارة: باب في المذي، والنسائي 1/97 و215 في الطهارة، وابن ماجة 505 ، وابن الجارود 5 ، والبيهقي في السنن 1/115، وفي المعرفة 1/291، وابن خزيمة برقم 21 وسيعيده المؤلف برقم 1106 . ولابن أبي شيبة 1/90 من طريق هشيم.

صاحب زادی میری اہلیہ ہے۔اس لئے مجھے خود ان سے حیا آتی ہے۔حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب وہ شخص اس طرح کی صورت حال پائے' تو اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود رضی اللہ عنہ کا انتقال **33** ہجری میں ہوا جبکہ سلیمان بن یسار کا انتقال **94** ہجری میں ہوا جس وقت سلیمان بن یسار نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا تھا۔اس وقت ان کی عمر ۱۰ سال سے کم تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ اَرَادَ بِهِ: فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "وہ اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے" اس سے مراد یہ ہے وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے

1102 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ، فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، وإذا رأيت الماء ، فاغتسل . **1:78**

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَ رسول الله، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن هٰذَا الْحُكْمِ فَسَاَلَهُ وَاَخْبَرَهُ، ثُمَّ اَخْبَرَ الْمِقْدَادُ عَلِيًّا بِذٰلِكَ، ثُمَّ سَاَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَمَّا اَخْبَرَهُ بِهِ الْمِقْدَادُ حَتّٰى يَكُونَا سُؤَالَيْنِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى

1102– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه النسائي 1/112 في الطهارة: باب الغسل من المني، من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داوُد الطيالسي 4: 1, عن زائدة، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/92 عن حسين بن علي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/46 من طريق عبد الله بن رجاء ، كلاهما عن زائدة، به .وأخرجه أحمد 1/145 عن يزيد، عن شريك، وأبو داوُد 206 في الطهارة: باب في المذي، عن قتيبة بن سعيد، عن عبيدة بن حميد، كلاهما عن الركين بن الربيع، به .في شرح معاني الآثار 1/46، والبيهقي في السنن 1/115، والبغوي في شرح السنة 159 من طرق عن الأعمش، عن منذر الثوري، عن ابن الحنفية، عن علي . وصححه ابن خزيمة برقم 19 .وأخرجه عبد الرزاق 602 و 603 ، وأحمد 1/126، وأبو داوُد 208 و 209 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن علي .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/90، وأحمد 1/87 و109 و111، 112 و 121، والترمذي 114 في الطهارة: باب ما جاء في المني والمذي، وابن ماجة 504 ، والطحاوي 1/46 من طرق عن يزيد بن أبي زياد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ علي .وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه 23 ، والطحاوي 1/46، من طريق عبيدة بن حميد، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت.

اَنَّهُمَا كَانَا فِيْ مَوْضِعَيْنِ اَنَّ عِنْدَ سُؤَالِ عَلِيِّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَهُ بِالْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْمَنِيِّ، وَلَيْسَ هٰذَا فِيْ خَبَرِ الْمِقْدَادِ. يَدُلُّكَ هٰذَا عَلٰى اَنَّهُمَا غير متضادين.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھولو اور جب تم پانی (یعنی منی کو دیکھو) تو تم غسل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اس بات کی ہدایت کی ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا حکم دریافت کریں۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے انہیں بتایا پھر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جس کے بارے میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا' تو یہ دو سوال ہوں گے جو دو مختلف موقعوں پر کئے گئے۔ اور اس بات کی دلیل یہ دونوں سوال مختلف موقعوں پر کئے گئے تھے۔ یہ ہے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ تو آپ نے منی کے نزول کے وقت انہیں غسل کرنے کا حکم دیا تھا اور یہ بات حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے۔ یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی کہ یہ دو مختلف احادیث ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ غَسْلَ الذَّكَرِ للذى لَا يُجْزِءُ بِهٖ صَلَاتَهٗ دُوْنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِءُ عَنْ نَضْحِ الثَّوْبِ لَهٗ

اس بات کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مذی کے خروج کی وجہ سے شرم گاہ کو دھونے سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوجاتا جب کہ وضو نہ کیا گیا ہو' نیز وضو کرنا کپڑے پر پانی چھڑکنے کی جگہ کفایت کرجاتا ہے

1103 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

1103– إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/91، وأبو داوُد 210 فى الطهارة: باب فى المذى، والترمذى 115 فى الطهارة: باب فى المذى يصيب الثوب، وابن ماجة 506 فى الطهارة: باب الوضوء من المذى، والدارمى فى الوضوء 1/184، والطحاوى 1/47 من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح نعرفه إلا من حديث محمد بن إسحاق. وقوله: ترى هو بضم التاء بمعنى تظن، وبفتحها بمعنى تبصر.

(متن حدیث): كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً، فَكُنْتُ أُكْثِرُ الْاِغْتِسَالَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ . فَقُلْتُ: فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ؟ قَالَ: يَكْفِيكَ اَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى اَنَّهُ اَصَابَهُ . 1:78

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے مذی کی وجہ سے مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ مجھے اس کی وجہ سے بکثرت غسل کرنا پڑتا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ سے تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے۔ میں نے عرض کی: اگر یہ میرے کپڑے پر لگ جائے' تو پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے' تم چلو میں پانی لو اور اسے اپنے کپڑے پر اس جگہ چھڑک لو جہاں تمہیں نظر آ رہا ہے کہ یہ لگی ہوئی ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمُمْذِيْ وَالاغْتِسَالِ عَلَى الْمُمْنِي

مذی خارج کرنے والے پر وضو' اور منی خارج کرنے والے پر غسل لازم ہونے کا تذکرہ

1104 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْمَاءَ، فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّاْ، وإذا رأيت المني فاغتسل . 3:65

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم پانی (مذی) کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لو اور جب تم منی دیکھو تو تم غسل کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا

1104- إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو في صحيحه 269 في الغسل: باب غسل المذي والوضوء منه، عن أبي الوليد الطيالسي، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 158 ، وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/46 من طريق عبد الله بن رجاء ، والطيالسي 1/44، ثلاثتهم عن زائدة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/129، والنسائي 1/96 في الطهارة: باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذي، وابن خزيمة في صحيحه 18 ، وابن الجارود 6 ، من طرق عن أبي بكر بن عياش، عن أبي حصين، به. ولفظه: عن علي قال: كنت رجلاً مذاة، فأمرت رجلاً يسأل النبي صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته-، فسأل، فقال: توضأ واغسل ذكرك ، ولم يرد عند من ذكرنا جملة: وإذا رأيت المني فاغتسل .وانظر تخريج الحديث المتقدم برقم 1102 و 1101 .

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھا) کہ یہ روایت ابوعبدالرحمٰن سلمی کی نقل کردہ اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

1105 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ القاسم، عن بن اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ: يَغْسِلُ مذاكيره ويتوضأ . 3:65

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنی شرمگاہ کو دھولے اور وضو کرلے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَّظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہوا) کہ یہ روایت ان دو روایات کے خلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

1106 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلُ اللهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنْ عِنْدِيْ ابْنَتَهُ وَاَنَا اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ. قَالَ: الْمِقْدَادُ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ، فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ 3:65

1105- رجاله رجال الشيخين غير إياس بن خليفة، وأخرجه النسائي 1/97 في الطهارة: باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذي، والطحاوي 1/45 من طريقين عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق. وأخرجه بنحوه الحميدي 39، والنسائي 1/97، والطحاوي 971/ من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن عطاء، عن عائش بن أنس، عن علي.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ يَتَوَهَّمُ بَعْضُ الْمُسْتَمِعِيْنَ لِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ، مِمَّنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَّظَانِّهِ، وَلَا دَارَ فِي الْحَقِيْقَةِ عَلٰى اَطْرَافِهِ، اَنْ بَيْنَهَا تَضَادًّا اَوْ تَهَاتُرًا، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِيْ خَبَرِ اِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ اَنَّهُ اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ خَبَرِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَمَرَ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ بَيْنَهَا تَهَاتُرٌ، لِاَنَّهُ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُونَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ، ثُمَّ اَمَرَ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَهُ، فَسَاَلَهُ، ثُمَّ سَاَلَ بِنَفْسِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ اَنَّ مَتْنَ كُلِّ خَبَرٍ يُخَالِفُ مَتْنَ الْخَبَرِ الْآخَرِ، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ. وَفِيْ خَبَرِ اِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ: اَنَّهُ اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّاُ، وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْمَنِيِّ الَّذِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَخَبَرُ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ سُؤَالٌ مُسْتَاْنَفٌ، فَيَسْاَلُ اَنَّهُ لَيْسَ بالسؤالين الأولين اللذين ذَكَرْنَاهُمَا، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ الْمِقْدَادِ: اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَاِنَّ عِنْدِيْ ابْنَتَهُ. فَذٰلِكَ مَا وَصَفْنَا، عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ اَسْئِلَةٌ مُتَبَايِنَةٌ، فِيْ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ، لِعِلَلٍ مَوْجُوْدَةٍ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ اَوْ تهاتر.

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے' تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص پر کیا چیز لازم ہوگی (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی میری اہلیہ ہے۔ اس لئے مجھے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرے تو اسے اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لینا چاہئے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان روایات کو سننے والے بعض ایسے افراد جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا اور حقیقت کو اس کے اپنے دائرے میں نہیں گھمایا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں' ان روایات کے درمیان تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے' کیونکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کی نقل کردہ روایت میں یہ ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جبکہ ایاس بن خلیفہ کی نقل کردہ روایت میں ہے' انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

1106– رجاله ثقات إلا أنه منقطع، وأخرجه أبو داؤد 207 فـي الطهارة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد. وهو مكرر الحديث 1101 وانظر الحديثين قبله.

سوال کریں جبکہ سلیمان بن یسار کی نقل کردہ روایت میں ہے انہوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں۔ حالانکہ ان روایات کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ اس بات کا احتمال موجود ہے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار کو یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ پھر آپ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں تو انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بذاتِ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا ہو۔

میں نے جو چیز ذکر کی ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے ان میں سے ہر روایت کا متن دوسری روایت کے متن سے مختلف ہے۔ کیونکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جب پانی کو دیکھو تو غسل کرو''۔

ایاس بن خلیفہ کی روایت میں الفاظ ہیں ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار کو یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے۔

اس روایت میں منی کا تذکرہ نہیں ہے جو ابوعبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت میں ہے جبکہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود کی نقل کردہ روایت میں مذکور ہے انہوں نے پہلے سوال کیا تھا تو یہ پہلے والے دو سوالات نہیں ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے تو اس کی منی خارج ہوتی ہے تو ایسے شخص پر کیا بات لازم ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہے۔ میں (اس لئے براہ راست آپ سے یہ سوال نہیں کر سکتا) تو ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ مختلف سوالات ہیں جو مختلف مواقعوں پر کئے گئے جن کی اپنی مخصوص علتیں ہیں۔ ان کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ وَالاغْتِسَالِ مِنَ الْمَنِيِّ

مذی کے خروج پر وضو اور منی کے خروج پر غسل لازم ہونے کا تذکرہ

1107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ

1107- إسناده صحيح، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم 20 عن بشر بن معاذ العقدي، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/92، وأحمد 1/109، وأبو داؤد 206 في الطهارة: باب في المذي، والنسائي 1/111 في الطهارة: باب الغسل من المني، من طريق عبيدة بن حميد، به. وتقدم برقم 1102 من طريق زائدة بن قدامة، عن الركين بن الربيع، به، واستوفى هناك تخريجه من طرقه فانظره.

بْنُ حُمَيْدٍ الْحَذَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ:

كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَجَعَلْتُ اَغْتَسِلُ فِي الشِّتَاءِ حَتّٰى تَشَقَّقَ ظَهْرِي، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ ذُكِرَ لَهُ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْىَ، فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، وَتَوَضَّاْ وضوءك للصلاة، وإذا نضحت الماء فاغتسل . 4:49

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی' میں اس کی وجہ سے سردی کے موسم میں غسل کرتا تھا' تو اس کی وجہ سے میری پشت کو تکلیف کا شکار ہونا پڑتا تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' یا آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کرو اور جب تم پانی چھڑکو (یعنی منی خارج ہو) تو تم غسل کرلو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ مِنْ لَمْسِ الْمَرْءِ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' آدمی اپنی محرم خواتین کو چھولے' تو اس سے وضو واجب نہیں ہوتا

1108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، في الإناء الواحد. 5:18

1108- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم 319 41 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، والنسائي 1/127 في الطهارة: باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للغسل، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 319 41، وأبو عوانة 1/295، والبيهقي في السنن 1/193؛ من طرق عن الليث، به. وأخرجه الشافعي 1/20، وعبد الرزاق 1027، والحميدي 159، والطيالسي 1/42، وابن أبي شيبة 1/35، وأحمد 6/37 و 127 و 199، والبخاري 250 في الغسل: باب غسل الرجل مع امرأته، ومسلم 319 41 في الحيض، وأبو داؤد 238 في الطهارة: باب في مقدار الماء الذي يجزء في الغسل، والنسائي 128 في الطهارة: باب ذكر الدلالة على أنه لا وقت في ذلك، وابن ماجة 376 في الطهارة: باب الرجل والمرأة يغتسلان من إناء واحد، والدارمي 1/191 و 192، وابن الجارود 57، والبيهقي في السنن 1/187؛ من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/230، والبخاري 263، والبيهقي 1/187، 188، من طريقين عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق 1031، وابن أبي شيبة 1/35، وأحمد 6/191 و 192 و 201، والبخاري 299، وأبو داؤد 77، والنسائي 1/129، والبيهقي 1/189، من طريق سفيان، عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وأخرجه الدارقطني 1/52 من طرق عن حارثة، عن عمرة، عن عائشة. وأخرجه الدارقطني 1/52 أيضاً من طريق أبي الزبير، عن عُبيد بن عمير، عَنْ عَآئِشَةَ وأخرجه من طرق أخرى عن عائشة: ابن أبي شيبة 1/35، وأحمد 6/30 و 43 و 64 و 103 و 129 و 157 و 171، ومسلم 321 43 و 44.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کرلیا کرتی تھیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُلَامَسَةَ مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ لَا تُوجِبُ الْوُضُوْءَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' محرم خواتین کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا

1109 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّي، وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ ابْنَتِهِ، فَكَانَ اِذَا قَامَ، حَمَلَهَا، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا. 5:10

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ لیتے تھے حالانکہ آپ نے سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوتا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے' تو انہیں اٹھا لیتے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تھے' تو انہیں ایک طرف (یعنی کھڑا کر دیتے تھے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى نَفْيِ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ اِذَا كَانَتْ مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' خاتون کو چھونے سے وضو لازم نہیں ہوتا جبکہ وہ خاتون محرم ہو

1110 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُلُوسٌ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ، وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ صَبِيَّةٌ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ

1109- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم 543 41 في المساجد، وأبو داؤد 917 في الصلاة: باب العمل في الصلاة، كلاهما عن القعنبي، عن مالك، به، وهو في الموطأ 1/170 في قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/295، 296 و 353، والبخاري 516 في الصلاة: باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، والنسائي 3/10 في السهو: باب حمل الصبايا في الصلاة، والدارمي 1/316 في الصلاة: باب العمل في الصلاة . وأخرجه أحمد 5/296 و 297 و304 و 310 و 311، والطيالسي 1/109، والشافعي 1/96، والحميدي 422، ومسلم 543 42، والنسائي 3/10، والطبراني في الكبير 22/ 1066 و 1067 و 1068 و 1069 و 1070 و 1071 من طرق عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به.

عَلٰى عَاتِقِهِ، يَضَعُهَا اِذَا رَكَعَ، وَيُعِيدُهَا عَلٰى عَاتِقِهِ اِذَا قَامَ، حَتّٰى قضى صلاته يفعل ذلك بها.

❀❀ عمرو بن سلیم زرقی بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوقتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ امامہ بنت ابوالعاص کو اٹھایا ہوا تھا اس بچی کی والدہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی تھیں وہ ابھی کم سن بچی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تو بچی آپ کے کندھے پر تھی۔ جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے اس کو زمین پر ایک طرف (کھڑا) کر دیا۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو آپ نے دوبارہ اسے کندھے پر بٹھا لیا یہاں تک کہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ كَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْمُلَامَسَةَ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ لَا يُوجِبُ الْوُضُوْءَ عَلَيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل موجود ہے عورت اگر مرد کو چھو لے تو اس سے عورت پر وضو واجب نہیں ہوتا

1111 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أبو الطاهر، قال: حدثنا بن وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُوْلُ:

1110- نسبة إلى بني زريق بطن من الأنصار، وقد تحرف في الأصل إلى الرومي . 2 في الأصل: جلوساً . 3 إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 5996 في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/303 و 304، في مسلم 543 في المساجد: باب جواز حمل الصبيان في الصلاة، وأبو داؤد 918 و 920 في الصلاة: باب العمل في الصلاة، والنسائي 2/45 في المساجد: باب إدخال الصبيان المساجد، والدارمي 1/316، وابن الجارود 214 ، والطبراني 22/ 1071 و 1072 و 1073 و 1074 و 1075 و 1076 ، والبيهقي في السنن 1/127؛ من طرق عن سعيد بن أبي سَعيد المقبري بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 543 43 في المساجد، وأبو داؤد 919 في الصلاة، والطبراني 22/ 1077 و 1078 و 1079 ، من طرق عن عمرو بن سليم الزُّرَقي، به . وفي إحدى الروايات أن ذلك كان في صلاة الصبح . وانظر ما قبله.

1111- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الطاهر هو أحمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح المصري، ثقة من رجال مسلم، وأخرجه أبو عوانة 1/284 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/192 عن أفلح بن حميد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 261 في الغسل: باب هل يدخل الجنب يده في الإناء قبل أن يغسلها، ومسلم 321 45 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، والبيهقي في السنن 11/186، 187، من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، وأبو عوانة 1/284 من طريق ابن أبي فديك، كلاهما عن أفلح، به . وأخرجه النسائي 1/201 باب الدليل، على أن لا توقيت في الماء الذي يغتسل فيه، والبيهقي في السنن 1/194 من طريق الزهري، عن القاسم، به. وسيورده المؤلف برقم 1262 و 1264 من طريق عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، به . ويرد تخريجه من طريقه هناك . وتقدم برقم 1108 من طريق الزهري، عن عروة، عن عائشة، وأوردت في تخريجه طرقه، فانظره.

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنْ كُنْتُ لَاَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ واحد، تختلف أيدينا فيه وتلتقي. 4:1

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ ہمارے ہاتھ اس برتن میں الگ ہوتے تھے اور اس میں ملتے تھے۔

1112 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ، فَقَالَ: مَرْوَانُ. اَخْبَرَتْنِىْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: إذا مس أحدكم ذكره، فليتوضأ. 1:23

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَائِذٌ بِاللّٰهِ اَنْ نَحْتَجَّ بِخَبَرٍ رَوَاهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَذَوُوْهُ فِىْ شَىْءٍ مِنْ كُتُبِنَا، لِاَنَّا لَا نَسْتَحِلُّ الْاِحْتِجَاجَ بِغَيْرِ الصَّحِيْحِ مِنْ سَائِرِ الْاَخْبَارِ، وَاِنْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَذْهَبَنَا، وَلَا نَعْتَمِدُ مِنَ الْمَذَاهِبِ اِلَّا عَلَى الْمُنْتَزَعِ مِنَ الْآثَارِ، وَاِنْ خَالَفَ ذٰلِكَ قَوْلَ اَئِمَّتِنَا.

وَاَمَّا خَبَرُ بُسْرَةَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ، فَاِنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَهُ مِنْ مَّرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بُسْرَةَ، فَلَمْ يُقْنِعْهُ ذٰلِكَ حَتّٰى بَعَثَ مَرْوَانُ شُرْطِيًّا لَهُ اِلٰى بُسْرَةَ فَسَاَلَهَا، ثُمَّ اَتَاهُمْ، فَاَخْبَرَهُمْ بِمِثْلِ مَا قَالَتْ بُسْرَةُ، فَسَمِعَهُ عُرْوَةُ ثَانِيًا عَنِ الشُّرْطِيِّ، عَنْ بُسْرَةَ، ثُمَّ لَمْ يُقْنِعْهُ ذٰلِكَ حَتّٰى ذَهَبَ اِلٰى بُسْرَةَ فَسَمِعَ مِنْهَا، فَالْخَبَرُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ بُسْرَةَ، مُتَّصِلٌ لَيْسَ بِمُنْقَطِعٍ، وَصَارَ مَرْوَانُ وَالشُّرْطِيُّ كَاَنَّهُمَا عاريتان يسقطان من الإسناد.

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس گیا ہم نے وہاں اس بات کا ذکر شروع کیا کون سی صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے؟ تو مروان نے بتایا سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے

1112- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وقد صححه غير واحد من الأئمة، وهو في الموطأ 1/42 في الطهارة: باب الوضوء من مَسّ الفرج. ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/34، وأبو داوُد 181 في الطهارة: باب الوضوء من مَسّ الذكر، والنسائي 1/100 في الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر، والحازمي في الاعتبار ص 41، والبيهقي في السنن 1/128، والمعرفة 1/327، والطبراني في الكبير 496، والبغوي في شرح السنة 165. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/163، والحميدي 352، والطيالسي 1657، وأحمد 6/406 و 407، والنسائي 1/100 و 216 في الطهارة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/185، والدارمي 1/185، وابن الجارود 16، والطبراني 24/ 487 و 488 و 489 و 490 و 491 و 492 و 493 و 494 و 495 و 497 و 498 و 499 و 500 و 501 و 502 و 503 و 504 من طرق عن عبد الله بن أبي بكر به. وأخرجه عبد الرزاق 412 من طريق ابن شهاب عن عبد الله، عن بسرة، عن زيد بن خالد الجهني ... ، وصححه الحاكم 1/136، وانظر الحديث 1115 و 1116 و 1117 و 1118

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو چھولے' تو اسے وضو کرنا چاہئے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' ہم اپنی کتابوں میں کوئی ایسی روایت نقل کریں جسے مروان بن حکم یا اس جیسے افراد نے نقل کیا ہو۔ وجہ یہ ہے' ہم اس چیز کو جائز نہیں سمجھتے کہ روایات میں سے غیر مستند روایات سے استدلال کیا جائے۔ حتیٰ کہ وہ ہمارے موقف کے موافق ہی کیوں نہ ہو اور مذاہب میں سے ہم صرف ان ہی روایات پر عمل کریں گے جو مستند ہوں۔ اگرچہ وہ ہمارے ائمہ کے قول کے خلاف ہوں۔

جہاں تک سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے پیچھے ہم نے ذکر کیا ہے' تو عروہ بن زبیر نے یہ روایت مروان بن حکم کے حوالے سے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے' لیکن انہوں نے اس پر قناعت نہیں کی' یہاں تک کہ مروان نے اپنے ایک سپاہی کو سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور اس نے ان سے سوال کیا۔ پھر وہ ان لوگوں کے پاس گیا اور انہیں اس چیز کے بارے میں بتایا جو سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے۔ تو عروہ نے دوسری دفعہ یہ روایت سپاہی کے حوالے سے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے سن لی لیکن پھر انہوں نے اس پر بھی قناعت نہیں کی' یہاں تک کہ وہ خود سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اس حدیث کو سنا تو یہ روایت عروہ کے حوالے سے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ یہ متصل ہے یہ منقطع نہیں ہے۔ مروان اور اس کا سپاہی دو عاریت کے طور پر راوی ہوں گے جنہیں ان کی سند سے ساقط کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُرْوَةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ بُسْرَةَ نَفْسِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عروہ نے یہ روایت خود بسرہ بنت صفوان سے سنی ہے

1113 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بن مسرح الحرانی أبو بدر بسر غامرطا مِنْ دِيَارِ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهٗ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1113 - أخرجه الدارقطني /2261/، والبيهقي في السنن 1/129 و 130، وفي المعرفة 1/359، والحاكم في المستدرك 1/137، من طرق عن الحكم بن موسى، عن شعيب بن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 83 في الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر، والنسائي 1/216 في الغسل والتيمم: باب الوضوء من مس الذكر، وابنُ الجارود برقم 17، والحاكم 1/137، والبيهقي في السنن 1/129 و 130، من طرق عن هشام بن عروة، به. وانظر الطرق الأخرى للحديث بالأرقام 1112 و 1114 و 1115 و 1116 و 1117.

قَالَ: إِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ، فَلْيَتَوَضَّأْ قَالَ: فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ، فسأل بسرة، فصدقته. 1:23

سیّدہ بصرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عروہ نے اس بات کا انکار کیا ہے' پھر انہوں نے سیّدہ بسرہ سے دریافت کیا تو اس خاتون نے اس بیان کی تصدیق کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ بُسْرَةَ كَمَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عروہ بن زبیر نے یہ روایت سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے سنی ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم یہ بات ذکر کر چکے ہیں

1114 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ قال عروة: فسألت بسرة، فصدقته. 1:23

سیّدہ بصرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں' جو شخص اپنی شرم گاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہئے۔

عروہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس بات کی تصدیق کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الْفَرْجِ اِنَّمَا هُوَ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ لَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ اِلَّا بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' شرم گاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا حکم ہونا اس سے مراد وہ وضو ہے' نماز صرف اسی کے ساتھ جائز ہوتی ہے

1115 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1114– إسناده قوی، رجاله رجال الصحيح، ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم بن أبي فديك الدِّيلي مولاهم المدني، روى له الجماعة، وأخرجه ابن الجارود 18 عن أحمد بن الأزهر، عن ابن أبي فديك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة رقم 33 عن محمد بن العلاء ومحمد بن عبد الله بن المبارك، وابن الجارود 17

(متن حدیث): مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ . 1:23

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: لَوْ كَانَ الْمُرَادُ مِنْهُ غَسْلَ الْيَدَيْنِ كَمَا قَالَ بَعْضُ النَّاسِ، لَمَّا قَالَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ اِذِ الْاِعَادَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِلْوُضُوْءِ الَّذِیْ هُوَ للصلاة.

بسرہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے چاہئے کہ وہ دوبارہ وضو کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:) اگر اس سے مراد دونوں ہاتھ دھونا ہوتا جس طرح بعض لوگوں نے یہ بات کہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے: ''دوبارہ وضو کر لے'' کیونکہ دوبارہ صرف وہی وضو ہو سکتا ہے' جو نماز کے لئے کیا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ مَّسِّ الْفَرْجِ اِنَّمَا هُوَ وُضُوْءُ الصَّلَاةِ وَاِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّي غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

شرم گاہ کو چھونے سے وضو لازم ہونے سے مراد وہ وضو ہے' جو نماز کے لئے کیا جاتا ہے' کیونکہ عرب بعض اوقات دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کا نام دے دیتے ہیں

1116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو نُعَيْمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمقرىء، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): من مس ذكره، فليتوضا وضوء ه للصلاة . 1:23

سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنی شرم گاہ کو چھو لے اسے چاہئے کہ نماز کے وضو والا وضو کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِيمَا ذَكَرْنَا سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو ذکر کیا ہے اس بارے میں مردوں اور خواتین کا حکم برابر ہے

1117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ الْيَحْصَبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ

1116- إسناده قوى، وأخرجه ابن ماجة في الطهارة 479 باب الوضوء من مس الذكر، من طريق عبد الله بن إدريس، عن هشام، به. وانظر الطرق الأخرى للحديث في الروايات الأربعة قبله.

عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ. وَالْمَرْاَةُ مثل ذلك . 1:23

❀❀ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو چھو لے تو اسے وضو کرنا چاہئے اور عورت بھی اسی طرح کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا مُجْمَلَةً بِاَنَّ الْوُضُوْءَ اِنَّمَا يَجِبُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِالْاِفْضَاءِ دُونَ سَائِرِ الْمَسِّ اَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں وہ مجمل ہیں

کیونکہ شرم گاہ کو چھونے سے وضو اس وقت واجب ہوتا ہے' جب اس کی طرف ہاتھ بڑھایا گیا ہو ہر قسم کے چھونے کا یہ حکم نہیں ہے یا ہاتھ اور شرم گاہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو' تو (وضو کرنا لازم نہیں ہوتا)

1118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِالْفُسْطَاطِ، وَعِمْرَانُ بْنُ فَضَالَةَ الشَّعِيْرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَنَافِعِ بْنِ اَبِيْ نعيم القارىء ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى فَرْجِهٖ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا ستر ولا حجاب، فليتوضأ . 1:23

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: احْتِجَاجُنَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بِنَافِعِ بْنِ اَبِيْ نُعَيْمٍ دُوْنَ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيِّ لِاَنَّ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ تَبَرَّاْنَا من عهدته فى كتاب الضعفاء

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کی طرف بڑھائے اور ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا رکاوٹ نہ ہو' تو اس شخص کو وضو کرنا چاہئے''۔

1117- رجاله ثقات. وأخرجه البيهقي في السنن 1/132 من طريق هشام بن عمار، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . ونقل بعده عن أبي أحمد بن عدي قوله في الكامل 4/1602: وهذا الحديث بهذه الزيادة في متنه: والمرأة مثل ذلك لا يرويه عن الزهري غير ابن نمر هذا.

1118- وأخرجه الشافعي في الأم 1/19، وأحمد 2/333، والدارقطني 7/141، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/74، والبيهقي في السنن 2/131، 132، وفي معرفة السنن 1/330، والحازمي في الاعتبار ص 41، والبغوي في شرح السنة 166 ، من طرق عن يزيد بن عبد الملك بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في الصغير 1/42 من طريق يزيد ونافع معاً، بهذا الإسناد.وصححه الحاكم في المستدرك 1/138 من طريق نافع بن أبي نعيم، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں ہمارا استدلال نافع بن ابونعیم کی نقل کردہ روایت سے ہے یزید بن عبدالملک کی نقل کردہ روایت سے نہیں ہے' کیونکہ یزید بن عبدالملک کے مستند ہونے سے ہم بری الذمہ ہیں۔ جیسا کہ یہ بات کتاب الضعفاء میں بیان کی گئی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ بُسْرَةَ اَوْ مُعَارِضٌ لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے خلاف ہے یا معارض ہے

1119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَا تَقُوْلُ فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَمَا يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: هَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ اَوْ بضعة منه **1:23**.

❁❁ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک شخص آیا اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (شرمگاہ) اس کے جسم کا گوشت کا ایک لوتھڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک ٹکڑا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْمُتَعَمِّدِ وَالنَّاسِي فِيْ هذا سواء

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس بارے میں جان بوجھ کر یا بھول چوک کر' کرنیوالے شخص کا حکم برابر ہے

1119- إسناده قوى، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/165، وأبو داؤد 182 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك عن مسدد، والترمذى 85 في الطهارة: باب ما جاء في ترك الوضوء من مس الذكر، والنسائي 1/101 في الطهارة: باب ترك الوضوء من ذلك، كلاهما عن هناد بن السرى، والدارقطني 1/149 من طريق أبي روح، وابن الجارود 21 من طريق محمد بن قيس، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/75 و 76 من طريق يوسف بن عدى، وحجاج، والبيهقي في السنن 1/134 من طريق محمد بن أبي بكر، كلهم عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/57، ومن طريقه الحازمي في الاعتبار ص 40، والبيهقي في معرفة السنن 1/355، وأخرجه أحمد 4/22 من طريق حماد بن خالد، والطحاوى 1/75 و 76 من طريق حجاج وغيره، كلهم عن أيوب بن عتبة، عن قيس بن طلق، به .وأخرجه عبد الرزاق 426، وأحمد 4/23، وابن ماجة 483 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، والدارقطني 1/148 و 149، والحازمي ص 41، وابن الجارود 20، والطبراني 8233 و 8234، وصححه عمرو بن علي الفلاس، وابن المديني، والطحاوى والطبراني وابن حزم وغيرهم، من طرق عن محمد بن جابر، عن قيس، به. وانظر ابن خزيمة برقم 34 .

1120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابن قتيبة بعسقلان، حدثنا ابن اَبِىْ السَّرِيِّ، اَخْبَرَنَا مُلازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ أحدنا يكون في الصلاة فيحتك فيصيب يَدُهُ ذَكَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِنْكَ أو مضغة منك . 1:23

قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔ اسے خارش ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ اس کی شرمگاہ تک پہنچ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (شرمگاہ) تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا' راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: تمہارے جسم کے گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا مَا رَوَاهُ ثِقَةٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ خَلَا مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو قیس بن طلق کے حوالے سے جس کا راوی نے نقل کیا ہے وہ ملازم بن عمرو کے علاوہ کوئی اور ہے

1121 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا بأس به إنه لبعض جسدك . 1:23

قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو نماز میں اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِىْ وَفَدَ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس وقت کا تذکرہ جس میں حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ وفد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے

1121- إسناده قوي. وانظر 1119 .

1122 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): بَنَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ: قَدِّمُوا الْيَمَامِيَّ مِنَ الطِّينِ، فَإِنَّهُ مِنْ اَحْسَنِكُمْ لَهُ مَسًّا . 1:23

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: خَبَرُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ خَبَرٌ مَنْسُوخٌ، لِاَنَّ طَلْقَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ قُدُومُهُ عَلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوَّلَ سَنَةٍ مِنْ سِنِي الْهِجْرَةِ، حَيْثُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْنُوْنَ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالْمَدِينَةِ. وَقَدْ رَوَى اَبُو هُرَيْرَةَ اِيجَابَ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ اَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ بَعْدَ خَبَرِ طَلْقِ بن علی بسبع سنين.

قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد نبوی کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔

''مٹی میں سے یمامی کو آگے کرو' کیونکہ مس کرنے کے اعتبار سے یہ سب سے زیادہ عمدہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت طلق بن علی کی نقل کردہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ منسوخ حدیث ہے۔ حضرت طلق بن علی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کے پہلے سال آئے تھے۔ جب مسلمان مسجد نبوی کی تعمیر مدینہ منورہ میں کر رہے تھے۔ جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونے کی حدیث نقل کی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سن 7 ہجری میں اسلام قبول کیا تھا۔ یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت حضرت طلق بن علی کی نقل کردہ روایت سے سات سال بعد کی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِرُجُوْعِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ اِلٰى بَلَدِهِ بَعْدَ قِدْمَتِهِ تِلْكَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ اس موقع پر آنے کے بعد اپنے علاقے کی طرف واپس چلے گئے تھے

1123 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

1122- إسناده قوي، وأخرجه الطبراني في الكبير 8242 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد؛ بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/148، 149، والبيهقي 1/135، من طريق محمد بن جابر، عن قيس بن طلق، به. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/9 وقال: رواه أحمد، والطبراني في الكبير، ورجاله موثقون.

(متن حدیث): خَرَجْنَا سِتَّةً وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَمْسَةٌ مِنْ بَنِىْ حَنِيفَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِىْ ضُبَيْعَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى نَبِىِّ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا، وَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ وَتَمَضْمَضَ، وَصَبَّ لَنَا فِىْ اِدَاوَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٰذَا الْمَاءِ فَاِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدَكُمْ، فَاكْسِرُوا بِيْعَتَكُمْ، ثُمَّ انْضَحُوا مَكَانَهَا مِنْ هٰذَا الْمَاءِ، وَاتَّخِذُوْا مَكَانَهَا مَسْجِدًا . فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الْبَلَدُ بَعِيْدٌ، وَالْمَاءُ يَنْشَفُ، قَالَ: فَاَمِدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيبًا . فَخَرَجْنَا فَتَشَاحَحْنَا عَلٰى حَمْلِ الْاِدَاوَةِ اَيُّنَا يَحْمِلُهَا، فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَوْبًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَّلَيْلَةً، فَخَرَجْنَا بِهَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَعَمِلْنَا الَّذِىْ اَمَرَنَا، وَرَاهِبُ ذلك القوم رَجل من طيء ، فَنَادَيْنَا بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ الرَّاهِبُ: دَعْوَةُ حَقٍّ، ثُمَّ هَرَبَ فَلَمْ يُرَ بَعْد. 1:23

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رضى الله تعالى عَنْهُ: فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ طَلْقَ بْنَ عَلِىٍّ رَجَعَ اِلٰى بَلَدِهٖ بَعْدَ الْقِدْمَةِ الَّتِى ذَكَرْنَا وَقْتَهَا، ثُمَّ لَا يُعْلَمُ لَهٗ رُجُوعٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَمَنِ ادَّعٰى رُجُوعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَعَلَيْهِ اَنْ يَاْتِىَ بِسُنَّةٍ مُصَرِّحَةٍ، وَلَا سَبِيلَ لَهٗ اِلٰى ذٰلِكَ.

❁❁ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم چھ افراد وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پانچ افراد کا تعلق بنوحنیفہ سے تھا اور ایک شخص کا تعلق بنوضبیعہ بن ربیعہ سے تھا۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ ہم نے آپ کو بتایا کہ ہمارے علاقے میں ایک گرجا گھر ہے ہم نے آپ سے یہ درخواست کی آپ اپنے وضو کا بچا ہوا پانی ہمیں عنایت کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔ آپ نے اس کے ذریعے وضو کیا کلی کی پھر آپ نے ہمارے لئے ایک برتن میں پانی انڈیل دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس پانی کو لے جاؤ تم اپنے علاقے میں جاؤ تو گرجا گھر کو توڑ دینا اور اس جگہ پر اس پانی کو چھڑک دینا اور اس جگہ پر مسجد بنا دینا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا علاقہ بہت دور ہے۔ پانی خشک ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس میں پانی ملاتے رہنا۔ اس کے نتیجے میں اس کی پاکیزگی میں اضافہ ہی ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوگیا۔ پانی کے اس برتن کو کون اٹھائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک دن اور ایک رات کی باری مقرر کر دی۔ ہم لوگ اسے لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ اپنے علاقہ میں آئے۔ ہم نے وہی کام کیا جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی۔ اس قوم کا راہب طے قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جب ہم نے نماز کے لئے اذان دی تو راہب نے کہا: یہ حق کی دعوت ہے' پھر وہ بھاگ گیا۔ اس کے بعد وہ نظر نہیں آیا۔

1123– إسناده صحيح، وتقدم مختصراً برقم 1119 وأخرجه الطبراني 8241 من طريق مسدد به، وأخرجه النسائي 2/38–39 من طريق هناد بن السرى عن ملازم بن عمرو، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے' حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے بعد اپنے علاقے واپس چلے گئے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد ان کے دوبارہ مدینہ منورہ میں آنے کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا۔ جو شخص ان کے دوبارہ مدینہ منورہ میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے' وہ کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس میں اس بات کی صراحت موجود ہو اور یہ حدیث اسے مل نہیں سکتی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ لَحْمِ الْجَزُوْرِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ نَفَى عَنْهُ ذٰلِكَ

جو شخص اونٹ کا گوشت کھالیتا ہے اسے وضو کا حکم ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اس کی نفی کی ہے

1124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي ثَوْرٍ

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ قَالَ: اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ، قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: اُصَلِّي فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: لَا . 3:65

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کرلیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو وضو کرلو اور اگر تم چاہو' تو وضو نہ کرو۔ اس شخص نے عرض کی: کیا ہم اونٹوں کا گوشت کھا کر وضو کرلیا کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔

1125 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَوَضَّاَ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ، وَلَا نَتَوَضَّاَ مِنْ لحوم الغنم . 1:100

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں ہدایت کی تھی۔ اونٹوں کا گوشت کھا کر وضو کیا کریں اور ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کریں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَعْلُولٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ''معلول'' ہے

1126 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ثَوْرِ بْنَ عِكْرِمَةَ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَبَاتِ الْغَنَمِ، فَرَخَّصَ فِيْهَا، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَبَاتِ الْاِبِلِ فَنَهَى عَنْهَا، وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تتوضأ . 1:100

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُو ثَوْرِ بْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: اسْمُهُ جَعْفَرٌ، وَكُنْيَةُ اَبِيْهِ: اَبُو ثَوْرٍ، فَجَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ هُوَ: اَبُو ثور بن عكرمة بن جابر بن سمرة، روى، عنه عثمان بن عَبْدِ

1125– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح خلا بشر بن معاذ العقدي وهو صدوق، أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 31 .وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم 1154 و 1156 .وأخرجه أحمد 5/98 عن محمد بن سليمان لوين، و 106 عن عفان، ومسلم 360 في الحيض: باب الوضوء من لحوم الإبل، والبيهقي في السنن 1/158 من طريق فضيل بن حسين الجحدري أبي كامل، وابن حزم في المحلى 1/242، من طريق مسلم، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/70 من طريق حجاج، والطبراني 1866 من طريق مسدد ويحيى الحماني ومحمد بن عيسى الطباع، كلهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني 1867 من طريق عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، به .وسيورده المؤلف برقم 1125 و 1127 من طريق أشعث بن أبي الشعثاء، عن جعفر بن أبي ثور، به . وبرقم 1126 من طريق سماك، عن جعفر، به. ويُخَرَّج كل طريق في موضعه 2. إسناده صحيح كسابقه، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/46- 47،وأخرجه أحمد 5/102 من طريق إسحاق بن منصور السلولي، والطبراني 1865 من طريق محمد بن كثير، كلهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/105 عن هاشم، ومسلم 360 عن القاسم بن زكريا، عن عبيد الله بن موسى، والطبراني 1854 من طريق الحسن بن موسى الأشيب، كلهم عن شيبان، عن أشعث، به.وسيورده المؤلف برقم 1127 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد.وبرقم 1157 من طريق بندار، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن زائدة وإسرائيل، بهذا الإسناد. ويخرج هناك.

1126– إسناده حسن، وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على المسند 5/100 عن أبي بكر بن خلاد، عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي 1/57، وأحمد 5/93 عن محمد بن جعفر، والطبراني 1863 من طريق روح بن عبادة، ثلاثتهم عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 5/86 و 88 و 100، 101، وابن الجارود 25 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/70، من طريق سفيان، وأخرجه أحمد 5/100 و 108، ومسلم 360 ، والطحاوي 1/70، والطبراني 1859 من طريق زائدة بن قدامة.وأخرجه أحمد 5/92 و 102، والطحاوي 1/70، والطبراني 1860 من طريق حماد بن سلمة، والطبراني 1861 من طريق زكريا بن أبي زائدة، و 1862 من طريق حسن بن صالح، عن سماك بن حرب، به.

اللّٰـهِ بْـنِ مَوْهَبٍ، وَاَشْعَثُ بْنُ اَبِی الشَّعْثَاءِ، وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ. فَـمَـنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ تَوَهَّمَ اَنَّهُمَا رَجُلَانِ مَجْهُولَانِ، فَتَفَقَّهُوا رحمكم الله كيلا تغالطوا فيه.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ سے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے اس بات کی اجازت دی اور آپ سے اونٹوں کے باڑے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے اس سے منع کر دیا۔ آپ سے بکری کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو' تو وضو کر لو اگر تم چاہو' تو وضو نہ کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوثور بن عکرمہ بن جابر بن سمرہ' ان کا نام جعفر ہے۔ ان کے والد کی کنیت ابوثور ہے۔ جعفر بن ابوثور جو ہیں' وہ ابوثور بن عکرمہ بن جابر بن سمرہ ہیں۔ ان کے حوالے سے عثمان بن عبداللہ بن موہب، اشعث بن ابوشعثاء سماک بن حرب نے احادیث نقل کی ہیں جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ یہ دو مجہول آدمی ہیں۔ اس لئے آپ اس بات کا فہم حاصل کر لیں اللہ آپ پر رحم کرے تا کہ آپ اس بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِإِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ لُحُومِ الْجَزُورِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' جو شخص اونٹ کا گوشت کھا لیتا ہے اس پر وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے

1127 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ اللّٰـهِ بْنُ مُـحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی ثَوْرٍ

(متن حدیث): عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ سَمُرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَوَضَّاَ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ، وَلَا نَتَوَضَّاَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، وَاَنْ نُصَلِّيَ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا نُصَلِّيَ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ. 4:1

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی تھی کہ ہم اونٹوں کا گوشت کھا کر وضو کریں اور بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کریں اور ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاِبِلِ اِنَّمَا هُوَ الْوُضُوْءُ الْمَفْرُوضُ لِلصَّلَاةِ دُونَ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

1127- إسناده صحيح وتقدم برقم 1125 من طريق ابن أبي شيبة عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کا حکم ہونا اس سے مراد وہ وضو ہے' جو نماز کے لئے فرض ہوتا ہے اس سے مراد دونوں ہاتھ دھونا نہیں ہے

1128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ: اَنُصَلِّي فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: لَا . قِيلَ اَنُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: فَعَلْ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَا.1:11

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عنه: في سؤال السائل عن الوضوء مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ، وَعَنِ الصَّلَاةِ فِيْ اَعْطَانِهَا، وَتَفْرِيقِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ الْجَوَابَيْنِ: اَرَى الْبَيَانَ اَنَّهُ اَرَادَ الْوُضُوْءَ الْمَفْرُوضَ لِلصَّلَاةِ، دُونَ غَسْلِ الْيَدَيْنِ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ غَسْلَ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغَمَرِ لَاسْتَوَى فِيْهِ لُحُومُ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ جَمِيعًا، وَقَدْ كَانَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ، وَبَقِيَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ مُدَّةً، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ، وَبَقِيَ لُحُومُ الْاِبِلِ مُسْتَثْنًى من جملة ما أبيح بعد الخطر الذى تقدم ذكرنا له.

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ عرض کی گئی: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں عرض کی گئی: ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:) سائل کے سوال میں اونٹوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کا تذکرہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں جوابوں میں فرق کیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی مراد یہ ہے' وہ وضو جو فرض نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد دونوں ہاتھ دھونا نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' کوئی وجہ سے دونوں ہاتھ دھونا مراد ہوتا' تو اس بارے میں اونٹوں کے گوشت اور بکریوں کے گوشت کا حکم برابر ہوتا۔ پہلے یہ حکم تھا کہ آگ پر پکی ہوئی

1128 - إسناده صحيح، عبد الله بن عبد الله الرازي: وثقه غير واحد من الأئمة، وقال النسائي: لا بأس به، روى له أصحاب السنن. وباقي رجال الإسناد على شرطهما. وهو في مصنف عبد الرزاق برقم 1596 ومن طريقه أخرجه أحمد 4/303، وابن حزم في المحلى 1/242. وأخرجه أحمد 4/288، وابن أبي شيبة 1/46، ومن طريقه ابن ماجة 494 في الطهارة، وأبو داؤد 184 عن عثمان بن أبي شيبة، والترمذي 81 عن هناد، أربعتهم عن أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن الجارود في المنتقى 26، وابن خزيمة في صحيحه 32 عن محمد بن يحيى، عن محاضر الهَمْداني، عن الأعمش، به. قال ابن خزيمة: ولم نر خلافاً بين علماء أهل الحديث أن هذا الخبر صحيح من جهة النقل، لعدالة ناقليه. وأخرجه الطيالسي 735، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/159 عن شعبة، عن الأعمش، به. ونقل البيهقي تصحيحه عن أحمد وإسحاق بن راهويه.

چیز کھانے پر سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ یہ حکم منسوخ ہوگیا' اوراونٹوں کا گوشت کا حکم مستثنیٰ طور پر باقی رہا۔ جس کا استثنیٰ ان چیزوں سے کیا گیا جنہیں بعد میں مباح قرار دیا گیا تھا' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ إِذَا أُكِلَتْ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو واجب نہیں ہوتا

1129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْخَلْقَانِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ عَلٰى قِدْرٍ، فَانْتَشَلَ مِنْهَا عظما، فأكله ثم صلى ولم يتوضأ. 4:1

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قول بن عَبَّاسٍ، فَاَكَلَهُ اَرَادَ بِهِ: اللَّحْمَ الَّذِيْ عَلَى العظم لا العظم نفسه.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہنڈیا کے پاس سے گزرے

1129- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير داوٗد بن أبي هند، فمن رجال مسلم، وعكرمة من رجال البخاري. وأخرجه أحمد 1/254، والبخاري 5405 في الأطعمة: باب النهش وانتشال اللحم .وأخرجه أحمد 1/273 عن حسين، عن جرير. وأخرجه الطبراني 11508 من طريق خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبي هلال، عن العلاء بن عبد العزيز، عن عكرمة، به .وسيورده المؤلف برقم 1162 من طريق سماك بن حرب، عن عكرمة، به، ويخرج هناك .وأخرجه أحمد 1/244 عن يونس، والبخاري 5404 عن عبد الله بن عبد الوهاب، كلاهما عن حماد بن زيد، عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/353 عن يزيد، و 1/363 عن محمد بن سلمة، كلاهما عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، عن ابن عباس .وأخرجه ابن أبي شيبة 1، 47، وأحمد 1/241 عن هشيم، عن جابر الجعفي، عن أبي جعفر محمد بن علي، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/227، وابن الجارود 22 ، وابن خزيمة 39 و 40 ، من طريق محمد بن علي بن عبد الله بن عباس، وأحمد 1/258، والطحاوي 1/64، من طريق محمد بن الزبير، كلاهما عن علي بن عبد الله بن عباس، عن ابن عباس .وأخرجه الحميدي 898 ، وأحمد 1/227 و 336، وابن الجارود 22 ، وابن خزيمة 39 و 40 ، من طرق عن الزهري، عن علي بن عبد الله بن عباس، عن ابن عباس .وأخرجه عبد الرزاق 642 ، ومن طريقه أحمد 1/366، وخرجه النسائي 1/108 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما غيرت النار، من طريق خالد، كلاهما عن ابن جريج، عن محمد بق يوسف، عن سليمان بن يسار، عن ابن عباس . وأخرجه عبد الرزاق 637 ، وأحمد 1/226 عن يحيى، كلاهما عن ابن جريج، عن عمر بن عطاء بن أبي الخوار، عق ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/279 عن عفان، و 1/361 عن بهز، وأبو داوٗد 190 في الطهارة، والطحاوي 1/64 من طريق أبي عمر الحوضي،

آپ نے اس میں سے ایک ہڈی والا (گوشت) کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ ''اسے کھالیا''۔ اس سے مراد ہڈی پر لگا ہوا گوشت ہے۔ ہڈی کھانا مراد نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان کہ پھر آپ نے اسے کھالیا۔ اس سے مراد وہ گوشت جو ہڈیوں پر لگا ہوا تھا۔ ہڈی کو کھانا مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ اَكْلِ لُحُومِ الْجَزُورِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنا واجب نہیں ہوتا

1130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرزاق، قال: أخبرنا ابن جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَاَكَلَهُ وَدَعَا بِوَضُوْءٍ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَاَكَلَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ ولم يتوضأ، ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَلَمْ يَجِدُوا، فَقَالَ: اَيْنَ شَاتُكُمُ الْوَالِدُ؟ فَاَمَرَنِيْ بِهَا. فَاعْتَقَلْتُهَا فَحَلَبْتُ لَهُ، ثُمَّ صَنَعَ لَنَا طَعَامًا فَاَكَلْنَا، ثُمَّ صَلَّى قَبْلَ أن يتوضأ، ثُمَّ دَخَلْتُ مَعَ عُمَرَ، فَوَضَعْتُ جَفْنَةً فِيهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَاَكَلْنَا، ثُمَّ صَلَّيْنَا قَبْلَ اَنْ نتوضأ. 4:1

قال: وحدثنا معمر، عَنِ ابْنِ المنكدر، عن جابر مثله.

1130 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في المصنف برقم 639، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/322. وأخرجه أحمد 3/322 عن محمد بن بكر، وأبو داؤد 191 في الطهارة: باب في ترك الوضوء مما مست النار، من طريق حجاج، والبيهقي في السنن 1/156 من طريق ابن وهب، كلهم عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/307، والترمذي 80 في الطهارة: باب ما جاء في ترك الوضوء مما غيرت النار، وابن ماجة 489 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، والبيهقي في السنن 1/154، من طريق سفيان بن عيينة، عن ابن المنكدر، به. وأخرجه أحمد 4/303، وابن أبي شيبة 1/47 من طريق هشيم، عن علي بن زيد، عن محمد بن المنكدر، عن جابر. وسيأتي من طرق أخرى عن ابن المنكدر برقم 1132، و 1135 و 1136 و 1137 و 1138 و 1139. وأخرجه أحمد 3/374 من طريق محمد بن إسحاق، والترمذي 80 في الطهارة: باب ما جاء في ترك الوضوء مما غيرت النار، وابن ماجة 489 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، من طريق سفيان بن عيينة، وأبو داؤد الطيالسي برقم 167 ومن طريقه الطحاوي 1/65، عن زائدة، كلهم عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن جابر. وأخرجه عبد الرزاق 649، وابن ماجة 489، والطحاوي 1/67، من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن جابر 1. سقطت من الأصل. وسيرد من طريق معمر برقم 1132 و 1136.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا آپ نے اسے کھالیا پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور آپ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ نے باقی بچے ہوئے کھانے کو منگوا کر اسے کھالیا پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا: کیا کوئی چیز ہے' تو انہیں کوئی چیز نہیں ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری وہ بکری کہاں ہے' جو بچہ دینے والی تھی' پھر آپ نے اس کے بارے میں مجھے حکم دیا میں نے اسے کھول لیا اور اس کا دودھ دوہ لیا پھر آپ کے لئے کھانا تیار کروایا' آپ نے اسے کھایا پھر آپ نے وضو کرنے سے پہلے ہی نماز ادا کر لی۔

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ایک پیالہ رکھا جس میں روٹی اور گوشت موجود تھا۔ ہم نے اسے کھالیا پھر ہم نے از سر نو وضو کئے بغیر نماز ادا کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ مِنْ اَكْلِ لُحُومِ الْإِبِلِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے' اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنا واجب نہیں ہوتا

1131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ مِنْ كَتِفٍ -اَوْ قَالَ: تَعَرَّقَ مِنْ ضِلَعٍ- ثم صلى ولم يتوضأ. **5:20**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور) کے شانے کا گوشت کھایا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پسلی کا گوشت کھایا آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

1131- إسناده صحيح، على شرطهما، أبو خيثمة: هو زهير بق حرب، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/47 عن ابن علية، بهذا الإسناد.وسيورده المؤلف برقم 1133 و 1153 من طريقين عن هشام بن عروة، عن وهب ابن كيسان، به. وبرقم 1140 من طريق موسى بن عقبة، عن محمد ابن عمرو بن عطاء ، به.وأخرجه أحمد 1/272 عن حسين، عن ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن محمد بن عمرو بن عطاء ، به .وأخرجه مسلم 359 96 في الحيض، والطحاوى 1/64 من طريقين عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ محمد بن عمرو بن عطاء بنحوه.وأخرجه مسلم 359 من طريق الوليد بن كثير، عن محمد بن عمرو بن عطاء ، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ نَاسِخٌ لِلْاَمْرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اَوْ مُضَادٌّ لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ اس حکم کی ناسخ ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں یا یہ اس کی متضاد ہے

1132 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَحْمٍ، وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، ثُمَّ قَامُوْا اِلَى الصف ولم يتوضؤوا. قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ شَهِدْتُ اَبَا بَكْرٍ اَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ اَكَلَ مِنْ جَفْنَةٍ، ثُمَّ قام فصلى ولم يتوضأ. 4:1

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے پھر یہ حضرات صف کی طرف اٹھ گئے۔ انہوں نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی تھا۔ انہوں نے گوشت کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور از سرِ نو وضو نہیں کیا پھر ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی موجود تھا۔ انہوں نے پیالے میں سے کھایا اور اٹھ کر نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ نَاسِخٌ لِلْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہونے کی ناسخ ہے

1133 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الريانى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ

1132 – إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه عبد الرزاق 639 و 640 من طريق معمر، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم 1135 من طريق عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن ابن المنكدر، به. فانظره.

1133 – إسناده صحيح، بكر بن خلف وثقه أبو حاتم، وباقي رجاله على شرطهما، وأخرجه أحمد 1/227، ومسلم 354 في الطهارة: باب نسخ الوضوء مما مست النار، وابن الجارود برقم 22، وابن خزيمة في صحيحه برقم 40، والبيهقي في السنن 1/153، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/281 من طريق وهيب، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/64 من طريق حماد، كلاهما عن هشام بن عروة، به. وسيعيده المؤلف برقم 1153 من طريق شعيب بن إسحاق، عن هشام بن عروة، به. وقد أورده المؤلف بالأرقام 1131 و 1140 و 1153 من طريق محمد بن عمرو بن عطاء، به. وبالأرقام 1142 و 1143 و 1144 من طريقين عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار، عن ابن عباس، وبرقم 1129 و 1162 من طريق عكرمة، عن ابن عباس.

خَلَفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أكل كتفا فصلى ولم يتوضأ. 1:100

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا اور نماز ادا کرلی۔ آپ نے از سرنو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صَنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ نَاسِخٌ لِاَمْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی ناسخ ہے' جس میں آپ نے اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کا حکم دیا

1134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اٰخِرَ الأمرين من رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. 1:100

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رضی اللّٰه تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيْلٍ، اخْتَصَرَهُ شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ مُتَوَهِّمًا لِنَسْخِ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مُطْلَقًا، وَاِنَّمَا هُوَ نَسْخٌ لِاِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، خلا لحم الجزور فقط.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کے معاملات میں سے آخری معاملہ یہ منقول ہے' آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا تھا۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ایک مختصر روایت ہے جو ایک طویل حدیث کا حصہ ہے' شعیب بن ابوحمزہ نامی راوی نے اس کا اختصار کیا ہے' انہیں یہ وہم ہوا کہ یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو لازم ہونے کے منسوخ ہونے کے بارے میں مطلق حدیث ہے۔ حالانکہ یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی صورت میں وضو کے لازم ہونے کو اس صورت میں منسوخ کرتی ہے جب وہ پکی ہوئی چیز اونٹ کے گوشت کے علاوہ ہو۔

1134- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح خلا موسى بن سهل الرملي وهو ثقة، وعبد الله: هو ابن المبارك، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 43 .وأخرجه أبو داؤد 192 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما مست النار، عن موسى بن سهل الرملي، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 1/108 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما غيرت النار، وابن الجارود 24 ، والطحاوي 1/67،

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُقْتَضِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ روایات کے مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

1135 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو عَلْقَمَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ طَعَامًا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، ثُمَّ صَلَّى قَبْلَ أن يتوضأ، ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَبَا بَكْرٍ) اَكَلَ طَعَامًا مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ، ثُمَّ صَلّٰى قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّاَ، ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ عُمَرَ اَكَلَ طَعَامًا مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ، ثُمَّ صَلّٰى قَبْلَ أن يتوضأ. 1:198

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے آگ پر پکا ہوا کھانا کھایا۔ آپ نے ازسرنو وضو کرنے سے پہلے ہی نماز ادا کر لی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھائی پھر ازسرنو وضو کرنے سے پہلے نماز ادا کی۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھائی اور ازسرنو وضو نہیں کیا اور نماز ادا کر لی۔

1136 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَحْمٍ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا- ثُمَّ قَامُوا اِلَى العصر ولم يتوضؤوا. قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ شَهِدْتُ اَبَا بَكْرٍ اَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ اَكَلَ مِنْ جَفْنَةٍ، ثُمَّ قام فصلى ولم يتوضأ. 5:28

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے پھر یہ حضرات نماز ادا کرنے کے لئے اٹھ گئے اور انہوں نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا (یہ ان کے عہد خلافت کی بات ہے) انہوں نے کھانا کھایا اور نماز ادا کرنے کیلئے اٹھ گئے اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

1135- إسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر 1130 .

1136- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 1132 .

پھر ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا (یہ ان کے عہد خلافت کی بات ہے) انہوں نے ایک پیالے میں سے کھانا کھایا اور پھر اٹھ کر نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الطَّعَامَ الَّذِيْ لَمْ يَتَوَضَّاْ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَكْلِهٖ كَانَ لَحْمَ شَاةٍ لَا لَحْمَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ کھانا جسے کھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا' وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

1137- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى شَاةٍ، فَاَكَلَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْحَابُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَادَ اِلٰى بَقِيَّتِهَا فَاَكَلُوْا، فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَلَمْ يَتَوَضَّاْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰه عليه وسلم. **1:100**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا گوشت کھانے کی دعوت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے اسے کھالیا نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا (اور نماز ادا کر لی) پھر آپ گوشت میں سے باقی حصے رہ جانے کی طرف تشریف لائے اور ان لوگوں نے اسے کھالیا پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَكْلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ لَحْمِ شَاةٍ لَا مِنْ لَحْمِ جَزُوْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز کھائی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

1138- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1137- إسناده قوي.

1138- إسناده صحيح على شرطهما، والد وهب -وهو جرير بن حازم- في روايته عن قتادة ضعف، وهذا ليس منها، وانظر ما قبله.

وَسَلَّمَ، أُتِيَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَبَسَطَتْ لَهُ عِنْدَ ظِلِّ صَوْرٍ، وَرَشَّتْ بِالْمَاءِ حَوْلَهُ، وَذَبَحَتْ شَاةً فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ. ثُمَّ قَالَ تَحْتَ الصَّوْرِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ، تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَضَلَتْ عِنْدَنَا فَضْلَةٌ مِنْ طَعَامٍ، فَهَلْ لَكَ فِيهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى قبل أن يتوضأ. 4:1

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لائے راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے کھجوروں کے جھنڈ کے سائے کے قریب آپ کے لئے دسترخوان بچھایا اور اس کے اردگرد پانی چھڑک دیا۔ اس نے ایک بکری ذبح کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھایا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے قیلولہ کیا پھر آپ بیدار ہوئے تو آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کر لی۔ اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پاس کھانے میں سے کچھ بچا ہوا ہے تو کیا آپ اسے مزید کھانا پسند کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تو آپ نے اسے کھایا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی کھایا پھر آپ نے (ازسرنو) وضو کئے بغیر نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ اللَّحْمَ الَّذِي أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ كَانَ لَحْمَ شَاةٍ لَا لَحْمَ إِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا اور اس کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

1139 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَتْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَذَبَحَتْ شَاةً، وَصَنَعَتْ طَعَامًا، وَرَشَّتْ لَنَا صَوْرًا، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُورِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى، ثُمَّ أَتَيْنَا بِفُضُولِ الطَّعَامِ فَأَكَلَهُ وَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يتوضأ. وَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ، فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ شَاتُكُمُ الَّتِي وَلَدَتْ؟ قَالَتْ: هِيَ ذِهِ، فَدَعَا بِهَا فَحَلَبَهَا بِيَدِهِ ثُمَّ صنعوا لبأ، فأكل فصلى ولم يتوضأ. وَتَعَشَّيْتُ مَعَ عُمَرَ، فَأُتِيَ بِقَصْعَتَيْنِ، فَوُضِعَتْ وَاحِدَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْأُخْرَى بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. 4:1

1139- إسناده قوي، بشر بن معاذ العَقَدي صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين، وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/65 من طريق محمد بن المنهال، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وتقدم الحديث من طرق عن ابن المنكدر بالأرقام 1130 و 1132 و 1135 و 1136 و 1137 و 1138 .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الصَّوْر: مُجْتَمِعُ النخل.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری خاتون نے ہماری دعوت کی اس نے بکری ذبح کی تھی اور کھانا تیار کیا تھا۔ اس نے کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے پانی چھڑک دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی منگوایا' آپ نے وضو کیا اور نماز ادا کی پھر ہم بچے ہوئے کھانے کے پاس آئے آپ نے اسے کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کھانا منگوایا تو انہیں کوئی چیز کھانے کے لئے نہیں ملی۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہاری وہ بکری کہاں ہے' جس نے بچہ دیا ہے' تو اہلیہ نے عرض کی: وہ یہاں ہے' پھر انہوں نے اسے بلوایا اور اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کا دودھ دوہ لیا پھر انہوں نے اس کا لبا (مخصوص قسم کا کھانا) تیار کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا پھر انہوں نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رات کا کھانا کھایا ان کی خدمت میں دو پیالے پیش کئے گئے۔ ایک پیالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا گیا اور دوسرا حاضرین کے سامنے رکھا گیا (سب نے کھانا کھالیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی اور انہوں نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الصور'' سے مراد کھجور کے درختوں کا اکٹھا ہونا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِي لَمْ يَتَوَضَّاْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَكْلِهِ كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شانے کا وہ گوشت جسے کھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1140 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ **عُقْبَةَ، عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يتوضا. **5:20**

1140 – إسناده حسن، أبو مروان العثماني: صدوق يخطء، وأخرجه أحمد 1/253 عن عفان، عن وهيب، و 1/258 عن عبد اللّٰه بن المبارك، كلاهما عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد، وكلا الإسنادين صحيح، وقد تقدم برقم 1131 و 1133 من طرق عن ابن عطاء، فانظره.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت تناول کیا آپ نے نماز ادا کی اور از سرنو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِىْ اَكَلَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، جس شانے کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا اور اس کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1141 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْن وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شاة فَيَاْكُلُ مِنْهَا، فَدُعِيَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ، فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. 5:20

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذلك.

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا پھر آپ کو نماز کے لئے بلوایا گیا آپ اٹھ گئے آپ نے چھری کو ایک طرف رکھ دیا' اور نماز ادا کر لی آپ نے از سرنو وضو نہیں کیا۔

1141– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 355 93 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، والبيهقي 1/154 من طريق أحمد بن عيسى المصرى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه من طرق عن الزهرى به: الشافعي 1/34، وعبد الرزاق في المصنف برقم 634 وسقط منه لفظ جعفر بن قبل عمرو بن أمية ، والحميدى 898 ، والطيالسي 1/58، وابن أبي شيبة 1/48، وأحمد 4/139 و179 و 5/278 و 288، والبخارى 258 في الوضوء : باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، و 675 في الأذان: باب إذا دُعي الإمام إلى الصلاة وبيده ما يأكل، و 2923 في الجهاد: باب ما يذكر في السكين، و 5408 في الأطعمة: باب قطع اللحم بالسكين، و 5422 باب شاة مسموطة والكتف والجنب، و 5462 باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه، ومسلم 355 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، والترمذى 1836 في الأطعمة: باب ما جاء عن النبى صلى الله عليه وسلم من الرخصة في قطع اللحم بالسكين، والدارمي 1/185 في الوضوء : باب الرخصة في ذلك، وابن الجارود 23 ، والطحاوى في شرح معانى الآثار 1/66، والبيهقي في السنن 1/153 و 157، والحازمي في الاعتبار ص.48 وسيورده المؤلف برقم 1150 من طريق أخرى عن عمرو بن أمية.

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت مجھے سنائی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِیْ اَكَلَهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى مِنْ غَيْرِ اِحْدَاثِ وُضُوْءٍ كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے شانے کا جو گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا اور اس کے بعد نئے سرے سے وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی تھی وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1142 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يتمضمض. 5:20

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اور نماز ادا کرنے کے لئے اٹھ گئے آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا اور کلی بھی نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِیْ اَكَلَهُ الْمُصْطَفٰى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ شانہ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا اس کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1143 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1142- إسناده حسن، أبو مروان العثماني، تقدم أنه صدوق يخطء، وباقي رجاله رجال الصحيح، وأخرجه عبد الرزاق 635 ومن طريقه أحمد 1/365 عن معمر، عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه الطيالسي 1/59 عن خارجة بن مصعب، عن زيد بن أسلم، به، وخارجة بن مصعب متروك كما في التقريب . وأخرجه أحمد 1/356 عن وكيع عن هشام، عن زيد بن أسلم، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق مالك، عن زيد بن أسلم، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كتف شاة، ثم صلى ولم يتوضأ. 1:100

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَتِفَ الَّذِىْ لَمْ يَتَوَضَّاْ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَكْلِهٖ كَانَ ذٰلِكَ كَتِفَ شَاةٍ لَا كَتِفَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شانے کا گوشت کھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا شانہ تھا اونٹ کا شانہ نہیں تھا

1144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَلَ كتف شاة، ثم صلى ولم يتوضأ. 4:19

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَكْلَ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ مِنَ الْمُصْطَفٰى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّحْمَ الَّذِىْ لَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهُ، كَانَ ذٰلِكَ لَحْمَ شَاةٍ لَا لَحْمَ اِبِلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت کو کھایا تھا اور اس کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

1145 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1143- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/25 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما مسته النار، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/266، والبخاري 207 في الوضوء: باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، ومسلم 354 في الطهارة: باب نسخ الوضوء مما مست النار، وأبو داؤد 187 في الطهارة: باب في ترك الوضوء مما مست النار، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/64، والبيهقي في السنن 1/153 باب ترك الوضوء مما مسّت النار، وابن خزيمة في صحيحه 41، والبغوي في شرح السنة 169. وانظر ما سبله.

1144- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وقد أخرجه البغوي في شرح السنة 169 من طريق أحمد بن أبي بكر وهو أبو مصعب- عن مالك.

جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَتَى امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَبَسَطَتْ لَهُ عِنْدَ صَوْرٍ، وَرَشَّتْ حَوْلَهُ، وَذَبَحَتْ شَاةً فَصَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا، فَاَكَلَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ تَوَضَّاَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّى، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ فَضَلَتْ عِنْدَنَا مِنْ شَاتِنَا فَضْلَةٌ، فَهَلْ لَكَ فِي الْعَشَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ . فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا، ثُمَّ صَلَّى العصر ولم يتوضأ. 5:20

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لائے اس نے کھجوروں کے درختوں کے جھنڈ کے قریب آپ کے لئے بچھونا بچھا دیا۔ اس کے اردگرد پانی چھڑک دیا اس نے ایک بکری ذبح کی اور آپ کے لئے کھانا تیار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی کھالیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا پھر نماز ادا کی۔ اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ہاں اس بکری کے گوشت میں سے کچھ کھانا بچ گیا ہے کیا آپ اسے کھانا پسند کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا ہم نے بھی اسے کھالیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی اور آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ نَسَخَهُ فِعْلُهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

ایک ایسی چیز کا حکم ہونے کا تذکرہ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل نے منسوخ کردیا ہے، جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

1146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بن

1145- إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن أبي شيبة من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين، وتقدم برقم 1138 من طريق وهب بن جرير عن أبيه جرير، به. فانظره.

1146- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 1/50، وأخرجه أحمد 2/427، والنسائي 1/105 في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار، من طريق إسماعيل ابن عُلية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 667 ومن طريقه أحمد 2/265، والنسائي 1/105، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 668 ومن طريقه أحمد 2/271، عن ابن جريج، عن الزهري، به. وأخرجه من طرق عن الزهري به: الطيالسي 1/58، وأحمد 2/470 و 478، 479، ومسلم 352 في الحيض: باب الوضوء مما مست النار، والنسائي 1/105، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/63- وتحرف فيه لفظ عمر بن عبد العزيز إلى عمرو- والبيهقي في السنن 1/155. وأخرجه أحمد 2/503، والترمذي 79، وابن ماجة 485، والطحاوي 1/63 من طريق الزهري ومحمد بن عمرو بن علقمة، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/529، والنسائي 1/106،، والطحاوي 1/63 من طريق الأوزاعي، عن المطلب بن عبد الله بن حنطب، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي 1/106 من طريق يحيى بن جعدة، عن عبد الله بن عمرو، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 1148 من طريق أبي بكر بن حفص، عن الأغر، عن أبي هريرة. وبرقم 1153 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة.

عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَكَلَ اَثْوَارَ اَقِطٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ لِمَ تَوَضَّاْتُ؟ اِنِّيْ اَكَلْتُ اَثْوَارَ اَقِطٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): تَوَضَّأْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ . 5:20

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يتوضأ من السكر.

ابراہیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پنیر کے ٹکڑے کھائے اور وضو کیا پھر انہوں نے یہ بات بتائی کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو میں نے کیوں وضو کیا ہے؟ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم آگ پر پکی ہوئی چیزوں کو کھانے کے بعد وضو کرو''۔

عمر بن عبدالعزیز شکر کھانے کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دینا

1147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ وَجَدَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ، فَسَاَلَهُ، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّمَا اَتَوَضَّأُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰكَذَا اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ وَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، وَاِنَّمَا هُوَ إبراهيم بن عبد الله بن قارظ.

عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے پایا انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے تھے۔ اس وجہ سے میں وضو کر رہا ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ یہ روایت ابن کوقتیبہ نے اسی طرح سنائی ہے' اور انہوں نے راوی کا نام عبداللہ بن

1147- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

ابراہیم بیان کیا ہے جبکہ اس کا نام ابراہیم بن عبداللہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسی طرح یہ روایت ابن قتیبہ نے ہمیں بیان کی ہے وہ ہمیں یہ کہتا ہے۔ راوی کا نام عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ ہے۔ حالانکہ اس کا نام ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأْ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ اَرَادَ بِهٖ مَا اَنْضَجَتْهُ النَّارُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "آگ سے لگی ہوئی چیز (کھانے کے بعد) وضو کرو" اس سے مراد وہ چیز ہے جسے آگ پر پکایا گیا ہو

1148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النار . 1:100

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ آگ پر پکے ہوئے بکری کے گوشت کو کھانے کے بعد وضو نہ کرے

1149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ، فَشُوِيَ لَهُ بَطْنُهَا، فَاَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قام

1148- إسناده صحيح، على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/458 عن محمد ابن جعفر، وأبو داوُد 194 في الطهارة: باب التشديد في ذلك، عن مسدد، عن يحيى، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر 1146 و 1147 .

1149- وأخرجه ابن أبي شيبة 1/48 من طريق خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ. وأخرجه مسلم 357 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، والبيهقي 1/154 من طريق أحمد بن عيسى . وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/66 من طريق ابن خزيمة، عن القعنبي.

يصلي ولم يتوضأ.

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری پیش کی گئی اس کا پیٹ آپ کے لئے بھون لیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا پھر آپ نے اٹھ کر نماز ادا کی اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ آگ پر پکے ہوئے بکری کے گوشت کو کھانے کے بعد وضو نہ کرے

1150 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الخليل بنسا، قالا: حدثنا بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْتَزُّ مِنْ عَرْقٍ يَاْكُلُ، فَاَتَى الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ، فَاَلْقَى الْعَرْقَ وَالسِّكِّينَ مِنْ يَدِهِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. 4:19

قَالَ اِسْحَاقُ: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الضَّمْرِيَّ، وَقَالَ: يَحْتَزُّ مِنْ عَرْقٍ فَاَتَاهُ الْاِذْنُ بِالصَّلَاةِ.

وَقَالَ: من يده وصلى ولم يتوضأ.

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے گوشت کو کھایا پھر مؤذن نماز کے لئے بلانے آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی کو اور چھری کو ایک طرف رکھ دیا جو آپ کے دست اقدس میں موجود تھی' اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

اسحاق نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ فضل بن عمرو کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کا نام ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔

''آپ ہڈی کا گوشت نوچ کر کھا رہے تھے پھر نماز کیلئے بلاوا آ گیا''۔

اس راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں'' آپ نے اپنے ہاتھ میں سے (چھری) کو رکھ دیا' اور نماز ادا کی ازسرنو وضو نہیں کیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ كَتِفِ الشَّاةِ كَانَ بَعْدَ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا مست النار

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بکری کے شانے کا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا یہ والا فعل آگ

1150–فالحديث صحيح، وقد تقدم برقم 1141 من طريق أخيه جعفر بن عمرو.

پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کے حکم کے بعد کا ہے

1151 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّاَ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ ثُمَّ رَآهُ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ فَصَلّٰى وَلَمْ يتوضأ. **1:100**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پنیر کے ٹکڑے کھانے کے بعد وضو کیا پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اور نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ مِنَ الْاَسْوِقَةِ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ آگ پر پکے ہوئے ستو کھانے کے بعد وضو نہ کیا جائے

1152 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حدثنا حماد بن يزيد، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا عَلٰى رَوْحَةٍ مِّنْ خَيْبَرَ، دَعَا

1151- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة 42 ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن 1/156. وأخرجه البزار 297 من طريق أحمد بن أبان، عن عبد العزيز بن محمد، به . وأخرجه الطيالسي 1/58 عن وهيب، وابن ماجة 493 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، من طريق عبد العزيز بن المختار، والطحاوي 1/67 من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلهم عن سهيل بن أبي صالح، به. وانظر 1146 .

1152- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري 5390 في الأطعمة: باب السويق، عن سليمان بن حرب، والطحاوي في شرح معاني الآثار من طريق حجاج، والطبراني 6458 من طريق عارم، كلهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وليس لسويد بن النعمان عند البخاري إلا هذا الحديث، وأخرجه من طرق عدة كما سيرد. وأخرجه عبد الرزاق 691 ، والحميدي 437 ، والبخاري 5384 في الأطعمة: باب ليس على الأعمى حرج، و 5454 و 5455 باب المضمضة بعد الطعام، والطبراني 6455 ، من طريق سفيان بن ت ! ة، عن يحيى بن سعيد، به . وأخرجه أحمد 3/462، ومن طريقه الطبراني 6461 ، وأخرجه البخاري 4175 في المغازي: باب غزوة الحديبية، كلاهما من طريق شعبة، عن يحيى، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/48، ومن طريقه ابن ماجة 492 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، عن علي بن مسهر، عن يحيى، به . وأخرجه ابن أبي شبة 1/48، وأحمد 3/462، عن ابن نمير، عن يحيى، به. وأخرجه البخاري 215 في الوضوء : باب الوضوء من غير حدث، من طريق سليمان بن بلال، و 2981 في الجهاد: باب حمل الزاد في الغزو، من طريق عبد الوهاب، كلاهما عن يحيى، به. وأخرجه الطبراني 6457 من طريق الأوزاعي، و 6459 من طريق الليث، و 6460 من طريق زهير بن معاوية، و 6462 من طريق بشر بن المفضل، و 6463 من طريق مسدد، كلهم عن يحيى بن سعيد، به. وسيورده المؤلف برقم 1155 من طريق مالك، عن يحيى بن سعيد، به، ويخرج من طريقه هناك.

رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِطَعَامٍ فَلَمْ يُوجَدْ اِلَّا سَوِيْقٌ، قَالَ: فَاَكَلْنَاهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم، وصلى ولم يتوضأ. 4:19

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم خیبر کے ایک مقام روحاء پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا تو کھانے میں صرف ستو دستیاب ہوئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے انہیں کھالیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور نماز ادا کر لی۔ آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَكَلَ لَحْمًا مَسَّتْهُ النَّارُ اَنْ يُصَلِّيَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَمَسَّ مَاءً بِيَدِهِ وَلَا فَمِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ کوئی ایسا گوشت کھا لے جو آگ پر پکا ہوا ہو تو پھر وہ بعد میں ہاتھوں یا منہ پہ پانی لگائے بغیر (یعنی وضو کئے بغیر نماز ادا کر سکتا ہے)

1153 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبُو بَدْرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أكل عرقا مِنْ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَمَضْمَضْ، وَلَمْ يمس ماء. 4:1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی۔ آپ نے کلی نہیں کی اور پانی کو نہیں چھوا (یعنی از سر نو وضو نہیں کیا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مَنْسُوْخٌ خَلَا لَحْمِ الْاِبِلِ وَحْدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہونا منسوخ ہے البتہ اونٹ کے گوشت کا حکم مختلف ہے

1154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ

1153- تقدم برقم 1133 من طريق يحيى القطان، عن هشام، به، واستوفى تخريجه هناك.

1154- إسناده صحيح، وهو في صحيح ابن خزيمة 31، وهو مكرر 1124 فانظر تخريجه ثَمَّتَ.

الْغَنَمِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ . قَالَ: اَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ تَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ . قَالَ: اُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: اُصَلِّي فِيْ مَبَارِكِ الإبل؟ قال: لا . 5:20

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو وضو کرلو اگر تم چاہو تو وضو نہ کرو اس نے دریافت کیا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو میں نے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ مِنْ اَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ خَلَا لَحْمِ الْجَزُوْرِ لِلْاَمْرِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد

وضو کرنا واجب نہیں ہے' البتہ اونٹ کے گوشت کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس کی وجہ وہ حکم ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1155 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ خَيْبَرَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ -وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ- نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَثُرِّيَ، فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. 5:20

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح خیبر کے موقع پر روانہ ہوئے۔راوی کہتے ہیں جب ہم صہباء کے مقام پر پہنچے یہ خیبر کے قریب ایک جگہ ہے وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا اور عصر کی نماز ادا کی پھر آپ نے کھانا لانے کا حکم دیا تو صرف ستو پیش کئے گئے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں پانی

1155- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/26 في الطهارة: باب ترك الوضوء مما مسته النار. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 209 في الوضوء: باب من مضمض من السويق ولم يتوضأ. و 4195 في المغازي: باب غزوة خيبر، والنسائي 1/108، 109 في الطهارة: باب المضمضة من السويق، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/66، والبيهقي في السنن 1/160، والحازمي في الاعتبار ص51، والطبراني 6456، والبغوي في شرح السنة 171 .

میں گھول دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھالیا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی کھالیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے' تو آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ هُوَ الْمُسْتَثْنٰى مِمَّا اُبِيحَ مِنْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد

وضو کرنے کا حکم ہونا یہ مستثنیٰ ہے ان چیزوں میں سے جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کے ترک کو مباح قرار دیا گیا ہے

1156– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ . قَالَ: اَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ تَوَضَّاْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ . قَالَ: اُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ

الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: اُصَلِّي فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: لَا . **1:100**

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے دریافت کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو' تو وضو کرلو اور اگر تم چاہو' تو وضو نہ کرو۔ اس نے عرض کی: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں میں نے عرض کی: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس نے عرض کی: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1157 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

1156– إسناده صحيح وهو مكرر 1124 و 1154 .

1157– إسناده صحيح على شرط مسلم.

بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ: تَوَضَّأْ إِنْ شِئْتَ . وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ: صَلِّ إِنْ شِئْتَ . وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ: تَوَضَّأْ . وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فی مبات الإبل فقال: لا تصل . 1:100

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو وضو کر لو آپ سے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو' تو (وہاں) نماز ادا کر لو۔ آپ سے اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم وضو کرو آپ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس (جگہ) پر نماز ادا نہ کرو۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ شُرْبِ الْأَلْبَانِ كلها

ہر قسم کا دودھ پینے کے بعد وضو کو نہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1158 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابن وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ دَعَا بإناء فمضمض وقال: إن له دسما . 4:1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے برتن منگوایا اور کلی کی آپ نے ارشاد فرمایا: اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ شُرْبَ اللَّبَنِ لَا يُوجِبُ عَلَى شَارِبِهِ وُضُوْءًا

1158– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 358 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضاً 358 عن أحمد بن عيسى، والبيهقي في السنن 1/160 من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/57، وأحمد 1/223 و 227 و 329، والبخاري 5609 في الأشربة: باب شرب اللبن، ومسلم 358، وابن ماجة 498 في الطهارة وسننها: باب المضمضة من شرب اللبن، وابن خزيمة في صحيحه 47، والبيهقي في السنن 1/160، والبغوي في شرح السنة 170 من طريق عن الأوزاعي، عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/373 عن عثمان بن عمر، عن يونس، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف بعده 1159 من طريق عقيل، عن الزهري، به، ويخرج عنده. فانظره. وأخرجه عبد الرزاق 673 عن معمر، وابن أبي شيبة 1/57 عن سفيان بن عيينة، عن عبد الله بن أبي بكر، كلاهما عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، مرسلاً.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دودھ کو پینا' پینے والے شخص پر وضو کو لازم نہیں کرتا

1159 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ: اِنَّ لَهُ دسما .5:8

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور ارشاد فرمایا: ''اس میں چکناہٹ ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ الْفَوَاكِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' پھل کھانے کے بعد وضو کو ترک کرنا مباح ہے

1160 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ خَالُ النُّفَيْلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا يَاْكُلُوْنَ تَمْرًا عَلٰى تُرْسٍ، فَمَرَّ بِنَا النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: سلم، فَتَقَدَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا مِنَ التَّمْرِ، وَلَمْ يَمَسَّ ماء .4:1

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ ایک ڈھال پر کھجوریں رکھ کر کھا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے ہم نے عرض کی: آپ آگے تشریف لے آئیں آپ آگے تشریف لائے آپ نے ہمارے ہمراہ کھجوریں کھائیں اور آپ نے پانی کو نہیں چھوا (یعنی از سر نو وضو نہیں کیا)

1159- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري 211 في الوضوء: باب هل يمضمض من اللبن، ومسلم 358 95 في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، وأبو داؤد 196 في الطهارة: باب في الوضوء من اللبن، والترمذي 89 في الطهارة: باب المضمضة من اللبن، والنسائي 1/109 في الطهارة: باب المضمضة من اللبن، كلهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/337 عن الليث بن سعد، به. وتقدم قبله برقم 1158 من طريق عمرو بن الحارث، عن الزهري، به، وسبق تخريجه هناك.

1160- حديث صحيح، سعيد بن حفص هو ابن عمرو بن نفيل النفيلي، أبو عمرو الحراني، ذكره المؤلف في الثقات 8/269- 270، ووثقه مسلمة بن قاسم، ونقل الحافظ في التهذيب عن أبي عروبة الحراني أنه كان قد كبر، ولزم البيت، وتغير في آخر عمره. وقد توبع عليه، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داؤد 3762 في الأطعمة: باب في طعام الفجاءة، من طريق أحمد بن سعد بن أبي مريم، حدثنا عمي سعيد بن الحكم، حدثنا الليث بن سعد، أخبرني خالد بن يزيد، عن أبي الزبير، عن جابر، وهذا سند رجاله ثقات.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ حَمْلِ الْمَيِّتِ

میت کو اٹھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1161 – (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَاَبُو يَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا،فليغتسل، ومن حمله فليتوضأ . 1:55

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ . وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّهُ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ اِلَّا بِهٖ دُوْنَ غَسْلِ الْيَدَيْنِ تَقْرِيْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بالاغتسال في شيئين متجانسين.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اسے غسل کرنا چاہئے اور جو شخص میت کو اٹھاتا ہے اسے وضو کرنا چاہئے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات پوشیدہ ہے' جب ان دونوں کے درمیان کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو۔ اس بات کی دلیل کہ اس سے مراد وہ وضو ہے' جس کے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (اس کی دلیل یہ ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہم جنس چیزوں میں غسل کے ہمراہ وضو کو ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اقْتِصَارِ الْمَرْءِ عَلٰى مَسْحِ الْيَدِ بِشَيْءٍ مَعَهُ مِنَ الْغَمَرِ دُوْنَ غَسْلِ الْيَدَيْنِ مِنْهُ عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی کے ہاتھ پر (گوشت کی) بو ہو

تو وہ کسی چیز کے ذریعے ہاتھ پونچھنے پر اکتفاء کر لے اور دونوں ہاتھوں کو دھوئے نہیں' اس وقت جب وہ نماز کے لئے اٹھے

1161– إسناده صحيح، وأخرجه الترمذي 993 في الجنائز: باب ما جاء في الغسل من غسل الميت، وابن ماجة 1463 في الجنائز: باب ما جاء في غسل الميت، والبيهقي في السنن 1/301، من طريق محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب، عن عبد العزيز بن المختار، عن سهيل، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 1/300 من طريق القعقاع بن حكيم، عن أبي صالح، به. وأخرجه الطيالسي 2314، وابن أبي شيبة 3/269، وأحمد 2/433، و 454 و 472، والبغوي 339 من طرق عن ابن أبي ذئب . وأخرجه أبو داؤد 3162 في الجنائز، وابن حزم 1/250، والبيهقي 1/301 من طريق سفيان بن عيينة، عن سهيل، عن أبيه، عن إسحاق مولى زائدة، عن أبي هريرة، وإسحاق مولى زائدة ثقة. وأخرجه عبد الرزاق 6110 ومن طريقه أحمد 2/280 عن معمر، عن يحيى ابن أبي كثير.

1162 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَكَلَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَتِفًا، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى 4:19.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت تناول کیا پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو نیچے موجود بچھونے سے پونچھ لیا پھر آپ نے اٹھ کر نماز ادا کی۔

ذكر البيان بأن مسح المرء اللحم النيء لَا يُوجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا بودار گوشت پر ہاتھ پھیرنا وضو کولازم نہیں کرتا

1163 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً، فَقَالَ لَهُ: تَنَحَّ حَتّٰى اُرِيَكَ، فَاِنِّيْ لَا اَرَاكَ تُحْسِنُ تَسْلُخُ. قَالَ: فَاَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتّٰى تَوَارَتْ اِلَى الْاِبْطِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا يَا غُلَامُ فَاسْلُخْ ثُمَّ انْطَلَقَ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، وَلَمْ يَمَسَّ ماء. 5:8.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا تم ایک طرف ہٹو میں تمہیں دکھاتا ہوں' کیونکہ میں نے یہ بات نوٹ کی ہے' تم اچھی طرح سے کھال نہیں اتار رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی کھال اور گوشت کے درمیان رکھ لیا۔ آپ اسے اندر لے گئے یہاں تک کہ بغل تک وہ اس میں چھپ گیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے تم اس طرح کھال اتارو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا اور پانی کو چھوا نہیں۔

1162– سماك– وهو ابن حرب– صدوق إلا أن في روايته عن عكرمة اضطراباً، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/47، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 488 في الطهارة وسننها: باب الرخصة في ذلك، وأخرجه أبو داوُد 189 في الطهارة: باب في ترك الوضوء مما مست النار، عن مسدد، كلاهما عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/267 من طريق زهير، والطبراني 11738 من طريق شريك، كلاهما عن سماك، به. والمِسْح بكسر الميم، ثوب من الشعر غليظ . ومر من رواية عكرمة برقم 1129، وتقدم تخريجه هناك.

1163– إسناده قوي، هلال بن ميمون الجهني ليس بالقوي، يكتب حديثه، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو داوُد 185 في الطهارة: باب الوضوء من مس اللحم النِّيء وغسله، عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجة 3179 في الذبائح: باب السلخ، من طريق أبي كريب محمد بن العلاء .

بَابُ الْغُسْلِ

باب5: غسل کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُسْلَ يَجِبُ مِنَ الْاِنْزَالِ وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ مَوْجُوْدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ غسل انزال کے نتیجے میں واجب ہو جاتا ہے

اگرچہ شرم گاہوں کا ملنا موجود نہ ہو

1164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: إذا أنزلت المرأة، فلتغتسل .3:57

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو خواب میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اس خاتون کو احتلام ہو جاتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورت کو انزال ہو جائے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اُمِّ سُلَيْمٍ: الْمَرْاَةُ تَرَى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ، اَرَادَتْ بِهِ الْاِحْتِلَامَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ ”عورت بھی خواب میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے“ اس سے ان کی مراد احتلام تھا

1164- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي 1/112 في الطهارة: باب غسل المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/121، ومسلم 311 في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، والبيهقي في السنن 1/169 من طرق عن يزيد بن زريع. وأخرجه من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، به: ابنُ أبي شيبة في المصنف 1/80 في الطهارات، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، وأحمد في المسند 3/121، وابن ماجة في الطهارة 601 باب: في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل.

1165 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ امْرَاَةُ اَبِي طَلْحَةَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ قال: نعم، إذا رأت الماء

3:57.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا (اپنی والدہ) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ابوطلحہ کی اہلیہ ام سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا اگر عورت کو احتلام ہو جائے، تو کیا اس پر غسل لازم ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جبکہ وہ پانی (یعنی منی) کو دیکھے (یعنی جب اس کی منی خارج ہوئی ہو)

ذِكْرُ اِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ مِنَ النِّسَاءِ

خواتین میں سے جسے احتلام ہو جائے اس پر غسل واجب ہونے کا تذکرہ

1166– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وهب، قال: أخبرنا يونس، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَوْجِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيَّةَ، وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ، اَتَغْتَسِلُ اَمْ لَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَغْتَسِلُ، فَقَالَتْ زَوْجُ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: اُفٍّ

1165– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/51 في الطهارة: باب غسل المرأة إذا رأت في المنام مثل ما يرى الرجل، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في المسند 1/36، والبخاري 282 في الغسل: باب إذا احتلمت المرأة، و 6121 في الأدب: باب ما يستحيا من الحق للتفقه في الدين، والبيهقي في السنن 1/167– 168، وفي المعرفة 9/411، والبغوي في شرح السنة 244 ، وابن خزيمة في صحيحه 235. وأخرجه من طرق عن هشام بن عروة به: عبد الرزاق في المصنف برقم 1049 ، والحميدي في المسند برقم 298 ، وابن أبي شيبة في المصنف 1/80 باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، وأحمد في المسند 2/292 و 6/382 و 306، والبخاري 130 في العلم: باب الحياء في العلم، و 3328 في أحاديث الأنبياء : باب خلق آدم وذريته، و 6091 في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم 313 في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، والترمذي 122 في الطهارة: باب ما جاء في المرأة ترى في المنام مثل ما يرى الرجل، والنسائي 1/114 في الطهارة: باب غسل المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، وابن ماجة 650 في الطهارة: باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، والبيهقي في السنن 1/168، وابن الجارود برقم 88 في الجنابة والتطهر لها، والبغوي في شرح السنة برقم 245 . وصححه ابن خزيمة برقم 235 باب ذكر إيجاب الغسل على المرأة في الاحتلام إذا أنزلت الماء .

لَكِ، وَهَلْ تَرَى ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ؟ قَالَتْ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: تربت يمينك فمن أين يكون الشبه؟ . 1:65

عروہ بن زبیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ ام سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہے رحمۃ اللہ علیہ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے۔ کیا کسی عورت پر ایسی صورت میں غسل لازم ہوگا وہ نیند کے دوران پانی دیکھ لیتی ہے جس طرح مرد دیکھتا ہے۔ (اس عورت کو احتلام ہوجاتا ہے) تو کیا وہ غسل کرے گی یا نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں۔ میں اس عورت کی طرف متوجہ ہوئی میں نے کہا تم پر افسوس ہے۔ کیا کوئی عورت بھی اس طرح کا خواب دیکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس زوجہ محترمہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر (بچے کی ماں) کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِغْتِسَالَ اِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْمُحْتَلِمَةِ عِنْدَ الْاِنْزَالِ دُوْنَ الْاِحْتِلَامِ الَّذِىْ لَا يُوجَدُ مَعَهُ الْبَلَلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ احتلام کا شکار ہونے والی عورت پر انزال کی صورت میں غسل کرنا واجب ہوگا اس سے مراد وہ احتلام نہیں ہے جس کے ہمراہ تری نہیں پائی جاتی (یعنی انزال نہیں ہوتا)

1167 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ امْرَاَةُ اَبِىْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ

1166 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 314 في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، وأبو داؤد 237 في الطهارة: باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، والنسائي 1/112 في الطهارة: باب غسل المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، والدارمي 1/195 في الوضوء: باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل، والبيهقي في السنن 1/168، وفي معرفة السنن والآثار 1/420، من طرق، عن الزهري، بهذا الإسناد . ولكنهم عينوا زوج النبي بأنها عائشة . وقد تابع الزهري في تعيين زوج النبي أنها عائشة، مسافع بن عبد الله، في الرواية التي أخرجها أحمد 6/92، ومسلم 314 33 والبيهقي 1/168 من طريق مصعب بن شيبة، عن مسافع بن عبد الله، عن عروة بن الزبير، عن عائشة.

1167 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر الحديث 1165 ، وهو في شرح السنة 245 من طريق أحمد بن أبي بكر، به.

الماء . 3:65

سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل لازم ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے (یعنی اس کی منی خارج ہوئی ہو)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِسْقَاطِ الْاِغْتِسَالِ عَنِ المحتلم الذى لا يجد بللا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے احتلام کا شکار ہونے والا جو شخص تری کو نہیں پاتا اس پر غسل لازم نہیں ہوتا

1168 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بن شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: الماء من الماء . 3:57

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی (یعنی منی کے خروج کی وجہ سے پانی (یعنی غسل) لازم ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَرْضَ فِىْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ عِنْدَ الْاِكْسَالِ غَسْلَ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ مِنْهُ ثُمَّ الْوُضُوْءَ لِلصَّلَاةِ دُوْنَ الْاِغْتِسَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ابتداءِ اسلام میں یہ حکم تھا کہ صحبت کرنے کے نتیجے میں (اگر انزال

1168– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه فى صحيحه 343 81 فى الحيض: باب إنما الماء من الماء، عن هارون بن سعيد الأيلى، وأبو داؤد 217 فى الطهارة: باب فى الإكسال، ومن طريقه البيهقى فى السنن 1/167، باب وجوب الغسل بخروج المنى، عن أحمد بن صالح، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/54 عن أحمد بن عبد الرحمٰن، كلهم عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/29 عن يحيى بن كيلان، عن رشدين، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 3/36، ومسلم 343، وابن خزيمة فى صحيحه 2 من طريق شريك بن أبى نمر، عن عبد الرحمٰن بن أبى سعيد الخدرى، عن أبيه. وأخرجه ابن خزيمة أيضاً برقم 233 من طريق سعيد بن عبد الرحمٰن بن أبى سعيد الخدرى، عن أبيه، عن جده. وسيورده المؤلف برقم 1171 من طريق أبى صالح، عن أبى سعيد الخدرى بنحوه. وفى الباب عن أبى أيوب عند أحمد 5/416 و 421، والنسائى 1/115، والدارمى 1/194، والطحاوى 1/54.

نہیں ہوتا) تو عورت (کی شرم گاہ کی جو) رطوبت لگی ہوئی ہو اسے دھولیا جائے اور پھر نماز کے وضو کی طرح کا وضو کرلیا جائے، غسل کرنا (ضروری نہیں تھا)

1169 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو اَيُّوْبَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَاْتِي الْمَرْاَةَ فَلا يُنْزِلُ؟ قَالَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ منه ويتوضأ ويصلي . 3:57

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے) اور اس شخص کو انزال نہیں ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی جو رطوبت اسے لگی ہے وہ اسے دھو لے اور وضو کر کے نماز ادا کر لے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ عَلَى مَنْ اَكْسَلَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ سِوَى الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ ابتداءِ اسلام میں جو شخص صحبت کرتا تھا اس پر غسل جنابت کی بجائے کیا لازم ہوتا تھا

1170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اَحَدَنَا اِذَا جَامَعَ الْمَرْاَةَ فَاَكْسَلَ وَلَمْ يُمْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ليغسل ذكره وأنثييه، وليتوضأ ثم ليصل . 4:32

1169- إسناده صحيح، على شرطهما، وأخرجه أحمد 5/113، والبخاري 293 في الغسل: باب غسل ما يصيب من فرج المرأة، والبيهقي في السنن 1/164 من طريق مسدد، كلاهما أحمد ومسدد عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن هشام بن عروة، به: الشافعي 1/35، وعبد الرزاق في المصنف برقم 957 و 958، وابن أبي شيبة 1/90، وأحمد في المسند 5/113، 114، ومسلم. 346 84 و 85 في الحيض: باب إنما الماء من الماء، وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند 5/114، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/54، والبيهقي في المعرفة 1/408، والحازمي في الاعتبار ص.29 وفي الباب عن عثمان بن عفان وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهما، سيورد المؤلف روايتهما بعد هذه الرواية.

1170- محمد بن عبد ربه، ذكره المؤلف في الثقات 9/107، وقال: يخطىء ويخالف، وقد تابعه عليه نعيم بن حماد عند الطحاوي 1/54، وباقي رجاله ثقات، وانظر الحديث الذي قبله.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس مسئلے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چاہئے کہ اپنی شرم گاہ کو اپنے خصیوں کو دھولے اور وضو کر کے نماز ادا کر لے۔

1171 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا حَتّٰى مَرَّ بِدَارِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ فُلَانٌ؟ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ مُسْتَعْجِلًا، يَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ عَنْ حَاجَتِكَ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَجَلْ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اُعْجِلْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا عَجِلَ اَحَدُكُمْ، اَوْ اُقْحِطَ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ، اِنَّمَا عليه أن يتوضأ. 3:57

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے آپ کا گزر ایک انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس سے ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلوایا وہ شخص جلدی سے اندر باہر آیا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید ہم نے تمہاری ضرورت کے حوالے سے تمہیں جلدی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: جی ہاں اللہ کی قسم! یا رسول اللہ مجھے جلدی کرنی پڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو جلدی سے کوئی کام کرنا ہو یا اسے (وقت کی) تنگی ہو تو اس پر غسل لازم نہیں ہوتا۔ اس پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

1172 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، قَالَ:

1172- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح خلا محمد بن وهب بن أبي كريمة، وهو صدوق . وأخرجه من طريق شعبة، عن الحكم بن عتيبة، به: الطيالسي 1/59، وابن أبي شيبة 1/89، وأحمد 3/21، والبخاري 180 في الوضوء : باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين من القبل والدبر، ومسلم 345 83 في الحيض: باب إنما الماء من الماء ، وابن ماجة 606 في الطهارة: باب الماء من الماء ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/54، والبيهقي في السنن 1/165، والحازمي في الاعتبار ص .29 وأخرجه عبد الرزاق 963 عن الثوري، عن الأعمش، عن أبي صالح، به . وقد سمى مسلمٌ هذا الرجل عِتْبان من طريق أخرى عن أبي سعيد الخدري في صحيحه 343 80 وتقدم مختصراً برقم 1168 . إسناده صحيح على شرطهما، وهو في، صحيح، ابن خزيمة برقم 224 ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن .1/164 وأورده المؤلف برقم 127 عن عمر بن محمد الهمداني، عن محمد بن المثنى، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.وهذا الحديث منسوخ بالأحاديث التالية. وانظر الفتح .1/397

حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ، (متنِ حدیث): اَنَّـهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلا يُنْزِلُ، فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ . ثُمَّ قَالَ عُثْـمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَسَاَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقَالُوْا: مثل ذلك.

قَـالَ اَبُـو سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ فَقَالَ: مِثْلَ ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. 4:32

حضرت زید بن خالد بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صحبت کرتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا ایسے شخص پر غسل لازم نہیں ہوتا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی۔ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی سنی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے حضرت علی بن ابوطالب' حضرت زبیر بن عوام' حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا' تو ان حضرات نے بھی اسی کی مانند جواب دیا:

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے یہ بات بتائی ہے' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند بات بیان کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ يَعْنِيْ خَبَرَ عُثْمَانَ مَنْسُوْخٌ بَعْدَ اَنْ كَانَ مُبَاحًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت منسوخ ہے حالانکہ پہلے یہ عمل مباح تھا

1173 - (سندِ حدیث): اَخْبَـرَنَـا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

1173- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الله هو ابن المبارك، وأخرجه أحمد 5/115 عن على بن إسحاق، و 116 عن خلف بن الوليد، والترمذى 110 فى الطهارة: باب ما جاء أن الماء من الماء، وابن خزيمة فى صحيحه 225 عن أحمد بن منيع، والبيهقى فى السنن 1/165 من طريق الحسن بن عرفة، والحازمى فى الاعتبار ص 32 من طريق الترمذى، أربعتهم عن عبد الله بن المبارك، به.قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وقال الحافظ فى الفتح 1/397: إسناده صالح لأن يحتج به. وأخرجه الشافعى 1/35، 36 عن الثقة، وأحمد 5/115، وابن ماجة 609، وابن الجارود 91، وابن خزيمة 225 من طريق عثمان بن عمر، والبيهقى فى المعرفة 1/411، والحازمى فى الاعتبار ص 32 من طريق الشافعى، كلاهما عن يونس بن يزيد، به وأخرجه أحمد 5/116، والترمذى 111، وابن خزيمة 225 من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 5/116 عن محمد بن بكر، عن ابن جريج، وعن أبى اليمان، عن شعيب بن أبى حمزة، والدارمى 1/194، والطحاوى 1/57 .

(متن حدیث): اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ أول الإسلام، ثم نهى عنها. 3:57

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ اَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ. وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ الْخَبَرَ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ كَمَا قَالَهُ غُنْدَرٌ، وَسَمِعَهُ عَنْ بَعْضِ مَنْ يَرْضَاهُ، عَنْهُ فَرَوَاهُ مَرَّةً عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَاُخْرَى عَنِ الَّذِيْ رَضِيَهُ عَنْهُ.

وَقَدْ تَتَبَّعْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا رَوَاهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا اِلَّا اَبَا حَازِمٍ، وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ الَّذِيْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِيْ مَنْ اَرْضَى، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ اَبُو حَازِمٍ رَوَاهُ عَنْهُ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پانی کے نتیجہ میں پانی (یعنی منی کے خروج کی صورت میں غسل لازم ہونے کا حکم) ابتداءِ اسلام میں رخصت تھی' پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت معمر نے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے' جسے غندر نے نقل کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔

یہی روایت عمرو بن خالد نے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس میں وہ یہ کہتے ہیں۔ مجھے اس شخص نے وہ حدیث بیان کی ہے' جس سے میں راضی ہوں اور اس نے حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

تو اس بات کا امکان موجود ہے' زہری نے یہ روایت حضرت سہل بن سعد سے خود سنی ہو جیسا کہ غندر نے یہ بات بیان کی ہے' اور زہری نے یہ روایت کسی ایسے شخص سے سنی ہو' جس سے وہ راضی تھے اور اس شخص کے حوالے سے حضرت سہل بن سعد سے سنی ہو۔ تو ایک مرتبہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے اسے نقل کر دی ہو اور دوسری مرتبہ اس شخص کے حوالے سے حضرت سہل بن سعد سے نقل کیا جس سے وہ راضی تھے۔

میں نے اس روایت کے طرق کی تحقیق کی کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جس نے اس روایت کو حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہو' تو مجھے دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ملا صرف ابوحازم ایسا شخص ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہے' وہ شخص جس کے بارے میں زہری نے کہا تھا۔ مجھے اس شخص نے وہ حدیث بیان کی ہے' جس سے میں راضی ہوں۔ اس نے حضرت سہل بن سعد کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے' تو وہ شخص ابوحازم ہو' جس نے حضرت سہل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہو۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ عَلٰى مَنْ فَعَلَ الْفِعْلَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ

جو شخص یہ فعل کرتا ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے' تو اسے اگر انزال نہیں بھی ہوتا تو بھی اس پر غسل کے واجب ہونے کا تذکرہ

1174 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ إبراهيم، قال: و،

اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَ فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ جائے اور پھر وہ صحبت کرے' تو اس پر غسل لازم ہوگا''۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الَّذِىْ اَبَاحَ تَرْكَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ جس کے ترک کو آپ نے مباح قرار دیا ہو

1175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عبد الله بن كثير القارىء الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عائشة:

(متن حدیث): انها سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلا يُنْزِلُ الْمَاءَ ، قَالَتْ: فَعَلْتُ ذٰلِكَ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰه عليه وسلم، فاغتسلنا منه جميعاً. 3:57

1174- إسناده صحيح على شرطهما، أبو رافع: هو نفيع الصائغ المدني وأخرجه مسلم 348 في الحيض: باب نسخ الماء من الماء ، والبيهقي في السنن 1/163، وفي المعرفة 1/417، من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد . قال مسلم: وفي حديث مطر : وإن لم يُنزل . قال البيهقي: وقد ذكر أبان بن يزيد وهمامُ بن يحيى وابن أبي عروبة عن قتادة الزيادة التي ذكرها مطر. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/85، 86، وأحمد 2/393، والبخارى 291 في الغسل: باب إذا التقى الختانان، والدارمي 1/194، والطحاوى 1/56، وابن الجارود 92 ، والبيهقي في السنن 1/163 كلهم عن أبي نعيم الفضل بن دكين، عن هشام الدستوائي، به. ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه ابن ماجة 610 ، والبغوى في شرح السنة 242 . ومن طريق البخارى أخرجه البغوى 241 . وأخرجه أحمد 2/234 عن عمرو بن الهيثم، و 2/520، وابن الجارود 92 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، والبخارى 291 ، والبيهقي في السنن 1/163 عن معاذ بن فضالة، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه الطيالسي 1/59، ومن طريقه أحمد 2/520، والبيهقي في المعرفة 1/416، وأخرجه أبو داؤد 216 في الطهارة: باب في الإكسال، وابن حزم في المحلي 2/2، 3 عن مسلم بن إبراهيم، كلاهما الطيالسي ومسلم بن إبراهيم عن هشام وشعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 2/520، ومسلم 348 ، والطحاوى 1/56، عن وهب بن جرير، والنسائى 1/110 في الطهارة: باب وجوب الغسل إذا التقى الختانان، عن محمد بن عبد الأعلى، عن خالد، كلاهما عن شعبة، عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 2/347، والطحاوى 1/56، وابن حزم 2/3، والبيهقي 1/163، عن عفان بن مسلم، عن همام بن يحيى وأبان بن يزيد العطار قالا: حدثنا قتادة، به. وأخرجه البيهقي في السنن 1/163 من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/86 عن ابن علية، عن يونس، وأحمد 2/471 عن يحيى، عن أشعث بن عبد الملك، كلاهما عن الحسن البصرى، عن أبي هريرة . لم يذكرا أبا رافع، ومن طريق أشعث أخرجه النسائي 1/111 عن أشعث ابن عبد الملك، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة. قال النسائي: هذا خطأ، والصواب أشعث، عن الحسن، عن أبي هريرة . يعني مثل رواية أحمد. وسيعيده المؤلف برقم 1178 و 1182 .

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کیا کرتے تھے لیکن ہم دونوں اس صورت میں غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُسْلَ يَجِبُ عَلَى الْمُجَامِعِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْاِنْزَالُ مَوْجُوْدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صحبت کرنے والے شخص پر غسل اس وقت واجب ہو جاتا ہے جب شرم گاہیں مل جائیں اگرچہ انزال موجود نہ ہو

1176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، فَعَلْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فاغتسلنا. 3:57

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب شرم گاہ شرم گاہ سے مل جاتی ہے تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔ میں

1175- إسناده صحيح، محمود بن خالد ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الشافعي 1/36 عن الثقة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، لكن قال: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، او يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ . قال البيهقي في المعرفة 1/414: هكذا رواه الربيع عن الشافعي بالشك، ورواه المزني عن الشافعي، فقال: عن عبد الرحمن بن القاسم . فذكره بلا شك. وأخرجه ابن الجارود 93 ، والطحاوى 1/55، عن سليمان بن شعيب الغزى، عن بشر بن بكر، والبيهقي في السنن 1/164 من طريق الوليد بن مزيد، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف بعده من طريق الوليد بن مسلم، عن الأوزاعي، به . ويخرج في موضعه . وانظر ما قاله الحافظ في تلخيص الحبير 1/134. وأخرجه أحمد 6/68 و 110، ومسلم 350 ، والطحاوى 1/55، والبيهقي 1/164 من طرق عن أبي الزبير المكي.

1176- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث عند أحمد وابن ماجة، فانتفت شبهة تدليسه، وأخرجه ابن ماجة 608 في الطهارة: باب ما جاء في وجوب الغسل إذا التقى الختانان، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم الدمشقي، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي كما في مختصر المزني المطبوع بهامش الأم 1/20، 21، وأحمد 6/161، والترمذي 108 في الطهارة، والنسائي في الطهارة في الكبرى كما في التحفة 12/272، أربعتهم عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/86 عن ابن علية، عن عبد الرحمٰن بن القاسم، به . وأخرجه الشافعي 1/36، وأحمد 6/47 و 112 و 135، والترمذي (109) في الطهارة، والطحاوى 1/56، والبيهقي في المعرفة 1/413، من طرق عن علي بن زيد بن جدعان، عن سعيد بن المسيب، عن عائشة . قال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/85 عن وكيع، عن عبد الله بن أبي زياد، عن عطاء ، عن عائشة.وأخرجه الطحاوى 1/56 من طريق حبان بن واسع، عن عروة بن الزبير، عن عائشة.

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس طرح کرتے تھے تو ہم غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْغُسْلِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْاِنْزَالُ مَوْجُوْدًا

شرم گاہوں کے ملنے پر غسل واجب ہونے کا تذکرہ اگرچہ انزال موجود نہ ہو

1177 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فقد وجب الغسل . **3:43**

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب شرم گاہ شرم گاہ سے مل جاتی ہے تو غسل لازم ہوجاتا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْاِكْسَالِ

صحبت کرنے سے غسل واجب ہونے کا تذکرہ

1178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . وَفِيْ حَدِيثِ مَطَرٍ: وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ . **3:43**

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مرد عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اسے مشقت کا شکار کرے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرے) تو غسل لازم ہوجاتا ہے۔

مطر نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ اسے انزال نہ ہوا ہو۔

1177- عبد العزيز بن النعمان: لم يوثقه غير المؤلف 5/125، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/123 عن عفان، و 6/227 عن أبي كامل الجحدري، و 6/239 عن يزيد، والطحاوي 1/55 من طريق حجاج، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1178- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر الحديث 1174 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ تَرْكَ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْاِكْسَالِ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صحبت کرنے کے نتیجے میں (انزال نہ ہونے پر) غسل کو ترک کرنے کا حکم ابتداءِ اسلام میں تھا اس کے بعد اس صورت حال میں غسل کرنے کا حکم دیا گیا

1179 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ اَبِيْ غَسَّانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ اُبَيٌّ، اَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يُفْتُوْنَ: اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ، كَانَ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ اَوَّلِ الزَّمَانِ، اَوْ بَدْءِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدُ. **4:32**

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَدَّى نَسْخَ هٰذَا الْفِعْلِ عَلٰى مَا اَخْبَرَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْهُ، ثُمَّ نَسِيَهُ، وَاَفْتٰى بِالْفِعْلِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ هُوَ مَنْسُوْخٌ، عَلٰى مَا اَخْبَرَ، عَنْهُ زَيْدُ بْنُ خالد الجهني.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے لوگ جو یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں: پانی کے نتیجے میں پانی (یعنی منی کے خروج کی صورت میں ہی) غسل لازم ہوتا ہے' تو یہ ایک رخصت تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائی زمانے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسلام کے ابتداء میں عطا کی تھی' پھر آپ نے اس کے بعد غسل کرنے کا حکم دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس فعل کے منسوخ ہونے کا پہلے ذکر کیا ہو۔ جیسا کہ حضرت سہل بن سعد نے ان کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

پھر وہ اس بات کو بھول گئے ہوں اور انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ اس فعل کے حوالے سے جو پہلا حکم تھا جسے منسوخ کر دیا گیا جیسا کہ زید بن خالد جوہری نے ان کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ نُسِخَ فِيْهِ هٰذَا الْفِعْلُ

اس وقت کا تذکرہ جس میں اس فعل کو منسوخ قرار دیا گیا

1180 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ

1179 – إسناده صحيح، وأخرجه أبو داوُد 215 في الطهارة: باب في الإكسال، ومن طريقه الدارقطني 1/126، والبيهقي في السنن 1/166، وأخرجه الدارمي 1/194، والطبراني 538، ثلاثتهم عن أبي جعفر محمد بن مهران الجمال، بهذا الإسناد. وصححه الدارقطني، والبيهقي. وتقدم من طريق الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيٍّ برقم 1173 واستوفى تخريجه هناك، فارجع إليه.

الْجُوزَجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الَّذِيْ يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ؟ قَالَ: عَلَى النَّاسِ اَنْ يَاْخُذُوْا بِالْآخِرِ، وَالْآخِرُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَلَا يَغْتَسِلُ، وَذٰلِكَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ، ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاَمَرَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ. 4:32

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: الْحُسَيْنُ هٰذَا: هُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ سكن مرو، ثقة من الثقات.

۞۞ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا' تو عروہ نے بتایا لوگوں پر یہ بات لازم ہے' وہ آخری حکم کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول آخری معاملے کو اختیار کریں۔ (عروہ نے یہ بات بتائی)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے اور آپ غسل نہیں کرتے تھے لیکن یہ فتح مکہ سے پہلے کی بات ہے اس کے بعد آپ اس صورت میں غسل کرنے لگے۔ آپ نے لوگوں کو بھی غسل کرنے کا حکم دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسین نامی راوی حسین بن عثمان بن بشر بن محتفز ہیں۔ ان کا تعلق بصرہ سے ہے۔ انہوں نے مرو میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجِمَاعِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اِمْنَاءٌ

صحبت کرنے کے نتیجے میں غسل کے لازم ہونے کا تذکرہ اگرچہ وہاں انزال موجود نہ ہو

1181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلَا يُنْزِلُ، قَالَتْ: فَعَلْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيْعًا.

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو صحبت کرتا ہے' لیکن اسے انزال نہیں ہوتا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے' تو ہم ایسی صورت میں غسل کیا کرتے تھے۔

1181- إسناده صحيح، وهو مكرر 1175 .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِإِيجَابِ الْإِغْتِسَالِ، عِنْدَ الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ إِمْنَاءٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے شرم گاہوں کے ملنے کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

1182 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثم جهد، فقد وجب الغسل **4:32**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب مرد عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ کر اسے مشقت کا شکار کرے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کر لے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1183 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى

1182- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم 1174 من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، به.

1183- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. محمد بن عبد الله: هو محمد بن عبد الله ابن المثنى بن عبد الله بن أنس بن مالك الأنصاري، وقد تحرف في الإحسان هشام بن حسان إلى هشام بن حسين، والتصويب من الأنواع /4لوحة 33. وأخرجه مسلم 349 في الحيض: باب نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانين، والبيهقي في السنن 1/163، وفي المعرفة 1/415، من طريق محمد بن المثنى، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم 227. وأخرجه الشافعي 1/36، ومن طريقه البيهقي في المعرفة 1/412، 413، والبغوي في شرح السنة 343 عن سفيان، وأحمد 6/97 من طريق شعبة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/55 من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن علي بن زيد، عن سعيد بن المسيب، عن أبي موسى، عن عائشة، به. وأخرجه مالك 1/46 في الطهارة: باب واجب الغسل إذا التقى الختانان، وعبد الرزاق 954 عن ابن جريج، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، عن أبي موسى، عَنْ عَائِشَةَ موقوفاً عليها.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وجب الغسل . 4:32

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب شرم گاہیں مل جائیں' تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1184 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حدثنا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا جَاوَزَ الختان الختان وجب الغسل . 4:32

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب شرم گاہیں مل جائیں' تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَ مَا وَصَفْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فعل کرنے کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1185- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ اَهْلَهُ، فَلا يُنْزِلُ الْمَاءَ . قَالَتْ: فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيعًا. 5:8

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا

1184- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، صدوق له أوهام، روى له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، فهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وأبو قرة: اسمه موسى بن طارق اليماني.وأخرجه مالك 1/46 في الطهارة: باب واجب الغسل إذا التقى الخُتانان، ومن طريقه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/60، عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد، عن أبي سلمة، عَنْ عَآئِشَةَ موقوفاً عليها، وهذا إسناد صحيح.وانظر الأحاديث 1176 و 1177 و 1183 .

1185- صحيح، وهو مكرر الحديث 1176 ، وذكرت في تخريجه هناك أن الوليد بن مسلم قد صرح بالتحديث عند أحمد وابن ماجة.

جو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے لیکن اس کی منی خارج نہیں ہوتی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے' تو ہم دونوں اس صورت میں غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجِمَاعِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اِمْنَاءٌ

صحبت کے نتیجے میں غسل واجب ہونے کا تذکرہ اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

1186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلا يُنْزِلُ الْمَاءَ ، قَالَتْ: فَعَلْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جميعا. 5:8

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو صحبت کرتا ہے' لیکن اس کی منی خارج نہیں ہوتی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے' تو ہم دونوں اس صورت میں غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ الْاِغْتِسَالَ وَهُوَ فِيْ فَضَاءٍ اَنْ يَاْمُرَ مَنْ يَسْتُرُ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ حَتّٰى لَا يَرَاهُ نَاظِرٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب وہ کھلی جگہ پر غسل کرنے کا ارادہ کرے

تو وہ کسی شخص کو یہ ہدایت کرے کہ وہ کپڑے کے ذریعے اس کے لئے پردہ کر دے تا کہ کوئی شخص اسے دیکھے نہیں

1187 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى، قال: حدثنا بن وهب، قال: أخبرني يونس، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ:

1186- إسناده صحيح، وهو مكرر 1175 و 1181.

1187- إسناده صحيح على شرط مسلم، وعبيد الله بن عبد الله بن الحارث، ويقال: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قال أبو حاتم: وهو أصح. وهو في صحيح مسلم 1/498 في المسافرين 336 81 عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/346 عن هارون، ومسلم 336 81 أيضاً عن محمد بن سلمة المرادي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 4858 وأحمد 6/341 و342 و425، والطبراني في الكبير 24/422 1025 و 1026 و 1027 و 1028 و 1029 و 1030 و 1031 و 1032 و 1033 و 1034 و 1035 و 1036 و 1037، والحميدي 332 و 333، وابن ماجة 1379، والبيهقي 3/48، من طرق عن عبد الله بن الحارث، عن أم هانىء، وصححه ابن خزيمة برقم 1235. وانظر الحميدي 331، والطيالسي 1620، وابن أبي شيبة 2/409.

(متن حدیث): سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِىْ عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ، اَخْبَرَتْنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاَمَرَ بِثَوْبٍ يَسْتُرُ عَلَيْهِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِىَ رَكَعَاتٍ، لَا اَدْرِىْ اَقِيَامُهُ فِيْهَا اَطْوَلُ، اَمْ رُكُوْعُهُ، اَمْ سُجُوْدُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبَةٌ. قَالَتْ: فَلَمْ اَرَهُ يُسَبِّحُهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. 5:8

عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا تھا اور مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے بتائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی ہے' تو مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو مجھے اس بارے میں بتاتا صرف سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن وہ دن چڑھ جانے کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے لئے پردہ تان دیا گیا۔ آپ نے غسل کیا پھر آپ نے اٹھ کر آٹھ رکعات ادا کیں۔ مجھے یہ اندازہ نہیں ہو سکا ان رکعات میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع زیادہ طویل تھا یا سجدہ زیادہ طویل تھا یا یہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب تھے۔

سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُغْتَسِلَ جَائِزٌ اَنْ يَسْتُرَهُ، عند اغتساله امرأة يكون لها مُحْرِمٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ غسل کرنے والے کے لئے یہ بات جائز ہے' جب وہ غسل کرنے لگے تو اس کی کوئی محرم عورت اس کے لئے پردہ کرلے

1188 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِىْ طَالِبٍ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ ؟ قُلْتُ: اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِىْ طَالِبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا يَا اُمَّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّىْ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ –رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ– اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ: فُلَانُ بن هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ و ذلك ضحى. 5:8

سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا۔ آپ کی صاحب زادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے میں نے عرض کی: ام ہانی بنت ابوطالب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام ہانی کو خوش آمدید پھر جب آپ غسل کر کے فارغ ہوئے' تو آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات نماز ادا کی جس میں آپ نے ایک ہی کپڑے کو التحاف کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں جائے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں' وہ ایک ایسے شخص کو قتل کر دیں گے' جسے میں پناہ دے چکی ہوں یعنی فلاں بن ہبیرہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی' اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ (سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں' یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ مُرَّةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس

1188- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابو النضر: هو سالم بن ابى أمية القرشي، وأبو مرة: هو يزيد الهاشمي، وفي في الموطأ 1/152 في قصر الصلاة في السفر: باب صلاة الضحى. ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 6/343 و423 و425، والبخارى 280 في الغسل: باب التستر في الغسل عند الناس، و 357 في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفاً به، و 3171 في الجزية: باب أمان النساء وجوارهن، و 6158 في الأدب: باب ما جاء في زعموا، ومسلم 336 70 في الحيض: باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، وفي صلاة المسافرين 1/498 336 82 باب استحباب صلاة الضحى، والترمذى 2735 في الاستئذان: باب ما جاء في مرحباً، والنسائي 1/126 في الطهارة: باب ذكر الاستتار عند الاغتسال، والدارمي 1/339 في الصلاة: باب صلاة الضحى، والبيهقي في السنن 1/198، والطبراني 24/418 1017. وأخرجه مالك 1/152 مختصراً عن موسى بن ميسرة، عن أبى مرة، به، ومن طريقه أخرجه مطولاً عبد الرزاق 4861، وأحمد 6/425 مختصراً. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/409، وأحمد 1/346 و 343 من طريق سعيد المقبرى، عن أبى مرة، به. وأخرجه مسلم 336 72 في الحيض: باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، والبيهقي في السنن 1/198، من طريق الوليد بن كثير، عن سعيد بن أبى هند، عن أبى مرة، به. وأخرجه مسلم 336 71 من طريق يزيد بن أبى حبيب، عن سعيد بن أبى هند، عن أبى مرة، به. وأخرجه أحمد 6/342 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن إبراهيم بن عبد الله بن حسين، عن أبى مرة، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/409 عن وكيع، عن شريك، عن عمرو بن مرة، عن ابن أبى ليلى، عن أم هانىء. وأخرجه أحمد 6/342، والبخارى 1176 في التهجد: باب صلاة الضحى في السفر، ومسلم 1/497 336 في المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داوُد 1291 في الصلاة: باب صلاة الضحى، من طرق عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن عبد الرحمٰن بن أبى ليلى، عن أم هانىء، وصححه ابن خزيمة برقم 1233. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/409 عن ابن عيينة، عن يزيد، عن ابن أبى ليلى، عن أم هانىء. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/409 عن وكيع، عن ابن أبى خالد، عن أبى صالح مولى أم هانىء، عن أم هانىء. وأخرجه أبو داوُد 2763 في الجهاد: باب في أمان المرأة، وابن ماجة 1323 في الإقامة: باب ما جاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، والبيهقي 3/48، من طريق ابن وهب، أخبرني عياض بن عبد الله، عن مخرمة بن سليمان، عن كريب مولى ابن عباس، عن أم هانىء. وصححه ابن خزيمة برقم 1234. وعند أبى داوُد وحده: عن كريب، عن ابن عباس، عن أم هانىء.

بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ابومرہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1189 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ، فأتيته، فَجَاءَهُ اَبُو ذَرٍّ بِجَفْنَةٍ فِيْهَا مَاءٍ، قَالَتْ: اِنِّيْ لَاَرٰى فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِيْنِ، قَالَتْ: فَسَتَرَهُ اَبُو ذَرٍّ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ ركعات وذلك في الضحى. **5:8**

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ، سَتَرَتْهُ فَاطِمَةُ ابْنَتُهُ وَاَبُو ذَرٍّ جَمِيْعًا بِثَوْبٍ فَاَدّٰى اَبُو مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ الْخَبَرَ بِذِكْرِ فَاطِمَةَ وَحْدَهَا، وَاَدّٰى الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ الْخَبَرَ بِذِكْرِ اَبِيْ ذَرٍّ وَحْدَهُ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ، وَلَا تَهَاتُرٌ، لِاَنَّ الْاِغْتِسَالَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَلَمَّا اَرَادَ اَبُو ذَرٍّ اَنْ يَغْتَسِلَ سَتَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ فَاطِمَةَ.

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک بڑے برتن میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اس برتن میں آٹے کا نشان دیکھا۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے پردہ تان لیا پھر آپ نے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لئے پردہ تان لیا پھر انہوں نے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔ یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' فتح مکہ کے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تھا' تو آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ دونوں نے پردہ تان لیا ہو۔ جو ایک ہی کپڑے کے ذریعے ہو' تو سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے غلام ابومرہ نے وہ روایت نقل کر دی جس میں صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہو اور مطلب بن حنطب نے وہ روایت نقل کر دی جس میں صرف حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔ اس صورت میں ان دونوں روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں رہتا' کیونکہ اس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی مرتبہ غسل کیا تھا۔ یہی

1189- إسناده ضعيف، المطلب بن عبد الله بن حنطب: صدوق إلا أنه كثير التدليس والإرسال، ولم يلق أم هانىء، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 237، وفي مصنف عبد الرزاق برقم 4860 ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/341، والطبراني 24/426 1038، والبيهقي 1/8، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/269، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح

وجہ ہے' جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے غسل کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے پردہ تان لیا تھا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمُغْتَسِلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنْ يَكُونَ غَسْلُ فَرْجِهِ بِشِمَالِهِ دُونَ الْيَمِيْنِ مِنْهُ

غسل جنابت کرنے کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ کی بجائے بائیں ہاتھ سے دھوئے

1190- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ، قَالَتْ:

اَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ . قَالَتْ: فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى فِي الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ فَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى غَيْرَ مَقَامِهِ ذٰلِكَ، فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اتيته بالمنديل فرده. 5:2

1190- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 241 وأخرجه مسلم في الحيض 317 باب: صفة غسل الجنابة، عن علي بن حجر السعدي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 998، والحميدي 316، والطيالسي 1/61، وابن أبي شيبة 1/62، 63 و 69، وأحمد 6/329، 330 و335 و336، والبخاري 249 في الغسل: باب الوضوء قبل الغسل، و 257 باب الغسل مرة واحدة، و 259 باب المضمضة والاستنشاق في الجنابة، و 260 باب مسح اليد بالتراب لتكون أنقى، و 265 باب تفريق الغسل والوضوء، و 266 باب من أفرغ بيمينه على شماله في الغسل، و 274 باب من توضأ في الجنابة، ثم غسل سائر جسده، ولم يعد غسل مواضع الوضوء مرة أخرى، و 276 باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة، و 281 باب التستر في الغسل عند الناس، ومسلم 317 37 و 38 في الحيض: باب صفة غسل الجنابة، وأبو داوُد 245 في الطهارة: باب في الغسل من الجنابة، والترمذي 103 في الطهارة: باب ما جاء في الغسل من الجنابة، والنسائي 1/137 في الطهارة: باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه، و 1/200 في الغسل: باب الاستتار عند الاغتسال، و 204 باب إزالة الجنب الأذى عنه قبل إفاضة الماء، وباب مسح اليد بالأرض بعد غسل الفرج، والدارمي 1/191 في الصلاة: باب في الغسل من الجنابة، وابن الجارود 97 و 100، والبيهقي في السنن 1/173 و 174 و 177 و 184 و 183 و 197، والبغوي 248؛ من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وانظر الطبراني 23/422 1023 و 1024 و 1025 و 1026 و 1027 و24/18 35، والطيالسي 1628، والدارمي 1/180، باب: المنديل بعد الوضوء. قال الترمذي عقب الحديث: وهو الذي اختاره أهل العلم في الغسل من الجنابة، أنه يتوضأ وضوء ه للصلاة، ثم يفرغ على رأسه ثلاث مرات، ثم يفيض الماء على سائر جسده، ثم يغسل قدميه. قال الحافظ: وفي الحديث من الفوائد جواز الاستعانة بإحضار ماء الغسل والوضوء، وفيه خدمة الزوجات لأزواجهن، واستدل بعضهم به على كراهة التنشيف بعد الغسل، ولا حجة فيه لأنها واقعة حال يتطرق إليها الاحتمال. انظر بقية الأقوال في الفتح 1/363.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ بیان کرتی ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھوئے۔ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پانی میں داخل کیا پھر آپ نے اپنی شرم گاہ کو صاف کیا، پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر اسے دھویا۔ آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا۔ پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر رکھ کر اسے اچھی طرح ملا۔ پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا پھر آپ نے اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر پانی بہایا پھر آپ اپنی جگہ سے ایک طرف ہٹ گئے پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھو لئے پھر میں رومال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

ذكر وصف الاغتسال من الجناية لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَهُ

جنبی شخص جب غسل جنابت کا ارادہ کرے' تو اس کے طریقے کا تذکرہ

1191 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

(متن حدیث): وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ، ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا، ثم يصب عليه الماء. **5:2**

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کیا وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے تھے اور اپنی شرم گاہ پر لگی چیز کو دھوتے تھے۔ پھر آپ تین مرتبہ کلی کرتے تھے۔ ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر اپنے بازوؤں اور چہرے کو تین' تین مرتبہ دھوتے تھے۔ پھر آپ اپنے سر پر پانی بہاتے تھے۔ پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

1191–وأخرجه النسائي 1/134 في الطهارة: باب إعادة الجنب غسل يديه بعد إزالة الأذى عن جسده، عن إسحاق بن إبراهيم بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/143 و 173، والنسائي 1/133 باب ذكر عدد غسل اليدين قبل إدخالهما الإناء، وباب إزالة الجنب الأذى عن جسده بعد غسل يديه، من طريقين، عن شعبة، عن عطاء، به. وشعبة سمع من عطاء قبل الاختلاط. فالإسناد صحيح. وأخرجه الطيالسي 1/60، ومن طريقه البيهقي 1/174، وأحمد 6/96 عن عفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن عطاء، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/63، والنسائي 1/132 باب غسل الجنب يديه قبل أن يدخلهما الإناء، عن حسين بن علي، عن زائدة، عن عطاء، به. وهذا إسناد صحيح أيضاً، زائدة سمع من عطاء قبل الاختلاط. وأخرجه مسلم 321 43 في الحيض، والبيهقي 1/172، من طريق ابن وهب، عن مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، به. وسيورده المؤلف من طريق مالك، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، برقم 1196، ومن طريق أبي عاصم، عن حنظلة، عن القاسم، عن عائشة، برقم 1197.

ذكر البيان بأن المرأة وزوجها إذا أراد الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَجِبُ اَنْ تَبْدَاَ الْمَرْاَةُ فَتُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَغْتَسِلَانِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب عورت اور اس کا شوہر غسل جنابت کرنے کا ارادہ کریں تو یہ بات لازم ہے' عورت' مرد کے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلے اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ غسل کریں

1192 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ. حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ،

(متن حدیث): قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ: اَتَغْتَسِلُ الْمَرْاَةُ مَعَ زَوْجِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، الْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يَجْنُبُ وَلَقَدْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ، اَبْدَاُهُ فَاُفْرِغُ عَلٰى يَدِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَغْمِسَهُمَا فِي الماء 4:1.

❁❁ معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ہمراہ ایک ہی برتن کے ساتھ غسل جنابت کر سکتی ہے' جبکہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں پانی پاک ہوتا ہے اسے جنابت لاحق نہیں ہوتی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ میں پہلے آپ کے ہاتھ پر پانی بہاتی تھی اس سے پہلے کہ آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کریں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَ امْرَاَتِهِ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ

جنبی شخص کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ ایک ہی برتن سے غسل کرے

1193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

1192- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عمران بن موسى وهو ثقة، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 251. وأخرجه أحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، والبيهقي في السنن 1/187 من طريق آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، عن يزيد الرشك، به. ويزيد الرشك: هو يزيد بن أبي يزيد الضبعي، والرشك لقب له، وهو لفظ فارسي معناه: كبير اللحية. انظر تاج العروس: رشك. وأخرجه أحمد 6/171 من طريق قتادة، عن معاذة العدوية، به. وسيورده المؤلف برقم 1195 من طريق عاصم الأحول، عن معاذة العدوية، به.وتقدم من طريق الليث، عن عروة، عن عائشة، برقم 1108 واستوفيت هناك تخريج طرقه فانظره.

1193- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن أبي سليمان- وهو العرزمي- فمن رجال مسلم. زائدة: هو ابن قدامة، وعطاء: هو ابن أبي رباح، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/36، وأحمد 6/170، من طريق هشيم، عن عبد الملك، به. وأخرجه عبد الرزاق 1028 عن ابن جريج، عن عطاء، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/168، والبيهقي 1/188. وانظر الحديث المتقدم برقم 1108.

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ، نَشْرُعُ فِيْهِ جميعا 3:50

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ ہم اس میں سے ایک ساتھ غسل شروع کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ ایک ہی برتن سے غسل کرے

1194 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ، نَغْتَرِفُ مِنْهُ جميعا. 4:1

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ ہم دونوں اس میں سے چلو سے پانی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اغْتِسَالِ الْجُنُبَيْنِ مَعًا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّاِنْ كَانَ الْمَاءُ قَلِيْلًا

دو جنبی افراد کا ایک ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ پانی تھوڑا ہو

1195 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

1194- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ من رواية القعنبي، ولم أجده في القطعة المطبوعة منه بتحقيق الأستاذ عبد الحفيظ منصور. وأخرجه النسائي 1/128 و 201، من طريق قتيبة، عن مالك، به. وأخرجه من طرق عن هشام بن عروة، به: عبد الرزاق 1034 ، وأحمد 2/192 و193 و230 و 231، والبخاري 273 في الغسل: باب تخليل الشعر، و 5956 في اللباس: باب ما وطء من التصاوير، و 7339 في الاعتصام بالكتاب والسنة: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والبيهقي 1/188 و 193، وصححه ابن خزيمة برقم 239. وانظر الطرق الأخرى للحديث وتخريجها برقم 1108 و 1192 و 1193 و 1195 .

1195- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو كامل الجحدري: اسمه فضيل بن حسين بن طلحة . وأخرجه مسلم في صحيحه 321 46 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، والبيهقي في السنن 1/188 من طريق أبي خيثمة عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/20، والحميدي 168 ، والطيالسي 1/42، وأحمد 6/103 و 118 و 123 161 و171 و 172 و 265، والنسائي 1/130 في الطهارة و 1/202 في الغسل، والبيهقي 1/188، وصححه ابن خزيمة برقم 36 كلهم من طرق عن عاصم الأحول، به. وانظر الطرق الأخرى للحديث فيما تقدم بالأرقام 1108 و 1192 و 1193 و 1194 .

الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، يَبْتَدِرُ فيقول: ابقى لى، ابقى لى.4:1

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ آغاز کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ میرے لئے بھی باقی رہنے دینا میرے لئے بھی باقی (پانی) رہنے دینا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَخْلِيلِ الْجُنُبِ أُصُولَ شَعْرِهِ عِنْدَ اغْتِسَالِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ

جنبی شخص کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرے

1196 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِيَدِهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ.5:2

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے۔ جس طرح آپ نماز کے لئے وضو کرتے تھے پھر آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرتے تھے اس کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے تھے پھر آپ اپنے سر پر تین لپ پانی کے بہا لیتے تھے پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

1196- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ برواية القعنبي ص 53، 54 باب العمل في الغسل من الجنابة طبعة رواية القعنبي بتحقيق الأستاذ عبد الحفيظ منصور ، وفيه أيضاً 1/44 برواية يحيى بن يحيى .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/36، 37، والبخاري 248 في الغسل: باب الوضوء قبل الغسل، والنسائي 1/134 في الطهارة و 1/200 في الغسل والتيمم، والبيهقي في السنن 1/175 و 194، وفي المعرفة 1/427. ومن طرق عن هشام بن عروة به، أخرجه: عبد الرزاق 999 ، والحميدي 163 ، وابن أبي شيبة 1/63، وأحمد 6/101، والبخاري 262 في الغسل: باب هل يدخل الجنب يده في الإناء قبل أن يغسلها، و 272 باب تخليل الشعر، ومسلم 316 في الحيض: باب صفة غسل الجنابة، وأبو داؤد 242 في الطهارة: باب في الغسل من الجنابة، والترمذي 104 في الطهارة: باب ما جاء في الغسل من الجنابة، والنسائي 1/135 في الطهارة: باب تخليل الجنب رأسه، والدارمي 1/191 في الوضوء، والبيهقي 1/172 و 173 و 174 و 175 و 176 و 193، وصححه ابن خزيمة برقم 242 . وانظر الطرق الأخرى لهذا الحديث مع تخريجها برقم 1191 و 1197 .

ذِكْرُ وَصْفِ الْغَرَفَاتِ الثَّلاثِ الَّتِي وَصَفْنَاهُ لِلْمُغْتَسِلِ مِنْ جَنَابَتِهِ

تین مرتبہ لپ بھرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم غسل جنابت کرنے والے کے حوالے سے کر چکے ہیں

1197 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بن أبي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْتَسِلُ فِيْ حِلَابٍ مِثْلَ هٰذِهِ -وَاَشَارَ اَبُو عَاصِمٍ بِكَفَّيْهِ- يَصُبُّ عَلٰى شق الأيمن، ثم يأخذ بكفيه فيصب على سائر جسده.5:2

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلاب میں غسل کرتے تھے۔ (اس سے مراد وہ برتن ہے جس میں اونٹنی کا دودھ آ جاتا ہے) وہ اتنا ہوتا تھا ابوعاصم نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں پہلو پر پانی انڈیلتے تھے پھر آپ دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر جسم پر بہا لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ إِذَا كَانَتْ جُنُبًا تَرْكَ حَلِّهَا ضَفْرَةَ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

عورت کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ جنبی ہو تو وہ غسل جنابت کرتے ہوئے اپنی مینڈھیاں نہ کھولے

1198 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابو خيثمة، قال: حدثنا بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن رافع

(متن حدیث): عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِي، اَفَاَحُلُّهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِي عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ، ثُمَّ

1197- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري 258 في الغسل: باب من بدأ بالحلاب أو الطيب عند الغسل، ومسلم 318 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، وأبو داوٗد 240 في الطهارة: باب في الغسل من الجنابة، والنسائي 1/206 في الغسل: باب استبراء البشرة من الغسل من الجنابة، والبيهقي في السنن 1/184، من طريق محمد بن المثنى، عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/184 من طريق محمد بن يعقوب، عن العباس بن محمد، عن أبي عاصم، به. وصححه ابن خزيمة 245 من طريق أحمد بن سعيد الدارمي، عن أبي عاصم، به. وانظر الطريقين الآخرين للحديث برقم 1191 و 1196.

تُفِيضِي عليكِ الماء، فإذا أنت قد طهرت . 4:3

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں ایسی خاتون ہوں جس نے اپنے بالوں کی مینڈھیاں کی ہوتی ہیں یا باندھی ہوتی ہیں تو کیا میں جنابت کے لئے انہیں کھول لیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے تم اپنے سر پر تین لپ بہالیا کرو۔ اپنے پورے جسم پر پانی بہالو اس طرح تم پاک ہو جاؤ گی۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْاَةِ الْحَائِضِ اسْتِعْمَالُ السِّدْرِ فِيْ اغْتِسَالِهَا وَتَعْقِيبُ الْفِرْصَةِ بَعْدَهُ

حیض والی عورت کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل کرتے ہوئے بیری کے پتے استعمال کرے اس کے بعد (شرمگاہ پر) روئی کا ٹکڑا رکھ لے

1199 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْحَيْضِ، فَاَمَرَهَا اَنْ

1198- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الشافعي 1/37، وابن أبي شيبة 1/73، وأحمد في المسند 6/289، ومسلم 330 في الحيض: باب حكم ضفائر المغتسلة، وأبو داؤد 251 في الطهارة: باب في الوضوء بعد الغسل، والترمذي 105 في الطهارة: باب هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل، والنسائي 1/131 في الطهارة: باب ذكر ترك المرأة نقض ضفر رأسها عند اغتسالها من الجنابة، وابن ماجة 603 في الطهارة: باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة، وابن الجارود في المنتقى 98 ، وابن خزيمة في صحيحه 246 ، والبيهقي في المعرفة 1/428، والبغوي في شرح السنة 251 كلهم من طريق سفيان بن عيينة، به.وأخرجه الحميدي 294 ، والطبراني في الكبير /23 657 عن أيوب بن موسى، به .وأخرجه أحمد 6/314، 315، ومسلم 330 عن يزيد بن هارون، وعبد الرزاق 1046 ومن طريقه مسلم 330 ، والبيهقي 1/181، كلاهما عن سفيان الثوري، عن أيوب بن موسى، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/73، وأبو داؤد 252 ، والدارمي 1/263، والبيهقي 1/181 من طرق عن أسامة بن زيد الليثي، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أم سلمة. لكن جاء في روايتي الدارمي والبيهقي أن امرأة من الأنصار هي التي سألت النبي صلى الله عليه وسلم.

1199- إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه الحميدي 167 ،– الشافعي 1/41– 42 عن سفيان بهذا الإسناد، وأخرجه البخاري 314 في الحيض: باب ذلك المرأة نفسها إذا تطهرت من المحيض، و 7357 في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، ومسلم 332 في الحيض: باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك، والنسائي 1/131 في الطهارة: باب ذكر العمل في الغسل من الحيض، والبيهقي في السنن 1/183، وفي المعرفة 1/437، والبغوي في شرح السنة 252 ، من طرق عن سفيان ابن عيينة، به .وأخرجه أحمد 6/122، والبخاري 315 في الحيض: باب غسل المحيض، ومسلم 332 ، والنسائي 7/201 في الغسل: باب العمل في الغسل من الحيض، من طرق عن وهيب، عن منصور، به .وسيورده المؤلف بعده من طريق الفضيل بن سليمان، عن منصور، به.

تَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَتَأْخُذُ فِرْصَةً فَتَوَضَّأَ بِهَا وَتَطْهُرَ بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: تَطَهَّرِي بِهَا . قَالَتْ: كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَاسْتَتَرَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدِهِ وَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اطَّهَّرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَذَبْتُ المرأة وقلت: تتبعين بها أثر الدم . 1:50

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ سے غسل حیض کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرے پھر وہ روئی لے کر اس کے ذریعے وضو کرے پاکیزگی حاصل کرے اس نے عرض کی: میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے پاکیزگی حاصل کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک چہرے پر رکھ لیا اور فرمایا سبحان اللہ تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور میں نے اسے بتایا کہ تم اس کے ذریعے خون کے نشانات صاف کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ اِنَّمَا اُمِرَتْ بِتَعْقِيبِ الْغُسْلِ بِالْفِرْصَةِ الْمُمَسَّكَةِ دُونَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی عورت کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ غسل کے بعد مشک لگا ہوا روئی کا ٹکڑا رکھے' کوئی اور نہ رکھے

1200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَبَّرَتْنِيْ اُمِّي اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: تَاْخُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً، فَتَتَوَضَّئِينَ بِهَا . قَالَتْ كَيْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ: كَيْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فعرفت الذي يريد، فجبذتها إلي فعلمتها. 1:50

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اس کے بعد غسل کیسے کرے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مشک لگا ہوا روئی کا ٹکڑا لو اور اس کے ذریعے

1200 - فضيل بن سليمان هو النميري، قال الحافظ في التقريب : صدوق له خطأ كثير، ومع ذلك فقد روى له الستة، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه البخاري في الاعتصام 7357، باب: الأحكام التي تعرف بالدلائل، عن محمد بن عقبة، عن الفضيل بن سليمان، به. وهو بمعنى ما قبله .وقوله: فرصة ممسكة أي طيبت بالمسك أو لغيره من الطيب، فتتبع بها المرأة أثر الدم ليقطع عنها رائحة الأذى.

وضو کرواس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کرو۔اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کرو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کا پتہ چل گیا تھا۔اس لئے میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے طریقہ بتایا۔

بَابُ قَدْرِ مَاءِ الْغُسْلِ

باب 6: غسل کے پانی کی مقدار کا بیان

ذِكْرُ مَا كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ اِذَا كَانَ جُنُبًا

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے تھے، تو آپ کس چیز (یعنی کون سے برتن) سے غسل کرتے تھے

1201 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عن مالك، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ، وَهُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ. 5:8

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن کے ذریعے غسل کرتے تھے جو ''فرق'' تھا۔ آپ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِيْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰه عليه وسلم عائشة يَغْتَسِلَانِ مِنْهُ

پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کیا کرتے تھے

1202 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ،

1201– إسناده صحيح، على شرطهما، وأخرجه أبو داؤد 238 في الطهارة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، به . وهو في الموطأ 1/44 في الطهارة: باب العمل في غسل الجنابة، ومن طريق مالك أخرجه مسلم 319 40 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة.وأخرجه الشافعي 1/20، وابن أبي شيبة 1/65 عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به، ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة .1/442'وأخرجه الطيالسي 1/42، ومسلم 319 41 من طرق عن الزهري، به.برقم 1108 ر 1192 و 1193 و 1194 و 1195 من طرق متعددة.فانظر استيفاء تخريجه ثمت.

(متن حدیث): اَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ كَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ اَمْدَادٍ، اَوْ قريبا من ذلك. 4:1

سیدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر جومنذر بن زبیر کی اہلیہ ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے غسل کیا کرتے تھے جس میں تین مد کے قریب پانی آ جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَدْرَ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ لِلاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ لَيْسَ بِقَدْرٍ لَا يَجُوزُ تَعَدِّيهِ فيما هو أول اَوْ اَكْثَرُ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے غسل جنابت کے لئے جس مقدار کا تذکرہ کیا ہے یہ کوئی ایسی مقدار نہیں ہے، جس سے کم یا زیادہ مقدار میں (پانی استعمال کرنا) جائز نہ ہو

1203- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتوضأ بمكوك، وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ. 5:8

قَالَ اَبُو خَيْثَمَةَ: الْمَكُّوكُ: المد.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک "مکوک" کے ذریعے وضو کر لیتے تھے پانچ "مکوک" (پانی) غسل کر لیتے تھے۔

ابوخیر سماء نامی راوی بیان کرتے ہیں: یا "مکوک" سے مراد "مد" ہے۔

1202- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه في صحيحه 321 44 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة.

1203- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 325 50 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق بندار عن عبد الرحمٰن بن مهدي، به. وأخرجه أحمد 2/113 و 116 و 259 و 282 و 290، والنسائي 1/57، 58، و 127 في الطهارة، و 1/179 في المياه، والدارمي 1/175 في الوضوء: باب كم يكفي في الوضوء من الماء، من طرق عن شعبة، به. وذكر رواية شعبة هذه أبو داوُد بعد الحديث رقم 95. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/65، ومسلم 325 51 من طريق مسعر عن ابن جبر، عن أنس، ولفظه: كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد، ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْقَدْرَ مِنَ الْمَاءِ لِلاغْتِسَالِ لَيْسَ بِقَدْرٍ لَا يَجُوزُ تَعَدِّيهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' غسل کے لئے پانی کی مقدار' یہ کوئی ایسی مقدار نہیں ہے' جس میں کمی وبیشی جائز نہ ہو

1204 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يتوضا بمكوك ويغتسل بخمس مكاكي.4:1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک "مکوک" (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے پانچ "مکوک" (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

1204- إسناده صحيح، وصححه ابن خزيمة برقم 116 من طريق بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

7- بَابُ اَحْكَامِ الْجُنُبِ

باب 7: جنبی کے احکام کا بیان

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُوْلِ الْمَلَائِكَةِ الدَّارَ الَّتِي فِيْهَا الْجُنُبُ

فرشتوں کے ایسے گھر میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جس میں جنبی موجود ہو

1205- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بن عمرو يحدث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَلِيًّا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ.

عبداللہ بن نجی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا یا جنبی شخص موجود ہو"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الطَّوَافَ عَلٰى نِسَائِهِ اَوْ جَوَارِيْهِ بِالْغُسْلِ الْوَاحِدِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی تمام بیویوں یا کنیزوں کے ساتھ (صحبت کرنے کے بعد) ایک ہی مرتبہ غسل کرے

1206- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

1205- عبد اللّٰه بن نجي، صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 1/83 و104 و139 و150، وأبو داوُد (127) و (4152)، والنسائي 1/141 و 7/185، وابن ماجة (3650)، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/171، ووافقه الذهبي مع أنه قال في الميزان: نجي الحضرمي لا يدرى من هو .!وأخرجه الدارمي 2/284، من طريق الحارث العكلي. وأخرجه أحمد 1/80 و107 و150 من طريقين عن عبد اللّٰه بن نجي، عن علي. وأصل الحديث في الصحيحين دون ذكر الجنب من حديث أبي طلحة. انظر شرح السنة (3212).

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ واحد

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور پھر ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَطُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل صرف ایک ہی مرتبہ نہیں کیا (بلکہ کئی مرتبہ ایسا کیا ہے)

1207- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى جَمِيعِ نِسَائِهِ فِيْ لَيْلَةٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے پھر آپ ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

1206- إسناده صحيح على شرط البخاري. إسماعيل: هو ابن إبراهيم بن مقسم الأسدي المعروف بابن علية وهو أمه. وأخرجه أبو داوُد (218) في الطهارة: باب في الجنب يعود، عن مسدد بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، والنسائي 1/143 في الطهارة: باب إتيان النساء قبل إحداث الغسل، عن إسحاق بن إبراهيم، ويعقوب بن إبراهيم، والبيهقي في السنن 1/204، وأبو عوانة 1/280، من طريق الحسن بن محمد بن الصباح الزعفراني، أربعتهم، عن إسماعيل بن علية، به .وسيورده المؤلف بعده برقم (1207) من طريق هشيم، عن حميد، به .وبرقم (1208) و (1209) من طريقين عن قتادة، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/160 و185 و 252، والطحاوي 1/129 والدارمي 1/192 و 193 من طريق حمادة بن سلمة، عن ثابت، عن أنس . وصححه ابن خزيمة (229) من طريق معمر، عن ثابت، عن أنس.وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريقين عن عيسى بن يونس، عن صالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، عن أنس .وأخرجه الطبراني في الصغير 1/246 من طريق مصعب بن المقدام، عن سفيان الثوري، عن معمر، عن الزهري، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/229 عن حسن بن موسى، عن أبي هلال، عن مطر الوراق، عن أنس. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، وأحمد 3/99، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ عَدَدِ النِّسَاءِ اللَّاتِي كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کا تذکرہ جن کے پاس تشریف لے جانے کے بعد آپ ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے

1208 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ سَاعَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ أو النهار وهن إحدى عشرة فَقُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ يُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ اُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِيْنَ.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں رات یا دن میں کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اتنی طاقت تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم لوگ تو یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ آپ کو تیس [30] مردوں جتنی قوت دی گئی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

1208– رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن هشيماً مدلس وقد عنعن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، وأحمد 3/99، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (231) عن محمد بن منصور الجواز المكي، عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه عبد الرزاق (1061) ومن طريقه ابن خزيمة في صحيحه (230)، وأخرجه احمد 3/185 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، والترمذي (140) في الطهارة: باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد، عن محمد بن بشار، عن أبي احمد الزبيري، عن سفيان، والنسائي 1/143، 144 عن محمد بن عبيد، عن عبد الله بن المبارك، وابن ماجه (588) في الطهارة وسننها: باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلاً واحداً من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي وأبي أحمد الزبيري عن سفيان، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق أبي نعيم وقبيصة بن عقبة، عن سفيان، ثلاثتهم (عبد الرزاق وسفيان وعبد الله بن المبارك) عن معمر، عن قتادة، به. وسيورده بعده من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به، فانظره.

(اور وہ اس بات کا قائل ہوا) کہ یہ روایت ہشام دستوائی کی نقل کردہ اس روایت کی متضاد ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

1209- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ خَبَرِ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ نِسْوَةٍ وَّفِيْ خَبَرِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ اَمَا خَبَرُ هِشَامٍ فَاِنَّ اَنَسًا حَكٰى ذٰلِكَ الْفِعْلَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ قُدُوْمِهِ الْمَدِيْنَةَ حَيْثُ كَانَتْ تَحْتَهُ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً وَخَبَرُ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اِنَّمَا حَكَاهُ اَنَسٌ فِيْ اٰخِرِ قُدُوْمِهِ الْمَدِيْنَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حيث كان تحته تسع نِسْوَةٍ لِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا كَثِيْرَةً لَا مَرَّةً واحدة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کی **9** ازواج تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہشام دستوائی نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ''ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی''۔ جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ مذکور ہے' اس وقت آپ کی نو ازواج تھیں۔

1209- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (268) في الغسل: باب إذا جامع ثم عاد ومن دار على نسائه في غسل واحد، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة (270). وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (231) عن محمد بن منصور الجواز المكي، عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه عبد الرزاق (1061) ومن طريقه ابن خزيمة في صحيحه (230)، وأخرجه أحمد 3/185 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، والترمذي (140) في الطهارة: باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد، والنسائي 1/143، 144 عن محمد بن عبيد، عن عبد الله بن المبارك، وابن ماجه (588) في الطهارة وسننها: باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلاً واحداً، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق أبي نعيم وقبيصة بن عقبة، عن سفيان، ثلاثتهم (عبد الرزاق وسفيان وعبد الله بن المبارك) عن معمر، عن قتادة، به. وسيورده بعده من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به، فانظره. إسناده صحيح على شروطهما، سعيد هو ابن أبي عروبة، وأخرجه البخاري (284) في الغسل: باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره، و (5215) في النكاح: باب من طاف على نسائه في غسل واحد، عن عبد الأعلى بن حماد، و (5068) باب كثرة النساء، عن مسدد، والنسائي 6/53، 54 في النكاح: باب ذكر أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في النكاح وأزواجه، عن إسماعيل بن مسعود، ثلاثتهم عن يزيد بن زريع بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/166 عن عبد العزيز بن عبد الصمد العمي، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہشام دستوائی نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے''ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی'' جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ''اس وقت ان ازواج کی تعداد نو تھی'' جہاں تک ہشام کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا ذکر اس زمانے کے حساب سے کیا ہے' جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ اس وقت آپ کی گیارہ ازواج تھیں جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس زمانے کا ذکر کیا ہے' جو مدینہ منورہ میں آپ کا آخری زمانہ ہے۔ جب آپ کی نو ازواج تھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کئی مرتبہ کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اسے صرف ایک مرتبہ کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ لِمَنْ اَرَادَ مُعَاوِدَةَ اَهْلِهِ

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو اسے وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1210- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَاَرَادَ أن يعود فليتوضأ .

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص عورت کو چھو لے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کر لے) اور پھر وہ دوبارہ ایسا کرنا چاہے' تو اسے پہلے وضو کر لینا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1211- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّنْجِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ هَاشِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ

1210- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، وأبو المتوكل: هو علي بن داؤد الناجي. وأخرجه الطيالسي 1/61، وابن أبي شيبة 1/79، وأحمد 3/28، ومسلم (308) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، وأبو داؤد (220) في الطهارة: باب الوضوء لمن أراد أن يعود، والترمذي (141) في الطهارة: باب ما جاء في الجنب إذا أراد أن يعود توضأ، والنسائي 1/142 في الطهارة: باب في الجنب إذا أراد أن يعود، وابن ماجه (587) في الطهارة: باب في الجنب إذا أراد العود توضأ. وأبو عوانة 1/280، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129، والبيهقي في السنن 1/204، والبغوي في شرح السنة (271)، من طرق عن عاصم بن سليمان الأحول، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (219) و (220) و (221) . وانظر ما بعده.

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ أن يعود فليتوضأ فإنه أنشط للعود .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: تفرد بهذا اللفظة الأخيرة مسلم بن إبراهيم .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہے' تو اسے پہلے وضو کر لینا چاہئے۔ اس طرح دوبارہ کرنے میں زیادہ لذت ہوگی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)ان آخری الفاظ کو نقل کرنے میں مسلم بن ابراہیم نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْجُنُبُ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ قَبْلَ الْاِغْتِسَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جنبی شخص جب غسل کرنے سے پہلے سونا چاہے' تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

1212- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَالْحَوْضِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سمعت ابن عمر يقول:

(متن حدیث): أن عمر اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُصِيْبُنِي الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَكَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ تَوَضَّأْ ثُمَّ ارْقُدْ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: (بعض اوقات) مجھے رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے' تو میں کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو کر پھر وضو کر کے سو جاؤ۔

1213- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ

(متن حدیث): ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ

1211- إسناده صحيح؛ جعفر بن هاشم العسكري، حدث عنه جماعة، ووثقه الخطيب في تاريخه 7/183، وباقي رجال الإسناد على شرطهما. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (221) ، عن أبي يحيى محمد بن عبد الرحيم البزاز، والحاكم في المستدرك 1/152، والبيهقي في السنن 1/204، والبغوي في شرح السنة (271) من طريق علي بن عبد العزيز، كلاهما عن مسلم بن إبراهيم بهذا الإسناد.

فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثم نم.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: توضأ واغسل ذكرك أمرا نَدْبٍ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ من إِبَاحَةٍ وَلَيْسَ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ لِاَنَّ الْاَمْرَ بِغَسْلِ الذِّكْرِ اِنَّمَا اَمْرٌ لِاَنَّ الْمَرْءَ قَلَّمَا يَطَأُ اِلَّا وَيُلَاقِي ذَكَرُهُ شَيْئًا نَجِسًا فَاِنْ تَعَرَّى عَنْ هٰذَا فَلَا يَكَادُ يَخْلُو مِنَ الْبَوْلِ قَبْلَ الْاِغْتِسَالِ فَمِنْ أجل ملاقاة النجاسة لِلذَّكَرِ اَمَرَ بِغَسْلِهِ لَا اَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ لِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فيه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ بعض اوقات انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وضو کرو شرم گاہ کو دھو لو اور پھر سو جاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم وضو کر لو اور اپنی شرمگاہ کو دھو لو"۔ یہ حکم استحباب کے طور پر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "پھر تم سو جاؤ" یہ مباح قرار دینے کیلئے حکم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: "تم اپنی شرمگاہ کو دھو لو" میں اس بات کی دلیل موجود نہیں ہے کہ منی نجس ہوتی ہے کیونکہ شرمگاہ کو دھونے کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ آدمی جب صحبت کرتا ہے تو اس کی شرمگاہ پر کوئی نجس چیز لگ جاتی ہے اگر یہ نہ بھی ہو تو غسل کرنے سے پہلے عام طور پر آدمی کو پیشاب کرنا پڑتا ہے تو اس نجاست کے لگنے کی وجہ سے بھی شرمگاہ کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے نہیں دیا گیا کہ منی نجس ہوتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اسے کھرچ دیا کرتی تھیں اور نبی اکرم

1212- إسناده صحيح على شرطهما، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، والحوضي: هو محفص بن عمر بن الحارث . واخرجه أبو داوٗد الطيالسي 1/62 ومن طريقه أبو عوانة 1/278، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الله بن أحمد 2/46 وجادة عن أبيه، عن يزيد، وابن خزيمة في صحيحه (214) عن أبي موسى محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، وأبو عوانة 1/2278 من طريق بدل بن المحبر، وبشر بن عمر، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/127 عن ابن مرزوق، عن وهب بن جرير، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف بعده برقم (1213) من طريق مالك، عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1214) من طريق إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، به، وبرقم (1216) من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1215) من طريق لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عمر .وأخرجه الطحاوى في شرح معاني الآثار 1/127 من طريق الأوزاعي، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر، به. دون قوله: اغسل ذكرك 1. إسناده صحيح على شرطهما، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة القعنبي الحارثي، ثقة عابد، أخرج حديثه الشيخان، وكان ابن معين وابن المديني لا يقدمان عليه في الموطأ أحداً، والحديث في الموطأ بروايته ص 58 (طبعة عبد الحفيظ منصور) ، وعن القعنبي بهذا الإسناد أخرجه أبو داوٗد (221) في الطهارة: باب في الجنب ينام .وهو في الموطأ 1/47 برواية يحيى بن يحيى المصمودي . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخاري (290) في الغسل: باب الجنب يتوضأ ثم ينام، ومسلم (306) (25) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، والنسائي 1/140 في الطهارة: باب وضوء الجنب وغسل ذكره إذا أراد أن ينام، والطحاوى 1/127، والبيهقي في السنن 1/199، والبغوي في شرح السنن (263) .

صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ تَرْكَ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ اِرَادَةِ النَّوْمِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ وَالْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ

جنبی شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سونے سے پہلے غسل نہ کرے جبکہ وہ شرم گاہ کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے

1214- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يتوضأ ويغسل ذكره ثم ينام.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہوجاتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ وضو کریں اور اپنی شرم گاہ کو دھولیں اور پھر سوجائیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ اَنْ يَنَامَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ مِنْ جَنَابَتِهٖ اِذَا تَوَضَّاَ قَبْلَ النَّوْمِ

جنبی شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل جنابت کرنے سے پہلے سوجائے جب کہ وہ سونے سے پہلے وضو کرلے

1215- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ

1214- إسناده صحيح على شرط مسلم وتقدم برقم (1212) من طريق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به، وسيرد برقم (1216) من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، فانظر تخريجه فيهما.

1215- إسناده صحيح على شرط مسلم وتقدم برقم (1212) من طريق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به، وسيرد برقم (1216) من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، فانظر تخريجه فيهما . إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (287) في الغسل: باب نوم الجنب، عن قتيبة، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة (264) . وأخرجه عبد الرزاق (1074) ، ومن طريقه أبو عوانة 1/277، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/61 عن معتمر بن سليمان، وأحمد 2/17، ومسلم (306) (23) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، والترمذي (120) في الطهارة: باب ما جاء في الوضوء للجنب إذا أراد أن ينام، والنسائي 1/139 في الطهارة: باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام، من طريق يحيى بن سعيد، وابن ماجة (585) في الطهارة: باب من قال لا ينام الجنب حتى يتوضأ وضوءه للصلاة، من طريق عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 1/200، وأبو عوانة 1/277 و279 من طريق محمد بن عبيد، خمستهم عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به . وتحرف اسم عبيد الله بن عمر في مطبوع مصنف عبد الرزاق إلى عبد الله بن عمر.ولم يرد في رواية البيهقي تسمية عمر في السؤال.وأخرجه البخاري (289)

عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ إِذَا توضأ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہم میں سے کوئی ایک شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں جب وہ وضو کر لے (تو سوسکتا ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوُضُوْءَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ لَيْسَ بِاَمْرِ فَرْضٍ لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنبی شخص جب سونے لگے تو اسے وضو کرنے کا حکم دینا فرض حکم نہیں ہے کہ اس کے علاوہ (یعنی وضو کیے بغیر سونا) جائز ہی نہ ہو

1216- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أينام وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ: نَعَمْ وَيَتَوَضَّاُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں اگر وہ چاہے تو وضو کر کے (سو) جائے۔

(بقيه تخريج 1215)في الغسل: باب الجنب يتوضأ ثم ينام، عن موسى بن إسماعيل، عن جويرية، عن نافع، به .وأخرجه عبد الرزاق (1077) ، ومن طريقه مسلم (306) (24) ، وأبو عوانة 1/277، والبيهقي في السنن 1/201، عن ابن جريج، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127، من طريق ابن عون، كلاهما عن نافع، به .وأخرجه أبو عوانة 1/277 من طريق حجاج، عن ابن جريج، عن نافع، به.وأخرجه عبد الرزاق (1075) عن معمر، عن أيوب، عن نافع، به.وأخرجه أحمد 1/16، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127 من طريق محمد بن إسحاق، من نافع، به، ولفظه: ليتوضأ وضوءه للصلاة ثم لينم .

1216- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (211) .وأخرجه أحمد 1/24-25، والحميدى (657) عن سفيان، بهذا الإسناد، ولفظ أحمد يتوضأ وينام إن شاء وقال سفيان مرة: ليتوضأ وليتم ولفظ الحميدى نعم إذا توضأ، ويطعم إن شاء .وأخرجه الدارمي 1/193، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/127، وابن خزيمة (121) من طرق عن سفيان، به .

وانظر التعليق رقم (1) من الصفحة 15.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ بعد أن يتوضأ وضوء ه للصلاة

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرنے کے بعد جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے

1217 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إذا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ هُ للصلاة قبل أن ينام.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا' تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا كَانَ جُنُبًا وَّاَرَادَ النَّوْمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ وُضُوْءَ هُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب وہ جنبی ہو اور سونے کا ارادہ کرے' تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے اور پھر سو جائے

1217- إسناده صحيح. ابن قتيبة: هو محمد بن الحسن، ويزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب الرملي، ثقة عابد، أخرج له أبو داؤد والنسائي وابن ماجة، وباقي رجال الإسناد رجال الشيخين. وأخرجه البيهقي في السنن 1/203 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (305) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، والنسائي 1/139 في الطهارة: باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام، وابن ماجة (584) في الطهارة: باب لا ينام الجنب حتى يتوضأ وضوء ه للصلاة، وأبو عوانة 1/277، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/126، والبيهقي في السنن 1/200، والبغوي في شرح السنة (265)، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/60، وأبو داؤد (222) في الطهارة: باب الجنب يأكل، وابن خزيمة في صحيحه برقم (213)، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (1073) عن ابن جريج، وأبو عوانة 1/277 من طريق ابن أخي الزهري، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي 1/62، وابن أبي شيبة 1/61، والبخاري (286) في الغسل: باب كينونة الجنب في البيت إذا توضأ قبل أن يغتسل، والطحاوي 1/126، وطريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، به. وأخرجه البخاري (288) باب الجنب يتوضأ ثم ينام، من طريق أبي الأسود محمد بن عبد الرحمٰن، عن عروة، عن عائشة. وأخرجه الطيالسي 1/61، 62، ومن طريقه البيهقي 1/202، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/61، ومن طريقه مسلم (305) (22)، والبيهقي في السنن 1/203، وأخرجه أبو داؤد (224) باب من قال: يتوضأ الجنب، والنسائي 1/138 باب وضوء الجنب إذا أراد أن يأكل، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/125، وأبو عوانة 1/278، وابن خزيمة في صحيحه برقم (215)، من طريق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وسيورده بعده (1218) من طريق يونس، عن الزهري، به، ويخرج عنده فانظره.

1218- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً قَالَ حَدَّثَنَا بن الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمْ يَنَمْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ وَاَكَلَ .

1218: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے۔تو آپ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک وضو نہیں کر لیتے تھے اور جب آپ (جنابت کی حالت) میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ دونوں ہاتھ دھو کر کھاتے تھے۔

1218- إسناده صحيح على شرطهما وهو في مسند أبي يعلى (4595) . وأخرجه أبو داوُد (223) في الطهارة: باب الجنب يأكل، عن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد . ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن 1/203. وأخرجه البيهقي 1/203 أيضاً من طريق إبراهيم الحربي، عن محمد بن الصباح، به . وأخرجه عبد الرزاق (1073) و (1085) ، وابن أبي شيبة 1/60، والنسائي 1/139 باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل أو يشرب، والدارقطني 1/126 باب الجنب إذا أراد أن ينام أو يأكل أو يشرب كيف يصنع، والبغوي في شرح السنة (266) من طريق عبد الله بن مبارك، به. وأخرجه الدارقطني 1/125 و126، وأبو عوانة 1/277، والطحاوي 1/126، والبيهقي 1/200، والبغوي (265) من طرق عن يونس بن يزيد، به . وتقدم قبله من طريق الليث، عن الزهري، به، فانظره.

8- بَابُ غُسْلِ الْجُمُعَةِ

باب 8: جمعہ کے لئے غسل کرنا

1219- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): على كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلٌ وهو يوم الجمعة .

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مسلمان پر سات دنوں میں ایک بار غسل کرنا لازم ہے اور یہ جمعہ کا دن ہے''۔

1220- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ حدثنا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عن عياش ابن عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ الْغُسْلُ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اِتْيَانُ الْجُمُعَةِ فَرْضٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّالْعِلَّةُ فِيْهِ اَنَّ الْاِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ فَمَتٰى بَلَغَ الصَّبِيُّ وَاَدْرَكَ بِاَنْ يَاْتِيَ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً كَانَ بَالِغًا وَّاِنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا

1219- رجاله ثقات، إلا أن أبا الزبير مدلس وقد عنعنه . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/93، ومن طريقه الطحاوي 1/116، عن أبي خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/95 عن محمد بن فضيل، وأحمد 3/304، والنسائي 3/93 في الجمعة: باب إيجاب الغسل يوم الجمعة، عن بشر بن المفضل، والطحاوي 1/116 من طريق خالد بن عبد الله، ثلاثتهم عن داوُد بن أبي هند، به .وأخرجه عبد الرزاق (5296) عن الثوري، عن سعد بن إبراهيم، عن عمر بن عبد العزيز، عن رجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم.

1220- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح . وأخرجه أبو داوُد (342) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة (721) عن محمد بن علي بن حمزة، الطحاوي 1/116 عن روح بن الفرج، كلاهما عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 3/89 في الجمعة: باب التشديد في التخلف عن الجمعة، ولفظه: رواح الجمعة واجب على كل محتلم ، وابن الجارود في المنتقى (287) ، وابن خزيمة في صحيحه (1721) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، والطبراني في الكبير 23/195، والبيهقي في السنن 3/172 و187؛ من طرق عن المفضل بن فضالة، بهذا الإسناد.وقد يبغ الطِّفْلُ دُونَ اَنْ يَحْتَلِمَ وَيَكُونُ مُخَاطَبًا بِالِاسْتِئْذَانِ كما يكون مخاطبا عند الاحتلام به.

وَنَظِيرُ هٰذَا قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (وَإِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) (النور: 59) فَأَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِالْاِسْتِئْذَانِ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ، إِذَ الْحُلُمُ بُلُوْغٌ، وَقَدْ يَبْلُغُ الطِّفْلُ دُوْنَ اَنْ يَحْتَلِمَ، وَيَكُوْنُ مُخَاطَبًا بِالْاِسْتِئْذَانِ كَمَا يَكُوْنُ مُخَاطَبًا عِنْدَ الْاِحْتِلَامِ بِهٖ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر بالغ شخص کو جمعہ کے لئے جانا لازم ہے اور جو شخص (جمعہ ادا کرنے کے لئے) جائے اس پر غسل کرنا لازم ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ ہر بالغ شخص پر جمعے کی نماز کے لئے آنا فرض ہے اس میں علت یہ ہے کہ احتلام ہونا بالغ ہونے کا نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بچہ بالغ ہو جائے یا عمر کے اعتبار سے پندرہ سال کا ہو جائے' تو وہ بالغ شمار ہوگا۔ اگرچہ اسے احتلام نہ ہوا ہو۔ اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں' تو وہ اجازت طلب کریں گے جس طرح ان لوگوں نے اجازت لی جن کا ذکر پہلے ہوا ہے''۔

تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا حکم اس شخص کو دیا ہے' جو بالغ ہو جاتا ہے کیونکہ یہاں لفظ حلم سے مراد بالغ ہونا ہے اور بعض اوقات بچہ احتلام کے بغیر بالغ ہو جاتا ہے اور وہ اجازت لینے کے حکم کا مخاطب بن جاتا ہے جس طرح کا احتلام کے ہمراہ اس حکم کا مخاطب بنتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِغْتِسَالَ لِلْجُمُعَةِ مِنْ فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے لئے غسل کرنا اسلام کے فطری احکام میں سے ایک ہے

1221- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بن زنجويه حدثنا بن اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فِطْرَةَ الْاِسْلَامِ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِسْتِنَانُ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحَى فَاِنَّ الْمَجُوسَ تُعْفِي شَوَارِبَهَا وَتُحْفِي لحاها فخالفوهم حدوا شواربكم واعفوا لحاكم.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اسلام کے فطری احکام میں جمعہ کے دن غسل کرنا مسواک کرنا مونچھیں چھوٹی رکھنا داڑھی بڑی رکھنا شامل ہے' کیونکہ مجوسی اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھی چھوٹی رکھتے ہیں' تو تم لوگ ان کی مخالفت کرو تم لوگ اپنی مونچھیں چھوٹی رکھو اور داڑھی بڑھاؤ''۔

ذِكْرُ تَطْهِيرِ الْمُغْتَسِلِ لِلْجُمُعَةِ مِنْ ذُنُوبِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

اس بات کا تذکرہ کہ جمعہ کے لئے غسل کرنیوالے شخص کے اگلے جمعے تک کے گناہ پاک ہوجاتے ہیں

1222 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ أَبُو يَعْلَى بِالْأُبُلَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ صَاحِبُ الْحِنَّاءِ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو قَتَادَةَ وَأَنَا أَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَغُسْلُكَ هٰذَا مِنْ جَنَابَةٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعِدْ غُسْلًا آخَرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَزَلْ طَاهِرًا إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَزَلْ طَاهِرًا إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى يُرِيدُ بِهِ مِنَ الذُّنُوبِ لن مَنْ حَضَرَ الْجُمُعَةَ بِشَرَائِطِهَا غُفِرَ لَهُ مَا بينها وبين الجمعة الأخرى.

عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے جمعہ کے دن غسل کیا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے یہ غسل جنابت کیا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: تم دوبارہ غسل کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے وہ آئندہ جمعہ تک طہارت کی حالت میں رہتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ شخص اگلے جمعے تک پاک رہتا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ گناہوں سے پاک رہتا ہے کیونکہ جو شخص شرائط کے ہمراہ جمعے کی نماز میں شریک ہوتا ہے۔ اس کی اس جمعے اور اگلے جمعے کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِغْتِسَالُ لِلْجُمُعَةِ إِذَا قَصَدَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب وہ جمعہ کے لئے جانے لگے تو اس وقت جمعہ کے لئے غسل کرے

1223 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حدثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دينار

1222- إسناده قوي، هارون بن مسلم روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 9/237، وقال الحاكم: بصري ثقة، وصحح حديثه هذا 1/282، ووافقه الذهبي . وقال أبو حاتم: لين . وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح، وهو في صحيح ابن خزيمة (1760) عن محمد بن عبد الأعلى، بهذ الإسناد . وأخرجه البيهقي 1/299 من طريق سريج بن يونس، عن هارون بن مسلم،

(متن حدیث): انه سمع بن عمر يقول: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إذا جئتم الجمعة فاغتسلوا.

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو غسل کرلو''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ اَتَاهَا مَعَ اِسْقَاطِهَا عَنْ مَّنْ لَمْ يَاْتِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے' جو نماز جمعہ پڑھنے کے لئے جاتا ہے' جو شخص نماز جمعہ کے لئے نہیں جاتا اس سے یہ حکم ساقط ہے

1224- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مكرم قال: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

1223- إسناده قوي، هارون بن مسلم روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 9/237، وقال الحاكم: بصري ثقة، وصحح حديثه هذا 1/282، ووافقه الذهبي. وقال أبو حاتم: لين. وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح، وهو في صحيح ابن خزيمة (1760) عن محمد بن عبد الأعلى، بهذ الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/299 من طريق سريج بن يونس، عن هارون بن مسلم، به. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الحميدي (609) عن سفيان، وأحمد 2/75 عن عفان، عن عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ ابن عمر: الشافعي 1/154، وعبد الرزاق (5290) و (5291)، والحميدي (608)، والطيالسي 1/142، 143، وأحمد 2/9 و37، والبخاري (894) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، و (919) باب الخطبة على المنبر، ومسلم (844) في الجمعة، والترمذي (492) في الصلاة: باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، وابن الجارود (283)، وابن خزيمة (1749)، والطحاوي 1/115، والبيهقي في السنن 1/293 و3/188. وأخرجه الطيالسي 1/143 عن شعبة، وابن أبي شيبة 1/93 عن شريك وأبي الأحوص، وأحمد 2/53 و57 من طريق سفيان، والطحاوي 1/115 من طريق شعبة، كلهم عن أبي إسحاق، عن يحيى بن وثاب، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/115، والطحاوي 1/115، من طريق اسرائيل، عن أبي إسحاق، عن يحيى بن وثاب ونافع، عن ابن عمر. وأورده المؤلف بعده من طريق نافع عن ابن عمر، ويأتي تخريجه من طريقه عنده.

1224- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الحميدي (609) عن سفيان، وأحمد 2/75 عن عفان، عن عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه ابن عمر: الشافعي 1/154، وعبد الرزاق (5290) و (5291)، والحميدي (608)، والطيالسي 1/142، 143، وأحمد 2/9 و37، والبخاري (894) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، و (919) باب الخطبة على المنبر، ومسلم (844) في الجمعة، والترمذي (492) في الصلاة: باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، وابن الجارود (283)، وابن خزيمة (1749)، والطحاوي 1/115، والبيهقي في السنن 1/293 و3/188. وأخرجه الطيالسي 1/143 عن شعبة، وابن أبي شيبة 1/93 عن شريك وأبي الأحوص، وأحمد 2/53 و57 من طريق سفيان، والطحاوي 1/115 من طريق شعبة، كلهم عن أبي إسحاق، عن يحيى بن وثاب، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/115، والطحاوي 1/115، من طريق اسرائيل، عن أبي إسحاق، عن يحيى بن وثاب

اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كثير الكاهلي عَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ (متن حدیث): إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من أتى الجمعة فليغتسل.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

ذِكْرُ اِيقَاعِ اسْمِ الرَّوَاحِ عَلَى التَّبْكِيرِ

اس بات کا تذکرہ یہ یہاں ''جانے'' کا لفظ ''جلدی جانے'' کے لئے استعمال ہوا ہے

1225- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَقْبُرِيُّ الْخَطِيبُ بِوَاسِطَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو ويحيى بن سعيد الأنصارى عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: (متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاحَ إِلَى الجمعة فليغتسل.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

(بقيه تخريج 1224) ونافع، عن ابن عمر. وأورده المؤلف بعده من طريق نافع عن ابن عمر، ويأتي تخريجه من طريقه عنده. يحيى بن كثير الكاهلي، ذكره المؤلف في الثقات 5/527، وقال أبو حاتم: شيخ، وقال النسائي: ضعيف، وقد تابعه عليه مالك، وباقي رجال الإسناد على شرك الصحيح. وأخرجه مالك في الموطأ 1/102 عن نافع بهذا الإسناد، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخاري (877) في الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائي 3/93 في الجمعة: باب الأمر بالغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/115، والبيهقي في السنن 1/293. وأخرجه من طرق عن نافع، به: الحميدي (610)، وابن أبي شيبة 2/93و95و96، وأحمد 2/3و41 و42و48و 55و75و77و78 و101و105و141و245، ومسلم (844) في الجمعة، وابن ماجة (1088) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والطحاوي 1/115، والطبراني (13392)، والبيهقي في السنن 1/297، وابن خزيمة (1750) و (1751). وتقدم قبله من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر. فانظره.

1225- يحيى بن كثير الكاهلي، ذكره المؤلف في الثقات 5/527، وقال أبو حاتم: شيخ، وقال النسائي: ضعيف، وقد تابعه عليه مالك، وباقي رجال الإسناد على شرك الصحيح. وأخرجه مالك في الموطأ 1/102 عن نافع بهذا الإسناد، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخاري (877) في الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائي 3/93 في الجمعة: باب الأمر بالغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/115، والبيهقي في السنن 1/293. وأخرجه من طرق عن نافع، به: الحميدي (610)، وابن أبي شيبة 2/93و95و96، وأحمد 2/3و41 و42و48و 55و75و77و78 و101و105و141و245، ومسلم (844) في الجمعة، وابن ماجة (1088) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والطحاوي 1/115، والطبراني (13392)، والبيهقي في السنن 1/297، وابن خزيمة (1750) و (1751). وتقدم قبله من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر. فانظره.

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلنِّسَاءِ اَنْ يَغْتَسِلْنَ لِلْجُمُعَةِ اِذَا اَرَدْنَا شُهُودَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ خواتین کے لئے یہ بات مستحب ہے جب وہ نماز جمعہ میں شریک ہونے کا ارادہ کریں تو وہ جمعہ کے لئے غسل کریں

1226- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ والنساء فليغتسل .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں اور خواتین میں جو جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَرْضٌ لَا يَجُوزُ تَرْكُهُ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ایسا فرض ہے کہ اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے

1227- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حدثنا عبيد بن عمر القوايرى قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ حَالِمٍ مِنَ الرِّجَالِ وَعَلٰى كُلِّ بَالِغٍ مِنَ النساء .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر اور خواتین میں سے ہر بالغ عورت پر لازم ہے''۔

ذكر خبر ثان اِلَيْهِ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا فَزَعَمَ اَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ہمارے بعض ائمہ اس بات کے قائل ہوئے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے

1228- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ محتلم .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ وَالِاغْتِسَالِ لَهَا لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَشْهَدَهَا

جو شخص جمعے میں شریک ہونے کا ارادہ کرے اس کے جمعہ کے لئے غسل کرنے اور اس کے لئے اغتسال کے طریقے کا تذکرہ

1229- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غُسْلُ يَوْمِ الجمعة واجب على كل محتلم كغسل يوم الجنابة .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔(یہ غسل) غسل جنابت کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ فِي الْاَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ نَدْبٍ وَّاِرْشَادٍ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جمعہ کیلئے غسل کرنے کا تذکرہ جن روایات میں

1228- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/102، ومن طريقه أخرجه الشافعي 1/154، وأحمد 3/60، والبخاري (879) في الجمعة: باب غسل الجمعة، و (895) باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، ومسلم (846) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، وأبو داؤد (341) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، والنسائي 3/93 في الجمعة: باب إيجاب الغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، والبيهقي في السنن 1/294و3/188،وابن خزيمة في صحيحه (1742) .وأخرجه الشافعي 1/154، وعبد الرزاق (5307) ، والحميدي (736) ، وابن أبي شيبة 2/92، والبخاري (858) في الأذان: باب وضوء الصبيان، و (2665) في الشهادات: باب بلوغ الصبيان وشهادتهم، وابن ماجة (1089) في الإقامة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، وابن الجارود (284) ، وابن خزيمة (1742) من طريق سفيان بن عيينة، عن صفوان بن سليم، به.وأخرجه ابن خزيمة (1742) أيضاً من طريق أبي علقمة الفروي، عن صفوان بن سليم، به . وسيرد برقم (1233) من طريق عبد الرحمٰن بن أبي سعيد، عن أبيه أبي سعيد ويأتي تخريجه هناك.

1229- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

منقول ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں یہ ندب اور ارشاد کے طور پر ہے اور اس کی ایک متعین علت ہے

1230 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرنا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيُّ سَاعَةٍ هٰذِهٖ قَالَ اِنِّيْ شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ اَزِدْ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَّقَدْ علمت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى نَفْيِ اِيْجَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ يَشْهَدُهَا لأن عمر بن الخطاب كان يخطب إذا دَخَلَ الْمَسْجِدَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ مَا زَادَ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَاْمُرْهُ عُمَرُ وَلَا اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالرُّجُوْعِ وَالِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ ثُمَّ الْعَوْدِ اِلَيْهَا فَفِيْ اِجْمَاعِهِمْ عَلٰى مَا وَصَفْنَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حتم.

1230: سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی

1230 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه (845) عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 3/189 من طريق حرملة بن يحيى، به. وهو في الموطأ 1/101 عن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله: أنه دخل ... قال أبو عمر في التمهيد 10/68-69: هكذا رواه أكثر رواة الموطأ عن مالك مرسلاً، عن ابن شهاب، عن سالم، لم يقولوا: عن أبيه، ووصله عن مالك روح بن عبادة، وجويرية بن أسماء، وإبراهيم بن طهمان، وعثمان بن الحكم الجذامي، وأبو عاصم النبيل الضحاك بن مخلد، وعبد الوهاب بن عطاء، ويحيى بن مالك بن أنس، وعبد الرحمٰن بن مهدي، والوليد بن مسلم، وعبد العزيز بن عمران، ومحمد بن عمر الواقدي، وإسحاق بن إبراهيم الحنيني، والقعنبي في رواية إسماعيل بن إسحاق عنه؛ فرووه عن مالك عن ابن شهاب، عن سالم، عن أبيه. وقد أورد الترمذي رواية مالك المرسلة، ثم قال: سألت محمداً (يعني البخاري) عن هذا؟ فقال: الصحيح حديث الزهري عن سالم، عن أبيه. وانظر الفتح 2/359. ومن طريق مالك مرسلاً أخرجه الشافعي 1/157، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/117. ومن طريق مالك موصولاً أخرجه البخاري (878) في الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والطحاوي 1/118، والبيهقي في السنن 1/294 من طريق جويرية بن أسماء، عن مالك، عن الزهري، به. وأخرجه البيهقي أيضاً 1/294 من طريق روح بن عبادة، عن مالك، عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/157، وعبد الرزاق (5292)، والترمذي (494) في الصلاة: باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، من طريق معمر، عن الزهري، به. وأخرجه الترمذي (495) من طريق الليث، عن يونس، عن الزهري به. وقد رويت هذه القصة من حديث أبي هريرة أخرجه الطيالسي 1/142، وابن أبي شيبة 2/93، البخاري (882) في الجمعة، ومسلم (845) (4) في الجمعة، والدارمي 1/361، والبيهقي في السنن 1/294، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/118. ومن حديث ابن عبّاسٍ أخرجه ابن أبي شيبة 2/94، والطحاوي 1/117.

اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کوخطبہ دے رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب اندر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بلند آواز میں دریافت کیا یہ کون سا وقت ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں آج مصروف تھا میں اپنے گھر اس وقت گیا جب میں نے اذان کی آواز سنی پھر میں نے وضو کے علاوہ کچھ نہیں کیا (یعنی فوراً یہاں آ گیا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: (صرف) وضو کرنا بھی (غلطی) ہے۔ آپ یہ بات جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ) کے دن (غسل) کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی صحیح دلیل موجود ہے کہ جو شخص جمعہ میں شرکت کیلئے آتا ہے اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بتایا' انہوں نے صرف وضو کیا ہے اور وہ مسجد میں آ گئے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کسی صحابی نے بھی انہیں جمعہ کیلئے غسل کر کے آنے کو نہیں کہا تو صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع کر لینا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس بات کا واضح بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعے کیلئے غسل کرنے کا حکم دینا استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْاِغْتِسَالَ لِلْجُمُعَةِ غَيْرُ فَرْضٍ عَلٰى مَنْ شَهِدَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' جو شخص جمعہ میں شریک ہونا چاہتا ہو اس کے لئے جمعہ کے لئے غسل کرنا فرض نہیں ہے

1231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1231- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1756) . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/97، ومن طريقه مسلم (857) (27) في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، وابن ماجة (1090) في الإقامة: باب ما جاء في الرخصة في ذلك: وأخرجه أحمد 2/424، وأبو داؤد (1050) في الصلاة: باب فضل الجمعة، عن مسدد، والترمذي (498) في الجمعة: باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة، عن هناد، والبيهقي في السنن 3/223 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد، بزيادة ومن مس الحصا فقد لغا . وأخرجه مسلم (857) (26) في الجمعة، والبغوي في شرح السنة (1059) ، من طريق أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، عن روح، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به، بلفظ من اغتسل بدل من توضأ .

''جو شخص جمعہ کے روز وضو کرے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لئے آئے (امام کے قریب ہو) اور خاموش رہے اور غور سے (خطبہ) سنے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس جمعے اور اس سے آئندہ جمعے تک کے اور ''مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیتا ہے''۔

ذكر خبر ثالث عَلٰى اَنَّ غُسَلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جمعہ کے دن غسل کرنا فرض نہیں ہے

1232- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ لِلّٰهِ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا فَاِنْ كان له طيب مسه.

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے' وہ مسلمان ہفتے میں ایک دن غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو' تو وہ بھی لگائے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَنْ اَنَّ الْاَمْرَ بِالِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جمعہ کے لئے غسل کا حکم ندب (استحباب) کے طور پر ہے یہ لازمی نہیں ہے

1233- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بن سليم قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِي هِلَالٍ وَّبُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

1232- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1756). وأخرجه ابن أبي شيبة 2/97. ومن طريقه مسلم (857) (27) في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، وابن ماجة (1090) في الإقامة: باب ما جاء في الرخصة في ذلك: وأخرجه أحمد 2/424، وأبو داوُد (1050) في الصلاة: باب فضل الجمعة، عن مسدد، والترمذي (498) في الجمعة: باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة، عن هناد، والبيهقي في السنن 3/223 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد، بزيادة ومن مس الحصا فقد لغا. وأخرجه مسلم (857) (26) في الجمعة، والبغوي في شرح السنة (1059)، من طريق أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، عن روح، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به، بلفظ من اغتسل بدل من توضأ. 2. إسناده صحيح على شرط الشيخين خلا هشام بن الغاز وهو ثقة. وذكره السيوطي في الجامع الكبير 1/ 262، ولم يعزه لغير ابن حبان، ويشهد له حديث أبي هريرة (1234) الآية وغيره.

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّالسِّوَاكُ وَاَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ.

اللفظ لسعيد بن أبي هلال.

1233: عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے' اور مسواک کرنا اور اگر اسے میسر ہو' تو خوشبو لگانا (بھی لازم ہے)''۔

روایت کے یہ الفاظ سعید بن ابوہلال نامی راوی کے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْغُسْلَ لِلْجُمُعَةِ قُصِدَ بِهِ الْاِرْشَادُ وَالْفَضْلُ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جمعہ کے لئے غسل کرنے (کا حکم دینے) سے مراد رہنمائی کرنا اور فضیلت (کا اظہار کرنا ہے)

1234- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ

1233- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (846) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، عن عمرو بن سواد العامري، وأبو داؤد (344) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، والنسائي 3/ 92 في الجمعة: باب الأمر بالسواك يوم الجمعة، عن محمد بن سلمة المرادي، والبيهقي في السنن 3/ 242 من طريق عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (880) في الجمعة: باب الطيب للجمعة، وابن خزيمة (1745)، والبيهقي في السنن 3/ 242، من طريق علي بن المديني، عن حرمي بن عمارة، عن شعبة، عن أبي بكر بن المنكدر، حدثني عمرو بن سليم، قال: أشهد على أبي سعيد، قال: أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم، وأن يستن، وأن يمس طيباً إن وجد، وأبو بكر لا يعرف إلا بكنيته وهو أخو محمد بن المنكدر. وأخرجه الطيالسي 1/ 142، وأحمد 3/ 65-66 من طريق فليح بن سليمان، قال: أخبرني أبو بكر بن المنكدر، عن عمرو بن سليم الزرقي، عن أبي سعيد الخدري. وقد سقط اسم عمرو بن سليم من مسند أحمد. وأخرجه ابن خزيمة (1744) من طريق محمد بن المنكدر، عن أخيه أبي بكر، عن عمرو، عن أبي سعيد. وأخرجه عبد الرزاق (5318) عن عمر بن راشد، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي سعيد.

1234- إسناده صحيح على شرطهما خلا يحيى بن حبيب، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1761). وأخرجه عبد الرزاق (5298) عن ابن جريج، والطحاوي في شرح معاني الآثار عن يونس، عن سفيان، كلاهما عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5297) عن معمر، والبخاري (897) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، ومسلم (849) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والبيهقي في السنن 3/ 188- 189 من طريق وهيب، كلاهما عن عبد الله بن طاؤس، عن أبيه، به. ولم يرد عندهم ذكر مس الطيب. وأخرجه البخاري (898) في الجمعة، عن أبان بن صالح، عن مجاهد، عن طاؤس، به. وفي الباب عن ابن عمر تقدم برقم (1232)، وعن أبي سعيد الخدري تقدم برقم (1233) وعن جابر تقدم برقم (1219)، وعن ابن عباس، أخرجه من طرق عن ابن جريج، عن أبراهيم بن ميسرة، عن طاؤس، عنه: عبد الرزاق (5303)، ومسلم (848) (8)، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 115. وعن البراء بن عازب عند ابن أبي شيبة 2/ 93، والطحاوي 1/ 116. وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عند ابن أبي شيبة 2/ 94، وعبد الرزاق (5296).

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دينار يحدث عن طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ وَّاَنْ يَمَسَّ طِيبًا اِنْ وَجَدَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مسلمان پر یہ بات لازم ہے' وہ ہفتے میں ایک بار غسل کرے اور اگر اسے دستیاب ہو' تو خوشبو لگائے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ الْقَوْمُ بِالْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے لوگوں کو جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیا گیا

1235 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَخِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أبي بردة بن أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَنَحْنُ عِنْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَصَابَتْنَا مطرة، لشممت منا ريح الضأن.

1235: ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے تھے اور اگر ہم پر بارش ہو جاتی' تو ہمارے اندر سے تمہیں بھیڑوں کی سی بو آتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

1235- إسناده صحيح على شرطهما خلا يحيى بن حبيب، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1761). وأخرجه عبد الرزاق (5298) عن ابن جريج، والطحاوي في شرح معاني الآثار عن يونس، عن سفيان، كلاهما عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5297) عن معمر، والبخاري (897) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، ومسلم (849) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والبيهقي في السنن 3/ 188- 189 من طريق وهيب، كلاهما عن عبد الله بن طَاوُسٍ، عن أبيه، به. ولم يرد عندهم ذكر مس الطيب. وأخرجه البخاري (898) في الجمعة، عن أبان بن صالح، عن مجاهد، عن طَاوُسٍ، به. وفي الباب عن ابن عمر تقدم برقم (1232)، وعن أبي سعيد الخدري تقدّم برقم (1233) وعن جابر تقدم برقم (1219)، وعن ابن عباس، أخرجه من طرق عن ابن جريج، عن أبراهيم بن ميسرة، عن طَاوُسٍ، عنه: عبد الرزاق (5303)، ومسلم (848) (8)، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 115. وعن البراء بن عازب عند ابن أبي شيبة 2/ 93، والطحاوي 1/ 116. وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عند ابن أبي شيبة 2/ 94، وعبد الرزاق (5296)، وعن ثوبان عند البزار (624) 12. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخو نوح: اسمه خالد بن قيس بن رباح الأزدي الحداني. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/ 412، ومن طريقه ابن ماجه (3562) في اللباس: باب لبس الصوف، عن الحسن بن موسى، عن شيبان، وأحمد 4/ 419 عن روح، عن سعيد، وأبو داوُد (4033) في اللباس: باب في لبس الصوف والشعر، والترمذي (2479) في صفة القيامة، والبغوي في شرح السنة (3098) من طريق أبي عوانة، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/ 325 مع أنه ليس من شرطه، وقال: رواه الطبراني في الأوسط، ورجاله رجال الصحيح.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا كَانُوا يَرُوحُونَ اِلَى الْجُمُعَةِ فِي ثِيَابِ مِهَنِهِمْ فَلِذٰلِكَ اُمِرُوْا بِالاغْتِسَالِ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پہلے لوگ اپنے کام کاج کے کپڑوں میں جمعہ کے لئے چلے جاتے تھے اس لئے انہیں جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا گیا

1236- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ حِسَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يحيى بن عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ أنفسهم فَكَانُوْا يَرُوحُونَ اِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغتسلتم.

1236: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے لوگ اپنے کام کاج خود ہی کیا کرتے تھے پھر وہ اسی حالت میں جمعہ کے لئے آجایا کرتے تھے (جس کی وجہ سے بدبو پھیل جاتی تھی) توان سے یہ کہا گیا اگر تم غسل کرلو (تو یہ مناسب ہوگا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ اَرَادَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ''توان سے یہ کہا گیا اگر تم غسل کر لو'' اس سے مراد یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس بات کا حکم دیا تھا

1237- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بن محمد بن سليم قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عبيد الله بن أبى جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

1236- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوٗد (352) في الطهارة: باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، عن مسدد، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/ 155، وعبد الرزاق (5315) عن سفيان بن عيينة، وابن أبي شيبة 2/ 95 عن هشيم، وأحمد 6/ 62/ 63 عن وكيع، عن سفيان، والبخارى (903) في الجمعة: باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، ومسلم (847) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، عن محمد بن رمح، عن الليث، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/ 117 من طريق عبيد الله، والبيهقي، في السنن 3/ 189، من طريق جعفر بن عون، كلهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (2071) في البيوع: باب كسب الرجل وعمله بيده، من طريق عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، عن أبي الأسود النوفلي، عن عروة، عن عائشة. وعلقه البخارى (2071) أيضاً عن همام، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، ووصله ابن خزيمة في صحيحه (1753) عن محمد بن الوليد، عن قريش بن أنس، عن هشام، به. ووصله أبو نعيم في المستخرج من طريق هدبة، عن هشام، به. كما ذكره الحافظ في الفتح 4/ 305.

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِيْ فَيَأْتُوْنَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ ليومكم هذا؟

1237: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ نواحی علاقوں سے اپنے گھروں سے جمعہ کی نماز کے لئے آیا کرتے تھے وہ لوگ عبا پہن کے آتے تھے انہیں غبار اور پسینہ لاحق ہوتا تھا' جس کی وجہ سے ان کے جسم سے بو آتی ہے۔ ان میں سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے اس دن کے لئے اچھی طرح طہارت حاصل کرلو (یعنی غسل کرلو تو یہ مناسب ہوگا)

1237- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري (902) في الجمعة: باب من أين تؤتى الجمعة، عن أحمد بن صالح، ومسلم (847) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، عن هارون بن سعيد الأيلي، وأحمد بن عيسى، وابن خزيمة (1754) عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، والبيهقي في السنن 3/ 189-190 من طريق أحمد بن عيسى، أربعتهم عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد (1055) من طريق ابن وهب به مختصراً.وأخرجه النسائي 3/ 93-94 في الجمعة: باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، عن محمود بن خالد،عن الوليد، حدثنا عبد الله بن العلاء أنه سمع القاسم بن محمد، عن عائشة.

9- بَابُ غُسْلِ الْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ

باب 9: کافر شخص جب مسلمان ہو جائے' تو اس کا غسل کرنا

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاغْتِسَالِ لِلْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ

کافر شخص جب مسلمان ہو جائے' تو اسے غسل کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

1238 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ اُسِرَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فيقول إن تقتل تقتل وَاِنْ تَمُنَّ تَمُنَّ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تُرِدِ المال تعطه مَا شِئْتَ قَالَ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّوْنَ الْفِدَاءَ وَيَقُوْلُوْنَ مَا نَصْنَعُ بِقَتْلِ هٰذَا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَسْلَمَ فَبَعَثَ بِهٖ اِلٰى حَائِطِ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَغْتَسِلَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لقد حسن إسلام صاحبكم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثمامہ حنفی کو قید کر لیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملنے کے لئے آئے' تو آپ نے دریافت کیا: اے ثمامہ! تمہارے من میں کیا ہے۔ اس نے کہا اگر آپ قتل کر دیتے ہیں' تو پھر ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو جو آپ چاہتے ہیں وہ آپ کو دے دیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے فدیہ لینے والی صورت کو پسند کیا۔ انہوں نے کہا اس کو قتل کر کے ہمیں کیا ملے گا پھر ایک دن نبی کریم اس کے پاس سے گزرے تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم نے اسے ابوطلحہ کے باغ کی طرف بھیجا اور یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کر لے انہوں نے غسل کر کے دو رکعات نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے ساتھی کا اسلام عمدہ ہے''۔

1238- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله بن عمر وإن كان ضعيفاً- تابعه عليه عبيد الله بن عمر، وهو ثقة روى له الشيخان، وهو في مصنف عبد الرزاق (9834) ، ومن طريقه أخرجه ابن الجارود في المنتقى برقم (15) ، وابن خزيمة في صحيحه برقم (253) ، والبيهقي في السنن /1 171.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ثُمَامَةَ رُبِطَ اِلٰى سَارِيَةٍ فِيْ وَقْتِ اَسْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کو جب قید کیا گیا تو انہیں مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا

1239 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ ؟ قَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْنِيْ تَقْتُلْ ذَا دم وإن تنعم تنعم على شاكر وعن كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهٗ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ ؟ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ. فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ

1239– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري (469) في الصلاة: باب دخول المشرك المسجد، و (2422) في الخصومات: باب التوثق ممن تخشى معرته، ومسلم (1764) في الجهاد: باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه، وأبو داوُد (2679) في الجهاد: باب في الأسير يوثق، والنسائي 1/ 109–110 في الطهارة: باب تقديم غسل الكافر إذا أراد أن يسلم، كلهم عن قتيبة بن سعد، عن الليث، بهذا الإسناد. ورواية البخاري مختصرة. وأخرجه أحمد 2/ 453 عن حجاج، والبخاري (462) في الصلاة: باب الاغتسال إذا أسلم وربط الأسير أيضاً في المسجد، و (2423) في الخصومات: باب الربط والحبس في الحرم، و (4372) في المغازي: باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن أثال، عن عبد الله بن يوسف، وأبو داوُد (2679) عن عيسى بن حماد المصري، وابن خزيمة في صحيحه (252) عن الربيع بن سليمان المرادي، عن شعيب بن الليث، والبيهقي في السنن 1/ 171 من طريق شعيب بن الليث، وفي دلائل النبوة 4/ 78 من طريق يحيي بن بكير، كلهم عن الليث، به. وقد سقط اسم الليث من إسناد صحيح ابن خزيمة. وأخرجه أحمد 2/ 246، 247 عن سفيان، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، به. وأخرجه مسلم (1764) (60) عن محمد بن المثنى، عن أبي بكر الحنفي، عن عبد الحميد بن جعفر، والبيهقي في دلائل النبوة 4/ 79 من طريق يونس بن بكير، عن محمد بن إسحاق، كلاهما عن سعيد، به. وأخرجه البيهقي أيضاً في دلائل النبوة 4/ 81 من طريق محمد بن سلمة، عن ابن إسحاق، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة.

كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فقد أصبح اَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ بلد أبغض على مِنْ بَلَدِكَ فَقَدَ اَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِي وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ لَا تَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ التجارة إلى دور الحرب لأهل الورع.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت میں ایک مہم روانہ کی وہ لوگ بنوحنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کے لے آئے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا۔ یہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ لوگوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے من میں کیا ہے۔ اے ثمامہ! وہ بولا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بھلائی ہے۔ اگر آپ مجھے قتل کر دیتے ہیں تو آپ ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ انعام کرتے ہیں تو آپ ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ مانگیں جو مانگیں گے آپ کو دیا جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا' یہاں تک کہ اگلا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اے ثمامہ! تمہارے ذہن میں کیا ہے؟ وہ بولا: وہی ہے جو میں نے آپ کو کہا تھا کہ اگر آپ انعام کریں گے تو ایک شکر گزار پر کریں گے اور اگر قتل کرتے ہیں تو ایک خون والے شخص کو قتل کرتے ہیں اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ مانگئے آپ جو مانگیں گے آپ کو مل جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے چھوڑ دیا پھر اگلا دن آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اے ثمامہ! تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ وہ بولا: میرے ذہن میں وہی ہے' جو میں آپ کو بتا چکا ہوں اگر آپ انعام کریں گے تو شکر گزار شخص پر انعام کریں گے اگر آپ قتل کریں گے تو ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو آپ مانگئے جو چاہیں وہ آپ کو دیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو پھر وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے باغ میں چلے گئے۔ انہوں نے وہاں غسل کیا پھر وہ مسجد میں آئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! روئے زمین پر کسی بھی شخص کا چہرہ میرے نزدیک آپ کے چہرے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا لیکن اب میری یہ حالت ہے' آپ کا چہرہ میرے نزدیک تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ ناپسندیدہ دین اور کوئی نہیں تھا لیکن اب میری یہ حالت ہے' آپ کا دین میرے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک اور کوئی شہر نہیں تھا لیکن اب یہ حالت ہے' آپ کا شہر میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ کے گھڑ سواروں نے مجھے پکڑ لیا۔ میں عمرے کے لئے جا رہا تھا

اب آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی (مبارک باد دی) اور اسے عمرہ کرنے کی ہدایت کی جب وہ مکہ آیا تو کسی نے اس سے کہا تم بے دین ہو گئے ہو اس نے جواب دیا: جی نہیں میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسلام قبول کیا ہے' جو اللہ کے رسول ہے اللہ کی قسم! ثمامہ کی طرف سے تمہارے پاس گندم کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا' جب تک اللہ کے رسول اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پرہیز گار لوگ (مسلمان) حربیوں کے علاقے میں تجارت کر سکتے ہیں۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ اَنْ يَكُونَ اغْتِسَالُهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ

کافر شخص کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ اسلام قبول کرے' تو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرے

1240 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ

(متن حدیث): عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وسدر.

1240: خلیفہ بن حصین حضرت قیس بن عاصم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہے۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کریں۔

1240- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي 1/ 109 في الطهارة: باب غسل الكافر إذا ألم، عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (255) عن محمد بن المثنى، عن يحيى القطان، به. وأخرجه عبد الرزاق (9833) عن سفيان الثوري، به. وأخرجه أحمد 5/ 61 عن عبد الرحمن بن مهدي، وأبو داود (355) في الطهارة: باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل، عن محمد بن كثير العبدي، والترمذي (605) في الصلاة: باب ما ذكر في الاغتسال عندما يسلم الرجل، وابن خزيمة (254)، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، والطبراني في المعجم الكبير 18/ 338 (866)، والبيهقي في السنن 1/ 171 من طريق أبي عاصم، كلهم عن سفيان الثوري، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن. وأخرج ابن الجارود في المنتقى (14) عن إبراهيم بن مرزوق، عن أبي عامر، عن سليمان، عن الأغر، به. وأخرجه أحمد 5/ 61 عن وكيع، والبيهقي في السنن 1/ 172 من طريق قبيصة بن عقبة.

10- بَابُ الْمِيَاهِ

مختلف طرح کے پانیوں کا بیان

1241- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ وَرَدَ فِي الْمِيَاهِ الْجَارِيَةِ دُونَ الْمِيَاهِ الرَّاكِدَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' یہ روایت بہتے ہوئے پانی کے بارے میں ہے' ٹھہرے ہوئے پانی کے بارے میں نہیں ہے

1242- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ موسى أخبرنا عبد الله عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ

1241- حديث صحيح سماك: هو ابن حرب، صدوق إلا أن روايته عن عكرمة خاصة مضطربة، وباقي رجاله ثقات . وأبو معمر هو: إسماعيل بن إبراهيم بن معمر بن الحسن الهلالي القطيعي الهروى . أخرج له الشيخان. وأبو الأحوص هو: سلام بن سليم، والحديث في مسند أبي يعلى (2411) .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 143 عن أبي الأحوص بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داؤد (68) ، والطبراني في الكبير (1716) ، والترمذى (65) ،وابن ماجه (370) ، والبيهقي 1/ 189و 267 من طرق عن أبي الأحوص به.وأخرجه الدارمي 1/ 187 عن يحيى بن حسان، عن يزيد بن عطاء ، عن سماك بن حرب، به . وأخرجه الطبراني (11715) من طريق حماد بن سلمة، عن سماك به . وصححه الحاكم 1/ 159، وابن خزيمة برقم (91) من طريق شعبة، عن سماك، به. وقال الحاكم والذهبي: الخبر صحيح، لا يحفظ له علة. وسيورده المؤلف بعده من طريق سفيان الثورى، عن سماك به ويخرج هناك.

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الماء لا ينجسه شيء .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے غسل جنابت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوران کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے لگے۔ان خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی: (یہ ان کے غسل کا بچا ہوا پانی ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو جائز ہونے کی نفی کی ہے

1243 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ من ال بنى الأزرق أن النغيرة بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ من تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فقال: هو الطهور ماؤه الحل ميتته .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمندری سفر پر جاتے ہیں ہم اپنے ساتھ بہت تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیتے ہیں تو ہم پیاسے رہ جاتے ہیں کیا ہم سمندری پانی کے ذریعے وضو کر لیا کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

1243- إسناده صحيح، رجاله كلهم ثقات، وأخرجه أبو داوُد (83) في الطهارة: باب الوضوء بماء البحر، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد . ومن طريق أبي داوُد أخرجه البيهقي في السنن 1/3. وهو في الموطأ 1/22، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/19، وابن أبي شيبه 1/131، وأحمد 2/237و361، والبخاري في التاريخ الكبير 3/478، والترمذي (69) في الطهارة: باب ما جاء في ماء البحر أنه طهور، والنسائي 1/50 في الطهارة: باب ماء البحر، و 1/176 في المياه: باب الوضوء بماء البحر، و 7/207 في الصيد: باب ميتة البحر، وابن ماجه (386) في الطهارة باب الوضوء بماء البحر، و (3246) في الصيد: باب الطافي من صيد البحر، والدارمي 1/186 باب الوضوء من باب البحر، وابن الجارود (43) ، والبغوي (281) ، والحاكم 1/140، وصححه، ووافقه الذهبي، وابن خزيمة برقم (111) .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں سعید بن سلمہ نامی راوی منفرد ہے

1244 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْحَاقُ بن حازم عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ يَعْنِيْ عُبَيْدَ اللّٰهِ

(متنِ حدیث): عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سئل عن ماء الْبَحْرِ فَقَالَ: هُوَ الطُّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے' اور اس کا مردار حلال ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِيْ خَالَطَهُ بعض المأكول ما تغلب عَلَى الْمَاءِ كَثْرَتُهُ

ایسے پانی کے ذریعے غسل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس پانی کے ساتھ کوئی کھائی ہوئی چیز مل گئی ہو جب کہ وہ پانی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اس پر غالب نہ آئی ہو

1245 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ،عَنْ اُمِّ هَانِيْءٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ مَيْمُوْنَةَ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَا فِيْ قصعة فيها أثر العجين.

1244– إسناده حسن، وهو في المسند 3/373، ومن طريق أحمد أخرجه ابن ماجه (388) في الطهارة: باب الوضوء بماء البحر، والدارقطني 1/34، وصححه ابن خزيمة (112)، والحاكم 1/143. وأخرجه الطبراني (1759)، والدارقطني 1/34 من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر.

1245– إسناده حسن، وهو في المسند 3/373، ومن طريق أحمد أخرجه ابن ماجه (388) في الطهارة: باب الوضوء بماء البحر، والدارقطني 1/34، وصححه ابن خزيمة (112)، والحاكم 1/143. وأخرجه الطبراني (1759)، والدارقطني 1/34 من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أحمد 6/342 عن عبد الملك بن عمرو وابن أبي بكير، والنسائي 1/131 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال في القصعة التي يعجن فيه، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وابن ماجه (378) في الطهارة: باب الرجل والمرأة يغتسلان من إناء واحد، عن عبد الله بن عامر، عن يحيى بن أبي بكير، والبيهقي في السنن 1/7 من طريق أبي عامر، كلهم عن إبراهيم بن نافع، بهذا الإسناد. وهذا سند صحيح على شرط الشيخين، وصححه ابن خزيمة (240) وأخرجه البيهقي في السنن 1/8 من طرق عن أم هانيء، به.

1245: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن میں (موجود پانی) سے غسل کیا تھا' جس میں آٹے کا نشان موجود تھا۔

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ وُقُوعِ مَا لَا نَفْسَ لَهُ تَسِيلُ فِي مَائِهِ، أَوْ مَرَقَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کے پانی یا شوربے میں کوئی ایسی چیز گر جائے جس کا خون نہ بہتا ہو

1246- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بن المفضل حدثنا بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فليغمسه كله ثم لينزعه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مکھی کسی برتن میں گر جائے' تو اس مکھی کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے' اور دوسرے پر میں شفا ہوتی ہے وہ اپنے اس پر کو بچا کے رکھتی ہے' جس میں بیماری ہوتی ہے' تو آدمی کو چاہئے کہ مکمل طور پر اسے ڈبو کر باہر نکالے''۔

ذكر الأمر الذُّبَابِ فِي الْإِنَاءِ إِذَا وَقَعَ فِيهِ إِذْ أَحَدُ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَالْآخَرُ شِفَاءٌ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی کے برتن میں مکھی گر جائے' تو وہ اسے ڈبودے' کیونکہ

1246 - رجاله رجال الصحيح، خلا ابن عجلان، وهو محمد، فقد أخرج له مسلم في المتابعات، وهو صدوق حسن الحديث، فالسند حسن. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (105). وأخرجه أحمد 2/229، ومن طريقه أبو داؤد (3844) في الأطعمة: باب في الذباب يقع في الطعام، وأخرجه البيهقي في السنن 1/252 من طريق الحسن بن عرفة، كلاهما عن بشر بن المفضل بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/246 عن سفيان، عن ابن عجلان، به. وأخرجه أحمد 2/443 عن وكيع، عن إبراهيم بن الفضل، عن سعيد المقبري، به. وفيه: وإنه يقدم الداء بدل وإنه يتقي ... . وأخرجه أحمد 2/398، والبخاري (3320) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، و (5782) في الطب: باب إذا وقع الذباب في الإناء، وابن ماجة (3505) في الطب، والدارمي 2/98، 99 في الأطعمة، والبيهقي في السنن 1/252، وابن الجارود في المنتقى برقم (55)، والبغوي في شرح السنة برقم (2813) و (2814) من طرق عن عتبة بن مسلم، عن عبيد بن حنين، عن أبي هريرة. وقد وهم الحافظ ابن قيم الجوزية في زاد المعاد فنسبه إلى الصحيحين، والصواب أن مسلماً لم يخرجه، وإنما أخرجه البخاري وحده. وأخرجه أحمد 2/263 و355 و388، والدارمي 2/99 من طريق حماد بن سلمة، عن ثمامة بن عبد الله بن أنس، عن أبي هريرة. وثمامة لم يدرك أبا هريرة، فهو منقطع. وأخرجه أحمد 2/355 و388 من طريق حماد بن سلمة، عن حبيب بن الشهيد، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/340 عن يونس، عن الليث، عن محمد عن القعقاع، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. ولم ينفرد أبو هريرة بالحديث، فقد رواه أبو سعد الخدري كما في الحديث التالي، ورواه أنس عند البزار (2866)، قال الهيثمي: ورجاله رجال الصحيح. انظر المجمع 5/38. وسعيد المؤلف حديث أبي هريرة هذا في كتاب الأطعمة: باب آداب الأكل، من طريق نصر بن علي الجهضمي، عن بشر بن المفضل، بالإسناد المذكور هنا.

اس کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے

1247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يحيى القطان قال حدثنا بن اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِىْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِى الْآخَرِ دواء .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مکھی کسی شخص کے برتن میں گر جائے' تو تم اسے پورا ڈبو دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں دوا ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدْحَضُ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَاءَ الْمُغْتَسَلَ بِهٖ مِنَ الْجَنَابَةِ اِذَا كَانَ راكدا ينجس بعد أن اَنْ يَكُوْنَ قَلِيْلًا لَا يَكُوْنُ عَشْرًا فِىْ عَشْرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' جس پانی میں غسل جنابت کیا گیا ہو' اگر وہ ٹھہرا ہوا ہو اور قلیل ہو' تو وہ ناپاک ہو جائے گا یعنی جب وہ 10x10 نہ ہو

1248 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ غَيْلَانَ الثَّقَفِىُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

1247- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا سعيد بن خالد، وهو القارظي، الكناني المدني حليف بني زهرة، فإنه صدوق كما قال الحافظ في التقريب . أو خيثمة هو زهير بن حرب، وهو في مسند أبي يعلى (986) .وأخرجه أحمد 3/24، والنسائي 7/178، 179 في الفرع والعتيرة، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/44، 45، وأحمد 3/67، وابن ماجه (3504) في الطب، والبيهقي في السنن 1/253، والبغوي في شرح السنة (2815) ، والمؤلف في الثقات 2/102 من طرق عن ابن أبي ذئب، به.

1248- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا سعيد بن خالد، وهو القارظي، الكناني المدني حليف بني زهرة، فإنه صدوق كما قال الحافظ في التقريب . أو خيثمة هو زهير بن حرب، وهو في مسند أبي يعلى (986) .وأخرجه أحمد 3/24، والنسائي 7/178، 179 في الفرع والعتيرة، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/44، 45، وأحمد 3/67، وابن ماجه (3504) في الطب، والبيهقي في السنن 1/253، والبغوي في شرح السنة (2815) ، والمؤلف في الثقات 2/102 من طرق عن ابن أبي ذئب، به . و امقلوه : أي اغمسو . إسناده على شرط الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي مولاهم الكوفي. وهو في مصنف ابن أبي شيبه 1/144، وأخرجه أبو داوُد (63) في الطهارة: باب ما ينجس الماء ، والنسائي 1/46 في الطهارة: باب التوقيت في الماء ، وابن الجارود في المنتقى (45) ، والدارقطني 1/14، 15، والبيهقي 1/260و 261 من طرق عن أبي إسامة

(متن حدیث): اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْهَا اَوْ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الماء لا يجنب .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے برتن میں سے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس برتن میں سے غسل یا شاید وضو کرنے لگے تو اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوتی ہے۔

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ يَخُصَّانِ عُمُومَ الْخَبَرِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

وہ دوقسم کی تخصیص جو ہماری ذکر کردہ خبر کے عموم کو خاص کرتی ہیں ان میں سے ایک کا تذکرہ

1249 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمْ:

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الماء قلتين لم ينجسه شيء

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلَى

1249–إسناده على شرط الشيخين . أبـو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي مولاهم الكوفي . وهو في مصنف ابن أبي شيبه 1/144، وأخرجه أبو داوٗد (63) في الطهارة: باب ما ينجس الماء ، والنسائي 1/46 في الطهارة: باب التوقيت في الماء ، وابن الجارود في المنتقى (45) ، والدارقطني 1/14، 15، والبيهقي 1/260و261 من طرق عن أبي إسامة بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/132، قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد احتجا جميعاً بجميع رواته، ولم يخرجاه، وأظنهما– والله أعلم– لم يخرجاه لخلاف فيه على أبي أسامة على الوليد بن كثير وانظر ما يأتي آخر التعليق . وأخرجه الدرامي 1/187، والنسائي 1/175، وابن خزيمة (92) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/15 من طرق عن أبي أسامة، عن الوليد بن كثير، عن محمد بن جعفر بن الزبير، عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، وهذا سند صحيح أيضاً على شرطهما .وأخرجه ابن أبي شيبه 1/144، وأحمد 2/27، وأبو داوٗد (64) ، والترمذي (67) ، وابن ماجه (517) ، والدارقطني 1/19و21، وابن الجارود (45) ، والدارمي 1/186–187، والطحاوي 1/15، والبيهقي 1/261، والحاكم 1/133، والبغوي في شرح السنة (282) ؛من طرق عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن جعفر بن الزبير، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر . وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند الدارقطني، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه الطيالسي 1/41 عن حماد بن سلمة، من عاصم بن المنذر، عن ابن لابن عمر، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/3، وأبو داوٗد (65) ، وابن ماجه (518) ، وابن الجارود في المنتقى (46) ، والبيهقي في السنن 1/262، الحاكم في المستدرك 1/134، من طرق عن حماد بن سلمة، عن عاصم بن المنذر عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر . وهذا سند رجاله ثقات كما قال البوصيري في مصباح الزجاجة الورقة 39، وقد صحح هذا الحديث غير واحد من الحفاظ، وأعله بعضهم بما لا ينتهض حجة. وسيورده المؤلف برقم (1253) من طريق الوليد بن كثير، عن محمد بن عباد بن جعفر، عن عبد الله به.

الْعُمُومِ تُسْتَعْمَلُ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ وَهُوَ المياه الكثيرة التي لا تحتمل النجاسة فتظهر فِيْهَا وَتَخُصُّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي اُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُومِ وُرُودُ سُنَّةٍ وَّهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ وَّيَخُصُّ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ الْاِجْمَاعُ عَلٰى اَنَّ الْمَاءَ قَلِيْلًا كَانَ اَوْ كَثِيْرًا فغيَّرَ طَعْمَهُ اَوْ لَوْنَهُ اَوْ رِيحَهُ نَجَاسَةٌ وَقَعَتْ فيها اَنَّ ذٰلِكَ الْمَاءَ نَجِسٌ بِهٰذَا الْاِجْمَاعِ الَّذِيْ يَخُصُّ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الْمُطْلَقَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا.

1249: عبداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے بعد میں جانور اور درندے بھی آ کر پی لیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب پانی دو قلے ہو تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے'' یہاں الفاظ عمومی استعمال ہوئے ہیں لیکن بعض حالتوں میں اس پر عمل کیا جائے گا اور پانی سے مراد وہ پانی ہے جو زیادہ ہوا اور وہ نجاست کو نہ اٹھاتا ہو۔ یہاں استعمال ہونے والے عمومی الفاظ کو ایک اور حدیث خاص کر دیتی ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''جب پانی دو قلے ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

اور ان دونوں روایات کو وہ اجماع خاص کر دیتا ہے جو اس بات پر ہے جب نجاست پانی میں گر کر اس کے ذائقے رنگ یا بو کو تبدیل کر دے تو وہ پانی ناپاک ہوگا۔ اس بات پر اجماع ہے جو ان مطلق الفاظ کے عموم کو خاص کر دیتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَبُولَ الْمَرْءُ فِي الْمَاءِ الَّذِيْ لَا يَجْرِي اِذَا كَانَ ذٰلِكَ دون قلتين

اس بات کی ممانعت کہ آدمی ایسے پانی میں پیشاب کرے جبکہ وہ بہتا نہ ہو جبکہ وہ دو قلے سے کم ہو

1250 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنْ اَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الراكد.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

1250– إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن موهب، ثقة عابد، وباقي رجال الإسناد على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/350، ومسلم (281) في الطهارة: باب النهي عن البول في الماء الراكد، وابن ماجه (343) في الطهارة: باب النهي عن البول في الماء الراكد، وأبو عوانة 1/216، والبيهقي في السنن 1/97، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/141 عن علي بن هاشم، عن ابن أبي ليلى، وأحمد 3/341 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة. كلاهما عن أبي الزبير، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الَّذِي دُونَ الْقُلَّتَيْنِ ثُمَّ الْوُضُوْءِ مِنْهُ

دو قلے سے کم پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پھر اس سے ہی وضو کرلے

1251 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عن عوف عن محمد عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ في الماء الدائم ثم يتوضأ منه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے ہی وضو کر لے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي اَقَلَّ مِنَ الْقُلَّتَيْنِ مِنَ الْمَاءِ حَذَرَ نَجَاسَةٍ عَلٰى بَدَنِهِ اِنْ بَقِيَتْ

دو قلے سے کم پانی میں جنبی شخص کے غسل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ اس بات سے بچنے کے لئے کہ اس کے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہو (تو وہ پانی میں مل جائے گی)

1251– إسناده صحيح على شرطهما . عوف: هو ابن أبي جميلة العبدي الهجري، ومحمد: هو ابن سيرين .وأخرجه النسائي 1/49 في الطهارة: باب الماء الدائم، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/492 عن محمد بن جعفر وروح، عن عوف، به.وأخرجه ابن أبي شيبه 1/141 من طريق علقمة، والنسائي 1/49 من طريق يحيى بن عتيق، كلاهما عن محمد بن سيرين، به .وأخرجه عبد الرزاق (300) ومن طريقه أحمد 2/265، وأبو عوانة 1/276، وابن الجارود في المنتقى برقم (54) عن معمر، والنسائي 1/197 في الغسل والتيمم، وابن خزيمة في صحيحه برقم (66) من طريق سفيان بن عيينة، كلاهما عن أيوب السختياني، عن ابن سيرين، به .وأخرجه ابن أبي شيبه 1/141، وأحمد 2/362، ومسلم (282) وأبو داوُد (69) ، والدارمي 1/186، والطحاوي 1/14، والبيهقي 1/256، من طرق عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، به.وأخرجه أحمد 2/259و492 من طريقين عن عوف، عن خلاس، عن أبي هريرة .وأخرجه عبد الرزاق (299) ومن طريقه مسلم (282) (96) ، والترمذي (68) ، وأبو عوانة 1/276، والبيهقي 1/97، والبغوي (284) ، وأخرجه النسائي 1/197 من طريق عبد الله، كلاهما عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة.واخرجه ابن أبي شيبه 1/141، وأحمد 2/288 عن زيد بن الحباب، وأحمد 2/532 عن حماد بن خالد، كلاهما عن معاوية بن صالح، عن أبي مريم، عن أبي هريرة.وأخرجه البخاري (238) في الوضوء ، من طريق شعيب، والنسائي 1/197، والطحاوي 1/15 من طريق ابن عجلان، وابن خزيمة برقم (66) من طريق ابن عيينة، كلهم عن أبي الزناد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة .وأخرجه الطحاوي 1/15 من طريق عبد الله بن عياش، عن الأعرج، عن أبي هريرة، ومن طريق ابن لهيعة، عن الأعرج، به.وأخرجه أحمد 2/346 من طريق أبي عوانة، عن داوُد الأودي، عن حميد الحميري، عن أبي هريرة، وصححه الحاكم 1/168.وسيورده المؤلف بعده (1252) من طريق أبي السائب، عن أبي هريرة، و (1254) من طريق موسى بن أبي عثمان، عن أبي هريرة، و (1256) من طريق عطاء بن ميناء ، عن أبي هريرة، و (1257) من طريق ابن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة. ويخرج كل طريق في موضعه.

1252- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هشام بن زهرة حدثه اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَقَالُوْا: كَيْفَ نَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تناولا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جبکہ وہ جنابت کی حالت میں ہو لوگوں نے عرض کی: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پھر ہم کیا کریں تو انہوں نے فرمایا: آدمی اس میں سے پانی حاصل کرلے (اور دوسری جگہ جا کر غسل کرلے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْمَاءَ مِنَ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری نقل کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے' جو اس پانی کے بارے میں ہے' جو ان دو روایات میں ہے جن کا تذکرہ ہم نے گزشتہ دو ابواب میں کیا ہے

1253- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ

1252- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو السائب: لا يعرف له اسم، وقد انفرد صاحب نوادر الأصول بتسميته عبد الله، ولم يتابع، وقد أخرج حديثه مسلم والأربعة، وهو متفق على توثيقه .وأخرجه ابن ماجه (605) في الطهارة: باب الجنب ينغمس في الماء الدائم أيجزئه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (283) في الطهارة: باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد، والنسائي 1/197 في الغسل: باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم، وأبو عوانة 1/276، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/14، وابن الجارود (56) ، والدارقطني 1/51، 52، وابن خزيمة في صحيحه (93) ، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة أيضاً 1/276 من طريقين عن موسى بن أعين، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد.

1253- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو السائب: لا يعرف له اسم، وقد انفرد صاحب نوادر الأصول بتسميته عبد الله، ولم يتابع، وقد أخرج حديثه مسلم والأربعة، وهو متفق على توثيقه .وأخرجه ابن ماجه (605) في الطهارة: باب الجنب ينغمس في الماء الدائم أيجزئه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (283) في الطهارة: باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد، والنسائي 1/197 في الغسل: باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم، وأبو عوانة 1/276، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/14، وابن الجارود (56) ، والدارقطني 1/51، 52، وابن خزيمة في صحيحه (93) ، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة أيضاً 1/276 من طريقين عن موسى بن أعين، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد . إسناده صحيح، وهو في مصنف ابن أبي شيبة /1 144، لكن فيه: محمد بن جعفر بن الزبير، بدل: محمد بن عباد بن جعفر . وأخرجه الشافعي /1 19 عن الثقة، وابن الجارود (44) ، والبيهقي في السنن /1 262، والحاكم في المستدرك /1 133 من طريق أبي أسامة، كلاهما عن الوليد بن كثير، بهذا الإسناد . قال الحاكم: هكذا رواه الشافعي عن الثقة، وهو أبو أسامة بلا شك فيه. ثم أخرجه الحاكم من طريق الشافعي.وأخرجه الحاكم /1 133، والبيهقي /1 261 من طريق أبي أسامة.

عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

(متنِ حدیث): عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ هٰذِهِ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ مُرَادُهُ الْاِعْلَامُ عَمَّا سُئِلَ عَنْهُ يَعْنِي لَا ينجسه شيء مما سألني عنه.

1253: عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے درندے اور جانور بھی آ کر پیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''جب پانی دو قلے ہو جائے' تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ الفاظ اطلاع دینے کے ہیں۔اس سے مراد اس چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے ہیں جس کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہے' ان میں سے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَبُوْلَ الْمَرْءُ فِي الْمَاءِ الَّذِيْ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ وَمَنْ نِيَّتُهُ الْاِغْتِسَالُ مِنْهُ بَعْدَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے پانی میں پیشاب کرے جو دو قلے سے کم ہو اور اس کی نیت یہ ہو کہ بعد میں اسی پانی سے غسل بھی کرے گا

1254– (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بِطَرَسُوْسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يغتسل منه .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سمعت بن اَبِيْ اُمَيَّةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ حَامِدَ بْنَ يَحْيٰى

1254– موسى بن أبي عثمان هو التبان المدنيوروى له البخارى تعليقات، وحسن الترمذى حديثه، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه عبد الرزاق (302) عن سفيان الثورى، عن أبى الزناد . به. وأخرجه الشافعى 1/ 20، وأحمد 2/ 394و 464، والنسائى 1/ 125 فى الطهارة، و1/ 197 فى الغسل، وابن خزيمة فى صحيحه (66) ، والطحاوى 1/ 14، والبيهقى فى السنن 1/ 256، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى 1/14 من طريق عبد الرحمٰن بن أبى الزناد، عن أبيه، به . وتقدم برقم (1251) من طريق ابن سيرين، عن أبى هريرة، وبرقم (1252) من طريق أبى السائب، عن أبى هريرة. وسبق تخريج كل طريق فى موضعه.

يقول سمعت سفيان يقول سمعت بن اَبِىْ الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ أربعة ونسيت واحدا يعنى أربعة أحاديث.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہتا نہ ہو اس میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے غسل کرلے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے ابن ابوامیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حامد بن یحییٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابن ابوزناد کو موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے چار روایات کو نقل کرتے ہوئے سنا ہے اور ان میں سے ایک میں بھول گیا ہوں۔ ان کی مراد چار احادیث ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَوْلِ الْمَرْءِ فِي الْمُغْتَسَلِ الَّذِىْ لَا مَجْرَى لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے غسل خانے میں پیشاب کرے جہاں پانی نہ بہتا ہو (یعنی وہاں پانی کھڑا ہو جاتا ہو)

1255 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِىْ مُغْتَسَلِهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الوسواس يكون منه.

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی غسل کی جگہ پر پیشاب کرے کیونکہ عام طور پر وہ اس کی وجہ سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِىْ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ اِذَا اَرَادَ الْبَائِلُ الْوُضُوْءَ اَوِ الشُّرْبَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

1255–وأخرجه أحمد 5/56 عن عتاب بن زياد، والبخاري في التاريخ الكبير 1/429، عن عبدان، والترمذي (21) في الطهارة: باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل، عن علي بن حجر وأحمد بن محمد بن موسى مردويه، والنسائي 1/34 في الطهارة: باب كراهية البول في المستحم، عن علي بن حجر، كلهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (978) عن معمر، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/56، وابن ماجه (304)، ومن طريق أحمد أخرجه أبو داؤد (27) في الطهارة: باب البول في المستحم، والبيهقي في السنن 1/98، الحاكم 1/167، وصححه ووافقه الذهبي. وأخرجه موقوفاً ابن أبي شيبة 1/112، والبيهقي 1/98 من طريق شعبة عن قتادة .

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ٹھہرے ہوئے ایسے پانی میں پیشاب کیا جائے جو دو قلے سے کم ہو جب کہ پیشاب کرنیوالے کا ارادہ یہ ہو کہ بعد میں اسی پانی سے وضو کرے گا یا اس میں سے پی لے گا

1256- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ اَوْ يشرب .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے ہی وضو کرلے گا یا اسے پی لے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ اغْتِسَالَ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ يُنَجِّسُهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کا پیشاب کر دینا پانی کو ناپاک کر دیتا ہے

1257 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ قال حدثنا يحيى القطان عن بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ،

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبُوْلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فيه من الجنابة .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں غسل جنابت کرے''۔

1256-إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (94) .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/14 عن يونس بن عبد الأعلى، به.وتقدم برقم (1251) من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة، واستوفيت طرقه في تخريجه هناك.

1257- كذا في التقاسيم /2لوحة 133 و الإحسان ، والجادة. لا يبولن أو لا يبل . وما هنا جائز على لغة من يهمل عمل لا الناهية، وقد وقع مثله في البخاري (585) ، ومسلم (828) ، والشافعي في الرسالة فقرة (873) من حديث ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ، فَيُصَلِّي عند طلوع الشمس، ولا عند غروبها 2. إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/433 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد (70) في الطهارة: باب البول في الماء الراكد، ومن طريقه البغوي في شرح السنة (285) عن مسدد، عن يحيى به .وأخرجه ابن أبي شيبه 1/141، ومن طريقه ابن ماجه (344) ، عن أبي خالد الأحمر، عن محمد بن عجلان به.وتقدم استيفاء طرقه فيما تقدم برقم (1251) فانظره.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اغْتِسَالَ الْجُنُبِ فِي الْبِئْرِ يُنَجِّسُ مَا فِيهِ مِنَ الْمَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کنوئیں میں جنبی شخص کا غسل کرنا کنویں میں موجود پانی کو ناپاک کر دیتا ہے

1258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ،

(متن حدیث): عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا لقى الرجل من اَصْحَابِهِ مَسَحَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يَوْمًا بكرة،فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّي فَقُلْتُ اِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيتُ اَنْ تَمَسَّنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لا ينجس.

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب بھی کسی شخص کے ساتھ آپ کی ملاقات ہوتی تھی تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اس کے لیے دعائے رحمت کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نے آپ کو صبح کے وقت دیکھا تو میں آپ کے سامنے آنے سے ہٹ گیا پھر میں دن چڑھنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا تم میرے سامنے سے ہٹ گئے تھے۔ میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ آپ مجھے مس نہ کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کبھی نجس نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْجُنُبَ اِذَا وَقَعَ فِي الْبِئْرِ وَهُوَ يَنْوِى الْاِغْتِسَالَ يَنْجُسُ مَاءُ الْبِئْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جب جنبی شخص کنوئیں میں اُترے اور اس کی نیت غسل کرنے کی ہو تو وہ کنویں کے پانی کو ناپاک کر دے گا

1259- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي رافع، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

1258- إسناده صحيح على شرطهما، جرير: هو ابن عبد الحميد، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان الكوفي، وأبو بردة هو ابن أبي موسى الأشعري. وأخرجه النسائي 1/145 في الطهارة: باب مماسة الجنب ومجالسته، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وسيعيده المؤلف برقم (1370) بهذا الإسناد.

(متن حدیث): قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَمَشَيْتُ مَعَهُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ فَانْسَلَلْتُ مِنْهُ فَانْطَلَقْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَقِيتَنِيْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا ينجس .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ میں جنابت کی حالت میں تھا۔ میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر میں آپ کے پاس سے چلا گیا۔ میں واپس آیا اور میں نے غسل کیا پھر میں واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے عرض کی: جب آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی تو میں جنابت کی حالت میں تھا۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں ایسی حالت میں آپ کے ساتھ بیٹھا رہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن نجس نہیں ہوتا۔

1259- إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين خلا عبد الوارث العتكى، وهو صدوق وأبو رافع: اسمه نفيع بن رافع الصائغ المدنى. وأخرجه ابن أبى شيبه 1/173 عن إسماعيل بن علية، ومن طريقه مسلم (371) فى الحيض: باب الدليل على أن المسلم لا ينجس، وابن ماجه (534) فى الطهارة وسننها: باب مصافحة الجنب، والبيهقى فى السنن 1/189، وأخرجه أحمد 2/235و382 عن ابن أبى عدى، و 471 عن يحيى القطان، والبخارى (283) فى الغسل: باب عرق الجنب وأن المسلم لا ينجس، عن على بن عبد الله، عن يحيى، و (285) باب الجنب يخرج ويمشى فى السوق، وغيره، عن عياش، عن عبد الأعلى، وأبو داؤد (231) عن مسدد، عن يحيى وبشر بن المفضل، والترمذى (121) باب ما جاء فى مصافحة الجنب عن إسحاق بن منصور، عن يحيى، والنسائى 1/145 عن حميد بن مسعدة، عن بشر، وأبو عوانة 1/275 من طريق مسدد، عن بشر بن المفضل، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/13، من طريق يحيى القطان، ستتهم عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من حديث حذيفة. فانظره.

بَابُ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ

عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرنا

1260 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قال سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَتَوَضَّاَ الرجل بفضل وضوء المرأة .

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ حَاجِبٍ اِسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ الْقَيْزِيُّ .

حضرت حکم بن عمرو غفاری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مرد عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحاجب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم قیزی ہے۔

1260– إسناده صحيح على شرط مسلم خلا أبا حاجب، وهو ثقة، وثقه ابن معين والنسائي، وقال أبو حاتم: شيخ، وذكره المؤلف في الثقات 4/341. وأبو داوُد هو الطيالسي .وأخرجه النسائي 1/179 في المياه: باب النهي عن فضل وضوء المرأة، عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وهو في مسند الطيالسي برقم (1252) (1/42 بترتيب الساعاتي في منحة المعبود) ، وليس في إسناده برواية يونس بن حبيب، تسمية الحكم بن عمر، بل فيه: سمعت أبا الحاجب يحدث عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. قال يونس عقبه: هكذا حدثنا أبو داوُد. قال عبد الصمد بن عبد الوارث، عن شعبة، عن عاصم، عن أبي حاجب، عن الحكم بن عمرو .ومن طريق أبي داوُد بتسمية الصحابي أخرجه أحمد 5/66، وأبو داوُد (82) في الطهارة: باب النهي عن ذلك، والترمذي (64) في الطهارة: باب ما جاء في كراهية فضل وضوء المرأة، وابن ماجه (373) في الطهارة: باب النهي عن ذلك، والدارقطني 1/53، والبيهقي 1/191 .وأخرجه من طريق أبي داوُد من غير تسمية الصحابي البيهقي 1/191 .وأخرجه أحمد 4/213، والبيهقي 1/191، من طريق عبد الصمد، وأخرجه الطبراني (3156) من طريق شعبة، به. بلفظ: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتوضأ بفضل المرأة .وأخرجه ابن أبي شيبه 1/33، والطبراني (3157) ، والبيهقي 1/192، والدارقطني 1/53، من طريقين عن سليمان التيمي، عن أبي حاجب، عن رجل من بني غفار من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم .وأخرجه الطبراني (3155) من طريقين، عن قيس بن الربيع، عن عاصم بن سليمان، عن أبي حاجب سوادة بن عاصم، عن الحكم بن عمرو الغفاري، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سؤر المرأة. وفي الباب عن عبد الله بن سرجس عند ابن ماجة (374) ، والدارقطني 1/116، 117، والبيهقي في السنن 1/192و 193. قال الدارقطني: والصحيح هو الموقوف.

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر عمل کیا ہے' جس سے پہلے منع کیا تھا

1261 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

(متن حدیث): اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ: الْمَاءُ لَا يُجْنِبُ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَمْ يَقُلْ فِي جَفْنَةٍ اِلَّا اَبُو الْاَحْوَصِ فَاِنَّهُ قَالَ فِي جَفْنَةٍ وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلٰى نَفْيِ اِيجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ إذا كانت مع ذوات المحارم.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک برتن میں (موجود پانی سے) غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا' تو اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی جنبی نہیں ہوتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) "فی جفنہ" کے الفاظ صرف ابواحوص نامی راوی نے نقل کیے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ "فی جفنہ" اور یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ محرم خواتین کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ

دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' یہ فعل مباح ہے' جس سے پہلے منع کیا گیا تھا

1262 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

1262– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين سوى محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم .وأخرجه النسائي 1/201 باب اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/42، وأحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (250) عن بندار وأبي موسى، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، به.وسيرد برقم (1264) من طريق أبي الوليد الطيالسي عن شعبة، ويخرج هناك.وقد تقدم برقم (1111) من طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، به. وسبق تخريجه من طريقه هناك. وذكره المؤلف أيضاً برقم (1108) من طريق الزهري، عن عروة، عَنْ عَآئِشَةَ واستوفيت في تخريجه طرقه، فانظره.

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من إناء واحد من الجنابة.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ تَرْكِ اِنْكَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ فَعَلَ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ فِيْ خَبَرِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر انکار نہ کرنا جس نے یہ فعل کیا' جو پہلے منع کیا گیا تھا' جس کا تذکرہ حکم بن عمرو کی روایت میں ہے

1263 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ يَتَطَهَّرُوْنَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ اِنَاءٍ واحد كلهم يتطهر منه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا ہے' وہ یعنی مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے وضو کر لیتے تھے۔ وہ سب اس سے طہارت حاصل کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ مَا بَقِيَ مِنَ الْمُغْتَسِلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے غسل جنابت سے بچ جانے والے پانی کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہے

1263- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين سوى محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم .واخرجه النسائي 1/201 باب اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/42، واحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (250) عن بندار وأبي موسى، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، به.وسيرد برقم (1264) من طريق أبي الوليد الطيالسي عن شعبة، ويخرج هناك.وقد تقدم برقم (1111) من طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، به. وسبق تخريجه من طريقه هناك. وذكره المؤلف أيضاً برقم (1108) من طريق الزهري، عن عروة، عَنْ عَآئِشَةَ واستوفيت في تخريجه طرقه، فانظره1 . إسناده صحيح على شرطهما غير عاصم بن النضر، فقد انفرد مسلم بإخراج حديثه. وصححه ابن خزيمة برقم (121) عن محمد بن عبد الأعلى، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/103و142، وأبو داؤد (80) في الطهارة: باب الوضوء بفضل وضوء المرأة، وابن الجارود (58) ، والدارقطني 1/52، والبيهقي في السنن 1/190، من طرق، عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (120) و (205) وتصحف في رقم (205) عبيد الله إلى عبد الله .وأخرجه أبو داؤد (79) ، والبيهقي 1/190، وابن خزيمة (205) من طرق عن نافع، به .وسيرد برقم (1265) من طريق مالك، عن نافع، به. فانظر تخريجه ثمت.

1264 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الجنابة.

1264: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

مردوں اور خواتین (یعنی میاں بیوی) کے لئے مباح ہے وہ ایک ہی برتن سے وضو کر سکتے ہیں

1265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالك عن نافع،

(متن حدیث): أَن ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ كَانُوا يَتَوَضَّؤُوْنَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جميعا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مرد اور عورتیں (یعنی میاں بیوی) ایک ساتھ وضو کر لیتے تھے۔

1264- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (263) في الغسل، والبيهقي في السنن 1/188، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد وتقدم تخريجه من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به، برقم (1262)، ومن طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، برقم (1111).

1265- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوُد (79) في الطهارة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، به، بزيادة: فقي الإناء الواحد، وهو في الموطأ ص 47 برواية القعنبي (تحقيق عبد الحفيظ منصور، نشر دار الشروق في الكويت) في الطهارة: باب الطهور للوضوء، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/20، والبخاري (193) في الوضوء: باب وضوء الرجل من امرأته، وفضل وضوء المرأة، والنسائي 1/57، في الطهارة: باب وضوء الرجال والنساء جميعاً، وابن ماجه (381) في الطهارة: باب الرجل والمرأة يتوضآن من إناء واحد، والبيهقي في السنن 1/190. وتقدم برقم (1263) من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. فانظره.

12- بَابُ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

باب 12: آبِ مستعمل کا بیان

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ الْمَاءَ الْمُسْتَعْمَلَ الْمُؤَدَّى بِهِ الْفَرْضُ مَرَّةً طَاهِرٌ جَائِزٌ اَنْ يُؤَدَّى بِهِ الْفَرْضُ اُخْرَى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ایسا آبِ مستعمل جس کے ذریعے ایک مرتبہ فرض ادا کرلیا گیا ہو وہ پاک ہوتا ہے' اور یہ بات جائز ہے' اس کے ذریعے دوسرے فرض کو بھی ادا کرلیا جائے

1266- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

1266- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرج البخاري (194) في الوضوء : باب صب النبي صلى الله عليه وسلم وضوء ه على مغمى عليه، والدرامي /1 187 باب الوضوء بالماء المستعمل، والبيهقي في السنن /1 235، من طريق أبي الوليد الطيالسي بهذا الإسناد، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (2219) .وأخرجه أبو داوُد الطيالسي (1791) (/2 17 بترتيب الساعاتي) عن شعبة، بهذا الإسناد، بلفظ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا مريض، فنضح في وجهي، فأفقت، ونزلت اٰية القريضة (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ) .وأخرجه أحمد /3 298، والبخاري (5676) في المرضى: باب وضوء العائد للمريض، و (6743) في الفرائض: باب ميراث الأخوات والإخوة، ومسلم (1616) (8) في الفرائض: باب ميراث الكلالة، والدارمي /1 187، والطبري (8730) من طريق عن شعبة، به .وأخرجه أحمد /3 307، والحميدي (1229) ، والبخاري (5651) في المرضى: باب عيادة المغمى عليه، و (6723) في الفرائض: باب قول الله تعالى: (يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلادِكُمْ) ، و (7309) في الاعتصام: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يسأل مما لم ينزل عليه الوحي فيقول: لا أدري، أو لم يجب حتى ينزل عليه الوحي، ومسلم (1616) ، وأبو داوُد (2886) في الفرائض: باب في الكلالة، والترمذي (2097) في الفرائض: باب ميراث الأخوات، و (3015) في التفسير : باب ومن سورة النساء ، وابن ماجة (2728) في الفرائض: باب الكلالة، والنسائي في الكبرى كما في تحفة الأشراف /2 362، والطبري (10869) ، وابن خزيمة في صحيحه برقم (106) ، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن المنكدر، به .وأخرجه البخاري (4577) في التفسير : باب (يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلادِكُمْ) ، ومسلم (1616) (6) ، والطبري (8731) ، والواحدي في أسباب النزول ص 107، من طرق عن ابن جريج، عن ابن المنكدر، به .وصححه الحاكم في المستدرك /2 303 من طريق عمرو بن أبي قيس، عن ابن المنكدر، به، دون ذكر الوضوء .وأخرجه أحمد /3 372، وأبو داوُد (2887) ، والطبري (10867) ، والبيهقي في السنن /6 231 من طرق عن هشام الدستوائي، عن أبي الزبير، عن جابر .والمراد بآية الفرائض: (يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلادِكُمْ ...) وهي الآية (11) من سورة النساء ، وقيل: هي (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ) وهي الآية (176) من سورة النساء ، وهو المراد في رواية أبي داوُد الطيالسي وأحمد /3 307، 372.

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ نِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّاَ وَصَبَّ مِنْ وَضُوْئِهِ عَلَيَّ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ فَاِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةً فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ صَبِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهُ عَلٰى جَابِرٍ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ الْمَاءَ الْمُتَوَضَّاَ بِهِ طَاهِرٌ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَتَيَمَّمَ لِاَنَّهُ وَاجِدُ الْمَاءَ الطَّاهِرَ وَاِنَّمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّيَمُّمَ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ الطاهر وكيف التيمم لواجد الماء الطاهر؟

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھا اور مجھے ہوش نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑک دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (میری) میراث کس کے لئے ہوگی' کیونکہ میری میراث کی صورت کلالہ کی ہے' تو وراثت کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کا حضرت جابر پر چھڑکنا اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جس پانی سے وضو کیا گیا ہو وہ پانی پاک ہوتا ہے اور جس شخص کو یہ پانی میسر ہو اس کو تیمم کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ وہ پاک پانی کو پانے والا شمار ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے تیمم کو اس وقت مباح قرار دیا ہے' جب پانی دستیاب نہ ہو تو پاک پانی کو پانے والا شخص تیمم کیسے کرسکتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِي الرِّيَبَ عَنِ الْخُلَدِ بِالتَّصْرِيحِ بِاِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے مباح ہونے کی تصریح کے ہمراہ خلد سے شک کی نفی کرتی ہے

1267 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن الحكم عن ذر عن بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً فَنَفَخَ فِيْ كَفَّيْهِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ تَعْلِيمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيَمُّمَ وَالْاِكْتِفَاءُ فِيْهِ بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُؤَدّٰى بِهِ الْفَرْضُ مَرَّةً جَائِزٌ اَنْ يُؤَدّٰى بِهِ الْفَرْضُ ثَانِيًا وَّذَاكَ اَنَّ الْمُتَيَمِّمَ عَلَيْهِ الْفَرْضُ اَنْ يُيَمِّمَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ جَمِيعًا فَلَمَّا اَجَازَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَدَاءَ الْفَرْضِ فِي التَّيَمُّمِ لِكَفَّيْهِ بِفَضْلِ مَا اَدَّى بِهِ فَرْضَ وَجْهِهِ صَحَّ اَنَّ التُّرَابَ الْمُؤَدَّى بِهِ الْفَرْضُ بِعُضْوٍ وَّاحِدٍ جَائِزٌ اَنْ يُؤَدَّى بِهِ فَرْضُ الْعُضْوِ الثَّانِيْ بِهِ مَرَّةً اُخْرَى وَلَمَّا صَحَّ ذٰلِكَ فِي التيمم صح ذلك فى الوضوء سواء

1267: عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اس نے کہا میں جنابت کا شکار ہو جاتا ہوں۔ مجھے پانی نہیں ملتا (تو مجھے کیا کرنا چاہئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نماز نہ پڑھو (جب تک پانی نہیں مل جاتا) حضرت عمار نے کہا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' میں اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم میں شریک ہوئے تھے۔ (تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا) اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی تھا پھر آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اور آپ نے اپنی ہتھیلیوں پر پھونک ماری اور اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیمّم کی تعلیم دیتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کیلئے ایک ہی ضرب پر اکتفاء کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں جس کے ذریعے فرض کو ادا کیا گیا ہو اس کے ذریعے دوسرے فرض کو ادا کرنا جائز ہے۔ اس کی صورت یوں ہے کہ تیمّم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمّم میں دونوں ہاتھوں کیلئے اس چیز کو جائز قرار دیا ہے' جو اس کی ہتھیلی پر چہرے کے فرض کو ادا

1267– إسناده صحيح على شرط الشيخين . والحكم: هو ابن عتيبة، وذر: هو ابن عبد الله المرهبي، وابن عبد الرحمٰن بن ابزى اسمه: سعيد، وأبوه عبد الرحمٰن: صحابي صغير، وكان في عهد عمر رجلاً، وكان على خراسان لعلى رضى الله عنهم .وأخرجه الطيالسي /1 63، ومن طريقه البيهقي في السنن /1 214، وأخرجه أحمد /4 265، 320، والبخارى (338) في التيمم: باب المتيمم هل ينفخ فيهما، و (339) و (340) و (341) و (342) و (343) باب التيمم للوجه والكفين، ومسلم (368) (112) و (113) في الحيض: باب التيمم، وأبو داؤد (326) في الطهارة: باب التيمم، والنسائي /1 169و 170 في الطهارة، وابن ماجه (569) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم ضربة واحدة، وأبو عوانة 1/306، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/11، والدارقطني 1/183، وابن الجارود (125) ، والبيهقي في السنن 1/209و116، والبغوى (308) ، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (266) و (268) .وأخرجه الطيالسي 1/63، وأحمد 2/265، وأبو داؤد (224) و (225) ، والنسائي 1/170، والبيهقي في السنن 1/210، من طريق شعبة عن سلمة بن كهيل، عن ذر، به.وأخرجه ابن أبي شهيبة 1/159، وأبو داؤد (323) ، وأبو عوانة 1/305، وابن خزيمة في صحيحه (269) ، والطحاوى 1/112، والدارقطني 1/183، من طرق عن الأعمش، عن سلمة بن كهيل، عن سعيد بن عبد الرحمٰن أبزى، عن ابيه، به، وليس في هذا الإسناد ذر بين سلمة وسعيد .واخرجه أحمد 1/319، والنسائي 1/168من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، عَنْ سُفْيَانَ، واخرجه أبو داؤد (322) والنسائي 1/168، والطحاوى 1/113 والبيهقي 1/210، من طريق سفيان، عن سلمة بن كهيل، وابن أبي شيبه 1/159 عن ابن إدريس، عن حصين، كلاهما عن أبي مالك، عن عبد الرحمٰن بن أبزى، به .وأخرجه الطيالسي 2/64، وابن أبي شيبه 1/156، وأحمد 4/263، والبيهقي في السنن 1/230، من طرق عن أبي إسحاق، عن ناجية العنزى عن عمار .وسيورده المؤلف برقم (1306) و (1309) من طريق شعبة، بالإسناد المذكور هنا، وبرقم (1303) و (1308) وبرقم (1304) و (1305) و (1307) من طريق الأعمش، عن شقيق بن سلمة، عن أبي موسى الأشعرى، عن عمار.

کرنے کے بعد بچا رہنے والا (غبار ہے) تو یہ بات درست ہوگی کہ وہ مٹی جس کے ذریعے ایک ظرف کے فرض کو ادا کیا گیا ہے۔ یہ بات جائز ہے کہ اس کے ذریعے دوسری مرتبہ میں دوسرے ظرف کے فرض کو ادا کیا جائے' تو جب یہ بات تیمم میں درست ہوگی تو وضو میں بھی درست ہوگی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّبَرُّكِ بِوَضُوْءِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانُوا مُتَّبِعِيْنَ لِسُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ اَهْلِ الْبِدَعِ مِنْهُمْ

اہل علم سے تعلق رکھنے والے نیک افراد کے بچے ہوئے پانی سے برکت حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے پیروکار ہوں اور اہل بدعت سے تعلق نہ رکھتے ہوں

1268 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ،

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ وَضُوْءَهُ فَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ وَضُوْءَهُ يَتَمَسَّحُوْنَ قَالَ ثُمَّ اَخْرَجَ بِلَالٌ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ سِيَرَاءَ فَصَلّٰى اِلَيْهَا وَالنَّاسُ والدواب يمرون بين يديه.

1268- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 4/308 عن أبي داؤد، والبخاري (376) في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الأحمر، و (5859) في اللباس: باب القبة الحمراء من أدم، عن محمد بن عرعرة، و (5786) باب التشمير في الثياب، عن إسحاق بن راهويه، عن النظر بن شميل، ومسلم (503) (205) في الصلاة: باب سترة المطلي، عن محمد بن حاتم، عن بهز، أربعتهم عن عمر بن أبي زائدة، به . ومن طريق البخاري (376) أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (535) باب سترة المصلي. وأخرجه الشافعي 1/66، 67، وعبد الرزاق (2314) ، والطيالسي 1/88، وابن أبي شيبه 1/277، وأحمد 4/307و308، والبخاري (495) في الصلاة: باب سترة الإمام سترة من خلفه، و (499) باب الصلاة إلى العنزة، و (633) في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة، و (3566) في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم (503) (249) (251) وأبو داوُد (688) في الصلاة: باب ما يستر المصلي، والنسائي 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الحمر، وابن خزيمة في صحيحه برقم (841) ، والبيهقي في السنن 2/270؛ من طرق عن عون بن أبي جحيفة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/88، وأحمد 4/307و308و309، والبخاري (187) في الوضوء : باب استعمال فضل وضوء الناس، و (501) في الصلاة: باب السترة بمكة وغيرها، و (3553) في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم (503) (252) باب سترة المصلي، والدارمي 1/327، 328 من طريق شعبة، عن الحكم بن عتيبة، عن أبي جحيفة. وفي رواية أحمد 4/308، والبخاري (187) و (3566) أن الوضوء الذي ابتده الناس كان فضل الماء الذي توضأ به النبي صلى الله عليه وسلم.

1268: عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ خیمے میں دیکھا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کے بچے ہوئے پانی کی طرف تیزی سے لپکے اور وہ اسے (اپنے جسم) پر ملنے لگے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر باہر آئے۔ انہوں نے اسے گاڑ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے سیرانی حلّے میں باہر تشریف لائے آپ نے اس نیزے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جبکہ اس کے دوسری طرف سے لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

بَابُ الْاَوْعِيَةِ

باب 13: مختلف قسم کے برتنوں (کا بیان)

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ مِنَ الْاَوَانِي الَّتِي اتُّخِذَتْ مِنْ خَشَبٍ

جنبی شخص کے لئے ایسے برتنوں میں غسل کرنا مباح ہونا جو لکڑی سے بنائے گئے ہوں

1269- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ اَوْ يَغْتَسِلُ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إن الماء لا ينجسه شيء .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک ٹب میں (پانی) سے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا شاید غسل کرنے لگے۔ خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنبی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ بِاللَّيْلِ وَلَوْ بِعُوْدٍ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

رات کے وقت برتن کو ڈھانپنے کا حکم ہونا خواہ ان پر لکڑی رکھ دی جائے

1270- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَّهُوَ بِالنَّقِيْعِ[1] غَيْرِ مُخَمَّرٍ فَقَالَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ اَبُو حُمَيْدٍ اِنَّمَا كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوكَا لَيْلًا وَّبِالْاَبْوَابِ اَنْ تغلق ليلا.

1269- تقدم الحديث في (1241) و (1242)، فانظر تخريجه هناك.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دودھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جوڈھانپا ہوانہیں تھا۔ آپ اس وقت "نقیع" (کے مقام) پر موجود تھے۔ آپ نے ارشادفرمایا: تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہیں دیا۔ خواہ اس پر ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں برتنوں کے بارے میں اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ رات کے وقت ان کا منہ بند کردیا کریں اور دروازوں کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ رات کے وقت انہیں بند کردیا کریں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِغْلَاقِ الْاَبْوَابِ وَاِيكَاءِ السِّقَاءِ وَاِطْفَاءِ الْمِصْبَاحِ وَتَخْمِيرِ الْاِنَاءِ

(رات کوسوتے وقت) دروازے بند کرنے اپنے مشکیزے کا منہ بند کرنے چراغ بجھانے اور برتنوں کوڈھانپنے کا حکم ہونا

1271 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِىْ الزبير المكى

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَغْلِقُوْا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَخَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَّلَا يَكْشِفُ اِنَاءً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ على الناس بيتهم.

1270–إسناده صحيح على شرط مسلم سوى يوسف بن سعيد، فإنه من رجال النسائي، وهو ثقة حافظ، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث عند مسلم وأحمد فانتفت شبهة تدليسهما. وأخرجه مسلم (2010) في الأشربة: باب في شرب النبيذ وتخمير الإناء، والدارمي 2/122 في الأشربة: باب في تخمير الإناء، وابن خزيمة في صحيحه برقم (129) من طريق الضحاك بن مخلد أبي عاصم النبيل، أخبرنا ابن جريج، أخبرني أبو الزبير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/425، ومسلم (2010) عن إبراهيم بن دينار. ومن حديث جابر أخرجه ابن أبي شيبة 8/229، وأحمد 3/294 و370، والبخاري (5605) و (5656) في الأشربة: باب شرب اللبن، ومسلم (2011) (95) والبغوي في شرح السنة (3063). ولفظه: جاء أبو حميد بقدح من لبن من النقيع، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ألا خمرته؟ ولو تعرض عليه عوداً. وأخرجه أيضاً مسلم (2011) (94)، وأبو داوُد (3734) في الأشربة: باب في إيكاء الآنية.

1271– حديث صحيح، رجاله ثقات، وهو في الموطأ 2/928–929 باب جامع ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه مسلم (2012) في الأشربة: باب الأمر بتغطية الإناء وإيكاء السقاء. وأبو داؤه (3732) في الأشربة: باب في إيكاء السقاء، والترمذي (1812) في الأطعمة: باب ما جاء في تخمير الإناء وإطفاء السراج والنار عند المنام، والبخاري في الأدب المفرد (1221). وأخرجه مسلم (2012)، وابن ماجه (3410) في الأشربة: باب تخمير الإناء، عن محمد بن رمح، حدثنا الليث، عن أبي الزبير، به، وهذا سند صحيح. وأخرجه الحميدي (1273)، وأحمد 3/301 و362 و374 و386 و395، ومسلم (2012) والبغوي في شرح السنة (3057)، من طرق عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه احمد 3/355، ومسلم (2014)، ومن طريقه البغوي في شرح السنة برقم (3061) من طريق القعقاع بن حكيم، عن جابر بنحوه.

ⓘⓘ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(رات کو سوتے وقت) دروازے بند کردو مشکیزوں کا منہ بند کردو۔ برتنوں کو ڈھانپ دو چراغ بجھا دو' کیونکہ شیطان بند دروازوں کو کھولتا نہیں ہے۔ بند منہ والے مشکیزوں کو کھولتا نہیں ہے۔ برتن پر سے چیز کو ہٹاتا نہیں ہے' اور چوہا بعض اوقات لوگوں کے گھر کو آگ لگا دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اِنَّمَا اَمْرٌ مَعَ التَّسْمِيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے' اس کے ہمراہ بسم اللہ پڑھی جائے

1272 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ ،عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فإن الشيطان لا يفتح بابا مغلقا وأطفیء مصباحك واذكر اسم اللّٰه وأوك سقائك وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَ كَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰه ولو بعود يعرض عليه .

ⓘⓘ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کردو' کیونکہ شیطان بند دروازوں کو کھولتا نہیں ہے۔ اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ کو بجھا دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ بند کردو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتن کو ڈھانپ دو خواہ اس پر کوئی لکڑی ہی رکھ دو''۔

1272– إسناده صحيح على شرطهما، عطاء هو ابن أبي رباح، وأخرجه النسائي في عمر اليوم والليلة (745) عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 3/319، وابن خزيمة في صحيحه برقم (131) عن عبد الرحمٰن بن بشر، كلاهما عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. ومن طريق أحمد أخرجه أبو داؤد (3731) في الأشربة: باب في إيكاء الآنية. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم (746) عن أحمد بن عثمان، عن أبي عاصم، عن ابن جريج، به.وأخرجه البخاري (3304) في بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، و (5623) في الأشربة: باب تغطية الإناء، ومسلم (2012) (97) في الأشربة: باب الأمر بتغطية الإناء، عن إسحاق بن منصور، عن روح بن عبادة، عن ابن جريج، به . ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (3058) .وأخرجه البخاري (3280) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، عن يحيى بن جعفر، عن محمد بن عبد الأنصاري، عن ابن جريج، به.وأخرجه أحمد 3/388 عن إسحاق بن عيسى، والبخاري (3316) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، وأبو داؤد (3733) في الأشربة، عن مسدد، والبخاري (6295) في الاستئذان: باب لا تترك النار في البيت عند النوم، والترمذي (2857) في الأدب، عن قتيبة، كلهم عن حماد بن زيد، عن كثير بن شنظير، عن عطاء به. ومن طريق البخاري (3316) أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (3059) .وأخرجه البخاري (5624) في الأشربة: باب تغطية الإناء، عن موسى بن إسماعيل، و (6296) في الاستئذان: باب غلق الأبواب بالليل، عن حسان بن أبي عباد، كلاهما عن همام، عن عطاء به.وأخرجه أحمد 3/306، والبخاري في الأدب المفرد (1234) ، والبغوي في شرح السنة (3060).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اِنَّمَا اَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا لَيْلًا لَا نَهَارًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان چیزوں کے بارے میں حکم یہ ہے ان پر رات کے وقت عمل کیا جائے دن میں (ان پر عمل کرنے کا حکم) نہیں ہے

1273 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أبو عاصم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَانَا عَنْ خَمْسٍ اِذَا رَقَدْتَ فَاَغْلِقْ بابك وأوك سقاء ك وخمر إناء ك واطفىء مِصْبَاحَكَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً وَاِنَّ الْفَارَةَ الْفُوَيْسِقَةَ تُحْرِقُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْرَبْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تحتب في الدار مفضيا.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چار باتوں کا حکم دیا' اور آپ نے پانچ باتوں سے منع کیا (آپ نے یہ فرمایا تھا) جب تم سونے لگو تو اپنے دروازے کو بند کر دو اپنے مشکیزے کا منہ بند کر دو۔ اپنے برتن کو ڈھانپ دو اپنے چراغ کو بجھا دو' کیونکہ شیطان بند دروازے کو کھولتا نہیں ہے بند منہ والے مشکیزے کو کھولتا نہیں ہے۔ برتن پر پڑی ہوئی چیز کو ہٹاتا نہیں ہے' اور چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے' اور تم اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھاؤ اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ پیو اور صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلو اور تم اشتمال صماء (کے طور پر کپڑے کو نہ پہنو) اور گھر میں احتباء کے طور پر اس طرح کپڑا نہ پہنو کہ شرم گاہ ظاہر ہوتی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا بِاللَّيْلِ دُوْنَ النَّهَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' ان چیزوں کو کرنے کا حکم رات کے بارے میں ہے دن کے بارے میں نہیں ہے

1274 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بن منبه قال،

1274– إسناده قوي، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه (133) عن محمد بن يحيى، عن إسماعيل بن عبد الكريم الصنعاني، بهذا الإسناد. وصححه الحكم 4/140 من طريق علي بن المبارك الصنعاني، عن إسماعيل بن عبد الكريم، به، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): اَخْبَرَنِی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ اِذَا رَقَدْتُمْ بِاللَّيْلِ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِی فَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْبَابَ مُغْلَقًا دَخَلَ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ السِّقَاءَ مُوكًى شَرِبَ مِنْهُ وَاِنْ وَجَدَ الْبَابَ مُغْلَقًا وَّالسِّقَاءَ مُوكًى لَمْ يَحْلِلْ وِكَاءً وَلَمْ يَفْتَحْ بَابًا مُغْلَقًا وَّاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ لِاِنَائِهِ الَّذِی فِيهِ شَرَابُهُ مَا يُخَمِّرُهُ فَلْيَعْرِضْ عليه عودا .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

''مشکیزوں کا منہ بند کردو جب تم رات کے وقت سونے لگو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو کیونکہ شیطان آتا ہے اگر اسے دروازہ بند نہیں ملتا تو وہ اندر آجاتا ہے اور اگر اسے مشکیزے کا منہ بند نہیں ملتا تو وہ اس میں سے پی لیتا ہے لیکن اگر اسے دروازہ بند ملتا ہے۔ مشکیزے کا منہ بند ملتا ہے تو وہ مشکیزے کے بند منہ کو کھول نہیں سکتا اور بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور اگر کسی شخص کو اپنے اس برتن جس میں اس کا مشروب موجود ہے اسے ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی تو وہ اس پر لکڑی ہی رکھ دے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الَّتِی وَصَفْنَاهَا اَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا فِی بَعْضِ اللَّيْلِ لَا كُلِّهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ اشیاء جن کا تذکرہ ہم نے کیا ہے ان کے بارے میں جو حکم دیا گیا ہے یہ رات کے کچھ حصے کے بارے میں ہے پوری رات کے بارے میں نہیں ہے

1275 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غَلِّقُوا اَبْوَابَكُمْ وَاَوْكُوا اَسْقِيَتَكُمْ وَخَمِّرُوا اٰنِيَتَكُمْ وَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اَضْرَمَتْ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَكُفُّوا فَوَاشِيَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ عِنْدَ غروب الشمس إلى أن تذهب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا تھا۔

''تم اپنے دروازے بند کردو اور اپنے مشکیزے کے منہ بند کردو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اپنے چراغوں کو بجھادو کیونکہ شیطان (بند دروازوں) کو کھولتا نہیں ہے اور بند مشکیزے کو کھولتا نہیں ہے اور ڈھانپی ہوئی چیز کو ہٹاتا نہیں ہے

1275- رجاله رجال الصحيح . جرير: هو ابن عبد الحميد، وهو في صحيح ابن خزيمة (132) ، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/230 وأحمد 3/302، عن وكيع، عن فطر بن خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/395 عن موسى بن داوٗد، عن زهير، عن أبي الزبير، به. وأخرجه مسلم (2013) عن يحيى بن يحيى، عن أبي خيثمة، عن أبي الزبير، به، مختصراً، ومن طريق مسلم أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (3062) .

اور چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے تم اپنے مویشیوں اور گھر والوں کو سورج غروب ہونے کے قریب گھر میں روکے رکھو یہاں تک کہ رات کا ابتدائی حصہ گزر جائے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس وقت میں یہ حکم دیا گیا ہے

1276 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُفُّوا فَوَاشِيَكُمْ حَتّٰى تَذْهَبَ فَزْعَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ يحترق فيها الشيطان .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے مویشیوں کو (گھر میں) بند کر کے رکھو یہاں تک کہ رات کا ابتدائی حصہ گزر جائے' کیونکہ یہ ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں شیطان آگ لگاتا ہے''۔

1276- إسناده صحيح على شرط مسلم سوى إبراهيم بن الحجاج، وهو ثقة، وهو في مسند أبي يعلى (1771) .وأخرجه البخاري في الأدب المفرد برقم (1231) عن عارم، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

بَابُ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ

باب 14: مردار کی کھال کا بیان

1277 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ بِالْبَصْرَةِ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَلِيِّ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ:

كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوا من الميتة باهاب ولا عصب.

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے ایک مہینہ پہلے ہمیں یہ خط لکھا تھا کہ جس میں یہ تحریر تھا

''تم لوگ مردار کی کھال اور اس کے پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ شَهِدَ قِرَاءَةَ كِتَابِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْضِ جُهَيْنَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود تھے جب جہینہ کی سرزمین پہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھا گیا تھا

1278 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

1278–وأخرجه الترمذي (1729) في اللباس: باب ماجاء في جلود الميتة إذا دبغت، والنسائي 7/175، في الفرع والعتيرة: باب ما يدبغ به جلود الميتة، وابن حزم في المحلى 1/121، وابن ماجة (3613) في اللباس: باب من قال: با ينتفع من الميتة بإهاب ولا عصب، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/465؛ والبيهقي في السنن 1/18 من طريق الأعمش والشيباني ومنصور، ثلاثتهم عن الحكم، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد (4128) في اللباس: باب من روى أن لا ينتفع بإهاب الميتة، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/15، عن محمد بن إسماعيل . وأخرجه أحمد 4/311 عن إبراهيم بن أبي العباس، والنسائي 7/175 عن علي بن حجر، كلاهما عن شريك، عن هلال الوزان، عن عبد الله بن عكيم .قال الترمذي: هذا حديث حسن، ويروى عن عبد الله بن عكيم، عن أشياخ لهم هذا الحديث، وليس العمل على هذا عند أكثر أهل العلم .وسيورده المؤلف بعده (1278) من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، عن الحكم، به. وبرقم (1279) من طريق القاسم بن مخيمرة، عن الحكم، عن ابن أبي ليلى، عن عبد الله بن

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ،

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِاَرْضِ جُهَيْنَةَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عصب.

حضرت عبداللہ بن عکیم جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کے سنایا گیا۔ہم اس وقت جہینہ کی سرزمین پر موجود تھے۔(اس میں تحریر تھا)

''تم لوگ مردار کی کھال یا اس کے پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو''۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مُرْسَلٌ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

ان الفاظ کا تذکرہ جنہوں نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ''مرسل'' ہے یہ ''متصل'' نہیں ہے

1279 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى،

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَشْيَخَةٌ لَنَا مِنْ جُهَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِمْ اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بشيء.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ حَدَّثَنَا مَشْيَخَةٌ لَنَا مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْخَبَرَ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، وَهٰذَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الصَّحَابِيَّ قَدْ يَشْهَدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ يَسْمَعُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ عَنْ مَّنْ هُوَ اَعْظَمُ خَطَرًا مِنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(بقيه حاشيه 1278)عكيم، عن أشياخ لهم. كما ذكر الترمذى . ويخرج كل طريق فى موضعه. صحيح، رجال إسناده رجال الشيخين، غير عبد الله بن عكيم، فمن رجال مسلم، وأخرجه البيهقى فى السنن 1/14 من طريق سعيد بن مسعود عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى (1293) ، وعبد الرزاق (202) ، وابن سعد فى الطبقات 6/1130، وأحمد 4/310و311، وابو داؤد (4127) فى اللباس: باب من روى أن لا ينتفع بإهاب الميتة، والنسائى 7/175 فى الفرع والعتيرة: باب ما يدبغ به جلود الميتة، وابن ماجة (3613) فى اللباس: باب من قال: لا ينتفع من الميتة بإهاب ولا عصب، والبيهقى 1/14، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/468 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1279- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأشياخ جهينة صحابة، فلا تضر جهالتهم. وأخرجه الطحاوى 1/468، والبيهقى 1/25 من طريق صدقة بن خالد، بهذا الإسناد. حديث صحيح أخرجه مسلم وغيره من حديث ابن عباس، وسيرد عنه المصنف برقم (1287) ، ويخرج هناك.

وَسَلَّمَ فَمَرَّةً يُخْبِرُ عَمَّا شَاهَدَ وَأُخْرَى يَرْوِىْ عَمَّنْ سمع ألا ترى أن بن عُمَرَ شَهِدَ سُؤَالَ جِبْرِيلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ وَسَمِعَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؟ فَمَرَّةً اَخْبَرَ بِمَا شَاهَدَ وَمَرَّةً رَوَى عَنْ اَبِيْهِ مَا سَمِعَ فَكَذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ شَهِدَ كِتَابَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قُرِءَ عَلَيْهِمْ فِيْ جُهَيْنَةَ وَسَمِعَ مَشَايِخَ جُهَيْنَةَ يَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ فَاَدّٰى مَرَّةً مَا شَهِدَ وَاُخْرٰى مَا سَمِعَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْخَبَرِ انْقِطَاعٌ.

وَمَعْنٰى خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ: اَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ يُرِيْدُ بِهٖ قَبْلَ الدِّبَاغِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّتِهٖ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فقد طهر.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے بزرگوں نے یہ بات ہمیں بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو خط میں یہ تحریر کیا تھا۔

''تم لوگ مردار کی کسی بھی چیز سے فائدہ حاصل نہ کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت میں یہ الفاظ کہ ''جہینہ'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے ہمارے بزرگوں نے یہ بات بتائی ہے۔ اس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا ہے کہ یہ روایت متصل نہیں ہے جبکہ ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی آپ کی زبانی کوئی بات سنتے ہیں اور پھر وہ اسی بات کو ایسے شخص کے حوالے سے سن لیتے ہیں جو اس صحابی سے زیادہ مرتبے کا مالک ہوتا ہے اور اس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے ہیں تو بعض اوقات وہ ایسی روایت نقل کرتے ہیں جس میں وہ خود موجود تھے اور بعض اوقات وہ اس شخص کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں جس سے انہوں نے سنا تھا کیا آپ نے غور کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس وقت موجود تھے جب حضرت جبرائیل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب سے بھی سنی ہے تو ایک مرتبہ انہوں نے وہ روایت بیان کی جس میں وہ خود موجود تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اسے اپنے والد کے حوالے سے سنی ہوئی روایت کے طور پر بیان کر دیا۔ اسی طرح عبداللہ بن عکیم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خط کے وقت موجود تھے جب جہینہ قبیلے میں ان لوگوں کے سامنے اس خط کو پڑھا گیا تھا اور انہوں نے جہینہ قبیلے کے مشائخ کو بھی یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا تو ایک مرتبہ انہوں نے وہ روایت نقل کر دی جس میں وہ موجود تھے اور ایک مرتبہ وہ کر دی جس کو انہوں نے سنا تھا تو اب اس روایت میں کوئی انقطاع نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عکیم کی نقل کردہ روایت کے یہ الفاظ ''تم مردار کی کھال یا پٹھے سے نفع حاصل نہ کرو'' اس مراد یہ ہے کہ تم دباغت سے پہلے ایسا نہ کرو۔ اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''جس بھی کھال کی دباغت کر لی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ بِنَفْعٍ مُطْلَقٍ

مردار کی کھال کو استعمال کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ استعمال مطلق ہے

1280- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِزَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: اَلَا انْتَفَعْتُمْ بِمَسْكِهَا ؟ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَسْكُ مَيْتَةٍ؟قَالَ فَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيْ مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّماً عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَيْتَةً) اِلٰى اٰخر الآية (الأنعام: **145**) ؛ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَاْكُلُوْنَهُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَعَثَتْ اِلَيْهَا فَسُلِخَتْ فَجَعَلَتْ مِنْ مَسْكِهَا قِرْبَةً قَالَ ابن عباس فرأيتها بعد سنة.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی بکری مرگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے ہاں تشریف لائے انہوں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا مردار کی کھال سے راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم یہ فرمادو جو چیز میری طرف کی گئی ہے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے کے لئے حرام ہو ماسوائے اس کے کہ وہ مردار ہو''۔

یہ آیت آخر تک تلاوت کی (پھر آپ نے ارشاد فرمایا:) لوگ اسے کھا نہیں رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر اس خاتون نے اس کی کھال کو بھجوایا اس کی دباغت کی گئی اور اس کی کھال سے مشکیزہ بنالیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک سال کے بعد بھی وہ مشکیزہ دیکھا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ لَهَا فِي الْاِنْتِفَاعِ بِجَلْدِ الْمَيْتَةِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کو مباح قرار دیا ہے اس کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں

1281- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ يَعْنِي الشَّاةَ قَالَ: فَهَلَّا اَخَذْتُمْ مَسْكَهَا قَالَتْ: فَنَاْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ مَاتَتْ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا قَالَ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيْ مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) -اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ- لَا بَاْسَ اَنْ تَدْبُغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوا بِهٖ. قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا فَاتَّخَذَتْ مِنْهَا قِرْبَةً حَتّٰى تحرقت.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں مرگئی ہے یعنی بکری' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال کیوں نہیں حاصل کرتے۔ انہوں نے عرض کی: کیا ہم ایک ایسی بکری کی کھال حاصل کریں جو مرگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ) نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم یہ فرمادو! جو چیز میری وحی کی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تم اس کی دباغت کرکے نفع حاصل کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے اسے اس خاتون کی طرف اسے بھجوایا تو انہوں نے اس کی کھال کی دباغت کی اور اس سے مشکیزہ بنالیا یہاں تک کہ وہ جل گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم اس حوالے سے ہے' اس کا استعمال اس وقت مباح ہوگا' جب کھال کی دباغت کرلی گئی ہو (اس سے پہلے نہیں ہوگا)

1282- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ قَالَ: هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ

1281- إسناده كسابقه، وهو في مسند أبي يعلى (2334)، وأخرجه أحمد 1/ 327- 328، والطبراني (11765)، والبيهقي 1/ 18، من طريقين عن أبي عوانة، بهذا الإسناد.

1282- إسناده كسابقه، وهو في مسند أبي يعلى (2334)، وأخرجه أحمد 1/ 327- 328، والطبراني (11765)، والبيهقي 1/ 18، من طريقين عن أبي عوانة، بهذا الإسناد 1. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارقطني 1/ 47 من طريق الوليد بن مسلم، عن أخيه عبد الجبار بن مسلم، عن الزهري، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك في الموطأ 2/ 498 عن الزهري، به، ومن طريق مالك أخرج الشافعي في مسنده 1/ 23 (بترتيب الساعاتي في بدائع المنن، وأحمد 1/ 327، والنسائي 7/ 172، وأبو عوانة 1/ 210. وأخرجه من طرق عن الزهري، به: عبد الرزاق (184)، وأحمد 1/365، وأبو داوٗد (4120) و (4121)، والنسائي 7/172، والدارمي 2/86، البيهقي 1/15 و20، وابن حزم في المحلى 1/119، والدارقطني 1/41 و42، وأبو عوانة 1/210

بِجِلْدِهَا؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال سے فائدہ حاصل کیوں نہیں کرتے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اُبِيحَ اسْتِعْمَالُهُ عِنْدَ دِبَاغِ جَلْدِ الْمَيْتَةِ لَا قَبْلَهُ

1283: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حکم یہ ہے کہ مردار کی کھال کی دباغت کے بعد اسے استعمال کرنا مباح قرار دیا گیا ہے

1283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حدثنا حجاج عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ مُنْذُ حِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنِىْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ شَاةً لَهُمْ (مَاتَتْ)، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هلا دبغتم إهابها فاستمتعتم به .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ان کی ایک بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کی دباغت کر کے اس سے فائدہ حاصل کیوں نہیں کرتے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ الَّتِي تَحِلُّ بالذكاة إذا دبغت

جو مردار ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے اس کی کھال سے نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس کی دباغت کرلی گئی ہو

1284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قال أخبرنا بن وهب قال حدثنا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ

1283- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير يوسف بن سعيد، هو الحافظ ثقة . وأخرجه النسائي 7/ 172، والطحاوي 1/ 469 عن أبي بشر الرقي، عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟ قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری کو مردار پایا جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو صدقے میں سے دی گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے۔ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِبَاحَةَ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِنَّمَا هِيَ بَعْدَ الدِّبَاغِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا دباغت کے بعد ہے اس سے پہلے نہیں ہے

1285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ الْبَزَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا بْنِ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ:

1284- وأخرجه مسلم (364) في الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، والبيهقي في السنن /1 23، عن أحمد بن عثمان النوفلي، وأبو عوانة /1 211 عن أبي أميه، كلاهما عن أبي عاصم، عن ابن جريج، به .وأخرجه الحميدي (491) ، ومسلم (363) (102) ، والنسائي /7 172 في الفرع والعتيرة، وأبو عوانة /1 211، والطحاوي /1 469، والطبراني (11383) ، والبيهقي /1 16، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، به. وعمرو بن دينار سقط من مسند الحميدي.وأخرجه ابن أبي شيبة /8 380، وعبد الرزاق (188) ، وعنه أحمد /6 336، وابن حزم في المحلى /1 119 من طريق ابن جريج، عن عطاء : قال ابن عباس: أخبرتني ميمونة ....وأخرجه أحمد /1 227، والدارقطني /1 44 عن يحيى، عن ابن جريج عن عطاء ، به.وأخرجه أحمد /1 372، والطحاوي /1 469 من طريق يعقوب بن عطاء ، عن أبيه، به .وأخرجه ابن أبي شيبة /8 380، ومن طريق مسلم (365) عن عبد الرحيم بن سليمان، عن عبد الملك بن سليمان، عن عطاء ، به.وأخرجه الطحاوي /1 469، والدارقطني /1 44، والبيهقي /1 16 من طريق ابن وهب، عن أسامة بن زيد الليثي، عن عطاء ، به، دون ذكر ميمونة.وأخرجه الترمذي (1727) في اللباس: باب ما جاء في جلود الميتة إذا دبغت، وأبو عوانة /1 211، والطحاوي /1 469 من طريق الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن عطاء ، به، دون ذكر ميمونة. إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه ، (363) (101) في الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (1492) في الزكاة: باب الصدقة على موالي أزواج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن سعيد بن كثير بن عفير، وأبو عوانة /1 210 و211، عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن /1 23 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، ثلاثتهم عن ابن وهب، به.وأخرجه أبو عوانة /1 210 من طريق يحيى بن أيوب، عن يونس بن يزيد، به .وأخرجه البخاري (2221) في البيوع: باب جلود الميتة قبل أن تدبغ، و (5531) في الذبائح والصيد: باب جلود الميتة، عن زهير بن حرب، وأبو عوانة /1 210 عن أبي داود الحراني وعباس الدوري، ثلاثتهم عن يعقوب بن إبراهيم، عن أبيه، عن صالح، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق سفيان، عن الزهري، به.وأخرجه البخاري (5532) من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس، دون ذكر ميمونة.

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةٍ أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ، فَقَالَ: آلَا آخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا حرم أكلها

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یہ بات بیان کرتی ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدقے کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو دی گئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اس کی کھال حاصل کر کے اس کی دباغت کر کے اس سے نفع حاصل کیوں نہیں کیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ مَا يَحِلُّ مِنْهَا بِالذَّكَاةِ وَمَا لَا يَحِلُّ اِذَا احْتَمَلَتِ الدِّبَاغَ

اس روایت کا تذکرہ جس بات پر دلالت کرتی ہے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا مباح ہے بشرطیکہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو خواہ وہ مردار ذبح کے ذریعے حلال ہو جاتا ہو یا حرام ہوتا ہو

1286- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ الرُّوَاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ .

1285- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه، (363) (101) في الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1492) في الزكاة: باب الصدقة على موالي أزواج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن سعيد بن كثير بن عفير، وأبو عوانة 1/ 210 و 211، عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 1/ 23 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، ثلاثتهم عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو عوانة 1/ 210 من طريق يحيى بن أيوب، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه البخاري (2221) في البيوع: باب جلود الميتة قبل أن تدبغ، و (5531) في الذبائح والصيد: باب جلود الميتة، عن زهير بن حرب، وأبو عوانة 1/ 210 عن أبي داوُد الحراني وعباس الدوري، ثلاثتهم عن يعقوب بن إبراهيم، عن أبيه، عن صالح، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق سفيان، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (5532) من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس، دون ذكر ميمونة 2. في الأصل عبد الله وهو خطأ، وتقدم على الصواب برقم (714). إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/ 23، وعبد الرزاق (184)، وابن أبي شيبة 8/ 379، والحميدي (315)، وأحمد 6/ 329، ومسلم (363)، وأبو داوُد (4120)، والنسائي 7/ 171، وابن ماجه (3610)، الدارمي 2/ 86، والدارقطني 1/ 42، وأبو عوانة 1/ 209، والبيهقي في السنن 1/ 15، وابن حزم في المحلى 1/ 119، من طرق، عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم (1289) من طريق أبي خيثمة، عن سفيان، به.

1286: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے' مردار کی کھال کو دباغت کے بعد استعمال کرلیا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِكُلِّ جَلْدِ مَيِّتٍ اِذَا دُبِغَ وَاحْتَمَلَ الدِّبَاغَ

دوسری روایت کا تذکرہ' اس بات پر دلالت کرتی ہے' ہر (مردہ جانور) کی کھال سے نفع حاصل کرنا مباح ہے' جب کہ اس کی دباغت کرلی گئی ہو اور اس کی دباغت ہوسکتی ہو

1287 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا إهاب دبغ فقد طهر .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی کھال کی دباغت حاصل کرلی جائے' تو وہ پاک ہوجاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هذا الخبر لم يسمعه بن وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ کہ اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کردیا جو اس بات کا قائل ہے'

ابن وعلہ نامی راوی نے یہ روایت بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں سنی ہے' اور نہ ہی زید بن اسلم نے (یعنی ابن وعلہ) سے سنی ہے

1287–وهو في الموطأ /2 498، ومن طريقه أخرجه الشافعي /1 23، والطيالسي /1 43، وابن أبي شيبة /8 380، وعبد الرزاق (191) ، وأحمد /6 73 و 104 و 148و 153، وأبو داوُد (4124) ، والنسائي /7 176، وابن ماجه (3612) ، والدارمي /2 86، والطحاوي /1 469، والبيهقي /1 .17 وانظر الحديث (1290) 1. إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي (303) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ /2 498، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي /1 23، والدارمي /2 86، والطحاوي في شرح معاني الآثار /1 469، وفي المشكل /4 .262وأخرجه الطيالسي /1 43، وأحمد /1 279و 280، ومسلم (366) ، والدارقطني /1 46، والخطيب في تاريخ بغداد /10 338، والطبراني في الصغير /1 239، وأبو نعيم في الحلية /10 218 من طرق عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه الطيالسي /1 46، والخطيب في تاريخ بغداد /10 338، والطبراني في الصغير /1 239، وأبو نعيم في الحلية /10 218 من طرق عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه الدارمي /2 86 و 256 من طريق القعقاع بن حكيم، وأبو عوانة /1 213 من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن وعلة، به .وأخرجه أبو عوانة /1 212 و 213 من طريق جعفر بن ربيعة ويزيد بن أبي حبيب، كلاهما عن أبي الخير، عن ابن وعلة، به .وأخرجه الخطيب /2 295 من طريق شعبة، عن بسطام بن مسلم، عن أبيه، عن ابن عباس. وسيرد بعد من طريق سفيان بن عيينة، عن زيد بن أسلم، به.

1288 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ قال حدثنا بْنِ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ سمعت بن وَعْلَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا إهاب دبغ فقد طهر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی کھال کی دباغت حاصل کرلی جائے وہ پاک ہوجاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ انْتِفَاعِ الْمَرْءِ بِجُلُوْدِ مَا يَحِلُّ بِالذَّكَاةِ اِذَا دُبِغَتْ وَاِذَا كَانَتْ مَيْتَةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اس جانور کی کھال سے نفع حاصل کرسکتا ہے' جوذبح کے ذریعے حلال ہوجائے بشرطیکہ اس کی دباغت کرلی گئی ہو اور وہ مردہ ہو

1289 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشاة ميتة، فَقَالَ: اَلَا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهِ ؟ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے اس کی کھال حاصل کرکے اس کی دباغت حاصل کرکے اس سے نفع حاصل کیوں نہیں کیا۔ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذكر بيان بِاَنَّ الْاِنْتِفَاعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ بَعْدَ الدِّبَاغِ جَائِزٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دباغت کے بعد مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا جائز ہے

1290 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزْجَانِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ،

1288- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق (190)، والحميدي (486)، وابن أبي شيبة 8/ 378، وأحمد 1/ 219 و 270 و 343، ومسلم (366)، وأبو داؤد (4123)، الترمذي (1728)، النسائي 7/ 173، وابن ماجة (3609)، والدارمي 2/ 85، وأبو عوانة 1/ 212، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 469، و مشكل الآثار 4/ 262، وابن الجارود في المنتقى (61)، والبيهقي في السنن 1/ 16، وابن حزم في المحلي 1/ 118، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.

1289- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مسند أبي يعلى (7079)، وقد تقدم برقم (1285).

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دباغ جلود الميتة طهورها .

1290: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردار کی کھال کی دباغت اسے پاک کردیتی ہے''۔

1291- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حدثنا حرملة عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِیْ غَنَمٌ بِاُحُدٍ فَوَقَعَ فِيْهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰی مَيْمُوْنَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِیْ مَيْمُوْنَةُ لَوْ اَخَذْتِ جُلُوْدَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا قَالَتْ فَقُلْتُ وَيَحِلُّ ذٰلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا: اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ .

1291: عبداللہ بن مالک اپنی والدہ سیدہ عالیہ بنت سبیع رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری بکریاں احد پہاڑ کے پاس موجود تھیں۔ ان میں سے ایک مرگئی تھیں' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا تم اس کی کھال لے کر نفع حاصل کرلو وہ خاتون بیان کرتی ہیں (میں نے دریافت کیا:) کیا یہ جائز ہے؟ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو اپنی بکری کو یوں کھینچ رہے تھے جیسے گدھے کو کھینچا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم لوگ اس کی کھال کیوں نہیں حاصل کر لیتے۔ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی اور قرظ کے پتے اسے پاک کردیں گے۔

1290- رجاله ثقات غير شريك، فإنه سيء الحفظ، وقد توبع عليه. وأخرجه أحمد 6/ 154، 155، والنسائي 7/ 174 في الفرع: باب جلود الميتة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 470، والدارقطني 1/ 44 من طريق الحسين بن محمد المروزي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/ 154، 155 عن حجاج بن محمد بن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/ 174، والدارقطني 1/ 44 من طرق عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عائشة. وأخرجه النسائي 7/ 174، والطحاوي 1/ 470 من طريقين عن إسرائيل، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، به. وأخرجه الطحاوي 1/470 من طريق جرير بن عبد الحميد، عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، به. وهذا إسناد صحيح أيضاً. وأخرجه الطحاوي أيضاً 1/ 470 من طريق عمر بن حفص بن غياث، عن أبيه، عن الأعمش، قال: حدثنا أصحابنا عن عائشة. ورواه الطبراني في الصغير 1/ 189-190 من طريق محمد بن مسلم الطائفي، عن عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، عَنْ عَآئِشَةَ ...

1291- عبد اللّٰه بن مالك بن حذافة لم يوثقه غير المؤلف، وأمه العالية: قال العجلي: مدنية تابعية ثقة، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داوٗد (4126)، والنسائي 7/ 174- 175، والطحاوي 1/ 471، والدارقطني 1/ 45، والبيهقي في السنن 1/ 19 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/ 334، من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه الطحاوي 1/ 470 من طريق الليث، عن كثير بن فرقد، به.

15- بَابُ الْاَسْآرِ
(مختلف) طرح کے جوٹھے کا بیان

ذِكْرُ اِبَاحَةِ مَجِّ الْمَرْءِ فِي البئر التي يستقى منها
آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی کنویں میں کلی کردے جس کنویں میں سے پانی پیا جاتا ہو

1292- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة قال حدثنا بْنُ اَبِى السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(متن حدیث): عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ فى بئر فى دارهم .

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں موجود کنویں سے ڈول میں پانی لے کر اس کے ذریعے کلی کی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سُؤْرَ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ نَجِسٌ
اس روایت کا تذکرہ جو اس آدمی کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے
جو اس بات کا قائل ہے حیض والی عورت کا جوٹھا نجس ہوتا ہے

1292- ابن أبي السرى: هو محمد بن المتوكل بن العسقلاني، وثقه ابن معين، وقال المؤلف: كان من الحفاظ، ولينه أبو حاتم، وضعفه ابن عدى بكثرة الغلط، وقد تابعه عليه الإمام أحمد فرواه في المسند 5/ 429 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري (839) في الأذان، و (6422) في الرقاق: باب العمل الذي يبتغى به وجه الله، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (1108) عن معمر، به.وأخرجه أحمد 5/ 427، والبخاري (77) في العلم: باب متى يصح سماع الصغير، و (189) في الوضوء : باب استعمال فضل وضوء الناس، و (1185) في التهجد: باب صلاة النوافل جماعة، و (6354) في الدعوات: باب الدعاء للصبيان بالبركة، ومسلم 1/ 456 (33) (265) في المساجد: باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر، والنسائي في العلم من الكبرى كما في تحفة الأشراف 8/ 364، وابن ماجة (457) في المساجد: باب المساجد في الدور، من طرق عن الزهري، به.

1293- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث):عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَضَعُ الْاِنَاءَ عَلٰى فِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ وَآخُذُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ فيضع فاه على موضع في.

1293: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حیض کی حالت میں برتن اپنے منہ کے ساتھ لگاتی تھی' پھر میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھادیتی تھی' تو آپ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔ میں حیض کی حالت میں ہڈی (والا گوشت) لے کر (اسے کھا کے) پھر اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھادیتی تھی' تو آپ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْاِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ

جب کتا برتن میں منہ ڈال دے' تو اسے متعین تعداد میں دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1294- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ1 حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

1293- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 6/ 192 و 210، ومسلم (300) في الحيض: باب غسل الحائض رأس زوجها، والنسائي 1/ 149 في الطهارة: باب الانتفاع بفضل الحائض، والبغوي (321)، وابن حزيمة في صحيحه برقم (110)، من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (110) أيضاً عن يوسف بن موسى، عن جرير، عن مسعر، به. وأخرجه أبو عوانة 1/ 311 من طريق مخلد بن يزيد وعلي بن قادم، كلاهما عن مسعر، به. وأخرجه عبد الرزاق (1253) عن سفيان الثوري، به. وأخرجه عبد الرزاق (388)، والطيالسي (1514)، وأحمد 6/ 62 و 214، وأبو داوٗد (259)، وابن ماجة (643)، والنسائي 1/ 190، والدارمي 1/ 246 من طرق، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه أحمد 6/ 64، والحميدي (166)، والنسائي 1/ 149 من طرق سفيان، عن مسعر، عن المقدام بن شريح ... وسيذكره المصنف برقم (1360) من طريق يزيد بن هارون، عن مسعر، به.

1294- إسناده قوي، وجاله رجال مسلم. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه مالك 1/ 34 في الطهارة: باب جامع الوضوء، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/ 21، وأحمد 2/ 460، والبخاري (172) في الوضوء: باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، ومسلم (279) (90) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، والنسائي 1/ 52 في الطهارة: باب سؤر الكلب، وابن ماجة (364) في الطهارة: باب غسل الإناء من ولوغ الكلب، وأبو عوانة 1/ 207، وابن الجارود (50)، والبغوي (288)، والبيهقي 1/ 240. وأخرجه الدارقطني 1/ 65 من طرق عن إسماعيل بن عياش، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أحمد 2/ 245، وابن الجارود (52)، وأبو عوانة 1/ 207 من طريق سفيان، عن أبي الزناد، به. وصححه ابن خزيمة (96).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے' تو تم اسے سات مرتبہ دھودو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَجَاسَةَ مَا فِي الْاِنَاءِ بَعْدَ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے' کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے بعد اس میں کیا نجاست ہوتی ہے؟

1295 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بن اَبِيْ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الكلب أن يغسل سبع مرات .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی بھی شخص کے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ جب کہ کتے نے اس میں منہ ڈال دیا ہو' یہ ہے' اسے سات مرتبہ دھولیا جائے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَا فِي الْاِنَاءِ بَعْدَ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ طاهر غير نجس ينتفع به

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے برتن میں جو کچھ موجود ہوتا ہے وہ پاک رہتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا اس سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے

1296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ

1295–وأخرجه عبد الرزاق (335) ومن طريقه أحمد /2 271، وأخرجه النسائي /1 52 من طريق حجاج، كلاهما عن ابن جريج، عن زياد بن سعد، عن ثابت بن عياض، عن أبي هريرة.وأخرجه أحمد /2 360 و 482 من طريقين.وأخرجه أحمد /2 398 عن سليمان، عن إسماعيل، عن عتبة بن سلم، عن عبيد بن حنين، عن أبي هريرة.وأخرجه النسائي /1 177 في المياه، والدارقطني /1 65، والبيهقي /1 241، من طريق قتادة، عن خلاس، عن أبي هريرة.وسيرد من طرق أخرى عن أبي هريرة في الروايات الثلاثة التالية، تخرج في مواضعها 1. تحرفت في الإحسان إلى: يجاب ، والتصحيح من التقاسيم والأنواع /3 لوحة 141.2 الطهور بفتح الطاء –: المطهر، – بالضم –: الفعل، والمراد هنا الأول، أي: مطهر الإناء 3. حديث صحيح . ابن أبي السري وإن كان فيه كلام قد توبع، وباقي السند على شرطهما، وهو في المصنف (329) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرج أحمد /2 314، ومسلم (279) (92) ، والبيهقي /1 240، وأبو عوانة /1 205.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّاَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مرات.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ پانی کو بہادے پھر اسے سات مرتبہ دھولے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَاْمُوْرٌ عِنْدَ غَسْلِهِ الْاِنَاءَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ اَنْ يَّجْعَلَ اَوَّلَ الْغَسَلَاتِ بِالتُّرَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا اس بات کا حکم دیا گیا ہے جب وہ کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے بعد برتن کو دھونے لگے تو پہلی مرتبہ دھوتے ہوئے ساتھ میں مٹی بھی استعمال کرے

1297 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

1296- إسناده صحيح على شرط الصحيح . أبو صالح: هو ذكوان السمان المدني، وأبو رزين: هو مسعود بن مالك الأسدي. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (98) .وأخرجه الدارقطني /1 64، وابن الجارود في المنتقى (51) من طريق محمد بن يحيى بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (279) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، والنسائي /1 53 في الطهارة: باب الأمر بإراقة ما في الإناء إذا ولغ فيه الكلب، و /1 176 في المياه: باب سؤر الكلب، والبيهقي في السنن /1 239 عن علي بن حجر، وأبو عوانة /1 207 من طريق عبد اللّٰه بن محمد الكرماني، كلاهما عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد /2 253 و 424 عن أبي معاوية، عن الأعمش، به .وأخرجه الدارقطني /1 63 من طريق عبد الواحد بن زياد، عن الأعمش، به.وأخرجه الطيالسي /1 43 عن شعبة، عن الأعمش، عن أبي صالح وحده، به . وأخرجه أحمد /2 480 عن محمد بن جعفر، والطحاوي /1 21 من طريق عبد الوهاب بن عطاء ، كلاهما عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.وأخرجه ابن أبي شيبة /1 173 عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي رزين، عن أبي هريرة، ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه ابن ماجة (363) باب غسل الإناء من ولوغ الكلب.وأخرجه الطحاوي أيضاً /1 21 من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، به .وأخرجه الطبراني في الصغير /1 93 من طريق عبد الرحمٰن الرؤاسي، و/2 61 من طريق أبان بن تغلب، كلاهما عن الأعمش، عن أبي رزين، به.

1297- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وأخرجه مسلم (279) (91) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة /1 173، وأحمد /2 427، والبيهقي /1 240، من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن علية، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (95) ، ومن طريق أحمد أخرجه البيهقي في السنن /1 240. وأخرجه عبد الرزاق (330) ، ومن طريقه أحمد /2 265 وأبو عوانة /1 207، عن هشام بن حسان، به .وأخرجه أحمد /2 508 عن يزيد، وأبو داوُد (71) في الوضوء بسؤر الكلب، وأبو عوانة /1 207 من طريق إبراهيم صدقة وزائدة، كلهم عن هشام بن حسان، به.وأخرجه أبو عوانة أيضاً /1 208 عن أبي أمية، عن عبد اللّٰه بن بكر السهمي، عن هشام، به .وأخرجه الشافعي /1 21، ومن طريقه أبو عوانة /1 208، والبيهقي /1 241، وأبو نعيم في الحلية /9 158، عن سفيان بن عيينة، وعبد الرزاق (331) ومن طريقه أحمد

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أن يغسل سبع مرات أولاهن بالتراب .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ جبکہ کتے نے اس میں منہ ڈال دیا ہو یہ ہے' اس کو سات مرتبہ دھولیا جائے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يُسْتَحَبُّ لَهُ عِنْدَ غَسْلِهِ الْاِنَاءَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ اَنْ يُعَفِّرَ الْاِنَاءَ بِالتُّرَابِ عِنْدَ الثَّامِنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے برتن کو دھوتے ہوئے آٹھویں مرتبہ برتن کو مٹی کے ذریعے مانجھ لے۔

1298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِى الْاِنَاءِ فاغسلوه سبع مرات وعفروا الثامنة بالتراب .

حضرت عبداللہ بن مغفل' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(بقيه حاشيه 1297) 2/ 265، وأبو عوانة 1/ 208 عن محمد بن جعفر، عن سعيد، وابو داؤد (72) ، والدارقطني 1/ 64 من طريق حماد بن زيد، كلهم عن أيوب، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أبو داؤد (73) ومن طريقه البيهقي 1/ 241، عن موسى بن إسماعيل، عن أبان، والنسائي 1/ 177، 178 في المياه: باب تعفير الإناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه، من طريق سعيد بن أبي عروبة، والطحاوي 1/ 21 من طريق عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد، كلاهما عن قتادة، عن ابن سيرين، به. وأخرجه الدارقطني 1/ 64، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 21، وفي مشكل الآثار 3/ 267 من طريق أبي عاصم، عن قرة بن خالد، عن ابن سيرين، به. وأخرجه الخطيب في تاريخه 11/ 109 من طريق ابن عون، عن ابن سيرين، به. وتقدم من طرق أخرى عن أبي هريرة في الروايات الثلاثة قبله.

1298- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبد الأعلى: هو الصنعاني البصري، ثقة، أخرج له مسلم، وباقي رجال السند على شرطهما. اَبُو التَّيَّاحِ: اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ. وأخرجه النسائي 1/ 54 في الطهارة و 1/ 177 في المياه: باب تعفير الإناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (280) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، عن يحيى بن حبيب الحارثي، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 174، وأحمد 4/ 86 و 5/ 56، ومسلم (280) ، وأبو داؤد (74) ، النسائي 1/ 177، وابن ماجة (365) ، والدرامي 1/ 188، والدارقطني 1/ 65، وأبو عوانة 1/ 208 والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 23، والبغوي (2781)، والبيهقي 1/ 241- 242 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

''جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے' تو اسے سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی کے ذریعے مانجھ لو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَسْآرَ السِّبَاعِ كُلَّهَا طَاهِرَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' تمام درندوں کا جوٹھا پاک ہوتا ہے

1299- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بنت عبيد بن رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَتْ تَحْتَ (ابْنِ) اَبِيْ قَتَادَةَ (متن حدیث): اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وُضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى اَبُو قَتَادَةَ الْاِنَاءَ فَشَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ اَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عليكم والطوافات.

1299: سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہے: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ ایک بلی آئی اور اس میں سے پینے لگی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف کر دیا۔ اس بلی نے پانی پی لیا سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا۔ میں ان کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی' تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تمہارے ہاں گھر میں آنے جانے والے جانوروں میں سے ایک ہے''۔

1299-وأخرجه أبو داؤد (75) في الطهارة: باب سؤر الهرة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/ 22- 23 في الطهارة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/ 21، 22، وعبد الرزاق (353)، وابن أبي شيبة 1/ 31، وأحمد 5/ 303 و 309، والترمذي (92)، والنسائي 1/ 55 و 178، وابن ماجه (367)، والدارمي 1/ 187- 188، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 18، وابن الجارود (60)، والبيهقي 1/ 245، والبغوي (286)، والحاكم 1/ 160، وابن خزيمة برقم (104)، وقال الترمذي: حسن صحيح، وقال الحاكم: حديث صحيح، وهو مما صححه مالك، واحتج به في الموطأ، ووافقه الذهبي، وصححه البخاري والعقيلي والدارقطني كما في التلخيص 1/ 41، وصححه أيضاً النووي في المجموع 1/ 171، ونقل عن البيهقي أنه قال: إسناده صحيح، وله طرق أخرى وشاهد، فيتقوى. انظر تلخيص الحبير 1/ 41 42، و نصب الراية 1/ 133- 134، وأخرجه عبد الرزاق (352)، والحميدي (430)، وأحمد 5/ 296، من طريق سفيان، عن إسحاق بن عبد الله، به.

16- بَابُ التَّيَمُّمِ

باب 16: تیمّم کا بیان

1300- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ فَاَقَامَ مَعَهُ النَّاسُ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ نَاسٌ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وليس معهم ماء فجاء أبو بكر، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ، (فَتَيَمَّمُوْا).

قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هٰذَا بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

1300- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو عوانة 1/ 302 عن محمد بن إسماعيل السلمي، عن القعنبي، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ برواية القعنبي ص 68 (نشر دار الشروق بتحقيق عبد الحفيظ منصور) ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في مسنده 1/ 43، 44 (ترتيب الساعاتي)، وعبد الرزاق (880)، والبخاري (334) في التيمم: باب قوله تعالى: (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوا)، و (3672) في فضائل الصحابة: باب لو كنت متخذا خليلاً، و (4607) في التفسير: باب (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوا)، و (5250) في النكاح: باب قول الرجل لصاحبه: هل أعرستم الليلة، و (6844) في الحدود: باب من أدب أهله أو غيره دون السلطان، ومسلم (367) في الحيض: باب التيمم، والنسائي 1/ 163-164 في الطهارة: باب بدء التيمم، والواحدي في أسباب النزول ص 113، وابن خزيمة في صحيحه (262)، والبيهقي في السنن 1/223- 224، والبغوي في شرح السنة برقم (307). وأخرجه البخاري (4608) في التفسير: باب (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيْداً طَيِّباً)، و (6845) في الحدود: باب من أدب أهله، والبيهقي 1/223، والطبراني (9641) من طريق ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عبد الرحمٰن بن القاسم، به. وسيرد برقم (1709) من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عَنْ عَآئِشَةَ ويأتي تخريجه من طريقه هناك.

1300: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ایک سفر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ جب ہم ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ''ذات الجیش'' کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے۔ آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے وہاں آس پاس پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے دیکھا ہے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ہمراہ لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے' اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (کے پاس) آئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے زانوں پر رکھ کر سو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اللہ کے رسول کو اور لوگوں کو رکنے پر مجبور کیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے' اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ میرے پہلو پر مارتے رہے' لیکن میں نے حرکت اس لئے نہیں کی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میرے زانوں پر سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے رہے' یہاں تک کہ صبح کا وقت ہو گیا' تو اللہ تعالیٰ نے تیمم سے متعلق آیت نازل کر دی تو لوگوں نے تیمم کر لیا۔

اس وقت اسید بن حضیر' جو نقیبوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے یہ کہا: اے ابوبکر کی آل! یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی' تو ہمیں اس کے نیچے سے ہار بھی مل گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّيَمُّمَ بِالْكُحْلِ وَالزَّرْنِيْخِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا دُوْنَ الصَّعِيْدِ الَّذِيْ هُوَ التُّرَابُ وَحْدَهٗ غَيْرُ جَائِزٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سرمہ اور سنکھیا اور ان جیسی دوسری چیزوں جو مٹی کے علاوہ ہیں' صرف ان سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے''

1301 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أبو رجاء ، قال حَدَّثنا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَّاِنَّا سِرْنَا لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وقعة أحلى عند المسافر منها فما أيقضنا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ قَالَ وَكَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ وَكَانَ يُسَمِّيهِمْ اَبُو رَجَاءٍ وَّنَسِيَهُمْ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لَاَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِيْ نَوْمِهِ قَالَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَجْوَفَ جَلِيْدًا قَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَمَا

زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا الَّذِیْ اَصَابَهُمْ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا ضَيْرَ اَوْ لَا يَضِيْرُ ارْتَحِلُوْا . فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَنُوْدِیَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ: مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ ؟ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيكَ . ثُمَّ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ النَّاسُ الْعَطَشَ قَالَ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا وَّكَانَ يُسَمِّيهِ اَبُو رَجَاءٍ وَّنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ فَلَقِيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِیْ بِالْمَاءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ قَالَ فَقَالَا لَهَا انْطَلِقِی اِذًا قَالَتْ اِلٰى اَيْنَ قَالَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هٰذَا الَّذِیْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِی قَالَا هو الذی تعنين فانطلقي إذا فجاء ا بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ وَاَوْكَاَ اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِیْ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اَنِ اسْتَقُوْا وَاسْقُوْا قَالَ فَسَقٰى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقٰى مَنْ شَاءَ وَكَانَ اٰخِرُ ذٰلِكَ أن أعطى الذی أصابته الجنابة إناء من مَاءٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ قَالَ وَهِیَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يَفْعَلُ بِمَائِهَا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا حِيْنَ اُقْلِعَ وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ لَنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مَلْئًا مِنْهَا حين ابتدىء فِيْهَا فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا طَعَامًا قَالَ فَجَمَعَ لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَّدَقِيْقَةٍ وَّسَوِيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا

1301- إسناده صحيح على شرطهما. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو رجاء: هو عمران بن ملحان العطاردي البصري. وأخرجه أحمد 4/434، 435، والبخاري (344) في التيمم: باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، وابن خزيمة في صحيحه برقم (271) و (987)، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20537)، وابن أبي شيبة 1/156، والبخاري (348) في التيمم، ومسلم (682) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائي 1/171 في الطهارة: باب التيمم بالصعيد، وأبو عوانة 1/307 و 2/256، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/401، والدارقطني 1/202، والبيهقي في السنن 1/218، 219 و404، وفي دلائل النبوة 4/276-279، والطبراني في الكبير 18/ (276) و (277) وابن خزيمة في صحيحه برقم (271) و (987) و (997) من طرق عن عوف، به. وعوف تحرف في مطبوع مصنف ابن أبي شيبه إلى عون بالنون آخره. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/45 (بترتيب الساعاتي)، والبخاري (3571) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (682) (312)، وأبو عوانة 1/308 و 2/254-257، والدارقطني 1/200، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/400، والبيهقي في دلائل النبوة 4/279-281، وفي السنن 1/219، 220، والبغوي في شرح السنة برقم (309) من طرق عن أبي رجاء العطاري، به. وسيورده المؤلف برقم (1461) في باب الوعيد على ترك الصلاة، من طريق الحسن البصري، عن عمران بن حصين، به، ويخرج هناك' 2. إسناده صحيح على شرطهما سوى مسدد، فإنه من رجال البخاري، وأخرجه البخاري (344) في التيمم، باب: الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وهو مكرر ما قبله.

كَثِيرًا وَّجَعَلُوهُ فِيْ ثَوْبٍ وَّحَمَلُوهَا عَلٰى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَ فَقَالَ: لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْلَمِيْنَ اَنَّا وَاللّٰهِ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ سَقَانَا.

قَالَ فَاَتَتْ اَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِيْ رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِيْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا الَّذِيْ قَدْ كَانَ فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ مَنْ بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِ فَقَالَتْ لِقَوْمِهَا وَاللّٰهِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ يَدْعُوْنَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الإسلام فأطاعوها فدخلوا في الإسلام.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ہم رات بھر سفر کرتے رہے' جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہمیں نیند نے آلیا اور مسافر کے نزدیک نیند سے پیاری اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بیدار ہونے والوں میں سے سب سے پہلے فلاں شخص تھے پھر فلاں صاحب تھے اور پھر فلاں صاحب تھے۔

ابورجاء نامی راوی نے ان کے نام بھی بیان کئے تھے لیکن عوف نامی راوی ان کے ناموں کو بھول گئے پھر چوتھے بیدار ہونے والے فرد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے' تو ہم آپ کو بیدار نہیں کرتے تھے۔ آپ خود ہی بیدار ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے' ہم یہ نہیں جان سکتے تھے کہ نیند کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا صورتحال پیش آرہی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے صورت حال کو دیکھا تو راوی بیان کرتے ہیں: وہ بلند آواز کے مالک ایک سخت مزاج شخص تھے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی اور مسلسل تکبیر کہتے رہے۔ ان کی تکبیر کی آواز بلند رہی' یہاں تک کہ ان کی آواز کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو لوگوں نے پیش آنے والی صورت حال کی شکایت آپ کی خدمت میں کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نقصان نہیں ہے۔ یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔ تم لوگ روانہ ہو جاؤ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا آگے گئے پھر آپ سواری سے نیچے اترے پھر آپ نے پانی منگوایا وضو کیا نماز کے لئے اذان دی گئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو ایک شخص الگ موجود تھا۔ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں کیا وجہ ہے' تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی' اور (غسل کرنے کے لئے) پانی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر مٹی کو استعمال کرنا لازم ہے یہ تمہارے لئے کافی ہوگی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے آپ کی خدمت میں پیاسے ہونے کی شکایت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے آپ نے فلاں صاحب کو بلوایا اس شخص کا نام ابورجاء نامی نے بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی اسے بھول گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور ارشاد فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کرو (یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے) ان دونوں حضرات کا سامنا ایک خاتون سے ہوا جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزوں کے درمیان سوار تھی۔ ان دونوں حضرات نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا: گزشتہ کل اسی وقت میں پانی کے پاس تھی (یعنی ایک دن کے فاصلے پر ہے) اور ہمارے مرد قبیلے میں موجود نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے اس خاتون سے کہا پھر تم (ہمارے ساتھ) چلو۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ کے رسول کی طرف اس نے دریافت کیا: کیا یہی وہ شخص ہے جسے بے دین کہا جاتا ہے ان دونوں صاحبان نے فرمایا: وہ وہی ہیں' جو تم مراد لے رہی ہو۔ اب تم چل پڑو پھر یہ دونوں اس خاتون کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو پورے واقعے کے بارے میں بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کو اس کے اونٹ سے نیچے اتار لیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزوں کے منہ سے اس میں پانی انڈیلا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ نے مشکیزے کے منہ کو بند رکھا اور اس کے نیچے کے سوراخ کو کھول دیا' اور لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ تم لوگ خود بھی پانی حاصل کرو اور (اپنے جانوروں وغیرہ کو) بھی پلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر جس نے چاہا اس نے پی لیا جس نے چاہا اس نے پلانے کے لئے حاصل کر لیا۔ سب سے آخر میں اس شخص کو پانی کا برتن دیا گیا جسے جنابت لاحق ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے جسم پر انڈیل لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت کھڑی دیکھتی رہی۔ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جب اس میں سے اتنا سارا پانی نکال لیا گیا' تو پھر بھی ہمیں یوں محسوس ہوا کہ شاید یہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے لئے کھانے کا سامان جمع کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس عورت کے لئے عجوہ کھجوریں اور ستو جمع کر لیے گئے' یہاں تک کہ اس کے لئے بہت سا اناج جمع ہو گیا اور لوگوں نے اسے ایک کپڑے میں ڈال دیا۔ اسے اس کے اونٹ پر سوار کر دیا' اور وہ کپڑا اس کے آگے رکھ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: تم یہ بات جانتی ہو؟ اللہ کی قسم! ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی جبکہ وہ کچھ تاخیر سے گئی تھی ان لوگوں نے دریافت کیا: اے فلاں تم کہاں رہ گئی تھی۔ اس نے جواب دیا: بڑی حیرانگی کی بات ہے مجھے دو لوگ ملے وہ مجھے ساتھ لے کر ان صاحب کے پاس چلے گئے جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے' وہ بے دین ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا یعنی اس چیز کے بارے میں بتایا جو ہو چکی تھی۔

اور کہا: اللہ کی قسم! وہ یہاں سے لے کر یہاں تک کے درمیانی حصے کے سب سے بڑے جادوگر ہیں یا پھر وہ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہاں کے مسلمانوں نے آس پاس کے مشرکین پر حملے کئے لیکن اس بستی پر حملہ نہیں کیا جہاں وہ عورت رہتی تھی۔ اس عورت نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ جان بوجھ کر تمہیں چھوڑ رہے ہیں تو کیا تم لوگ اسلام میں دلچسپی رکھتے ہو؟ تو ان لوگوں نے اس عورت کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

1302 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو رَجَاءٍ قَالَ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَاسْتَيْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَكَانَ يُسَمِّيهِمْ اَبُو رَجَاءٍ وَّنَسِيَهُمْ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عليهم الرَّابِعُ.

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِاَنَّا لَا نَدْرِى مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي النَّوْمِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرَاَى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا اِلَيْهِ الَّذِىْ اَصَابَهُمْ فَقَالَ: لَا يَضِيْرُ فَارْتَحِلُوْا وَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ فَنُوْدِىَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بالناس فلما انفتل من صلاته مِنْ صَلَاتِهِ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ يَا فلان أن تصلى مع القوم؟ فقال:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيكَ.

ثُمَّ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فشكى الناس إليه الْعَطَشَ قَالَ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا وَّكَانَ يُسَمِّيهِ اَبُو رَجَاءٍ وَّنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَالَ: اذْهَبَا فَاْتِيَا بِالْمَاءِ فَانْطَلَقَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا امْرَاَةٌ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهَا وَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ عَهْدِىْ بِالْمَاءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ قَالَا لَهَا انْطَلِقِي قَالَتْ اِلٰى اَيْنَ قَالَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هٰذَا الَّذِىْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِىْ تَعْنِيْنَ فَانْطَلِقِىْ.

وَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ وَاَوْكَا اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِىْ وَنُوْدِىَ فِى النَّاسِ اَنِ اسْتَقُوْا وَاسْقُوْا قَالَ فَسَقٰى مَنْ شَاءَ وَاسْتَسْقٰى مَنْ شَاءَ وكان اٰخر ذلك أن أعطى الذى أصابته جنابة اِنَاءً مِنْ مَّاءٍ فَقَالَ: اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ.

قَالَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يَفْعَلُ بِمَائِهَا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا حِيْنَ اُقْلِعَ وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ ملئا منها حين ابتدیء فيها.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اجْمَعُوْا لَهَا طَعَامًا." فَجَمَعَ لَهَا مِنْ تَمْرٍ عَجْوَةٍ وَّدَقِيْقَةٍ وَّسَوِيقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوْا لَهَا طَعَامًا كَثِيْرًا وَّجَعَلُوْهُ فِيْ ثَوْبٍ وَّحَمَلُوْهَا عَلٰى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ الَّذِيْ فِيْهِ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ: لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعْلَمِيْنَ وَاللّٰهِ مَا رَزَاْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ سَقَانَا."

فَاَتَتْ اَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوْا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِيْ رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِيْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا الَّذِيْ قَدْ كَانَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ مَنْ بَيْنَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَقَالَتْ بِاُصْبُعَيْهَا السَّبَّابَةُ الْوُسْطٰى فَرَفَعَتْهُمَا اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِمْ قَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا اَرٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ يَدَعُونَكُمْ اِلَّا عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاَطَاعُوهَا فَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عِمْرَانُ بْنُ تَيْمٍ مات وهو بن مائة وعشرين سنة.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کررہے تھے۔ جب رات کا آخری حصہ آیا تو ہمیں نیند آ گئی اور مسافر کے نزدیک نیند سے زیادہ پیاری کوئی اور چیز نہیں ہوتی۔ ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا فلاں' فلاں اور فلاں' بیدار ہوئے ابورجاء نامی راوی نے ان کا نام بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی ان کا نام بھول گئے پھر چوتھے بیدار ہونے والے شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سویا کرتے تھے' تو آپ کو بیدار نہیں کیا جاتا تھا' یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے' ہم یہ نہیں جان سکتے تھے کہ نیند کے دوران آپ کے ساتھ کیا صورت حال پیش آرہی ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان پر ہو اور انہوں نے وہ چیز دیکھی جو لوگوں کو پیش آئی ہے وہ بلند آواز کے مالک تھے۔ انہوں نے تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے آواز کو بلند کیا۔ وہ مسلسل تکبیر کہتے رہے اور بلند آواز میں تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ ان کی آواز کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو لوگوں نے پیش آنے والی صورت حال کی شکایت آپ کے سامنے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں تم لوگ روانہ ہو جاؤ پھر آپ روانہ ہوئے تھوڑا آگے جانے کے بعد آپ سواری سے اترے پھر آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا وضو کیا نماز کے لئے اذان دی گئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ لوگوں کو نماز پڑھا کر فارغ ہوئے' تو ایک شخص الگ موجود تھا' جس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ آپ نے دریافت کیا: اے فلاں کیا بات ہے' تم نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں ادا کی۔ اس نے کہا: یارسول اللہ!

مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر مٹی استعمال کرنا لازم ہے وہ تمہارے لئے کفایت کرے گی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے آپ کی خدمت میں پیاسے ہونے کی شکایت کی تو آپ سواری سے نیچے اترے اور فلاں کو بلایا رجاء نامی راوی نے ان کا نام بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی اسے بھول گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی لے کر آؤ۔ دونوں حضرات روانہ ہوئے ان کا سامنا ایک عورت سے ہوا جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزوں کے درمیان سوار تھی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ان دونوں حضرات نے اس سے دریافت کیا پانی کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا: گزشتہ دن اسی وقت میں پانی کے پاس موجود تھی۔ ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں (اس لئے میں اتنی دور سے پانی لے کر آئی ہوں) ان دونوں حضرات نے اس سے کہا تم چلو اس نے دریافت کیا: کہاں؟ ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ کے رسول کی طرف اس نے دریافت کیا: کیا یہ وہی صاحب ہیں جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے وہ بے دین ہیں ان دونوں صاحبان نے جواب دیا: یہ وہی ہیں جو تم مراد لے رہی ہو تم چلو۔

یہ دونوں حضرات اس عورت کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے اس عورت کو اس کے اونٹ سے نیچے اتارا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا۔ آپ نے مشکیزوں کے منہ سے پانی انڈیلا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ کو بند کر دیا۔ ان کے نیچے والے سوراخ کو کھول دیا۔ لوگوں میں اعلان کر دیا کہ وہ پانی حاصل کر لیں اور (جانوروں وغیرہ کو بھی) پانی پلائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر جس نے چاہا اس نے پانی پلایا اور جس نے چاہا پانی پی لیا۔ سب سے آخر میں اس شخص کو دیا جسے جنابت لاحق ہوئی تھی۔ پانی کا برتن دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہا لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت کھڑی دیکھتی رہی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس میں سے جتنا بھی پانی نکلا اس کے بعد بھی ہمیں یوں محسوس ہوا تھا شاید وہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے لئے کھانے کا سامان اکٹھا کرو تو اس عورت کے لئے عجوہ کھجوریں آٹا اور ستو اکٹھے کئے گئے یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے لئے بہت سا اناج اکٹھا کر لیا۔ لوگوں نے اسے ایک کپڑے میں رکھا اور اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کر کے وہ تھیلا اس کے آگے رکھ دیا جس میں اناج موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا تم یہ بات جانتی ہو اللہ کی قسم! ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کیا ہے پھر وہ عورت اپنے اہل خانہ کے پاس آئی وہ تاخیر سے ان کے پاس پہنچی تھی تو ان لوگوں نے دریافت کیا: اے فلانہ تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا۔ وہ بولی بڑی حیران کن بات ہے۔ مجھے دو آدمی ملے وہ مجھے ساتھ لے گئے اور ان صاحب کے پاس لے گئے جنہیں بے دین کہا جاتا ہے پھر انہوں نے میرے ساتھ اس اس طرح کا سلوک کیا یعنی جو کچھ ہوا تھا (اس کو اس نے بیان کیا) اللہ کی قسم! یہاں سے لے کر یہاں تک کے درمیان موجود اس جگہ میں وہ سب سے بڑے جادوگر ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس عورت نے اپنی شہادت کی انگلی اور

درمیانی انگلی کو پہلے آسمان کی طرف اٹھایا۔ پھر زمین کی طرف کیا (اور یہ بات کہی) یا پھر وہ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد مسلمانوں نے اس کے آس پاس کے علاقوں میں موجود مشرکین پر حملے کئے لیکن اس بستی پر حملہ نہیں کیا جہاں وہ عورت رہتی تھی۔ ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا میرا یہ خیال ہے یہ لوگ تم لوگوں کو جان بوجھ کر چھوڑ رہے ہیں تو کیا تم لوگ اسلام میں دلچسپی رکھتے ہو؟ تو لوگوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابورجاء بن عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے ان کا انتقال 120 سال کی عمر میں ہوا۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّيَمُّمِ الَّذِي يَجُوزُ اَدَاءُ الصَّلَاةِ بِهِ عِنْدَ اِعْوَازِ الْمَاءِ

تیمم کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ہمراہ، پانی کی عدم موجودگی میں، نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

1303 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ (متن حدیث): قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَنِيْ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

وكان قتادة به يفتي.

1303: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے مجھے ایک ضرب (زمین پر) مارنے کی ہدایت کی۔

قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، منہ اور کلائیوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1303– إسناده صحيح على شرط مسلم. عزرة– بفتح العين المهملة، وإسكان الزاى، وفتح الراء –هو ابن عبد الرحمٰن بن زرارة الخزاعي الكوفي، تصحف في "صحيح" ابن خزيمة (267) إلى "عرزة" بتقديم الراء، وفي "شرح معاني الآثار" و"مصنف" ابن أبي شيبة إلى "عروة." وأخرجه أبو داوٗد (327) في الطهارة: باب التيمم، عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (144) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم، عن أبي حفص عمرو بن علي الفلاس، والدارقطني 1/182 من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/159، وابن خزيمة في "صحيحه" (267) من طريق ابن علية، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/112، والبيهقي في "السنن" 1/210 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أحمد 4/263، والدارمي 1/190، والدارقطني 1/182، وابن الجارود (126) من طريق عفان بن مسلم، عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، به. وقد سقط من إسناده الدارمي عزرة بين قتادة وسعيد. وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم (1308)، وأورده برقم (1267).

1304 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّجُلُ يُجْنِبُ فَلَا يَجِدُ الْمَاءَ اَيُصَلِّي فَقَالَ لَا فَقَالَ اَمَا تَذْكُرُ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ:

"كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا"، وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ فَقَالَ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنَعَ بِذٰلِكَ. قَالَ فَمَا تصنع

بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) فَقَالَ اَمَا اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا وَجَدَ بَرْدَ الْمَاءِ تَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ زَادَ يَعْلٰى قَالَ الْاَعْمَشُ فَقُلْتُ لشقيق فلم يكن هٰذا إلا لهٰذا.

1304: شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! ایک شخص کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے' اور اسے پانی نہیں ملتا تو کیا وہ نماز ادا کرے گا۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' حضرت عمار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو کسی جگہ بھیجا تھا' تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی' تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور انہیں اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے اس بیان پر قناعت کی ہو۔

1304- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/158، 159، ومن طريقه مسلم (368) (110) في الحيض: باب التيمم، وأخرجه أحمد 2/396و264، والبخاري (347) في التيمم: باب التيمم ضربة واحدة، عن محمد بن سلام، ومسلم (368) (110) عن يحيى بن يحيى وابن نمير، وأبو داؤد (321) عن محمد بن سليمان الأنباري، والنسائي 1/170عن محمد بن العلاء، والدارقطني 1/179، 180 من طريق الحسين بن إسماعيل ويوسف بن موسى، كلهم عن أبي معاوية الضرير، بهٰذا الإسناد، وبه صححه ابن خزيمة برقم (270). وأخرجه أحمد 2/265، وأبو عوانة 1/304، والبيهقي في "السنن" 1/211و226 من طريق يعلى بن عبيد الطنافسي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/265، البخاري (345) باب إذا خاف الجنب على نفسه المرض أو الموت أو خاف العطش تيمم، من طريق محمد بن جعفر غندر، عن شعبة، و (346) عن عمر بن حفص، عن أبيه، وأبو عوانة 1/303، 304 من طريق الوليد بن القاسم. وسيورده المؤلف بعده من طريق عبد الواحد بن زياد، عن الأعمش، به . وانظر طرق الحديث في التخريج المتقدم لرقم (1267) .

تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے:

''اور تمہیں پانی نہیں ملتا تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو''۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم اس بارے میں لوگوں کو رخصت دینا شروع کر دیں تو ان دونوں میں سے کسی ایک شخص کو پانی ٹھنڈا لگے تو وہ مٹی کے ذریعے تیمم کرلیا کرے گا۔

یعلی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے اعمش نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے شقیق سے کہا یہ حکم صرف اس کے لئے ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ وَاجِبٌ لَا يَجُوزُ تَرْكُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، تیمّم میں کلائیوں پر ہاتھ پھیرنا واجب ہے، اور اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے

1305 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْمُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَوْ اَنَّ جُنُبًا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ يُصَلِّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ اَبُوْمُوْسٰى اَمَا تَذْكُرُ حِيْنَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ اَلَا تَذْكُرُ حِيْنَ بَعَثَنِيْ وَاِيَّاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِبِلِ فَاَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا"، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا جَرَمَ مَا رَاَيْتُ عُمَرَ قَنِعَ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) (المائدة: 6) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ يُوْشِكُ اِذَا بَرَدَ عَلٰى جِلْدِ اَحَدِهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَتَيَمَّمَ قَالَ الْاَعْمَشُ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ اَمَا كَانَ لِعَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ ذٰلِكَ قال لا.

1305: شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر کسی جنبی کو ایک مہینے تک پانی نہیں ملتا تو کیا وہ نماز ادا نہیں کرے گا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: نہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ اے امیر المومنین کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں۔ کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے، اللہ کے رسول نے مجھے اور آپ کو (اونٹوں) کے

1305– إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/365 عن عفان، ومسلم (368) (111) في الحيض: باب التيمم، وأبو عوانة 1/304 من طريق أبي كامل الجحدري، والعلاء بن عبد الجبار، ثلاثتهم عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد، وتقدم قبله من طريق أبي معاوية الضرير ويعلى بن عبيد، عن الأعمش، به. فانظره تخريجه عنده.

بارے میں بھیجا تھا' تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی' تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اس طرح کرلو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اور اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیرلیا۔

حضرت عبداللہ نے فرمایا: یہ بات طے ہے' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ انہوں نے اس پر قناعت نہیں کی تھی' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ سورۃ نساء میں موجود اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے۔

''اور تمہیں پانی نہیں ملتا تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرلو''۔

اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو اس بارے میں رخصت دینا شروع کردیں تو عنقریب ایسا وقت آجائے گا کہ جب ان میں سے کسی ایک کو پانی ٹھنڈا لگے گا' تو وہ تیمم کرلیا کرے گا۔

اعمش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے شقیق سے کہا کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (کی اس مسئلے کے بارے میں) کوئی اور دلیل بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

1306 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الحكم عن ذر عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا أمير المؤمنين إذ أنت وأنا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا أنت فلم تصلي وأما أنا فتمعكت في التراب فَلَمَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ:

"اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ"، وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا وَمَسَحَ بهما وجهه وكفيه.

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے' اور مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز نہ پڑھو تو حضرت عمار نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' میں اور آپ ایک جنگ میں تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہیں ملا آپ نے تو نماز ادا نہیں کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا' اور میں نے نماز ادا کرلی۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اتنا کافی تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اس پر پھونک ماری اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیرلیا۔

1306– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1267) الذي أورده المؤلف طريق يزيد بن زريع، عن شعبة، به .وأخرجه البخاري مختصرًا برقم (343) في التيمم للوجه والكفين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1307 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّجُلُ يُجْنِبُ فَلَا يَجِدُ الْمَاءَ يُصَلِّي فَقَالَ تَسْمَعُ قَوْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ لِعُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيْدِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "اِنَّمَا يَكْفِيكَ هٰذَا"، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنَعَ بِذٰلِكَ فَقَالَ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) قَالَ لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هٰذِهِ كَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا وَجَدَ الْمَاءَ الْبَارِدَ يَمْسَحُ بِالصَّعِيْدِ قَالَ الْاَعْمَشُ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ مَا كَرِهَهُ اِلَّا لِهٰذَا.

1307: شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبدالرحمٰن ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی اور اسے پانی نہیں ملتا تو وہ نماز ادا کرے گا؟ پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے حضرت عمار بن یاسر کا قول سنا تھا جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔ میں جنابت کا شکار ہوگیا۔ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس طرح کر لینا کافی تھا پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس بات پر قناعت کی ہو' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے۔

''اور تمہیں پانی نہیں ملتا تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرلو''۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو اس بارے میں رخصت دینا شروع کردیں تو ان میں سے کسی ایک کو اگر پانی ٹھنڈا لگے گا' تو وہ مٹی سے مسح کرلیا کرے گا۔

اعمش نامی راوی کہتے ہیں میں نے شقیق سے کہا: کیا وہ (حضرت ابن مسعود) اس وجہ سے اسے ناپسند کرتے تھے۔

1307- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1267) الذى أورده المؤلف طريق يزيد بن زريع عن شعبة به وأخرجه البخاري مختصرًا برقم (343) في التيمم للوجه والكفين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. [illegible] وهو مكرر (1304) وورد تخريجه هناك.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاقْتِصَارِ فِي التَّيَمُّمِ بِالْكَفَّيْنِ مَعَ الْوَجْهِ دُونَ السَّاعِدَيْنِ بِالضَّرْبَتَيْنِ

تیمّم کے دوران دوضربیں لگاتے ہوئے' چہرے کے ہمراہ ہتھیلیوں پر تیمّم کرنے پر اکتفاء کرنا اور کلائیوں پر تیمّم نہ کرنا

1308 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيهِ،عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

(متن حدیث): قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَنِيْ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

وَكَانَ قَتَادَةُ بِهٖ يُفْتِي.

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمّم کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے مجھے ایک ضرب (زمین پر) لگانے کا حکم دیا۔

قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الصَّعِيدِ لِلتَّيَمُّمِ

تیمّم کے لئے دونوں ہاتھ زمین پر مارنے کے بعد ان پر پھونک مارنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَعُمَرُ بن محمد الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى،عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا أمير المؤمنين إذ أنت وأنا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التراب فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ:

"اِنَّمَا يَكْفِيكَ"، وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وكفيه.

1308– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (1303).

1309– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1304) وورد تخريجه هناك2. إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (1303). إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (268). وانظر استيفاء تخريجه برقم (1267).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: اللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے۔ مجھے پانی نہیں ملا تو انہوں نے فرمایا: تم نماز نہ پڑھنا تو حضرت عمار نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے۔ ہمیں جنابت لاحق ہوگئی اور ہمیں پانی نہیں ملا تو آپ نے نماز ادا نہیں کی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا دونوں ہاتھوں پر پھونک ماری۔ پھر ان دونوں کو چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیرلیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ محمد بن اسحاق (یعنی امام ابن خزیمہ) کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صناعة الحديث أنه مضاد للأخبار التى ذكرناه قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں پہلے ذکر کر چکے ہیں

1310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بن اَخِي جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ أبيه، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ

(متن حدیث): تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ.

1310- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (268). وانظر استيفاء تخريجه برقم (1267). إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه النسائي 1/168 في الطهارة: باب الاختلاف في كيفية التيمم، والطحاوي في "شرح معنى الآثار" 1/110 والبيهقي في "السنن" 1/208، من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/44 عن الثقة، عن معمر، وابن ماجه (566) في الطهارة، الطحاوي 1/110 من طريق سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الطحاوي 1/110 من طريق سعيد بن داوُد، عن مالك، به. وأخرجه الطيالسي 1/63، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/208، عن ابن أبي ذئب، وعبد الرزاق (827) ومن طريقه احمد 4/320، عن معمر، وأحمد 4/321، وأبو داوُد 318، (319)، وابن ماجه (571) من طريق يونس بن يزيد، وابن ماجه (565) من طريق الليث بن سعد، والطحاوي 1/111 من طريق ابن أبي ذئب، أربعتهم عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن عمار. قال الزيلعي في "نصب الراية" 1/155 وهو منقطع. فإن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة لم يدرك عمار بن ياسر. وأخرجه أبو داوُد (320)، والطحاوي 1/111، والبيهقي 1/208 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، عن عمار. وذكره الطيالسي 1/63 من طريق محمد بن إسحاق عن الزهري، به.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: كَانَ هٰذَا حَيْثُ نَزَلَ آيَةُ التَّيَمُّمِ قَبْلَ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّارًا كَيْفِيَّةَ التَّيَمُّمِ ثُمَّ عَلَّمَهُ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَمَّا سَاَلَ عَمَّارٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں تک تیمّم کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس وقت کی بات ہے جب تیمّم کے حکم کے حوالے سے آیت نازل ہوگئی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو تیمّم کا طریقہ تعلیم نہیں دیا تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے انہیں تعلیم دیتے ہوئے بتایا' چہرے اور دونوں ہاتھوں کیلئے ایک ہی مرتبہ ضرب لگائی جائی گی۔ اس وقت جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُعْدِمِ الْمَاءَ وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهِ سِنُونَ كَثِيْرَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پاک مٹی اس شخص کے لئے وضو کرنے کا ذریعہ ہے' جسے پانی نہیں ملتا اگرچہ اس پر کئی برس ایسی ہی حالت میں گزر جائیں (اسے پانی نہ ملے)

1311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

(متن حدیث): "يَا اَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيْهَا" قَالَ فَبَدَوْتُ فِيْهَا اِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيْبُنِي الْجَنَابَةُ فَاَمْكُثُ

1311- حديث صحيح. وأخرجه أبو داوُد (332) في الطهارة: باب الجنب يتيمم، والحاكم 1/170، والبيهقي في "السنن" 1/220 من طريق عمرو بن عون ومسدد، عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهٰذا الإسناد، قال الحاكم: "هٰذا حديث صحيح، ولم يخرجاه إذ لم نجد لعمرو بن بجدان راويًا غير أبي قلابة الجرمي، وهٰذا مما شرطت فيه، وثبت أنهما خرجا مثل هٰذا في مواضع من الكتابين" ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق (913)، ومن طريقه أحمد 5/155، وأخرجه أحمد 5/180، والترمذي (124) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم للجنب إذا لم يجد الماء، من طريق أبي أحمد الزبيري. وأخرجه النسائي 1/171 من طريق مخلد بن يزيد، عن سفيان، عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، به. وأخرجه الدارقطني 1/186، والبيهقي 1/212 من طريق مخلد بن يزيد، عن سفيان، عن أيوب، وخالد الحذاء بهٰذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/187 من طريق العباس بن يزيد، عن يزيد بن زريع، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/156-157، والدارقطني 1/187، وأحمد 5/146 من طريق ابن علية، والطيالسي (484)، وأبو داوُد (333)، من طريق حماد بن سلمة، وحماد بن زيد، ثلاثتهم عن أيوب، عن أبي قلابة، عن رجل من بني عامر، عن أبي ذر. وأخرجه عبد الرزاق (912) عن معمر، وأحمد 5/146-147 عن محمد بن جعفر، عن سعيد بن أبي عروبة، كلاهما عن أيوب، عن أبي قلابة، عن رجل من بني قشير، عن أبي ذر ...

الْخَمْسَ وَالسِّتَّ فَدَخَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَبُوْذَرٍّ" فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ: "اَبُوْذَرٍّ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ" فَاَخْبَرْتُهُ فَدَعَا بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَاءَ تْ بِعُسٍّ مِنْ مَاءٍ فَسَتَرَتْنِيْ وَاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ فَاغْتَسَلْتُ فَكَاَنَّمَا اَلْقَتْ عَنِّيْ جَبَلًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدْتَ الماء، فأمسسه جلدك فإن ذلك خير".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ بکریاں اکٹھی ہوگئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم ان کے ہمراہ دیہات میں رہو۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں میں انہیں لے کر ربذہ کے مقام پر آ گیا۔ مجھے جنابت لاحق ہوگئی۔ میں پانچ یا چھ دن تک اسی حالت میں رہا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ابوذر! میں خاموش رہا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تمہاری ماں تمہیں روئے پھر میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیاہ فام کنیز کو بلوایا وہ پانی کا ایک برتن لے کر آئی اور اس نے میرے لئے پردہ تان دیا۔ میں سواری کی اوٹ میں ہوگیا۔ میں نے غسل کیا' تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اتار دیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگرچہ دس سال تک اسے (پانی نہ ملے) جب پانی ملے' تو پھر تم اسے اپنی جلد کے ساتھ مس کرلو (یعنی غسل کرلو) یہ زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَاجِدَ الْمَاءِ اِذَا كَانَ جُنُبًا بَعْدَ تَيَمُّمِهِ عَلَيْهِ اِمْسَاسُ الْمَاءِ بَشَرَتَهُ حِيْنَئِذٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جنبی شخص اگر تیمّم کرنے کے بعد پانی کو پالیتا ہے' تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اپنی جلد پر پانی بہائے (یعنی غسل کرے)

1312 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): اجْتَمَعَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمٌ مِنْ غَنَمِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ: "ابْدُ يَا اَبَا ذَرٍّ." قَالَ فَبَدَوْتُ فِيْهَا اِلَى الرَّبَذَةِ قَالَ فَكَانَ يَاْتِيْ على الخمس والست وَاَنَا جُنُبٌ فَوَجَدْتُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ: "مَا لَكَ يا أبا ذر"؟ قال فجلست قال: "مالك يَا اَبَا ذَرٍّ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ؟" قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جُنُبٌ قَالَ فَاَمَرَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَجَاءَ تْ

1312– صحيح، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/ 212 من طريق إبراهيم بن موسى، والدارقطني 1/ 187 من طريق العباس بن يزيد، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد.

بِعُسٍّ فِيْهِ مَاءٌ" فَاسْتَتَرْتُ بِالْبَعِيرِ وَبِالثَّوْبِ فَاغْتَسَلْتُ فَكَأَنَّمَا وَضَعَ عَنِّيْ جَبَلًا فَقَالَ: "ادْنُ فَإِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ عَشْرَ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّ بَشَرَتَهُ الْمَاءَ".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کی بکریوں میں سے کچھ بکریاں اکٹھی ہوگئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر تم بدویت کی زندگی بسر کرو۔ راوی کہتے ہیں میں انہیں لے کر ربذہ کے مقام پر آ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں پانچ یا چھ دن تک جنابت کی حالت میں رہا۔ مجھے بہت الجھن محسوس ہوتی تھی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب آپ نے مجھے ملاحظہ کیا' تو دریافت کیا: اے ابوذر تجھے کیا ہوا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں بیٹھ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوذر کیا ہوا ہے۔ تیری ماں تجھے روئے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیاہ کنیز کو حکم دیا وہ پانی کا برتن لے کر آئی۔ میں نے اونٹ کی اوٹ میں کپڑے کا پردہ کیا اور غسل کرلیا' تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اتار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگے آجاؤ پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگرچہ دس سال گزر جائیں پھر جب وہ پانی پالے تو اسے اپنے جلد پر پانی لگالینا چاہئے۔ (یعنی غسل کرلینا چاہئے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ خَالِدُ الْحَذَّاءُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں خالد الحذاء نامی راوی منفرد ہے

1313- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكِيْنِ بِوَاسِطَ وَكَانَ يَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَيُذَاكِرُ بِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لم يجد الماء عشر سنين".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے''۔

1313- صحيح، وأخرجه الدارقطني 1/ 186، عن أحمد بن عيسى بن السكين، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي من طريق عمرو بن هشام وأحمد بن بكار، عن مخلد بن يزيد، به. وانظر الحديث (1311) و (1312).

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّيَمُّمِ لِلْعَلِيْلِ الْوَاجِدِ الْمَاءَ اِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِاسْتِعْمَالِهِ الْمَاءَ

ایسے بیمار شخص کے لئے تیمّم کے مباح ہونے کا تذکرہ جو پانی کو پاتا ہے' لیکن پانی استعمال کرنے کے نتیجے میں اسے اپنی جان ضائع ہونے کا اندیشہ ہو

1314 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ عَطَاءً عَمَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فِيْ شِتَاءٍ فَسَاَلَ فَاُمِرَ بِالْغُسْلِ فَمَاتَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا لَهُمْ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ ثَلَاثًا – قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الصَّعِيْدَ –اَوِ التَّيَمُّمَ– طَهُوْرًا".

قَالَ شك ابن عباس ثم أثبته بعد

⚘⚘ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی سردی کے موسم میں جنابت کا شکار ہو گیا۔ اس نے مسئلہ دریافت کیا' تو اسے غسل کرنے کی ہدایت کی گئی (غسل کرنے کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا) اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے اس کو کیوں مروا دیا' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مٹی کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تیمّم کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

1314– صحيح، وأخرجه الدارقطني /1 186، عن احمد بن عيسى بن السكين، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقي من طريق عمرو بن هشام وأحمد بن بكار، عن مخلد بن يزيد، به. وانظر الحديث (1311) و (1312). الوليد بن عبيد الله: هو ابن أبي رباح بن أخي عطاء بن أبي رباح، ترجمه ابن أبي حاتم /9 9، ونقل توثيقه عن يحيى بن معين، وصحح حديثه هٰذا مع المؤلف شيخه ابن خزيمة (273)، وتلميذه الحاكم /1 165، ووافقه الذهبي. وقال الذهبي في "الميزان" /4 341: "وضعفه الدارقطني"، وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيح، وله طرق أخرى يتقوى بها. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" (128)، والبيهقي في "السنن" /1 226، من طريق عمر بن حفص، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد /1 330، وأبو داوٗد (337)، والدارمي /1 192، والدارقطني /1 191 و 192، والبيهقي /1 227 من طرق عن الأوزاعي، أنه بلغه عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه عبد الرزاق (867)، ومن طريقه الدارقطني /1 191، عن الأوزاعي، عن رجل، عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه ابن ماجة (572) من طريق عبد الحميد بن حبيب بن أبي العشرين، (وهو صدوق ربما أخطأ)، والدارقطني /1 191 من طريق أيوب بن سويد، كلاهما عن الأوزاعي عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه الدارقطني /1 190، والحاكم /1 178 من طريقين، عن الهقل بن زياد (وهو ثقة، وثقه ابن معين وغيره) قال: سمعت الأوزاعي قال: قال عطاء: قال ابن عباس. وأخرجه الحاكم أيضًا /1 178 من طريق بشر بن بكر، حدثني الأوزاعي، حدثنا عطاء بن أبي رباح أنه سمع عبد الله بن عباس ... ففي هذه الرواية التصريح بأن عطاء حدث الأوزاعي. وبشر بن بكر التنيسي: ثقة مأمون، وثقه أبو زرعة، وأخرج له البخاري، وهو من أصحاب الأوزاعي. وأخرجه الطبراني في الكبير (11472) من طريق عبد الرزاق، عن الاوزاعي سمعته منه أو أخبرته عن عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس.

روایت کے الفاظ میں یہ شک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے شک کے بغیر ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ إِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْبَرْدِ الشَّدِيدِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ اَنْ يُصَلِّيَ بِالْوُضُوءِ اَوِ التَّيَمُّمِ دُونَ الْاِغْتِسَالِ

جنبی شخص کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب غسل کرنے کے نتیجے میں' شدید سردی کی صورت میں اپنی جان ضائع ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ وضو یا تیمّم کر کے نماز ادا کر لے اور غسل نہ کرے

1315 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ ، وأنه أصابهم برد شديد لم يرو مِثْلَهُ فَخَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ فَقَالَ:

(متن حدیث): "كيف وجدتم عمرا وأصحابه"؟ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا وَّقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى بِنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرٍو فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ وَبِالَّذِيْ لَقِيَ مِنَ الْبَرْدِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ) (النساء : 29) وَلَوِ اغْتَسَلْتُ مُتُّ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عمرو .

1315: ابوقیس جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی ایک مہم پر تھے۔ لوگوں کو اتنی شدید سردی کا سامنا کرنا پڑا کہ اس طرح کی سردی انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حضرت عمرو بن العاص صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا گزشتہ رات مجھے احتلام ہو گیا تھا' تو انہوں نے اپنی شرم گاہ کو دھویا اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر کے لوگوں کو نماز پڑھا دی۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا تم نے عمرو اور اس کے ساتھیوں کو کیسا پایا تو لوگوں نے ان کی تعریف کی اور یہ بات کہی۔ یا رسول

1315– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داؤد (335) ، والدارقطني 1/ 179، والحاكم 1/ 177، والبيهقي 1/ 226 من طريقين عن ابن وهب بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. أبو قيس مولى عمرو بن العاص: اسمه عبد الرحمٰن بن ثابت. وقال أبو داوٗد باثر هٰذا الحديث: وروى هذه القصة عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، قال فيه: فتيمم. وأخرجه أحمد 4/ 203– 204 من طريق ابن لهيعة وأخرجه أبو داوٗد "334" والدارقطني 1/178 من طريق يحيى .

اللہ انہوں نے جنابت کی حالت میں ہمیں نماز پڑھادی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا' تو حضرت عمرو نے آپ کو بتایا اور جس سردی کا سامنا کرنا پڑا اس کے بارے میں بتایا: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو'' اگر میں غسل کر لیتا تو میں مرجاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرو کی اس بات پر ہنس پڑے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَيَمَّمَ لِرَدِّ السَّلَامِ وَاِنْ كَانَ فِي الْحَضَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے' وہ تیمم کرنے کے بعد سلام کا جواب دے اگرچہ وہ حضرت کی حالت میں ہو

1316 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الهاد أن نافعا حدثه عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے تشریف لائے بحر جمل کے قریب آپ کا سامنا ایک شخص سے ہوا اس نے آپ کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ دیوار کے پاس تشریف لائے آپ نے اپنا دست مبارک دیوار پر رکھا پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرا (یعنی تیمم کیا اور) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْ مَنْزِلٍ بِسَبَبٍ مِنْ اَسْبَابِ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَهُوَ غَيْرُ وَاجِدِ الْمَاءَ

1316- إسناده صحيح رجاله رجال البخاري. عبد الله بن يحيى: هو المعافري البرلسي، ويزيدبن الهاد: هو يزيد بْن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الليثي المدني. وأخرجه أبو داوُد (331)، ومن طريقه البيهقي 1/ 206 عن جعفر بن مسافر، عن عبد الله بن يحيى، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أبي عوانة" 1/ 215، وأخرجه الدارقطني 1/ 177 من طريق عبد العزيز الجروي، عن عبد الله بن يحيى، به. وفي الباب عن أبي جهيم الحارث بن الصمة الأنصاري مرفوعًا عند البخاري (337)، وعلقه مسلم (369)، وقد تقدم في الجزء الثالث برقم (805).

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی دنیاوی کام کے سلسلے میں ایک جگہ پڑاؤ کر لے اگرچہ اسے وہاں پانی نہ ملتا ہو

1317 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): "خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسَ هُمْ عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ" فَجَاءَ اُنَاسٌ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ" فَعَاتَبَنِي اَبُوْبَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا.

قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هٰذَا بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تحته .

1317: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے ہم ''بیداء'' کے یا شاید ''ذات الجیش'' کے مقام پر پہنچے تو ہار گر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار کی تلاش میں وہاں پڑاؤ کر لیا۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ وہاں رک گئے۔ وہاں آس پاس پانی نہیں تھا۔ لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے یہ ملاحظہ فرمایا ہے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو یہاں رکنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے' اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ پر) ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا وہ اپنا ہاتھ میرے پہلو پر مارتے رہے' لیکن میں نے حرکت اس لئے نہیں کی تھی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میری گود) میں سر رکھ کر سور ہے تھے پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو صبح کا وقت ہو گیا تھا اور پانی موجود نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی تو لوگوں نے تیمم کیا۔

اس پر حضرت اسید بن حضیر جو نقباء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے اے آل ابوبکر یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جس اونٹ پر میں سوار تھی جب ہم نے اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہمیں ہار مل گیا۔

1317– إسناده صحيح، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (307) من طريق أبي مصعب احمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه برقم (1301).

17- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا

باب 17: موزوں اور دوسری چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

1318- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بنَ مالك عن المسح عن الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمسح عليهما.

1318: ابویعفور بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا اُبِيْحَ عَنِ الْاَحْدَاثِ دُوْنَ الْجَنَابَةِ

موزوں پر مسح کرنے کا حکم حدث کی صورت میں مباح قرار دیا گیا ہے جنابت کی صورت میں نہیں ہے

1319- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بن حبيش، قال:

1318- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/ 275 من طريق سفيان، عن أبي يعفور العبدي أنه رأى أنس بن مالك في دار عمرو بن حريث دعا بماء فتوضأ، ومسح على خفيه. ولم يرفعه أنس في رواية البيهقي.

1319- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/ 275 من طريق سفيان . إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (793)، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/239-240، والدارقطني 1/196-197، والبيهقي في "السنن" 1/282، وله طرق كثيرة عن عاصم، به مطولًا ومختصرًا عند عبد الرزاق (792) و (795)، والشافعي في "المسند" 1/33، وأحمد 4/239و241، وابن أبي شيبه 1/177-178، والحميدي (881)، والطيالسي (1165) و (1166) والترمذي (96) و (3535) و (3546)، وابن ماجة (478)، الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/82، والنسائي 1/83 و84، والبيهقي 1/114و115و118و276و289، والخطيب في "تاريخه" 9/222و12/78، وأبي نعيم في "الحلية" 7/307، وابن حزم في "المحلى" 2/83، والطبراني في "الصغير" 1/91، وصححه ابن خزيمة (17) و (193) و (197). وأخرجه أحمد 4/240، والطحاوي 1/82، والبيهقي 1/276و282 من طريقين عن أبي روق عطية بن الحارث، عن أبي الغريف عبيد الله بن خليفة، عن صفوان.

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا غَدَا بِكَ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ." فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن نَمْسَحَ ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا وَلَا نَنْزِعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ ولا نوم ولكن من الجنابة.

1319: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''طالب علم کے عمل سے راضی ہو کے فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں''۔

میں نے ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا کہ اللہ کے رسول نے یہ حکم دیا تھا ہم سفر کر رہے ہوں' تو تین روز اور جب ہم مقیم ہوں' تو ایک دن رات تک مسح کر سکتے ہیں۔ ہم پاخانہ یا پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو کرتے ہوئے) انہیں اتاریں گے البتہ جنابت (کی صورت میں انہیں اتار کر پاؤں کو دھویا جائے گا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ مَعًا اِنَّمَا اُبِيحَ عَنِ الْاَحْدَاثِ دُونَ الْجَنَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم مقیم اور مسافر دونوں کے لئے ہے' اور اسے حدث لاحق ہونے کی صورت میں مباح قرار دیا ہے جنابت کی صورت میں مباح قرار نہیں دیا ہے

1320 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقُلْتُ اِنَّهُ حَاكَ فِيْ نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ شَيْئًا قَالَ: نَعَمْ، اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مسافرين أن لا ننزع خفافنا اَوْ نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ مِنْ غائط ولا بول إلا مِنَ الْجَنَابَةِ."

1320- إسناده حسن. عبد الرحمن بن عمرو البجلي هو الحراني، روى عن جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/381، وقال أبو زرعة: شيخ فيما نقله عنه ابن أبي حاتم 5/267، وقد توبع عليه. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 1/83-84 في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، عن يحيى بن آدم، عن زهير بن معاوية وغيره، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1320: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے کیا آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کہتے ہیں شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں، تو پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے الگ نہ کریں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اتاریں نہیں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے۔

1321 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أجنحتها لطالب الْعِلْمِ رِضًا لِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ حَكَّ فِيْ نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وكنت امرأ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا إذا كنا سفرا أو مسافرين أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن إلا من جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ.

قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ الْهَوَى قَالَ نَعَمْ بَيْنَا نَحْنُ مَعَهُ فِيْ مَسِيرٍ فَنَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ جهوري يا محمد فأجابه على نحو كَلَامِهِ قَالَ هَاؤُمُ قُلْنَا وَيْلَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتَكَ فَاِنَّكَ نُهِيتَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمَّا يَلْحَقُهُمْ قَالَ: "هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ." ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ بَابًا فَتَحَهُ اللّٰهُ لِلتَّوْبَةِ مَسِيرَةَ اَرْبَعِينَ سنة يوم خلق اللّٰه السماوات والأرض،

1321: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے انہوں نے فرمایا۔ طالب علم کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی: پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔ آپ صحابی رسول ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ کیا آپ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی اس بارے میں کچھ سنا ہے، تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے تھے۔ جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں، تو تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے، تاہم پاخانہ پیشاب یا نیند کی (صورت میں وضو ٹوٹنے پر وضو کرتے ہوئے ہم انہیں نہیں اتاریں گے) میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

1321– إسناده حسن، وهو مكرر (1319) و (1320)، وروى عنه قوله: "المرء مع من أحب" الطبراني في "الصغير" 1/91 من طريق مبارك بن فضالة، عن عاصم، به.ورواه الطيالسي (1167) من طرق عن عاصم به. وروى القسم الأخير منه الطيالسي (1168) من الطريق السابق.

خواہش کے بارے میں کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ایک مرتبہ ہم سفر کر رہے تھے۔ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں پکارا اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کلام کی مانند (بلند آواز میں) اسے جواب دیا: فرمایا: آگے آجاؤ ہم نے (اس دیہاتی) سے کہا تمہارا ستیاناس ہو تم اپنی آواز کو پست کرو۔ تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے۔(تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچی آواز میں بات کرو) اس شخص نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہوتا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ہمارے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے' جس کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت جتنی ہے۔اللہ تعالیٰ نے جس دن زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اس دن اسے توبہ کے لئے پیدا کیا تھا اور وہ اسے اس وقت تک بند نہیں کرے گا' جب تک سورج اس (مغرب کی) طرف سے طلوع نہیں ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَمْرُ تَرْخِيصٍ وَّسَعَةٍ دُونَ حَتْمٍ وَّاِيجَابٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم رخصت اور گنجائش کے طور پر ہے یہ حتمی اور واجب قرار دینے کے طور پر نہیں ہے

1322 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْغَزَّالُ بِالْبَصْرَةِ حدثنا زياد بن أيوب حدثنا

1322– إسناده صحيح على شرط مسلم، وابن أبي غنية: هو يحيى بن عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ، والحكم: هو ابن عتيبة.وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (195) عن أبي هاشم زياد بن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبه 1/177، وأحمد 1/113، ومسلم (276) في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين، والنسائي 1/84 في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين للمقيم، وأبو عوانة 1/361، 362، والبيهقي في "السنن" 1/272و275،وابن حزم في "المحلى" 2/82، والبغوي في "شرح السنة" (238) ، وابن خزيمة في"صحيحه" (194) من طرق عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن الحكم به . وسقط الحكم من إسناده "مصنف" ابن أبي شيبه.وأخرجه عبد الرزاق (789) ، ومن طريقه مسلم (276) (85) باب التوقيت في المسح على الخفين، والنسائي 1/84 باب التوقيت في المسح على الخفين للمقيم، وأبو عوانة 1/261،وابن حزم في "المحلى" 2/82، والبيهقي في "السنن" 1/275،وأخرجه الدارمي 1/181 باب التوقيت في المسح، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/81، من طريق سفيان الثوري، عن عمرو بن قيس الملائي، وأحمد 1/96و149 من طريق الحجاج بن أرطاة، كلاهما عن الحكم بن عتيبة، به . وتحرف عتيبة في مطبوع الدارمي إلى عطية .وسيورده المؤلف برقم (1331) من طريق شعبة، عن الحكم، به . ويخرج من طريقه هناك . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/180، والطحاوي 1/81 من طريق أبي إسحاق، عن القاسم بن مخيمرة، به . وأخرجه الحميدي (46) عن سفيان، وعبد الرزاق (788) عن معمر كلاهما عن يزيد بن أبي زياد، عن القاسم بن مخيمرة، به.وأخرجه الطحاوي 1/81 من طريق زبيد، عن الحكم بن عتيبة، عن شريح بن هانيء ، به. سقط من إسناده القاسم بين الحكم وشريح.وأخرجه أحمد 1/117، 118، 6/110، والبيهقي 1/282 من طرق عن شريك، عن المقدام بن شريح، عن أبيه، به.

بن اَبِیْ غَنِیَّةَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَیْمِرَةَ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِیْءٍ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّیْنِ ثلاثة أيام للمسافر ويوما وليلة للحاضر."

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ رخصت دی تھی کہ مسافر تین دن تک اور مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُسَافِرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، مقیم شخص جب مسافر نہ ہو، تو اس کے لئے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَیَّبِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ

(متن حدیث): دَخَلَ بِلَالٌ ورسول الله صلى الله عليه وسلم الأسواق فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَیَدَیْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ على الخفين ثم صلى.

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار تشریف لائے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا۔ آپ نے سر پر مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا پھر آپ نے نماز ادا کی۔

1323- إسناده قوي، على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 1/151 من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/28، والنسائي 1/81، 82 في الطهارة: باب المسح على الخفين، والبيهقي في "السنن" 1/275، والطبراني (1065)، وابن خزيمة في "صحيحه" برقم (185) من طرق عن عبد الله بن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/151 من طريق أبي نعيم عن داؤد بن قيس، به. وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم أيضًا 1/151 من طريق مالك بن أنس، عن زيد بن أسلم، به. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه من حديث بلال: ابن أبي شيبه 1/177و178و184، والطيالسي (1116) (1/56بترتيب الساعاتي) والحميدي (150)، وأحمد 6/12و13و14و15، ومسلم (275)، وأبو داؤد (153)، والترمذي (101)، والنسائي 1/75و76، والطبراني (1064) وأبو نعيم 4/178، والخطيب 11/137، من طرق عن بلال.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسَافِرَ اِنَّمَا اُبِيحَ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا اَدْخَلَ الْخُفَّيْنِ عَلٰى طهر

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر شخص کے لئے موزوں پر مسح کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے' جبکہ اس نے باوضو حالت میں پاؤں موزوں میں داخل کئے ہوں

1324 - أخبرنا الخليل بن محمد بن بنت تميم بن المنتصر، بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ اَبُوْمَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ،عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَنَّهُ رخص لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ إذا تطهر ولبس خفيه فليمسح عليهما".

1324: عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' مسافر شخص کو تین دن اور تین راتوں تک اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح کرنے) کی رخصت دی ہے' جب آدمی وضو کرنے کے بعد موزوں کو پہن لے' تو وہ ان پر مسح کرسکتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا اُبِيحَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَرْءُ رِجْلَيْهِ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُوَ عَلٰى طُهُوْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم اس وقت مباح قرار دیا گیا ہے' جب آپ نے دونوں پاؤں باوضو حالت میں موزوں میں داخل کئے ہوں

1325 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ جِئْتُ اَبْتَغِي الْعِلْمَ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ

1324- إسناده حسن . المهاجر أبو مخلد: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن معين: صالح، وقال الساجي: صدوق، ولينه أبو حاتم، وباقي رجاله ثقات على شرطهما.وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/32، وابن أبي شيبه 1/179، وابن ماجه (556)، والدارقطني 1/194، وابن الجارود (87)، والبيهقي في "السنن" 1/276، 282، والبغوي في "شرح السنة" (237) من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (192). وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/276 من طريق الحسن بن علي بن عفان.

الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ" قَالَ جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ كُنَّا فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ بَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهُوْرٍ ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ ولا بول.

1325: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم حاصل کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص علم کے حصول کے لئے گھر سے نکلتا ہے' تو فرشتے اس کے اس عمل سے راضی ہو کے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں''۔

زر نے کہا میں اس لئے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں ہم ایک لشکر میں تھے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا تھا' تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ جب ہم موزوں کو طہارت کی حالت میں (یعنی وضو کر کے) پہن لیں تو سفر کے دوران تین دن تک ہم ان پر مسح کر سکتے ہیں۔ ہم پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) انہیں نہیں اتاریں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاسِحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا اُبِيحَ لَهُ الصَّلَاةُ بِذٰلِكَ الْمَسْحِ اِذَا كَانَ لُبْسُهُ الْخُفَّيْنِ عَلٰى طُهْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ موزوں پر مسح کرنے والے شخص کے لئے اس مسح کے ہمراہ نماز کو اس وقت مباح قرار دیا گیا ہے' جب اس نے باوضو حالت میں موزے پہنے ہوں

1326 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

1325– إسناده حسن، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (193)، وهو مكرر (1319).

1326– إسناده حسن، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (193)، وهو مكرر (1319). إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/32، والحميدي (758)، وأحمد 4/251و255، والبخاري (206) و (5799)، ومسلم (274) (79)، وأبو داؤد (151)، والنسائي 1/63، والدارمي 1/181، وأبو عوانة 1/225و226، والطحاوي 1/83، والبيهقي في "السنن" 1/281، والطبراني في "الكبير" 20/ (864) و (866) و (867) و (868) و (869) و (871)، والبغوي (235)، والخطيب 12/427، وصححه ابن خزيمة برقم (190) و (191)؛ من طرق عن عامر الشعبي، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/35، 36، والشافعي 1/32، والحميدي (757)، وعبد الرزاق (747) و (748) و (749) و (750)، وابن أبي شيبة 1/176 و176 و178 و179، وأحمد 4/244و246و247و248 و249و250 و251 و253 و254، والبخاري (182) و (203) و (363) و (388) و (2918) و (4412) و (5798)، ومسلم (274)، وأبو داؤد (149) و (150)، والترمذي (100)، النسائي

عَنْ زَكَرِيَّا وَغَيْرِهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ قَالَ: "اِنِّيْ اَدْخَلْتُ رجلي وهما طاهرتان".

1326: عروہ بن مغیرہ بن شعبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ آپ اپنے موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پاؤں باوضو حالت میں ان میں داخل کئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى التَّوْقِيتَ وَالْمَسْحَ لِلْمُسَافِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے (کوئی مدت) متعین نہیں ہے

1327 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ

(متن حدیث): قَالَ سَاَلْتُ عَلِيَّ بن طالب عن المسح عن الْخُفَّيْنِ فَقَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ولياليهن.

1327: شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے ہمیں حضر کی حالت میں ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین راتوں تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے۔

(1327) 1/63و76و82و83، وابن ماجه (545)، وأبو عوانة 1/257و258، والبيهقي 1/271و274و283، وابن الجارود (83) و (85)، والبغوي (236)، وأبو نعيم في "الحلية" 7/335، والطبراني في "الكبير" 20/ (858) و (865) و (872)، (873) و (874) و (875) و (876) و (877) و (967) و (968) و (971) و (972) و (976) و (977) و (984) و (985) و (990) و (992) و (995) و (997) و (1005) و (1006) و (1007) و (1018) و (1028) و (1029) و (1030) و (1031) و (1033) و (1034) و (1035) و (1036) و (1037) و (1039) و (1041) و (1050) و (1051) و (1062) و (1063) و (1064) و (1078) ... و (1081) و (1085) من طرق عن المغيرة، به.

1327- صحيح، وهو مكرر (1322) 4.صحيح، وهو مكرر (1324).

ذِكْرُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ

مقیم اور مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے متعین مدت کا تذکرہ

1328 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيْدَ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ اَبُوْ مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يوم وليلة.

1328 عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کرنے کے لئے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتوں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کی مدت مقرر کی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ مَعًا مُدَّةً مَعْلُوْمَةً لَيْسَ لَهُمَا اَنْ يُجَاوِزَاهُمَا

مسافر اور مقیم کے لئے موزوں پر مسح کرنا ایک متعین مدت تک مباح ہے ان دونوں کو یہ حق حاصل نہیں ہے وہ اس (متعین مدت) سے تجاوز کر جائیں۔

1329 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَانِيُّ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

1328– صحيح، وهو مكرر (1322) 4.صحيح، وهو مكرر (1324).

1329– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير حميد بن زنجويه وأبي عبد الله الجدلي، وهما ثقتان. حميد بن زنجويه: هو حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الأزدي، ثقة، ثبت، له تصانيف، وزنجويه لقب أبيه. وأبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وإبراهيم التيمي: هو إبراهيم بن يزيد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/177، وأحمد 5/214، والطبراني في "الكبير" (3749)، من طريق أبي نعيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" برقم (790) عن سفيان الثوري، بهٰذا الإسناد، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/215، والطبراني (3749)، والبيهقي في "السنن 1/277" وأخرجه أحمد 5/214 عن ابن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه الحميدي (435) عن عمر أخي سفيان، عن أبيه سعيد، به. وأخرجه ابن ماجه (553) باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر، عن علي بن محمد، عن وكيع، والخطيب في "تاريخه" 2/50 من طريق محمد بن يوسف الفريابي. وأخرجه الطبراني (3758)، والبيهقي 1/277 من طريق الحسن بن عبيد اله عن إبراهيم التيمي، بإسناد المؤلف. وأخرجه أحمد 5/213، وابن ماجه (554)، والطبراني (3759)، والبيهقي 1/278، من طريق محمد بن جعفر، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عن عمرو بن ميمون، عن خزيمة بن ثابت، به. ففي هٰذا الإسناد أدخل الحارث بن سويد بين إبراهيم التيمي وعمرو بن ميمون، وترك أبو عبد الله الجدلي بين عمرو بن ميمون وخزيمة بن ثابت. وأخرجه الطبراني (3756) من طريقين عن أبي الأحوص، عن منصور، عن إبراهيم التيمي، عن أبي عبد الله الجدلي، عن خزيمة. قال الطبراني بإثره: أسقط أبو الأحوص من الإسناد عمرو بن ميمون. انظر "نصب الراية" 1/176. وسيورده المؤلف برقم (1332)

زَنْجُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

(متن حدیث): جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلٰى مَسْاَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے۔ اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پانچ دن بھی کر دیتے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِىْ يَمْسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

اس مقدار کا تذکرہ جتنے عرصے میں مسافر اور مقیم شخص موزوں پر مسح کرتا ہے

1330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عبد الله الجدلی، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: "ثَلَاثًا لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا".

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن مسح کرنے کی اجازت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَّيَوْمًا اَرَادَ بِهٖ بِلَيَالِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تین دن" اس سے مراد ان کے ہمراہ ان کی راتیں بھی ہیں

1330- رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذى (95) فى الطهارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وقال: هذا حديث حسن صحيح.وأخرجه البيهقى 1/276 من طريق مسدد، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله والآتى برقم (1332) 2.إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 1/120، وأبو عوانة 1/262 عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى 1/55 عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 1/100و133، وابن ماجه (552)، وابن حزم فى "المحلى" 2/88، والخطيب فى "تاريخه" 11/246، 247، من طرق عن شعبة، به.وتقدم برقم (1322) من طريق ابن أبي غنية، عن أبيه، عن الحكم، وخرج من طريقه هناك.

1331 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِيْ اَبِىْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: "لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ ولياليهن وللمقيم يوم وليلة".

قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ مَا رَفَعَهُ عَنْ شُعْبَةَ إلا يحيى القطان وأبو الوليد الطيالسي.

۞۞ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف یحییٰ القطان اور ابوولید طیالسی نے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ

مسافر کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزوں پر مسح کرسکتا ہے

1332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن نمسح ثلاثا ولو استزدناه لزادنا.

۞۞ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے۔ (ہم سفر کے دوران) تین دن تک (موزوں پر) مسح کرسکتے ہیں اگر ہم مزید (رخصت کی درخواست کرتے) تو آپ ہمیں مزید عطا کردیتے۔

1331- رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذي (95) في الطهارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد . وقال: هٰذا حديث حسن صحيح.وأخرجه البيهقي 1/276 من طريق مسدد، عن أبي عوانة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله والآتي برقم (1332) 2.إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 1/120، وأبو عوانة 1/262 عن يحيى بن سعيد القطان، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1/55 عن شعبة، به .وأخرجه أحمد 1/100و133، وابن ماجه (552)، وابن حزم في "المحلى" 2/88، والخطيب في "تاريخه" 11/246، 247، من طرق عن شعبة، به.وتقدم برقم (1322) من طريق ابن أبي غنية، عن أبيه، عن الحكم، وخرج من طريقه هناك.

1332- رجاله ثقات، وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/81، والطبراني في "الكبير" (3757) من طرق، عن جرير، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الحميدي (434)، وأحمد 5/213، وأبو عوانة 1/262، والطحاوي 1/81، عن سفيان، عن منصور به، ومن طريق الحميدي أخرجه الطبراني (3754) .وأخرجه أحمد 5/213 عن أبي عبد الصمد العمي، عن منصور، به، ومن طريقه أخرجه الطبراني (3755) .وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/277 من طريق شجاع بن الوليد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْإِبَاحَةَ لِلْمُسَافِرِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اُرِيْدَ بِلَيَالِيهَا وَيَوْمًا لِلْمُقِيمِ اُرِيْدَ بِلَيْلَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے تین دن تک موزوں پر مسح کو مباح قرار دیا ہے

اس سے مراد ان کی راتیں بھی ساتھ ہیں اور مقیم شخص کیلئے ایک دن کی اجازت ہے اس سے مراد اس کی رات بھی ہے

1333 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الجدلي، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ: "لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وليلة."

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَاسِحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْحَدَثِ اَنْ يُصَلِّيَ مَا اَحَبَّ اِذَا لَمْ يُجَاوِزِ الْقَدْرَ الَّذِيْ وُقِّتَ لَهُ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ حدث لاحق ہونے کے بعد مسح کرنیوالے شخص کیلئے یہ بات مباح ہے، وہ جتنی چاہے نمازیں ادا کرسکتا ہے، جبکہ اس نے اس متعین مقدار سے تجاوز نہ کیا ہو جو اس کیلئے مقرر کی گئی ہے

1334 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُحْدِثُ

1333– واحمد 5/214و215، وأبو داؤد (157) باب التوقيت في المسح، عن شعبة، عن الحكم وحماد، عن إبراهيم النخعي، بالإسناد المذكور، ومن طريق الطيالسي أخرجه الطحاوي 1/81، والبيهقي 1/278. وأخرجه ابن أبي شيبه 1/177، وأحمد 5/213و214، والطحاوي 1/81، والطبراني (3772) و (3773) و (3774) و (3775) و (3776) و (3777) و (3778) و (3779) و (3780) من طرق عن حماد، عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. وأخرجه أحمد 5/215، والطبراني (3781) و (3782) و (3783) من طرق عن أبي معشر، عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. وأخرجه الطبراني (3786) من طريق الحارث بن يزيد العكلي، عن النخعي، به. وأخرجه الطبراني (3784) و (3785) و (3787) و (3788) من طرق عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. رجاله ثقات، وأخرجه البيهقي 1/276 من طريق مسدد، عن أبي عوانة، به. وتقدم برقم (1330) من طريق قتيبة بن سعيد، عن أبي عوانة، به. وانظر تخريج رقم (1329) و (1332).

فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ أيصلي قال: "لا بأس بذٰلك".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو بے وضو ہو جاتا ہے اور وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر کے نماز ادا کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد بھی موزوں پر مسح کرتے تھے

1335 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

1334– فضيل بن سليمان: هو النميري، ليس بالقوي يخطء كثيرًا، وإن خرج له الشيخان، وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيح، وهو صحيح بشواهده. وتقدم بعض الحديث، وانظر الحديث الآتي.

1335– إسناده قوي. مصعب بن المقدام: صدوق، له أوهام، وهو من رجال مسلم. وباقي رجاله ثقات. وداوٗد الطائي: هو داوٗد بن نصير الطائي، الإمام، الفقيه، الزاهد، الثقة، كان من أئمة الفقه والرأي. مترجم في "السير" 7/422–425. وأخرجه عبد الرزاق (756) و (757)، والحميدي (797)، والطيالسي 1/55، وابن أبي شيبه 1/176، وأحمد 4/358 و361 و364، والبخاري (387) في الصلاة: باب الصلاة في الخفاف، ومسلم (272) باب المسح على الخفين، والنسائي 1/81 باب المسح على الخفين، والترمذي (93)، وابن ماجه (543)؛ وأبو عوانة 1/254، والخطيب في "تاريخه" 11/153، والدارقطني 1/193، والطبراني في "الكبير" (2421) و (2422) و (2423) و (2424) و (2425) و (2426) و (2427) و (2428) و (2429) و (2430)، والبيهقي في "السنن" 1/270 و273 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (186). وأخرجه الطبراني (2431) و (2432) و (2433) و (2434) و (2435) و (2436) من طرق عن إبراهيم التيمي به. وأخرجه أبو داوٗد (145)، والبيهقي في "السنن" 1/270 من طريق عبد الله بن داوٗد، وابن خزيمة في "صحيحه" (187) من طريق الفضل بن موسى، كلاهما عن بكير بن عامر البجلي، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عن جرير. وأخرجه ابن أبي شيبه 1/179 عن وكيع، عن جرير، عن أيوب، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ. وأخرجه أحمد 4/363 من طريق عبد الكريم بن مالك الجزري، عن مجاهد، عن جرير، ومن طريق شريك، عن إبراهيم بن جرير، عن قيس بن أبي حازم، عن جرير. وأخرجه عبد الرزاق (758) عن محمد بن راشد، عن عبد الكريم ابن أبي المخارق، عن جرير، و (759) عن ياسين بن معاذ الزيات، عن حماد بن أبي سليمان، عن ربعي بن حراش، عن جرير. وأخرجه ابن أبي شيبه 1/176، والدارقطني 1/193 من طريق زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عن ضمرة بن حبيب، عن جرير. وأخرجه الدارقطني 1/194 من طريق إبراهيم بن أدهم، عن مقاتل بن حيان، عن شهر، عن جرير.

(متن حدیث): اَنَّهُ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفعله.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ اِسْلَامُهُ فِيْ آخِرِ الْاِسْلَامِ بَعْدَ نُزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے

سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام کے آخری دور میں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات ظاہری کے آخری دور میں) اسلام قبول کیا تھا

1336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنع مثل هذا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانَ هٰذَا يُعْجِبُهُمْ لِاَنَّ جَرِيرًا كان في آخر من أسلم.

ہمام بن حارث نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا پھر اٹھ کر نماز ادا کی۔ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں: ان لوگوں کو یہ روایت بہت پسند تھی' کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں) اسلام قبول کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِبَاحَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِغَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِيْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کرنے کو اس وقت مباح قرار دیا تھا یہ اس سے پہلے کی بات ہے' جب اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ میں پاؤں دھونے کا حکم دیا

1336- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله . ومن طريق شعبة، بهذا الإسناد أخرجه الطيالسي 1/55، وأحمد 4/364، والبخاري (387) ،وأبو عوانة 1/254.

1337 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

(متن حدیث): بَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيلَ له أتفعل هٰذا قال وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ؟

قَالَ اِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يعجبهم حديث جريرا لأن إسلامه كان بعد نزول المائدة.

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں ان لوگوں کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت بہت پسند تھی کیونکہ انہوں نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا (اور سورۃ مائدہ میں وضو کرتے ہوئے پاؤں دھونے کا حکم ہے)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كانا مع النعلين

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جرابوں پر مسح کرسکتا ہے جبکہ وہ جوتوں کے ہمراہ ہوں

1338 - أخبرنا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توضأ ومسح على الجوربين والنعلين.

(توضیح مصنف): اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثروان.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

1337–وأخرجه ابن أبي شيبه 1/176، ومسلم (272)، والترمذي (93)، وابن ماجه (543)، وابن الجارود (81)، وأبو عوانة 1/255، من طرق عن وكيع بهذا الإسناد.

1338– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح . وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (198) .وأخرجه ابن أبي شيبه 1/188، وأحمد 4/252، وأبو داؤد (159)، والترمذي (99)، وابن ماجه (559)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/493 من طرق عن وكيع، عن سفيان، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/97، والطبراني /20 (996)، والبيهقي في "السنن" 1/283 من طرق عن سفيان، به. وفي الباب عن ثوبان عند أحمد 5/277، ومن طريقه أبو داؤد (146) عن يحيى بن سعيد. وعن أبي موسى الأشعري عند ابن ماجه (560)، والطحاوي 1/97، وفي سنده عيسى بن سنان الحنفي الفلسطيني، وهو ضعيف. وروى الدولابي في "الكنى والأسماء" 1/181 من طريق أحمد بن شعيب.

ابوقیس اودی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔

1339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بن عطاء، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ قَالَ

(متن حدیث): رَاَيْتُ اَبِي تَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمسح عليهما.

حضرت اوس بن ابواوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے والد کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے جوتوں پر مسح کر لیا۔ میں نے ان کی اس حرکت پر اعتراض کیا میں نے کہا کیا آپ جوتوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَسْحَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّعْلَيْنِ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ وُضُوْءِ النَّفْلِ دُوْنَ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ يَجِبُ مِنْ حَدَثٍ مَعْلُوْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر جو مسح کیا تھا وہ نفلی وضو کے دوران تھا یہ وہ وضو نہیں ہے جو حدث لاحق ہونے کی صورت میں لازم ہوتا ہے

1340 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بن سبرة قال

(متن حدیث): صليت مع على رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الظُّهْرَ ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ كَانَ يَجْلِسُهُ فِي الرَّحَبَةِ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ بِرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ مَائِهِ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ حُدِّثْتُ اَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُوْنَ

1339- رجاله ثقات، رجال مسلم، وأخرجه احمد 4/9 عن بهز بن أسد، والطبراني في "الكبير" (650) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/96 من طريق حجاج بن منهال وابي داؤد، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبه 1/190، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" (606)، وأخرجه أحمد 4/9 عن وكيع و4/10 عن الفضل بن دكين، والطحاوي 1/97 من طريق محمد بن سعيد، اربعتهم عن شريك، عن يعلى بن عطاء، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/56 عن حماد بن سلمة، عن يعلى بن عطاء، عن أوس الثقفي أن رسول اللّٰه توضأ ومسح على نعليه. لم يذكر عن أبيه. ومن طريق الطيالسي أخرجه البيهقي في "السنن" 1/287. وأخرجه أبو داؤد (160) عن مسدد وعباد بن موسى، والطبراني (603) من طريق عثمان بن أبي شيبه، ثلاثتهم عن هشيم، عن يعلى بن عطاء، عن أبيه، عن أوس بن أوس الثقفي أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم توضأ ومسح.. ومن طريق أبي داؤد أخرجه البيهقي في "السنن" 1/286. وأخرجه الطبراني (607) و (608) من طريقين، عن يحيى بن سعيد، عن شعبة، عن يعلى بن عطاء، عن أبيه، عن اوس بن أبي أوس ...

فرمایا: کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ کھڑے ہو کر پانی پی لیں جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے اور یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے بے وضو نہ ہوا ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ جَمِيْعًا فِيْ وَضُوئِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مباح ہے کہ وہ اپنی پیشانی اور عمامے دونوں پر مسح کر لے

1342 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِيُّ،

(متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خفيه.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی اور عمامے پر مسح کیا تھا اور موزوں پر مسح کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهِ كَمَا كَانَ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ سَوَاءً دُوْنَ النَّاصِيَةِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ پیشانی کی بجائے صرف اپنے عمامے پر مسح کر لے جس طرح وہ اپنے موزوں پر مسح کرتا ہے

1343- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سلام بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ

1342- إسناده قوي . عبد الوارث بن عبيد الله: هو العتكي المروزي، روى عن جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/ 416، وباقي رجاله ثقات، رجال الشيخين خلا عمرو بن وهب الثقفي فإنه من رجال النسائي .وأخرجه أحمد عن يزيد، عن هشام، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 1/ 30، وابن أبي شيبة 1/ 179، وأحمد 4/ 244 و 249، والبغوي في "شرح السنة" (232) من طريق حماد بن زيد وإسماعيل ابن علية، عن محمد بن سيرين، به .وأخرجه الطيالسي 1/ 56 عن سعيد بن عبد الرحمٰن، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أحمد 4/ 248 عن أسود بن عامر، عن جرير بن حازم، والبيهقي في "السنن" 1/ 58 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، كلاهما عن ابن سيرين، عن رجل، عن عمرو بن وهب الثقفي، به .وأخرجه النسائي 1/ 63 من طريق ابن عون، عن ابن سيرين، عن رجل حتى رده إلى المغيرة.وسيورده المؤلف برقم (1346) من طريق سليمان التيمي، عن بكر بن عبد الله المزني، عن الحسن، عن ابن المغيرة، عن أبيه، وبرقم (1347) من طريق حميد الطويل، عن بكر، عن حمزة بن المغيرة، عن أبيه. وتقدم برقم (1326) من طريق الشعبي، عن عروة بن المغيرة، عن أبيه.

عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ

(متنِ حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ على العمامة والخفين.

⊛⊛ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن امیہ ضمری نامی راوی منفرد ہے

1344 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَاَى رَجُلًا قَدْ اَحْدَثَ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّنْزِعَ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوْءِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَيْهِمَا وَعَلٰى عِمَامَتِكَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى

1343 - رجاله رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث وكذا يحيى بن أبي كثير عند ابن ماجة، فانتفت شبهة تدليسهما. وأخرجه ابن ماجة (562) عن حيم عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 23 و 178 و 179، ومن طريقه ابن ماجة (562) عن محمد بن مصعب، حدثنا الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 4/ 139 و 179 و 5/ 288، والدارمي 1/ 180، عن أبي المغيرة ومحمد بن مصعب، والبخاري (205) في الوضوء: باب المسح على الخفين، والبيهقي في "السنن" 1/ 279، 271، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، وابن خزيمة في "صحيحه" (181) من طريق عبد الله بن داوٗد، أربعتهم عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 178 عن معاوية بن هشام، وأحمد 4/ 139 و 5/ 288 عن حسن بن موسى وحسين بن محمد، والبخاري (204) عن أبي نعيم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ولم يرد في هذه الرواية ذكر المسح على العمامة. وأخرجه الطيالسي 1/ 55، والنسائي 1/ 81 عن حرب بن شداد، عن يحيى بن أبي كثير، به، بذكر المسح على الخفين فقط، وأشار البخاري إلى رواية حرب عقب الحديث (204)، وقد سقط من إسناد الطيالسي أبو سلمة. وأخرجه أحمد 4/ 179 عن يونس، عن أبان، عن يحيى، به، وأشار البخاوي إلى رواية أبان هذه عقب الحديث (204). وأخرجه أحمد 4/ 139 و 5/ 287 عن أبي عامر، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه أحمد 4/ 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا 4/ 139 و 5/ 288 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به. وأخرجه أحمد 4/ 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا 4/ 139 و 5/ 288 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به.

1344 - أبو شريح وأبو مسلم مجهولان، لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات، فهو حسن في الشواهد. وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي 1/ 56، وابن أبي شيبة 1/ 22، 23 و 178، وأحمد 5/ 439 و 440، وابن ماجة (563)، والطبراني (6164) و (6165) و (6166) من طرق عن داوٗد بن الفرات، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (6167) دون ذكر القصة من طريق سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شريح، به.

عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ على العمامة والخفين.

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن امیہ ضمری نامی راوی منفرد ہے

1344 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَيْهِمَا وَعَلَى عِمَامَتِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى

1343- رجاله رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث وكذا يحيى بن أبي كثير عند ابن ماجة، فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه ابن ماجة (562) عن حيم عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 23 و 178 و 179، ومن طريقه ابن ماجة (562) عن محمد بن مصعب، حدثنا الأوزاعي، به .وأخرجه أحمد 4/ 139 و 179 و 5/ 288، والدارمي 1/ 180، عن أبي المغيرة ومحمد بن مصعب، والبخاري (205) في الوضوء : باب المسح على الخفين، والبيهقي في "السنن" 1/ 279، 271، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، وابن خزيمة في "صحيحه" (181) من طريق عبد الله بن داوُد، أربعتهم عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 178 عن معاوية بن هشام، وأحمد 4/ 139 و 5/ 288 عن حسن بن موسى وحسين بن محمد، والبخاري (204) عن أبي نعيم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ولم يرد في هذه الرواية ذكر المسح على العمامة .وأخرجه الطيالسي 1/ 55، والنسائي 1/ 81 عن حرب بن شداد، عن يحيى بن أبي كثير، به، بذكر المسح على الخفين فقط، وأشار البخاري إلى رواية حرب عقب الحديث (204) ، وقد سقط من إسناد الطيالسي أبو سلمة .وأخرجه أحمد 4/ 179 عن يونس، عن أبان، عن يحيى، به، وأشار البخاوي إلى رواية أبان هذه عقب الحديث (204) .وأخرجه أحمد 4/ 139 و 5/ 287 عن أبي عامر، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه أحمد 4/ 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا 4/ 139 و 5/ 288 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به .وأخرجه أحمد 4/ 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا 4/ 139 و 5/ 288 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به.

1344- أبو شريح وأبو مسلم مجهولان، لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات، فهو حسن في الشواهد .وأخرجه أبو داوُد الطيالسي 1/ 56، وابن أبي شيبة 1/ 22، 23 و 178، وأحمد 5/ 439 و 440، وابن ماجة (563) ، والطبراني (6164) و (6165) و (6166) من طرق عن داوُد بن الفرات، بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني (6167) دون ذكر القصة من طريق سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شريح، به.

خِمَارِهِ وَعَلَى خفيه.

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو بے وضو ہوا تھا' وہ وضو کرنے کے لئے اپنے موزے اتارنے لگا تو حضرت سلمان نے اس سے فرمایا: تم ان (موزوں) پر اور اپنے عمامے پر مسح کرلو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چادر اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ سَلْمَانَ وَعَلَى خِمَارِهِ اَرَادَ بِهِ عَلَى عِمَامَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ''وہ اپنی چادر پر'' اس سے مراد (عمامے) پر مسح کرنا ہے

1345- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ الْاَهْوَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ سَلْمَانَ

(متن حدیث): قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توضأ ومسح على الخفين والعمامة.

ابومسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں اور عمامے پر مسح کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ عمامے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1346- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنِ

1345- هو مكرر ما قبله.

1346- إسناده صحيح على شرط مسلم. التيمي: هو سليمان، وابن المغيرة في هذا الإسناد: حمزة، كما سيجيء مصرحًا به في (1374) ، وقد بينه في رواية النسائي 1/ 76، والبيهقي 1/ 58 و 60، ولـلمغيرة ابنان: حمزة وعروة، وكلاهما ثقة. وأخرجه أبو داوُد (150) في الطهارة: باب المسح على الخفين، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/ 255، عن يحيى القطان، به . وأخرجه مسلم (274) (83) في الطهارة، والترمذي (100) باب ما جاء في المسح على العمامة، عن محمد بن بشار ومحمد بن حاتم، والنسائي 1/ 76 عن عمرو بن علي، وأبو عوانة 1/ 259، وابن الجارود في "المنتقى" برقم (83) ، عن عبد الرحمٰن بن بشر، كلهم عن يحيى القطان، به. وأخرجه أبو عوانة أيضًا 1/ 260 عن يوسف القاضي، عن محمد بن أبي بكر، عن يحيى القطان، بمثله . وأخرجه مسلم (274) (82) ، عن أمية بن بسطام ومحمد بن عبد الأعلى، وأبو داوُد (150) عن مسدد، ثلاثتهم عن المعتمر بن سليمان التيمي، عن أبيه، عن بكر بن عبد الله، عن ابن المغيرة، به . وأخرجه أبو عوانة 1/ 259، والبيهقي 1/ 58 من طريق يزيد بن هارون، عن سليمان التيمي، عن بكر بن عبد الله، عن ابن المغيرة، به. وأخرجه عبد الرزاق (749) ،

التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث): تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَفَوْقَ الْعِمَامَةِ.

قَالَ بَكْرٌ وسمعته من بن المغيرة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ: وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَفَوْقَ الْعِمَامَةِ. قَدْ تُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ دُونَ النَّاصِيَةِ غَيْرُ جَائِزٍ وَّيَجْعَلُ خَبَرَ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ مُجْمَلًا وَّخَبَرَ مُغِيرَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ مُفَسِّرًا لَهُ اَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ ذٰلِكَ مَعَ النَّاصِيَةِ فَوْقَ الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ دُونَ الْعِمَامَةِ اِذِ النَّاصِيَةُ مِنَ الرَّاْسِ وَلَيْسَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهِ كَذٰلِكَ بَلْ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهِ فِیْ وَضُوئِهِ وَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهِ دُونَ النَّاصِيَةِ وَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فِیْ ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ فَكُلٌّ سُنَّةٌ يُسْتَعْمَلُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ اسْتِعْمَالُ أحدهما حتما واستعمال الآخر مكروها.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے پیشانی اور عمامے پر مسح کیا۔

بکر بن عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سے بھی سنی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ الفاظ "آپ نے اپنی پیشانی پر اور عمامے پر مسح کیا" ان الفاظ نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کر دیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ پیشانی کو چھوڑ کر عمامے پر مسح کر لینا جائز نہیں ہے اس شخص نے عمرو بن امیہ کے حوالے سے منقول روایت کو مجمل قرار دیا ہے اور مغیرہ کے حوالے سے ہماری نقل کردہ روایت کو اس حدیث کی توضیحی روایت قرار دیا ہے۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامے پر پیشانی کے ہمراہ مسح کرنے والی روایت اس روایت پر فوقیت رکھتی ہے جس میں عمامے کے علاوہ پیشانی کا ذکر ہے کیونکہ پیشانی سر کا حصہ ہے۔

حالانکہ اللہ کے فضل و کرم کے تحت ایسا نہیں ہے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو کے دوران اپنے سر پر بھی مسح کیا اور پیشانی کو چھوڑ کر اپنے عمامے پر بھی مسح کیا ہے اور پیشانی اور عمامے دونوں پر بھی مسح کیا ہے' تو یہ تین مختلف مواقع پر تین الگ سے واقعات ہیں ان میں سے ایک سنت پر عمل کیا جائے گا اور ان میں سے کسی ایک سنت کو لازم قرار دیتے ہوئے دوسری پر عمل کو مکروہ قرار نہیں دیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ "انہوں نے اپنی پیشانی پر مسح کیا"

ان کو اس روایت میں نقل کرنے سلمان تیمی نامی راوی منفرد ہے

1347- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَخَلَّفَ فَتَخَلَّفَ مَعَهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ مَاءٌ" قُلْتُ فَاَتَيْتُهُ بِالْمَطْهَرَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَحْسِرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهَا الْجُبَّةُ فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهَا عَلٰى عَاتِقِهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَعِمَامَتِهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ مَعَهُ فَانْتَهٰى اِلَى النَّاسِ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِجَيْئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلِّ فَلَمَّا قَضٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الصَّلَاةَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيرَةُ فَاَكْمَلَا مَا سَبَقَهُمَا".

حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (قافلے سے پیچھے) رہ گئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی پیچھے رہ گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کر لی تو آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں (ہے) میں پانی کا برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اور چہرے کو دھو لیا آپ بازوؤں دھونے لگے تو جبے کی آستین تنگ تھی' تو آپ نے نیچے سے اپنے بازو کو باہر نکالا اور جبے کو اپنے کندھے پر رکھ لیا پھر آپ نے اپنے دونوں بازو دھوئے پھر آپ نے اپنے موزوں اور عمامے پر مسح کیا پھر آپ سوار ہوئے آپ کے ہمراہ میں بھی سوار ہوا۔ ہم لوگوں تک پہنچے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری محسوس ہوئی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز پڑھتے رہو جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مغیرہ کھڑے ہوئے اور ان حضرات نے پہلے گزر جانے والی رکعت کو ادا کیا''۔

1347- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/ 248، والنسائي في "الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" 8/ 475، عن محمد بن أبي عدي، عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 1/ 76 باب المسح على العمامة مع الناصية، عن عمرو بن علي وحميد بن مسعدة، وأبو عوانة 1/ 259، والبيهقي في "السنن" 1/ 58 من طريق مسدد، والبيهقي 1/ 60 من طريق حميد بن مسعدة. وأخرجه مسلم (274) (81) عن محمد بن عبد الله بن بزيع، عن يزيد بن زريع، عن حميد الطويل، به. لكن عنده عروة بدل حمزة. وأخرجه ابن ماجة (1326) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف رجل من أمته، عن محمد بن المثنى، عن ابن أبي عدي، عن حميد الطويل، بقصة الصلاة خلف عبد الرحمٰن بن عوف حسب. وأخرجه مسلم (274) (82) عن محمد بن عبد الأعلى وأمية بن بسطام، وأبو داؤد (150) عن مسدد، كلهم عن المعتمر بن سليمان، عن سليمان التيمي، عن بكر بن عبد الله، به. وتقدم قبله من طريق سليمان التيمي، عن بكر، عن الحسن، عن ابن المغيرة برقم (1346).

18- بَابُ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّمِ الَّذِي يُحْكَمُ لِمَنْ وُجِدَ فِيهَا بِحُكْمِ الْحَائِضِ

خون کی اس صفت کا تذکرہ جو کسی عورت میں پایا جائے' تو اس پر حائضہ کا حکم جاری ہوگا

1348- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بن أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): "إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصلي".

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ فاطمہ بنت ابوحبیش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے وہ پہچانا جاتا ہے۔ جب یہ ہو' تو تم نماز سے رک جاؤ اور جب دوسری رنگت کا مواد ہو' تو تم وضو کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ تَرْكَهَا أَدَاءَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي تَرَكَتْ فِي أَيَّامِ حَيْضَتِهَا

حیض والی عورت کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ پاک ہو جائے' تو ان قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی ترک کر دے جنہیں اس نے اپنے حیض کے مخصوص ایام میں ترک کر دیا تھا

1348- إسناده حسن. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي فقد روى له البخاري مقرونًا، ومسلم متابعه، وهو صدوق حسن الحديث . وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي .وأخرجه أبو داوُد (286) و (304) في الطهارة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/ 325، وأخرجه النسائي 1/ 185، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/ 306، والدارقطني 1/ 206 و 207، والحاكم 1/ 174، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه الدارقطني 1/ 207 من طريق خلف بن سالم، والبيهقي 1/ 325 عن أحمد بن حنبل، كلاهما عن ابن أبي عدي، به .وأخرجه أحمد 6/ 420 و 463 و 464 من حديث فاطمة بنت أبي حبيش .وسيورده المؤلف برقم (1350) من طريق مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة. وبرقم (1354) من طريق أبي حمزة، عن هشام بن عروة، به.

1349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ؟ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ.

معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضا کرے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم ''حروریہ'' ہو؟ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض آیا کرتا تھا' تو ہم نہ تو قضا کرتی تھیں اور نہ ہی ہمیں قضا کرنے کا حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الصَّلَاةِ عِنْدَ اِقْبَالِ الْحَيْضَةِ وَالِاغْتِسَالِ عِنْدَ اِدْبَارِهَا

حیض کی آمد کے وقت نمازوں کو ترک کرنے کا اور حیض کے رخصت ہونے کے وقت غسل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1350 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عائشة اَنَّهَا قَالَتْ

(متن حدیث): قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَاِذَا ذَهَبَ عنك قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی

1349-إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه النسائي 1/ 191 عن عمرو بن زرارة، وابن الجارود في "المنتقى" (101) عن علي بن خشرم، كلاهما عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (1278) ومن طريقه أبو عوانة 1/ 324، والبيهقي في "السنن" 1/ 308، وأخرجه مسلم (335) (69) وأبو عوانة 1/ 324 من طريق سفيان، عن أيوب، عن معاذة، عن عائشة، بإسقاط "أبي قلابة." وأخرجه عبد الرزاق (1277) ومن طريقه مسلم (335) (69) وأبو عوانة 1/ 324، والبيهقي 1/ 308، عن معمر، عن عاصم الأحول، عن معاذة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/ 339، 340، ومن طريقه ابن ماجة (631) عن علي بن مسهر، وأحمد 6/ 97 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن معاذة، به. وأخرجه أحمد 6/ 94 عن بهز، و 120 عن عفان، 143 عن يزيد، والبخاري (321) في الحيض عن موسى بن إسماعيل، كلهم عن همام بن يحيى، عن قتادة، عن معاذة، به. وأخرجه الطيالسي (1570) ومن طريقه أبو عوانة 1/ 324، 425، وأخرجه مسلم (335) (68) من طريق محمد بن جعفر كلاهما عن شعبة، عن يزيد الرشك، عن معاذة، به. وقوله: "أن امرأة قالت لعائشة" كذا أبهمت في إسناد المؤلف والبخاري، وبين شعبة عند الطيالسي ومسلم، وعاصم عند عبد الرزاق، أنها هي معاذة الراوية.

ہوں تو کیا میں نماز ترک کر دوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو تم نماز کو ترک کر دو اور جب اس کی مقدار تم سے رخصت ہو جائے (یعنی حیض کے مخصوص دن گزر جائیں) تو تم اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کرنا شروع کر دو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالِاغْتِسَالِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1351 – أخبرنا يوسف بن يعقوب المقرىء بِوَاسِطَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا

1350– إسناده صحيح، على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/61، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/39–40، والبخاري (306)، والنسائي 1/186 في الحيض، والدارقطني 1/206، وأبو عوانة 1/319، والدارمي 1/199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/102، والبيهقي في "السنن" 1/321، والبغوي في "شرح السنة" (324). وأخرجه عبد الرزاق (1165)، وابن أبي شيبه 1/125، والبخاري (228) و (320) و (331)، ومسلم (333) وأبو داؤد (282)، والترمذي (125)، والنسائي 1/181 و185و186، والدارمي 1/199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/102، والدارقطني 1/206و207، وأبو عوانة 1/319، وابن الجارود (112)، والبيهقي 1/323و324و325و327و329من طريق، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه ابن أبي شيبه 1/125، وأحمد 6/42و137و194و204و262، وأبو داؤد (298)، وابن ماجه (624)، والدارقطني 1/211، والطحاوي 1/102، والبيهقي 1/344، من طرق، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عروة، به. وحبيب بن أبي ثابت لم يسمع من عروة، فهو منقطع، لكن تابعه هشام بن عروة في الطريق المتقدمة، فيقوى ويصح. وانظر "نصب الراية" 1/200.

1351– حديث صحيح. محمد بن خالد بن عبد الله: هو الطحان الواسطي: ضعفه غير واحد، وقال المؤلف في "الثقات" 9/90: يخطىء ويخالف، ولكنه لم يتفرد به، فقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/187 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وأبي كامل، ومسلم (334) في الحيض: باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، عن محمد بن جعفر بن زياد، والدارمي 1/200، وأبو عوانة 1/320، عن سليمان بن داؤد الهاشمي، وداؤد بن منصور، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/99 من طريق محمد بن إدريس، كلهم عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (160)، ومسلم (334)، والنسائي 1/121، والطحاوي 1/99 من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري به. وأخرجه عبد الرزاق (1164) عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/28، والنسائي 1/183، وأبو عوانة 1/323، والطحاوي 1/98، والبيهقي 1/349، من طريق يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أبي بكر، عن عمرة وانظر ما بعده 1. إسناده صحيح على شرط مسم، وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/348 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (334)، وأبو داؤد (285) و (288)، والنسائي 1/119 عن محمد بن سلمة المرادي وابن أبي عقيل، وأبو عوانة 1/321، 322 من طريق حجاج بن إبراهيم، والحاكم 1/173، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/348 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، أربعتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/322 عن أبي عبد الله، عن عمه، عن عمرو بن الحارث، به. وادعى الحاكم أن مسلمًا لم يخرجه من طريق عمرو بن الحارث هذه، وليس كذلك، كما رأيت، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 6/141 عن يزيد، والبخاري (327) في الحيض عن إبراهيم بن المنذر، عن معن، والطحاوي 1/99 من طريق أسد، وأبو داؤد (291) عن محمد بن إسحاق المسيبي، عن أبيه، أربعتهم عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، به. وأخرجه أبو داؤد (292)

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ،عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): جَاءَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واستفته فَقَالَ: لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِحَيْضٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي" قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَكَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَيَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ ثُمَّ تصلي.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے۔ تم غسل کر کے نماز ادا کرو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو ام حبیبہ بنت جحش ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھی۔ وہ ایک ٹب میں بیٹھ جاتی تھی' تو خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی تھی' پھر وہ نماز ادا کیا کرتی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ عَائِشَةَ هٰذَا تَفَرَّدَ بِهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو نقل کرنے میں عروہ بن زبیر نامی راوی منفرد ہے

1352 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمْرَةَ،عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاسْتَفْتَتْ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فِي ذٰلِكَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي." قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فِيْ مِرْكَنٍ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى يَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الماء.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اہلیہ تھیں۔ انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی۔ انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے تم غسل کر کے نماز ادا کرتی رہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھی وہ پتھر کے بنے ہوئے ٹب میں بیٹھ جاتی تھی' اور اس کی بہن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا تھا یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ عَمْرَةَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَالْاَوْزَاعِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عمرہ کے حوالے سے منقول روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن حارث اور امام اوزاعی منفرد ہیں۔

1353 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَالْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قالت استحيضت أم حبيبة بنت جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اُخْتُهَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِيْنَ فَشَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَهَا "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهُ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ." فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّكَانَتْ تَقْعُدُ فِيْ مِرْكَنِ اُخْتِهَا فَكَانَتْ حُمْرَةُ الدَّمِ تعلو الماء.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی۔ وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔ ان کی بہن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھی) اس خاتون کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی۔ انہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے تم غسل کر کے نماز ادا کرتی رہو' تو وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھی۔ وہ اپنی بہن کے ٹب میں بیٹھ جاتی تھی' اور خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ بِتَجْدِيدِ الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے وقت از سر نو وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1354 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخُلْقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

1353- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه أحمد 6/82 عن إسحاق، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (334) في الحيض: باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، وأبو داؤد (290) في الطهارة: باب من روى أن المستحاضة تغتسل لكل صلاة، والنسائي 1/119 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال من الحيض، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/119، والبيهقي في "السنن" 1/331 و349، من طريق عن الليث بن سعد، عن ابن شهاب، عن عروة، به. وأخرجه الشافعي 1/40، وأحمد 6/83 ومن طريقه الحاكم 1/173، 174، وأخرجه النسائي 1/117، 119 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال من الحيض، والدارمي 1/196 و199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/99، وأبو عوانة 1/320، والبيهقي 1/327-328 من طرق، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ الشهر والشهرين قال: "ليس ذلك بِحَيْضٍ وَّلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ عَدَدَ اَيَّامِكِ الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهِ فإذا أدبرت فاغتسلي وتوضئي لكل صلاة".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک دو ماہ تک استحاضہ کا شکار رہتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے جب حیض آجائے' تو تم اپنے ان مخصوص ایام میں نماز کو ترک کردو جن ایام میں تمہیں پہلے حیض آیا کرتا تھا اور جب وہ دن گزر جائیں تو تم غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا اَبُوْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَنِيفَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ان الفاظ کو نقل کرنے میں ابوحمزہ اور ابوحنیفہ نامی راوی منفرد ہے

1355 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ فِيْ عَقِبِ خَبَرِ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ: "تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عند كل صلاة.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کا شکار عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: وہ اپنے مخصوص ایام میں نماز کو ترک کر دے گی پھر ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی' اور پھر ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْتِخْدَامِ الْمَرْءِ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ فِيْ اَسْبَابِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اپنی روزمرہ کے کاموں میں حائضہ عورت سے خدمت لے سکتا ہے

1356 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ

1354- وأخرجه أبو عوانة 1/321 من طريق ابن أبي ذئب، عن الزهري، به. وأخرجه الدارمي 1/198، والطحاوي 1/98 من طريقين عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه أبو عوانة 1/322 من طريق سفيان، عن الزهري، عن عمرة، به. وانظر الروايتين المتقدمتين قبل هذه، وتخريجهما في موضعيهما.

السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْجَارِيَةِ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ، اَرَادَ اَنْ يَبْسُطَهَا، فَيُصَلِّي عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: اِنَّهَا حَائِضٌ، فَقَالَ: اِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا . (3: 65)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز سے فرمایا: مجھے جائے نماز پکڑاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ یہ تھا کہ اس کو بچھا کر اس پر نماز ادا کریں میں نے عرض کی: وہ حیض کی حالت میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِخْدَامَ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ فِي اَحْوَالِهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے احوال میں حائضہ عورت سے خدمت لے سکتا ہے

1357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، قُلْتُ: اِنِّي حَائِضٌ، قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ . (4: 5)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسجد میں سے چٹائی پکڑا دو میں نے

1356- إسناده حسن، إسماعيل السدي، وعبد الله البهي وإن خرج لهما مسلم في " صحيحه " لا يرقى حديثهما إلى الصحة. وباقي رجاله ثقات .وأخرجه الدارمي 1/247 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/106 عن أبي سعيد، و179 عن عبد الصمد وعبد الرحمٰن بن مهدي، وأبو نعيم في " الحلية " 9/23 من طريق ابن مهدي، ثلاثتهم عن زائدة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجة (632) في الطهارة: باب الحائض تتناول الشيء من المسجد .وأخرجه أحمد 6/110 و114 من طريق شريك، عن العباس بن ذريح، عن البهي، عن عائشة.وأخرجه أحمد 6/111، 112 و245 من طريق إسرائيل، و6/214

1357- إسناده على شرط مسلم إلا أن معاوية بن هشام له أوهام، لكنه قد توبع عليه. وأبو كريب: هو محمد بن العلاء .وأخرجه عبد الرزاق (1258) ومن طريقه أحمد 6/173، وابن الجارود (102)، عن سفيان الثوري، به.وأخرجه البغوي في " شرح السنة " (320) من طريق أبي حذيفة، عن سفيان، به . وأخرجه مسلم (298) في الحيض، عن أبي كريب، عن أبي معاوية، عن الأعمش، به.وأخرجه أحمد 6/45 و229، ومسلم (298)، وأبو داؤد (261)، والنسائي 1/192 من طرق عن أبي معاوية، عن الأعمش، به .وأخرجه النسائي 1/192 عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، وأبو عوانة 1/314 من طريق محمد بن سلمة المرادي، كلاهما عن الأعمش، به.وأخرجه الترمذي (134)، والنسائي 1/192، عن قتيبة، عن عبيدة بن حميد، وأبو عوانة 1/313 من طريق أبي يحيى الحماني ويحيى بن عيسى الرملي، ثلاثتهم عن الأعمش، به.وأخرجه أحمد 6/114، ومسلم (298) (12)، والبيهقي في " السنن " 2/409، من طريقين عن حجاج وعبد الملك بن حميد بن أبي غنيّة، عن ثابت بن عُبيد، به .وسيورده المؤلف بعده من طريق شعبة عن الأعمش، به، فانظر تخريجه عنده.وأخرجه أبو عوانة 1/314 من طريق مسلم بن صبيح، عن مسروق، عن عائشة.وأخرجه أيضًا 1/314 من حديث أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعائشة.

عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، اس روایت کو سفیان کے حوالے سے نقل کرنے میں معاویہ بن ہشام نامی راوی منفرد ہے

1358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: اِنِّي حَائِضٌ، قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ فَنَاوَلْتُهُ. (4: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْاَعْمَشُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، وَالْقَاسِمِ جَمِيعًا، عَنْ عَائِشَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: چٹائی پکڑا دو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے، تو میں نے آپ کو وہ (چٹائی) پکڑا دی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اعمش نے ثابت بن عبید کے حوالے سے بہی اور قاسم دونوں کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْجِيلِ الْمَرْاَةِ شَعَرَ زَوْجِهَا وَاِنْ لَمْ يَحِلَّ لَهَا اَدَاءُ الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ

عورت کے لئے اپنے شوہر کے بالوں میں کنگھی کرنا مباح ہے، اگرچہ اس وقت میں اس عورت کے لئے نماز کی ادائیگی جائز نہ ہو (یعنی اس وقت وہ حیض کی حالت میں ہو)

1359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

1359- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 6/173 عن محمد بن جعفر، بهذا الاسناد. وأخرجه الطيالسي 1/62، ومن طريقه أبو عوانة 1/313، والبيهقي في " السنن " 1/186، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/101 عن عفان، والدارمي 1/197 و248 عن أبي الوليد الطيالسي، كلاهما عن شعبة، به. (2) إسناده صحيح على شرطهما، وهو في " الموطأ " 1/60، ومن طريق مالك أخرجه البخاري (295) في الحيض، والنسائي 1/193 في الحيض، والدارمي 1/246، وأبو عوانة 1/312، والبيهقي في " السنن " 1/186. وأخرجه أحمد 6/99، 100 و204 و208، والبخاري (296) في الحيض، و (2028) في الاعتكاف، ومسلم (297) (9) في الحيض، وأبو عوانة 1/312، 313، وابن الجارود (104) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ . (50:4)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُشَارَبَتِهَا

حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1360 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: اِنْ كُنْتُ لَاُوتَى بِالْاِنَاءِ وَاَنَا حَائِضٌ، فَاَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ، وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ، فَيَاْخُذُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ مَوْضِعَ فِيَّ . (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میرے سامنے کوئی برتن آتا میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ میں اس میں سے پانی پی لیتی تھی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ برتن لے کر اپنا منہ مبارک اس جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں حیض کی حالت میں کوئی ہڈی چوستی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کے اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَاْخُذُ الْاِنَاءَ لِتَشْرَبَ وَتَاْخُذُ الْعَرْقَ لِتَاْكُلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا برتن لے کر اسے پی لیتی تھیں

(بقيه تخريج 1359) وأخرجه الدارمي 1/246 من طريق مالك، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1247) وعنه أحمد 6/231 عن معمر، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه أحمد 6/234، والنسائي 1/193 من طريق عبد الأعلى، والبخاري (2046) في الاعتكاف، من طريق هشام بن يوسف. وأخرجه أحمد 6/230، والنسائي 1/193 من طرق عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، عن عروة، به، بلفظ: اغتسل. وأخرجه مسلم (297) (8)، والبيهقي في " السنن " 1/308 من طريق عَمْرِو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُروة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1248)، وأحمد 6/261، والبخاري (301) في الحيض، و (2031) في الاعتكاف، ومسلم (297) (10)، والنسائي 1/193، والدارمي 1/247، وأبو عوانة 1/313، والبغوي في " شرح السنة " (317) من طرق عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة.

1360 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 1/311 عن الدقيقي وأبي غسان الهمداني، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وقد تقدم (1293) من طريق وكيع، عن مسعر وسفيان الثوري، عن المقدام بن شريح، به. وسبق تخريجه هناك.

اور ہڈی لے کر اس سے (گوشت کو) کھا لیتی تھیں

1361 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: اِنْ كُنْتُ لَآتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِنَاءِ، فَآخُذُهُ فَاَشْرَبُ مِنْهُ، فَيَاْخُذُ فَيَضَعُ فَاهُ مَوْضِعَ فِيَّ فَيَشْرَبُ، وَاِنْ كُنْتُ لَآخُذُ الْعَرْقَ مِنَ اللَّحْمِ فَآكُلُهُ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَاْكُلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ. (1:4).

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی برتن لے کر آتی۔ میں اسے لے کر اس میں سے پانی پی لیتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر اپنا منہ اس جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں گوشت والی کوئی ہڈی لیتی اور اسے کھا لیتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے۔ جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ اسے کھا لیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُشَارَبَتِهَا وَاسْتِخْدَامِهَا اِذِ الْيَهُودُ لَا تَفْعَلُ ذٰلِكَ

حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے اور خدمت لینے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہودی ایسا نہیں کرتے

1362 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا اِذَا حَاضَتْ بَيْنَهُمُ امْرَاَةٌ اَخْرَجُوهَا مِنَ الْبُيُوتِ، وَلَمْ يَاْكُلُوا مَعَهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا، وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبُيُوتِ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَيَسْاَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) (البقرة: 222)، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا نَرٰى هٰذَا الرَّجُلَ يَدَعُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِنَا

1362- إسناده صحيح. محمد بن أبان الواسطي، ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه مسلمة بن القاسم، وأخرج له البخاري في موضعين في صحيحه، وباقي رجال الإسناد على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي (2052)، وأحمد 3/131 و246، ومسلم (302) في الحيض: باب جواز غسل المرأة الحائض رأس زوجها، وأبو داؤد (258) في الطهارة: باب مؤاكلة الحائض ومجامعتها، و (2165) في النكاح: باب في إتيان الحائض ومباشرتها، والترمذي (2977) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي 1/152 و187، وابن ماجة (644) في الطهارة: باب ما جاء في مؤاكلة الحائض وسؤرها، والدارمي 1/245 باب مباشرة الحائض، وأبو عوانة 1/311، والبيهقي في "السنن" 1/313، والبغوي في "شرح السنة" (314)، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

اِلَّا يُخَالِفُنَا، فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلَتْهُ هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ، فَبَعَثَ فِيْ اٰثَرِهِمَا، فَظَنَنَّا اَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا، فَسَقَاهُمَا. (1: 103)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ ان کے درمیان کسی عورت کو حیض آ جاتا تھا' تو وہ اسے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے۔ (یعنی اس کے ساتھ کھاتے پیتے نہیں تھے) اور گھروں میں اس کے ساتھ نہیں ٹھہرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تو فرمادو! وہ گندگی ہے تم لوگ حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ تم سب کچھ کر سکتے ہو۔

اس پر یہودیوں نے کہا ہم نے یہ بات نوٹ کی ہے' یہ صاحب ہمارے معاملے میں ہر بات پر مخالفت کرتے ہیں۔ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر آئے۔ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہودیوں نے یہ بات کہی ہے' تو کیا ہم حیض کے دوران بیویوں کے ساتھ صحبت بھی نہ کرلیا کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں پر سخت ناراض ہوئے ہیں۔ یہ دونوں صاحبان چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر دودھ پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلوایا۔ اس سے ہمیں اندازہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سخت ناراض نہیں ہوئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو (وہ دودھ پلوادیا)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُضَاجِعَ امْرَاَتَهٗ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ لیٹ سکتا ہے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

1363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ اِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِيْ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِيْ، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِي الْخَمِيلَةِ. (1:4)

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹ گئی۔ اسی دوران مجھے حیض آ گیا۔ میں کِس کِس کر باہر آ گئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے رکھ لئے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں آ کر آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ اِذَا نَامَ مَعَهَا زَوْجُهَا يَجِبُ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب حیض والی عورت کے ساتھ اس کا شوہر سونا چاہے تو یہ بات ضروری ہے وہ عورت تہبند باندھ لے اور پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ لیٹے

1364 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1363- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (296) في الحيض: باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 1/149 و188 عن عبيد الله بن سعيد وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (298) في الحيض: باب من سمى النفاس حيضًا، عن مكي بن إبراهيم، و (323) باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر، عن معاذ بن فضالة، و (1929) في الصوم: عن مسدد، عن يحيى، والنسائي 1/149 و188 عن إسماعيل بن مسعود، عن خالد بن الحارث، والدارمي 1/243 عن وهب بن جرير، وأبو عوانة 1/310 من طريق أبي داؤد، والبيهقي في " السنن " 1/311 من طريق أبي عمر الحوضي، كلهم عن هشام بن أبي عبد الله الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/300 عن عفان، عن همام، والبخاري (322) في الحيض: باب النوم مع الحائض وهي في ثيابها، عن سعد بن حفص، عن شيبان، وأبو عوانة 1/310 و311 من طريق حرب بن شداد وحسين المعلم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في " شرح السنة " (316). وأخرجه عبد الرزاق (1235) عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أم سلمة. لم يرد بينهما زينب بنت أم سلمة. وأخرجه أحمد 6/294، والدارمي 1/243 عن يزيد بن هارون ويعلى بن عبيد، وابن ماجة (637) عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، ثلاثتهم عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أم سلمة. وأخرجه عبد الرزاق (1236) عن ابن جريج، عن عكرمة، عن أم سلمة بنحوه. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/254 عن وكيع، عن الأوزاعي، عن عبدة، عن أم سلمة.

1364- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري. وأخرجه الطيالسي 1/62 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد، ومن طريق الطيالسي أخرجه أبو عوانة الإسفرايني 1/308. وأخرجه أحمد 6/134 عن عفان، وأبو عوانة 1/308 من طريق أحمد بن عبد الملك، كلاهما عن أبي عوانة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1237)، والطيالسي (1375) (1/62)، وابن أبي شيبة 4/254، وأحمد 6/55 و174 و189 و259، والبخاري (300) في الحيض: باب مباشرة الحائض، ومسلم (293) في الحيض: باب مباشرة الحائض فوق الإزار، وأبو داؤد (268) في الطهارة: باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع، والترمذي (132) في الطهارة: باب ما جاء في مباشرة الحائض، والنسائي 1/189 في الحيض: باب مباشرة الحائض، وابن ماجة (636) في الطهارة: باب ما للرجل من المرأة إذا كانت حائضًا، وأبو عوانة 1/308 و309، والدارمي 1/242، وابن الجارود (106)، والبيهقي في " السنن " 1/310، والبغوي في " شرح السنة " (317)، من طرق عن منصور، بهذا

اَبُوْعَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا . (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم (ازواج) میں سے کسی ایک کو حیض آ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ تہبند کو مضبوطی سے باندھ لیں اور پھر آپ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِتِّزَارِ الَّذِىْ تَسْتَعْمِلُ الْحَائِضُ عِنْدَ مُضَاجَعَةِ زَوْجِهَا اِيَّاهَا

تہبند باندھنے کی صفت کا تذکرہ جسکے مطابق حیض والی عورت شوہر کے ساتھ لیٹتے وقت اسے باندھے

1365 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَبِيْبٍ، مَوْلٰى عُرْوَةَ، عَنْ نُدْبَةَ، مَوْلَاةِ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(بقيه تخريج 1364)الإسناد. وأخرجه احمد 6/170 عن هشيم، عن مغيرة، عن إبراهيم، عن عائشة. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/254 من طريقه مسلم (293) (2)، وابن ماجة (635) باب ما للرجل من امرأته إذا كانت حائضًا، والبيهقي في " السنن 1/310 عن علي بن مسهر، عن أبي إسحاق الشيباني، وأحمد 6/143 و235 عن يزيد، عن الحجاج، والبخاري (302)، وأبو عوانة 1/309 من طريق علي بن مسهر، عن الشيباني، وابن ماجة (635) من طريق أبي الأحوص، عن عبد الكريم، ومن طريق عبد الأعلى، عن محمد بن إسحاق، جميعهم عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة، وصححه الحاكم 1/172 من طريق جرير، عن الشيباني، عن عبد الرحمن بن الأسود، به. وأخرجه أحمد 6/174 و182 و206، والنسائي 1/151 و189، والدارمي 1/244، والبيهقي في " السنن " 1/314، من طرق عن أبي إسحاق، عن أبي ميسرة عمرو بن شرحبيل، عن عائشة. وأخرجه الطيالسي 1/62، ومن طريقه البيهقي 1/312، وأخرجه أحمد 6/187 عن عبد الرحمن بن مهدي، والدارمي 1/244 عن سليمان بن حرب، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، عن أبي عمران الجوني، عن يزيد بن بابنوس، عن عائشة.

1365- نُدْبة، ويقال: بُدَية: ذكرها المؤلف في " الثقات " 5/487، وذكرها ابن مندة وأبو نعيم في الصحابة، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داوُد (267) في الطهارة: باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/256، والنسائي 1/151-152 في الطهارة: باب مباشرة الحائض، و 189 في الحيض: باب ذكر ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنعه إذا حاضت إحدى نسائه، والدارمي 1/246، والبيهقي في " السنن " 1/313، من طرق عن الليث بن سعد، به. وأخرجه عبد الرزاق (1234) عن ابن جريج، والبيهقي في " السنن " 1/313 من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (1233)، ومن طريقه أحمد 6/336، والطبراني 24/ (16) عن معمر، عن الزهري، عن ندبة، عن ميمونة. وانظر الطبراني (17) و (18) و (19) و (20) و (21). وأخرجه ابن أبي شيبة 4/254، والبخاري (303)، ومسلم (294) في الحيض: باب مباشرة الحائض فوق الإزار، وأبو داوُد (2167)، وأبو عوانة 1/309، 310 والبيهقي في " السنن " 1/311 من طرق عن أبي إسحاق الشيباني، عن عبد الله بن شداد، عن ميمونة. وأخرجه الدارمي 1/244 عن عمرو بن عون، حدثنا خالد، عن الشعبي عن عبد الله بن شداد، عن ميمونة. وأخرجه مسلم (295)، وأبو عوانة 1/310، والبيهقي 1/311 من طريق مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن كريب مولى ابن عباس، عن ميمونة.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اِزَارٌ يَبْلُغُ اَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ، اَوِ الرُّكْبَتَيْنِ فَتَحْتَجِزُ بِهِ . (1:4)

❁❁ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور اس خاتون نے تہبند باندھا ہوا ہوتا تھا۔ جو نصف زانوں تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گھٹنوں تک ہوتا تھا وہ خاتون اسے لنگوٹ کے طور پر باندھ لیتی تھیں۔

ذِكْرُ جَوَازِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهِ اِيَّاهَا دُونَ وَضْعِ الْاِزَارِ

مرد کے لئے حیض والی عورت سے ٹیک لگانے اور تہبند کے مقام کے علاوہ جسم کے ساتھ جسم مس کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

1366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيَّ وَاَنَا حَائِضٌ .

(10:5)

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے حالانکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوتی تھی۔ (اور اس وقت) میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ الْحَائِضِ بِالِاتِّزَارِ عِنْدَ اِرَادَةِ مُبَاشَرَةِ الزَّوْجِ اِيَّاهَا

حیض والی عورت کو اس وقت تہبند باندھنے کا حکم ہونا جب اس کا شوہر اس کے ساتھ مباشرت کرے

1367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا . (1:82)

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کو یہ ہدایت کرتے تھے۔ وہ حیض کی حالت میں ہوں تو تہبند باندھ لیں اور پھر آپ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا اَرَادَتْ بِهٖ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ کہ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مباشرت کرتے تھے'' اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے' آپ ان کے ساتھ لیٹ جاتے تھے

1368 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُضَاجِعَ بَعْضَ نِسَائِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ اَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ. (1: 82)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ لیٹتے اور اس وقت وہ حیض کی حالت میں ہوتی' تو آپ اسے یہ حکم دیتے تھے کہ وہ تہبند باندھ لے۔

1368- إسناده صحيح على شرطهما. صفيَّة: هي بنت شيبة بن عثمان بن أبي طلحة العبدرية. وقد تقدم برقم (798) في باب قراء ة القرآن، من طريق سفيان الثوري، عن منصور، بهٰذا الإسناد، واستوفي تخريجه هناك. (2) إسناده صحيح، وهو مكرر (1364). (1) إسناده صحيح على شرطهما؛ أبو معاوية: هو محمد بن خازم، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وتقدم في حديث ميمونة برقم (1365) تخريجه من طريق الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ ميمونة. وأورده المؤلف هنا من طريق الشيباني من حديث عائشة. قال الحافظ: وكان الشيباني كان يحدث به تارة من مسند عائشة، وتارة من مسند ميمونة. انظر "الفتح" 1/405، وقد أخرجه الحاكم 1/172 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، عن الشيباني، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

19- بَابُ النَّجَاسَةِ وَتَطْهِيرِهَا

نجاست اور اسے پاک کرنے کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا اَوْ غَيْرَ جُنُبٍ لَا يَجُوزُ اَنْ يُطْلَقَ عَلَيْهِ اسْمُ النَّجَاسَةِ وَاِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ الْقَلِيْلِ لَمْ يُنَجِّسْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان جنبی ہو یا جنبی نہ ہو اس پر نجاست کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا اگر وہ تھوڑے پانی میں داخل ہو تو اسے ناپاک نہیں کرے گا

1369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَهْوَى اِلَيَّ، فَقُلْتُ: اِنِّي جُنُبٌ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ. (3: 10)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا۔ آپ نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

1369- إسناده صحيح على شرطهما . واصل: هو ابن حيان الأحدب، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدى الكوفي . وأخرجه أحمد 5/384 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (230) في الطهارة: باب في الجنب يصافح، وأبو عوانة 1/275 من طريق مسدد، والنسائي 1/145 في الطهارة: باب مماسة الجنب ومجالسته، وابن ماجة (535) باب مصافحة الجنب، عن إسحاق بن منصور، وأبو عوانة 1/275 من طريق عمر بن شبة ومحمد بن أبي بكر، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" 2/73 من طريق هارون بن سليمان، كلهم عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/173 ومن طريقه مسلم (372)، وأخرجه أحمد 5/402، وابن ماجة (535)، والبيهقي في "السنن" 1/189، كلهم من طريق وكيع، عن مسعر، به. وصححه ابن خزيمة برقم (1359). وقد تقدم برقم (1258) من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ حذيفة، ومن هذه الطريق سيورده المؤلف أيضًا بعد هذا.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَهْوَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حُذَيْفَةَ

اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا تھا

1370 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهِ مَسَحَهُ وَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَرَاَيْتُهُ يَوْمًا بُكْرَةً، فَحِدْتُ عَنْهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّي، فَقُلْتُ: اِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيتُ اَنْ تَمَسَّنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ . (3: 10)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب میں سے جب بھی کسی شخص کے ساتھ ملاقات ہوتی تھی تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اسے دعا دیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے صبح کے وقت دیکھا تو ایک طرف ہٹ گیا پھر دن چڑھ جانے کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا کہ تم (مجھے دیکھ کر) ایک طرف ہٹ گئے تھے میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ ایسی حالت میں مجھے مس نہ کر لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ شَعْرَ الْاِنْسَانِ طَاهِرٌ اِذَا وَقَعَ فِي الْمَاءِ لَمْ يُنَجِّسْهُ، وَاِنْ كَانَ عَلَى الثَّوْبِ لَمْ يَمْنَعِ الصَّلَاةَ فِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے انسان کا بال پاک ہوتا ہے

اگر وہ پانی میں گر جائے تو وہ اسے ناپاک نہیں کرتا اور اگر وہ کپڑے پر لگا ہوا ہو تو اس کپڑے میں نماز ادا کرنے سے نہیں روکتا

1371 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ الْفَزَارِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

1370– إسناده صحيح على شرطهما . جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، والشيباني: هو أبو إسحاق، وأبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري.وهو مكرر (1258) وتقدم تخريجه هناك.

(متن حدیث): قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْبُدْنِ فَنُحِرَتْ - وَالْحَلَّاقُ جَالِسٌ عِنْدَهُ - فَسَوّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَئِذٍ شَعْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَقِّ جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى شَعْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: احْلِقْ فَحَلَقَ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَهُ يَوْمَئِذٍ بَيْنَ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ النَّاسِ - الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ - ثُمَّ قَبَضَ بِيَدِهِ عَلٰى جَانِبِ شِقِّهِ الْاَيْسَرِ عَلٰى شَعْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: احْلِقْ، فَحَلَقَ، فَدَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ، فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ. (8:5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قِسْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَهُ بَيْنَ اَصْحَابِهِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ شَعْرَ الْاِنْسَانِ طَاهِرٌ، اِذِ الصَّحَابَةُ اِنَّمَا اَخَذُوا شَعْرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَبَرَّكُوا بِهِ، فَبَيْنَ شَادٍ فِيْ حُجْزَتِهِ، وَمُمْسِكٍ فِيْ تِكَّتِهِ، وَآخِذٍ فِيْ جَيْبِهِ، يُصَلُّوْنَ فِيْهَا، وَيَسْعَوْنَ لِحَوَائِجِهِمْ وَهِيَ مَعَهُمْ، وَحَتّٰى اِنَّ عَامَّةً مِنْهُمْ اَوْصَوْا اَنْ تُجْعَلَ تِلْكَ الشَّعْرَةُ فِيْ اَكْفَانِهِمْ وَلَوْ كَانَ نَجِسًا لَمْ يَقْسِمْ عَلَيْهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءَ النَّجِسَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَتَبَرَّكُوْنَ بِهِ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا، فَلَمَّا صَحَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحَّ ذٰلِكَ مِنْ اُمَّتِهِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ شَيْءٌ طَاهِرٌ، وَمِنْ اُمَّتِهِ ذٰلِكَ الشَّيْءُ بِعَيْنِهِ نَجِسًا.

محمد بن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر آپ کے حکم کے تحت قربانی کے اونٹوں کو نحر کر دیا گیا۔ سر مونڈنے والا شخص آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے بال سیدھے کئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے دائیں طرف والے حصے کو اپنی مٹھی میں لیا اور حجام سے کہا تم مونڈھ دو اس نے انہیں مونڈھ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال اس دن اپنے پاس موجود افراد میں ایک' ایک دو' دو کر کے تقسیم کر دیے پھر آپ نے اپنے بائیں طرف والے بال مٹھی میں لئے اور حجام سے کہا انہیں مونڈ دو تو اس نے وہ مونڈ دیے۔ آپ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ انہیں دے دیے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اصحاب کے درمیان اپنے بال تقسیم کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ انسان کا بال پاک ہوتا ہے کیونکہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک حاصل کیے تھے تاکہ اس کے ذریعے برکت حاصل کریں' تو کسی نے اسے اپنے تہہ بند میں رکھ لیا۔ کسی نے اسے اپنے میں پکڑ لیا۔ کسی نے گریبان میں

1371- إسناده صحيح. مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ: ذكره المؤلف في " الثقات " 9/87 .وأخرجه الحميدي (1220) ، وأحمد 3/208 و256، ومسلم (1305) في الحج: باب بيان أن السنة يوم النحر أنْ يرمي، ثم ينحر، ثم يحلق، والابتداء في الحلق بالجانب الأيمن من رأس المحلوق، وأبو داوُد (1981) و (1982) في المناسك: باب الحلق والتقصير، والترمذي (912) في الحج: باب ما جاء بأي جانبي الرأس يبدأ في الحلق، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 1/371. والبيهقي في " السنن " 1/25، من طرق عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد . ومن طريق مسلم أخرجه البغوي في " شرح السنة " برقم (1962) ، ومن طريق الحميدي أخرجه البيهقي في " السنن " 5/134. وأخرجه البخاري (171) في الوضوء : باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، من طريق ابن عون، عن ابن سيرين، به.

رکھ لیا اور وہ لوگ ان کے سمیت نماز ادا کرتے تھے اور وہ اپنی ضروریات پوری کیا کرتے تھے اور موئے مبارک ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے زیادہ تر نے وصیت کی کہ ان موئے مبارک کو ان کے کفن میں رکھا جائے۔ اگر یہ بال ناپاک ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ناپاک چیز لوگوں میں تقسیم نہ کرتے۔ جبکہ آپ کو اس بات کا علم بھی تھا کہ وہ اس طرح سے برکت حاصل کریں گے جس طریقے کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے' تو آپ کی امت کے حوالے سے بھی یہ بات مستند ہوگی کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ ایک چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے پاک ہو اور آپ کی امت کی طرف سے وہی چیز بعینہٖ ناپاک ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكَ غَسْلِ الثَّوْبِ الَّذِیْ اَصَابَهٗ بَوْلُ الصَّبِیِّ الْمُرْضَعِ الَّذِیْ لَمْ يَطْعَمْ بَعْدُ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کپڑے کو نہ دھوئے جس پر دودھ پیتے بچے کا پیشاب لگا ہوا ہو جو ابھی کچھ کھاتا نہ ہو

1372 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ

1372– إسحاق بن زيد: ذكره المؤلف في " الثقات " 8/122، وروى عنه جمع، وأورده ابن أبي حاتم 2/220، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين.وأخرجه عبد الرزاق (1489) ، والحميدي (164) ، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن الجارود في " المنتقى " (145) عن ابن المقرىء ، عن سفيان، به. وأخرجه مالك 1/64 في الطهارة: باب ما جاء في بول الصبي، ومن طريقه أخرجه البخاري (222) في الوضوء : باب بول الصبيان، والنسائي 1/157 في الطهارة: باب بول الصبي الذي لم يأكل الطعام، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/93، والبيهقي في "السنن " .2/414'وأخرجه ابن أبي شيبة 1/120، وأحمد 6/52 و210 و212، والبخاري (5468) في العقيقة: باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه، و (6002) في الأدب: باب وضع الصبي في الحجر، و (6355) في الدعوات: باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ومسلم (286) في الطهارة: باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، وابن ماجة (523) في الطهارة، وأبو عوانة 1/201 و202، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/92 و93، والبيهقي في " السنن " 2/414: من طرق عن هشام بن عروة، به .(1) تحرف في " الإحسان " إلى: " عون "، وابن أبي عمر: هو محمد بن يحيى الحافظ نزيل مكة.(2) إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق (1486) ، والحميدي (343) ، وابن أبي شيبة 1/120، وأحمد 6/355، والبخاري (5693) في الطب: باب السعوط بالقُسط الهندي والبحري، ومسلم (287) ، والترمذي (71) ، وابن ماجة (524) ، وابن الجارود (139) ، وابن خزيمة في " صحيحه " (285) ، والبغوي (294) ، والطبراني في " الكبير " 25/ (435) و (436) من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.وأخرجه مالك 1/64 في الطهارة: باب بول الصبي، عن الزهري، به. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (223) ، وأبو داوُد (374) ، والدارمي 1/189، والطبراني 25/ (437)، والبغوي (293) ، والنسائي 1/157، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/92، وابن خزيمة (286) ، وأبو عوانة 1/202، والبيهقي .2/414'وأخرجه الطيالسي 1/44، وعبد الرزاق (1485) ، و (1486) ، و (20168) ، وأحمد 6/356، ومسلم (287) ، والدارمي 1/189، والطحاوي 1/92، والطبراني 25/ (435) و (438) و (440) و (441) و (442) و (443) و (444) ، وأبو عوانة 1/202 و203، وابن خزيمة (286) ، والبيهقي في " السنن " 2/414، من طرق عن الزهري، به.

الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُحَنِّكُهُمْ، فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَاَتْبَعَهُ الْمَاءَ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ . (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا تھا۔ آپ انہیں گھٹی دیتے تھے۔ ایک بچے کو لایا گیا' تو اس نے آپ پر پیشاب کردیا۔ آپ نے اس پر پانی چھڑک دیا اس جگہ کو دھویا نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ فَاَتْبَعَهُ الْمَاءَ ، اَرَادَتْ بِهٖ رَشَّهُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''پھر آپ نے اس کے پیچھے پانی کیا'' اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے' آپ نے اس پر پانی چھڑکا

1373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ،

(متن حدیث): قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ ، فَرَشَّهُ عَلَيْهِ . (1:4)

سیدہ اُمّ قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھاتا نہیں تھا۔ اس نے آپ پر پیشاب کردیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔

ذِكْرُ الْاِكْتِفَاءِ بِالرَّشِّ عَلَى الثِّيَابِ الَّتِيْ اَصَابَهَا بَوْلُ الذَّكَرِ الَّذِيْ لَمْ يَطْعَمْ بَعْدُ

اس کپڑے پر پانی چھڑکنے پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ جس پر بچے کا پیشاب لگا ہو' جو ابھی کچھ کھاتا نہ ہو

1374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةَ، اُخْتَ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ

1374 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابنُ خُزيمة في " صحيحه " (286) ، وأبو عوانة 1/202، والطحاوي في " شرح معاني الآثار، 1/92 عن يونس بن عبد الأعلى الصدفي، والبيهقي في " السنن " 2/414 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم في " صحيحه " (287) (104) عن حرملة بن يحيى، عن ابنِ وَهْبٍ، عَنْ يونُس بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزهري، به. وانظر ما قبله.

الَّتِي بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ بِأَنْ لَا يُغْسَلَ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَأْكُلَ الطَّعَامَ، فَإِذَا أَكَلَ الطَّعَامَ غُسِلَ مِنْ بَوْلِهِ (5: 8)

سیدہ اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں اور ان مہاجر خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی تھی وہ بیان کرتی ہیں: میں اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھاتا نہیں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور گود میں بٹھا لیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی لیا اور اس جگہ پر چھڑک دیا۔ آپ نے اسے دھویا نہیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں اس کے بعد یہ رواج چل پڑا کہ بچے کے پیشاب کو دھویا نہیں جاتا جب تک وہ کچھ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا جب وہ کھانے لگے گا' تو اس کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ إِنَّمَا هُوَ مَخْصُوْصٌ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ دُوْنَ الصَّبِيَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم بچے کے پیشاب کے ساتھ مخصوص ہے بچی کے پیشاب کا یہ حکم نہیں ہے

1375 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1375- إسناده صحيح. وهو في " صحيح ابن خزيمة " (284)، وقال الحافظ في " التلخيص " 1/28: إسناده صحيح إلا أنه اختلف في رفعه ووقفه، وفي وصله وإرساله، وقد رجح البخاري صحته، وكذا الدارقطني. وأخرجه عبد الله بن أحمد في " زوائده " على " المسند " 1/137، والترمذي (610) في الصلاة: باب ما ذكر في نضح بول الغلام الرضيع، عن محمد بن بشار بندار، بهذا الإسناد، ومن طريق الترمذي أخرجه البغوي في " شرح السنة " برقم (296). قال الترمذي: رفع هشام الدستوائي هذا الحديث عن قتادة، وأوقفه سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، ولم يرفعه. قلت: ومن طريق سعيد أخرجه عبد الرزاق وابن أبي شيبة وأبو داؤد كما سيرد. وأخرجه أحمد 1/97 و137، والبيهقي في " السنن " 2/415 من طريق الحارثي، كلاهما عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زيادات " المسند " 1/137، وأبو داؤد (378) في الطهارة: باب بول الصبي يصيب الثوب، وابن ماجة (525) في الطهارة: باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/92، والدارقطني 1/129، والحاكم 1/165، 166، من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/76 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن هشام، به. وأخرجه أبو داؤد (377)، ومن طريقه البيهقي في " السنن " 2/415، من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أبي حرب، عن أبيه، عن علي موقوفًا. وأخرجه أحمد 1/137 عن عبد الصمد بن عبد

اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الرَّضِيعِ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ. (5: 8)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے' لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا' اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمِسْكَ نَجِسٌ غَيْرُ طَاهِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' مشک نجس ہوتی ہے یہ پاک نہیں ہوتی

1376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(بقيه تخريج 1375) الوارث، عن هشام، عن قتادة، عن أبي حرب، عن علي مرفوعًا. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/21، وعبد الرزاق (1488) من طريق سعيد، عن قتادة، عن أبي حرب قال: قال علي ... (1) تحرف في "الإحسان" إلى: شقيق. (2) إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" (1190) (45) في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، عن اسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. أبو عاصم هو الضحاك بن مخلد، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، والأسود: هو ابن يزيد خال إبراهيم. وأخرجه البيهقي 5/34 من طرق عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/38، والنسائي 5/138 في المناسك: باب إباحة الطيب عند الإحرام، عن إسحاق بن يوسف الأزرق، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1190) (45) في الحج، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد الواحد، وأبو داوُد (1746) في المناسك، من طريق إسماعيل بن زكريا، كلاهما عن الحسن بن عبيد الله، به. وأخرجه الطيالسي 1/208، وأحمد 6/191، والبخاري (271) في الغسل: باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب، و (5918) في اللباس: باب الفرق، ومسلم (1190) (42)، والنسائي 5/139، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/129، والبيهقي في "السنن" 5/34، من طريق شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، به. وأخرجه الشافعي 2/8، والحميدي (215)، وأحمد 6/41 و264، والنسائي 5/140، والطحاوي 2/129، والبيهقي 5/35، والبغوي في "شرح السنة" (1864) من طرق عن عطاء بن السائب، عن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 6/267 و280، والبخاري (1538) في الحج: باب الطيب عند الإحرام، ومسلم (1190) (39)، والنسائي 5/139، والبيهقي 5/34، من طرق عن منصور بن المعتمر، عن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 6/124 و128 و212، والطحاوي 2/129 من طرق عن حماد، عن إبراهيم، به. وأخرجه البخاري (5923) في اللباس: باب الطيب في الرأس واللحية، ومسلم (1190) (44)، والنسائي 5/139، والطحاوي 2/129، من طريق أبي إسحاق السبيعي، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به. وأخرجه أحمد 6/250، ومسلم (1190) (43)، والطحاوي 2/129 من طريق مالك بن مغول، عن عبد الرحمٰن بن الأسود عن أبيه، به. وأخرجه الطيالسي 1/208، وأحمد 6/109، والنسائي 5/140، وابن ماجة (2928) في المناسك: باب الطيب عند الإحرام، من طريق أبي إسحاق، عن الأسود، به. وأخرجه أحمد 6/130 و212 من طريق عطاء بن السائب، عن إبراهيم، عن علقمة بن قيس، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/264 من طريق علي بن عاصم، عن يزيد بن زياد، عن مجاهد، عن عائشة.

(متن حدیث): قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ . (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں موجود مشک کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ اِنَّمَا هُوَ مَخْصُوصٌ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ، دُوْنَ الصَّبِيَّةِ[1]

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم بچی کی بجائے صرف بچے کے پیشاب کے ساتھ مخصوص ہے

1377 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُصَحِّحٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، (كِلَاهُمَا) ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلَبِّيْ . (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں موجود مشک کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تلبیہ پڑھ رہے تھے (یعنی آپ حالت احرام میں تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْمِسْكَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' مشک پاک ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا

1378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمِسْكُ هُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ . (1:4)

---

[1] اصل کتاب میں یہ ترجمۃ الباب انہی الفاظ میں شائع ہوا ہے۔ تاہم اس کے بعد ذکر ہونے والی حدیث اور گزشتہ و آئندہ تراجم ابواب کے ساتھ یہ ترجمۃ الباب مطابقت نہیں رکھتا۔ شاید نسخہ نقل کرنے والے سے سہو ہوا اور محقق کی توجہ بھی اس طرف مبذول نہیں ہو سکی۔ مترجم عفی عنہ

1378–وأخرجه أحمد 6/109 و191 و224، ومسلم (1190) (40)، والنسائي 5/140، والبيهقي 5/35، من طرق عن الأعمش، عن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/109 و207، ومسلم (1190) (41)، وابن ماجة (2927) في المناسك، والبيهقي 5/35 من طرق. وتقديم تخريجه من بقية طرقه فيما قبله، فانظره. (1) فياض بن زهير: ذكره المؤلف في " الثقات " 9/11، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/31 و47، والترمذي (992) في الجنائز من طريق وكيع بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه من طرق عن شعبة به: أحمد 3/87، 88، ومسلم (2252) في الألفاظ من الأدب: باب استعمال المسك، والترمذي (991)، والنسائي 4/39، 40 و8/151 و191، وصححه الحاكم 1/361، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/36 و40 و46 و63، والطيالسي (2160)، وأبو داود (3158)، والنسائي 4/40 من طرق عن المستمر بن الريان، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد. وصححه الحاكم أيضًا 1/361، ووافقه الذهبي.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مشک سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو ہے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ اَصَابَهُ الْمَنِيُّ، وَاِنْ لَمْ يَغْسِلْهُ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس کپڑے میں نماز ادا کرے جس پر منی لگ گئی تھی حالانکہ اس نے اسے دھویا نہ ہو۔

1379 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ،

1379– إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد (الأول) : هو خالد بن عبد الله الواسطي، وخالد (الثاني) : هو خالد بن مهران الحذاء ، وأبو معشر: هو زياد بن كليب التميمي الحنظلي .وأخرجه مسلم (288) (105) في الطهارة: باب حكم المني، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/50، والبيهقي في " السنن " 2/416 عن يحيى بن يحيى، وابن خزيمة في " صحيحه " (288) عن أبي بشر الواسطي، كلاهما عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهذا الإسناد. وذكره أبو عوانة 1/205.وأخرجه أحمد 6/35 و97، ومسلم (288) (107) ، وابن خزيمة (288) ، من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، عن أبي معشر، به .وسيورده المؤلف بعده من طريق هشام، عن أبي معشر، به، ويخرج عنده .وأخرجه الشافعي 1/24 عن يحيى بن حسان، وأبو داوٗد (372) ومن طريقه البيهقي في " السنن " 2/416 عن موسى بن إسماعيل، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/50، 51 من طريق خالد بن عبد الرحمٰن، وابن الجارود في " المنتقى " (137) من طريق عفان، أربعتهم عن حماد بن سلمة، عن حماد بن أبي سليمان، عن إبراهيم، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه مسلم (288) (107) ، وابن ماجة (539) في الطهارة، وأخرجه النسائي 1/157 عن محمد بن كامل المروزي، وأبو عوانة 1/205 من طريق الهيثم بن جميل، ومعلى، والبيهقي 2/416 من طريق الحسن بن عرفة، ثلاثتهم عن هشيم بن بشير عن مغيرة، عن إبراهيم، به .وأخرجه مسلم (288) (107) ، وابن خزيمة (288) ، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/416، من طرق عن مهدي بن ميمون، عن واصل الأحدب، عن إبراهيم، به .وأخرجه ابن خزيمة (289) من طريق سلمة بن كهيل، عن إبراهيم .وأخرجه مسلم (288) (106) و (107) ، والطحاوي 1/48، من طرق عن الأعمش ومنصور ومغيرة، عن إبراهيم، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه ابن ماجة (538) ، وأخرجه أحمد 6/43، والترمذي (116) في الطهارة، ثلاثتهم عن أبي معاوية، ومسلم (288) (106) من طريق حفص بن غياث، والنسائي 1/56 من طريق يحيى القطان، وابن ماجة (537) من طريق عبدة بن سليمان، وأبو عوانة 1/205 من طريق ابن نمير، والطحاوي 1/48، من طريق أبي عوانة، كلهم عن الأعمش، عن إبراهيم، عن همام بن الحارث، عن عائشة .وأخرجه الطيالسي 1/44، والنسائي 1/156، وأبو داوٗد (371) ، والطحاوي 1/48، من طريق شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن همام بن الحارث، عن عائشة، وفي رواية شعبة هذه أن الضيف هو همام بن الحارث نفسه .وأخرجه الطحاوي أيضًا 1/48، من طريق زيد بن أبي أنيسة، والبيهقي 2/417 من طريق المسعودي. وأخرجه عبد الرزاق (1439) ، والحميدي (186) ومن طريقه البيهقي في " السنن " 2/417، وأخرجه مسلم (288) (107) ، والنسائي 1/156، وابن الجارود في " المنتقى " (135) ، وأبو عوانة 1/205، والبغوي في " شرح السنة " (298) ، وابن خزيمة (288) من طرق عن سفيان بن عيينة، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عائشة . وأخرجه البيهقي 2/417 من طريق شريك، عن منصور، به.وأخرجه الطيالسي 1/44. ومن طريقه البيهقي 2/417، عن عباد بن منصور، عن القاسم، عن عائشة .وأخرجه أبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/417 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن القاسم، عن عائشة .وأخرجه الدارقطني 1/125، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/417 من طريق يحيى، عن عمرة، عن عائشة.ومن طرق كثيرة عَنْ عَآئِشَةَ أخرجه ابن خزيمة (288) و (290) .

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ، فَاَصْبَحَ یَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّمَا كَانَ یُجْزِیكَ - اِنْ رَاَیْتَهُ - اَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، وَاِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ، لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا، فَیُصَلِّیْ فِیْهِ . (4: 50)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا۔ صبح کے وقت اس نے اپنے کپڑے (یعنی بچھونے) کو دھولیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے لئے یہ بھی جائز تھا کہ اگر تمہیں نجاست نظر آئی ہے تو تم صرف اس کی جگہ کو دھو دو اور اگر وہ تمہیں نظر نہیں آ رہی تو تم اس کے آس پاس کی جگہ پر پانی چھڑک دو مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی کو) کھرچ دیتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَنِیَّ نَجِسٌ غَیْرُ طَاهِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

اس بات کا قائل ہے منی نجس ہوتی ہے پاک نہیں ہوتی

1380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُوَیْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْهِ . (4: 50)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ یُوهِمُ غَیْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَیْنِ الَّذِیْنَ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ہماری ذکر کردہ سابقہ دو روایات کی متضاد ہے

1381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الْجَزَرِیِّ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ، وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِیْ ثَوْبِهِ . (4: 50)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیتی تھی۔ پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ کہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' سلیمان بن یسار نے یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے

1382 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ رَطْبًا، لِاَنَّ فِيهِ اسْتِطَابَةً لِلنَّفْسِ، وَتَفْرُكُهُ اِذَا كَانَ يَابِسًا، فَيُصَلِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، فَهٰكَذَا نَقُوْلُ وَنَخْتَارُ: اِنَّ الرَّطْبَ مِنْهُ يُغْسَلُ لِطِيبِ النَّفْسِ، لَا اَنَّهُ نَجِسٌ، وَاِنَّ الْيَابِسَ مِنْهُ يُكْتَفٰى مِنْهُ بِالْفَرْكِ اتِّبَاعًا لِلسُّنَّةِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو دھو دیتی تھی' آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو اس وقت دھوتی تھی جب وہ تر ہوتی تھی کیونکہ اس صورت میں آدمی کو زیادہ پاکیزگی محسوس ہوتی ہے اور جب وہ خشک ہوتی تھی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسے کھرچ دیتی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔ ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور ہم اس قول کو اختیار کرتے ہیں کہ جب منی تر ہوگی' ذہن کے اطمینان کیلئے اس کو دھولیں گے اس وجہ سے نہیں کہ وہ ناپاک ہے اور جب منی خشک ہو تو سنت کی پیروی کرتے ہوئے اسے کھرچنے پر اکتفا کیا جائے۔

1381– إسناده صحيح. لُوين: لقب محمد بن سليمان بن حبيب الأسدي، ثم المصيصي، أخرج له أبو داوُد والنسائي، وباقي رجال السند رجال الصحيح .وأخرجه مسلم (288) (107) ، والنسائي 1/156–157 عن قتيبة بن سعيد، عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن الجارود في " المنتقى " (136) من طريق محمد بن عبد اللّٰه الأنصاري، والبغوي في " شرح السنة " (298) من طريق يزيد بن هارون .(3) إسناده صحيح على شرطهما، عبد اللّٰه: هو ابنُ المبارك، وأخرجه الطيالسي 1/44 عن عبد اللّٰه بن المبارك، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري (229) في الوضوء عن عبدان، ومسلم (289) ، وابن خزيمة في " صحيحه " (287) عن أبي كريب، والنسائي 1/156 في الطهارة، عن سويد بن نصر، وأبو عوانة 1/205 من طريق يحيى بن حسان، كلهم عن ابن المبارك، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه ابن ماجة (536) ، وأخرجه البخاري (230) و (231) و (232) في الوضوء: باب غسل المني وفركه، وباب إذا غسل الجنابة أو غيرها فلم يذهب أثره، ومسلم (289) ، وأبو داوُد (373) ، والترمذي (117) ، والدارقطني 1/125، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/418 و419، والبغوي في " شرح السنة " (797) من طرق عن عمرو بن ميمون، به، وصححه ابن خزيمة برقم (287) .وسيرد بعده من طريق يزيد بن هارون، عن عمرو بن ميمون، به.

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ، فَاَصْبَحَ یَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّمَا كَانَ یُجْزِیكَ - اِنْ رَاَیْتَهُ - اَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، وَاِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ، لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا، فَیُصَلِّیْ فِیْهِ . (4: 50)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا۔ صبح کے وقت اس نے اپنے کپڑے (یعنی بچھونے) کو دھولیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے لئے یہ بھی جائز تھا کہ اگر تمہیں نجاست نظر آئی ہے' تو تم صرف اس کی جگہ کو دھو دو اور اگر وہ تمہیں نظر نہیں آ رہی تو تم اس کے آس پاس کی جگہ پر پانی چھڑک دو مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی کو) کھرچ دیتی تھی' اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَنِیَّ نَجِسٌ غَیْرُ طَاهِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے اس بات کا قائل ہے' منی نجس ہوتی ہے پاک نہیں ہوتی

1380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُوَیْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْهِ . (4: 50)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی' اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ یُوهِمُ غَیْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَیْنِ الَّذَیْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ہماری ذکر کردہ سابقہ دو روایات کی متضاد ہے

1381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ الْجَزَرِیِّ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلَاةِ، وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِیْ ثَوْبِهِ . (4: 50)

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: كُنْتُ اَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ، وَاِنَّهُ لَيُرٰى اَثَرُ الْبُقَعِ فِيْ ثَوْبِهِ. (4: 50)

قَالَ الْحُلْوَانِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی' پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو دھونے کا نشان آپ کے کپڑے پر نظر آ رہا ہوتا تھا۔

حلوانی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے سلیمان بن یسار نے مجھے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ فَرْثَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ غَيْرُ نَجِسٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا گوبر نجس نہیں ہوتا

1383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: حَدِّثْنَا مِنْ شَاْنِ الْعُسْرَةِ، قَالَ: خَرَجْنَا اِلٰى تَبُوْكَ فِيْ قَيْظٍ شَدِيْدٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، اَصَابَنَا فِيْهِ عَطَشٌ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّ رِقَابَنَا سَتَنْقَطِعُ، حَتّٰى اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَذْهَبُ يَلْتَمِسُ الْمَاءَ، فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنَّ رَقَبَتَهُ سَتَنْقَطِعُ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْحَرُ بَعِيْرَهُ فَيَعْصِرُ فَرْثَهُ فَيَشْرَبُهُ وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلٰى كَبِدِهِ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَوَّدَكَ اللّٰهُ فِي الدُّعَاءِ خَيْرًا، فَادْعُ لَنَا، فَقَالَ:

1382- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه البخاري (230) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/203 عن محمد بن عبد الملك الواسطي، والبيهقي في " السنن " 2/418، من طريق إبراهيم بن عبد الله، وابن خزيمة في " صحيحه " (287) عن محمد بن عبد الله المخرمي، ثلاثتهم عن يزيد بن هارون، به. وتقدم قبله من طريق ابن المبارك، عن عمرو بن ميمون، به، وتقدم برقم (1379) و (1380) من طريقين عن أبي معشر، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة.

1383- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم فقط. وأخرجه البزار في " مسنده " (1841)، والحاكم في " المستدرك " 1/159، والبيهقي في " دلائل النبوة " 5/231 من طرق عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وفيه نظر، فإن حرملة بن يحيى لم يخرج له البخاري، فهو على شرط مسلم وحده. قال الحاكم: وقد ضمنه سنة غريبة، وهو أن الماء إذا خالطه فرث ما يؤكل لحمه لم ينجسه، فإنه لو كان ينجس الماء لما أجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم لمسلم أن يجعله على كبده حتى ينجس يديه. وأورده الهيثمي في " مجمع الزوائد " 6/194-195، ونسبه إلى البزار، والطبراني في " الأوسط "، وقال: ورجال البزار ثقات.

اَتُحِبُّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُرْجِعْهُمَا حَتّٰى اَظَلَّتْ سَحَابَةٌ، فَسَكَبَتْ، فَمَلَاُوا مَا مَعَهُمْ، ثُمَّ ذَهَبْنَا نَنْظُرُ، فَلَمْ نَجِدْهَا جَاوَزَتِ الْعَسْكَرَ . (2: 35)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ وَضْعِ الْقَوْمِ عَلٰى اَكْبَادِهِمْ مَا عَصَرُوْا مِنْ فَرْثِ الْإِبِلِ وَتَرْكِ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِغَسْلِ مَا اَصَابَ ذٰلِكَ مِنْ اَبْدَانِهِمْ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ اَرْوَاثَ مَا يُؤْكَلُ لُحُومُهَا طَاهِرَةٌ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا گیا آپ ہمیں غزوہ تبوک کے بارے میں کچھ بتائیے تو انہوں نے بتایا کہ ہم شدید گرمی کے موسم میں تبوک کی طرف روانہ ہوئے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ ہمیں پیاس لاحق ہوگئی یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے ہماری گردنیں کٹ جائیں گی (یعنی ہم پیاس کی شدت سے مرجائیں گے) یہاں تک کہ یہ عالم ہوگیا کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا اور وہ واپس نہ آتا تو ہم یہ گمان کرتے کہ شاید وہ مرگیا ہے ایک شخص اپنے اونٹ کو قربان کرتا وہ اس کے گوبر کو نچوڑ کر اسے پیتا تھا اور باقی بچ جانے والے حصے کو اپنے جگر پر رکھ لیتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا میں بھلائی رکھی ہے تو آپ ہمارے لئے دعا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ چاہتے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کردیے۔ ابھی آپ کے ہاتھ واپس نہیں آئے تھے کہ بادل نے سایہ کردیا اور بارش شروع ہوگئی۔ لوگوں نے اپنے پاس موجود سب چیزیں بھرلیں پھر اس کے بعد ہم نے اس بات کا جائزہ لیا۔ لشکر سے آگے کہیں بارش نہیں ہوئی (یعنی صرف لشکر کے اوپر بارش ہوئی تھی)

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) لوگوں کا اونٹ کے گوبر کا نچوڑے ہوئے پانی کو اپنے جگر پر رکھ لینا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کو اپنے جسم پر لگی ہوئی اس چیز کو دھونے کا حکم نہ دینا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا گوبر پاک ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لُحُومُهَا نَجِسَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجس ہوتا ہے

1384 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ

مَعَاطِنِ الْإِبِلِ . (4: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو لیکن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو''۔

ذِكْرُ جَوَازِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ عَلَى الْمَوَاضِعِ الَّتِي اَصَابَهَا اَبْوَالُ مَا يُؤْكَلُ لُحُومُهَا وَاَرْوَاثُهَا

آدمی کے لئے ایسی جگہ پر نماز ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جہاں ان جانوروں کا پیشاب یا گوبر لگا ہوا ہو' جن کا گوشت کھایا جاتا ہے

1385 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ . (5: 8)

(توضیح مصنف): اَبُوْ التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ابوتیاح یزید بن حمید ضبعی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ اَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لُحُومُهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجس نہیں ہوتا

1386 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ،

1384 - إسناده صحيح، سويد بن نصر بن سويد المروزي، راوية ابن المبارك، ثقة، أخرج له الترمذي والنسائي، وباقي رجال الإسناد على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/383، ومن طريقه ابن ماجة (768) في المساجد: باب الصلاة في أعطان الإبل ومراح الغنم، عن يزيد بن هارون، وأحمد 2/451 و491 عن يزيد بن هارون ومحمد بن جعفر، والترمذي (348) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة في مرابض الغنم وأعطان الإبل، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (503)، من طريق أبي بكر بن عياش، وأبو عوانة 1/402، والطحاوي 1/384 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، وابن خزيمة في "صحيحه" (795) من طريق أبي بكر بن عياش، وعبد الأعلى، وأبي خالد، كلهم عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد.

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمَ اَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَشَرِبُوْا حَتّٰى صَحُّوا، فَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهِمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِاَنَسٍ:

1386- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطيالسي (2085)، وابن أبي شيبة 1/385، وأحمدُ 3/131 و194، والبخاريُّ (234) في الوضوء و (429) في الصلاة، ومسلم (524) (10) في المساجد، والترمذي (350) في الصلاة، وأبو عوانة 1/396، والبغوي في "شرح السنة" (501)، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي (2085)، وأحمد 3/211، 212، والبخاريُّ (428) في الصلاة، و (3932) في المناقب، ومسلم (524)، والنسائي 2/39-40، وأبو عوانة 1/397 و398، من طرق عن عبد الوارث، عن أبي التياح، به، مطولاً، وصححه ابن خزيمة برقم (788). وأخرجه الطيالسي (2085)، وأحمد 3/123 و244 من طريق حماد بن سلمة، عن أبي التياح، به. ومن طريق الطيالسي أخرجه أبو عوانة 1/397. وانظر ما قبله. (2) إسناده صحيح. محمد بن وهب بن أبي كريمة: صدوق أخرج له النسائي، وباقي الإسناد رجاله رجال الصحيح. أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني.وأخرجه النسائي 1/160، 161 في الطهارة: باب بول ما يؤكل لحمه، عن محمد بن وهب بن أبي كريمة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 7/75، وأحمد 3/186، والبخاري (4193) في المغازي: باب قصة عكل وعرينة، و (4610) في التفسير: باب (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ ...)، و (6899) في الديات: باب القسامة، ومسلم (1671) (10) و (11) و (12) في القسامة: باب حكم المحاربين والمرتدين، والنسائي 7/93 في تحريم الدم: باب تأويل قول الله عز وجل: (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ ...) من طريق أبي رجاء مولى أبي قلابة، عن أبي قلابة، عن أنس. وسقط في المطبوع من "مصنف" ابن أبي شيبة لفظ "عن أبي قلابة". وأخرجه عبد الرزاق (17132)، وأحمد 3/161، والبخاري (233) في الوضوء: باب أبوال الأبل والدواب والغنم ومرابضها، و (3018) في الجهاد: باب إذا حرق المشرك المسلم هل يحرق، و (6804) في الحدود: باب لم يسق المرتدون المحاربون حتى ماتوا، و (6805) باب سمر النبي صلى الله عليه وسلم أعين المحاربين، وأبو داؤد (4364) في الحدود: باب ما جاء في المحاربة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/180، من طريق أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/198، والبخاري (6802) في الحدود: باب المحاربين من أهل الكفر والردة، و (6803) باب لم يحسم النبي صلى الله عليه وسلم المحاربين من أهل الردة حتى هلكوا، ومسلم (1671) (12)، والنسائي 7/94 و95، من طريق الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي قلابة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/107 و205، والنسائي 7/95 و96، وابن ماجة (2578) في الحدود: باب من حارب وسعى في الأرض فساداً، والطحاوي 1/107 و3/180، والبغوي في "شرح السنة" (2569)، من طريق حميد الطويل، عن أنس. وأخرجه البخاري (5685) في الطب: باب الدواء بألبان الإبل، من طريق ثابت، عن أنس. وأخرجه الترمذي (72) في الطهارة: باب ما جاء في بول ما يؤكل لحمه، و (1845) في الأطعمة: باب ماجاء في شرب أبوال الإبل، و (2042) في الطب: باب ما جاء في شرب أبوال الإبل، والنسائي 7/97، والطحاوي 1/107 من طريق قتادة وحميد وثابت، عن أنس. وأخرجه الطحاوي 3/180 من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه مسلم (1671) (9)، والدارقطني 1/131 من طريق عبد العزيز بن صهيب وثابت، عن أنس. وأخرجه مسلم (1671) (14)، والترمذي (73) في الطهارة، من طريق يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، عن أنس. وسيورده المؤلف برقم (1391) من طريق سماك بن حرب، عن معاوية بن قرة، عن أنس، وبرقم (1388) من طريق شعبة، عن قتادة، عن أنس. ويخرج من كل طريق في موضعه.

وَهُوَ يُحَدِّثُهُ بِكُفْرٍ اَوْ بِذَنْبٍ؟ قَالَ: بِكُفْرٍ . (2: 35)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اونٹوں کا دودھ اوران کا پیشاب پئیں ان لوگوں نے وہ پیا تو وہ صحت مند ہو گئے۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر دیا' اوراونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں لوگ روانہ کئے۔ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اوران کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں۔

عبدالملک نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیاان کے کفر کی وجہ سے ایسا کیا گیا تھا یا ان کے گناہ (قتل) کی وجہ سے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے۔

1387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنُ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ الْعُرَنِيِّينَ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِهَا. (4: 48)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اُبِيحَ لِلْعُرَنِيِّينَ فِيْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا گیا

1388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ وَفْدَ عُرَيْنَةَ، قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ، فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ لِقَاحِهِ، فَقَالَ: اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا، وَاَبْوَالِهَا ، فَشَرِبُوْا، حَتّٰى صَحُّوا، وَسَمِنُوا، فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، وَارْتَدُّوْا، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آثَارِهِمْ، فَجِيْءَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ فِي الرَّمْضَاءِ (4: 48)

1388- شريك: هو ابن عبد الله القاضي، سيىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (1671) (13)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/180، من طريق زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه برقم (1386).

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے اونٹوں کی طرف بھیج دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان کا دودھ اور ان کا پیشاب پیو ان لوگوں نے وہ پیا تو وہ صحت مند ہو گئے اور موٹے تازے ہو گئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا' اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے لوگ روانہ کیے۔ انہیں پکڑ کر لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں کٹوا دیے۔ ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اور انہیں تپتے ہوئے پتھروں پر پھینکوا دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعُرَنِيِّيْنَ اِنَّمَا اُبِيْحَ لَهُمْ فِيْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ لِلتَّدَاوِی لَا اَنَّهَا طَاهِرَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عرینہ قبیلے کے لوگوں کے لئے دوا کے طور پر اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا گیا تھا اس لئے نہیں دیا گیا تھا کہ وہ پاک ہوتا ہے

1389 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، وَنَشْرَبُ مِنْهَا، قَالَ: لَا تَشْرَبْ قُلْتُ: اَفَنَشْفِيْ بِهَا الْمَرْضٰى؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ دَاءٌ، وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ . (4: 40)

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہوتے ہیں۔ ہم انہیں نچوڑ کر اسے پی لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ پیو میں نے عرض کی: کیا ہم اس کے ذریعے اپنے بیماروں کو دوا دے سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری ہے شفا نہیں ہے۔

1389– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه البخارى (1501) فى الزكاة: باب استعمال إبل الصدقة وألبانها لأبناء السبيل، عن مسدد، عن يحيى القطان، به .وأخرجه النَّسائى 7/97 من طريق يزيد بن زريع، عن شعبة، به .وأخرجه البخارى (4192) فى المغازى: باب قصة عكل وعرينة، و (5727) فى الطب: من خرج من أرض لا تلائمه، والنسائى 1/158 فى الطهارة: باب بول ما يؤكل لحمه، وابن خزيمة فى "صحيحه " (115) من طريق يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، به .وأخرجه أحمد 3/170 و233، ومسلم (1671) (13) من طرق عن سعيد، عن قتادة، به .وأخرجه أحمد 3/163 و177 و287 و290، والبيهقى فى " السنن " 10/4 من طرق عن قتادة، به .وتقدم قبله من طريق سِمَاكٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسٍ، وبرقم (1386) من طريق يحيى بن سعيد الأنصارى، عن أنس، وخرجته من طرقه هناك.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ لَهُمْ شُرْبَ اَبْوَالِ الْاِبِلِ لِلتَّدَاوِى لَا اَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کے طور پر ان لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا تھا اس سے یہ مراد نہیں ہے' وہ نجس نہیں ہوتا

1390 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ، وَقَالَ: اِنَّا نَصْنَعُهَا، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا دَوَاءٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ، وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ (2: 35)

حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں۔ حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے عرض کی: ہم اسے تیار کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دوا نہیں بلکہ یہ بیماری ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اِبَاحَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعُرَنِيِّيْنَ فِيْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ لَمْ يَكُنْ لِلتَّدَاوِى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کو جو مباح قرار دیا تھا یہ دوا کے طور پر نہیں تھا

1390– إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد 4/311 و5/293، وابن ماجة (3500)، والطبراني (8212) من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/339 عن شعبة، عن سماك بن حرب، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق شعبة، عن سماك، به، لكن بزيادة وائل بن حجر بين ابنه علقمة بن وائل، وطارق بن سويد (ويقال: سويد بن طارق)، ويرد تخريجه بهذه الزيادة في موضعه. (2) إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه عبد الرزاق (17100)، وابن أبي شيبة في الطب 7/22، وأحمد 4/311، ومسلم (1984) في الأشربة: باب تحريم التداوي بالخمر، وأبو داؤد (3873) في الطب: باب: في الأدوية المكروهة، والترمذي (2046) في الأشربة: باب ما جاء في كراهية التداوي بالمسكر، والدارمي 2/112، والبيهقي 10/4 من طرق، عن شعبة بهذا الاسناد. وتقدم قبله من طريق حماد بن سلمة، عن سماك، به، إلا أنه. بحذف وائل بن حجر بين علقمة وطارق.

1391 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ اشْتَكَتِ ابْنَةٌ لِي، فَنَبَذْتُ لَهَا فِي كُوزٍ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَغْلِي، فَقَالَ مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَتِي اشْتَكَتْ فَنَبَذْنَا لَهَا هٰذَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِي حَرَامٍ. (2: 35)

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میری ایک بیٹی بیمار ہوگئی میں نے اس کے لئے ایک کوزے میں نبیذ تیار کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو اس میں جوش آ چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میری ایک بیٹی بیمار ہے ہم نے اس کے لئے نبیذ تیار کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1391– حسان بن مخارق: روى عنه اثنان، وترجمه البخاري 3/33، وابن أبي حاتم 3/235، فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا . وذكره المؤلف في " الثقات " 4/163، وباقي رجاله رجال الشيخين. وهو في " مسند أبي يعلى ".323/1،وأخرجه الطبراني 23/ (749) ، وأحمد في " الأشربة " (159) ، والبيهقي 10/5، وابن حزم 1/175 من طريق جرير، بهذا الإسناد.وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " 5/86، وزاد نسبته إلى البزار، وقال: ورجال أبي يعلى رجال الصحيح، خلا حسان بن مخارق، وقد وثقه ابن حبان . ويغلب على الظن أنه وَهِمَ في نسبته إلى البزار، فإنه ليس في " زوائده ." وقد ذكره الحافظ في " الفتح " 10/79 وفي " المطالب العالية " (2462) ، ونسبه في الموضعين إلى أبي يعلى. = وله شاهد من حديث ابن مسعود عند ابن أبي شيبة 7/23 في الطب، من طريق جرير، والطبراني (9714) من طريق الثوري، كلاهما عن منصور، عن أبي وائل أن رجلًا أصابه الصفر، فنعت له السَّكَرَ، فسأل عبد الله عن ذلك، فقال: " إن اللّٰه لم يَجعلْ شفاءَ كم فيما حَرم عليكم ." وهذا إسناد صحيح على شرط الشيخين.وأخرجه أحمد في " كتاب الأشربة "، والطبراني في " الكبير "(9716) ، والحاكم 4/218، والبيهقي 10/5 من طريق أبي وائل نحوه.وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " 5/86، ونسبه إلى الطبراني، وقال: ورجاله رجال الصحيح.وفي الباب عن أم الدرداء عند الطبراني 24/ (649) ، والدولابي في " الكنى "2/38، وقال الهيثمي في " المجمع " 5/86: ورجاله ثقات .(1) إسناده صحيح على شرطهما إلا أن فيه زيادة غريبة، وهي " وإن كانَ ذائبًا فلا تقربوه " قد انفرد بها إسحاق بن إبراهيم –وهو ابن راهويه– عن ابن عيينة دون حفاظ أصحابه كالإمام أحمد والحميدي ومسدد وقتيبة وغيرهم.فقد أخرجه ابن أبي شيبة 8/280، والحميدي (312) ، وأحمد 6/329، والبخاري (5538) في الذبائح والصيد: باب إذا وقعت الفأرة في السمن الجامد أو الذائب، عن الحميدي، وأبو داوُد (3841) في الأطعمة: باب في الفأرة تقع في السمن، عن مسدَّد، والترمذي (1798) في الأطعمة: باب ما جاء في الفأرة تموت في السمن، عن سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومي وأبي عمار، والنسائي 7/178 في الفرع: باب الفأرة تقع في السمن، عن قتيبة، والدارمي 2/109 عن علي بن عبد الله، ومحمد بن يوسف، والبيهقي 9/353 من طريق الحسن بن محمد الزعفراني، والطبراني 23/ (1043) و (1044) من طريق الحميدي وعلي بن المديني؛ كلهم عن سفيان بن عيينة، حدثنا الزهري، أخبرني عبيد الله بن عبد الله أنه سمع ابن عباس يحدث عن ميمونة أن فأرة وقعت في سمن، فماتت، فسئل عنها رسول اللّٰه – صلى اللّٰه عليه وسلم –، فقال: " ألقوها وما حولها وكلوه ."وأخرجه مالك 2/971–972 في الاستئذان: باب ما جاء في الفأرة تقع في السمن، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/335، والبخاري (235) و (236) في الوضوء و (5540) ، في الذبائح والصيد، والنسائي 7/178، والبيهقي 9/353، والطبراني 23/ (1042) عن ابن شهاب.

اللہ تعالیٰ نے حرام میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ وُقُوعِ الْفَأْرَةِ فِي آنِيَتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کو بتاتی ہے جب آدمی کے برتن میں چوہا گر جائے تو پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟

1392 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ، وَاِنْ كَانَ ذَائِبًا فَلَا تَقْرَبُوهُ. (3: 65)

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں مرجاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا تھا' تو اس چوہے' اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک کر (باقی رہ جانے والے) گھی کو کھالو اور اگر وہ گھی پگھلا ہوا تھا' تو پھر تم اسے استعمال نہ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ اَنَّ رِوَايَةَ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذِهِ مَعْلُولَةٌ اَوْ مَوْهُومَةٌ.

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایسے شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا

جس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ ابن عیینہ کی نقل کردہ یہ روایت معلول ہے یا اس میں وہم پایا جاتا ہے

1393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ يَعْنِي ذَائِبًا. (3: 65)

1393- ابن أبي السري: هو محمد بن المتوكل العسقلاني، وثقه ابن معين، ولينه غير واحد، وقال المؤلف في " الثقات " 9/88: كان من الحفاظ، وقد توبع عليه، وباقي رجال الإسناد على شرطهما . وهو في " مصنف عبد الرزاق " (278) ومن طريق عبد الرزاق به أخرجه أحمد 2/265، وأبو داؤد (3842) في الأطعمة، والبيهقي في " السنن " 9/353، وابن حزم في " المحلى " 1/140، والبغوي (2812) . وأخرجه أحمد 2/232، 233 و 490 عن محمد بن جعفر، والبيهقي 9/353 من طريق عبد الواحد بن زياد، كلاهما عن معمر، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی میں گر جانے والے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا تھا' تو تم اس چوہے' اور اس کے اردگرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر وہ مائع تھا' تو تم اس کے قریب نہ جاؤ (راوی کہتے ہیں) یعنی اگر وہ پگھلا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الطَّرِيْقَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا لِهٰذِهِ السُّنَّةِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اس روایت کے دونوں طریقوں (کی سندیں) جو ہم نے ذکر کی ہیں وہ دونوں محفوظ ہیں

1394 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَاْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ، فَتَمُوْتُ، قَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا اَلْقَاهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاَكَلَهُ، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا لَمْ يَقْرَبْهُ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُوْذَوَيْهِ، اَنَّ مَعْمَرًا، كَانَ يَذْكُرُ اَيْضًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (3: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر کر مر جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا تھا' تو تم اس چوہے' اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو اور باقی رہ جانے والے گھی کو کھا لو اور اگر وہ مائع تھا' تو تم اس کے قریب نہ جاؤ۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن بوذویہ نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ معمر نامی راوی نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ روایت زہری کے حوالے سے عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

1394– هو في "مصنف عبد الرزاق" (278)، وهو مكرر ما قبله.

20- بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَةِ

باب 20: نجاست کو پاک کرنا

1395 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ، مَوْلٰى اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ،

(متن حدیث): قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ: اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحُكِّيهِ بِضِلَعٍ. (1:50)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ اَمْرُ فَرْضٍ، وَذِكْرُ السِّدْرِ وَالْحَكِّ بِالضِّلَعِ اَمْرُ نَدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

سیدہ اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے اس خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے اسے دھولو اور ہڈی کے ذریعے اسے کھرچ لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''تم اس کو پانی کے ذریعے دھولو''۔ فرض حکم ہے جبکہ بیری کے پتوں کا ذکر اور ہڈی کے ذریعے کھرچنے کا ذکر استحباب اور رہنمائی کے طور پر حکم ہے۔

1396 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى

1395- إسناده صحيح، وثابت: هو ابن هرمز الكوفي أبو المقدام الحداد، ثقة، وكذا شيخه عدى روى لهما أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجه (628) في الطهارة: باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (277) ، وقال الحافظ في " الفتح " 1/334: إسناده حسن. وأخرجه أحمد 6/355، وأبو داوٗد (363) في الطهارة: باب المرأة تغسل ثوبها الذى تلبسه في حيضها، ومن طريقه البيهقي 2/407، عن مسدد، والنسائي 1/154-155 في الطهارة: باب دم الحيض يصيب الثوب، و 1/195-196 في الحيض: باب دم الحيض يصيب الثوب، عن عبيد الله بن سعيد، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه عبد الرزاق (1626) ومن طريقه الطبراني 25/ (447) ، وأخرجه أحمد 6/356 عن عبد الرحمن بن مهدى، وابن ماجة (628) من طريق ابن مهدى، كلاهما عن سفيان الثورى، به. وأخرجه ابن أبي شيبة (990) عن أبي خالد الأحمر، عن حجاج، وأحمد 6/356، عن إسرائيل، كلاهما عن ثابت، به.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ، فَقَالَ: حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رُشِّيهِ، وَصَلِّي فِيهِ. (1: 51)

(توضیح مصنف) قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَلْاَمْرُ بِالْحَتِّ وَالرَّشِّ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ، وَالْاَمْرُ بِالْقَرْصِ بِالْمَاءِ مَقْرُوْنٌ بِشَرْطِهٖ، وَهُوَ اِزَالَةُ الْعَيْنِ، فَاِزَالَةُ الْعَيْنِ فَرْضٌ، وَالْقَرْصُ بِالْمَاءِ نَفْلٌ اِذَا قَدَرَ عَلٰى اِزَالَتِهٖ بِغَيْرِ قَرْصٍ، وَالْاَمْرُ بِالصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الثَّوْبِ بَعْدَ غَسْلِهٖ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا حَتْمٍ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں۔ ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا (یعنی جو کپڑے پر لگ جاتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھرچ کر پانی کے ذریعے مل دو پھر اس پہ پانی چھڑکو پھر اس پہ (کپڑے) میں نماز ادا کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کھرچنے اور پانی چھڑکنے کا حکم استحباب کے طور پر ہے' لازم نہیں ہے اور پانی کے ہمراہ اسے ملنے کا حکم اس کی شرط کے ساتھ ملا ہوا ہے اور وہ اس نجاست کے وجود کو زائل کرنا ہے' تو اس نجاست کے وجود کو زائل کرنا فرض ہوگا اور پانی کے ذریعے اسے ملنا نفل ہوگا' جب ملے بغیر اس نجاست کو زائل کرنا ممکن ہو اور اس کپڑے کو دھو لینے کے بعد اس کپڑے میں نماز ادا کرنے کا حکم اباحت کے طور پر ہے۔ لازم قرار دینے کے طور پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ امْرَاَةٌ اِنَّمَا سَاَلَتْ عَمَّا يُصِيبُ الثَّوْبَ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ دُوْنَ غَيْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس خاتون نے کپڑے پر لگنے والے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا اس کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا

1396- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/22، والحميدي (320) ، والترمذي (138) في الطهارة: باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب، والبيهقي في " السنن " 1/13 و2/406 من طريق سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه مالك 1/79 في الطهارة: باب جامع الحيضة، عن هشام بن عروة، به، ووقع في رواية يحيى: عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن فاطمة، قال ابن عبد البر: وهو خطأ بين منه، وغلط بلا شك، وإنما الحديث في الموطآت لهشام، عن فاطمة امرأته، وكذا رواه كل من روى عن هشام مالك وغيره .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/22 – ومن طريقه أبو عوانة 1/206 – والبخاري (307) في الحيض: باب دم الحيض، ومسلم (291) في الطهارة: باب نجاسة الدم وكيفية غسله، وأبو داوٗد (361) في الطهارة: باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها، والبغوي في " شرح السنة " (290) ، والطبراني /24 (286) ، والبيهقي في " السنن " 1/13، وصححه ابن خزيمة برقم (275) .وأخرجه الطيالسي 1/42، 43، وعبد الرزاق (1223) ، وابن أبي شيبة 1/95، وأحمد 6/345 و346 و353، والبخاري (227) ، ومسلم (291) ، والنسائي 1/155 في الطهارة و195 في الحيض، وابن ماجة (629) ، وأبو عوانة 1/206، والطبراني /24 (285) و (287) و (289) و (290) و (291) و (292) و (293) و (294) و (295) و (296) ، والبيهقي في " السنن " 2/402 و406، وابن خزيمة في " صحيحه " (275) من طرق عن هشام بن عروة، به .وأخرجه أبو داوٗد (360) ، والدارمي 1/197 في الوضوء: باب في دم الحيض يصيب الثوب، والبيهقي 2/406 من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن فاطمة بنت المنذر، به، وصححه ابن خزيمة برقم (276) .

1397 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَقَالَ: لِتَحُتَّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ فَتُصَلِّيَ فِيْهِ. (1: 51)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے کپڑے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس پر حیض کا خون لگ جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو چاہئے کہ وہ پانی کے ذریعے اسے دھو کر پھر اس پر پانی چھڑک دے اور اس (کپڑے) میں نماز ادا کرلے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ اَرَادَ بِهِ اَنْ تَنْضَحَ مَا حَوْلَهُ لَا نَفْسَ الْمَوْضِعِ الْمَغْسُوْلِ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''پھر وہ اس پر پانی چھڑک لے''

اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے' اس کے آس پاس کے حصے پر وہ عورت پانی چھڑک لے اس سے یہ مراد نہیں ہے' جس جگہ سے حیض کے خون کو دھویا جاتا ہے وہاں پانی چھڑکے

1398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَصْنَعُ بِمَا اَصَابَ ثَوْبِيْ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ؟ قَالَ: حُتِّيْهِ، ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ، وَانْضَحِيْ مَا حَوْلَهُ. (1: 51)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے جس کپڑے پر حیض کا خون لگ جاتا ہے۔ میں اس کے ساتھ کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کھرچ کر پانی کے ذریعے دھولو اور اس کے اردگرد کی جگہ پر پانی چھڑک لو۔

1398- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم (291) في الحيض: باب نجاسة الدم وكيفية غسله، عن أبي الطاهر، وأبو عوانة 1/206 عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في "السنن" 1/13 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، وبحر بن نصر، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وانظر (1396). (2) إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامي: نسبه إلى سامة بن لؤي بن غالب، ثقة، أخرج له النسائي، وباقي السند رجاله رجال الصحيح .وأخرجه الطيالسي 1/42، 43 عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داود (362) في الطهارة عن مسدد وموسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد بن سلمة، به، وانظر (1397).

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِهْرَاقَةِ الدَّلْوِ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا اَصَابَهَا بَوْلُ الْاِنْسَانِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب زمین پر انسان کا پیشاب لگ جائے‘ تو وہاں پانی کا ڈول بہا دیا جائے

1399 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قَامَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَبَالَ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ، وَاَهْرِيْقُوا عَلٰى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِيْنَ . (1: 90)

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں کھڑا ہوا اس نے پیشاب کرنا شروع کیا۔ لوگ اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اسے کرنے دو اس کے پیشاب پر ایک پانی کا ڈول بہا دینا تمہیں آسانی کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ تنگی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّجَاسَةَ الْمُتَفَشِّيَةَ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا غَلَبَ عَلَيْهَا الْمَاءُ الطَّاهِرُ حَتّٰى اَزَالَ عَيْنَهَا طَهَّرَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ زمین پر پھیلی ہوئی نجاست پر جب پاک پانی غالب آجائے یہاں تک کہ اس نجاست کے وجود کو زائل کر دے‘ تو وہ پانی زمین کو پاک کر دے گا

1399– إسناده صحيح . عمر بن عبد الواحد: ثقة، أخرج له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وباقي رجال السند رجاله رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 1/48 في الطهارة: باب ترك التوقيت في الماء ، و 1/175 في المياه: باب التوقيت في الماء ، عن دحيم عبد الرحمٰن بن ابراهيم، بهٰذا الإسناد، وتصحف فيه 1/175 محمد بن الوليد إلى عمرو .وقد ذكر ابن حجر في كتاب " النكت الظراف " 10/242، أن ابن حبان، أخرجه دون ذكر " الأوزاعي "، وهو وهم منه، كما يتبين من الإسناد المذكور هنا. وأخرجه أحمد 2/282، والبخاري (220) في الوضوء : باب صب الماء على البول في المسجد، و (6128) في الأدب: باب قوله صلى اللّٰه عليه وسلم: " يسروا ولا تعسروا "، والبيهقي في " السنن " 2/428 في الصلاة: باب طهارة الأرض من البول، من طرق عن الزهري، به، وصححه ابن خزيمة برقم (297) .وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/23، والحميدي (938) ، وأحمد 2/239، وأبو داوٗد (380) في الطهارة: باب الأرض يصيبها البول، والترمذي (147) في الطهارة: باب ما جاء في البول يصيب الأرض، والنسائي 3/14 في السهو: باب الكلام في الصلاة، وابن الجارود (141) في " المنتقى "، والبغوي في " شرح السنة " (291) من طرق عن سفيان بن عيينة، من الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وصححه ابن خزيمة برقم (298) . وتقدم برقم (985) في باب الأدعية، من طريق الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أبي هريرة، وسيعيده هنا برقم (1040) ، وسيورده المؤلف أيضًا برقم (1400) من طريق يونس عن الزهري بالإسناد المذكور هنا، وبرقم (1401) من حديث أنس بن مالك.

1400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَثَارَ اِلَيْهِ اُنَاسٌ لِيَقَعُوْا بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوا عَلٰى بَوْلِهٖ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، اَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ. (5: 8)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگ اس کی طرف لپکے تاکہ اس کی پٹائی کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کا ایک سجل (ڈول) بہا دینا تم لوگوں کو آسانی کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تمہیں تنگی کا شکار کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَعُوْهُ اَرَادَ بِهِ التَّرَفُّقَ لِتَعْلِيْمِهٖ مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَاَحْكَامِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ کے نبی کا یہ فرمان ''اسے چھوڑ دو''

اس سے مراد اس کے ساتھ نرمی کرنا ہے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کے دین کے احکام کے بارے میں ان چیزوں کی تعلیم دی جائے جس کا وہ علم نہیں رکھتا

1401 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1400- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد أورد المؤلف طرفه في باب الأدعية برقم (987) بالإسناد الذي ذكره هنا، لكن فيه " أبو سلمة بن عبد الرحمٰن " بدل " عبيد الله بن عبد الله ".

1401- إسناده حسن، فإن عكرمة بن عمار -وإن خرج له مسلم- لا يرقى إلى رتبة الصحيح. وأخرجه أبو الشيخ في " أخلاق النبي " ص 70، 71 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي الشيخ أخرجه البغوي في " شرح السنة " برقم (500). وأخرجه أبو عوانة 1/214 عن علي بن سهل البزاز، عن أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه أحمد 3/191، ومسلم (285) في الطهارة: باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات إذا حصلت في المسجد، وأبو عوانة 1/214، والبيهقي في " السنن " 2/412، 413 في الصلاة: باب نجاسة الأبوال والأرواث وما خرج من مخرج حي، من طرق عن عكرمة بن عمار، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (293). وأخرجه البخاري (219) في الوضوء: باب ترك النبيّ صلى الله عليه وسلم والناس الأعرابيّ حتى فرَغَ من بوله في المسجد، والبيهقي في " السنن " 2/428 من طريقين عن همام بن يحيى، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به. وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/33 (بدائع المنن)، وعبد الرزاق (1660)، وابن أبي شيبة 1/193، والحميدي (1196)، وأحمد 3/110 و114 و167، والبخاري (221) في الوضوء: باب صب الماء على البول في المسجد، ومسلم (284) (99) في الطهارة، والنسائي 1/47 و48 في الطهارة: باب ترك التوقيت في الماء، والترمذي (148) في الطهارة، وأبو عوانة

عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَعَدَ يَبُولُ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ مَهْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزْرِمُوْهُ، ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْخَلَاءِ، وَكَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ ذِكْرِ اللّٰهِ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. (5: 8)

۞۞ اسحاق بن عبداللہ اپنے چچا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی اندر آیا اور بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا رُکو رُکو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے پیشاب کرنے کے دوران اسے روکنے کی کوشش نہ کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: ان مساجد کے اندر گندگی اور قضائے حاجت کرنا مناسب نہیں ہے یا جو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ یا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي وَصَفْنَاهُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ اسْتِعْمَالِهِ مَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس دیہاتی کو مسجد میں

پیشاب کرنے سے منع کر دیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے لیکن آپ نے اس عمل کے بعد ایسا کیا تھا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1402 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَلِمُحَمَّدٍ، وَلَا تَغْفِرْ لِأَحَدٍ مَعَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا، ثُمَّ

1/213 و214 و215، والبيهقي في " السنن " 2/427، من طرق عن يحيى بن سعيد، عن أنس، به .وأخرجه أحمد 3/226، والبخاري (6025) في الأدب: باب الرفق في الأمر كله، ومسلم (284) (98) في الطهارة، والنسائي 1/47 في الطهارة، وابن ماجة (528) في الطهارة، وأبو عوانة 1/215، والبيهقي في " السنن " 2/427، 428 من طرق عن حماد بن زيد، عن ثابت البناني، عن أنس. وصححه ابن خزيمة برقم (296).

تَنَحَّى الْاَعْرَابِيُّ، فَبَالَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ اَنْ فَقِهَ فِي الْاِسْلَامِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ اِنَّمَا هُوَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ، وَلَا يُبَالُ فِيْهِ ، ثُمَّ دَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَاَفْرَغَهُ عَلَيْهِ . (5: 8)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس دیہاتی نے کہا: اے اللہ! تو میری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کردے اور ہمارے ساتھ کسی اور کی مغفرت نہ کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک کھلی چیز کو تنگ کر دیا ہے' پھر وہ دیہاتی ایک طرف ہٹا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا بعد میں جب اس دیہاتی کو اسلامی تعلیمات کا علم حاصل ہو گیا' تو اس نے یہ کہا: اللہ کے رسول نے اس سے یہ فرمایا تھا: یہ مساجد اللہ کا ذکر کرنے اور نماز ادا کرنے کے لئے ہیں۔ ان میں پیشاب نہ کیا جائے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر اس کے پیشاب پر بہا دیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ اَنَّ النِّعَالَ اِذَا وَطِئَتْ فِي الْاَذَى يُطَهِّرُهَا تَعْقِيبُ التُّرَابِ اِيَّاهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب جوتا کسی گندی چیز پر آ جائے' تو اس کے بعد آنے والی چیز (یعنی پاک مٹی) اسے پاک کر دیتی ہے

1403 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ فِي الْاَذَى، فَاِنَّ التُّرَابَ لَهَا طَهُوْرٌ . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے جوتے کے ذریعے گندگی کو روند دے' تو مٹی اس (جوتے پر لگنے والی گندگی) کو صاف کر دیتی ہے۔

1402- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/193 ومن طريقه ابن ماجة (529) في الطهارة، عن علي بن مسهر، وأحمد 2/503 عن يزيد، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (985) في باب الأدعية، من طريق علي بن خشرم، عن الفضل بن موسى، به، وسبق تخريجه هناك من طريقه.

1403- الوليد: هو ابن مزيد، ثقة ثبت، أخرج له أبو داوٗد والنسائي، وباقي رجال السند رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أبو داؤد (385) من ثلاثة طرق، ومن طريقه البغوي (300)، عن الأوزاعي، قال: أُنبئت أن سعيد بن أبي سعيد المَقْبُري حدَّث عن أبيه، عن أبي هريرة: أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم ...وأخرجه الحاكم 1/166، والبيهقي في " السنن " 2/430 من طريق العباس بن الوليد بن مزيد، أخبرني أبي، قال: سمعت الأوزاعي ... وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَوْزَاعِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا' وروہ اس بات کا قائل ہے (امام اوزاعی نے یہ روایت سعید مقبری سے نہیں سنی ہے)

1404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمُ الْاَذَى بِخُفَّيْهِ فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ. (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے موزوں کے ذریعے گندگی کو روند دے' تو مٹی انہیں صاف کر دیتی ہے''۔

1404- محمد بن كثير: هو الصنعاني، كثير الخطأ، ومع ذلك فقد صحح حديثه هذا المؤلفُ، وشيخُه ابن خزيمة وتلميذُه الحاكم. وأخرجه أبو داوُد (386)، وابن خزيمة (292)، والحاكم 1/166 والبيهقي في "السنن" 2/430، من طرق، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وله شاهدان صحيحان يتقوى بهما، الأول: من حديث أبي سعيد عند أحمد 3/20، وأبي داوُد (650)، والثاني: من حديث عائشة عند أبي داوُد (387).

21- بَابُ الْاِسْتِطَابَةِ

باب 21: استنجاء کرنا

ذِكْرُ الْاِسْتِنْجَاءِ لِلْمُحْدِثِ اِذَا اَرَادَ الْوُضُوءَ

بے وضو شخص جب وضو کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے استنجاء کرنے کا تذکرہ

1405 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ آدَمَ بْنِ اَبِي اِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ، فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ، فَاسْتَنْجَى بِهِ، وَمَسَحَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْاَرْضِ، فَغَسَلَهَا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِاِنَاءٍ فَتَوَضَّاَ. (5: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے میں ایک پیالے یا برتن میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا' آپ نے اس کے ذریعے استنجاء کیا پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر پھیرا اور اسے دھولیا پھر میں برتن میں (پانی لے کر) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وضو کیا۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْحَشَائِشَ

آدمی بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

1406 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ،

1405- إسناده ضعيف. شريك: هو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي القاضي، سَيِّىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه احمد 2/311، وأبو داؤد (45) في الطهارة: باب الرجل يدلك يده بالأرض إذا استنجى، والنسائيُّ 1/45 في الطهارة: باب دلك اليد بالأرض بعد الاستنجاء، وابنُ ماجة (358) في الطهارة، والبيهقي في " السنن " 1/106-107، والبغوي في " شرح السنة " (196) من طرق عن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/173 من طريق محمد بن يوسف، عن أبان بن عبد الله بن أبي حازم، عن مولى لأبي هريرة، عن أبي هريرة. ومولى أبي هريرة لا يعرَف. وأخرجه ابن ماجة (359)، والدارمي 1/174، وابن خزيمة (89) من طريقين، عن أبان بن عبد الله البجلي، عن إبراهيم بن جرير، عن أبيه جرير رضي الله عنه... وابراهيم بن جرير: قال غير واحد من الأئمة: لم يسمع من أبيه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوش مُحْتَضَرَةٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّدْخُلَ فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ . (1:104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْحَدِيثُ مَشْهُورٌ عَنْ شُعْبَةَ، وَسَعِيْدٍ جَمِيْعًا وَّهُوَ مَا تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (قضائے حاجت کے مقام پر) شیاطین حاضر ہوتے ہیں' تو جب کوئی شخص (قضائے حاجت کی جگہ) داخل ہونے لگے تو اسے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

''میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعبہ اور سعید دونوں کے حوالے سے یہ روایت مشہور ہے اور یہ وہ روایت ہے جسے نقل کرنے میں قتادہ منفرد ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ مِنَ التَّعَوُّذِ عِنْدَ اِرَادَتِهٖ دُخُولَ الْخَلَاءِ

آدمی بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت ''تعوذ'' کے کون سے کلمات پڑھے؟

1407 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ

1407- إسناده صحيح على شرط مسلم. القاسم الشيباني: هو القاسم بن عوف. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1، وأحمد 4/337، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (77) و (78)، وابن ماجة (296) في الطهارة، والطبراني (5100) و (5115)، والبيهقي في "السنن" 1/96، والخطيب في "تاريخه" 13/301 من طرق عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/187. وسيورده المؤلف برقم (1408) من طريق النضر بن أنس، عن زيد بن أرقم، وبرقم (1407) من حديث أنس بن مالك.

1407- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1، وأحمد 3/99، ومسلم (375)، عن هشيم بن بشير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/282، والبخاري (142) في الوضوء و (6322) في الدعوات، وأبو داوٗد (5)، والترمذي (5)، وابن الجارود في "المنتقى" (28)، وأبو عوانة 1/216، والبغوي في "شرح السنة" (186)، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/101، ومسلم (375)، والبخاري في "الأدب المفرد" (692)، وأبو داوٗد (4)، والترمذي (6)، والنسائي 1/20 في الطهارة، وفي "عمل اليوم والليلة" (74)، وابن ماجة (298)، وأبو عوانة 1/216، والدارمي 1/171، والبيهقي في "السنن" 1/95 من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، به. وقال الترمذي: حديث أنس أصح شيء في الباب وأحسن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1 من طريق عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وذكره المؤلف قبله وبعده من حديث زيد بن أرقم.

الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ . (5: 12)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ : جَمْعُ الذُّكُوْرِ وَالْإِنَاثِ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ، يُقَالُ لِلْوَاحِدِ مِنْ ذُكْرَانِ الشَّيَاطِيْنِ خَبِيْثٌ، وَالِاثْنَيْنِ خَبِيثَانِ، وَالثَّلَاثُ خَبَائِثِ، وَكَانَ يَعُوْذُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذُكْرَانِ الشَّيَاطِيْنِ وَإِنَاثِهِمْ، حَيْثُ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ جب آپ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) الخبث اور الخبائث یہ مذکر اور مونث شیاطین کی جمع ہیں۔ ایک مذکر شیطان کیلئے لفظ خبیث استعمال ہوتا ہے اور دو کے لئے خبیثان استعمال ہوتا ہے اور تین کیلئے خبائث استعمال ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذکر اور مؤنث دونوں طرح کے شیاطین سے پناہ مانگتے تھے اور یہ کہتے تھے:

''اے اللہ! میں مذکر اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَرَادَ دُخُوْلَ الْخَلَاءِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ مذکر شیاطین اور مونث شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگے

1408 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَاِذَا دَخَلَهَا اَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ، وَالْخَبَائِثِ . (1: 104)

1408 – تحرف في " الإحسان " إلى: " دخوله "، والتصويب من " التقاسيم والأنواع " 2/لوحة 29. (2) إسناده صحيح على شرط الشيخين سوى محمد بن عبد الأعلى، فلم يخرج له البخاري . وأخرجه الطيالسي 1/45، 46، وأحمد 4/369 و373، وأبو داؤد (6) ، والنسائي في " عمل اليوم والليلة " (75) ، وابن ماجة (296) ، والطبراني (5099) ، والبيهقي في " السنن " 1/96، والخطيب في " تاريخه " 4/287، وابن خزيمة في " صحيحه " (69) ، والحاكم في " المستدرك " 1/187 وصححه ووافقه الذهبي، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي أيضًا في " عمل اليوم والليلة " (76) عن مؤمل بن هشام، عن إسماعيل، عن ابن أبي عروبة، عن قتادة، به . وتقدم برقم (1406) من طريق القاسم الشيباني عن زيد بن أرقم، وبرقم (1407) من حديث أنس بن مالك.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْخُبُثُ جَمْعُ الذُّكُوْرِ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ، وَالْخَبَائِثُ جَمْعُ الْاِنَاثِ مِنْهُمْ، يُقَالُ خَبِيثٌ وَخَبِيثَانِ، وَخُبُثٌ وَخَبِيثَةٌ، وَخَبِيثَتَانِ وَخَبَائِثُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قضائے حاجت کے مقام پر شیاطین آ جاتے ہیں تو جب کوئی شخص وہاں جائے تو اسے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

اے اللہ! میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) خبث مذکر شیاطین کی جمع ہے اور خبائث مؤنث شیاطین کی جمع ہے یہ کہا جاتا ہے کہ:

خَبِيثٌ وَخَبِيثَانِ، وَخُبُثٌ وَخَبِيثَةٌ، وَخَبِيثَتَانِ وَخَبَائِثُ

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلنِّسَاءِ اَنْ يَّخْرُجْنَ اِلَى الصَّحَارِي لِلْبَرَازِ عِنْدَ عَدَمِ الْكُنُفِ فِيْ بُيُوتِهِنَّ

خواتین کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ گھروں میں بیت الخلاء نہ ہونے کی صورت میں قضائے حاجت کے لئے کھلی جگہ چلی جائیں

1409 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ امْرَاَةً جَسِيمَةً، وَكَانَتْ اِذَا خَرَجَتْ لِحَاجَتِهَا بِاللَّيْلِ اَشْرَفَتْ عَلَى النِّسَاءِ، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: انْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ فَاِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا اِذَا خَرَجْتِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ عَرْقٌ، فَمَا رَدَّ الْعَرْقَ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى فَرَغَ الْوَحْيُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ لَكُنَّ رُخْصَةً اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ . (27:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری رقم خاتون تھیں۔ وہ جب رات کے وقت قضائے حاجت کے لئے جاتی تھیں تو خواتین کے درمیان نمایاں ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا اور بولے: آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کیسی حالت میں باہر آئی ہیں۔ اللہ کی قسم! جب آپ باہر آتی ہیں تو ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی ہیں۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک بوٹی تھی۔ ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے واپس نہیں رکھا تھا یہاں تک کہ وحی مکمل ہوگئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم خواتین کے لئے یہ رخصت دی ہے تم قضائے حاجت کے لئے گھر سے باہر نکل سکتی ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِتَارِ لِمَنْ اَرَادَ الْبَرَازَ عِنْدَهُ

جو شخص قضائے حاجت کرنے کا ارادہ کرے اسے پردہ کرنے (یا کسی چیز کی اوٹ میں ہونے) کے حکم کا تذکرہ

1410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعْدِ الْخَيْرِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، وَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِىْ آدَمَ. (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"(استنجا کرتے ہوئے) جو شخص پتھر استعمال کرتا ہے اسے طاق تعداد میں استعمال کرنے چاہئیں اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اچھی بات ہے اور جو شخص قضائے حاجت کے لئے جائے اسے پردہ کر لینا چاہئے اگر اسے پردہ کرنے کے لئے صرف ریت کا ٹیلہ ملتا ہے (تو اس سے ہی پردہ کرنا چاہئے) کیونکہ شیطان اولاد آدم کی شرم گاہوں سے کھیلتا ہے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الْقُعُوْدِ عَلَى الْحَاجَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے قضائے حاجت کے وقت کون سی چیز کے ذریعے اوٹ کرنا مستحب ہے؟

1411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

1410- إسناده جيد. الطفاوي: هو محمد بن عبد الرحمٰن من شيوخ أحمد بن حنبل، وثقة ابن المديني، وقال أبو حاتم: صدوق إلا أنه يَهِمُ أحيانا، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال أبو زرعة: منكر الحديث، وأورد له ابن عدي عدة أحاديث، وقال: إنه لا بأس به. وله في البخاري ثلاثة أحاديث (2057) و (6416) و (6998)، وباقي رجاله على شرطهما. وهو في " صحيح " ابن خزيمة برقم (54). وأخرجه أحمد 6/56، والبخاري (147) في الوضوء و (4795) في التفسير، و (5237) في النكاح، ومسلم (2170) (17) في السلام من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (146) في الوضوء ومسلم (2170) (18) في السلام، من طريق عقيل بن خالد، عن الزهري، عن عروة بن الزبير، به. وأخرجه البخاري (6240) في الاستئذان، من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، عن عروة، به.

1411- إسناده ضعيف. وأخرجه أحمد 2/371، وابن ماجة (3498) في الطب: باب من اكتحل وترًا، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/122، والبيهقي في " السنن " 1/94 من طرق عن ثور بن يزيد، بهذا الإسناد. وعندهم جميعًا " أبو سعد الخير "، وفي رواية أحمد زيادة: " وكان من أصحاب عمر "، وتحرف " حصين " إلى " حسن " في " سنن " البيهقي. وأخرجه أبو داؤد (35) في الطهارة: باب الاستتار في الخلاء، والطحاوي 1/122 من طريق ثور بن يزيد، به. وعندهما: " أبو سعيد ". وأخرجه ابن ماجة (337) في الطهارة: باب الارتياد للغائط والبول، والدارمي 1/169-170 من طريق ثور بن يزيد، وفيهما: " أبو سعيد الخير ".

جَعْفَرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ هَدَفٌ اَوْ حَائِشُ نَخْلٍ . (5:8)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ کسی ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ میں قضائے حاجت کریں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِتَارِ الْمَرْءِ بِالْهَدَفِ اَوْ حَائِشِ النَّخْلِ اِذَا تَبَرَّزَ

آدمی کے لئے قضائے حاجت کے وقت کسی ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کے ذریعے پردہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1412 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي يَعْقُوبَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهُ وَاَرْدَفَنِي خَلْفَهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ كَانَ اَحَبَّ مَا تَبَرَّزَ اِلَيْهِ هَدَفٌ يَسْتَتِرُ بِهِ، اَوْ حَائِشُ نَخْلٍ، قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ . (1:4)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار ہوئے آپ نے مجھے بھی اپنے پیچھے بٹھالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ کسی ٹیلے کی اُوٹ میں قضائے حاجت کریں' یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ میں کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔

1412- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. محمد بن أبي يعقوب: هو مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ. وأخرجه أحمد 1/204 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (342) في الطهارة: باب ما يستتر به لقضاء الحاجة، وأبو داؤد (2549) في الجهاد: باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، وابن ماجة (340) في الطهارة: باب الارتياد للغائط والبول، والدارمي 1/170 و193، وأبو عوانة 1/197، والبيهقي في "السنن" 1/94 من طرق عن مهدي بن ميمون، به. (2) محمد بن عبد الكريم العبدي، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/136، وكذبه أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه 8/16. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 1/205 عن وهب بن جرير بهذا الإسناد -وتحرف فيه "جرير" إلى "جريج"- وإسناده صحيح على شرطهما غير الحسن بن سعد، فإنه من رجال مسلم. وانظر (1411).

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى نَفْيِ اِجَازَةِ دُخُولِ الْمَرْءِ الْخَلَاءَ بِشَيْءٍ فِيهِ ذِكْرُ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی قضائے حاجت کے مقام پر کوئی ایسی چیز نہیں لے جاسکتا جس میں اللہ کے نام والی کوئی چیز ہو

1413 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ . (5: 8)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ كَانَ يَضَعُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْخَلَاءَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اپنی انگوٹھی کو اتار دیا تھا

1414 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلُ سَطْرٌ، وَاللّٰهِ سَطْرٌ . (5: 8)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر نقش بنا ہوا تھا جو تین سطروں میں تھا لفظ محمد ایک سطر میں لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں۔

1413- إسناده ضعيف، رجاله رجال الشيخين إلا أنَّ ابن جريج قد عنعنَ وهو مدلس . هُدْبة: بضم أوله وسكون الدال بعدها موحدة، ويقال له: هذاب بالتثقيل وفتح أوله. وأخرجه الحاكم 1/187 ومن طريقه البيهقي في " السنن " 1/94، 95 عن أبي بكر ابن بالويه، عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن هُدْبَة بن خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (19) في الطهارة: باب الخاتم يكون فيه ذكر الله يدخل به الخلاء ، والترمذي في " سننه " (1746) في اللباس: باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، وفي " الشمائل " (88) ، والنسائي 8/178، وابن ماجة (303) في الطهارة: باب ذكر الله عز وجل على الخلاء ، والبيهقي في " السنن " 1/95 من طرق عن همام بن يحيى، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَوْلِ فِيْ طُرُقِ النَّاسِ وَاَفْنِيَتِهِمْ

لوگوں کے راستوں اوران کی عمارتوں کے قریب پیشاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1415 – (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ ، قَالُوْا: وَمَا اللَّعَّانَانِ؟ قَالَ: الَّذِىْ يَتَخَلّٰى فِىْ طُرُقِ النَّاسِ وَاَفْنِيَتِهِمْ . (2 :3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ لعنت کرنے والی دو چیزوں سے بچو لوگوں نے عرض کی: بہت زیادہ لعنت کرنے والی دو چیزیں کیا ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستے میں یا ان کے (گھروں کی) عمارت کے پاس قضائے حاجت کرے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ (وَاسْتِقْبَالِهَا) بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے یا رخ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1416 – (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ،عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوْا .

قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. (2 :11)

1415–وأخرجه ابن سعد في " الطبقات " 1/474، 475، والبخاري (3106) في فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم، وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه، و (5878) في اللباس: باب هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة أسطر ، والترمذي في " سننه " (1747) ، وفي " الشمائل " (86) ، وأبو الشيخ في " أخلاق النبي " ص 132، والبغوي (3136) من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد .وفي الباب عن أنس:" أن النبي صلى الله عليه وسلم صنع خاتمًا من وَرِق، فنقش فيه: محمد رسول الله ..." أخرجه عبد الرزاق في " المصنف " (19465) ، والبخاري (5872) ، ومسلم (2092) ، والنسائي 8/172–173، وأبو داؤد (4214) ، والترمذي في " الشمائل " (89) ، وابن سعد .1/475 وعن ابن عمر عند ابن أبي شيبة 8/463، والبخاري (5873) ، ومسلم (2091) (55) ، وأبي داؤد (4218) و (4219) و (4220) .

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے آئے' تو وہ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرے بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرے''۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم شام آئے' تو وہاں ہمیں ایسے بیت الخلاء ملے جو قبلہ کی سمت میں بنائے ہوئے تھے' تو ہم لوگ ان میں تھوڑا مُڑ کے بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

1417 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ، وَلَا غَائِطٍ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوْا

قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ، فَاِذَا مَرَاحِيضُ قَدْ صُنِعَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ النُّعْمَانُ: فَاِذَا مَرَافِيْقُ قَدْ صُنِعَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ: فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. (1: 28)

1416– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/372، ومسلم (269) في الطهارة: باب النهي عن التخلي في الطرق والظلال، وأبو داوُد (25) في الطهارة: باب المواضع التي نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ البول فيها، والبيهقي 1/97، والبغوي (191)، من طرق عن إسماعيل بن جعفر بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (67)، والحاكم 1/185–186.وأخرجه أبو عوانة 1/199 عن محمد بن يحيى، عن ابن أبي مريم، عن محمد بن جعفر، عن العلاء، به. وأخرجه ابن الجارود في " المنتقى " (33) من طريق ابن وهب، وأبو عوانة 1/194 من طريق يحيى بن صالح. ابن أبي السرى: محمد بن المتوكل –وإن كان كثير الأوهام– قد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/421، وأبو عوانة 1/199، والطبراني (3935) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/416 و417، والنسائي 1/23 في الطهارة: باب الأمر باستقبال الشرق أو الغرب عند الحاجة، من طريقين، عن معمر، به. وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/25، والحميدي (378)، والبخاري (394) في الصلاة: باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق، ومسلم (264) في الطهارة: باب الاستطابة، وأبو داوُد (9) في الطهارة، والترمذي (8) في الطهارة، والنسائي 1/22–23 في الطهارة، وأبو عوانة 1/199، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 4/232، والطبراني (3937)، والبيهقي في " السنن " 1/91، والبغوي (174)، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة برقم (57). وأخرجه ابن أبي شيبة 1/150، والبخاري (144)، وابن ماجة (318)، والطحاوي 4/232، وأبو عوانة 1/199، والطبراني (3936) و(3938) و(3939) و(3940) و(3941) و(3942) و(3943) و(3944) و(3945) و(3946) و(3947) و(3948) و(3973)، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مالك 1/193، ومن طريقه الشافعي 1/25–26، وأحمد 5/414، والنسائي 1/21–22، والطبراني (3931)، وابن أبي شيبة (1576)، وأخرجه من طريق إسحاق بن عبد الله، به: أحمد 5/415، والطبراني (3932) و(3933). وأخرجه الطبراني (3917)، وفي " الصغير " 1/200، والدارقطني 1/60، من طريق ورقاء، عن سعد بن سعيد، عن عمر بن ثابت، عن أبي أيوب ...وأخرجه الطحاوي 4/232، والطبراني (3921) من طريق إبراهيم بن سعد عن الزهري، عن عبد الرحمٰن بن يزيد بن جارية، عن أبي أيوب ...

1417– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ: شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوْا لَفْظَةُ اَمْرٍ تُسْتَعْمَلُ عَلٰى عُمُومِهِ فِيْ بَعْضِ الْاَعْمَالِ، وَقَدْ يَخُصُّهُ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قُصِدَ بِهِ الصَّحَارِى دُونَ الْكُنُفِ وَالْمَوَاضِعِ الْمَسْتُورَةِ . وَالتَّخْصِيصُ الثَّانِي الَّذِيْ هُوَ مِنَ الْاِجْمَاعِ اَنَّ مَنْ كَانَتْ قِبْلَتُهُ فِي الْمَشْرِقِ اَوْ فِي الْمَغْرِبِ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَسْتَقْبِلَهَا وَلَا يَسْتَدْبِرَهَا بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، لِاَنَّهَا قِبْلَتُهُ، وَاِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ اَوْ يَسْتَدْبِرَ ضِدَّ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ .

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرو"۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم شام آئے' تو وہاں ایسے بیت الخلاء تھے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے۔ نعمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں وہ ایسے بیت الخلاء تھے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' تو ہم (قبلہ سے) دوسری طرف منہ موڑ لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو" اس میں لفظی طور پر حکم دیا گیا ہے اور بعض اعمال میں اس کے عموم پر عمل کیا جائے گا' جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت اس کے حکم کو مخصوص کر دیتی ہے کہ یہ حکم صحرا سے تعلق رکھتا ہے۔ بیت الخلاء یا پوشیدہ مقامات اس حکم میں داخل نہیں ہیں اور دوسری تخصیص وہ ہے' جو اجماع سے ثابت ہوتی ہے کہ جس شخص کا قبلہ مشرق یا مغرب کی سمت ہو اس شخص پر لازم ہے کہ وہ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے اس طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے کیونکہ وہ اس کا قبلہ ہے اور آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی بجائے کسی دوسری طرف رخ یا پیٹھ کرے۔

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ يَخُصَّانِ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

ان دو تخصیصوں میں سے ایک کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کو خاص کرتے ہیں

1418 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَقِيتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَاِذَا اَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلٰى مَقْعَدَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ . (1: 28)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ آپ بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف رُخ کر کے اور شام کی طرف پیٹھ کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔

1419 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَوْثُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَدَعَا بِطَسْتٍ، وَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: اسْتُرِيْنِي، فَسَتَرَتْهُ، فَبَالَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يَّبُوْلَ اَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. (1:4)

غوث بن سلیمان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن حارث زبیدی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایک طشت منگوایا انہوں نے کنیز سے فرمایا تم میرے لئے پردہ کر دو۔ اس نے ان کے لئے پردہ کر دیا۔ انہوں نے اس طشت میں پیشاب کیا اور پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی شخص قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ نَاسِخٌ لِلزَّجْرِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت اس ممانعت کو منسوخ کرنے والی ہے' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

1418– إسناده صحيح . وأخرجه الطحاوي في " شرح معاني الآثار " 4/234 عن أحمد بن داوُد، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في " صحيحه " (59) عن محمد بن عبد الله المخزومي، عن أبي هشام المخزومي، عن وهيب، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/151 عن حفص بن غياث، وأحمد 2/41 عن يزيد بن هارون، والبخاري (149) في الوضوء : باب التبرز في البيوت، عن يعقوب بن إبراهيم؛ عن يزيد بن هارون، وابن ماجة (322) من طريق الأوزاعي ويزيد بن هارون، والدارمي 1/171 عن يزيد بن هارون، وأبو عوانة 1/201 من طريق سليمان بن بلال وأنس بن عياض، والدارقطني 1/61، والبغوي في " شرح السنة " (177) من طريق هشيم، والبيهقي في " السنن " 1/92 من طريق يزيد، كلهم عن يحيى بن سعيد، به. وسيورده المؤلف برقم (1421) من طريق مالك، عن يحيى بن سعيد، به، ويرد تخريجه من طريقه هناك . وأخرجه البخاري (148) في الوضوء، و (3102) في فرض الخمس، ومن طريقه البغوي (175) ، عن إبراهيم بن المنذر، عن أنس بن عياض، والترمذي (11) من طريق عبدة بن سليمان، وأبو عوانة 1/200 من طريق محمد بن بشر العبدي، وابن الجارود (30) من طريق عقبة بن خالد، والطبراني (13312) من طريق عبد الرزاق، والبغوي (177) من طريق يحيى القطان، ستتهم عن عبيد الله بن عمر، عن محمد بن يحيى بن حبان، به . وأخرجه أحمد 2/99 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن نافع، عن ابن عمر . وأخرجه أحمد 2/99 من طريق عبد الله بن عكرمة، عن رافع بن حنين، عن ابن عمر.

1420 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ اَوْ نَسْتَدْبِرَهَا بِفُرُوجِنَا اِذَا اَهْرَقْنَا الْمَاءَ، قَالَ: ثُمَّ رَاَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. (2: 11)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ جب ہم پانی انڈیلیں تو اپنی شرم گاہوں کے ہمراہ قبلہ کی طرف رُخ کریں یا پیشاب کریں (یعنی قضائے حاجت کرتے ہوئے ایسا کریں) راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے ایک سال پہلے آپ کو قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا بِالْغَائِطِ، وَالْبَوْلِ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الصَّحَارِي دُونَ الْكُنُفِ وَالْمَوَاضِعِ الْمَسْتُورَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت کا تعلق کھلی جگہ سے ہے یہ بیت الخلاء یا پوشیدہ مقامات سے متعلق نہیں ہیں

1421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: اِذَا قَعَدْتَ لِحَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ. (2: 11)

1420- إسناده صحيح. أبو الوليد: هو الطيالسي. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/151، وأحمد 4/190، 191، وابن ماجة (317)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/232، من طرق. وأخرجه من طرق، عن عبد الله بن الحارث بن جزء: أحمد 4/190، والطحاوي 4/232 و 233.

1421- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وأخرجه أحمد 3/360، وابن الجارود (31)، والدارقطني 1/58-59، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/234، والبيهقي في "السنن" 1/92 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/154، ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو داؤد (13)، والترمذي (9)، وابن ماجة (325)، عن محمد بن بشار، عن وَهْبِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (58).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھو تو قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو یا بیت المقدس کی طرف رُخ نہ کرو حالانکہ میں ایک مرتبہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَظَرِ اَحَدِ الْمُتَغَوِّطِيْنَ اِلٰى عَوْرَةِ صَاحِبِهٖ يُحَدِّثُهُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ پاخانہ کرنے والے دو افراد ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف دیکھیں اور وہ اس مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کریں

1422 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقْعُدِ الرَّجُلَانِ عَلَى الْغَائِطِ يَتَحَدَّثَانِ، يَرٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَوْرَةَ صَاحِبِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ. (3:2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آدمی اس طرح بیٹھ کر قضائے حاجت نہ کریں کہ وہ آپس میں بات چیت کر رہے ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھ رہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّبُوْلَ الْمَرْءُ وَهُوَ قَائِمٌ فِيْ غَيْرِ اَوْقَاتِ الضَّرُوْرَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی غیر ضروری طور پر کھڑا ہو کر پیشاب کرے

1422– إسناده صحيح. وأخرجه البغوي (176) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به. وهو في "الموطأ" 1/193–194 في القبلة: باب الرخصة لاستقبال القبلة لبول أو غائط. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/26، والبخاري (145) في الوضوء: باب من تبرز على لبنتين، وأبو داود (12) في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، والنسائي 1/23، 24 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك في البيوت، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/233، والبيهقي في "السنن" 1/92، والبغوي في "شرح السنة" (176). وقد تقدم برقم (1418) من طريق وهيب، عن يحيى بن سعيد، به. وسبق تخريجه من طريقه هنالك. (2) إسناده ضعيف. إسماعيل بن سنان: لم يوثقه غير المؤلف 6/39، وعكرمة بن عمار في روايته عن يحيى بن أبي كثير اضطراب، ويحيى مدلس، وقد عنعن، وعياض بن هلال –وبعضهم يقول: هلال بن عياض، وهو مرجوح–: مجهول. وأخرجه أحمد 3/36، وأبو داود (15) في الطهارة: باب كراهية الكلام عند الحاجة، وابن ماجة (342) في الطهارة: باب النهي عن الاجتماع على الخلاء والحديث عنده، والبيهقي 1/99–100 و100، والبغوي (190)، وابن خزيمة (71)، والحاكم 1/157 من طرق عن عكرمة بن عمار بهذا الإسناد.

1423 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْجَابِرٍ زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسَى الْفَرَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبُلْ قَائِمًا. (2: 108)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَخَافُ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ نَافِعٍ هٰذَا الْخَبَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ روایت ابن جریج نے نافع سے نہیں سنی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبُلْ قَائِمًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ہماری بیان کردہ تاویل صحیح ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''تم کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو'' (کے بارے میں)

1424 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1423- إسناده ضعيف لتدليس ابن جريج، وهو لم يسمعه من نافع، إنما سمعه من عبد الكريم بن أبي أمية. وأخرجه ابن ماجة (308) في الطهارة: باب في البول قاعدًا، والبيهقي في " السنن " 1/202، والحاكم في " المستدرك " 1/185 من طريق ابن جريج عن عبد الكريم بن أبي أمية، عن نافع، عن ابن عمر، عن عمر قال: رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبول قائمًا، فقال: " يا عمر، لا تَبُلْ قائمًا."

1424- إسناده صحيح على شرطهما. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه البخاري (224) في الوضوء: باب البول قائمًا وقاعدًا، عن آدم، وأبو داوُد (23) في الطهارة عن حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم، والنسائي 1/25 في الطهارة، عن مؤمل بن هشام، عن إسماعيل، والخطيب 5/11، 12 من طريق الأسود بن عامر، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (751)، والحميدي (442)، وأبو نعيم في " الحلية " 4/111، والبغوي في " شرح السنة " (193) من طريق سفيان الثوري، وابنُ أبي شيبة 1/123، والترمذي (13) من طريق وكيع، وأحمد 5/382 عن هشيم و402 عن يحيى بن سعيد، ومسلم (273) (73) من طريق أبي خيثمة، والنسائي 1/19، وابن الجارود (36) من طريق عيسى بن يونس، وابن ماجة (305) من طريق شريك وهشيم ووكيع، والدارمي 1/171، والبيهقي 1/100 من طريق جعفر بن عون، وأبو عوانة 1/197، 198 من طريق وكيع وأبي معاوية ويحيى بن عيسى الرملي وسفيان بن عيينة، والخطيب 5/11، 12 من طريق الحسن بن صالح ومحمد بن طلحة، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (61). وسيورده المؤلف أيضًا بالأرقام (1425) و (1427) و (1428) من طرق أخرى عن الأعمش، وبرقم (1429) من طريق منصور، عن أبي وائل، به، ويرد تخريجه من طريق منصور في موضعه. وأخرجه أحمد 5/394 من طريق يونس بن إسحاق، عن أبي إسحاق، عن نهيك عن عبد الله السلولي، عن حذيفة. وأخرجه الخطيب 8/180 من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي ظبيان، عن حذيفة.

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. (108:2)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔

1425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: عَدَمُ السَّبَبِ فِيْ هٰذَا الْفِعْلِ هُوَ عَدَمُ الْاِمْكَانِ، وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى السُّبَاطَةَ وَهِيَ الْمَزْبَلَةُ، فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ فَلَمْ يَتَهَيَّاْ لَهُ الْاِمْكَانُ، لِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا قَعَدَ يَبُوْلُ عَلٰى شَيْءٍ مُرْتَفِعٍ عَنْهُ رُبَّمَا تَفَشَّى الْبَوْلُ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَمِنْ اَجْلِ عَدَمِ اِمْكَانِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ لِحَاجَتِهِ بَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے۔ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس فعل میں سبب کا نہ ہونا۔ امکان کا نہ ہونا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے جو گندگی تھی۔ آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا لیکن (وہاں بیٹھ کر پیشاب کرنا) بھی ممکن نہیں تھا کیونکہ جب آدمی کسی ایسی جگہ بیٹھ کر پیشاب کرتا ہے جو کچھ بلند ہو تو پیشاب پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور آدمی کی طرف واپس آ سکتا ہے تو قضائے حاجت کیلئے بیٹھنے کیلئے ممکن نہ ہونے کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا۔

1426 - حَدَّثَنَا اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ،

1426- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه أبو داوُد (23) عن مُسَدَّد، وابن خزيمة في "صحيحه" (61) عن أحمد بن عبدة الضبي، كلاهما عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر (1424). (2) حُكَيمة بنت أميمة لم يوثقها غير المؤلف 4/195، وما روى عنها غير ابن جريج، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داوُد (24) في الطهارة: باب في الرجل يبول في الليل في الإناء، ثم يضعه عنده، ومن طريقه البغوي (194) عن محمد بن عيسى، والنسائي 1/31 في الطهارة: باب البول في الإناء عن أيوب بن محمد الوزان، والبيهقي 1/99 من طريق محمد بن الفرج الأزرق، والطبراني في "الكبير" 14/ (477) كلهم عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/167، ووافقه الذهبي. وحسنه النووي وابن حجر وغيرهما، وله شاهد عند النسائي 1/32-33 من حديث عائشة.

بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عِيدَانٍ، ثُمَّ يُوضَعُ تَحْتَ سَرِيرِهِ.

حکیمہ بنت امیمہ اپنی والدہ سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی سے بنے ہوئے پیالے میں پیشاب کیا کرتے تھے۔ اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ دُنُوِّ الْمَرْءِ مِنَ الْبَائِلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَشِمُهُ

آدمی کے لئے پیشاب کرنے والے شخص کے قریب ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ شخص اس سے شرم محسوس نہ کرے

1427 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى صِرْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ وَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. (2:4)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ میں آپ کے قریب ہوا یہاں تک کہ آپ کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے آپ پر پانی انڈیلا تو آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُذَيْفَةَ اِنَّمَا دَنَا مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْحَالَةِ بِاَمْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے تذکرہ کا بیان کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے قریب ہوئے تھے

1428 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

1428- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، وقد تقدم برقم (1424) من طريق شعبة، عن الأعمش، به، وسبق تخريجه هناك. (2) عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد الرحمٰن البجلي، قال المؤلف في " الثقات " 8/380: من أهل حران، كنيته أبو عثمان، يروى عن زهير بن معاوية، وموسى بن أعين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين. وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وتقدم برقم (1424) من طريق شعبة، عن الأعمش، بهذا الإسناد، وأوردتُ تخريجه هناك.

عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَتَنَحَّيْتُ، فَدَعَانِيْ فَقَالَ: اُدْنُ فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. (4: 2)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا آپ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں ایک طرف ہٹنے لگا تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا قریب ہو جاؤ میں قریب ہوا اور آپ کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا پھر آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان اعمش نامی راوی منفرد ہے۔

1429 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ مُوْسٰى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ، وَيَقُوْلُ: اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هٰذَا التَّشْدِيْدَ، لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰى، فَاَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ، فَبَالَ، قَالَ: فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ، فَاَشَارَ اِلَيَّ، فَجِئْتُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰى فَرَغَ. (4: 2)

ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کے معاملے میں نہایت سختی کیا کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے: بنی اسرائیل میں سے اگر کسی شخص کی کھال پر پیشاب لگ جاتا تھا تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ دیا کرتا تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ تمہارے صاحب (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اس

1429- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (225) في الوضوء: باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط، عن عثمان بن أبي شيبة، ومسلم (273) (74) في الطهارة: باب المسح على الخفين عن يحيى بن يحيى التميمي، والبيهقي في "السنن" 1/100 من طريق عثمان بن أبي شيبة، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (52) عن زياد بن أيوب، عن جرير، به. وأخرجه الطيالسي 1/45 عن شعبة، عن منصور، بهذا الإسناد، ومن طريق الطيالسي أخرجه أبو عوانة 1/197، والبيهقي في "السنن" 1/101. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/122 عن غندر، وأحمد 5/402، والنسائي 1/25 من طريق محمد بن جعفر، والبخاري (2471) في المظالم: باب الوقوف والبول عند سباطة قوم، عن سليمان بن حرب، والخطيب 11/311، وأبو نعيم 8/316 من طريق عبد الكريم بن روح، كلهم عن شعبة، عن منصور، به. وأخرجه أبو نعيم 4/111 من طريق سفيان، عن منصور، به. وتقدم تخريجه برقم (1424) من طريق الأعمش، عن أبي وائل، به.

معاملے میں اتنی سختی نہ کرتے' کیونکہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھے چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے پیچھے کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح تم میں سے کوئی ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔ آپ نے پیشاب کیا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ کے لئے پردہ کیا' تو آپ نے میری طرف اشارہ کیا۔ میں آگے آیا اور پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا' یہاں تک کہ آپ اس سے فارغ ہو گئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ حُذَيْفَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے' یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1430 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَكَذِّبْهُ، اَنَا رَاَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا. (2:4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ حُذَيْفَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ، لَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ حُذَيْفَةَ رَاَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ قَائِمًا عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، وَهِيَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَقَدْ اَبَنَّا السَّبَبَ فِيْ فِعْلِهٖ ذٰلِكَ، وَعَائِشَةُ لَمْ تَكُنْ مَعَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، اِنَّمَا كَانَتْ تَرَاهُ فِي الْبُيُوتِ يَبُولُ قَاعِدًا، فَحَكَتْ مَا رَاَتْ، وَاَخْبَرَ حُذَيْفَةُ بِمَا عَايَنَ، وَقَوْلُ عَائِشَةَ فَكَذِّبْهُ، اَرَادَتْ: فَخَطِّئْهُ، اِذِ الْعَرَبُ تُسَمِّي الْخَطَاَ كَذِبًا.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے' تو تم اسے جھوٹا قرار دو کیوں کہ میں نے آپ کو ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ یہ سمجھا کہ یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ حالانکہ ایسا

1430– شريك: وهو ابن عبد الله القاضي –وإن كان سيِّىء الحفظ– قد توبع، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه الطيالسي 1/45، وابن أبي شيبة 1/123، 124، والترمذي (12) في الطهارة: باب ما جاء في النهي عن البول قائمًا، والنسائي 1/26 في الطهارة: باب البول في البيت جالسًا، وابن ماجة (307) في الطهارة: باب في البول قاعدًا، من طرق عن شريك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/192 و213، وأبو عوانة 1/198، والبيهقي في " السنن " 1/101 من طرق عن سفيان، عن المقدام بن شريح، به، بلفظ " ما بال رسول الله صلى الله عليه وسلم قائمًا منذ أنزل عليه القرآن ." وهذا إسناد صحيح .وأخرجه البيهقي أيضًا 1/101، 102 من طريق عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل عن المقدام بن شريح، به.

نہیں ہے کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پاس کچرے کے ڈھیر کے پاس پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ مدینہ منورہ کے کنارے کی بات ہے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا سبب بیان کر دیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے وہ چیز بیان کی ہے جو انہوں نے دیکھی ہے مگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ بات بیان کی ہے جو انہوں نے دیکھی ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان کہ "تم اس شخص کو جھوٹا قرار دو"۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ تم اسے غلط قرار دو کیونکہ بعض اوقات عرب لفظ غلطی کیلئے لفظ کذب استعمال کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ وَالْعَظْمِ

مینگنی اور ہڈی سے استنجاء کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1431 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلَا يَسْتَنْجِ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ، وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، وَيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثَةِ وَالرِّمَّةِ. (2: 3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں تمہارے لئے باپ کی جگہ ہوں میں تمہاری تعلیم و تربیت کرتا ہوں جب تم قضائے حاجت کے لئے آؤ تو قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرو اور کوئی شخص دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجا نہ کرے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں کے ذریعے استنجا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور آپ مینگنی اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کرتے تھے۔

1431– إسناده حسن من أجل ابن عجلان، واسمه محمد. وأخرجه الطحاوي 1/121 و123 من طريق عفان، عن وهيب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/24–25، والحميدي (988)، وأحمد 2/247، وابن ماجة (313) في الطهارة: باب الاستجمار بالحجارة والنهي عن الروث والرمة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/123، وأبو عوانة 1/200، والبيهقي في "السنن" 1/102، والبغوي (173) من طرق عن سفيان بن عيينة، عن ابن عجلان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/250، وأبو داوٗد (8) في الطهارة: باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة، والنسائي 1/38 في الطهارة: باب النهي عن الاستطابة بالروث، وابن ماجة (312) باب كراهة مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين، والدارمي 1/172، 173 في الوضوء وأبو عوانة 1/200، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/123 و4/233، والبيهقي في "السنن" 1/112 من طرق عن ابن عجلان، به. وأخرجه مختصرًا مسلم (265) في الطهارة: باب الاستطابة، وأبو عوانة 1/200، والبيهقي 1/102 من طريق يزيد بن زريع، حدثنا روح، عن سُهيل، عن القعقاع، به.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زَجَرَ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ وَالرَّوْثِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1432 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَقَالَ عَلْقَمَةُ: أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَفَقَدْنَاهُ، فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، فَقُلْنَا: اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ. قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ، فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَقَالَ: أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا، فَأَرَانَا نِيرَانَهُمْ، وَسَأَلُوهُ الزَّادَ، فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرٍ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَسْتَنْجُوا بِالْعَظْمِ، وَلَا بِالْبَعْرِ، فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ. (3:2)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا: کیا جنات سے ملاقات کی رات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ تو علقمہ نے بتایا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا جنوں سے ملاقات کی رات آپ میں سے کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ تو انہوں نے بتایا جی نہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات موجود تھے۔ ہم نے آپ کو غیر موجود پایا ہم نے گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں آپ کو تلاش کیا ہم نے یہ سوچا شاید آپ کو چپکے سے یا دھوکے کے ساتھ شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہماری وہ رات ایسے تھی جیسے کسی قوم نے سب سے زیادہ بری رات بسر کی ہو۔ جب صبح کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف سے تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو غیر موجود پایا۔ ہم نے آپ کو تلاش

1432- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة. وصححه ابنُ خزيمة (82) عن زياد بن أيوب، عن ابن أبي زائدة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/47، وابن أبي شيبة 1/155، ومسلم (450) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن، وأبو داوُد (85) مختصرًا، والترمذي (18) في الطهارة: باب ما جاء في كراهية ما يُستنجى منه، و (4258) في التفسير: باب ومن سورة الأحقاف، وأبو عوانة 1/219، والبيهقي في "السنن" 1/108-109، وفي "دلائل النبوة" 2/229، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/112، والبغوي في "شرح السنة" (178) من طرق عن داوُد بن أبي هند، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (82) وسقط لفظ "ابن مسعود" من مطبوع ابن أبي شيبة. وأخرجه أبو داوُد (39) ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (180)

کیا آپ ہمیں نہیں ملے تو ہم نے اس طرح رات بسر کی جس طرح کسی قوم نے انتہائی بری حالت میں بسر کی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جنوں کی طرف سے ایک نمائندہ آیا تھا میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر گئے اور آپ نے ہمیں ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زادراہ کی درخواست کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا ذکر کر دیا جائے وہ تمہارے ہاتھوں میں جب آئے گی اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوا ہوگا' اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کا چارا ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہم سے) فرمایا: تم لوگ ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجا نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی خوراک ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ

آدمی کا اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو چھونے کی ممانعت کا تذکرہ

1433 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَطَّانُ، بِتِنِّيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ. (2: 3)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو چھوئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زَجَرَ عَنْهُ عِنْدَ مَسْحِ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ اِذَا بَالَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے' جب آدمی پیشاب کرتے ہوئے شرم گاہ پر ہاتھ پھیرے

1434 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ:

1434- رجاله ثقات إلا أن أبا الزبير -واسمه: محمد بن مسلم بن تدرس- مدلس وقد عنعن، ويشهد له حديث أبي قتادة الآتي. ومحمد بن إشكاب: هو محمد بن الحسين بن إبراهيم العامري البغدادي الحافظ. والحديث بأطول مما هنا نسبه السيوطي في "الجامع الصغير" للنسائي، ولم أجده في المطبوع ولا في "التحفة." (2) إسناده صحيح. عبد الرحمٰن بن ابراهيم: هو العثماني مولاهم الدمشقي الملقب بدُحَيْم، ثقة، حافظ، أخرج له البخاري. وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجة (310) في الطهارة: باب كراهة مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/220 عن أحمد بن محمد بن عثمان الثقفي، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/300 عن أبي المغيرة، والبخاري (154)

حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ، وَلَا يَسْتَنْجِيْ بِيَمِيْنِهٖ. (3:2)

عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجا کرے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ لِمَنْ اَرَادَهٗ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی استنجاء کرنے لگے تو اپنے بائیں ہاتھ سے استنجاء کرے

1435 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ، وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ. (3:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ الْاِسْتِجْمَارَ اَنْ يَّجْعَلَهٗ وِتْرًا

جو شخص استنجاء کرتے ہوئے (ڈھیلے سے استنجاء کرنے کا ارادہ کرے) اسے یہ حکم ہونا کہ وہ طاق تعداد میں انہیں استعمال کرے

(بقیه تخریج 1434) فی الوضوء: باب لا یمسك ذکره بیمینه إذا بال، عن محمد بن یوسف، وابن ماجة (310) من طریق عبد الحمید بن حبیب بن أبی العشرین، ثلاثتهم عن الأوزاعی، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزیمة برقم (79) من طریق ابن المبارك وعمرو بن أبی سلمة، عن الأوزاعی، به .وأخرجه الحمیدی (428)، وأحمد 4/383 و5/295 و296 و309، 310 و311، والبخاری (153) فی الوضوء: باب النهی عن الاستنجاء بالیمین، و (5630) فی الأشربة: باب النهی عن التنفس فی الإناء، ومسلم (267) فی الطهارة، وأبو داؤد (31) فی الطهارة، والترمذی (15)، والنسائی 1/25 و43 و44، وأبو عوانة 1/220 و221، والبیهقی فی "السنن" 1/112، والبغوی فی "شرح السنة" (181) من طرق عن یحیی بن أبی کثیر، به، وصححه ابن خزیمة برقم (78).

1436 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاسْتَنْثِرْ، وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ . (1: 78)

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم وضو کرو' تو ناک میں بھی پانی ڈالا کرو اور جب تم (استنجا کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرو' تو طاق تعداد میں کرو''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1437 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيَى اَبُو السَّرِيِّ، بِنَصِيبِينَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، اَمَا تَرَى السَّمَاوَاتِ سَبْعًا، وَالْاَيَّامَ سَبْعًا، وَالطَّوَافَ؟ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ . (1: 78)

1436 - إسناده حسن، وقد تقدم برقم (1431) من طريق وهيب، عن ابن عجلان، به، بأطول مما هنا . (2) إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه الحميدي (856)، والطبراني (3607) و (6313) و (6314) و (6316) من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/339 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، به .وأخرجه أحمد 4/340، والطبراني (6306) من طريق عبد الرزاق، عن معمر والثوري، به .وأخرجه أحمد 4/313 عن جرير بن عبد الحميد، عن سفيان، عن هلال، به . سقط منه منصور بين سفيان وهلال . وأخرجه أحمد 4/339 عن سفيان بن عيينة، عن منصور، به .وأخرجه الطيالسي 1/47، وابن أبي شيبة 1/27، والترمذي (27) في الطهارة: باب ما جاء في المضمضة والاستنشاق، والنسائي 1/41 في الطهارة: باب الرخصة في الاستطابة بحجر واحد، و 67 باب الأمر بالاستنثار، وابن ماجة (406) في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/121، والخطيب في " تاريخه " 1/286، والطبراني (6309) و (6310) و (6311) و (6312) و (6315) من طرق عن منصور، به.

1437 - أبو عامر الخزاز: اسمه صالح بن رستم المزني، مختلف فيه، وهو من رجال مسلم، وثقه أبو داؤد وغيره، وروى عباس، عن يحيى بن معين: ضعيف، وكذا ضعفه أبو حاتم، وقال ابن عدي: لم أر له حديثًا منكرًا جدًا، وقال ابن أبي شيبة: سألت ابن المديني عنه، فقال: كان يحدث عن ابن أبي مليكة، كان ضعيفًا، ليس بشيء . قال الإمام الذهبي في " ميزان الاعتدال " 2/294: وهو كما قال أحمد بن حنبل: صالح الحديث. وباقي رجاله ثقات .وأخرجه البزار (239) عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 1/158 ومن طريقه البيهقي في " السنن " 1/104 عن عبد الله بن الحسين، عن الحارث بن أبي أسامة، عن روح بن عبادة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (77)، والحاكم، فتعقبه الذهبي بقوله: منكر، والحارث ليس بعمدة. وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " 1/211، وقال: رواه البزار، والطبراني في " الأوسط "، ورجاله رجال الصحيح .وفي الباب عن جابر عند أبي عوانة 1/219.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص پتھر استعمال کرے تو طاق تعداد میں کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے وہ طاق کو پسند کرتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں ہے۔ آسمان سات ہیں دن سات ہیں طواف (کے چکر) سات ہیں''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھی کچھ چیزوں کا تذکرہ کیا۔

1438 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلَانِ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ (1: 52)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: الْاِسْتِنْثَارُ هُوَ اِخْرَاجُ الْمَاءِ مِنَ الْاَنْفِ، وَالِاسْتِنْشَاقُ: اِدْخَالُهُ فِيْهِ، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ اَرَادَ فَلْيَسْتَنْشِقْ، فَاَوْقَعَ اسْمَ الْبِدَايَةِ الَّذِيْ هُوَ الْاِسْتِنْشَاقُ عَلَى النِّهَايَةِ الَّذِيْ هُوَ الْاِسْتِنْثَارُ، لِاَنَّهُ لَا يُوجَدُ الْاِسْتِنْثَارُ اِلَّا بِتَقَدُّمِ الْاِسْتِنْشَاقِ لَهُ، وَالِاسْتِجْمَارُ هُوَ الْاِسْتِطَابَةُ، وَهُوَ اِزَالَةُ النَّجَاسَةِ عَنِ الْمَخْرَجَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص وضو کرے اسے ناک میں پانی ڈالنا چاہئے اور جو شخص پتھر استعمال کرے اسے طاق تعداد میں کرنے چاہئیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ استنثار سے مراد ناک سے پانی کو باہر نکالنا ہے اور استنشاق سے مراد ناک میں پانی کو داخل کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جو شخص وضو کرے اسے استنثار کرنا چاہئے اس سے مراد یہ ہے کہ اسے استنشاق کرنا چاہئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں آغاز کے لفظ استنشاق کو اختتام کیلئے استعمال کیا ہے جو استنثار ہے کیونکہ استنثار صرف اس وقت پایا جاتا ہے جب اس سے پہلے استنشاق موجود ہو اور استجمار سے مراد پاکیزگی حاصل کرنا یعنی دونوں مخرجوں سے نجاست کو زائل کرنا ہے۔

1438- إسناده صحيح على شرط مسلم؛ وأخرجه مسلم (237) في الطهارة: باب الإيتار في الاستنثار والاستجمار، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (75)، عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 2/401 و518، والبخاري (161) في الوضوء: باب الاستنثار في الوضوء ومسلم (237)، وابن خزيمة (75)؛ من طرق عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه مالك 1/19 في الطهارة: باب العمل في الوضوء عن الزهري، به. ومن طريق مالك أخرجه: ابن أبي شيبة 1/27، وأحمد 2/236 و277، ومسلم (237) (22)، والنسائي 1/66-67 في الطهارة: باب الأمر بالاستنثار، وابن ماجة (409) في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، والطحاوي 1/120 و121، والبغوي (211)، والبيهقي في "السنن" 1/103، وصححه ابن خزيمة برقم (75) أيضًا. وأخرجه أحمد 2/308 من طريق معمر، والدارمي 1/178، والطحاوي 1/120 من طريق ابن إسحاق، والطبراني في "الصغير" 1/49 من طريق عبيد الله بن عمر بن حفص، ثلاثتهم عن الزهري، به.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ اللَّفْظَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جو گزشتہ الفاظ کے بارے میں ہے

1439 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلِ الْمَاءَ فِىْ اَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ . (1: 52)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص وضو کرے تو اسے اپنی ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا چاہئے اور جو شخص پتھر استعمال کرے اسے طاق تعداد میں کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِطَابَةِ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لِمَنْ اَرَادَهُ

جو شخص پتھر استعمال کرنے کا ارادہ کرے اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1440 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ اَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنِى ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، فَاِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِهِ، وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، وَيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثِ، وَالرِّمَّةِ . (1: 90)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہارے لئے والد کی جگہ ہوں جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرے اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجانہ کرے''۔

1439- إسناده صحيح، وأخرجه أبو داؤد (140) في الطهارة: باب في الاستنثار، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهٰذا الإسناد، دون لفظ " ومن استجمر فليوتر "، وهو في " الموطأ " 1/19 في الطهارة: باب العمل في الوضوء ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/278، والبخاري (162) في الوضوء : باب الاستجمار وترًا، والنسائي 1/65-66 في الطهارة: باب اتخاذ الاستنشاق، والطحاوي 1/120، والبغوي (210) .وأخرجه الحميدي (957) ، وأحمد 2/242 و463، ومسلم (237) (20) ، والنسائي 1/65 في الطهارة، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، به .وأخرجه أحمد 2/315 مختصرًا، ومسلم (237) (21) عن محمد بن رافع، كلاهما عن عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هريرة.

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیتے تھے۔ آپ مینگنی اور بوسیدہ ہڈی (کے ذریعے استنجا کرنے) سے منع کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مَسِّ الْمَاءِ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنَ الْخَلَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ بیت الخلاء سے باہر آ کر پانی استعمال کرے

1441 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ، وَلَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ اِلَّا مَسَّ مَاءً . (5: 8)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ذوالحج کے ابتدائی) دس دنوں میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ جب بھی قضائے حاجت کر کے تشریف لاتے تھے تو پانی استعمال کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَسَّ الْمَاءِ الَّذِي فِي خَبَرِ عَائِشَةَ اِنَّمَا هُوَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں ''پانی استعمال کرنا'' سے مراد پانی سے استنجاء کرنا ہے

1442 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي مُعَاذٍ وَّهُوَ

1441- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/250، والنسائي 1/38 عن يعقوب بن إبراهيم، وابن خزيمة (80) عن محمد بن بشار، والبيهقي 1/112 من طريق محمد بن أبي بكر، أربعتهم عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (1431).

1442- إسناده ضعيف لضعف يحيى بن طلحة اليربوعي، قال النسائي: ليس بشيء . وذكره المؤلف في " الثقات " 9/264، وقال: وكان يُغْرِبُ .وأخرج القسم الأول منه ابن أبي شيبة 3/41، ومسلم (1176)، والترمذي (756)، وأبو داوُد (2439)، والبغوي (1793) وأخرجه ابن ماجة (1729) من طريق هناد بن السري، عن أبي الأحوص، عن منصور، عن إبراهيم، به.والمراد بالعشر هنا: الأيام التسعة من أول ذي الحجة . وانظر " شرح مسلم " 8/71-72.وأخرج القسم الثاني منه ابن أبي شيبة 1/153 عن جرير، عن منصور، عن إبراهيمَ، قال: بلغني أنَّ رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يدخل الخلاء إلا توضأ أومسح ماء . وانظر الحديث الآتي. (2) إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري (150) في الوضوء : باب الاستنجاء بالماء ، عن أبي الوليد الطيالسي، هشام بن عبد الملك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابو داوُد الطيالسي 1/48 ومن طريقه أبو عوانة 1/221، والبيهقي في " السنن " 1/105، عن شعبة، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/152، وأحمد 3/203 و259 و284، والبخاري (151) في الوضوء : باب من حمل معه الماء لطهوره، و (152) باب حمل العَنَزَةَ مع الماء في الاستنجاء ، و (500) في الصلاة: باب الصلاة إلى العَنَزَة، ومسلم (271) في الطهارة: باب الاستنجاء بالماء من التبرز، والنسائي 1/42 في الطهارة: باب الاستنجاء بالماء ، والدارمي 1/173، وأبو عوانة 1/195 و 221، والبغوي في " شرح السنة " (195) من طرق، عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (85) و

عَطَاءُ بْنُ اَبِي مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ حَاجَتِهٖ اَجِيْءُ اَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَيَسْتَنْجِي بِهٖ. (5: 8)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کر کے باہر تشریف لائے تو میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا برتن میں پانی رکھ کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے استنجا کیا۔

1443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ، فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَفْعَلُهُ. (5: 8)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (خواتین سے) فرمایا: تم اپنے شوہروں کو کہو کہ وہ پانی کے ذریعے استنجا کیا کریں کیونکہ مجھے اس حوالے سے ان سے (بات کرتے ہوئے) شرم آتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ مِنَ الْخَلَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ بیت الخلاء سے باہر آ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

1444 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ:

(بقيه تخريج 1442)(86) و (87). وأخرجه أحمد 3/112، ومن طريقه أبو عوانة 1/196 و221، وأخرجه البخاري (217) في الوضوء: باب ما جاء في غسل البول، وابن خزيمة (84)، عن يعقوب بن إبراهيم، ومسلم (271) (71) في الطهارة، عن زهير بن حرب وأبي كريب، أربعتهم عن إسماعيل ابن علية، عن روح بن القاسم، عن عطاء، به. وأخرجه مسلم (270) عن يحيى بن يحيى، وأبو داؤد (43) في الطهارة: باب الاستنجاء بالماء، ومن طريقه أبو عوانة 1/195 عن وهب بن بقية.

1444- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي (19) في الطهارة: باب ما جاء في الاستنجاء بالماء، والنسائي 1/42-43 في الطهارة: باب الاستنجاء بالماء، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/152، والبيهقي في "السنن" 1/105-106، من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد 6/113 و114 من طريق أبان، كلاهما عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 6/113 عن يونس، عن أبان، عن يزيد الرشك، عن معاذة، به. (3) إسناده حسن. يوسف بن أبي بردة، ذكره المؤلف في "الثقات" 7/638 ووثقه العجلي ص 485، والذهبي في "الكاشف" 3/297، وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 1/2، ومن طريقه ابن ماجة (300) في الطهارة: باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، عن يحيى بن أبي بكير، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (79)، ومن طريقه ابن السني (22)، عن أحمد بن نصر، عن يحيى بن أبي بكير، به. وصححه ابن خزيمة برقم (90) ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/97، عن محمد بن المثنى، عن يحيى بن أبي بكير، به.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: غُفْرَانَكَ. (5: 12)

یوسف بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ پڑھتے تھے غفرانک (یعنی میں تجھ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا بَالَ بِاللَّيْلِ وَاَرَادَ النَّوْمَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ لِوِرْدِهِ اَنْ يَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب وہ رات کے وقت پیشاب کرے اور اپنے معمول کے نوافل ادا کرنے سے پہلے دوبارہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ استنجاء کرنے کے بعد اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھولے

1445 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى خَتٌّ، - وَكَانَ كَخَيْرِ

(بقيه تخريج 1444) وأخرجه أحمد 6/155، وأبو داؤد (30) في الطهارة، وابن الجارود (42)، والبغوي في " شرح السنة " (188)، من طريق هاشم بن القاسم، والبخاري في " الأدب المفرد " (693)، والترمذي (7) في الطهارة، والدارمي 1/174، من طريق مالك بن إسماعيل، والحاكم 1/185، والبيهقي في "السنن" 1/97، من طريق عبيد الله بن موسى، ثلاثتهم عن إسرائيل بن يونس، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/97 أيضًا من طرق أخرى عن إسرائيل، به. وصححه أبو حاتم الرازي، والحاكم ووافقه الذهبي، وحسنه الترمذي.

1445- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وخَت: بفتح المعجمة، وتشديد التاء المثناة، وفي الأصل: ابن خت، وهو خطأ، لأن " خت " لقب ليحيى بن موسى، لقبّ به لأنها كلمة كانت تجري على لسانه. وهو عند أبي داؤد الطيالسي 1/115، 116 (منحة المعبود)، ومن طريقه أخرجه أبو عوانة 1/279. وأخرجه أحمد 1/283، ومسلم (763) (187) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وابن ماجة (508) في الطهارة: باب وضوء النوم، وأبو عوانة 1/279 و2/312، من طرق عن شعبة بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/283، والبخاري (6316) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (304) في الحيض: باب غسل الوجه واليدين إذا استيقظ من النوم، و (763) (181) في صلاة المسافرين، وأبو داؤد (5043) في الأدب: باب النوم على طهارة، والترمذي في " الشمائل " (255)، وابن ماجة (508)، وأبو عوانة 1/279 و2/311، من طرق عن سفيان، من سلمة بن كهيل، به. وأخرجه مسلم (763) (188)، والنسائي 2/218 في التطبيق: باب الدعاء في السجود من طريق سعيد بن مسروق، عن سلمة، به. وأخرجه مسلم (763) (189) من طريق عقيل بن خالد، عن سلمة، به.

الرِّجَالِ – قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ، قَالَ: اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ، فَبَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ نَامَ. (5: 8)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اُٹھے آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے اپنے چہرے کو دھویا اور پھر سو گئے۔

9- كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِقَامَةَ الْمَرْءِ الْفَرَائِضَ مِنَ الْاِسْلَامِ

نماز کے بیان کا تذکرہ کہ فرائض کو آدمی کا قائم کرنا اسلام کی (بنیادی تعلیمات) میں سے ایک ہے

1446 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيَّ يُحَدِّثُ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَلَا تَغْزُوْ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ . (3: 66)

عکرمہ بن خالد مخزومی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آپ جنگوں میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرو زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

1446- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأورده المؤلف برقم (158) في كتاب الإيمان: باب فرض الإيمان، من طريق وكيع، عن حنظلة، به، وتقدم تخريجه هناك.

بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ

باب 1: نماز کا فرض ہونا

1447 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ" قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: "افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ" فَقَالَ هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: "افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ" قَالَ: فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنْ صدق دخل الجنة".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَنَسٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْقِصَّةَ بِطُوْلِهَا عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَسَمِعَ بَعْضَ الْقِصَّةِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ فَالطُّرُقُ الثَّلَاثُ كُلُّهَا صحاح.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اس نے دریافت کیا: ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور چیز (یعنی مزید کوئی نماز) بھی لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اس نے عرض کی: ان سے پہلے یا ان کے بعد کچھ اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا' اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا ہے' تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ انہوں نے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور اس واقعہ کا کچھ حصہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے' تو اس کے تینوں طرق مستند ہیں۔

1447- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/267، عن أحمد بن عبد الملك، والنسائي 1/228-229 في الصلاة: باب كم فرضت في اليوم والليلة عن قتيبة، كلاهما، عن نوح بن قيس، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (12) (10) و (11) في الإيمان: باب السؤال

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اَخَذَهَا مُحَمَّدٌ عن جبريل صلوات الله عليهما

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پانچ نمازوں کا حکم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمتیں نازل کرے

1448 – أخبرنا بن قُتَيْبَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلٰى بَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِیْ اِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ عُرْوَةُ فَاَخَّرَ عُمَرُ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: اَمَا اِنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: اَعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلّٰى فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ فَحَسَبَ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ".

✿✿ ابن شہاب کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کے مدینہ منورہ کا گورنر ہونے کے زمانے میں ان کے دروازے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ عروہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کردی تو عروہ نے ان سے کہا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز ادا کی' تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! آپ دھیان کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں' تو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے نماز ادا کی میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی

1448– إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه البخاري (3221) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، ومسلم (610) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، والنسائي 1/245، 246 في المواقيت، وابن ماجة (668) في الصلاة: أبواب مواقيت الصلاة، والطبراني 17/ (715)، من طريق قتيبة بن سعيد، ومحمد بن رمح، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 1/342 من طريق شعيب بن الليث وحجاج وعبد الله بن يزيد المقرىء، كلهم عن الليث بن سعد، به.وأخرجه الحميدي (451)، وابن أبي شيبه 1/319، والشافعي في "مسنده" 1/48، وأبو عوانة 1/341، والطبراني 17/ (714)، والبيهقي في "السنن" 1/363، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به.وأخرجه عبد الرزاق (2044)، وعنه أحمد 4/120–121، وأبو عوانة 1/343، والطبراني 17/ (711) عن معمر، عن الزهري، به.وأخرجه عبد الرزاق (2045)، وأبو عوانة 1/343 من طريق حجاج، كلاهما عن ابن جريج، عن الزهري، به .وأخرجه البخاري (4007) في المغازي، والبيهقي في "السنن" 1/441 من طريق شعيب، عن الزهري، به .وسيورده بعده (1449) من طريق أسامة بن زيد، عن الزهري، به .وبرقم (1450) من طريق مالك، عن الزهري، به. ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی"۔

انہوں نے اپنی انگلیوں پر شمار کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں بتایا۔

1449 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ بن شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَمَا اِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ اَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بوقت الصلاة فقال له عمر اعلم ما تَقُوْلُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "نَزَلَ جِبْرِيلُ فَاَخْبَرَنِيْ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ " فَحَسَبَ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَاْتِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْاُفُقُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهٗ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ وَّصَلّٰى مَرَّةً اُخْرٰى فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْغَلَسِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يعد إلى أن يسفر.

اسامہ بن زید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے یہ کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں کے اوقات کے بارے میں بتایا ہے' عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: آپ غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں' تو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل نازل ہوئے انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تو میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں

1449– إسناده قوي. أسامة بن زيد: هو الليثي المدني، قال الحافظ في التقريب": صدوق يهم، وهو من رجال مسلم، وباقي السند رجاله ثقات. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (352). وأخرجه الدارقطني 1/250، والبيهقي في "السنن" 1/363 من طريقين عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (394) في الصلاة: باب ما جاء في المواقيت، عن محمد بن سلمة المرادي، حدثنا ابن وهب، به. وأخرجه الدارقطني 1/251، والحاكم 1/192، 193، والبيهقي 1/441 من طريق الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أسامة بن زيد، به.

نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہاں نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی''۔

راوی نے اپنی انگلیوں پر حساب کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں بتایا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا جب گرمی شدید ہوتی تھی' تو آپ بعض اوقات اس نماز کو تاخیر سے بھی ادا کرتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج بلند اور چمک دار ہوتا تھا۔ ابھی اس میں زردی شامل نہیں ہوئی ہوتی تھی' اور کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے ذوالحلیفہ جا سکتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہو جانے کے بعد مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے اور آپ عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب اُفق سیاہ ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات آپ اس نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے۔ صبح کی نماز آپ کبھی اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے اور کبھی روشنی میں ادا کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ صبح کی نماز اندھیرے میں ہی ادا کرنے لگے' یہاں تک کہ (اسی معمول کے مطابق) آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے دوبارہ روشنی میں یہ نماز ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ عَدَدَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ عَلَى الْمَرْءِ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ

ان نمازوں کی تعداد کا تذکرہ جو آدمی پر دن اور رات میں فرض ہیں

1450 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالك عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فِيْ اِمْرَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ مَا هٰذَا اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1450- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (521) في مواقيت الصلاة: باب مواقيت الصلاة وفضلها، وأبو عوانة 1/340، والبيهقي في "السنن" 1/363 و441 من طريق عبد اللّٰه بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/3-4 في الصلاة: باب وقوت الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 5/274، ومسلم (610) (167) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، والدارمي 1م268، وأبو عوانة 1/340، 341، والبيهقي في "السنن" 1/363، والطبراني 17/ (713). وحديث عائشة أخرجه البخاري (544) في المواقيت: باب وقت العصر، و (1303) في فرض الخمس: باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، عن إبراهيم بن المنذر، عن أنس بن عياض، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، به. وأخرجه البخاري (545)، أيضًا عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه أيضًا (546) عن أبي نعيم، عن ابن عيينة، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق (2070) و (2072) و (2073)، والطبراني 17/ (712) و (715) و (717)، وابن أبي شيبة 1/326 من طرق، عن الزهري، به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ:

(متن حدیث): "بِهٰذَا اُمِرْتُ." قَالَ اَعْلَمُ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ اَوَ اِنَّ جِبْرِيلَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ قَالَ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ.

قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِىْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِىْ حُجْرَتِهَا قبل أن تظهر.

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں (یا گورنری کے زمانے میں) ایک نماز میں تاخیر کردی۔ عروہ بن زبیران کے پاس آئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن ایک نماز کو تاخیر سے ادا کیا۔ وہ اس وقت کوفہ میں (گورنر تھے) تو حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بولے: اے مغیرہ! یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے تو انہوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔

تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! آپ غور کریں کہ آپ کیا بیان کر رہے ہیں۔ کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نماز کا وقت قائم کریں گے۔

تو عروہ نے کہا: بشیر بن ابومسعود نے اپنے والد کے حوالے سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہی ہوتی تھی اور بلند نہیں ہوئی ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَجْمَلَ عَدَدَ الرَّكَعَاتِ لِلصَّلَوَاتِ فِى الْكِتَابِ وَوَلِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ ذٰلِكَ بِقَوْلٍ وَّفِعْلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نمازوں کی رکعات کی تعداد

کا اجمالی ذکر کیا ہے اور اللہ کے رسول کو اس بات کا نگران مقرر کیا ہے کہ وہ اپنے قول اور فعل کے ذریعے اس کی وضاحت کریں

1451 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ

سعد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ،

(متن حدیث):اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ يَا بن اَخِي اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَاهُ يفعل.

امیہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: حضر کی نماز اور خوف کے عالم والی نماز کا ذکر ہم قرآن میں پاتے ہیں لیکن ہمیں سفر کی نماز کا ذکر قرآن میں نہیں ملتا تو حضرت عبداللہ نے ان سے کہا: اے میرے بھتیجے! بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث کیا۔ ہمیں کسی چیز کا علم نہیں تھا ہم اسی طرح کرتے ہیں جس طرح ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصلاة ركعة واحدة غير جائز

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' ایک رکعت نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے

1452 - اَخبرنا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

1451- تحرفت في "التقاسيم" 1/لوحة 363و"الإحسان" إلى "عبد الملك" إلا أن ناسخ "الإحسان" أثبت فوق "نسخة": "الله." 2إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/94، والنسائي 3/117 في تقصير الصلاة في السفر، وابن ماجة (1066) في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (946) .وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/136 من طريق يونس، عن ابن شهاب، بهذا الإسناد، وفيه "عبد الملك بن أبي بكر."وأخرجه مالك 1/145-146 في قصر الصلاة في السفر، ومن طريقه أحمد 2/65، عن ابن شهاب الزهري، عن رجل من آل خالد بن أسيد، أنه سأل عبد الله بن عمر.

1452- إسناده صحيح، ثعلبة بن زهدم: مختلف في صحبته، وقد جزم بصحة صحبته المؤلف، وابن السكن، وابن منده، وأبو نعيم الأصبهاني، وابن عبد البر، وابن الأثير، وذكره البخاري في "التاريخ" 2/174 وقال: قال الثوري: له صحبة، ولا يصح، وذكره مسلم في الطبقة الأولى من التابعين، وقال الترمذي: أدرك النبي صلى الله عليه وسلم، وعامة روايته عن الصحابة، وقال العجلي: تابعي ثقة، وباقي رجال السند على شرط الشيخين.وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1343) .وأخرجه أبو داوُد (1246) في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، عن مسدد، والنسائي 3/168 في صلاة الخوف، عن عمرو بن علي. والبيهقي 3/261 من طريق محمد بن أبي بكر.وأخرجه عبد الرزاق (4249)، وابن أبي شيبة 2/461، 462، وأحمد 5/385و399، والنسائي 3/167، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/310، والبيهقي في "السنن" 3/261 من طرق، عن سفيان، به . وصححه الحاكم 1/335، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 5/406،والبيهقي في "السنن" 3/261، 262 من طريق أبي إسحاق، عن سليم بن عبد الله السلولي، عن حذيفة . وسليم: وثقه المؤلف 4/330، وقال: وكان قد شهد غزوة طبرستان، وقال العجلي (601) : كوفي، تابعي، ثقة.وأخرجه أحمد 5/395، عن عفان، عن عبد الواحد بن زياد.

قَالَ حَدَّثَنِي الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صِفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيًا لِلْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ مَكَانَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا.

ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سعید بن العاص کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگوں میں سے کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنالیں۔ ایک ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ جا کر ان کی جگہ کھڑے ہوگئے اور وہ لوگ آگئے تو انہوں نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ ان لوگوں نے نماز کی قضا نہیں کی (نماز مکمل نہیں کی یعنی صرف ایک ہی رکعت پڑھی)۔

بَابُ الْوَعِيْدِ عَلٰى تَرْكِ الصَّلَاةِ

باب 2: نماز ادا نہ کرنے پر وعید

1453 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الكفر إلا ترك الصلاة".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کو ترک کرنا''۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ حَتّٰى خَرَجَ وَقْتُهَا كَافِرٌ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس لفظ کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کو ترک کرنے والا شخص یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا (شمار ہوگا)

1453- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير أبو يوسف- واسمه طلحة بن نافع وقد صرح بالسماع عند مسلم .وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (219) من طريق معاذ بن المثنى، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم (82) في الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، والترمذي (2618) في الإيمان: باب ما جاء في ترك الصلاة، والبيهقي 3/366، من طرق عن جرير، عن الأعمش، به.وأخرجه أحمد 3/370، وابن أبي شيبة 11/14، والترمذي (2618) و (2619)، والطبراني في "الصغير" 2/14، وابن مندة في "الإيمان" (219) من طريق عن الأعمش، به .وأخرجه مسلم (82)، والدارمي 1/280، وابن منده في "الإيمان" (217)، والبيهقي في "السنن" 3/366 من طريق أبي عاصم، عن ابن جريج، قال: أخبرني أبو الزبير، قال: سمعت جابرًا . وهذا سند صحيح، فقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث وأخرجه النسائي 1/232 (كما في إحدى نسخ "السنن" في الصلاة) من طريق محمد بن ربيعة .وأخرجه ابن أبي شيبة 11/33، أبو داوُد (4678) في السنة: باب في رد الإرجاء، والترمذي (2620) في الإيمان، وابن ماجة (1078) في الإقامة: باب ما جاء فيمن ترك الصلاة، والدارقطني 2/53، وابن مندة في "الإيمان" (218)، والبغوي (347)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (267) من طرق .وأخرجه أحمد 3/389 عن سريج، عن ابن أبي الزناد .وأخرجه الطبراني في "الصغير" 1/134، والقضاعي في "مسند الشهاب" (266)، والبيهقي في "السنن" 3/366 من طريق أبي الربيع الزهراني.

1454 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِیْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''بیشک ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی چیز نماز ہے جو شخص اسے ترک کردے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ حَتّٰى خَرَجَ وَقْتُهَا مُتَعَمِّدًا لَا يَكْفُرُ بِهٖ كُفْرًا يُخْرِجُهُ عَنِ الْمِلَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نماز کو اس طرح ترک کرنے والا شخص

کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے اور وہ شخص جان بوجھ کر ایسا کرے تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا یہ عمل اسے اسلام سے باہر کردے گا

1455 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

1454– إسناده جيد. الحسين بن واقد: ثقة، من رجال مسلم إلا أن له أوهامًا، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه الترمذي (2621) في الإيمان: باب ما جاء في ترك الصلاة، والنسائي 1/231 في الصلاة: باب الحكم في تارك الصلاة، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حسن صحيح غريب . ومن طريق الحسين بن حريث صححه الحاكم 1/6، 7، ووافقه الذهبي .وأخرجه الترمذي (2621) أيضًا عن يوسف بن عيسى، عن الفضل بن موسى، به .وأخرجه ابن أبي شيبه 11/34، وأحمد 5/346و355، والترمذي (2621) أيضًا، وابن ماجة (1079) في الإقامة، والدارقطني 2/52، والبيهقي 3/366، من طرق عن الحسين بن واقد، به.

1455– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق برقم (4402) ومن طريقه أخرجه أحمد 2/80، والنسائي 1/289 في المواقيت: باب الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين .وأخرجه أبو داؤد (1207) في الصلاة، وأبو عوانة 2/349، 350، والبيهقي في "السنن" 3/159 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، به .وأخرجه الدارقطني 1/391و392 من طريق سفيان الثوري، عن موسى بن عقبة، به .وأخرجه مالك 1/144 في الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر، عن نافع، به، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4394) ، والنسائي 1/289 في المواقيت: باب الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/161، والبيهقي 3/159، والبغوي (1039) .وأخرجه أحمد 2/4و54و102و106، والترمذي (555) في الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين، وأبو عوانة 2/350، والطحاوي 1/162، والبيهقي 3/159 من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به . وأخرجه عبد الرزاق (4400) و (4401) ، والبخاري (1668) في الحج: باب النزول بين عرفة وجمع، والنسائي 1/287و288، والدارقطني 1/390و291و392و393، وأبو عوانة 1/350، والطحاوي 1/161 و163، والبيهقي 3/159و160، وابن خزيمة في "صحيحه" (970) من طرق عن نافع، به.وأخرجه الشافعي 1/117، وعبد الرزاق (4393) ، وابن أبي شيبة 2/456، والبخاري

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ وَمُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

(متن حدیث): اُخْبِرَ ابْنُ عُمَرَ بِوَجَعِ امْرَاَتِهِ فِي السَّفَرِ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقِيلَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ وَاَخَّرَهَا بَعْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ حَتّٰى ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَفْعَلُ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَوْ حَزَبَهُ اَمر.

1455 نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر کے دوران اپنی بیوی کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا۔ ان سے کہا گیا ہے: نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو وہ خاموش رہے۔ انہوں نے اس نماز کو شفق رخصت ہو جانے کے بعد تک مؤخر کیا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا پھر وہ سواری سے نیچے اترے اور انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے جب آپ کو تیزی سے سفر کرنا مطلوب ہوتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا حَتّٰى خَرَجَ وَقْتُهَا لَا يَكْفُرُ بِاسْتِعْمَالِهِ ذٰلِكَ كُفْرًا تَبِينُ امْرَاَتُهُ بِهِ عَنْهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں' جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا شخص

یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے' اس کے اس عمل کی وجہ سے اس شخص کو ایسا کافر قرار نہیں دیا جائے گا کہ اس کی بیوی اس سے بائنہ ہو جائے

1456 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(بقیه تخریج 1455)(1106) فی تقصیر الصلاة، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء ، والنسائی 1/290، والطحاوی 1/161، وابن الجارود (226) ، والبیهقی 3/159، وابن خزیمة فی "صحیحه" (964) و (965) من طریق سفیان بن عیینة، عن الزهری، عن سالم، عن ابن عمر .وأخرجه عبد الرزاق (4392) ، والبخاری (1091) و (1092) فی تقصیر الصلاة: باب یصلی المغرب ثلاثًا فی السفر، و (1109) باب هل یؤذن أو یقیم إذا جمع بین المغرب والعشاء ، و (1673) فی الحج: باب من جمع بینهما ولم یتطوع، والنسائی 1/287 فی المواقیت: باب الوقت الذی یجمع فیه المسافر بین المغرب والعشاء ، وأبو عوانة 2/350، والبیهقی 3/165 من طرق عن الزهری، عن سالم، عن ابن عمر .وأخرجه النسائی 1/285و288، والدارقطنی 1/391، والبیهقی 3/165 من طرق عن سالم، عن ابن عمر .وأخرجه البخاری (1805) فی العمرة: باب المسافر إذا جد به السیر یعجل إلی أهله، و (3000) فی الجهاد: باب السرعة فی السیر، والبیهقی 3/160 من طریق محمد بن جعفر، عن زید بن أسلم، عن أبیه، عن ابن عمر .وأخرجه النسائی 1/286، والطحاوی 1/161، والبیهقی 3/161 من طریق ابن عیینة، عن ابن أبی نجیح، عن إسماعیل بن عبد الرحمٰن بن أبی ذؤیب، عن ابن عمر .وأخرجه أبو داوٗد (1217) فی الصلاة: باب الجمع بین الصلاتین، والبیهقی 3/160 من طریق اللیث بن سعد، عن ربیعة بن أبی عبد الرحمٰن، عن عبد اللّٰه بن دینار، عن ابن عمر.

(متن حدیث): قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ العصر ثم يجمع بينهما.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے دوران دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کردیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہوجاتا تھا تو آپ ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرلیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَنْ ترك الصلاة متعمدا إلى أن يدخل وَقْتُ صَلَاةٍ اُخْرٰى لَا يَكْفُرُ بِهٖ كُفْرًا يُوجِبُ دَفْنَهٗ فِيْ مَقَابِرِ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرے یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جائے تو وہ ایسا کافر نہیں ہوگا کہ اسے غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا لازم ہو اگر وہ شخص اس نماز کو ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جاتا ہے

1457 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إلا أنه واقف عند الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا

1456- إسناده صحيح. سعيد بن بحر القراطيسي: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/272، وقد تحرف فيه "بحر" إلى "بحير"، وترجمه الخطيب في "تاريخه" 9/93، ووثقه، وأورده السمعاني في "الأنساب" 10/84، وباقي رجال الإسناد على شرطهما. وأخرجه مسلم (704) (47) في صلاة المسافرين: باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، عن عمرو الناقد، وأبو عوانة 2/351 عن عيسى بن أحمد البلخي، والدارقطني 1/389، 390، والبيهقي في "السنن" 3/161، من طريق الحسن بن محمد بن الصباح. وأخرجه الدارقطني 1/390 من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث بن سعد، به، وانظر "التلخيص" 2/49، 50.= وأخرجه مسلم (704) (48)، وأبو داؤد (1219) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائي 1/287 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء، وأبو عوانة 2/351، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/164، والبيهقي 3/161، والبغوي (1040) من طرق عن ابن وهب، عن جابر بن إسماعيل، عن عقيل بن خالد، به. وقد تحرف "جابر" في المطبوع من "شرح السنة" إلى "حاتم." وصححه ابن خزيمة (969). وسيورده المؤلف برقم (1592) في باب الجمع بين الصلاتين، من طريق المفضل بن فضالة، عن عقيل بن خالد، به، ويرد تخريجه من طريقه هناك. وله طريق أخرى عند الطبراني في "الأوسط" في سندها يعقوب بن محمد، قال الحافظ في "التقريب": صدوق كثير الوهم، وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/160 وقال: رجاله موثقون. وله طريق أخرى أيضًا عند ابن أبي شيبه 2/456، 457، والبزار (668) ورجاله ثقات إلا أن فيه عنعنة ابن إسحاق.

حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ، فَخَطَبَ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا.

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَاَنَّ اَوَّلَ دَمٍ أضعُ من دمائنا دم بن رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أحدا تَكْرَهُوْنَهُ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ " قَالُوْا نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغْتَ فَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ: "اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ." ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثم أقام فصلى العصر و لم يصلى بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَمَّا جَازَ تَقْدِيْمُ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَنْ وَقْتِهَا وَلَمْ يَسْتَحِقَّ فَاعِلُهُ اَنْ يَكُوْنَ كَافِرًا كَانَ مِنْ اَخَّرَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ اَدَّاهَا بَعْدَ وَقْتِهَا أولى أن لا يكون كافرا.

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے تو انہوں نے بتایا (حجۃ الوداع کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت بالوں سے بنا ہوا خیمہ لگا دیا گیا وہ آپ کے لئے نمرہ میں لگایا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے۔ قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ مشعر حرام کے قریب وقوف کریں گے، جس طرح قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھ گئے اور آپ عرفہ تشریف لے آئے۔ وہاں آپ نے یہ دیکھا کہ وادی نمرہ میں آپ کے لئے خیمہ لگا دیا گیا ہے۔ وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا، تو آپ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔ آپ وادی کے نشیبی حصے میں تشریف لائے۔ آپ نے لوگوں سے خطاب کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے''۔

خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میرے دونوں پاؤں کے نیچے رکھی گئی ہے، اور زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہو

1457- حديث صحيح، هشام بن عمار وإن كان فيه ضعف- قد توبع . وأخرجه أبو داؤد (1905) في المناسك: باب صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 5/7و49، وأخرجه ابن ماجة (3074) في المناسك: باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم. كلاهما عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1218) في الحج: باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داؤد (1905)، والنسائي 1/290 في الجمع بين الظهر والعصر بعرفة، والدارمي 2/44و49، وابن الجارود (469)، والبيهقي 5/7-9، من طرق عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/54، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (1928) عن إبراهيم بن محمد وغيره، وأبو داؤد (1906) من طريق عبد الوهاب الثقفي، وسليمان بن بلال، كلهم عن جعفر بن محمد، به.

گیا ہے۔سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے صاحب زادے کا ہے' جو بنولیث میں دودھ پیتے بچے تھے اور ہذیل قبیلے کے لوگوں نے انہیں ماردیا تھا تم لوگ خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا' کیونکہ تم نے اللہ کی امان میں انہیں حاصل کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کے مطابق ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے تمہارا ان پر یہ حق ہے' وہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو' اگر وہ ایسا کرتی ہیں' تو تم زیادتی کیے بغیر ان کی پٹائی کرو اور ان کا تم پر یہ حق ہے' تم انہیں رزق اور لباس مناسب طور پر فراہم کرو میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہے' جب تم سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے گا' تو تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے کہا: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' آپ نے تبلیغ کر دی ہے' (فریضہ رسالت کو) ادا کر دیا ہے آپ نے خیر خواہی کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کیا اور پھر اسے لوگوں کی طرف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ ہو جا'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر اذان ہوئی اقامت کہی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اقامت کہی گئی آپ نے عصر کی نماز پڑھائی آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب عصر کی نماز کو اپنے مخصوص وقت سے پہلے ادا کرنا جائز ہے اور ایسا کرنے والا شخص اس بات کا مستحق نہیں ہوتا کہ اسے کافر قرار دیا جائے' تو جو شخص نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیتا ہے پھر اس کا وقت گزر جانے کے بعد ادا کرتا ہے' تو وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہوتا ہے کہ وہ کافر نہ ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا لَا يَكْفُرُ كُفْرًا لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ الْمُسْلِمُوْنَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَهَا

چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا شخص اس طرح کا فر نہیں ہوگا کہ اس کے مسلمان وارث اس کے وارث ہی نہ بنیں' اگر وہ اس نماز کو ادا کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے

1458 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَّزِيْدَ

1458- إسناده صحيح على شرطهما . ابو الطُّفيل : هو عامر بن واثلة الليثي، ولد عام أُحُد، ورأى النبي صلى الله عليه وسلم، وروى عن أبي بكر فمن بعده، وعُمِّر إلى أن مات سنة عشر ومئة على الصحيح، وهو آخر من مات من الصحابة، قاله مسلم وغيره.وأخرجه أحمد 5/241، 242، وأبو داؤد (1220) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والترمذي (553) و (554) في الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين، والدارقطني 1/392و393، والبيهقي في "السنن" 3/163، والخطيب في "تاريخه" 12/465و466 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وسيعيده المؤلف من طريقه برقم (1593) في باب الجمع بين الصلاتين.وأخرجه البيهقي 3/162، وأبو نعيم في "الحلية" 7/89 من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن أبي الطفيل، به.وسيورده المؤلف برقم (1591) من طريق قرة بن خالد، وبرقم (1595) من طريق مالك .

بْنِ اَبِیْ حَبِیبٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوکَ فَکَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَیْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی یَجْمَعَھَا اِلَی الْعَصْرِ فَیُصَلِّیَھِمَا جَمِیْعًا وَّاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ سَارَ وَکَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ وَصَلَّاھَا مع المغرب.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے جب آپ سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہو جاتے تھے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ جمع کر دیتے تھے اور وہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہوتے تھے تو آپ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے پھر روانہ ہوتے تھے جب آپ مغرب سے پہلے روانہ ہو جاتے تھے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اسے عشاء کے ہمراہ ادا کرتے تھے اور جب آپ مغرب کے بعد روانہ ہوتے تھے تو آپ عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرتے تھے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔

ذِکْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ تَارِکَ الصَّلَاۃِ بَعْدَ اَنْ وَجَبَ عَلَیْہِ اَدَاؤُھَا وَاِنْ ذَھَبَ وَقْتُھَا لَا یَکُوْنُ کَافِرًا کُفْرًا یَکُوْنُ مَالُہٗ بِہٖ فَیْئًا لِلْمُسْلِمِیْنَ

پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب آدمی پر نماز واجب ہو چکی ہو

تو اس کو ترک کرنے والا شخص یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ شخص اس طرح سے کافر نہیں ہو گا کہ اس کا مال مسلمانوں کے لئے مال فے کی حیثیت اختیار کر جائے

1459 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْیَعْلٰی حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا بن فُضَیْلٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ کَیْسَانَ

1459– إسناده جيد، يزيد بن كيسان: صدوق من رجال مسلم إلا أنه يخطيء، وباقي رجال السند على شرطهما. ابن فضيل: هو محمد، وأبو حازم: هو سليمان الكوفي الأشجعي. وأخرجه أحمد 2/428، 429، ومن طريقه أبو عوانة 2/252، وأخرجه مسلم (680) (310) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائي 1/298 في المواقيت: باب كيف يقضي الفائت من الصلاة، عن محمد بن حاتم ويعقوب بن إبراهيم الدورقي، وابن خزيمة في "صحيحه" (988) عن محمد بن بشار، والبيهقي في "السنن" 2/218 من طريق محمد بن أبي بكر، كلهم عن يحيى بن سعيد، عن يزيد بن كيسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/251 من طريق الوليد بن القاسم، عن يزيد بن كيسان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/64، وابن الجارود (240) من طريقين، عن أبي حازم، به. وسيورده المؤلف برقم (2069) من طريق الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، ويرد تخريجه هناك. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/402 عن روح بن الفرج، عن أبي مصعب الزهري، عن ابن أبي حازم، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیہِ، عَنْ اَبِیْ هريرة. وسيورده المؤلف برقم (1579) من حديث أبي قتادة، وبرقم (1580) من حديث عبد الله بن مسعود.

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى آذَتْنَا الشَّمْسُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ يَتَنَحّٰى عَنْ هٰذَا الْمَنْزِلِ"، ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ فَسَجَدَ سجدتين ثم أقيمت الصلاة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ فِيْ تَاْخِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِیْ اَثْبَتَهُ اِلٰى اَنْ خَرَجَ مِنَ الْوَادِی دَلِيْلٌ صَحِيحٌ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ اِلٰى اَنْ يَّخْرُجَ وَقْتُهَا لَا يَكُوْنُ كَافِرًا اِذْ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَدَاءِ الصَّلَاةِ فِيْ وَقْتِ انْتِبَاهِهِمْ مِنْ مَنَامِهِمْ وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ بِالتَّنَحِّي عَنِ الْمَنْزِلِ الَّذِیْ نَامُوْا فِيْهِ وَالْفَرْضُ لَازِمٌ لَهُمْ قَدْ جاز وقته.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا ہم لوگ بیدار نہیں ہو سکے یہاں تک کہ سورج نے ہمیں بیدار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنی سواری کو پکڑ لے اور پھر اس پڑاؤ کی جگہ سے کچھ ہٹ جائے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی پھر نماز قائم کی گئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیلئے جو وقت مقرر کیا تھا۔ آپ کا اس نماز کو تاخیر سے ادا کرنا یہاں تک کہ آپ کا اس وادی سے باہر چلے جانا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ نماز اتنی دیر تک ترک کرنے والا شخص کہ اس کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ کافر نہیں ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو ہدایت کرتے کہ وہ نماز کو اس وقت ادا کر لیں جب نیند سے بیدار ہوئے تھے اور آپ انہیں یہ ہدایت نہ کرتے کہ اس جگہ سے کچھ ہٹ جائیں جہاں وہ سوئے رہ گئے تھے اور فرض ان کیلئے اس وقت لازم تھا۔ جب ان کا وقت بھی جائز ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ لَا يُوجِبُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ اِطْلَاقُ الْكُفْرِ الَّذِیْ يُخْرِجُهُ عَنْ ملة الإسلام به

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جان بوجھ کر کسی عذر کے بغیر نماز کو ترک کرنے والے شخص پر اس کفر کا اطلاق کرنا لازم نہیں ہوگا جو آدمی کو دین اسلام سے خارج کر دے

1460 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ موسى أخبرنا عبد الله عن سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَيْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِيطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجِیْءَ وَقْتُ صَلَاةٍ اُخْرٰى".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ فِیْ اِطْلَاقِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "التفریط" علی من لم یصل الصلاۃ حتی دَخَلَ وَقْتُ صَلَاۃٍ اُخْرٰی بَیَانٌ وَاضِحٌ اَنَّہٗ لَمْ یَکْفُرْ بِفِعْلِہٖ ذٰلِکَ اِذْ لَوْ کَانَ کَذٰلِکَ لَمْ یُطْلِقْ عَلَیْہِ اسْمُ التَّاْخِیرِ وَالتَّقْصِیرِ دون إطلاق الکفر.

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیند میں تفریط نہیں ہے تفریط اس شخص کے لئے ہے' جو اس وقت تک نماز ادا نہیں کرتا جب تک دوسری نماز کا وقت نہیں آجاتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں لفظ تفریط اس شخص کیلئے استعمال کیا ہے' جو نماز کو ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ ایسا کرنے والا شخص کافر نہیں ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کیلئے کفر کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے تاخیر یا کوتاہی کا لفظ استعمال نہ کرتے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ وَّلَا نَوْمٍ حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُهَا لَا يَكْفُرُ بِذٰلِكَ كُفْرًا يَكُوْنُ ضِدَّ الْاِسْلَامِ

اس ساتویں روایت کا تذکرہ' اس بات پر دلالت کرتی ہے' بھولے بغیر اور سوئے بغیر نماز کو ترک کرنے والا شخص یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے

تو اس کو اس طرح سے کافر قرار نہیں دیا جائے گا' جو اسلام کی ضد ہے

1460- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد اللّٰه: هو ابن المبارك .وأخرجه النسائي 1/294 في المواقيت: باب فيمن نام عن الصلاة، عن سويد بن نصر، عن عبد اللّٰه بن المبارك، بهٰذا الإسناد.وأخرجه مسلم (681) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، عن شيبان بن فروخ، وأبو داوٗد (441) من طريق الطيالسي، وابن الجارود (153) ، من طريق موسى بن إسماعيل، والدارقطني 1/386 من طريق علي بن الجعد وشيبان بن فروخ، وأبو عوانة 2/257 والبيهقي في "السنن" 1/404و2/216 من طريق يحيى بن أبي بكير، كلهم عن سليمان بن المغيرة، به .وأخرجه أحمد 5/298، وأبو داوٗد (437) في الصلاة: باب في من نام عن الصلاة أو نسيها، والدارقطني 1/386، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/401 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، به .ومن طريق أبي داوٗد أخرجه البغوي في "شرح السنة" (439) .وأخرجه الترمذي (177) في الصلاة: باب ما جاء في النوم عن الصلاة، والنسائي 1/294 في المواقيت: باب فيمن نام عن الصلاة، عن قتيبة بن سعيد، وابن خزيمة في "صحيحه" (989) عن أحمد بن عبدة الضبي، كلاهما عن حماد بن زيد، عن ثابت، به. ومن طريق النسائي أخرجه ابن حزم في "المحلى" 3/15.وأخرجه عبد الرزاق (2240) من طريقين عن قتادة، وأحمد 5/305 من طريق بكر بن عبد اللّٰه، وأبو داوٗد (438) ، والبيهقي 2/217 من طريق خالد بن سمير، ثلاثتهم عن عبد اللّٰه بن رباح، به .وسيورده المؤلف برقم (1579) من طريق حصين بن عبد الرحمٰن، عن عبد اللّٰه بن أبي قتادة، عن أبيه، به. ويرد تخريجه هناك.

1461 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسْنَا فَغَلَبَتْنَا اَعْيُنُنَا وَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ اِلٰى وَضُوئِهِ دَهِشًا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتوضؤوا ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلُّوا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْفَجْرَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا اَفَلَا نُعِيْدُهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: "يَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرِّبَا ويقبله منكم إنما التفريط في اليقظة".

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جب رات کا آخری حصہ آیا تو ہم نے پڑاؤ کر لیا ہماری آنکھ لگ گئی ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا ہر شخص خوف زدہ ہو کر وضو کے لئے اٹھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی انہوں نے وضو کر لیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھران لوگوں نے فجر کی دو رکعات ادا کیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سے کوتاہی ہوئی ہے۔ کیا ہم اس نماز کو کل اس کے وقت میں دوبارہ ادا نہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار تمہیں سود سے منع کرتا ہے تو کیا وہ خود تم سے اسے قبول کر لے گا؟ کوتاہی جاگنے کے عالم میں ہوتی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَامِنٍ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْخُلْدِ بِاَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ وَّلَا نَوْمٍ وَّلَا وُجُودِ عُذْرٍ حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُهَا لَا يَكُوْنُ كَافِرًا كُفْرًا يُؤَدِّي حُكْمَهُ اِلٰى حُكْمِ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس آٹھویں روایت کا تذکرہ جو اس بات کی مکمل نفی کرتی ہے' بھولے بغیر' جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا شخص اور کسی نیند کے علاوہ یا کسی عذر کے بغیر نماز کو ترک کرنے والا شخص

یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے وہ اس طرح سے کافر نہیں ہوگا کہ اس کا کفر اس کے حکم کو غیر مسلموں کی طرف لے جائے

1461- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح إلا أن فيه عنعنة الحسن، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (994) .وأخرجه أحمد 4/441 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد أيضًا 4/441، والدارقطني 1/385، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/400، من طريق روح بن عبادة، عن هشام بن حسان، به . وأخرجه أحمد 4/441، والبيهقي في "السنن" 2/217 من طريق مكي بن إبراهيم وزائدة بن قدامة، عن هشام، به .وأخرجه الشافعي 1/54، 55، وأبو داؤد (443) في الصلاة، والدارقطني 1/383، والطحاوي 1/400من طرق عن يونس بن عبيد، عن الحسن البصري، به.وأخرجه عبد الرزاق (2241) من طريق ابن عيينة، عن إسماعيل بن مسلم، عن الحسن، به.وتقدم برقم (1301) و (1302) في باب التيمم من طريق أبي رجاء العطاردي، عن عمران بن حصين، وأوردت تخريجه من طريقه هناك.

1462 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بن أسماء عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى فِيهِمْ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنْهُمُ الْاَحْزَابُ: "اَلَا لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ." فَاَبْطَاَ نَاسٌ فَتَخَوَّفُوا فَوْتَ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلُّوا وَقَالَ آخَرُوْنَ لَا نُصَلِّي اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ فَاتَ الْوَقْتُ فَمَا عَنَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا من الفريقين.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَوْ كَانَ تَاْخِيرُ الْمَرْءِ لِلصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا اِلَى اَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْاُخْرَى يَلْزَمُهُ بِذٰلِكَ اسْمُ الْكُفْرِ لَمَّا اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِالشَّيْءِ الَّذِي يَكْفُرُوْنَ بِفِعْلِهِ وَلَعَنَّفَ فَاعِلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا لَمْ يُعَنِّفْ فَاعِلَهُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أنه لم يكفر كفرا يشبه الارتداد.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (غزوۂ احزاب کے موقع پر جب دشمن) کے لشکر واپس چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں حکم دیا خبردار! کوئی بھی شخص ظہر کی نماز بنوقریظہ (کے علاقے) میں پہنچنے سے پہلے ہرگز ادا نہ کرے کچھ لوگوں کو جانے میں تاخیر ہوگئی انہیں نماز کا وقت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے نماز ادا کر لی دوسرے لوگوں نے یہ کہا: ہم اسی طرح نماز ادا کریں گے۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے اگرچہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں فریقوں میں سے کسی پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) آدمی کا نماز میں اتنی تاخیر کر دینا کہ اگلی نماز کا وقت شروع ہو جائے۔ اگر ایسا کرنے کے نتیجے میں اس پر کفر کا اطلاق لازم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کسی ایسی چیز کی تعلیم نہ دیتے جس کو کرنے کی وجہ سے وہ لوگ کافر ہو جاتے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مرتکب شخص پر شدید انکار کا اظہار کرتے۔ آپ کا اس پر شدید انکار کا اظہار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایسا شخص اس طرح سے کافر نہیں ہوتا جو مرتد ہونے سے مشابہت رکھتا ہے۔

1462- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البخاري (946) في صلاة الخوف: باب صلاة الطالب والمطلوب راكبًا وإيماءً ، و (4119) في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب، ومسلم (1770) في الجهاد: باب المبادرة بالغزو وتقديم أهم الأمرين المتعارضين، والبغوي (3798) من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء ، عن جويرية بن أسماء ، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1463 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "بَكِّرُوْا بِالصَّلَاةِ فِيْ يَوْمِ الْغَيْمِ فَاِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَطْلَقَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْكُفْرِ عَلٰى تَارِكِ الصَّلَاةِ اِذْ تَرْكُ الصَّلَاةِ اَوَّلُ بِدَايَةِ الْكُفْرِ لِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا تَرَكَ الصَّلَاةَ وَاعْتَادَهُ ارْتَقٰى مِنْهُ اِلٰى تَرْكِ غَيْرِهَا مِنَ الْفَرَائِضِ وَاِذَا اعْتَادَ تَرْكَ الْفَرَائِضِ اَدَّاهُ ذٰلِكَ اِلَى الْجَحْدِ فَاَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ النِّهَايَةِ الَّتِيْ هِيَ آخِرُ شُعَبِ الْكُفْرِ عَلَى الْبِدَايَةِ الَّتِيْ هِيَ اَوَّلُ شُعَبِهَا وهي ترك الصلاة.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بادل والے (یعنی ابرآلود) دن میں نماز کو جلدی ادا کرلیا کرو' کیونکہ جو شخص نماز کو ترک کردے اس نے کفر کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو ترک کرنے والے پر کفر کا اطلاق کیا ہے کیونکہ نماز کو ترک کرنا کفر کے آغاز کا ابتدائی حصہ ہے کیونکہ جب کوئی شخص نماز کو ترک کرتا ہے اور اس کی عادت بنالیتا ہے' تو وہ دیگر فرائض کو ترک کرنے کے راستے پر چل پڑتا ہے اور جب وہ فرائض ترک کرنے کی عادت بنالیتا ہے' تو یہ چیز اسے انکار کی طرف لے جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اختتامی نام کو جو کفر کے شعبوں میں سے آخری حصہ ہے اسے ابتداء کیلئے استعمال کیا ہے' جو اس کا پہلا شعبہ ہے اور وہ نماز کو ترک کرنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ تَاسِعٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ اسْمَ الْمُتَوَقَّعِ مِنَ الشَّيْءِ فِي النِّهَايَةِ عَلَى الْبِدَايَةِ

1463– حديث صحيح. إسحاق بن إبراهيم: قال أبو حاتم: شيخ لا بأس به، ولكنهم يحسدونه، سمعت يحيى بن معين أثنى عليه خيرًا، وقال مسلمة: ثقة، وقال النسائي: ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، وسئل عنه أبو داوٗد، فقال: ليس بشيء، ونقل تكذيبه عن ابن عوف، وباقي السند رجاله رجال الصحيح. وعم أبي قلابة: هو أبو المهلب الجرمي: ثقة من رجال مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/342، وأحمد 5/361، وابن ماجة (694) في الصلاة: باب ميقات الصلاة في الغيم، والبيهقي في "السنن" 1/444 من طرق عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي قلابة، عن أبي المهاجر، عن بريدة.

اس نویں روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے‘ ہم نے جو مفہوم ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے‘ کیونکہ عرب بعض اوقات انتہا میں کسی چیز کے متوقع ہونے کا لفظ آغاز کے لیے استعمال کر لیتے ہیں

1464 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كفر".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اِذَا مَارَى الْمَرْءُ فِي الْقُرْآنِ اَدَّاهُ ذٰلِكَ اِنْ لَمْ يَعْصِمْهُ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يَرْتَابَ فِي الْآيِ الْمُتَشَابِهِ مِنْهُ وَاِذَا ارْتَابَ فِيْ بَعْضِهِ اَدَّاهُ ذٰلِكَ اِلَى الْجَحْدِ فَاَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْكُفْرِ الَّذِيْ هُوَ الْجَحْدُ عَلٰى بِدَايَةِ سَبَبِهِ الذى هو المراء.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قرآن کے بارے میں بحث و مباحثہ کرنا کفر ہے“۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب کوئی شخص قرآن کے بارے میں بحث کرنا شروع کرتا ہے‘ تو یہ چیز اسے اس چیز کی طرف لے جاتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بچائے‘ تو وہ شخص متشابہ آیات کے بارے میں شکوک کا شکار ہو جاتا ہے اور جب وہ قرآن کے بعض حصے کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے تو یہ چیز انکار کی طرف لے جاتی ہے اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر جو درحقیقت انکار ہے اس کا اطلاق اس کے سبب کے آغاز پر کیا ہے اور وہ (قرآن کے بارے میں) بحث کرنا ہے۔

1464- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي، فقد أخرج له البخاري مقرونًا، ومسلم متابعة، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. محمد بن عبيد: هو الطنافسي .وأخرجه أحمد 2/528 عن محمد بن عبيد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/503 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، به، ومن طريق أحمد أخرجه أبو داوُد (4603) في السنة: باب النهي عن الجدال في القرآن .وأخرجه أحمد 2/286 و424 و475،وأبو نعيم في "الحلية" 8/212-213، وفي "أخبار أصبهان" 2/123، من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 2/223، من طريق المعتمر بن سليمان، عن محمد بن عمرو بن علقمة، به وتحرف فيه "بن علقمة" إلى "عن علقمة" ووافقه الذهبي .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/529 عن يحيى بن يعلى التيمي، عن منصور، وأحمد 2/258 عن يزيد، عن زكريا، كلاهما عن سعد بن إبراهيم (وقد تحرف في "المسند" إلى: سعيد) عن أبي سلمة، به. وسعد بن إبراهيم يروي عن عمه أبي سلمة كثيرًا، إلا أن سفيان ومنصورًا رويا عن سعد بن إبراهيم، فذكرا عمر بن أبي سلمة بينه وبين أبي سلمة، وهما أحفظ وأثبت وأقدم سماعًا من زكريا ورواية سفيان ومنصور أخرجها أحمد 2/478 و494، وسندها حسن، وصححها الحاكم 2/223، من طريق أبي عاصم، عن سعيد، عن سعد بن إبراهيم، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، به. ووافقه الذهبي.وأورد المؤلف طرفه برقم (743) في باب قراءة القرآن، بالإسناد نفسه الذي ذكره هنا، لكن فيه عبدة بن سليمان، بدل محمد بن عبيد.وأورده المؤلف برقم (74) في كتاب العلم، من طريق أبي حازم، عن أبي سلمة، به باطول مما هنا. وسبق تخريجه من طريقه هناك.وفي الباب عن عمرو بن العاص، وعن أبي جهيم عند أحمد 4/170 و204-=.205

ذِكْرُ خَبَرٍ عَاشِرٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا لِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ بِاَنَّ الْقَصْدَ فِيْهَا، اِطْلَاقُ الْاِسْمِ عَلٰى بِدَايَةِ مَا يُتَوَقَّعُ نِهَايَتُهُ قَبْلَ بُلُوْغِ النِّهَايَةِ فِيْهِ

اس دسویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ان روایات کے بارے میں

ہماری بیان کردہ تاویل صحیح ہیں یوں کہ یہاں آغاز پر متوقع اختتام کا اطلاق کیا گیا ہے' اور یہ اس اختتام تک پہنچنے سے پہلے ہے

1465 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَتْنِيْ كَرِيمَةُ بِنْتُ الْحَسْحَاسِ الْمُزَنِيَّةُ،

(متن حدیث): قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مِنَ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ شق الجيب والنياحة والطعن في النسب".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کے مترادف ہیں (نوحہ کرتے ہوئے) گریبان کو پھاڑنا' نوحہ کرنا اور کسی کے نسب پر طعن کرنا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلَقُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمُ الْكَافِرِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِبَعْضِ اَجْزَاءِ الْمَعَاصِي الَّتِيْ يُؤُولُ مُتَعَقِّبُهَا اِلَى الْكُفْرِ عَلٰى حَسَبِ مَا تَاَوَّلْنَا هٰذِهِ الْاَخْبَارَ قَبْلُ

1465- حديث صحيح . كريمة بنت الحَسْحَاس: ذكرها المؤلف في "الثقات" 5/344، وعلق البخاري في "صحيحه" 13/499، الحديث القدسي "أنا مع عبدي إذا ذكرني وتحركت به شفتاه" من روايتها عن أبي هريرة بصيغة الجزم، وكانت من صواحب أبي الدرداء، وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه الحاكم 1/383 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن سعيد بن عثمان التنوخي، عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي، وسيورده المصنف برقم (3161) . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/390، وأحمد 2/377 و441 و496، ومسلم (67) في الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على الطعن في النسب والنياحة، من طرق. ولأبي داؤد الطيالسي (2395) ، وأحمد 2/415 و455 و526، والترمذي: (1001) في الجنائز: باب ما جاء في كراهية النوح، من طريق المسعودي وشعبة، عن علقمة بن مرثدن عن أبي الربيع، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "أربعة من أمر الجاهلية لن يدعهن الناس: الطعن في الأحساب، والنياحة على الميت، والأنواء، والعدوى؛ جرب بعير، فأجرب مئة، فمن أجرب البعير الأول." وقال الترمذي: هذا حديث حسن. ولأحمد 2/262 من حديث أبي هريرة بلفظ: " ثلاث من عمل الجاهلية، لا يتركهن أهل الإسلام: النياحة، والاستسقاء بالأنواء، والتعاير " يعني بالأنساب، وسيأتي عند الصنف برقم (1341) . وفي الباب عن جنادة بن مالك عند البزار (797) ، والطبراني (2178) ، والبخاري في "تاريخه" 2/233. وعن سلمان الفارسي عند الطبراني (6100) . وعن عمرو بن عوف عند البزار (798) . وانظر "مجمع الزوائد" 3/12- 13.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات "کافر" لفظ کا اطلاق اس شخص پر کرتے ہیں جو کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور جو انجام کار کفر تک لے جاتا ہے یہ اس تاویل کے مطابق ہوگا جو ہم نے اس روایت کی بیان کی ہے

1466- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا المقرىء حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ فَاِنَّهُ مَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيهِ فقد كفر".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اپنے آباؤاجداد سے منہ نہ موڑو کیونکہ جو شخص اپنے باپ سے منہ موڑتا ہے اس نے کفر کیا"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ الْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی فرض نمازوں کی محافظت کو ترک کرے

1467- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حدثنا المقرىء قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: "مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بُرْهَانٌ وَلَا نُوْرٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَهَامَانَ وَفِرْعَوْنَ وَاُبَيِّ بن خلف".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں ایک دن آپ

1466- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/526، وأبو عوانة 1/24، وابن مندة في "الإيمان" (590) والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/368 من طرق عن عبد الله بن يزيد المقرء، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6868) في الفرائض: باب من ادعى إلى غير أبيه، ومسلم (62) في الإيمان: باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم، وأبو عوانة 1/24، من طريق ابْنُ وَهْبٍ.

1467- إسناده صحيح . عيسى بن هلال الصدفي: صدوق، وباقي السند على شرط الصحيح . المقرء: هو عبد الله بن يزيد المكي أبو عبد الرحمٰن . وأخرجه أحمد 2/169، والدارمي 2/301، والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/229 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء بهٰذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي 4/229 من طريق ابن لهيعة وسعيد بن أبي أيوب، عن كعب بن علقمة، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 1/192، وزاد نسبته للطبراني في "الكبير" و"الأوسط" وقال: ورجال أحمد ثقات.

نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جو شخص انہیں باقاعدگی سے ادا کرے گا یہ قیامت کے دن اس کے لئے نور' برہان اور نجات ہوں گی اور جو شخص انہیں باقاعدگی سے ادا نہیں کرے گا۔ اس کے لئے کوئی برہان کوئی نور اور کوئی نجات نہیں ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون و ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ مُوَاظَبَةِ الْمَرْءِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

آدمی کے باقاعدگی کے ساتھ نماز ادا کرنے کو ترک کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1468 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قال حدثنا أبو عامر عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): "مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فكأنما وتر أهله وماله".

✿✿ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس کی ایک نماز فوت ہو جائے گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ" اَرَادَ بِهِ: صَلَاةَ الْعَصْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جس شخص کی نماز فوت ہو جائے'' اس سے آپ کی مراد عصر کی نماز ہے

1468– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدي. وأخرجه أحمد 5/429 عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1237) عن ابن أبي ذئب، به. وأخرجه البيهقي 1/445 من طريق ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، به. وأخرجه البخاري (3602) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (2886) (11) من طريق الزهري، حدثني اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عن عبد الرحمٰن بن مطيع بن الأسود، عن نوفل بن معاوية ... "من الصلاة صلاة، من فاتته، فكأنما وتر أهله وماله." وأخرجه النسائي 1/238– 239 من طريق ابن إسحاق. وأخرجه النسائي أيضًا 1/238 من طريق الليث بن سعد' وأخرجه النسائي 1/237–238 من طريق ابن المبارك. وأخرجه بهذا اللفظ الشافعي 1/49 من طريق ابن أبي فديك، عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، عن نوفل بن معاوية. وانظر "الفتح" 2/30–.31' وقوله: "فكأنما وتر أهله وماله"، "أهله" بالنصب عند الجمهور على أنه مفعول ثان لوتر، وأضمر في "وتر" مفعول لم يسم فاعله، وهو عائد على الذي فاتته، فالمعنى: أصيب بأهله وماله، وهو متعد إلى مفعولين، ومثله قوله تعالى: (وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ). وقال الخطابي: ومعنى "وتر" أي: نقص وسلب، فبقي وترًا فردًا بلا أهل ولا مال، يريد: فليكن حذره من فوتها كحذره من ذهاب أهله وماله.

1469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالك عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلَّذِیْ تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وتر أهله وماله".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَهُوَ عَامِدٌ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جان بوجھ کر عصر کی نماز کو ترک کرے

1470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "بَكِّرُوْا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ الْغَيْمِ فَاِنَّهُ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عمله".

(توضیح مصنف): قال الشيخ وهم من الْاَوْزَاعِيُّ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ فَقَالَ عَنْ اَبِي الْمُهَاجِرِ وَاِنَّمَا هُوَ اَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدٍ الجرمي.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بادل چھایا ہوا ہو تو عصر کی نماز جلدی ادا کرلو' کیونکہ جو شخص عصر کی نماز کو چھوڑ دے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے''۔

1469- إسناده صحيح على شرطهما . القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة .وأخرجه أبو داؤد (414) في الصلاة: باب في وقت صلاة العصر، والبيهقي في "السنن" 1/444، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهٰذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/11 -12 في وقوت الصلاة: باب جامع الوقوت، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخاري (552) في المواقيت: باب إثم من فاته صلاة العصر، ومسلم (626) في المساجد: باب التغليظ في تفويت صلاة العصر، والنسائي 1/255 في المواقيت: باب التشديد في تأخير العصر، والبيهقي في "السنن" 1/444، والبغوي (370) .وأخرجه عبد الرزاق (2075)، وابن أبي شيبة 1/342، وأحمد 2/13 و27 و48 و54 و75 و76 و102 و124، والترمذي (175) في الصلاة: باب ما جاء في السهو عن وقت صلاة العصر، والدارمي 1/280، والبغوي في "شرح السنة" (371)، من طرق، عن نافع، به.وأخرجه عبد الرزاق (2074) ومن طريقه أحمد 2/145 عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/342، ومن طريقه مسلم (626) عن ابن عيينة، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر .ومن طرق عن ابن عيينة عن الزهري، عن سالمن عن ابن عمر أخرجه أحمد 2/8، والنسائي 1/255، وابن ماجة (685)، والدارمي 1/280، والبيهقي في "السنن" 1/445، وابن خزيمة في "صحيحه" (335) .وأخرجه الطيالسي (1803) و (1808)، وأحمد 2/134 و145، والطبراني في "الكبير" (13108) من طرق عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر.

1470- صحيح، وقد تقدم برقم (1463).

شیخ بیان کرتے ہیں امام اوزاعی کو اپنے صحیفہ میں یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ابومہاجر کے حوالے سے منقول ہے حالانکہ اس راوی کا نام ابومہلب ہے جو ابوقلابہ کے چچا ہیں اوران کے نام عمرو بن معاویہ بن زید جرمی ہے۔

ذِكْرُ تَضْيِيعِ مَنْ قَبْلَنَا صَلَاةَ الْعَصْرِ حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمْ

ہم سے پہلے کےلوگوں کےعصر کی نماز کوترک کرنے کا تذکرہ جوان کے سامنے پیش کی گئی تھی

1471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ وَاَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ اَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا وَتَرَكُوهَا فَمَنْ صَلَّاهَا مِنْكُمْ كَانَ لَهٗ اَجْرُهَا ضِعْفَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَرَى الشَّاهِدَ." وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ.

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کے سامنے بھی پیش کی گئی تھی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا اوراسے چھوڑ دیا تم میں سے جو شخص اسے ادا کرے گا اسے اس کا دُگنا اجر ملے گا اوراس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک شاہد (ستارہ) نظر نہیں آ جاتا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

1471- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وباقى السند على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 6/396، 397، ومسلم (830) فى صلاة المسافرين وقصرها: باب الأوقات التى نهى عن الصلاة فيها، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/153، والدولابى فى "الكنى" 1/18، من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (830)، النسائى 1/259-260 فى المواقيت: باب تأخير المغرب، والدولابى فى "الكنى والأسماء" 1/18 من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن خير بن نعيم، به. وقد تحرفت "خير" عند النسائى إلى "خالد." وأخرجه أحمد 6/397 عن يحيى بن إسحاق، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/153 من طريق عبد الله بن صالح، والبيهقى فى "السنن" 1/448 من طريق يحيى بن بكير، كلهم عن الليث بن سعد، عن خير بن نعيم، به. وابن هبيرة تحرف عند البيهقى إلى أبى هبيرة. وأخرجه أحمد 6/397 عن يحيى بن إسحاق، والدولابى 1/18 من طريق قتيبة، كلاهما عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به. وقوله: "والشاهد: النجم" قال ابن الأثير: سماه الشاهد، لأنه يشهد بالليل، أى: يحضر ويظهر، ومنه قيل لصلاة المغرب: صلاة الشاهد.

3- بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

باب 3: نمازوں کے اوقات

ذِكْرُ وَصْفِ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

فرض نمازوں کے اوقات کی صفت کا تذکرہ

1472 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فقال قم فصل العصر ثم قام فَصَلَّى

1472- إسناده صحيح. حسين بن علي بن الحسين الهاشمي يقال له: حسين الأصغر، وثقه النسائي، وذكره المؤلف في "الثقات" (6/205)، وباقي رجال السند على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك.وأخرجه أحمد 3/330، والترمذي (150) في الصلاة: باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/263 في المواقيت: باب أول وقت العشاء، والدارقطني 1/256و257، والبيهقي في "السنن" 1/368 من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وصححه الحاكم 1/195-196، ووافقه الذهبي.وأخرجه أحمد 3/351، والنسائي 1/251-252، عن عبيد الله بن سعيد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/147 من طريق حامد بن يحيى، والبيهقي في "السنن" 1/372و373 من طريق أحمد، ثلاثتهم عن عبد الله بن الحارث، عن ثور، عن سليمان بن موسى، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر. أخرجه النسائي 1/255-256، والدارقطني 1/257، والبيهقي في "السنن" 1/368، 369، من طريقين، عن برد بن سنان، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر.وأخرجه الدارقطني 1/257 من طريق عبد الكريم بن أبي المخارق، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/318، والنسائي 1/261، من طريق زيد بن الحباب، عن خارجه بن عبد الله بن سليمان بن زيد بن ثابت، عن الحسين بن بشير بن سلمان، عن أبيه، عن جابر .وفي الباب عن أبي مسعود الأنصاري تقدم برقم (1449)، وعن بريدة سيرد برقم (1492)، وعن ابن عباس عند ابن أبي شيبة 1/317، وعبد الرزاق (2028)، وأحمد 1/333، وأبي داوٗد (393)، والترمذي (149)، والبيهقي 1/365، 366، والبغوي (348)، وعن أبي موسى الأشعري عند ابن أبي شيبة 1/317، ومسلم (614)، والنسائي 1/260، وأبي داوٗد (395)، والبغوي (349)، وعن أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 1/317، 318، والترمذي (151)، والدارقطني 1/261و262، وعن أنس عند ابن أبي شيبة 1/318، والدارقطني 1/260، وعن عمرو بن حزم عند عبد الرزاق (2032)، وعن ابن عمر عند الدارقطني 1/259. وقال البخاري: أصح شيء في المواقيت حديث جابر.وانظر اختلاف أهل العلم في المواقيت في "شرح السنة" 2/185-187.

الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فقال قم فصل المغرب فقام فصلى المغرب ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يا محمد فصل فقام فصل الصُّبْحَ وَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الظُّهْرَ فقام فصل الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَّاحِدًا لَمْ يَزَلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فصل الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ الصُّبْحَ حِينَ اَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ فقال ما بين هذين وقت كله.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے' جب سورج ڈھل چکا تھا انہوں نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جایئے اور ظہر کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے' جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی پھر وہ سورج غروب ہو جانے کے بعد آپ کے پاس آئے اور عرض کی آپ اٹھئے اور مغرب کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے مغرب کی نماز ادا کر لی پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ جب شفق رخصت ہوگئی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی آپ اٹھئے اور عشاء کی نماز ادا کر لیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے یہ نماز ادا کر لی پھر وہ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب صبح صادق ہو چکی تھی انہوں نے عرض کی: آپ اٹھئے اور نماز ادا کر لیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے صبح کی نماز ادا کر لی اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور ظہر کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ظہر کی نماز ادا کر لی پھر وہ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا انہوں نے عرض کی: آپ اٹھئے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر وہ سورج غروب ہو جانے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ ایک ہی وقت ہے اس میں کوئی فرق نہیں آیا انہوں نے کہا آپ اٹھئے اور مغرب کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے مغرب کی نماز ادا کر لی پھر وہ عشاء کی نماز کے لئے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب ایک تہائی رات رخصت ہو چکی تھی۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے عشاء کی نماز ادا کر لی پھر وہ صبح کی نماز کے لئے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور صبح کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے صبح کی نماز ادا کر لی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: ان دو اوقات کے درمیان تمام نمازوں کا وقت ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَوَائِلِ الْاَوْقَاتِ وَاَوَاخِرِهَا

(نمازوں کے) ابتدائی اور آخری اوقات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

1473 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ:

(متن حدیث): "وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ ووقت العصر ما لم تصفر الشمس، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ظہر کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کی لمبائی جتنا ہو (یہ اس وقت تک رہتا ہے) جب تک عصر کا وقت شروع نہیں ہو جاتا اور عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا اور عشاء کا وقت نصف رات تک رہتا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور فجر کا وقت اس وقت تک جب تک سورج نکل نہیں آتا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَدَاءَ الْمَرْءِ الصَّلَوَاتِ لِمِيقَاتِهَا مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا سب سے افضل عمل ہے

1474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ: "الصَّلَاةُ لميقاتها".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل

1473- إسناده صحيح على شرطهما. هدبة بن خالد، ويقال له: هداب، بالتثقيل وفتح أوله، ثقة، عابد، تفرد النسائي بتليينه. وأخرجه الطيالسي (2249)، ومن طريقه النسائي 1/260 في المواقيت: آخر وقت المغرب، والبيهقي في "السنن" 1/366، عن همام وشعبة، عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/319، وأحمد 2/210و213و232، ومسلم (612) (172) و(173) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، وأبو داؤد (396)، والطحاوي 1/150، وابن حزم 3/166، والبيهقي 1/365و367و371و374و378، من طرق عن همام وشعبة، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم (612) (174)، والبيهقي في "السنن" 1/365، من طريق حجاج بن حجاج، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم (612)، والبيهقي 1/366 من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (326).

1474- إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس الكوفي. وهو في "صحيح مسلم" (85) (140) في الأيمان: باب كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، وانظر الأحاديث الواردة بعده.

زیادہ فضیلت رکھتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا" اَرَادَ بِهٖ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا'' اس سے آپ کی مراد ''ابتدائی وقت'' ہے

1475 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَيْزَارٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ: "الصلاة في أول وقتها".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَدَاءَ الْمَرْءِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَةَ لِمَوَاقِيتِهَا مِنْ اَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا فرض نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے

1476 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ لِمَوَاقِيتِهَا". قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ: "ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ". قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ: "ثُمَّ

1475– إسناده صحيح على شرط الصحيح، وصححه ابن خزيمة (327)، ومن طريقه الحاكم 1/188 عن محمد بن بشار بهذا الإسناد. ووافق الذهبي الحاكم على تصحيحه. وصححه الحاكم أيضًا 1/188 ووافقه الذهبي من طريق الحسن بن مكرم، عن عثمان بن عمر، به. وأخرجه البخاري (2782) في الجهاد والسير: باب فضل الجهاد والسير، من طريق محمد بن سابق، عن مالك بن مغول به، ولفظه "الصلاة على ميقاتها"، ولفظ "الصلاة في أول وقتها" الوارد هنا تفرد به عثمان بن عمر، وسينبه عليه المصنف عقب الرواية الآتية برقم (1479)، وأما الرواية السابقة برقم (1474) فبلفظ "الصلاة لميقاتها." انظر لذلك "الفتح" 2/9.

الْجِهَادُ"، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر جہاد کرنا ہے۔ (حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں) اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوال کرتا تو آپ مزید جواب عنایت کرتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا مِنْ اَحَبِّ الأعمال إلى الله جلا وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور بہترین عمل ہے

1477 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْالْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ: "الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا"، قَالَ ثُمَّ اَيُّ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ"، قَالَ ثُمَّ اَيُّ قَالَ: "الْجِهَادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ"، قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ أبو عمرو الشيباني كان من المخضرمين، وَالرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِي الْكُفْرِ سِتُّوْنَ سَنَةً وفي الإسلام ستون سنة يدعى مخضرميا.

1476– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 1/421 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن عبد العزيز بن مسلم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 3/28 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أبي إسحاق، به. وانظر ما قبله.

1477– إسناده صحيح على شرطهما. أبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس وأخرجه البخاري (527) في المواقيت: باب فضل الصلاة لوقتها، و (5970) في الأدب: باب البر والصلة، والدارمي 1/278 في الصلاة: باب استحباب الصلاة في أول وقت، كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهٰذا الإسناد. ومن طريق البخاري أخرجه البيهقي في "السنن" 2/215. وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي (372) عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/409– 410، البخاري (7534) في التوحيد: باب وسمى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عملا، ومسلم (85) (139) باب كون الإيمان بالله أفضل العمل، والنسائي 1/292، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/27، والبغوي (344) من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/246، والحاكم 1/188، 189 من طريق حجاج بن الشاعر، عن علي بن حفص المدائني، عن شعبة، به، بلفظ "الصلاة في أول وقتها" ثم قال الحاكم: قد روى هذا الحديث. وأخرجه أحمد 1/451، والبخاري (7534) في التوحيد، ومسلم (85) (138) في الإيمان، والترمذي (173) في الصلاة، و (1898) في البر والصلة: باب ما جاء في بر الوالدين، من طرق عن الوليد بن العيزار، به. وأخرجه الحميدي (103)، والنسائي 1/292– 293،

ابوعمروشیبانی بیان کرتے ہیں: اس گھر کے مالک نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بتائی۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا انہوں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا انہوں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صرف انہی چیزوں کے بارے میں بتایا تھا اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مزید جواب عنایت کرتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعمروشیبانی مخضرمین میں سے ہیں جب کسی شخص نے زمانہ کفر میں ساٹھ سال گزارے ہوں اور زمانہ اسلام میں ساٹھ سال گزارے ہوں' تو اسے مخضرمی کہا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا افضل اعمال میں سے ایک ہے

1478 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَـا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِيَاسٍ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ (متن حدیث): سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ أفضل؟ قال: "الصلاة لوقتها"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لِوَقْتِهَا" اَرَادَ بِهٖ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''نماز کو اس کے وقت میں'' اس سے آپ کی مراد اس کا ابتدائی وقت ہے

1479 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ

1478- تحرف في "الإحسان" إلى "سعيد2." إسناده صحيح على شرطهما . الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان الكوفي . وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/316، وأخرجه من طريقه مسلم (85) في الإيمان: باب كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِیْ عمرو الشيبانی عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: " الصَّلَاةُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: "الصَّلَاةُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا" تفرد به عثمان بن عمر.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ کون ساعمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا یہ الفاظ نقل کرنے میں عثمان بن عمر بن راوی منفرد ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اسْتِحْبَابِ اَدَاءِ الصَّلَوَاتِ فِیْ اَوَائِلِ الْاَوْقَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نمازوں کو ان کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا مستحب ہے

1480 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ. عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ:

(متن حدیث): شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ مَعْمَرٍ: اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ.

1479- هو فی "صحيح ابن خزيمة" برقم (327)، وتقدم تخريجه برقم (1475) 2. ورواية غيره: "على وقتها." قال الحافظ فی "الفتح 2/10: وكأن من رواها كذلك، ظن أن المعنى واحد، ويمكن أن يكون أخذه من لفظه "على" لأنها تقتضی الاستعلاء على جميع الوقت، فيتعين أوله. وانظر "نصب الراية" 1/241-242، و"الجوهر النقی" 1/434.

1480- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار الرمادی: حافظ، إلا أن له أوهامًا، وقد توبع عليه، وباقی رجال السند على شرطهما، وأخرجه الطبرانی فی "الكبير" (3686) من طريق أبی خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (2055)، والحميدی (152)، والطيالسی (1052)، وابن أبی شيبة 1/323، 324، وأحمد 5/108و110، ومسلم (619) فی المساجد: باب استحباب تقديم الظهر فی أول الوقت فی غير شدة الحر، والنسائی 1/247 فی المواقيت: بابٌ أول وقت الظهر، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/185، والطبرانی (3698) و (3699) و (3700) و (3701) و (3702) و (3703)، والبيهقی فی "السنن" 1/438- 439 و2/104- 105، والبغوی فی "شرح السنة" (358) من طرق عن أبی إسحاق، عن حارثة بن مضرب عن خباب، به .وأخرجه الحميدی (153)، وابن ماجه (675)، والطبرانی (3676) و (3677) و (3678) من طريق أبی إسحاق، عن حارثة بن مضرب، عن خباب، به .وأخرجه الطبرانی (3704) من طريق محمد بن جحادة، عن سلمان بن أبی هند، عن خباب . وخباب: هو خباب بن الأرت أبو عبد الله مولى بنی زهرة، مات سنة سبع وثلاثين .قال البغوی فی "شرح السنة" 2/201: قوله: "فلم يشكنا" أی: لم يزل عنا الشكوى.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گرمی کی شدت کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابو معمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا اِذَا اَخَّرَهَا اِمَامُهُ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ سُبْحَةً لَهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرلے

جب کہ امام نے نماز کو اس کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کیا ہو اور پھر وہ شخص امام کے ہمراہ اس نماز کو نفل کے طور پر ادا کرے

1481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا فَسَمِعْتُ تَكْبِيْرَهُ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ اَجَشُّ الصَّوْتِ فَاُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَحَبَّتِيْ فَمَا فَارَقْتُهُ حَتّٰى دَفَنْتُهُ بِالشَّامِ.

ثُمَّ نَظَرْتُ اِلٰى اَفْقَهِ النَّاسِ بعده فأتيت بن مَسْعُوْدٍ فَلَزِمْتُهُ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ بكم إذ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا"؟ قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلْ صلاتك معهم سبحة."

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً" اَعْظَمُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اِجَازَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ لِلْمَاْمُوْمِ خَلْفَ الَّذِيْ يُؤَدِّي الْفَرْضَ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِضِدِّهِ وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِجَازَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ جماعة.

عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس یمن تشریف لائے انہیں

1481- إسناده صحيح على شرط الصحيح. عبد الرحمن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم: من رجال البخاري، وعبد الرحمن بن سابط: من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، والوليد بن مسلم صرح بالتحديث. وأخرجه أبو داؤد (432) في الصلاة: باب إذا اخر الإمام الصلاة عن الوقت، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/231-232 عن الوليد بن مسلم، به. وأخرجه أحمد 1/379، والنسائي 2/75، 76 في الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، وابن ماجة (1255) في الإقامة: باب ما جاء فيما إذا أخروا الصلاة عن وقتها، من طريق أبي بكر بن عياش

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف بھیجا تھا۔ میں نے فجر کے ہمراہ ان کی تکبیر سنی وہ ایک ایسے شخص تھے جن کی آواز دھیمی تھی ان کے دل میں میری محبت گھر کر گئی میں ان سے اس وقت جدا ہوا جب میں نے انہیں شام میں دفن کر دیا۔

پھر میں نے ان کے بعد لوگوں میں سب سے بڑے عالم کا جائزہ لیا تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے ساتھ رہا' یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب تم پر ایسے امراء مسلط کر دیئے جائیں گے جو نماز کو اس کے مخصوص اوقات کے علاوہ ادا کریں گے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں انہیں پاؤں تو آپ اس بارے میں مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لو'' یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ نفل ادا کرنے والے شخص کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جائز ہوتی ہے' جو فرض ادا کر رہا ہو۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اس کے متضاد کا حکم دیا ہے اس میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے کہ نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاسکتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ تَأْخِيرِ الْأُمَرَاءِ الصَّلَاةَ عَنْ أَوْقَاتِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ جب کوئی شخص نمازوں کو ان کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کرے' تو آدمی پر کیا کرنا لازم ہوتا ہے

1482 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

1482– إسناده صحيح على شرح مسلم. عبد الله بن الصامت: ثقة، من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . أبو العالية البراء : هو زياد بن فيروز، وقيل: زياد بن أذينة، وقيل: كلثوم، وقيل: لقبه أذينة، ولقب بالبرّاء لأنه كان يبرى النبل. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/128، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (3781) عن سفيان الثوري، عن أيوب، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم (648) (242) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، عن زهير بن حرب، والنسائي 2/75 عن الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، عن زياد بن أيوب، كلاهما عن إسماعيل بن إبراهيم، عن أيوب، به. وأخرجه الطيالسي (454) ، ومسلم (648) (241) ، والنسائي 2/113 في الإمامة: باب إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، من طريق خالد بن الحارث، والدارمي 1/279 عن سهل بن حماد، والبيهقي 3/182 من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، أربعتهم عن شعبة، عن بديل بن ميسرة، عن أبي العالية، به. وأخرجه عبد الرزاق (3780) عن معمر، عن أيوب، عن ابن

بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا"؟ قَالَ: كَيْفَ أَفْعَلُ؟ قَالَ: "صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِذَا أَدْرَكْتَهُمْ لَمْ يُصَلُّوا فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب تم ایسے لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے جو نمازوں کو ان کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے۔ حضرت ابوذر نے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور اگر تم ان لوگوں کو پاؤ اور انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی' تو تم ان کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا تم یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ اس لئے اب نماز نہیں پڑھوں گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِإِدْرَاكِ الصَّلَاةِ لِلْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نماز کی ایک رکعت کو پانے والا شخص نماز کو پانے والا شمار ہوتا ہے

1483 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عن مالك عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(بقيه تخريج 1482) سيرين، ومسلم (648) (244) عن أبي غسان المسمعي، عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن مطر، كلاهما عن أبي العالية، به. وأخرجه مسلم (648) (243)، والطبراني (1633)، والبغوى (293) من طريقين عن أبي نعامة، عن عبد الله بن الصامت، به. وسيورده المؤلف برقم (1718) و (1719) من طريق أبي عمران الجوني، عن عبد الله بن الصامت، به، ويرد تخريجه من طريقه هناك. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/381 من طريق الأعمش عن مسلم قال: كنت أجلس مع مسروق وأبي عبيدة في المسجد في زمن زياد، فإذا دخل وقت الظهر قاما فصليا، ثم يجلسان، حتى إذا أذن المؤذن وخرج الإمام قاما فصليا، ويفعلانه في العصر.

1483- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أبو داوُد (1121) في الصلاة: باب من أدرك من الجمعة ركعة، عن القعنبي عبد الله بن مسلمة، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/10 في وقوت الصلاة: باب من أدرك ركعة من الصلاة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "مسنده" 1/51، والبخاري (580) في المواقيت: باب من أدرك من الصلاة ركعة، ومسلم (607) في المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، والنسائي 1/274 في المواقيت: باب من أدرك ركعة من الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/151، وفي "مشكل الآثار" 3/105، والبغوى في "شرح السنة" (400). وأخرجه الحميدي (946)، وأحمد 2/241، ومسلم (607)، والترمذي (524) في الصلاة: باب ما جاء فيمن أدرك من الجمعة ركعة، وابن ماجة (1122) في الإقامة: باب فيمن أدرك من الجمعة ركعة، والدارمي 1/277، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/105، والبغوى في "شرح السنة" (401)، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (3370) عن ابن جريج، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (2224) و (3369)، ومن طريقه أحمد 2/254 و 270، 271 و 280، ومسلم (608)، وأبو عوانة 1/372، 373، وابن الجارود (152)، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/260 عن عبد الأعلى، وصححه ابن خزيمة (985) من طريق معتمر، كلاهما عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه الدرامي 1/277 من طريق الأوزاعي، عن الزهري، به. وأخرجه الطحاوي

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أدرك الصلاة".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت (اس کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ لَمْ تَفُتْهُ صَلَاتُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو اس کے مخصوص وقت میں پالے وہ نماز فوت نہیں ہوتی

1484 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَّبُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ صَلّٰى مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَمْ تَفُتْهُ الصَّلَاةُ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ لَمْ تَفُتْهُ الصلاة".

(بقيه تخريج 1483) في "مشكل الآثار" 3/105 من طريق عبد الوهاب بن أبي بكر، عن الزهري، به، بزيادة لفظ "وتستنبط." وأخرجه أحمد 2/348، وابن خزيمة برقم (985) من طريقين عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به. وسيورده المؤلف برقم (1586) من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، به، بأطول من هنا، ويرد تخريجه هناك. وأخرجه أحمد 2/265 من طريق زيد بن أبي حبيب، عن عراك بن مالك، عن أبي هريرة. وأخرجه الحاكم 1/216و273، 274 من طريق زيد بن أبي عتاب وسعيد المقبري، عن أبي هريرة، وصححه، ووافقه الذهبي. وسيورده المؤلف برقم (1485) من طريق عبيد الله بن عمر، عن الزهري، به. وبرقم (1484) و (1583) من طريق عطاء بن يسار والأعرج عن أبي هريرة. وبرقم (1582) و (1585) من طريق ابن عباس، عن أبي هريرة. وبرقم (1581) من طريق بشر بن نهيك، عن أبي هريرة.

1484- إسناده صحيح على شرطهما. زهير بن محمد وهو التميمي- رواية غير الشاميين عنه صحيحه، وهذا منها، فإن أبا عامر- وهو عبد الملك بن عمرو القيسي- بصري. وأخرجه الطيالسي (2381) عن زهير بن محمد، بهذا الإسناد. وسيورده المصنف برقم (1557) و (1583) من طريق مالك، عن زيد بن أسلم، به، لكن فيه عطاء بن يسار بدل أبي صالح، ويرد تخريجه هناك. وأخرجه ابن ماجة (699) في الصلاة: باب وقت الصلاة في العذر والضرورة، والبيهقي في "السنن" 1/378 من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، وأبو عوانة 1/358 من طريق حفص بن ميسرة، كلاهما عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه الدارقطني 2/84 من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، به. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/150، وابن خزيمة في "صحيحه" (985) من طريقين عن شعبة، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به. وأخرجه النسائي 1/273 في المواقيت: باب من أدرك ركعة من صلاة الصبح، عن إبراهيم بن محمد، ومحمد بن المثنى، عن يحيى، عن عبد الله بن سعيد، قال: حدثني عبد الرحمن الأعرج، به. وانظر ما قبله.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالے اس کی نماز فوت نہیں ہوئی جو شخص عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پالے اس کی وہ نماز فوت نہیں ہوئی''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاتِهٖ يَكُوْنُ مُدْرِكًا لَهَا كُلِّهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کی ایک رکعت کو پانے والا شخص مکمل نماز کو پانے والا شمار نہیں ہوگا

1485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادٍ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حدثنا بن اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أدرك الصلاة كلها".

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اس مکمل نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الْبَاقِيْ مِنْ صَلَاتِهٖ دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ مُدْرِكًا لِكُلِّيَّةِ صَلَاتِهٖ بِاِدْرَاكِ بَعْضِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کی ایک رکعت کو پانے والے شخص پر یہ بات لازم ہے وہ باقی نماز کو مکمل کرے علاوہ ازیں کہ وہ نماز کے بعض حصے کو پانے کی صورت میں مکمل نماز کو پانے والا شمار ہوتا ہے

1486 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُوْلٌ بِبَيْرُوْتَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْاَنْطَاكِيُّ حدثنا غصن بن إسماعيل حدثنا بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

1485- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد . وأخرجه النسائي 1/274 في المواقيت: باب من أدرك من الصلاة ركعة، عن إسحاق بن إبراهيم، عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد . وأخرجه احمد 2/375، ومسلم (607) في المساجد، وأبو عوانة 1/372، والبيهقي في "السنن" 1/378 من طرق عن عبد الله بن عمر، به . وتقدم برقم (1483) من طريق مالك، عن الزهري، به، وأوردت تخريجه هناك.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةٍ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَلْيُتِمَّ ما بقى".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اسے پالیا وہ باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرلے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الطُّرُقَ الْمَرْوِيَّةَ فِيْ خَبَرِ الزُّهْرِيِّ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً كُلَّهَا مُعَلَّلَةٌ لَيْسَ يَصِحُّ مِنْهَا شَيْءٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے زہری کے حوالے سے منقول روایت کے تمام طرق ''معلل'' نہیں ہیں

ان میں سے کوئی بھی مستند نہ ہو وہ روایت ہے: ''جو شخص جمعہ کی ایک رکعت کو پالے''

1487 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ" قَالُوْا مِنْ هُنَا قِيلَ وَمَنْ اَدْرَكَ من الجمعة ركعة صلى إليها أخرى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس (نماز کو) پالیا''۔

لوگ یہ کہتے ہیں اس بنیاد پر یہ بات کہی جاتی ہے جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ادا کرلے گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ لِلنَّائِمِ اِذَا اسْتَيْقَظَ عِنْدَ اسْتِيقَاظِهِ

(نماز کے وقت) سویا رہ جانے والا شخص جب بیدار ہو تو اسے یہ حکم ہے وہ بیدار ہونے کے وقت نماز ادا کرے

1486- غصن بن إسماعيل: ذكره المؤلف في "الثقات" 9/4، وقال: ربما خالف، وابن ثوبان: هو عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان العنسي. مختلف فيه، وفي "التقريب": صدوق يخطء، وتغير بأخرة، وباقي السند رجاله ثقات. وانظر (1483) و (1484).

1487- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري.

1488 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِيْ إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِيْ إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتِيْ وَقَدْ نَهَيْتُهَا عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ." قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِيْ إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُوْمُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ وَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يومئذ: "لا تصوم امرأة إلا بِإِذْنِ زَوْجِهَا." قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا لَا أُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فإذا استيقظت فصل".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے شوہر حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ (کا یہ حال ہے) کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں‘ تو وہ مجھے مارتے ہیں اور جب میں نفلی روزہ رکھتی ہوں‘ تو وہ میرا روزہ تڑوا دیتے ہیں اور وہ خود فجر کی نماز اس وقت تک ادا نہیں کرتے جب تک سورج نکل نہیں آتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس خاتون کے بیان کے بارے میں دریافت کیا‘ تو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! جہاں تک اس کا یہ کہنا ہے‘ جب میں نماز پڑھتی ہوں‘ تو یہ مجھے مارتے ہیں‘ تو اس کی وجہ یہ ہے یہ دو سورتوں کی تلاوت کرتی ہے‘ تو میں اسے اس بات سے منع کرتا ہوں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک سورت ہوتی‘ تو وہ بھی لوگوں کے لئے کفایت کر جاتی۔ حضرت صفوان نے عرض کی: جہاں تک اس عورت کے یہ کہنے کا تعلق ہے‘ جب میں روزہ رکھتی ہوں‘ تو یہ میرا روزہ تڑوا دیتے ہیں‘ تو یہ مسلسل روزے رکھتی رہتی ہے میں نوجوان آدمی ہوں مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے''۔

1488- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان الزيات. وأخرجه أحمد وابنه عبد الله في "المسند" 3/80، وأبو داوُد (2459) في الصوم: باب المرأة تصوم بغير إذن زوجها، والطحاوي في "مشكل الآثار " 2/424 عن فهد بن سليمان، أربعتهم عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/436 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وقال الحافظ في "الإصابة" 5/153: وإسناده صحيح. وأخرجه أحمد 3/85 عن أسود بن عامر، عن أبي بكر، عن الأعمش، به. وانظر تفسير قوله: "فإنها تقرأ بسورتي ... " في "مشكل الآثار". 2/424، وانظر "معالم السنن" 2/136، 137.

حضرت صفوان نے عرض کی: جہاں تک اس عورت کے یہ کہنے کا تعلق ہے' میں اس وقت تک نماز ادا نہیں کرتا جب تک سورج نکل نہیں آتا تو ہمارے گھر میں یہ صورت حال ہے' ہم اس وقت تک بیدار نہیں ہوتے جب تک سورج نکل نہیں آتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیدار ہو جاؤ تو نماز ادا کر لو۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ تَعَلَّقَ بِهَا مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ وَزَعَمَ اَنَّ الْاِسْفَارَ بِالْفَجْرِ اَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيسِ

اس لفظ کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا' جو علم حدیث سے ناواقف ہے وہ اس بات کا قائل ہے' روشنی میں فجر کی نماز ادا کرنا اندھیرے میں یہ نماز ادا کرنے سے افضل ہے

1489 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّان عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّكُمْ كُلَّمَا اَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ كَانَ اَعْظَمَ لِاُجُوْرِكُمْ اَوْ لِاَجْرِهَا".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْفَارِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ لِاَنَّ الْعِلَّةَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ مُضْمَرَةٌ وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابه كانوا يغلسون بِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَاللَّيَالِي الْمُقْمِرَةُ اِذَا قَصَدَ الْمَرْءُ التَّغْلِيسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ صَبِيْحَتَهَا رُبَّمَا كَانَ اَدَاءُ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ فَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْفَارِ بِمِقْدَارِ مَا يَتَيَقَّنُ اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ وَقَالَ: "اِنَّكُمْ كُلَّمَا اَصْبَحْتُمْ" يُرِيْدُ بِهٖ تَيَقَّنْتُمْ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ كَانَ اَعْظَمَ لِاُجُوْرِكُمْ مِنْ أن تؤدوا الصلاة بالشك.

حضرت رافع بن خدیج' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1489- إسناده صحيح. ابن عجلان: هو محمد وثقه غير واحد، وأخرج حديثه أصحاب السنن، وروى له مسلم في المتابعات، وليس هذا الحديث مما تكلم فيه بعضهم، وقد توبع عليه. وباقي السند على شرطهما غير محمود بن لبيد، فإنه لم يخرج له البخاري، وهو صحابي صغير، جل روايته عن الصحابة .وأخرجه النسائي 1/272 في المواقيت: باب الإسفار، عن عبيد الله بن سعيد، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. ولفظه "أسفروا بالفجر."وأخرجه ابن أبي شيبة 1/321، وحمد 4/142 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به، بلفظ "أسفروا بالفجر، فإنه ... ."وأخرجه الطبراني (4285) و (4289) و (4291) من طرق عن عاصم بن عمر بن قتادة، به.وأخرجه الطحاوي 1/179، الطبراني (4292) من طريق شعبة، عن أبي داود، عن زيد بن أسلم، عن محمود بن لبيد، به.وأخرجه أحمد 4/143 عن أسباط بن محمد، عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم، عن محمود بن لبيد، عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، عن النبي صلى الله عليه وسلم .وأخرجه الطحاوي 1/179 من طريق الليث، عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم، عن عاصم بن عمر، عن رجال من قومه من الأنصار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن النبي صلى الله عليه وسلم.وأخرجه أحمد 5/429 عن إسحاق بن عيسى، عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم، عن أبيه، عن محمود بن لبيد، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''تم لوگ صبح کے ہمراہ صبح کرو' کیونکہ تم لوگ جب بھی صبح کے ہمراہ صبح کرو گے تو یہ تمہارے اجر کے لئے زیادہ فضیلت رکھے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے اجر کے لئے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کو روشنی کرنے کا حکم دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حکم میں علت پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صبح اندھیرے میں ہی نماز ادا کرنا شروع کر دیتے تھے' تو چاندنی راتوں میں جب انسان صبح کی نماز صبح صادق کے وقت اندھیرے میں ادا کرنے کا ارادہ کرلے گا' تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی نماز رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) شروع ہو جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی روشنی کرنے کا حکم دیا' جس سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے کہ صبح صادق طلوع ہو چکی ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ جب صبح کرو''

اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہیں صبح صادق ہو جانے کا یقین ہو جائے' تو یہ بات تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوگی بہ نسبت اس کے کہ تم نماز کو شک کے ہمراہ ادا کرو۔ (یعنی ابھی اس کا وقت شروع ہونے کے بارے میں تمہیں شک ہو)

1490 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ومحمد بن يزيد عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ".

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کو روشن کر کے پڑھو' کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاِسْفَارَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ اَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيسِ فِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) صبح کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا اندھیرے میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے

1490- حديث صحيح، إسناده قوى لولا عنعنة ابن إسحاق .وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/179 عن على بن شيبة، والبيهقى فى "السنن" 1/457، من طريق احمد بن الوليد الفحام، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى (959)، والترمذى (154) فى الصلاة: باب ما جاء فى الإسفار بالفجر، والدارمى 1/277، والطبرانى (4286) و (4287) و (4288) و (4290)، والبغوى (354) من طرق، عن ابن إسحاق، به . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 3/465 من طريق يزيد، عن محمد بن إسحاق، قال: أنبأنا ابن عجلان، عن عاصم بن عمر .وأخرجه النسائى 1/372، والطبرانى (4294) من طريق أبى غسان محمد بن مطرف.

1491 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حدثنا بْنِ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "اَسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ" اَوْ قَالَ: "اَعْظَمُ لِاُجُوْرِكُمْ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أراد النبى صلى الله عليه وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: "اَسْفِرُوْا" فِى اللَّيَالِى الْمُقْمِرَةِ الَّتِىْ لَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا وُضُوحُ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِئَلَّا يُؤَدِّى الْمَرْءُ صَلَاةَ الصُّبْحِ اِلَّا بَعْدَ التَّيَقُّنِ بِالْاِسْفَارِ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاِنَّ الصَّلَاةَ اِذَا اُدِّيَتْ كَمَا وَصَفْنَا كَانَ اَعْظَمَ لِلْاَجْرِ مِنْ اَنْ تُصَلَّى عَلٰى غَيْرِ يَقِيْنٍ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو' کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے''۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں ''تمہارے اُجور کو زیادہ کرنے کا باعث ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان ''تم روشنی کرو'' اس سے مراد چاندنی راتیں لی ہیں' جن میں صبح صادق کا طلوع ہونا واضح نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی صبح کی نماز اس وقت ادا کرے جب اسے صبح صادق طلوع ہونے کی وجہ سے روشنی ہو جانے کا یقین ہو جائے کیونکہ جب نماز اس طریقے سے ادا کی جائے گی جو ہم نے بیان کی ہے' تو یہ اس کے مقابلے میں زیادہ اجر کا باعث ہوگی کہ آدمی صبح صادق طلوع ہونے کا یقین نہ ہونے کے ہمراہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِىْ اَسْفَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فِيْهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کو روشنی میں ادا کیا تھا

1492 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ:

(متن حدیث): "صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ"، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

1491- إسناده صحيح . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/50، 51، وعبد الرزاق (2159)، والحميدي (408)، وأحمد 4/140، وأبو داؤد (424) في الصلاة: باب في وقت الصبح، وابن ماجة (672) في الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، والدارمي 1/277، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/178، والطبراني في "الكبير" (4283) و (4287)، وأبو نعيم في "الحلية" 7/94، والحازمي في "الاعتبار" ص75 من طرق، عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني (4284) من طريق سفيان بن عيينة، وسفيان الثوري، عن ابن عجلان، به.وانظر ما تقدم برقم (1489) و (1490) .

مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَمَرَ بِلَالًا فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِىْ كَانَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّفَقِ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ" قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "وقت صلاتكم بين ما رأيتم".

❁❁ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان دو اوقات میں ہمارے ساتھ نماز ادا کرو جب سورج ڈھل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ابھی بلند روشن اور چمکدار تھا پھر آپ نے مغرب کی نماز سورج غروب ہو جانے کے بعد ادا کی اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غروب ہو گئی فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں ادا کر لی۔

جب اگلا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز (کے لئے اقامت) ٹھنڈے وقت میں کہی اور اچھی طرح ٹھنڈے وقت میں کہی پھر آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کے لئے اقامت اس وقت کہی جب سورج ابھی چمکدار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اس وقت سے ذرا تاخیر سے ادا کیا' جس وقت میں آپ نے پہلے دن اسے ادا کیا تھا۔ آپ کے حکم کے تحت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کے لئے اقامت شفق غروب ہونے سے کچھ پہلے کہی اور آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کے لئے اقامت ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد کہی۔ آپ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لئے اقامت روشنی ہو جانے کے بعد کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے' جو تم نے دیکھا ہے''۔

1492– إسناده صحيح. سليمان بن بريدة: ثقة، روى له أبو داوُد، والترمذي، وابن ماجة، وباقي السند على شرطهما. إسحاق الأزرق: هو إسحاق بن يوسف بن مرداس المخزومي الواسطي، المعروف بالأزرق. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (323) عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/349، ومسلم (613) في المساجد: باب أوقا الصلوات الخمس، والترمذي (152) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة، وابن ماجة (667) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/148، وابن الجارود في "المنتقى" (151)، والدارقطني 1/262، والبيهقي في "السنن" 1/371، من طرق، عن إسحاق الأزرق، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 1/258 في الصلاة: باب أول وقت المغرب، والدارقطني 1/263 من طريقين عن مخلد بن يزيد، عن سفيان الثوري، به. وأخرجه مسلم (613) (177)، والدارقطني 1/263، والبيهقي في "السنن" 1/374 من طريق حرمي بن عمارة، عن شعبة، عن علقمة بن مرثد، به، ومن طريقه صححه ابن خزيمة برقم (324).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ" اَرَادَ بِهٖ صَلَاتَهُ بِالْاَمْسِ وَالْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے' جو تم نے دیکھا ہے' اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ نماز جو گزشتہ کل ادا کی تھی' اور جو آج ادا کی گئی

1493 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فيما بين صلاتي أمس واليوم".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ نے اسے اندھیرے میں ادا کیا پھر اگلے دن آپ نے اسے روشنی میں ادا کیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ (اس نماز کا وقت) ان دو نمازوں کے درمیان ہے' جو ہم نے گزشتہ کل اور آج ادا کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْفِرْ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ قَطُّ اِلَّا هٰذِهِ الْمَرَّةَ حَيْثُ سَاَلَهُ السَّائِلُ عَنْ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ فَاَرَادَ اِعْلَامَهُ وَحِيْنَ اَمَّهُ جِبْرِيْلُ فِيْ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصَّلَاةِ وَمَا عَدَا هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ كَانَتْ صَلَاتُهُ بِالتَّغْلِيْسِ اِلٰى اَنْ قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَنَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی فجر کی نماز روشنی میں ادا نہیں کی تھی

صرف ایک مرتبہ ایسا کیا' جب سوال کرنے والے نے آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تھا' تو آپ سے اطلاع دینا چاہتے تھے نماز کی فرضیت کے آغاز میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی امامت کی تھی اس وقت بھی ایسا ہوا تھا' ان دو اوقات کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی جنت کی طرف منتقل کیا

1493- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي- فقد روى له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة. وهو حسن الحديث. سعيد بن يحيى: هو سعد بن يحيى بن أبان بن سعد بن العاص. وسيعيده المصنف برقم (1495). وفي الباب عن أنس عند البزار (380)، والبيهقي 1/377-378. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/317، وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح.

1494 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا بن خزيمة حدثنا الربيع بن سليمان أخبرنا بن وهب أخبرني أسامة بن زيد أن بن شِهَابٍ أَخْبَرَهُ

(متنِ حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بوقت الصلاة فقال له عمر اعلم مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ "، فَحَسَبَ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْغَلَسِ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعُدْ إِلَى أن يسفر.

﴿﴾ اسامہ بن زید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے انہیں یہ بات بتائی ہے۔ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔انہوں نے نماز ادا کرنے میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے یہ کہا کہ آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں کے وقت کے بارے میں خبر دی تھی' تو عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: اے عروہ! آپ دھیان کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں' تو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔وہ کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل نازل ہوئے انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تو میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی انگلیوں پر گنتی کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں یہ بات بیان بتائی۔

(حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور جب گرمی شدید ہوتی تھی' تو آپ بعض اوقات اسے تاخیر سے بھی ادا کرتے تھے۔میں

1494- إسناده قوي، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (352) وهو مكرر (1449).

نے آپ کو دیکھا ہے آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا اور اس میں زردی داخل نہیں ہوئی ہوتی تھی' اور کوئی شخص یہ نماز ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ تک جاسکتا تھا آپ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب افق سیاہ ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات آپ اس نماز میں تاخیر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ جب لوگ اکٹھے ہو جاتے (تو آپ اس وقت اسے ادا کرتے تھے) صبح کی نماز آپ اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے پھر بعد میں کئی مرتبہ آپ نے اسے روشنی میں بھی ادا کیا۔ اس کے بعد آپ یہ نماز اندھیرے میں ہی ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ نے دوبارہ یہ نماز روشنی میں ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَسْفَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ الْمَرَّةَ الْوَاحِدَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک مرتبہ میں فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا تھا' جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

1495 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْغَدَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ؟ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتِيْ أمس واليوم".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نے اسے اندھیرے میں ادا کیا پھر اگلے دن آپ نے نماز پڑھائی تو اسے روشنی میں ادا کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے۔ (اس نماز کا وقت وہ ہے) جو ان دو نمازوں کے درمیان میں ہے' جو ہم نے گزشتہ کل اور آج ادا کی ہیں''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ اَسْفَرَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَ مَا اَسْفَرَ بِهَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس اُمت کے آغاز (کے دور) میں پہلی مرتبہ فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا گیا

1496 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

1495- إسناده حسن، وهو مكرر (1493).

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نَهِيكُ بْنُ يَرِيمَ. عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ

(متن حدیث): قَالَ صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ فَالْتَفَتُّ إلى ابن عُمَرَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هٰذِهِ صَلَاتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عليه.

مغیث بن سمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائی۔ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے۔؟ انہوں نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی جانے والی ہماری نماز ہے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اسے روشنی میں ادا کرنے لگے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَلِّسُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے

1497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بِسَحُوْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَحُوْرِهِ قَامَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِ مِنْ سَحُوْرِهِ وَحِيْنَ دَخَلَ فِيْ صَلَاتِهِ قَالَ قَدْرُ ما يقرأ الرجل خمسين آية.

1496- إسناده صحيح . وأخرجه ابن ماجة (671) في الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 45: هٰذا إسناد صحيح، رواه ابن حبان في "صحيحه" عن عبد الله بن محمد بن سلم، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم الدمشقي، فذكره بإسناده ومتنه، وحكى الترمذي عن البخاري قال: حديث الأوزاعي، عن نهيك بن يريم في التغليس بالفجر- حديث حسن، وله شاهد في "صحيح مسلم " (614) من حديث أبي موسى الأشعري ...وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/176، والبيهقي في"السنن" 1/456، من طريقين، عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد.

1497- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري (576) في مواقيت الصلاة: باب وقت الفجر، و (1134) في التهجد: باب من تسحر فلم ينم حتى صلى الصبح، والنسائي 4/143 في الصيام: باب قدر ما بين السحور وبين صلاة الصبح، من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/10، وأحمد 5/182و185و186و188و192، والبخاري (575) في مواقيت الصلاة، و (1921) في الصوم: باب قدركم بين السحور وصلاة الفجر، ومسلم (1097) في الصيام: باب فضل السحور وتأكيد استحبابه، والترمذي (703) و (704) في الصوم، والنسائي 4/143، وابن ماجة (1694) في الصيام، والطبراني (4793) من طرق، عن قتادة، عن أنس بن مالك، عن زيد بن ثابت.وصححه ابن خزيمة برقم (1941) .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سحری کا کھانا پیش کیا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سحری کر کے فارغ ہوئے' تو آپ صبح کی نماز کے لئے اٹھ گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ان حضرات کے سحری سے فارغ ہونے اور فجر کی نماز کا آغاز کرنے کے درمیان کتنا فرق تھا' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الَّتِي كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأُمَّتِهِ

صبح کی اس نماز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پڑھایا کرتے تھے

1498 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليصلى الصبح فينصرف النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو خواتین اپنی چادریں لپیٹ کر واپس آ جاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمَّتِهِ

صبح کی نماز کی اس صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پڑھایا کرتے تھے

1499 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يوسف بن يعقوب المقرىء بِوَاسِطَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ قَدْ كُنَّ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى بُيُوتِهِنَّ مَا يعرفن من الغلس.

1498– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي (353) من طريق احمد بن ابي بكر، بهذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/5 في وقوت الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/50، وأحمد 6/178، 179، والبخاري (867) في الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، ومسلم في المساجد (645) (232) في المساجد: باب استحباب التبكير بالصبح في أول وقتها وهو التغليس وبيان قدر القراءة فيها، وأبو داؤد (423)، والترمذي (153)، والنسائي 1/271 في المواقيت: باب التغليس في الحضر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/176، والبيهقي في "السنن" 1/454.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مومن خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اپنی چادریں لپیٹ کر فجر کی نماز ادا کرتی تھیں پھر وہ اپنے گھروں کی طرف واپس آجاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1500 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السعدى قال:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ تَخْرُجُ نِسَاءُ المؤمنين بمروطهن لا يعرفن من الغلس.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا دیتے تھے پھر مومن خواتین اپنی چادروں میں (مسجد سے) باہر آجاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں شناخت نہیں کیا جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

1499- إسناده ضعيف. محمد بن خالد بن عبد الله: هو الطحان الواسطي، قال المؤلف في "الثقات" 9/90: يخطء ويخالف، ونقل في "التهذيب" تضعيفه عن ابن معين وأبي زرعة وغيرهما. وباقي رجاله ثقات، ومتن الحديث صحيح من غير هذا الطريق. فأخرجه الطيالسي (1459) عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/50، والحميدي (174)، وابن أبي شيبة 1/320، وأحمد 6/37و248، والبخاري (372) في الصلاة: باب في كم تصلي المرأة من الثياب، و (578) في مواقيت الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، ومسلم (645) في المساجد: باب استحباب التبكير في الصبح، والنسائي 1/371 في المواقيت: باب التغليس في الحضر، و 3/82 في السهو: الوقت الذي ينصرف فيه النساء من الصلاة، وابن ماجة (669) في الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، والدارمي 1/277، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/176، والبيهقي في "السنن" 1/454 من طرق، عن الزهري، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (350). وأخرجه أحمد 6/258، والبخاري (872) في الأذان: باب سرعة انصراف الناس من الصبح، والطحاوي 1/176، والبيهقي 1/454، من طريق فليح، عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة. وتقدم قبله من طريق عمرة، عن عائشة. وانظر مابعده.

1500- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو. بن حديثه لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/320 عن ابن إدريس، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1499) من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به. فانظر تخريجه هناك.

1501 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصبح فينصرف النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تھے تو خواتین اپنی چادریں لپیٹ کر واپس آجاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِیْ يُسْتَحَبُّ فِيْهِ اَدَاءُ صَلَاةِ الأولى

اس وقت کا تذکرہ جس میں پہلی (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرنا مستحب ہے۔

1502 - أخبرنا ابن قتيبة قال: حدثنا بْنُ اَبِيْ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز پڑھائی۔

1503 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ

(متن حدیث): انْطَلَقَ اَبِيْ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهِ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ

1501- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (867) في الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، وأبو داوُد (423) في الصلاة: باب في وقت الصبح، والبيهقي 1/454، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1498) من طريق أبي مصعب، عن مالك، به. وأوردت تخريجه هناك.

1502- حديث صحيح، ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل - وإن كان صاحب أوهام، قد توبع عليه، وباقي رجال السند على شرطهما، وهو في "مصنف" عبد الرزاق (2046)، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/161، وأخرجه البخاري (7294) في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، عن محمود بن غيلان، ومسلم (2359) (136) في الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وسلم وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، عن عبد بن حميد، والترمذي (156) في الصلاة: باب ما جاء في التعجيل في الظهر، عن الحسن بن علي الحلواني، كلهم عن عبد الرزاق، به. وأورده المؤلف مطولاً برقم (106) في كتاب العلم، من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، به. وتقدم تخريجه هناك.

وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يقرأ بالستين إلى المئة.

ابومنہال بیان کرتے ہیں: میرے والد گئے ان کے ہمراہ میں بھی گیا ہم لوگ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے کہا: آپ ہمیں بتایئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح ادا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز جسے تم ''پہلی'' کہتے ہو۔ اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے کہ اس کے بعد کوئی شخص مدینہ منورہ کے دور دراز کے کونے تک واپس جا سکتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بتایا تھا وہ میں بھول گیا ہوں انہوں نے یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات پسند کرتے تھے کہ آپ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کریں یہ وہ نماز ہے جسے تم لوگ ''عتمہ'' کہتے ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ صبح کی نماز پڑھ کر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوتے تھے' تو کوئی شخص اپنے پاس بیٹھے شخص کو پہچان سکتا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

1504 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أبيه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1503- إسناده صحيح على شرطهما. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي العبدي البصري، وقد تصحف في "الإحسان" إلى "عون"، وأبو المنهال، وأبو برزة وقد تحرف في المطبوع من ابن أبي شيبة إلى بردة -: هو نضلة بن عبيد الأسلمي، صحابي مشهور بكنيته، أسلم قبل الفتح وغزا سبع غزوات، ثم نزل البصرة، وغزا خراسان، ومات بها سنة خمس وستين على الصحيح "تقريب التهذيب" .2/303، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" .1/318، وأخرجه الترمذي (168) مختصرًا في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النوم قبل العشاء والسمر بعدها، عن أحمد بن منيع، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/420 و423، والبخاري (547) في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر، و (599) باب ما يكره من السمر بعد العشاء، والنسائي 1/262 في المواقيت: باب كراهية النوم بعد صلاة المغرب، و 1/265 باب ما يستحب من تأخير العشاء، والدارمي 1/298، وابن ماجة (674) في الصلاة: باب وقت صلاة الظهر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/178 و185 و193، والبيهقي في "السنن" 1/450 و454، والبغوي في "شرح السنة" (350) من طرق عن عوف الأعرابي، به . وصححه ابن خزيمة برقم (346) .وأخرجه عبد الرزاق مختصرًا (2131) عن سفيان الثوري، عن عوف، به.وأخرجه الطيالسي (920) ، والبخاري (541) في مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، و (771) في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم (647) في المساجد: باب استحباب التبكير في الصبح، وأبو داوٗد (398) في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/246 في المواقيت: باب أول وقت الظهر، والبيهقي في "السنن" 1/436، من طرق، عن شعبة، عن أبي المنهال سيار بن سلامة، به .وأخرجه مسلم (647) (237) من طريق حماد بن سلمة عن سيار، به.وأخرجه البخاري (568) في المواقيت: باب ما يكره من النوم قبل العشاء، من طريق عبد الوهاب الثقفي. ومسلم (461) في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة (530) ، من طريق سفيان. كلاهما عن خالد الحذاء، عن أبي المنهال، به.

(متن حدیث): "اِنَّ الْحَرَّ مِنْ فیح جھنم فأبردوا بالصلاۃ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بیشک گرمی جہنم کی تپش کا حصہ ہے تو تم نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو"۔

ذِکْرُ خَبَرٍ ثَانٍ یُصَرِّحُ بِصِحَّۃِ مَا ذَکَرْنَاہُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ قَالَ: حدثنا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ بَیَانَ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ:

(متن حدیث): کُنَّا نُصَلِّی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صلاۃ الظُّھْرِ بِالْھَاجِرَۃِ وَقَالَ لَنَا: "اَبْرِدُوْا بِالصَّلَاۃِ فَاِنَّ شدۃ الحر من فیح جھنم".

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے آپ ہم سے یہ فرماتے تھے: نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْاِبْرَادَ بِالصَّلَاۃِ فِی الْحَرِّ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ عِنْدَ اشْتِدَادِہٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی کے موسم میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم اس وقت ہے جب گرمی شدید ہو

1506 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

1504- إسناده صحیح علی شرط مسلم. عبد العزیز: هو الدراوردی، والعلاء: هو ابن عبد الرحمٰن بن یعقوب الحرقی. وأخرجه مسلم (615) (182) فی المساجد: باب استحباب الإبراد بالظهر فی شدة الحر لمن یمضی إلی جماعة ویناله الحر فی الطریقه، عن قتیبة بن سعید، عن عبد العزیز الداوردی، بهٰذا الإسناد. وسیرد من طرق أخری عن أبی هریرة برقم (1506) و (1507) و (1510) وتخریج فی مواضعها.

1505- حدیث صحیح. شریك: هو ابن عبد الله بن أبی شریك النخعی القاضی، سیء الحفظ، وحدیثه قوی فی الشواهد، وهٰذا منها، وباقی رجال السند علی شرطهما، وهو فی "مسند" أحمد 4/250، ومن طریقه أخرجه البیهقی فی "السنن" 1/439. وأخرجه ابن ماجة (680) فی الصلاة: باب الإبراد بالصلاة، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/187، والطبرانی 20/ (949) من طرق عن إسحاق بن یوسف الأزرق، بهٰذا الإسناد.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جهنم".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ بِالصَّلَاةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْبُلْدَانِ الْحَارَّةِ

گرمی کی شدت میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم گرم علاقوں میں ہے

1507 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جهنم".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

1506- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (2049)، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/266، ومسلم (615) (183) في المساجد .وأخرجه الشافعي 1/48، والحميدي (942)، والبخاري (536) في مواقيت الصلاة، وابن الجارود (156)، والبغوي (361) من طريق سفيان، عن الزهري، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (329) .وأخرجه أحمد 2/285 من طريق ابن جريج، عن الزهري. وهو في "المصنف" (2048) عن ابن جريج، عن عطاء، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق (2051)، وأحمد 2/318 عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة .وأخرجه مالك 1/16 في وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة بالهاجرة، ومن طريقه الشافعي 1/49، وابن ماجه (677)، والطحاوي 1/187، والبغوي (362) .وأخرجه من طرق عن أبي هريرة ابن أبي شيبة 1/324و325، وأحمد 2/229و256و348و393و394و462و501و507، والبخاري (533) و (534) في مواقيت الصلاة، ومسلم (615) (181) في المساجد: باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر، والبغوي (364) .

1507- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه أبو داوُد (402) في الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي داوُد أخرجه البيهقي 1/437 .وأخرجه مسلم (615) في المساجد، وابو داوُد (402)، والترمذي (157) في الصلاة: باب ما جاء في تأخير الظهر في شدة الحر، والنسائي 1/248-249 في المواقيت، والبيهقي في "السنن" 1/437، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، به. وأخرجه مسلم (615)، وابن ماجة (678) في الصلاة، عن محمد بن رمح، والدارمي 1/274 من طريق عبد الله بن صالح. كلاهما عن الليث، به .وأخرجه الطيالسي (2302) و (2352) عن زمعة، عن الزهري، به، وأخرجه عبد الرزاق (2049) عن ابن جريج ومعمر، عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/49، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/437 عن سفيان، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْاِبْرَادِ بِالصَّلَاةِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ اُرِيْدَ بِهٖ صَلَاةُ الظُّهْرِ دُوْنَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی کی شدت کے وقت نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کے حکم سے مراد صرف ظہر کی نماز ہے اس کے علاوہ کوئی اور نماز مراد نہیں ہے

1508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ بيان عن قيس بن حازم عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَقَالَ: "اَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عنه: تفرد به إسحاق الأزرق.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں اسحاق ازرق نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَرَّ كُلَّمَا اشْتَدَّ يَجِبُ اَنْ يُبَرِّدَ بِالظُّهْرِ اَكْثَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی جب بھی شدید ہوگی یہ بات لازم ہوگی کہ ظہر کی نماز کو زیادہ ٹھنڈے وقت میں ادا کیا جائے

1509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ

1508– هو مكرر (1505).

1509– سناده صحيح على شرطهما . أبو الحسن: هو مهاجر التيمي الكوفي الصائغ مولى بني تيم الله، وقد وهم المصنف في اسمه كما سيأتي بإثر حديثه هذا . وأخرجه البخاري (3258) في بدء الخلق: باب صفة النار وأنها مخلوقة، وأبو داؤد (401) في الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي داوُد أخرجه البيهقي في "السنن" 1/438، وأخرجه أيضًا من طريقه الأسفاطي عن أبي الوليد، به. وأخرجه أبو داوُد الطيالسي (445) ومن طريقه الترمذي (158) في الصلاة، عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/324، وأحمد 5/155و162و176، والبخاري (535) في المواقيت: باب الإبراد بالظهر في شدة الحر و (539) باب الإبراد بالظهر في السفر، و (629) في الأذان: باب الأذان للمسافرين، ومسلم (616) في المساجد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 186، والبغوي (363) من طرق، عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (328).

اَنْ يُؤَذِّنَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ لَهُ لنبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَبْرِدْ" ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: "اَبْرِدْ" مَرَّتَيْنِ اَوْ ثلاثا حتى رأينا فى التُّلُوْلِ وَقَالَ: "اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة "

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُوْالْحَسَنِ عُبَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ مُهَاجِرٌ كُوْفِىٌّ.

زید بن وہب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ مؤذن نے ظہر کی نماز کے لئے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو پھر اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھنڈک ہو لینے دو ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا یہاں تک کہ جب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے' تو جب گرمی شدید ہو' تو تم (ظہر کی) نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالحسن عبید بن حسن مہاجر کوفی ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجَلِهَا اُمِرَ بِالْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے گرمی کی شدت کے دوران ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا

1510 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلٰى اَسْوَدَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ" وَذُكِرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نفس فى الشتاء ونفس فى الصيف.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی ہو' تو تم (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی کہ جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی' تو اس کے پروردگار نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس گرمی کے موسم میں ہوتی ہے' اور ایک سانس سردی کے موسم میں ہوتی ہے۔

1510- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى "الموطأ" 1/16 فى وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة بالهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/48، 49، ومسلم (617) (186) فى المساجد: باب استحباب الإبراد فى شدة الحر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/187، والبيهقى فى "السنن" 1/437.

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ فِيْهِ اَدَاءُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ لِلْمُسْلِمِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کے لئے جمعہ کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجمعة وليس للحيطان فيء يستظل به.

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے جب کہ دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس کے سائے میں آیا جا سکے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لِلْجُمُعَةِ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ وقت جس کو ہم نے جمعہ کے لئے ذکر کیا ہے یہ سورج کے ڈھلنے کے بعد ہوگا اس سے پہلے نہیں ہوگا

1512 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثم نرجع نتتبع الفيء.

❀❀ ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورج ڈھل جانے کے بعد جمعے کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر واپس آتے ہوئے سایہ ڈھونڈا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے نقل کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی وضاحت کرتی ہے

1511- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطبراني (6257)، والبيهقي في "السنن" 3/191 من طريق أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (860) (32) في الجمعة، والطبراني (6257)، والبيهقي 3/191 من طرق عن أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه أحمد 4/46، والبخاري (4168) في المغازي: باب غزوة الحديبية، وأبو داوٗد (1085) في الصلاة، والنسائي 3/100 في الجمعة، وابن ماجة (1100) في الإقامة، والدارمي 1/363 في الصلاة، والدارقطني 2/18، والبيهقي في "السنن" 3/190-191 من طرق عن يعلى بن الحارث، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (1839). وانظر ما بعده.

1512- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (860) في الجمعة: باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، والبيهقي في "السنن" 3/190 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/108 عن وكيع، به. وانظر ما قبله.

1513 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا فَقُلْتُ اَيَّةُ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالُ الشمس.

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے پھر ہم واپس آ کر اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام کرواتے تھے۔

(امام باقر بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: یہ کون سی گھڑی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے بتایا سورج ڈھلنے کی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّعْجِيلِ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز کو جلدی ادا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1514 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا يُصَلِّي فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا اَبَا حَمْزَةَ اَيُّ صَلَاةٍ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: الْعَصْرَ فقلنا: اِنَّمَا انْصَرَفْنَا الْاٰنَ مِنَ الظُّهْرِ صَلَّيْنَاهَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ اَنَسٌ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصلي هٰكذا فلا أتركها أبدا.

خلاد بن خلاد انصاری بیان کرتے ہیں: ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ایک دن نماز ادا کی پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے انہیں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے پایا جب انہوں نے نماز مکمل کر

1513- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/108، ومن طريق مسلم (858) في الجمعة: باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، والبيهقي في "السنن" 3/190، وأخرجه أحمد 3/331، والنسائي 3/100 في الجمعة: باب وقت الجمعة، عن هارون بن عبد الله، ثلاثتهم عن يحيى بن آدم، به. وأخرجه مسلم (858) (29)، البيهقي 3/190 من طريق خالد بن مخلد، ويحيى بن حسان، وعبد الله بن وهب، عن سليمان بن بلال، عن جعفر بن محمد، به. والنواضح: الإبل التي يستقى عليها، واحدها ناضح.

1514- خلاد بن خلاد، ترجمه البخاري في "التاريخ الكبير" 3/187، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، وأورد له هذا الحديث من طريق أيوب بن سليمان، بهذا الإسناد، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/208. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 1/253-254 في المواقيت: باب تعجيل العصر، عن إسحاق بن إبراهيم، عن أبي علقمة المدني، عن محمد بن عمرو بن عمرون عن أبي سلمة، عن أنس. وإسناده حسن. وأخرجه أحمد 3/214 عن عبد الملك بن عمرو. وانظر الرواية الآتية برقم (1517).

لی تو ہم نے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! یہ آپ نے کون سی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: عصر کی ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آ رہے ہیں جو ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ادا کی' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' وہ اس نماز کو اسی (وقت میں) طرح ادا کرتے تھے میں تو اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَحَبَّ تَاْخِيرَ الْعَصْرِ وَكَرِهَ التَّعْجِيلَ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عصر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا پسندیدہ ہے' اور وہ اس نماز کو جلدی ادا کرنے کو ناپسند کرتا ہے

1515 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُوْلُ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيَنْظُرُ اِلٰى موقع نبله.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر اس کے بعد اونٹ کو قربان کیا جاتا اور اسے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا اور پھر پکا دیا جاتا تھا' تو ہم سورج غروب ہونے سے پہلے وہ پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی شخص اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا (یعنی اس وقت اتنی روشنی ہوتی تھی)

1515- إسناده صحيح على شرط البخاري . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: ثقة، حافظ، من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما . أبو النجاشي: هو عطاء بن صهيب الأنصاري، وهو مولى رافع بن خديج .وأخرجه أحمد 4/141-142 عن أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، والأوزاعي، بهٰذا الإسناد . وهٰذا سند صحيح على شرطهما .وأخرج القسم الأول منه مسلم (625) في المساجد: باب استحباب التبكير بالعصر، عن محمد بن مهران، عن الوليد بن مسلم، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/327، وأحمد 4/143 عن محمد بن مصعب، والبخاري (2485) في الشركة: باب الشركة في الطعام والنهد والعروض، عن محمد بن يوسف، والدارقطني 1/252 من طريق الوليد بن مزيد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/194 من طريق بشر بن بكر، والطبراني (4421) من طريق محمد بن يوسف ومحمد بن كثير ويحيى بن عبد الله البابلتي، كلهم عن الأوزاعي، به، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في "شرح السنة" (367) .والقسم الثاني: أخرجه ابن ماجة (687) في الصلاة: باب صلاة المغرب، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه البخاري (559) في المواقيت: باب وقت المغرب، ومسلم (637) في المساجد: باب بيان أن أول وقت المغرب عند غروب الشمس، عن محمد بن مهران، عن الوليد بن مسلم، به .وأخرجه الطبراني (4422) من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، عن الأوزاعي، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1516 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قال أخبرنا بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ اَنَّ مُوْسٰى بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهٗ قَالَ: "نَعَمْ" فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ يُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثم أكلنا قبل أن تغيب الشمس.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنے اونٹ کو قربان کرنا چاہتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں آپ بھی وہاں تشریف لائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہو گئے تو ہم نے وہاں یہ صورت حال پائی کہ اونٹ ابھی قربان نہیں ہوا تھا پھر اسے قربان کیا گیا پھر اس کا گوشت کاٹا گیا پھر اسے پکایا گیا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہم نے اسے کھا بھی لیا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ اَدَاءُ الْمَرْءِ فِيْهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کے لئے عصر کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1517 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ؟ قَالَ:

1516- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن يحيى: هو يحيى بن يحيى بن بكير النيسابوري، وموسى بن سعد الأنصاري: روى عن جمع، وروى عنه جمع، ولم يجرحه أحد وذكره المؤلف في "الثقات"، وأخرج حديث مسلم في "صحيحه"، وقد أخطأ الحافظ في "التقريب"، فلينه بقوله: "مقبول." مع أنه رحمه الله قد ذكر في "مقدمة الفتح" ص484 أن تخريج صاحب الصحيح لأي راوٍ في الأصول مقتض لعدالته عنده وصحة ضبطه، وعدم غفلته .وأخرجه مسلم (624) في المساجد: باب استحباب التبكير في صلاة العصر، والدارقطني 1/255، من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارقطني 1/255 من طريق صالح بن كيسان، عن حفص بن عبيد الله، به.

الْعَصْرُ قُلْتُ وَهٰذِهٖ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هٰذِهٖ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ كُنَّا نصلی معه.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَدْ رَوٰى عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِیُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَلَّادٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّی الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ اَیُّ صَلَاةٍ صَلَّيْتَ قَالَ: الْعَصْرَ فَقُلْتُ اِنَّمَا انصرفنا الآن مع عمر بن عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصلی هٰكذا فلا أتركها أبدا.

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں۔ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر ہم وہاں سے نکلے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا میں نے کہا: اے چچا یہ کون سی نماز ہے' جو آپ نے ادا کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے وہ نماز جو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن یحییٰ مازنی نے خالد بن خلاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس کا تعلق بنو نجار سے ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی' پھر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ انہوں نے نماز مکمل کی تو میں نے کہا کہ آپ نے کون سی نماز ادا کی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ عصر کی۔ میں نے کہا ہم تو ابھی عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کر کے آرہے ہیں' تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو روایت کے ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1518 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الحنفی قال حدثنا بن اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

1517– إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله: هو ابن المبارك، وأبو أمامة: هو أسعد بن سهل بن حنيف الأنصاري، معدود في الصحابة، له رؤية، لكنه لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم، مات سنة مئة، وله اثنتان وتسعون سنة، وهو عم الراوي عنه في هذا الحديث . وأخرجه البخاري (549) في المواقيت: باب وقت العصر، عن محمد بن مقاتل، ومسلم (623) في المساجد: باب استحباب التبكير في صلاة العصر، عن منصور بن أبي مزاحم، والنسائي 1/253 في المواقيت: باب تعجيل العصر، عن سويد بن نصر، والبيهقي في "السنن" 1/443 من طريق منصور وأحمد، كلهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد . وأورده المؤلف برقم (261) و (262) في كتاب الإيمان: باب ما جاء في الشرك والنفاق . هو مكرر (1514) ، خالد بن خلاد: هو خلاد بن خلاد . انظر "تاريخ البخاري" 3/146 ت (494) ، و187ت (635) .

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا والشمس مرتفعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جب کہ سورج ابھی روشن اور چمکدار ہوتا تھا پھر اس کے بعد کوئی شخص نواحی علاقے میں چلا جاتا اور وہاں پہنچ جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَرَادَ به بعد أن يأتي العوالي

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ''اور سورج جب بلند ہوتا تھا'' اس سے ان کی مراد یہ ہے ''عوالی'' تک پہنچ جانے کے بعد سورج بلند ہوتا تھا

1519 - أخبرنا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فيأتي العوالي والشمس مرتفعة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمکدار ہوتا تھا پھر کوئی شخص ''عوالی'' کی طرف جاتا وہ ''عوالی'' پہنچ جاتا اور سورج ابھی بھی بلند ہوتا تھا۔

1518- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الطيالسي (2093) عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/49 عن ابن أبي فديك، وأحمد 3/214و217 عن عبد الملك بن عمرو، وحماد بن خالد، والدارمي 1/274 عن عبد الله بن موسى، أربعتهم عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/9 في وقوت الصلاة، عن الزهري، به، من طريقه أخرجه البخاري (551) في مواقيت الصلاة: باب وقت العصر، ومسلم (621) (193) في المساجد: باب استحباب التبكير بالعصر، والنسائي 1/252 في المواقيت: باب تعجيل العصر، والدارقطني 1/253، والطحاوي 1/190، والبغوي (365). وأخرجه عبد الرزاق (2069)، ومن طريقه أحمد 3/161 عن معمر، وأخرجه البخاري (550) في مواقيت الصلاة، ومن طريقه البغوي (336)، من طريق شعيب، و (7329) في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، من طريق صالح بن كيسان، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرجه مالك 1/8 عن إسحاق عن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس بن مالك، قال: كنا نصلي العصر، ثم يخرج الإنسان إلى بني عمرو بن عوف، فيجدهم يصلون العصر، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (2079)، والبخاري (548) في المواقيت، ومسلم (621) (194)، والنسائي 1/252، والطحاوي 1/190، والدارقطني 1/253. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/326، وأحمد 3/131و169و184، والنسائي 1/253 في المواقيت: باب تعجيل العصر، والدارقطني 1/254، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/190 من طريق ربعي بن حراش، عن أبي الأبيض رجل من بني عامر، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/209 عن الضحاك بن مخلد، عن عبد الرحمٰن بن وردان، عن أنس، وانظر ما بعده.

1519- إسناده صحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/327 عن شبابة، وأحمد 3/223 عن إسحاق بن عيسى وهاشم، ومسلم (621) في المساجد، وأبو داؤد (404) في الصلاة، والنسائي 1/253 في المواقيت، عن قتيبة بن سعيد، وابن ماجة (682) في الصلاة عن محمد بن رمح، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/190، من طريق شعيب بن الليث، كلهم عن الليث، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْعَصْرِ يَجِبُ اَنْ يُعَصَّرَ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عصر کی نماز کے لئے ضروری ہے' اسے نچوڑ لیا جائے

1520 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا بن سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إلى العوالي فيأتي العوالي والشمس مرتفعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا پھر کوئی شخص ''عوالی'' کی طرف جاتا وہ ''عوالی'' پہنچ جاتا تھا اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّي فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلاة العصر

اس وقت میں سورج کے بلند ہونے کی صفت کا تذکرہ جس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کیا کرتے تھے

1521 – أخبرنا بن قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال حدثنا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ

(متنِ حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ

1520– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (621) في المساجد، عن هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

1521– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (611) (169) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/5 في وقوت الصلاة: عن الزهري، به، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (2072)، وأبو داود (407) في الصلاة، والطحاوي 1/192. وأخرجه الحميدي (170)، وابن أبي شيبة 1/326، وأحمد 6/37، والبخاري (546) في المواقيت، ومسلم (611) (168)، وابن ماجة (683) في الصلاة، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (545) في المواقيت، والترمذي (159) في الصلاة، والنسائي 1/252 في المواقيت، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/85 عن محمد بن مصعب، عن الأوزاعي، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/204 عن وكيع، والبخاري (544) في المواقيت، من طريق أنس بن عياض، كلاهما عن هشام بن عروة، عن عروة، به.

حُجْرَتِهَا لَمْ يظهر الفيء في حجرتها.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج (یعنی دھوپ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوتی تھی' اور ان کے حجرے میں سے سایہ بلند نہیں ہوا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعَجِّلَ فِيْ أداء صلاة العصر ولا يؤخرها

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ عصر کی نماز کو جلدی ادا کرے اسے تاخیر سے ادا نہ کرے

1522 - أخبرنا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثني الليث عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مرتفعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا پھر کوئی شخص عوالی جاتا اور وہ عوالی پہنچ جاتا تھا جب کہ سورج ابھی بلند ہی ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ فِيْهِ اَدَاءُ الْمَرْءِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کے لئے مغرب کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1523 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وتوارت بالحجاب.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے

1522- إسناده صحيح، وهو مكرر (1519).

1523- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (636) في المساجد: باب بيان أن أول وقت المغرب عند غروب الشمس، والترمذي (164) في الصلاة: باب ما جاء في وقت المغرب، والبيهقي 1/446 من طريق أحمد بن سلمة، ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/54، والبخاري (561) في المواقيت: باب وقت المغرب، وأبو داوُد (417) في الصلاة: باب في وقت المغرب، وابن ماجة (688) في الصلاة: باب وقت صلاة المغرب، والطبراني (6289)، والبيهقي 1/446، والبغوي (372)، من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به.

جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور پردے کے پیچھے چھپ جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَغْرِبَ لَيْسَ لَهُ وَقْتٌ وَاحِدٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مغرب کی نماز کا وقت ایک ہی ہے

1524 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المغرب ثم يرجع إلى قومه فيؤمهم.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کی امامت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَغْرِبَ لَهُ وَقْتٌ وَاحِدٌ دُوْنَ الْوَقْتَيْنِ الْمَعْلُوْمَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' مغرب کی نماز کا وقت ایک ہی ہے' اس کے دو متعین اوقات نہیں ہیں

1525 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

1524 – إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الترمذي (583) في الصلاة: باب ما جاء في الذي يصلي الفريضة ثم يؤم الناس بعدما صلى، ومن طريقه البغوي (858) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (465) (181) في الصلاة: باب القراءة في العشاء، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، لكن بزيادة أيوب بين حماد بن زيد وعمرو بن دينار، وفيه أنه كان يصلي العشاء بدل المغرب . وأخرجه بزيادة أيوب أيضًا البخاري (711) في الأذان: باب إذا صلى ثم أم قومًا، عن سليمان بن حرب وأبي النعمان، عن حماد بن زيد، عن أيوب، عن عمرو بن دينار، عن جابر قال: "كان معاذ يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم، ثم يأتي قومه، فيصلي بهم" لم يعين الصلاة.وأخرجه الطيالسي (1694) عن شعبة، عن عمرو بن دينار، به.وأخرجه أحمد 3/369، والبخاري (700) و (701) في الأذان: باب إذا طول الإمام وكان للرجل حاجة فخرج فصلى، من طريقين عن شعبة، عن عمرو بن دينار، به . وأخرجه الشافعي 1/143، والدارقطني 1/274و275 من طرق عن ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به . وفيه "العشاء " بدل "المغرب."وأخرجه أحمد 3/308، ومسلم (465)، وأبو داؤد (600) في الصلاة: باب إمامة من يصلي بقوم وقد صلى تلك الصلاة، و (790) باب في تخفيف الصلاة، والنسائي 2/102 في الإمامة: باب اختلاف نية الإمام والمأموم من طريق سفيان، والبخاري (6106) في الأدب: باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولًا أو جاهلًا . وأخرجه الشافعي 1/143 ومن طريقه البغوي (857) عن إبراهيم بن محمد، وأبو داؤد (599) من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن محمد بن عجلان، عن عبيد الله بن مقسم، عن جابر، وفيه "العشاء ."

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: "صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ" فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ لِلظُّهْرِ فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاَمَرَهُ فَاَقَامَ لِلْمَغْرِبِ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّفَقِ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَاَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ" قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "وَقْتُ صلاتكم بين ما رأيتم".

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے ساتھ ان دو اوقات میں نماز ادا کرو جب سورج ڈھل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب کہ سورج ابھی بلند اور چمکدار اور روشن تھا پھر آپ نے سورج غروب ہو جانے کے بعد مغرب کی نماز ادا کی شفق غروب ہو جانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کی اور فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں ادا کی راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے ظہر کی نماز کی اقامت کہی اور ٹھنڈے وقت میں کہی پھر آپ کے حکم کے تحت عصر کے لئے اقامت اس وقت کہی جب سورج چمکدار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اس سے ذرا تاخیر سے ادا کیا تھا' جس وقت میں آپ نے اسے گزشتہ روز ادا کیا تھا پھر آپ کے حکم کے تحت مغرب کی نماز کے لئے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہونے والی تھی۔ آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لئے اقامت ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد کہی اور آپ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لئے اقامت روشنی ہو جانے پر کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں ہوں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے' جو تم نے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى غَيْبُوبَةِ بَيَاضِ الشَّفَقِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ عشاء کی نماز کو شفق کی سفیدی غائب ہونے تک موخر کرے

1526 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ

1525– إسناده صحيح، وهو مكرر (1492).

(متن حدیث): عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي الْعِشَاءَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ القمر لثالثة.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز (راوی کہتے ہیں یعنی عشاء کی نماز) کے وقت کے بارے میں لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اَدَاءُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِهٖ

اس وقت کا تذکرہ جس میں عشاء کی نماز ادا کرنا آدمی کے لئے مستحب ہے

1527 اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو بہت تاخیر سے ادا کیا تھا

1528- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ:

1526- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الطيالسي (797) ، وابن أبي شيبة 1/330، وأحمد 4/270، والحاكم 1/194 من طريق هشيم، عن أبي بشر جعفر بن إياس، عن حبيب بن سالم، به . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي . وتابع هشيمًا رقبة بن مصقلة فرواه عن أبي بشر، عن حبيب، به، أخرجه النسائي 1/264 في المواقيت: باب الشفق.وقد خالفهما أبو عوانة وشعبة، فقالا عن أبي بشر، عن بشير بن ثابت، عن حبيب بن سالم، به، أخرجه من طريقهما بهذا الإسناد: أحمد 4/272 و274، وأبو داوُد (419) في الصلاة: باب في وقت العشاء الآخرة، والترمذي (165) في الصلاة، والنسائي 1/264 في المواقيت: باب الشفق، والدارمي 1/275، والدارقطني 1/269 و270، والبيهقي 1/448، وصححه الحاكم أيضًا .1/194

1526- إسناده حسن، فإن سماكًا وهو ابن حرب فيه كلام ينزله عن رتبة الصحة .وهو عند ابن أبي شيبة 1/330 ومن طريقه أخرجه مسلم (643) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والطبراني (1983) .وأخرجه أحمد 5/89 عن عبد الله بن محمد، و93 و95 عن داوُد بن عمرو الضبي، ومسلم (463) (226) ، والبيهقي 1/450، 451 من طريق يحيى بن يحيى، كلهم عن أبي الأحوص بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (643) (227) ، والطبراني (1974) من طريق أبي عوانة، عن سماك، به.وأخرجه الطبراني (1959) و (2016) من طريق شريك وقيس بن الربيع، عن سماك، به.وسيورده المؤلف برقم (1534) من طريق قتيبة بن سعيد، عن أبي الأحوص، به. ويخرج هناك.

(متن حدیث): سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغِيْبُ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ رُبَّمَا عَجَّلَهَا وربما أخرها وكان الناس إذا جاؤوا عجلها وإذا لَمْ يَجِيْئُوا اَخَّرَهَا وَكَانُوا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ .

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا آپ ظہر کی نماز سورج ڈھل جانے کے بعد ادا کرتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی روشن ہوتا تھا اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز کو آپ بعض اوقات جلدی ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات تاخیر سے ادا کرتے تھے جب لوگ پہلے آ جاتے تھے' تو آپ اسے جلدی ادا کر لیتے تھے اور جب لوگ (پہلے) نہیں آتے تھے' تو آپ اسے تاخیر سے ادا کرتے تھے جبکہ آپ صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی نماز کو نصف رات تک تاخیر سے ادا کرنے کے ارادے کا تذکرہ

1529 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِه ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ

1528 – إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه الطيالسي (1722) عن شعبة، به، ومن طريق الطيالسي أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/184 وتحرف فيه سعد إلى سعيد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/318، وأحمد 3/369، والبخاري (560) في المواقيت: باب وقت المغرب، و (565) باب وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا، ومسلم (646) في المساجد: باب استحباب التبكير بالصبح في أول وقتها، وأبو داؤد (397) في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/264 في المواقيت: باب تعجيل العشاء، والبيهقي في "السنن" 1/449، والبغوي في "شرح السنة" (351) من طريق مسلم بن إبراهيم ومحمد بن جعفر، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/303 عن وكيع، عن سفيان، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن جابر، نحوه.

1529 – إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعة العبدي العوقي البصري. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/402، البيهقي في "السنن" 1/375 عن أبي معاوية محمد بن خازم، بهاذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 1/402، ومن طريقه أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/157، عن حسين بن علي، عن زائدة (هو ابن قدامة)، عن سليمان (هو الأعمش، وليس بالتيمي)، عن أبي سفيان طلحة بن نافع، عن جابر وهذا الإسناد صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/367 من طريق أبي الجواب، عن عمار بن رزيق، عن الأعمش، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/312، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَاَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَهَا اَمَا اِنَّكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا" ثُمَّ قَالَ: "لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ - اَوْ كِبَرُ الْكَبِيرِ - لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے وہ لوگ اس وقت عشاء کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے نماز ادا کر بھی لی ہے اور وہ سو بھی گئے ہیں اور تم لوگ اس کا انتظار کر رہے ہو تم جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ اس وقت سے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کمزور شخص کی کمزوری (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عمر رسیدہ شخص کی عمر کا خیال نہ ہوتا' تو میں اس نماز کو نصف رات تک مؤخر کرتا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَاْخِيرَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِذَا لَمْ يَخَفْ ضَعْفَ الضَّعِيفِ وَكَانَ ذٰلِكَ بِرِضَا الْمَاْمُوْمِيْنَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرے' جبکہ اسے کسی کمزور کی کمزوری کے حوالے سے اندیشہ نہ ہو اور یہ بات مقتدیوں کی رضامندی کے ساتھ ہو

1530 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرِّ بن حبيش عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث): قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ الصَّلَاةَ فَقَالَ: "اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْاَدْيَانِ اَحَدٌ يَذْكُرُ اللّٰهَ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ"، ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ (لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُوْنَ آيَاتِ اللّٰهِ) إلى (يَسْجُدُونَ) (آل عمران: **113**).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لائے لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس

1530– إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود. وأخرجه أحمد 1/396، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 7/25، والبزار (375)، والواحدي في "أسباب النزول" ص87، 88 من طرق عن شيبان، به، وهو في "مسند" أبي يعلى ورقة 1/247. وأخرجه الطبري (7661)، والواحدي في "أسباب النزول" ص (88)، والطبراني في "الكبير" (10209)، وأبو نعيم في "الحلية" 4/187 من طريقين، عن يحيى بن أيوب، عن عبيد الله بن زحر، عن سليمان الأعمش، عن زر، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/312، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، والبزار، والطبراني في "الكبير"، وقال: ورجال أحمد ثقات. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 4/187 من طريق محمد بن عبد الله بن الحسن، حدثنا شيبان بن فروخ، حدثنا عكرمة بن إبراهيم، حدثنا عاصم، به. وأخرجه الطبري (7662) من طريق يونس، عن علي بن معبد، عن أبي يحيى الخراساني، عن نصر بن طريف، عن عاصم، به. ونصر بن طريف ضعيف جدًا، أجمعوا على ضعفه. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 2/65، وزاد نسبته لابن المنذر، وابن أبي حاتم.

وقت تمہارے علاوہ کسی بھی دین کا ماننے والا کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا''۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''وہ لوگ برابر نہیں ہیں۔اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک امت ایسی ہے جو قیام کی حالت میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں''۔یہ آیت یہاں تک ''وہ سجدہ کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى بَعْضِ اللَّيْلِ مَا لَمْ يَشُقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمَأْمُومِينَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جواس بارے میں ہے' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے' وہ عشاء کی نماز کو رات کا کچھ حصہ گزرنے تک مؤخر کردے جبکہ یہ بات مقتدیوں کیلئے مشقت کا باعث نہ ہو

1531- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک مؤخر کرتا''۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَأْخِيرِ الْمَرْءِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ عَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا

آدمی کا عشاء کی نماز کواس کے ابتدائی وقت سے تاخیر سے ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1532- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عمرو بن عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن جُرَيْجٍ قَالَ

1531- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/250 عن يحيى القطان بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2106) عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد، وتحرف فيه إلى عبد الله. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/331 ومن طريقه ابن ماجة (287) في الطهارة: باب السواك، عن أبي أسامة وابن نمير، عن عبيد الله بن عمر، به. وشقه الأول تقدم برقم (1068) من طريق مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة. وتقدم تخريجه هنالك.

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَیُّ حِیْنٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ اَنْ اُصَلِّیَ الْعَتَمَةَ اِمَّا اِمَامًا اَوْ خَلْوًا فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ حِیْنَ رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَیْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَیْقَظُوْا فَقَالَ عُمَرُ الصَّلَاةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ الْاٰنَ یَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَاءً وَاضِعًا یَدَیْهِ عَلٰی رَاْسِهٖ فَقَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یصلوا هكذا".

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطا سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا وقت زیادہ پسندیدہ ہے، جس میں، میں عشاء کی نماز ادا کروں، خواہ میں امام ہوں، یا تنہا نماز ادا کر رہا ہوں، تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کردی یہاں تک کہ لوگ سو گئے پھر وہ بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اپنی اُمت کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں ان لوگوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ اس نماز کو اس وقت میں ادا کریں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ یُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1533- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ بِبُسْتَ حدثنا بْنِ اَبِیْ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ بِالْعَشَاءِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ فَقَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

1532- إسناده صحيح . وتقدم برقم (1098) في نواقض الوضوء، وأوردت تخريجه هناك. وسيورده المؤلف برقم (1533) من طريق سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابن عباس، وبرقم (1537) من طريق منصور، عن الحكم، عن نافع، عن ابن عمر. ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

1533- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحميدي (492)، والبخاري (7239) في التمني: باب ما يجوز من اللو، عن علي بن المديني، والنسائي 1/266 في المواقيت: باب ما يستحب من تأخير العشاء، عن محمد بن منصور المكي، والدارمي 1/276 في الصلاة: باب ما يستحب من تأخير العشاء، عن محمد بن أحمد بن خلف، والطبراني (11391) من طريق سعيد بن منصور، كلهم عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (342). وأخرجه ابن أبي شيبة 1/331 عن إسحاق بن منصور، والبخاري (7239) تعليقًا من طريق معن، وعبد الرزاق (2113) ومن طريقه الطبراني (11390)، كلهم عن محمد بن مسلم، عن عمرو بن دينار، به. وانظر سابقه.

وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً وَهُوَ يَقُوْلُ: "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوا هذه الصلاة".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (حجرہ مبارک کے قریب) آئے اور بولے: نماز (کا وقت ہو گیا ہے) خواتین اور بچے سو چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ وہ یہ نماز (یعنی اس وقت میں یہ نماز) ادا کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کئی مرتبہ کیا تھا

1534 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

(متن حدیث): قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الآخرة.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ تَعَلَّقَ بِهٖ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ فَزَعَمَ اَنَّ تَاْخِيرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ كان ذلك فى أول الإسلام

اس روایت کا تذکرہ جس سے وہ شخص متعلق ہوا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم ﷺ نے جو عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کی تھی یہ ابتداءِ اسلام کی بات ہے

1535 – أخبرنا بن قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرنا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ اَعْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِىْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ

1534– إسناده حسن، وأخرجه مسلم (643) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والنسائي 1/266 في المواقيت: باب ما يستحب من تأخير العشاء، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1527) من طريق ابن أبي شيبة، عن أبي الأعوص، به، فانظر تخريجه من طريقه هناك.

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ حِيْنَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ: "مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ[1] مِنْ اهل الأرض غيركم" وذلك قبل أن يفشوا الإسلام في الناس.

قال ابن شِهَابٍ وَّذَكَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تبدروا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلَاةِ " وَذٰلِكَ حِيْنَ صَاحَ عمر بن الخطاب.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی۔ یہ وہ نماز ہے جسے ''عتمہ'' کہا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بلند آواز میں کہا) خواتین اور بچے ہو چکے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے تشریف لانے کے بعد اہل مسجد سے فرمایا۔ اس وقت تمہارے علاوہ روئے زمین پر اور کوئی شخص اس کا انتظار نہیں کر رہا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) یہ لوگوں کے درمیان اسلام کے پھیل جانے سے پہلے کی بات ہے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

''تمہارے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے' تم نماز کے حوالے سے اللہ کے رسول سے آگے نکلنے کی کوشش کرو''۔

یہ بات آپ نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں (آپ کی خدمت میں گزارش کی تھی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ اَرَادَ بِهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَدْيَانِ غَيْرُكُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اہل زمین میں سے تمہارے علاوہ کوئی بھی اس کا انتظار نہیں کرتا'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی تمہارے علاوہ کسی اور دین کے پیروکار (اس کا انتظار نہیں کر رہے)

1535- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" (638) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (638) أيضًا عن عمرو بن سواد العامري، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 6/199و215و272، والبخاري (566) في المواقيت: باب فضل العشاء، و (569) باب النوم قبل العشاء لمن غلب، و (862) في الأذان: باب وضوء الصبيان، و (864) باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس، والنسائي 1/239 في الصلاة: باب فضل صلاة العشاء، و 1/267 في المواقيت: باب آخر وقت العشاء، والبيهقي في "السنن" 1/374، والبغوي في "شرح السنة" (375) من طرق عن الزهري، به.

1536 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عتيبة عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: "اِنَّكُمْ تَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ تَثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ هٰذِهِ السَّاعَةَ" قَالَ ثُمَّ أمر المؤذن فأقام ثم صلى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم عشاء کی نماز کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے۔ آپ اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی یا شاید اس کے کچھ بعد کی بات ہے جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ نماز کا انتظار کر رہے ہو تمہارے علاوہ کسی بھی دین کے ماننے والے اس کا انتظار نہیں کر رہے اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ بات میری اُمت کے لئے مشکل ہو گی تو میں انہیں یہ نماز اس گھڑی میں پڑھاتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَدْ اَخَّرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ تِلْكَ الْمُدَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ نماز جس کا ہم نے ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد) مدت گزر جانے کے بعد تاخیر سے ادا کیا تھا

1537 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ فَقَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "اِنَّ النَّاسَ قَدْ

1536- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (639) (220) في المساجد ومواضع الصلاة: باب وقت العشاء وتأخيرها، والنسائي 1/267 في المواقيت: باب آخر وقت العشاء، والبيهقي في "السنن" 1/450، من طريق أحمد بن سلمة، ثلاثتهم عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (420) في الصلاة: باب في وقت العشاء الآخرة، عن عثمان بن أبي شيبة، الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/156، 157 من طريق الحسن بن عمر بن شقيق، كلاهما، عن جرير، به. وصححه ابن خزيمة برقم (344). وأخرجه ابن أبي شيبة 1/331 عن حسين بن علي، عن زائدة، عن منصور، به. وأورده المؤلف برقم (1099) في باب نواقض الوضوء، من طريق عبد الرزاق، وتقدم تخريجه من طريقه هناك.

صلوا وإنكم لن تزالوا في الصلاة ما انتظرتم الصلاة ." قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ وَرَفَعَ أنس يده اليسرى.

ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی تھی؟ تو انہوں نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کردی' یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی تو پھر آپ تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز ادا کر چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کررہے ہو۔ اس وقت سے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر یہ بات کہی۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِىْ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلَيْهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ عشاء کی نماز کو اس وقت تک تاخیر سے ادا کرے

1538 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ".

1537- إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامي: ثقة، روى له النسائي، وباقي السند على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 3/267 عن عفان، ومسلم (640) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها عن أبي بكر بن نافع العبدي، عن بهز بن أسد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/157 عن ابن مرزوق، عن عفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، به .وأخرجه أحمد 3/182و189و200، والبخاري (572) في المواقيت: باب وقت العشاء إلى نصف الليل، و (661) في الأذان: باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، و (847) باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم، و (5869) في اللباس: باب فص الخاتم، والنسائي 1/268 في المواقيت: باب آخر وقت العشاء ، والطحاوي 1/157 و158، والبغوي في "شرح السنة " (376) ، من طرق عن حميد عن أنس .وأخرجه البخاري (600) في المواقيت: باب السمر في الفقه والخير بعد العشاء ، عن عبد الله بن الصباح، عن عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، عن قرة بن خالد، عن الحسن، عن أنس .وأخرجه مسلم (640) (223) عن حجاج بن الشاعر، عن سعيد بن الربيع، وعن عبد الله بن الصباح، عن عبيد الله الحنفي، كلاهما عن قرة بن خالد، عن قتادة، عن أنس.

1538- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1531) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک مؤخر کرتا''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ لَا يُؤَخِّرُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو ہمیشہ تاخیر سے ادا نہیں کرتے تھے

1539 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوبَةَ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إلى ثلث الليل أو شطر الليل".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں عشاء کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک مؤخر کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَطْرَ اللَّيْلِ اَرَادَ نِصْفَهٗ"

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''شطر اللیل'' سے مراد ''نصف رات'' ہے

1540 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابُوْرَ الرُّوْمِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أو نصف الليل".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1539– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

1540– إسناده صحيح. محمد بن عبد الله بن سابور (وقد تصحف في "ثقات المؤلف" 9/92 إلى: شابور) قال أبو حاتم صدوق، روى له ابن ماجة، وباقي السند على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک مؤخر کرتا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُسَمَّى صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الْعَتَمَةَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عشاء کی نماز کو ''عتمہ'' کہا جائے

1541 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حدثني بن أبي لبيد عن أبي سلمة عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لا تغلبنكم الاعراب عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ يُسَمُّونَهَا الْعَتَمَةَ لِإِعْتَامِ الإبل".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دیہاتی لوگ تمہاری نماز عشاء کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں وہ لوگ اسے عتمہ کہتے ہیں' کیونکہ وہ اونٹوں (کی دیکھ بھال کے حوالے سے) تاخیر کرتے ہیں''۔

1541– إسناده صحيح على شرط مسلم، واسم ابن أبي لبيد: عبد اللّٰه.وأخرجه أحمد 2/19 عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2151) ومن طريقه أبو عوانة 1/397، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبي لبيد، به .وأخرجه عبد الرزاق (2152) ومن طريقه أحمد 2/144 عن ابن عيينة، به .وأخرجه أحمد 2/10، والشافعي 1/50، ومن طريقه أبو عوانة 1/397، والبيهقي في "السنن" 1/372، والبغوي في "شرح السنة" (377) عن سفيان بن عيينة، به .وأخرجه أحمد 2/49 عن عبد اللّٰه بن الوليد، ومسلم (644) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، عن زهير بن حرب وابن أبي عمر، ومن طريق وكيع، وأبو داوٗد (4984) في الأدب: باب في صلاة العتمة، عن عثمان بن أبي شيبة، والنسائي 1/270 في المواقيت: باب الكراهية في ذلك، من طريق أبي داوٗد الخضري، وابن ماجة (704) في الصلاة ك باب النهي أن يقال: صلاة العتمة، عن هشام بن عمار ومحمد بن الصباح، وأبو عوانة في "مسنده" 1/369 من طريق أبي عامر العقدي، كلهم عن سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد.

فَصْلٌ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا

فصل 4: ان اوقات کا بیان (جن میں نماز ادا کرنے) سے منع کیا گیا ہے

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اِنْشَاءِ الصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِي اَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے وہ متعین اوقات میں نفل نمازیں ادا نہ کرے

1542 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الشَّطَوِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ سَاَلَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ اَمْرٍ اَنْتَ بِهٖ عَالِمٌ وَاَنَا بِهٖ جَاهِلٌ قَالَ: "مَا هُوَ" قَالَ هَلْ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلَاةُ قَالَ: "نَعَمْ اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ لِقَرْنِ الشَّيْطَانِ ثُمَّ صَلِّ وَالصَّلَاةُ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تَسْتَوِيَ الشَّمْسُ عَلٰى رَاْسِكَ كَالرُّمْحِ فَاِذَا كَانَتْ عَلٰى رَاْسِكَ كَالرُّمْحِ فَدَعِ الصَّلَاةَ فَاِنَّهَا السَّاعَةُ الَّتِيْ تُسْجَرُ فِيْهَا جَهَنَّمُ وَيُغَمُّ فِيْهَا زَوَايَاهَا حَتّٰى تَزِيْغَ فَاِذَا زَاغَتْ فَالصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ دع الصلاة حتى تغرب الشمس".

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں آپ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں آپ جانتے ہیں اور میں اس سے ناواقف ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے عرض کی: کیا رات اور دن کے اوقات میں کوئی گھڑی ایسی ہے، جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں جب

1542– إسناده حسن. يحيى بن المغيرة: صدوق، روى له الترمذي، وباقي السند رجاله رجال الصحيح إلا أن الضحاك بن عثمان فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. وأخرجه ابن ماجة (1252) في الإقامة: باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة، عن الحسن بن داود المنكدري، والبيهقي في "السنن" 2/455 من طريق أحمد بن الفرج، كلاهما، عن محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/312، والطبراني (7344) من طريق محمد بن أبي بكر المقدمي، عن حميد بن الأسود، عن الضحاك بن عثمان، عن المقبري، عن صفوان. وهذا إسناد منقطع. قال الهيثمي في "المجمع" 2/224–225 بعد أن نسبه لعبد الله بن زيادات المسند، ورجاله رجال الصحيح إلا أني لا أدري سمع سعيد المقبري منه أم لا، والله أعلم.

تم صبح کی نماز ادا کرلو تو نماز کو ترک کردو یہاں تک کہ سورج شیطان کے سینگ سے طلوع ہوجائے پھر تم نماز ادا کرسکتے ہو اور نماز قبول کی جے گی یہاں تک کہ سورج تمہارے سر کے اوپر نیزے کی طرح بالکل برابر ہوجائے جب وہ تمہارے سر پر نیزے کی طرح ہوجائے' تو تم نماز کو ترک کردو' کیونکہ یہ ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں جہنم کو بھڑ کایا جاتا ہے' اور اس کے گوشوں کو ملایا جاتا ہے' یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے جب وہ ڈھل جائے' تو نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے' اور وہ قبول بھی ہوتی ہے' یہاں تک کہ جب تم عصر کی نماز ادا کرلو تو پھر نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کے سورج غروب ہوجائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ قَدْ زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ وَقْتَيْنِ مَعْلُوْمَيْنِ اِلَّا بِمَكَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو دو متعین اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ مکہ میں موجود شخص کا حکم مختلف ہے

1543 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بعد الصبح حتى تطلع الشمس.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

1544 – أخبرنا الفضل بن الحباب قال الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

1543– إسناده صحيح على شرطهما . الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (774) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/221 في وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/52، وأحمد 2/462و529، ومسلم (825) في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، والنسائي 1/276 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح، والبيهقي في "السنن" 2/452، ومن نسبه إلى البخاري، فقد وهم.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/348، والطيالسي (2463)، وأحمد 2/496و510، والبخاري (588) في المواقيت: باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، والبيهقي 2/452، من طريق عبيد الله (وقد تحرف إلى "عبد الله" عند ابن أبي شيبة) ابن عمر، عن خبيب (وقد تصحف إلى "حبيب" عند الطيالسي، وابن أبي شيبة) ابن عبد الرحمٰن، عن حفص بن عاصم، عن أبي هريرة.

1544– إسناده صحيح على شرطهما. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة. وهو مكرر ما قبله.

وَعَنِ الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1545 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَلَا تُصَلُّوا حَتّٰى يَبْرُزَ ثُمَّ صَلُّوا فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَلَا تُصَلُّوا حَتّٰى تَغْرُبَ ثُمَّ صَلُّوا وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا وإنها تطلع بين قرني شيطان".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب سورج کا کنارہ نکل آئے، تو تم نماز ادا نہ کرو یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جائے پھر تم نماز ادا کرو پھر جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تم نماز ادا نہ کرو یہاں تک کہ وہ مکمل غروب ہو جائے، تو پھر تم نماز ادا کرو اور تم اپنی نماز کے لئے سورج کے طلوع ہونے یا سورج کے غروب ہونے کے وقت کو متعین نہ کرو (یعنی اس وقت میں نماز ادا نہ کرو)، کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَحْصُورَ فِي خَبَرِ اَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں متعین تعداد سے یہ مراد نہیں ہے، اس کے علاوہ تعداد کی نفی کر دی جائے

1545– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري (3272) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، عن محمد بن سلام، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/354، ومن طريقه مسلم (829) في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، عن وكيع، عن هشام بن عروة به .وأخرجه مسلم أيضًا (829) ، والطحاوي 1/152 من طريق عبد الله بن نمير، عن أبيه، وابن بشر، عن هشام بن عروة، به .وأخرجه البيهقي 2/453 من طريق أنس بن عياض، عن ابن عروة، به . وسيورده المصنف برقم (1567) و (1569) من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن هشام بن عروة، به، ويأتي تخريجه من طريقه هناك .وأخرجه مالك في "الموطأ" ص43 (برواية القعنبي) في وقوت الصلاة: باب ما قيل في النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر، عن هشام بن عروة، عن أبيه مرسلًا لم يذكر ابن عمر .وانظر الحديث (1549) .

1546 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ الشمس وحين تصوب الشمس لغروبها.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے اور ان اوقات میں ہمیں اپنے مردوں کو دفنانے سے منع کیا ہے۔ اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ اس وقت جب عین زوال کا وقت ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور اس وقت جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ لَمْ يُرِدْ كُلَّ الْاَوْقَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْخِطَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی دلالت کرتی ہے ان اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد وہ تمام اوقات نہیں ہیں جن کا متن میں ذکر ہے

1547 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا أن تصلوا والشمس مرتفعة".

1546- إسناده صحيح . الحسن بن سفيان، محله الصدق، وباقي رجال السند على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 4/152، والنسائي 4/82 في الجنائز: باب الساعات التي نهي عن إقبار الموتى فيها، والبغوي في "شرح السنة" (778) ، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، عن موسى بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد (3192) في الجنائز: باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها، والترمذي (1030) في الجنائز: باب ما جاء في كراهية الصلاة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها، وابن ماجة (1519) في الجنائز: باب ما جاء في الأوقات التي لا يصلى فيها على الميت ولا يدفن، من طرق عن وكيع، عن موسى بن علي، به. وأخرجه من طرق عن موسى بن علي، به: الطيالسي (1001) ، وابن أبي شيبة 2/353، ومسلم (831) في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، والنسائي 1/275-276 في المواقيت: باب الساعات التي نهي عن الصلاة فيها، و 1/277 باب النهي عن الصلاة نصف النهار، والدارمي 1/333، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/155، والبيهقي في "السنن" 2/454و4/32، والطبراني 17/ (797) و (798) .

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عصر کی نماز کے بعد نماز ادا نہ کرو البتہ تم اس وقت نماز ادا کر سکتے ہو جب سورج بلند ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا بَعْضُ تِلْكَ الْاَوْقَاتِ لَا الْكُلَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ان اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت، یعنی وہ اوقات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس سے مراد ان کا اوقات کا کچھ حصہ ہے تمام اوقات مراد نہیں ہیں

1548 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طلوع الشمس ولا عند غروبها".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص سورج طلوع ہونے کے وقت یا اس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

1547- إسناده صحيح. وهب بن الأجدع: ثقة، أخرج له أبو داؤد، والنسائي، وباقي السند على شرط الصحيح. عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي. وأخرجه أحمد 1/129، وابن خزيمة في "صحيحه" (1285) والبيهقي في "السنن" 2/459 من طريق عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (108) (وتحرف فيه "يساف" إلى سنان) وأحمد 1/141، وابن الجارود (281)، وأبو داؤد (1274)، والبيهقي 2/459 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم (1562) من طريق ابن خزيمة، عن الدورقي، عن جرير، عن منصور، به، ويخرج هناك. وأخرجه أحمد 1/130 من طريق إسحاق بن يوسف الأزرق، عن سفيان، عن أبي إسحاق، عن عاصم بن ضمرة، عن علي، وهذا سند قوي، وصححه ابن خزيمة برقم (1286).

1548- إسناده صحيح عن شرطهما، وأخرجه البغوي (773) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/220 في النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/52، وعبد الرزاق (3951)، والبخاري (585) في المواقيت: باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، ومسلم (828) في المساجد: باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، والنسائي 1/277 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة عند طلوع الشمس، والبيهقي في "السنن" 2/453، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/152، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/353، والنسائي 1/277 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة عند طلوع الشمس، وابن الجارود (280) من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/349 من طريق موسى بن عبيدة، عن نافع، به. وسيورده المؤلف برقم (1566) من طريق القعنبي، عن مالك، به. وتقدم برقم (1545) من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن أبي عمر، وأوردت تخريجه هناك.

اَرَادَ بِهٖ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر اور فجر کے بعد نماز کو ادا کرنے کی ممانعت سے مراد عصر کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز کے بعد (نماز ادا کرنے سے منع کرنا ہے)

1549 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): "صَلَاتَانِ لَا صَلَاةَ بَعْدَهُمَا: صَلَاةُ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَصَلَاةُ الصبح حتى تطلع الشمس"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو نمازیں ایسی ہیں جن کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی عصر کی نماز یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز یہاں تک کہ سورج نکل آئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1550 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ

1549- معاذ التيمي لم يوثقه غير المؤلف، وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 1/171، وأبو يعلى (733) عن إسحاق بن عيسى، عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/225، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح. كذا قال مع أن معاذًا التيمي لم يخرجا له ولا أحدهما، ولم يوثقه غير ابن حبان، لكن للحديث شواهد ذكرها المؤلف قبل هذا، فيتقوى بها.

1550- حديث صحيح. عياض بن عبد الله: هو عياض بن عبد الله القرشي الفهري، ترجم له البخاري في "التاريخ الكبير" 7/22، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/283، وأخرج له مسلم في "صحيحه"، وقال الذهبي في "الكاشف": وثق، وقال أبو حاتم: ليس بالقوى كما في "الجرح والتعديل" 6/409، ولينه الحافظ في "التقريب"، قد تابعه عليه الضحاك بن عثمان في الرواية المتقدمة برقم (1543)، وباقي السند على شرط الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" برقم (1275) عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1542) من طريق الضحاك بن عثمان عن سعيد المقبري، به. وسمى السائل صفوان بن المعطل. وله شاهد من حديث عمرو بن عبسة عند أحمد 4/112، ومسلم (832) في صلاة المسافرين: باب إسلام عمرو بن عبسة، والنسائي 1/279-280 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد العصر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/152، والبغوي (777).

(متنِ حدیث): عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ سَاعَاتِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تَاْمُرُنِیْ اَنْ لَا اُصَلِّیَ فِیْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَاَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰی یَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ فَاَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَمِیلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسَعَّرُ جَهَنَّمُ وَشِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ فَاِذَا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ فَاَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَغِیبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغِیبُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُوْدَةٌ محضورة متقبلة حتى تصلي الصبح".

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! رات اور دن کی گھڑیوں میں سے کون سی گھڑی ایسی ہے جس کے بارے میں آپ مجھے یہ حکم دیتے ہیں میں ان میں نماز ادا نہ کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کی نماز ادا کرلو تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج بلند ہوجائے کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے پھر اس کے بعد نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک نصف النہار ہوجائے جب نصف النہار ہوجائے تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے یہ وہ وقت ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔ جب سورج ڈھل جائے تم نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز ادا کرلو جب تم عصر کی نماز ادا کرلو تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے پھر اس کے بعد نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ تم صبح کی نماز ادا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْهُرَیْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

1551 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ یَزِیْدَ الْفَرَّاءُ اَبُوالْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ (عَنْ اَبِیْهِ)

1551- لفظ "عن أبيه" سقط من الأصلين وقد ورد على الصواب فيما تقدم برقم (1546) 2. "تصوب": تنحدر وفي هامش "التقاسيم" /2لوحة95: "تضيف"، وهي رواية مسلم، ومعناها: تميل 3. إسناده صحيح، وهو مكرر (1546) ، وسعد بن يزيد تحرف في "الإحسان" إلى: سعيد.

(متن حدیث): عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ يَنْهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تصوب الشمس لغروبها."

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین گھڑیاں ایسی ہیں، جن میں نماز ادا کرنے اور مردوں کو دفن کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور اس وقت جب نصف النہار کا وقت ہو جائے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور اس وقت جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اُطْلِقَ بِلَفْظَةٍ عَامٍّ مُرَادُهَا خَاصٌّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، یہ ممانعت عام الفاظ کے ذریعے منقول ہے، تاہم اس کی مراد مخصوص ہے

1552 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنْ كَانَ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ" فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْهُمْ اَنْ يَمْنَعَ مَنْ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أو نهار".

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر (خانہ کعبہ کے امور کی نگرانی کا) معاملہ تمہارے سپرد ہو، تو میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ بیت اللہ کے قریب کسی شخص کو نماز ادا کرنے سے منع کرے خواہ رات یا دن کی کوئی سی بھی گھڑی ہو''۔

1552- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1280). وأخرجه الحميدي (561)، وأحمد 4/80، وأبو داؤد (1894) في المناسك: باب الطواف بعد العصر، والترمذي (868) في المناسك: باب ما جاء في الصلاة بعد العصر وبعد الصبح لمن يطوف، والنسائي 1/284 في المواقيت: باب إباحة الصلاة في الساعات كلها بمكة، و 5/223 في المناسك: باب إباحة الطواف في كل الأوقات، وابن ماجة (1254) في الإقامة: باب ما جاء في الصلاة بمكة في كل الأوقات، والدارمي 2/70، والدارقطني 1/423، والطبراني (1600)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/186، والبيهقي في "السنن" 2/461 و 5/92، والبغوي في شرح السنة (780) من طرق عن سفيان بن عيينة بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/448 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق (9004)، ومن طريقه أحمد 4/80، والطبراني (1599)، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، به. ومن طرق عن ابن جريج به أخرجه أحمد 4/81 و 84.

1553 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ أبا الزبير حدثه عَنِ ابْنِ بَابَاهَ

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَمِعَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شاء من ليل أو نهار".

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے بنو عبد مناف! تم رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں اس گھر کا طواف کرنے والے (اور اس کے قریب) نماز ادا کرنے والے (کسی بھی) شخص کو منع نہ کرنا''۔

1554 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى بِالْمَوْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَّاَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ

(متن حدیث): عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ ليل ونهار".

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اے بنو عبد مناف! تم رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں اس گھر کا طواف کرنے والے کسی شخص (اور اس کے قریب) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو منع ہرگز نہ کرنا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ لَمْ يُزْجَرْ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا كُلَّ الصَّلَوَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کو سورج نکلنے اور غروب ہونے کے وقت تمام نمازوں سے منع نہیں کیا گیا

1555 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ

1554- وأخرجه أحمد 4/82 و83، والطبراني (1602) من طريقين عن محمد بن إسحاق، حدثني عبد الله بن أبي نجيح، عن عبد الله بن باباه، به .وأخرجه الطبراني (1167) من طريق إسماعيل بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ نافع بن جبير، عن أبيه .وأخرجه أيضًا (1603) من طريق رجاء صاحب الركين عن مجاهد، عن جبير 1. إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطبراني (1601) من طريق أحمد بن صالحن عن ابن وهب، به. وانظر (1552) 2 إسناده صحيح، وهو مكرر (1552) .

بْنُ غِيَاثٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث):عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "من نسي صلاة فليصليها إذا ذكرها".

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کو بھول جائے' تو جب وہ اسے یاد آئے' تو اسے ادا کرلے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لَمْ يُرَدْ بِهِ الْفَرِيضَةُ

اس بات کے بیان کرنے کا تذکرہ کہ ان اوقات' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' میں نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد فرض نماز نہیں ہے

1556 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْخَلَّالُ بِالْكَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّيهَا إِذَا ذَكَرَهَا".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1555- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/243، وأبو عوانة 2/252 من طريق سريج بن النعمان، ومسلم (684) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة، والترمذي (178) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل ينسى الصلاة، والنسائي 1/293 في المواقيت: باب فيمن نسي صلاة، عن يحيى بن يحيى، وقتيبة بن سعيد، وبشر بن معاذ، وسعيد بن منصور، وابن ماجة (696) في الصلاة: باب من نام عن الصلاة أو نسيها عن جبارة بن المغلس، وأبو عوانة 2/252 من طريق الهيثم بن جميل، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/466 من طريق أبي الوليد الطيالسي، والبيهقي في "السنن" 2/218 من طريق يحيى، والبغوي في "شرح السنة" (393) من طريق قتيبة، كلهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/269، والبخاري (597) في المواقيت: باب من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها، ومسلم (684) (314)، وأبو داؤد (442) في الصلاة، وأبو عوانة 1/385 و2/252، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/466، وفي "مشكل الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 2/218 و456، والبغوي في "شرح السنة" (394) من طرق، عن همام، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (993). وأخرجه أحمد 3/100، ومسلم (684) (315)، الدارمي 1/280، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 2/456، وأبو عوانة 1/385 و2/260، والبغوي في "شرح السنة" (395)، من طرق عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، به. وصححه ابن خزيمة (992). وأخرجه أحمد 3/267، والنسائي 1/293، 294 في المواقيت، وابن ماجة (695) في الصلاة، وأبو عوانة 1/385 و2/260 من طريق حجاج بن الحجاج الأحول، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (991). وأخرجه مسلم (684) (316)، وأبو عوانة 1/385 من طريق المثنى، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/63، 64 عن هشيم، عن أيوب، عن أبي العلاء، عن قتادة، به.

1556- إسناده صحيح. أحمد بن الفرات: حافظ، ثقة، وباقي السند على شرط الصحيح. إبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس النخعي، والأسود. هو ابن يزيد بن قيس النخعي، وهو خال إبراهيم بن يزيد، وأبو داؤد: هو الطيالسي. وانظر الحديث (1555) قبله.

''جو شخص نماز کو بھول جائے یا اس کے وقت سو یا رہ جائے' تو جب وہ اسے یاد آئے' تو اسے ادا کر لے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْقُلُوبِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُرَدْ بِهِ الْفَرَائِضُ وَالْفَوَائِتُ

اس روایت کا تذکرہ جو دلوں سے اس بات کے شک کو دور کرتی ہیں' صبح کے بعد اور عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد فرض نمازیں اور فوت شدہ نمازیں نہیں ہیں

1557- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وعن بسر بن سعيد وعن الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ".

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُرَدْ بِهِ كُلُّ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے ممانعت سے مراد تمام نفلی نمازیں نہیں ہیں

1558- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: حدثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1557- إسناده صحيح على شرطهما . الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (399) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في "الموطأ" 1/6 في وقوت الصلاة .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/51، وأحمد 2/462، والبخاري (579) في مواقيت الصلاة: باب من أدرك من الفجر ركعة، ومسلم (608) في المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، والترمذي (186) في الصلاة: باب ما جاء فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أتغرب الشمس، والنسائي 1/257 في المواقيت: باب من أدرك ركعتين من العصر، والدارمي 1/277-287 في الصلاة، وأبو عوانة 1/358، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/151، والبيهقي في "السنن" 1/367، 368، وابن خزيمة في "صحيحه" برقم (985) . وسيرد برقم (1583) من طريق القعنبي، عن مالك، به. وتقدم برقم (1482) من طريق زهير بن محمد، عن زيد بن أسلم، به.

(متن حدیث): "اِنَّهَا سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ يُسِيئُوْنَ الصَّلَاةَ يَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَلْيَجْعَلْ صلاته معهم سبحة".

حضرت عبداللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو خراب کریں گے وہ اس کو اتنا تنگ کریں گے جتنی مردے کی چمک ہوتی ہے' تو تم میں سے جو شخص ان کو پائے وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرلے اور ان (حکمرانوں) کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنالے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُرَدْ بِهٖ صَلَاةُ التَّطَوُّعِ كُلُّهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد بعض نمازیں ہیں تمام نمازیں مراد نہیں ہیں

1559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ

1558- إسناده صحيح على شرط مسلم. على بن خشوم من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/381 عن أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد، موقوفًا على ابن مسعود، ولم يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم، وكذلك أخرجه مسلم (534) في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع من طريق عن الأعمش، به، موقوفًا على ابن مسعود. أخرجه عبد الرزاق (3787) عن معمر، عن أبي إسحاق السبيعي، عن أبي الأحوص، عن ابن مسعود قال: إنكم في زمان قليل خطباؤه، كثير علماؤه، يطيلون الصلاة، ويقصرون الخطبة، وإنه سيأتي عليكم زمان كثير خطباؤه، قليل علماؤه، يطيلون الخطبة، ويؤخرون الصلاة، حتى يقال: هذا شرق الموتى، قال: قلت له: وما شرق الموتى؟ قال: إذا اصفرت الشمس جدًا، فمن أدرك ذلك، فليصل الصلاة لوقتها، فإن احتبس، فليصل معهم، وليجعل صلاته وحده فريضة، وليجعل صلاته معهم تطوعًا. وأورده ابن حزم في "المحلى" 3/4-5 من طريق عبد الرزاق إلا أنه زاد فيه: عن النبي صلى الله عليه وسلم، وهو خطأ، فالحديث موقوف على ابن مسعود.

1559- إسناده صحيح على شرطهما، عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1287)، والبيهقي في "السنن" 2/475 عن أبي العلاء محمد بن كريب، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/ 356، وأحمد 5/54، ومسلم (838) في صلاة المسافرين: باب بين كل أذانين صلاة، والترمذي (185) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل المغرب، وابن ماجة (1162) في الإقامة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب، من طريق وكيع، كهمس، به. وأخرج مسلم أيضًا (838)، والدارقطني 1/266 من طريق أبي أسامة، عن كهمس، به. وأخرجه البخاري (627) في الأذان: باب بين كل أذانين صلاة لمن شاء، والبيهقي في "السنن" 2/472، والبغوي (430) من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن كهمس، به. وأخرجه أحمد 4/86، والنسائي 1/28 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة، من طريق يحيى بن سعيد، عن كهمس، به. وأخرجه أحمد 5/54 و56 عن محمد بن جعفر، و5/57، وأبو عوانة 2/32 و265 عن يزيد بن هارون، والدارقطني 1/266 من طريق عون بن كهمس، به، وأبو عوانة 2/32 و264 من طريق روح بن عبادة، كلهم عن كهمس، به. وصححه ابن خزيمة أيضًا (1287). وصححه ابن خزيمة (1287) أيضًا من طريق سليم بن أخضر، عن كهمس، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق سعيد الجريري، عن عبد الله بن بريدة، به.

كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ "،وَكَانَ بن بريدة يصلى قبل المغرب ركعتين.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دواذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جاتی ہے۔(یہ حکم) اس شخص کے لئے ہے جو یہ چاہے ہر دواذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جاتی ہے یہ (حکم) اس کے لئے ہے جو چاہے''۔

ابن بریدہ نامی راوی مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

1560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ ".

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دواذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی (یہ حکم) اس کے لئے ہے (جو یہ نماز ادا کرنا) چاہے''۔

1561 - أخبرنا بن قتيبة حدثنا بن اَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ " ثَلَاثَ مرات.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1561- إسناده صحيح . أيوب بن محمد الوزان (وقد تحرف في "الإحسان" إلى الوراق وجاء على الصواب في التقاسيم /4لوحة 47) : ثقة روى له أبو داوُد، والنسائي، وابن ماجة، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وإسماعيل بن علية: سمع من سعيد الجريري قبل الاختلاط.وأخرجه أبو داوُد (1283) في الصلاة: باب الصلاة قبل المغرب، ومن طريقه أبو عوانة 2/31، عن عبد اللّٰه بن محمد النفيلي، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/356 ومن طريقه مسلم (838) عن عبد الأعلى، وأحمد 5/57، والدارمي 1/336، وأبو عوانة 2/265، والبيهقي في "السنن" 2/474 من طريق يزيد بن هارون، والبخاري (624) في الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة من طريق خالد بن عبد اللّٰه الطحان، والدارقطني 1/266 من طريق يزيد بن زريع وأبي أسامة، وابن خزيمة في "صحيحه" (1287) من طريق يزيد وسالم بن نوح العطار، كلهم عن سعيد الجريري، به . وعبد الأعلى سمع من سعيد قبل الاختلاط . وذكر الحافظ في "الفتح" 2/107: أن الإسماعيلي أخرجه من رواية يزيد بن زريع وعبد الأعلى، وابن علية، وقال: وهم ممن سمع منه قبل اختلاطه .وتقدم قبله من طريق كهمس، عن عبد اللّٰه بن بريدة، به . 2 إسناده حسن من أجل ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل وهو صحيح بالطريقين المتقدمتين (1559) و (1560).

"دواذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی (یہ حکم اس شخص کے لئے ہے' جو یہ نماز ادا کرنا چاہے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اُرِيْدَ بِهِ بَعْضُ ذٰلِكَ الْبَعْدِ لَا الْكُلُّ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عصر کے بعد نماز کی ممانعت سے مراد بعد کا کچھ وقت ہے' پورا وقت مراد نہیں ہے

1562 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا يُصَلَّى بَعْدَ العصر إلا أن تكون الشمس مرتفعة".

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عصر کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی البتہ اگر سورج بلند ہو (تو حکم مختلف ہے)"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْغَدَاةِ لَمْ يُرَدْ بِهِ جَمِيعُ الصَّلَوَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صبح کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد تمام نمازیں نہیں ہیں

1563 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَوَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ جَدِّهٖ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ، اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

1562- إسناده صحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1284). وأخرجه ابن أبي شيبة 2/348، 349، وأحمد 1/80، 81 والنسائي 1/280 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، عن إسحاق بن إبراهيم، ثلاثتهم عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم (1547) من طريق سفيان وشعبة، عن منصور، به، وتقدم تخريجه عنده.

حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ وہ فجر کی دو رکعات سنت نہیں ادا کر سکے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے فجر کی دو رکعات سنت ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے رہے لیکن آپ نے ان پر انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ لَمْ يُرَدْ بِهِ كُلُّ الصَّلَوَاتِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے صبح کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد تمام اوقات میں تمام نمازیں مراد نہیں ہے

1564 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

1563- إسناده ضعيف. سعيد بن قيس والد يحيى. لم يوثقه غير المؤلف 4/281،وهو مترجم في "التاريخ الكبير" 3/508، و"الجرح التعديل" 4/55-56، وأسد بن موسى وهو الملقب بأسد السنة، وإن كان صدوقًا -: يغرب. وهذا الحديث عده ابن مندة من غرائبه فيما نقله عنه الحافظ في "الإصابة" 3/245، وقد تفرد بوصله، وغيره يرسله. وأخرجه عبد الرزاق (4016)، ومن طريقه أحمد 5/447 عن ابن جريج، قال: سمعت عبد ربه (وتحرف في "المسند" إلى "عبد الله"، وهو ثقة من رجال الستة) ابن سعيد أخا يحيى بن سعيد يحدث عن جده ...وقال أبو داؤد في "سننه" بإثر الحديث (1268): وروى عبد ربه ويحيى ابنا سعيد هذا الحديث مرسلًا ...وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1116) فقال: حدثنا الربيع بن سليمان المرادي، ونصر بن مرزوق بخبر غريب، قال: حدثنا أسد بن موسى، فذكره بإسناده ومتنه، ومع وصف ابن خزيمة له بالغرابة، فقد صحح المحقق إسناده، وفات الشيخ الفاضل ناصر الدين الألباني أن ينبه عليه. وأما الحاكم فأخرجه في "المستدرك" 1/275 من طريق الربيع بن سليمان، به، وقال: صحيح على شرطهما، وأقره الذهبي، وهو وهم منهما رحمهما الله فإن والد يحيى بن سعيد لم يخرج له أحد من أصحاب الكتب الستة، ولم يوثقه أحد غير ابن حبان، والربيع بن سليمان: لم يخرجا له، ولا أحدهما، وأسد بن موسى: أخرج له مسلم وحده. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/483 من طريق الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/383-384 من طريق الربيع بن سليمان ونصر بن مرزوق، عن أسد بن موسى، به. وأخرجه الشافعي 1/52، والحميدي (868)، والطبراني 18/ (938)، والبيهقي 2/456 من طريق ابن عيينة، وابن أبي شيبة 2/254، وأبو داؤد (1267) في الصلاة: باب من فاتته متى يقضيها، وابن ماجة (1154) في الإقامة: باب فيمن فاتته الركعتان قبل الفجر متى يقضيهما، والدارقطني 1/384، 385، والطبراني 18/ (937)، والحاكم 1/275، والبيهقي 2/483، من طريق ابن نمير، والترمذي (422) في الصلاة: باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر، من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، ثلاثتهم عن سعيد بن قيس، عن محمد بن إبراهيم التيمي، عن قيس. قال الترمذي: وإسناد هذا الحديث ليس بمتصل. محمد بن إبراهيم التيمي: لم يسمع من قيس. وسعد بن سعيد: هو أخو يحيى بن سعيد الأنصاري. وأخرجه الطبراني 18/ (939) من طريق أيوب بن سهل، عن ابن جريج، عن عطاء، عن قيس. وأخرجه ابن حزم في "المحلى" 3/112-113 من طريق الحسن بن ذكوان، عن عطاء، عن رجل من الأنصار.

(متن حدیث): صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اِذَا هو برجلين في مؤخر الناس فجيء بهما ترتعد فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: "مَا حَمَلَكُمَا عَلٰى اَنْ لَا تُصَلِّيَا مَعَنَا "؟ قَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ اَقْبَلْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَدْرَكْتُمَا الصَّلَاةَ فَصَلِّيَا فَاِنَّهَا لَكُمَا نافلة"

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جب آپ نے نماز مکمل کی' تو لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے (جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان دونوں کو لایا گیا' تو ان کے جسم کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ ان دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم نے اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر لی تھی' پھر ہم یہاں آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر (امام کے ساتھ) نماز کو پاؤ تو نماز ادا کر لو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَمْ تَكُنْ صَلَاةَ الصُّبْحِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے اس قول کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس سے مراد صبح کی نماز نہیں تھی

1565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْلٰى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اِذَا رَجُلَانِ فِيْ آخِرِ النَّاسِ لَمْ يصليا فأتي بهما ترتعد فرائصهما فقال لهما: "ما منعكم اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا"؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ: "فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ".

1564- إسناده صحيح. وأخرجه الطيالسي (1247)، وأبو داوُد (575) و (576) في الصلاة: باب فيمن صلى في منزله ثم أدرك الجماعة يصلي معهم، والطحاوي 1/363، والدارقطني 1/413، والطبراني 22/ (610) و (611) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3934)، وأحمد 4/160 و161، والترمذي (219) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي وحده، ثم يدرك الجماعة، والنسائي 2/112- 113 في الإمامة: باب إعادة الفجر مع الجماعة لمن صلى وحده، والدارقطني 1/413 -414 و414، والحاكم 1/244 -245، والطبراني 22/ (608) و (609) و (612) و (613) و (614) و (615) و (616) و (617) من طرق عن يعلى بن عطاء، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه ابن خزيمة برقم (1279).

1565- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/160، 161، والترمذي (219) عن أحمد بن منيع، والنسائي 2/112، 113 عن زياد بن أيوب، ثلاثتهم عن هشيم، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة من طريقه برقم (1279).

(توضیح مصنف):قَالَ الشَّيْخُ قَوْلُهُ:"فَلَا تَفْعَلَا" لَفْظَةُ زَجْرٍ مرادها ابتداء أمر مستأنف

جابر بن یزید عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے حج (یعنی حجۃ الوداع) میں شریک ہوا ہوں۔ میں نے آپ کی اقتداء میں صبح کی نماز منیٰ میں موجود مسجد خیف میں ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے جنہوں نے (باجماعت) نماز ادا نہیں کی تھی۔ان دونوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' تو وہ دونوں کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو' جب تم اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم جماعت کے ساتھ نماز والی مسجد میں آؤ تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

شیخ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم دونوں ایسا نہ کرو" یہ لفظ ممانعت کے ہیں لیکن اس سے مراد ابتدائی طور پر کوئی حکم دینا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ اِنَّمَا زَجْرٌ عَنْ بَعْضِهَا دُونَ بَعْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ روایات کی وضاحت کرتی ہے' اوقات میں نماز کی ممانعت سے مراد بعض نمازیں ہیں بعض نمازیں یہاں مراد نہیں ہیں

1566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالك عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا يَتَحَرَّ اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طلوع الشمس ولا عند غروبها".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص یہ کوشش نہ کرے کہ وہ سورج طلوع ہونے کے قریب یا سورج غروب ہونے کے قریب نماز ادا کرے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُفَسِّرُ الْاَخْبَارَ الْمُجْمَلَةَ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ان مجمل روایات کی وضاحت کرتی ہیں' جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ

1566 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" برواية القعنبي ص 45 (تحقيق عبد الحفيظ منصور، نشر دار الشروق) . وقد تقدم برقم (1548) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به.

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "إذا بَرَزَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَمْسِكُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى يَسْتَوِيَ فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَمْسِكُوا عَنِ الصلاة حتى يغيب".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے' تو نماز سے رُک جاؤ یہاں تک کہ وہ برابر ہو جائے (یعنی پورا باہر نکل آئے) اور جب سورج کا کنارہ غائب (ہونے کے قریب) ہو' تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ' یہاں تک کہ وہ (مکمل طور پر) غروب ہو جائے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' جو ہمارے موقف کے صحیح ہونے (پر دلالت کرتی ہے)

1568 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ صَلِّ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الصلاة إذا طلعت الشمس.

مقدام بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عصر کے بعد نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نماز ادا کرلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہوتے وقت نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

1567- إسناده صحيح على شرطهما. بندار: لقب محمد بن بشار، ويحيى: هو ابن سعيد القطان. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1273). وأخرجه البخاري (582) في المواقيت: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، عن مسدد، والنسائي 1/279 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد العصر، عن عمرو بن علي، والبيهقي في "السنن" 2/453 من طريق مسدد، كلاهما عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه برقم (1545) من طريق عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ به.

1568- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد: هو ابن جعفر المدني المعروف بغندر. وأخرجه أحمد 6/145 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/301 من طريق عثمان بن عمر، عن إسرائيل، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه مسلم (833) في صلاة المسافرين: باب لا تتحروا بصلاتكم طلوع الشمس ولا غروبها، والنسائي 1/278-279 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد العصر، والبيهقي في "السنن" 2/453 من طريق وهيب، عن عبد الله بن طاوس، عن أبيه، عن عائشة.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نفل نمازیں ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1569- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غروبها فإنها تغرب بين قرني الشيطان".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا اس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرو' کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1570- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ

1569- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (582) في المواقيت: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، والبيهقي في "السنن" 2/453 من طريق مسدد، عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأورد المؤلف طرفه برقم (1567) من طريق بندار، عن يحيى، به. وأورده برقم (1545) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة، به.

1570- إسناده صحيح على شرطهما. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله الهمداني السبيعي، وشعبة ممن روى عنه قديمًا. وأخرجه أحمد 6/134و 176، والبخاري (593) في المواقيت: باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت وغيرها، ومسلم (835) (301) في صلاة المسافرين: باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر، وأبو داؤد (1279) في الصلاة: باب الصلاة بعد العصر، والنسائي 1/281 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، والدارمي 1/334 في الصلاة، وأبو عوانة 2/263، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/300، والبيهقي في "السنن" 2/458، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 6/113 عن أبي أحمد الزبيري، عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/353، والبيهقي 2/458، من طريق مسعر، عن حبيب بن ثابت، عن أبي الضحى، عن مسروق، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/352، 353، والطحاوي 1/301 من طريق أبي عوانة، عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر، عن أبيه، عن مسروق، به. وأخرجه البخاري (592) في المواقيت، ومسلم (835) (300)، والنسائي 1/281، وأبو عوانة 2/263، والطحاوي 1/300، 301 من طريق علي بن مسهر وعبد الواحد بن زياد وعباد بن العوام، عن أبي إسحاق الشيباني، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به. وأخرجه البخاري (590) في المواقيت: باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت، والبيهقي 2/ 458، وابن حزم 2/273 من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن عبد الواحد بن أيمن، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه البخاري (1631)

عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا:

(متن حدیث): نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَاْتِىْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلا صلى بعد العصر ركعتين.

اسود اور مسروق بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے پاس تشریف لاتے تھے تو آپ عصر کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اسحاق نامی راوی نے یہ حدیث اسود اور مسروق سے نہیں سنی ہے

1571 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِىُّ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا قَالَا:

(متن حدیث): نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا اِلَّا صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ.

اسود اور مسروق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتے ہیں' انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوتے تھے' تو آپ عصر کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا اَبُوْاِسْحَاقَ السَّبِيْعِىُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' یہ روایت صرف ابواسحاق سبیعی نے نقل کی ہے

1572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ قَالَ

1571- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن خلاد: لم يخرج له البخاري، وباقي السند على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَيُضْرَبُ عَلَيْهِمَا مَا دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إلا صلاهما.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کیا ان دو رکعات کی وجہ سے پٹائی کی جائے گی؟ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے تو آپ ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ دَوَامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ حَيَاتِهِ كُلِّهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی پوری زندگی میں ان دو رکعات کو باقاعدگی سے ادا کرنا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

1573- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العصر في بيتي حتى فارق الدنيا.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کو کبھی ترک نہیں کیا' یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ ابْتِدَاءِ الْاَمْرِ

1572- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن المغيرة وهو ابن مقسم الضبي موصوف بالتدليس، ولا سيما عن إبراهيم. إسحاق بن أبي عمران: هو إسحاق بن شاهين بن الحارث الواسطي أبو بشر بن أبي عمران. وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطي.وأخرجه النسائي 1/281 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، عن محمد بن قدامة، عن جرير بن عبد الحميد، عن المغيرة بن مقسم، بهذا الإسناد.وقول عائشة:"أيضرب عليهما" تعريض بأمير المؤمنين عمر بن الخطاب، ففي "مصنف ابن أبي شيبة" 2/ 350 من طريق وكيع.

1573- إسناده صحيح، فقد صرح صفوان بن صالح ومروان بن معاوية بالتحديث. وأخرجه الحميدي (194)، وابن أبي شيبة 2/351، والبخاري (591) في المواقيت: باب ما يصلي بعد العصر من الفوائت وغيرها، ومسلم (835) (299) في صلاة المسافرين، والنسائي 1/280 -281 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، والدارمي 1/334 في الصلاة: باب في الركعتين بعد العصر، والطحاوي 1/301، وأبو عوانة 2/264، والبيهقي في "السنن" 2/458، والبغوي (782) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وتقدم برقم (1570) و (1571) من طريق أبي إسحاق السبيعي، عن الأسود ومسروق، عن عائشة، وبرقم (1572) من طريق المغيرة.

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ابتدائے امر میں یہ دو رکعات ادا کی تھیں

1574 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

(متن حدیث): عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا شُغِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظهر صلاهما بعد العصر.

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد والی دو رکعات کسی مصروفیات کی وجہ سے ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ انہیں عصر کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشُّغْلِ الَّذِىْ شُغِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ حَتّٰى صَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ

اس مصروفیت کی صفت کا تذکرہ جس مصروفیت کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد یہ دو رکعات ادا نہیں کر سکے یہاں تک کہ آپ نے عصر کے بعد ان دو رکعات کو ادا کیا تھا

1575 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ

1574- إسناده حسن. طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي، وإن أخرج له مسلم، لا يرقى إلى رتبة الصحيح، ولذا قال الحافظ في "التقريب": صدوق، يخطء، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/353، وأحمد 6/306، والطبراني 23/ (978) من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/301 من طريق عبيد الله بن موسى، والطبراني 23/ (584) من طريق عبد الواحد بن زياد، وصححه ابن خزيمة برقم (1276) من طريق عبد الله بن داود، كلهم عن طلحة بن يحى، به. وأخرجه الطيالسي (1597)، وعبد الرزاق (3970)، وأحمد 6/304، والنسائي 1/281، 282 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، والطبراني 23/ (534) والبيهقي في "السنن" 2/457، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أم سلمة. ورجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/293 عن يعلى بن عبيد، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أم سلمة. وهذا سند حسن. وأخرجه أحمد 6/315، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/306 من طريق يزيد بن هارون، عن حماد بن سلمة، عن الأزرق بن قيس، عن ذكوان، عن أم سلمة. وهذا إسناد صحيح. وأخرجه مطولاً عبد الرزاق (3971)، والشافعي في "مسنده" 1/52-53، ومن طريقه البغوي (781) عن سفيان، عن عبد الله بن أبي لبيد، عن أبي سلمة، عن أم سلمة.

1575- رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب قد اختلط، والراوي عنه هنا وهو والد حميد بن عبد الرحمن- ممن روى عنه بعد الاختلاط. وأخرجه الترمذي (184) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة بعد العصر، عن قتيبة بن سعيد، عن جرير بن عبد الحميد، عن عطاء، بهذا الإسناد. ولفظه: "إنما صلى النبي صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر، لأنه أتاه مال، فشغله عن الركعتين بعد الظهر، فصلاهما بعد العصر، ثم لم يعد لهما." وجرير بن عبد الحميد سمع من عطاء بعد اختلاطه، وظاهر قوله: "ثم لم يعد لهما" معارض لحديث عائشة المتقدم (1570) و (1571) و (1572) و (1573)، وهو أثبت إسناداً.

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

(متن حدیث):عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَسَمَهُ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَ عَائِشَةَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَالَ: "شَغَلَنِيْ هٰذَا المال عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَلَمْ اُصَلِّهِمَا حَتّٰى كان الْآنَ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ظہر کے بعد کچھ مال لایا گیا۔ آپ نے اسے تقسیم کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس مال نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعات ادا نہیں کرنے دیں۔ میں انہیں ادا نہیں کر پایا تھا' یہاں تک کہ یہ وقت ہو گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حضرت سعید بن جبیر کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1576 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بْن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث):اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ،اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَّسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَاِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْهَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّكُنْتُ اَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ

1576- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (834) في صلاة المسافرين: باب معرفة الركعتين اللتين كان النبي صلى الله عليه وسلم يصليهما بعد العصر، والبيهقي في "السنن" 2/457 من طريق علي بن إبراهيم النسوي، كلاهما عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (1233) في السهو: باب إذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع، و (4370) في المغازي: باب وفد عبد القيس، عن يحيى بن سليمان، وأبو داوٗد (1273) في الصلاة: باب الصلاة بعد العصر، عن أحمد بن صالح، والدارمي 1/334 في الصلاة: عن أحمد بن عيسى، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وعلقه البخاري أيضًا (4370) عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، به، ووصله الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/302 من طريق عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر بإسناده .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/351-352 من طريق عبد الله بن الحارث، عن ابن عباس .وأخرجه عبد الرزاق (3971) ، والشافعي في "مسنده" 1/52-53 والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/302، والبغوي (781) من طريق سفيان بن عيينة، عن عبد الله بن أبي لبيد، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أم سلمة.

فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِىْ بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ (فَقَالَتْ: سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِىْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِىْ بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ).

فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهَا اَمَّا حِيْنَ صَلَّاهَا فَاِنَّهٗ حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ دَخَلَ وَعِنْدِىْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِىْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِىْ بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِىْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِىْ عَنْهُ فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ "يَا بِنْتَ اَبِىْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ اَتَانِىْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِىْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللتين

کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور یہ کہا کہ تم انہیں ہماری طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کرنا اور یہ بھی بتانا کہ ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے' آپ یہ دو رکعات ادا کرتی ہیں جبکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگوں کی ان دو رکعات ادا کرنے پر پٹائی کیا کرتا تھا۔

کریب بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات نے جو پیغام دے کر مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تھا وہ ان تک پہنچا دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے (اس بارے میں) دریافت کرو میں واپس ان حضرات کے پاس آیا اور انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں بتایا تو ان حضرات نے مجھے اسی پیغام کے ہمراہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا جو پیغام انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تھا۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' پھر میں نے آپ کو یہ رکعات ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے آپ نے یہ رکعات جس وقت ادا کی تھیں اس وقت آپ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد (میرے ہاں) تشریف لائے تھے۔ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلے بنو حرام سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو رکعات ادا کیں تو میں نے ایک لڑکی کو آپ کی طرف بھیجا میں نے اسے یہ ہدایت کی کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور آپ سے گزارش کرنا کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا یہ عرض کر رہی ہیں اے اللہ کے رسول! میں نے تو آپ کو ان دو رکعات کو ادا کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' اور اب میں دیکھ رہی ہوں۔ آپ انہیں ادا کر رہے ہیں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر دیں تو تم پیچھے ہٹ جانا لڑکی نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا تھا اس لئے میں پیچھے ہٹ گئی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی۔ اے ابوامیہ کی

صاحبزادی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا ہے۔ میرے پاس عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اپنی قوم کی طرف سے اسلام کے حوالے سے آئے تھے۔ انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعات ادا نہیں کرنے دیں۔ یہ وہی دو رکعات ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا دَاوَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی کے ساتھ عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے

1577 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فِيْ بَيْتِهَا فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَاَنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً أثبتها .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاجَكَ من العباد

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد ان کے گھر میں ادا کی تھیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد یہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مصروفیت کی وجہ سے آپ انہیں ادا نہیں کر سکے تو آپ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔ اس کے بعد آپ انہیں باقاعدگی سے ادا کرنے لگے۔ آپ جب کوئی نماز ادا کرتے تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن محمد بن ہاجک عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ تقدم ذكرنا لها

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس علت کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1577– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1278) .وأخرجه مسلم (835) في صلاة المسافرين، والنسائي 1/281 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، والبغوي في "شرح السنة" (783) من طريق أحمد بن علي الكشميهني، ثلاثتهم عن علي بن حجر، بهذا الإسناد.وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/457 من طريق أبي الربيع، عن إسماعيل بن جعفر، به.

1578 - أخبرنا بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا" وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْوَمَهَا وَاِنْ قَلَّ كَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا. يَقُوْلُ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اللّٰهُ: (اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ) (المعارج: 23)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا" مِنَ الْاَلْفَاظِ الَّتِيْ لَا يُحِيطُ عِلْمُ الْمُخَاطَبِ بها في نفس القصد إلا به."

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اتنا عمل اختیار کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز ادا کرتے تھے تو آپ اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں کے حوالے سے باقاعدگی رکھتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''بیشک اللہ تعالیٰ تھکتا نہیں۔ یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو''۔ یہ ان الفاظ میں سے ہے کہ مخاطب شخص کا علم وہاں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا جو ان الفاظ کے ذریعے مقصود ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی صفت کیا ہے یہ آدمی نہیں جان سکتا)

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ لَا تُؤَدّٰى عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَبْيَضَّ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ فوت شدہ نماز کو سورج طلوع ہونے کے وقت ادا نہیں کیا جا سکتا جب تک سورج روشن نہیں ہو جاتا

1579 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سعيد الجوهري قال:

1578- إسناده صحيح على شرطهما سوى عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فإنه من رجال البخاري، وقد صرح الوليد بالسماع من الأوزاعي. وأخرجه الطبري في "تفسيره" 29/50 من طريق العباس بن الوليد، عن الوليد، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (1283) من طريق علي بن خشرم، عن عيسى، عن الأوزاعي، به. وقد تقدم مع تخريجه برقم (353).

حدثنا ابن فُضَيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

(متنِ حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ." فَقَالَ بِلَالٌ: اَنَا اُوقِظُكُمْ فَاسْتَنَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهِ وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ "يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ؟" قَالَ: اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مَا نِمْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ: "قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ" فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ قَامَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا یارسول اللہ! اگر آپ ہمیں پڑاؤ کی اجازت دیں (تو مہربانی ہوگی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے تم لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاؤ گے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ لوگوں کو بیدار کردوں گا پھر وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیدار ہوئے جب سورج کا کنارہ نکل چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! تم نے جو کہا تھا وہ کہاں گیا؟ انہوں نے عرض کی: مجھ پر بھی نیند طاری ہوگئی تھی اور یہ ایسی نیند تھی کہ اس طرح کی نیند مجھے کبھی نہیں آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اٹھو اور لوگوں کے درمیان نماز کا اعلان کرو جب سورج نکل آیا، روشن ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا صَلَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا ذَهَبَ وَقْتُهَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1579– زاد في "المستخرج" لأبي نعيم: "فتوضأ الناس، فلما ارتفعت"، وفي رواية البخاري في التوحيد (7471) من طريق هشيم بن حصين: "فقضوا حوائجهم، وتوضؤوا إلى أن طلعت الشمس، وابيضت، فقام، فصلى" قال الحافظ: وهو أبين سياقًا، ونحوه لأبي داوُد من طريق خالد، عن حصين، ويستفاد منه أن تأخيره الصلاة إلى أن طلعت الشمس، وارتفعت، كان بسبب الشغل بقضاء حوائجهم، لا لخروج وقت الكراهة 2. إسناده صحيح. إبراهيم بن سعيد الجوهري: ثقة، حافظ، تكلم فيه بلا حجة، وهو من رجال مسلم، وباقي السند رجاله رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (595) في مواقيت الصلاة: باب الأذان بعد ذهاب الوقت، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (438)، عن عمران بن ميسرة، والبيهقي في "السنن" 1/403 من طريق أحمد بن عبد الجبار، كلاهما عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/66، وأحمد 5/307، والبخاري (7471) في التوحيد: باب المشيئة والإرادة، وأبو داوُد (439) و(440) في الصلاة: باب فيمن نام عن الصلاة أو نسيها، والنسائي 2/105، 106 في الإمامة: باب الجماعة للفائت من الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/401، وابن حزم في "المحلى" 3/20، 21، والبيهقي في "السنن" 2/216 من طرق، عن حصين بن عبد الرحمن، به. وقد تقدم مختصرًا برقم (1460) من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، عن عبد الله بن رباح، عن أبي قتادة.

نے اس نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اذان اور اقامت کے ہمراہ اسے ادا کیا تھا

1580 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰه لو أمسسنا الْاَرْضَ فَنِمْنَا وَرَعَتْ رَكَائِبُنَا قَالَ: "فَمَنْ يَحْرُسُنَا" قَالَ قُلْتُ اَنَا فَغَلَبَتْنِىْ عَيْنِىْ فَلَمْ يُوقِظْنِىْ اِلَّا وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِكَلَامِنَا قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بنا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ ہمیں زمین کے ساتھ چھونے (یعنی رُک کر آرام کرنے کی اجازت دیں اور ہم سو جائیں تو ہمارے جانور بھی آرام کر لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (یعنی ہمیں نماز کے لئے بیدار کون کرے گا) راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں پھر میری بھی آنکھ لگ گئی۔ میں اس وقت بیدار ہوا جب سورج نکل چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہماری بات چیت سن کر بیدار ہوئے پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَنْ يُصَلِّيَ اِلَيْهَا اُخْرٰى مِنْ غَيْرِ اَنْ يُفْسِدَ عَلٰى نَفْسِهِ صَلَاتَهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کرے گا' اور وہ اپنی نماز کو فاسد نہیں کرے گا

1581 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ

1580- إسناده حسن . رجاله رجال الصحيح . إلا أن سماكا وهو ابن حرب - لا يرقى حديثه إلى الصحة . زائدة. هو ابن قدامة، والقاسم بن عبد الرحمن: هو ابن عبد الله بن مسعود . وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة .2/83' وأخرجه أحمد 1/450 عن حسين بن على بهذا الإسناد.وفي الباب عن أبي قتادة تقدم برقم (1579) ، وعن أبي هريرة تقدم برقم (1459) .

1581- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 2/347و521 عن عبد الصمد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (986). وأخرجه أحمد 2/306 عن بهز، وصححه الحاكم 1/274 من طريق محمد بن سنان العوقي، كلاهما عن همام، به. وتقدم تفصيل طرقه في تخريج الرواية المتقدمة برقم (1483) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ طلعت الشمس فليصل إليها أخرى".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت پالے اور پھر سورج نکل آئے تو اسے اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کر لینی چاہئے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِجَازَةِ صَلَاةِ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاُخْرٰى بَعْدَهَا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَفْسَدَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اس شخص کی نماز درست ہوتی ہے

جو سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت کو پالیتا ہے اور دوسری رکعت کو اس کے بعد پاتا ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس کے نزدیک اس شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

1582 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أخبرنا معمر عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَكْعَةً بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ فقد أدركها".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے اور ایک رکعت سورج نکلنے کے بعد ادا کرے تو اس نے اس (فجر کی نماز) کو پالیا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ

1582- إسناده صحيح على شرطهما، وابن طَاوُسٍ: اسمه عبد اللّٰه، وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم (2227)، ومن طريقه أخرجه أبو عوانة 1/371، وأخرجه أحمد 2/282 عن إبراهيم بن خالد، عن رباح، ومسلم (608) (165) في المساجد، وأبو داوُد (412) في الصلاة، وأبو عوانة 1/372، والبيهقي في "السنن" 1/368 عن الحسن بن الربيع، عن عبد اللّٰه بن المبارك، والنسائي 1/257 في المواقيت، عن محمد بن عبد الأعلى، عن معتمر، ثلاثتهم عن معمر، به. وصححه ابن خزيمة برقم (984).

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پانے والا عصر کی نماز کو پانے والا شمار ہوگا

1583 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے عصر کی نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلَقُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمَ الرَّكْعَةِ عَلَى السَّجْدَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات لفظ ''رکعت'' کا اطلاق ''سجدے'' پر کرتے ہیں

1584 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حدثنا بن وهب أخبرني يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا".

والسجدة إنما هي الركعة.

1583– إسناده صحيح على شرط الشيخين والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز وهو في "الموطأ" برواية القعنبي ص 29 ومن طريق القعنبي أخرجه أبو عوانة 1/358، وتقدم برقم (1557) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به، وبرقم (1484).

1584– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (609) في المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة، وابن ماجة (700) في الصلاة: باب وقت الصلاة في العذر والضرورة، والبيهقي في "السنن" 1/378، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 1/372، والطحاوي 1/151، عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي 1/378 من طريق بحر بن نضر، كلاهما عن ابن وهب، به.وأخرجه أحمد 6/78، والنسائي 1/273 في المواقيت: باب من أدرك ركعة من صلاة الصبح، وابن الجارود (155) عن زكريا بن عدي، ومسلم (609) في المساجد، عن الحسن بن الربيع، كلاهما عن ابن المبارك، عن يونس بن يزيد، به.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص عصر کی ایک رکعت کو سورج غروب ہونے سے پہلے پالے یا صبح کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے اس نے اس نماز کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَرَكْعَةً بَعْدَهَا يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صبح کی نماز کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پانے والا اور ایک رکعت کو سورج نکلنے کے بعد پانے والا' صبح کی نماز کو پانے والا شمار ہوگا

1585 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَكْعَةً بَعْدَمَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ فقد أدركها".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔
''جو شخص عصر کی ایک رکعت کو سورج غروب ہونے سے پہلے پالے اس نے اس (نماز) کو پالیا اور جو شخص فجر کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے اور ایک رکعت سورج نکلنے کے بعد ادا کرے اس نے اس (فجر کی نماز) کو پالیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ دُوْنَ قَطْعِهَا عَلٰى نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پانے والے شخص پر

یہ بات لازم ہے' وہ سورج نکل آنے کے بعد اپنی نماز کو پوری کرے وہ درمیان میں (نماز کو) منقطع نہیں کرے گا

1586 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1585– إسناده صحيح على شرطهما وهو مكرر الحديث (1582).

(متن حدیث): "إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وإذا أدرك أول سجدة من صلاة الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی پہلی رکعت کو پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے اور جب کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی پہلی رکعت کو پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا انْفَجَرَ الصُّبْحُ أَنْ لَا يَرْكَعَ إِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' صبح صادق ہو جانے کے بعد وہ (فجر کے دو فرائض کے علاوہ) صرف فجر کی دو رکعات (سنت ادا کرے) اور کوئی نماز ادا نہ کرے

1587 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ

1586– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين. الحسين بن محمد: هو ابن بهرام التميمي المروذي، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن التميمي مولاهم النحوي، نسبة إلى نحوة، بطن من الأزد، ويحيى. هو ابن أبي كثير .وأخرجه البخاري (556) في المواقيت باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب، والنسائي 1/257 في المواقيت: باب من أدرك ركعتين من العصر، والبيهقي في "السنن" 1/378، والبغوي (402) من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن شيبان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/254 عن عبد الملك بن عمرو، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به .وتقدم برقم (1483) من طريق مالك، عن الزهري، عن أبي سلمة، به، مختصرًا. وأوردت تخريجه هناك.

1587– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين سوى زيد بن محمد، فإنه من رجال مسلم.وأخرجه أبو عوانة 2/275 عن محمد بن إسحاق الصغاني، عن يحيى بن معين، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/284 عن محمد بن جعفر غندر، به. وأخرجه مسلم (723) (88) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والنسائي 1/283 في المواقيت: باب الصلاة بعد طلوع الفجر، عن أحمد بن عبد الله بن الحكم، عن غندر، به . وأخرجه مسلم (723) (88) عن إسحاق بن إبراهيم، عن النضر، عن شعبة، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/244، والبخاري (1173) في التهجد: باب التطوع بعد المكتوبة، ومسلم (723) (87)، والدارمي 1/336 من طريق وكيع وأبي أسامة ويحيى بن سعيد عن عبيد الله العمري، عن نافع، به.وأخرجه مالك 1/127 في الصلاة: باب ما جاء في ركعتي الفجر، عن نافع، به.ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/284، والبخاري (618) في الأذان: باب الأذان بعد الفجر، ومسلم (723) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والدارمي 1/336، 337، وأبو عوانة 2/274، والطبراني 23/ (319)، والبيهقي في "السنن" 2/481، ولفظه: "كان صلى الله عليه وسلم إذا سكت (ووقع في رواية البخاري: اعتكف، وهو تحريف ناشىء عن محمد بن يوسف شيخ البخاري فيه) المؤذن عن الأذان لصلاة الصبح صلى ركعتين خفيفتين.وأخرجه عبد الرزاق (4811)، وأحمد 6/283، والبخاري (1181) في التهجد: باب الركعتان قبل الظهر، والترمذي في "سننه" (433)، وفي "الشمائل" (278)، وأبو عوانة 2/275، والطبراني 23/ (317) و (318)، والبغوي (867)، وابن خزيمة في "صحيحه" (1197) من طريق إسماعيل بن إبراهيم، وحماد بن زيد، عن أيوب، عن نافع، به.وأخرجه مسلم (723)، والطبراني 23/ (320)، وابن ماجة (1145) في الإقامة: باب ما جاء في الركعتين قبل الفجر، والنسائي 3/252و255 من طريقين، عن الليث

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ محمد قال سمعت نافعا يحدث عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لا يصلي إلا ركعتي الفجر.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف فجر کی دو رکعات سنت ادا کرتے تھے۔ (یعنی اور کوئی نفلی نماز ادا نہیں کرتے تھے)

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

1588 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: "صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ" ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ" خَافَ اَنْ يَّحْسِبَهَا النَّاسُ سنة.

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرتے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرو"۔

پھر تیسری مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا: (یہ حکم اس شخص کے لئے ہے) جو ان دو رکعات کو (ادا کرنا) چاہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ اسے سنت شمار نہ کر لیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ

(بقيه تخريج 1587)بن سعد، عن نافع، به.وأخرجه الحميدى (288) ، وابن أبي شيبة في "المصنف" 2/244، وأحمد 6/284–285، والنسائي 3/254، 255، وأبو عوانة 2/275، والطبراني 23/ (322) و (323) و (324) و (325) و (326) و (327) و (328) و (329) و (330) ؛ من طرق عن نافع، به.وأخرجه عبد الرزاق (4771) ، والنسائي 3/256، وأبو عوانة 2/274، والطبراني 23/ (331) و (332) من طريقين، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر، عن حفصة.

1588– إسناده صحيح على شرط مسلم . حسين المعلم: هو حسين بن ذكوان المعلم المُكْتِب العَوْذِي، وعبد الله المزني: هو عبد الله بن مغفل . وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1289) عن محمد بن يحيى، عن أبي معمر، عن عبد الوارث، عن حسين المعلم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (1183) في التهجد: باب الصلاة قبل المغرب، و (7368) في الاعتصام: باب نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم على التحريم إلا ما تعرف إباحته، عن أبي معمر، وأبو داؤد (1281) في الصلاة: باب الصلاة قبل المغرب. ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/474، عن عبيد الله بن عمر، والبغوي في "شرح السنة" (894) من طريق عفان، ثلاثتهم عن عبد الوارث، به. وتقدم برقم (1559) و (1560) و (1561) من حديث عبد الله بن المغفل أيضًا بمعناه.وأخرجه الدارقطني 2/265 266 من حديث أبي ذر.

الْمَغْرِبِ وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مغرب سے پہلے

دورکعات (نفل) ادا کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہوتے تھے اور آپ نے اس حوالے سے ان لوگوں پر انکار نہیں کیا

1589 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: اِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مؤذن اذان دے دیتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اٹھ کر تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو وہ لوگ اسی طرح مغرب سے پہلے والی دورکعات ادا کر رہے ہوتے تھے حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔

1589- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري (625) في الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة، وابن خزيمة في "صحيحه" (1288)، كلاهما عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/280 عن محمد بن جعفر، به .وأخرجه النسائي 2/28-29 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة عن إسحاق بن إبراهيم، عن أبي عامر العقدي، عن شعبة، به.وأخرجه عبد الرزاق (3986)، والبخاري (503) في الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، عن قبيصة، كلاهما عن سفيان الثوري، عن عمرو بن عامر الأنصاري، به .وأخرجه مسلم (837) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب، البيهقي في "السنن" 2/475 والبغوي (895) من طريق شيبان بن فروخ، عن عبد الوارث، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.أخرجه بنحواه ابن أبي شيبة في "المصنف" 2/356 من طريق غندر، عن شعبة، عن يعلى بن عطاء، عن أبي فزارة، عن أنس .وأخرجه أيضًا 2/356 عن الثقفي، عن حميد، عن أنس .وأخرجه عبد الرزاق (3980) من طريق معمر، عن أبان، عن أنس .وأخرجه مسلم (836) ن وأبو عوانة 2/31، والبيهقي 2/475 من طريق محمد بن فضيل، عن المختار بن فلفل، عن أنس . وأخرجه أبو داؤد (1282)، وأبو عوانة 2/32 من طريقين عن سعيد بن سليمان، عن منصور بن أبي الأسود، عن المختار بن فلفل، عن أنس .وأخرجه عبد الرزاق (3982) و (3983) من طريقين عن أنس.

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب 5: دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

1590 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السفر.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا جَمَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران دونمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں

1591 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

1590- رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير واسمه محمد بن مسلم بن تدرس- فمن رجال مسلم، وهو مدلس وقد عنعن.وأخرجه أبو داؤد (1215) فى الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائى 1/287 فى المواقيت: باب الوقت الذى يجمع فيه المسافر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/161، والبيهقى فى "السنن" 3/164 من طريق مالك، عن أبى الزبير، عن جابر، قال:"غابت الشمس ورسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة، فجمع بين الصلاتين بسرف" وسرف-بفتح السين، وكسر الراء: قرية تبعد عن مكة ستة أميال، بها قبر ميمونة رضى الله عنها .وأخرجه عبد الرزاق (4432) عن إبراهيم بن يزيدن عن أبى الزبير، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/456 من طريق على بن مسهر.

1591- إسناده صحيح على شرط مسلم، ولأبو الزبير قد صرح أبو الزبير بالتحديث. أبو عامر العقدى: هو عبد الملك بن عمرو القيسى، وأبو الطفيل: هو عامر بن واثلة بن عبد الله بن عمرو بن جحش الليثى، ولد عام أُحُد، ورأى النبى صلى الله عليه وسلم، وروى عن أبى بكر فمن بعده، وعُمِّر إلى أن مات سنة عشر ومئة على الصحيح، وهو آخر من مات من الصحابة . قاله مسلم وغيره. وأخرجه الطيالسى (569) عن قرة بن خالد، بهذا الإسناد. وتحرف فيه إلى مرة.وأخرجه مسلم (706) فى صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر من طريق خالد بن الحارث، وأحمد 5/229، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/160، وابن خزيمة فى "صحيحه" (966) من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، كلاهما عن قرة بن خالد، به .وأخرجه عبد الرزاق (4398)، وابن أبى شيبة 2/456، وأحمد 5/230، وابن ماجة (1070)، وأبو نعيم فى "الحلية" 7/88، والبيهقى فى "السنن" 3/162 من طريق سفيان الثورى،عن أبى الزبير، به.وأخرجه أحمد 5/233، وأبو داؤد (1208) فى الصلاة، والدارقطنى 1/392، والبيهقى

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّاَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرَهَا وَذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةٍ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَقُلْتُ لَهُ فَمَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کے دوران نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں یہ سفر آپ نے کیا تھا اور یہ ایک غزوے کی بات ہے آپ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا' تو حضرت معاذ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ آپ اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لِلْمُسَافِرِ اِذَا اَرَادَ ذٰلِكَ

مسافر شخص جب ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرے' تو اس کے طریقے کا تذکرہ

1592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا يزيد بن موهب قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى

(بقيه تخريج 1591) 3/162 من طريق هشام بن سعد، عن أبي الزبير، به. وسبق تخريجه برقم (1458) من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الطفيل، به. وذكرت هناك أن قتيبة بن سعيد تفرد بذكر جمع التقديم مما لم يرد من طريق قرة ومالك والثوري عن أبي الزبير، وأنه لا يضر تفرده بذلك، لأنها زيادة من ثقة فهي مقبولة، ثم ذكرت شواهد هذه الزيادة. فانظرها هناك. وسيرد برقم (1595) من طريق مالك عن أبي الزبير، به، ويرد تخريجه هناك.

1592– إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، وباقي رجال السند على شرطهما. عقيل: هو عقيل بن خالد بن عقيل الأيلي. وأخرجه أبو داؤد (1218) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، ومن طريقه أبو عوانة 2/352، والبيهقي في "السنن" 3/161و162، 163، عن يزيد بن موهب الرملي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/352 عن يعقوب بن سفيان، عن يزيد بن موهب، به. وأخرجه أحمد 3/247، والبخاري (1112) في تقصير الصلاة: باب إذا ارتحل بعدما زاغت الشمس، ومسلم (704) في صلاة المسافرين: باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، وأبو داؤد (1218)، والنسائي 1/284 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر، والبيهقي في "السنن" 3/161 من طريق قتيبة بن سعيد، عن المفضل بن فضالة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1111) في تقصير الصلاة: باب يؤخر الظهر إلى العصر إذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس، عن حسان الواسطي، وأحمد 3/256، والدارقطني 1/390، وأبو عوانة 2/352، من طريق يحيى بن غيلان، كلاهما عن المفضل بن فضالة، به. وأورده المؤلف برقم (1456) من طريق شبابة بن سوار، عن الليث بن سعد، عن عقيل بن خالد، به، وتقدم تخريجه من هذه الطريق هناك، مع ذكر طرق أخرى للحديث.

وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَإِذَا زَاغَتْ قبل أن يرتحل صلى ثم رحل.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہونا ہوتا' تو آپ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے پھر آپ پڑاؤ کر کے دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا اَرَادَ الْمُسَافِرُ ذٰلِكَ

مسافر شخص جب مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا چاہے' تو اس کو اکٹھا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1593 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ

(متن حدیث): عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَّاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ العشاء فصلاها مع المغرب.

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ عَلَيْهِ عَلَامَةُ سَبْعَةٍ مِنَ الْحُفَّاظِ كَتَبُوْا عَنِّيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّالْحُمَيْدِيُّ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ خَيْثَمَةَ حَتّٰى عد سبعة.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہوتا' تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ ملا دیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرنا ہوتا' تو آپ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بعد پھر روانہ ہوتے تھے۔ اسی طرح جب آپ نے مغرب سے پہلے کوچ کرنا ہوتا' تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ اسے عشاء کے ہمراہ ادا کرتے تھے اور جب آپ نے مغرب کے بعد کوچ کرنا ہوتا تھا تو عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیتے تھے اور اسے مغرب کے ہمراہ پڑھ لیتے تھے۔

میں نے سنا محمد بن اسحاق ثقفی کہتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس پر سات حافظان حدیث کی علامت ہے جنہوں نے میرے حوالے سے اس حدیث کو نوٹ کیا ہے (وہ حضرات یہ ہیں) احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' حمیدی' ابوبکر بن ابوشیبہ

1593 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، رجاله ثقات، رجال الستة. وقد أعله الحاكم بما لا يقدح في صحته، وقد تقدم بسط ذلك في الحديث رقم (1458).

ابوخیثمہ یہاں تک کہ انہوں نے سات افراد گنوائے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَمَلَ الْيَسِيرَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ اِذَا اَرَادَ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا چاہتا ہو تو ان کے درمیان کوئی معمولی سا کام کرلے

1594 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ، نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّلَاةُ اَمَامَكَ" فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ، نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بينهما.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ

1594- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى (1937) فى الحج، من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهٰذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" 1/400-401 فى الحج: باب صلاة المزدلفة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/208، والبخارى 139، فى الوضوء: باب إسباغ الوضوء، و (1672) فى الحج: باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، ومسلم (1280) فى الحج: باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتى المغرب والعشاء جميعًا بالمزدلفة فى هذه الليلة، وأبو داؤد (1925) فى المناسك: باب الصلاة بجمع، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 2/214، والبيهقى فى "السنن" 5/122. وأخرجه البخارى (181) فى الوضوء: باب الرجل يوضىء صاحبه، و (1667) فى الحج: باب النزول بين عرفة وجمع، ومسلم (1280) (277) فى الحج، والطبرانى فى "الكبير" (386) من طرق عن يحيى بن سعيد، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه الدارمى 2/58 فى المناسك، من طريق حماد، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه أحمد 5/199، ومسلم (1280) (279)، وأبو داؤد (1912)، والدارمى 2/57، والبيهقى فى "السنن" 5/122 من طريق زهير بن معاوية، عن إبراهيم بن عقبة، عن كريب، به وأخرجه أحمد 5/200و210، وأبو داؤد (1912)، والنسائى 1/292 فى المواقيت: باب كيف الجمع، و 5/259 فى المناسك: باب النزول بعد الدفع من عرفة، وابن ماجة (3019) فى المناسك: باب النزول بين عرفات وجمع لمن كانت له حاجة، من طريق سفيان الثورى، عن إبراهيم بن عقبة، عن كريب، به. وصححه ابن خزيمة (973). وأخرجه أحمد 5/202 ومن طريقه أبو داؤد (1924) من طريق محمد بن إسحاق، ومسلم (1280) (278) من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائى 5/259 فى المناسك من طريق حماد، والبيهقى 5/120 من طريق إبراهيم بن طهمان، كلهم عن إبراهيم بن عقبة، عن كريب، به. وأخرجه مسلم أيضًا (1280) (280) من طريق سفيان، عن محمد بن عقبة، عن كريب، به. وأخرجه البخارى (1669) فى الحج، والنسائى 1/292 فى المواقيت، والبيهقى فى "السنن" 5/119 من طريقين عن إسماعيل بن جعفر، عن محمد بن أبى حرملة، عن كريب، به. وأخرجه أحمد 5/201، 202 من طريق ابن إسحاق، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن أسامة.

جب آپ گھاٹی میں پہنچے تو آپ سواری سے نیچے اترے آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا اور وضو میں اسباغ نہیں کیا۔ میں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی نماز آپ نے فرمایا: نماز آگے جا کے ہوگی پھر آپ سوار ہوئے جب آپ مزدلفہ آئے' تو سواری سے نیچے اترے آپ نے وضو کرتے ہوئے اس میں اسباغ کیا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر ہر شخص نے اپنے رہائشی جگہ پر اونٹ کو باندھ دیا پھر عشاء کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ادا کی۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَهُوَ نَازِلٌ غَيْرُ سَائِرٍ وَّلَا رَاجِلٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران

دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں جب کہ آپ پڑاؤ کئے ہوئے تھے آپ (سواری پر سوار ہو کر) یا پیدل نہیں چل رہے تھے

1595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ: "اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ." قَالَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا" قَالَا: نَعَمْ فَسَبَّهُمَا وَقَالَ لَهُمَا: مَا شَاءَ

1595- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (1041) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/143 في الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/117، وعبد الرزاق (4399)، وأحمد 5/237، 238، ومسلم (706) 4/1784 في الفضائل: باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داؤد (1206) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائي 1/285 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر، والدارمي 1/356، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/160، والطبراني في "الكبير" 20/102، والبيهقي في "السنن" 3/162، وفي "دلائل النبوة" 5/236، وابن خزيمة في "صحيحه" (968). وتقدم برقم (1591) من طريق قرة بن خالد، عن أبي خالد، عن أبي الزبير، به، وبرقم (1458) و (1593) من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الطفيل، به. وذكرت في تخريج (1458) ما تفرد به رواية قتيبة، فارجع إليه.

اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ غَرَفُوا مِنَ الْعَیْنِ بِاَیْدِیهِمْ قَلِیْلًا قَلِیْلًا حَتّٰی اجْتَمَعَ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیهِ وَجْهَهُ وَیَدَیْهِ ثُمَّ اَعَادَهُ فِیهَا فَجَرَتِ الْعَیْنُ بماء كثير فاستسقى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یُوشِكُ بِكَ یَا مُعَاذُ اِنْ طالت بك حياة أن ترى ما ها هنا قد ملیء جنانا".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازیں جب کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن آپ نے نماز کو مؤخر کیا پھر آپ باہر تشریف لائے آپ نے ظہر وعصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں پھر آپ اندر تشریف لے گئے پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کل تم تبوک کے چشمے کے پاس پہنچ جاؤ گے اگر اللہ نے چاہا' تم اس کے پاس اس وقت پہنچو گے جب دن چڑھ چکا ہوگا' جو شخص وہاں پہنچے وہ میرے آنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم وہاں پہنچ گئے دولوگ پہلے ہی وہاں تک پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ تسمے کی مانند تھا' جس میں سے پانی کے قطرے پھوٹتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ ان دونوں کو کہا پھر لوگوں نے اس چشمے میں سے اپنے ہاتھوں میں تھوڑا تھوڑا پانی لیا' یہاں تک کہ اسے کسی چیز میں جمع کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر وہ پانی دوبارہ اس چشمے میں ڈال دیا تو اس چشمے سے بہت زیادہ پانی پھوٹ پڑا۔ لوگوں نے اس سے پانی حاصل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! اگر تمہاری زندگی رہی تو عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم دیکھو گے کہ یہاں ہر طرف باغات ہوں گے۔ (جو اس چشمے سے سیراب ہوتے ہوں گے)''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ لِغَيْرِ الْمَعْذُوْرِ مُبَاحٌ

دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) حضر میں ایسے شخص کے لئے جو معذور نہ ہو دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا مباح ہے

1596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا فِیْ غیر خوف ولا سفر.قَالَ مَالِكٌ: أرى ذلك في مطر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور یہ کسی خوف کے بغیر اور سفر کے علاوہ تھا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے' یہ بارش کے موسم میں ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ فَعَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1597 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَـا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

1596– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" (1043) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهٰذا الإسناد، وهو فى "الموطأ" 1/144 فى الجمع بين الصلاتين فى الحضر والسفر. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي فى "مسنده" 1/118، ومسلم (705) فى صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، وأبو داوُد (120) فى الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائى 1/209 فى المواقيت: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر، وأبو عوانة 2/353، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/160، والبيهقى فى "السنن" 3/166، وصححه ابن خزيمة برقم (972). وأخرجه الشافعي 1/119، وعبد الرزاق (4435)، والطيالسي 1/137، والحميدى (471)، وأحمد 1/223، ومسلم (705) (50) و (51)، وأبو عوانة 2/353، والبيهقى فى "السنن" 3/166، 167، والبغوى (1044) من طرق، عن أبى الزبير، به . وفيه: قال أبو الزبير: قلت لسعيد بن جبير: لم فعله؟ قال: سألت ابن عباس كما سألتنى، فقال: لئلا يحرج أحد من أمته. وأخرجه الطيالسى 1/126 عن حبيب بن عمرو بن هرم، عن سعيد بن جبير، به. وأخرجه مسلم (705)، وأبو داوُد (1211)، والترمذى (187) فى الصلاة: باب ما جاء فى الجمع بين الصلاتين فى الحضر، والنسائى 1/290 فى المواقيت: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر، وأبو عوانة 2/353، والبيهقى 3/167 من طريق الأعمش، عن حبيب بن أبى ثابت، عن سعيد بن جبير، به، وفيه: "من غير خوف ولا مطر ." وأخرجه عبد الرزاق (4434)، وابن أبى شيبة 2/456، وأحمد 1/346، والطحاوى 1/160، والطبرانى (10803) و (10804)، من طرق، عن داوُد بن قيس، عن صالح مولى التوأمة، عن ابن عباس، وفيه: "من غير سفر ولا مطر ." وأخرجه الطيالسى 1/127، وابن أبى شيبة 2/456، وأحمد 1/351، ومسلم (705) (57)، وأبو عوانة 2/354، والبيهقى 3/168 من طريقين عن عبد الله بن شقيق العقيلى، عن ابن عباس.

1597– إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبيد بن حساب: ثقة، من رجال مسلم، وباقى الإسناد على شرطهما. وأخرجه البخارى (543) فى المواقيت: باب تأخير الظهر إلى العصر، ومسلم (705) (56) فى صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر، وأبو داوُد (1214) فى الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، وأبو عوانة 2/354، والبيهقى فى "السنن" 3/167 من طرق، عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي فى "مسنده" 1/118، 119، وعبد الرزاق (4436)، وابن أبى شيبة 2/456، والطيالسى 1/127، والحميدى (470)، والبخارى (562) فى الواقيت و (1174) فى التهجد، ومسلم (705) (55)، والنسائى 1/286 فى المواقيت: باب الوقت الذى يجمع فيه المقيم، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/160، والبيهقى 3/166و168 من طرق، عن عمرو بن دينار، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/223 من طريق يحيى، عن قتادة، عن جابر بن زيد، به. وفيه: "فى غير خوف ولا مطر"، وإسناده صحيح. وأخرجه النسائى 1/286 من طريق حبيب بن أبى حبيب، عن عمرو بن هرم، عن جابر بن زيد، به. وصححه ابن خزيمة برقم (971) من طريق أبى الزبير، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس.

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زيد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظهر والعصر والمغرب والعشاء.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سات اور آٹھ رکعات یعنی ظہر اور عصر کی نمازیں (ایک ساتھ) اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

باب 6: مساجد کا بیان

1598 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلُ؟ فَقَالَ: "الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی." قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ: "كَانَ بَيْنَهُمَا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصلاة فصل فثم مسجد".

❀❀ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام پھر مسجد اقصیٰ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن دونوں کے درمیان چالیس برس کا عرصہ تھا ویسے تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہوجائے تم نماز ادا کرلو وہی (جگہ) مسجد ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ الْبِقَاعِ فِي الدُّنْيَا الْمَسَاجِدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دنیا میں زمین کا سب سے بہترین حصہ مساجد ہیں

1599 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السائب عن محارب بن دثار

1598– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطيالسي (462) عن شعبة، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 5/160و166و167 من طريق محمد بن جعفر، وأبو عوانة 1/392 من طريق وهب بن جرير وبشر بن عمر، ثلاثتهم عن شعبة، به . وأخرجه عبد الرزاق (1578) ، والحميدي (134) ، وابن أبي شيبة 2/402، وأحمد 5/150و156و157و160، والبخاري (3366) في الأنبياء : باب رقم (10) ، و (3425) باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ) (ص: الآية 30) ، ومسلم (520) في أول المساجد، والنسائي 2/32 في المساجد: باب ذكر أبي مسجد وضع أولًا، وابن ماجة (753) في المساجد: باب أي مسجد وضع أول، وأبو عوانة 1/391و392، والطحاوي في "مشكل الآثار " 1/32، والبيهقي في "السنن" 2/433، وفي "دلائل النبوة " 2/43، وابن خزيمة في "صحيحه" (1290) من طرق عن الأعمش، به.

(متنِ حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ قَالَ: "لَا اَدْرِی حَتّٰی اَسْاَلَ جِبْرِیلَ" فَسَاَلَ جِبْرِیلَ فَقَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی اَسْاَلَ مِیکَائِیلَ فَجَاءَ فَقَالَ: "خیر البقاع المساجد وشرها الأسواق".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا زمین کا کون سا حصہ برا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں اس بارے میں جبرائیل سے دریافت کرتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا مجھے نہیں معلوم میں اس بارے میں حضرت میکائیل سے دریافت کرتا ہوں پھر وہ آئے اور انہوں نے بتایا زمین کا سب سے بہتر حصہ مساجد ہیں اور سب سے برا حصہ بازار ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسَاجِدَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مساجد سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ ہیں

1600 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): "اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وأبغض البلاد إلى الله أسواقها".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ بِنَاءِ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِیْ بَنَاهُ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ قُدُوْمِهِمْ اِيَّاهَا

مسجد مدینہ کی تعمیر کا تذکرہ جسے مسلمانوں نے مدینہ منورہ آنے پر تعمیر کیا تھا

1599- حديث حسن، رجاله ثقات، إلا أن عطاء بن السائب رمي بالاختلاط، وجرير بن عبد الحميد: ممن روى عنه بعد الاختلاط، لكن يشهد له حديث أبي هريرة الآتي، فيتقوى به. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/65 من طريق إسحاق بن إسماعيل الطالقاني، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأورده الحاكم 1/90 شاهدًا لحديث جبير بن مطعم الذي ذكره في الباب. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/6 وقال: رواه الطبراني في "الكبير"، وفيه عطاء بن السائب، وهو ثقة، لكنه اختلط في آخر عمره، وبقية رجاله موثقون.

1600- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (671) في المساجد: باب فضل السجود في مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد، والبزار (408)، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي في "السنن" 3/65، والبغوي (460) من طرق عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1293). وفي الباب عن جبير بن مطعم عند أحمد 4/81، والحاكم 1/89-90.

1601 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَخْبَرَ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا مِنْ لَبِنٍ وَّسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عنه وزاد فيه عمر رضى الله تعالٰى عَنْهُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَبِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وسقفه بالساج.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت پر کھجور کی شاخیں رکھی گئی تھیں ۔اس کے ستون کھجور کے درخت کے تنے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں توسیع کی انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی بنیادوں کے مطابق دوبارہ کچی اینٹوں اور شاخوں کے ذریعے تعمیر کیا۔انہوں نے دوبارہ اس کے ستون لکڑی کے بنائے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں انہوں نے بہت زیادہ توسیع کی۔انہوں نے اس کی دیواریں منقش پتھروں سے بنوائیں اور اس کے ستون منقش پتھروں سے بنوائے اور اس کی چھت ساجھ کی لکڑی سے بنوائی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْمَسْجِدِ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ مَوْضِعِ الْكَنَائِسِ وَالْبِيَعِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمانوں کے لئے یہ بات جائز ہے
وہ کنیسہ اور گرجا گھر کی جگہ کو مسجد بنا سکتے ہیں

1602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا سِتَّةٌ وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةٌ مِنْ بَنِيْ

1601- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين سوى عبد الله بن سعد، فإنه من رجال البخاري . عم عبد اللّٰـه: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزهري، ورواية صالح بن كيسان، عن نافع من رواية الأقران، لأنهما مدنيان، ثقتان، تابعيان من طبقة واحدة. وأخرجه أحمد 2/130، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/438 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (446) في الصلاة: باب بنيان المسجد، عن علي ابن المديني، وأبو داؤد (451) في الصلاة: باب في بناء المسجد، ومن طريقه البيهقي في "دلائل النبوة" 2/541 عن مجاهد بن موسى، ومحمد بن يحيى بن فارس، ثلاثتهم عن يعقوب بن إبراهيم، به. وصححه ابن خزيمة برقم (1324) عن محمد بن يحيى وعلي بن سعيد النسوي، عن يعقوب، به.

حَنِيفَةَ وَالسَّادِسُ رَجُلٌ مِنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا وَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ ثُمَّ قَالَ: "اذْهَبُوْا بِهٰذَا الْمَاءِ فَاِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ ثُمَّ انْضَحُوْا مَكَانَهَا مِنْ هٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْا مَكَانَهَا مَسْجِدًا"، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَلَدُ بَعِيْدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ قَالَ: "فَاَمِدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيبًا" فَخَرَجْنَا فَتَشَاحَحْنَا عَلٰى حَمْلِ الْاِدَاوَةِ اَيُّنَا يَحْمِلُهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَّلَيْلَةً فَخَرَجْنَا بِهَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَعَمِلْنَا الَّذِيْ اَمَرَنَا وَرَاهِبُ ذلك القوم رجل من طيء فَنَادَيْنَاهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّاهِبُ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ هَرَبَ فلم ير بعد.

1602: قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ہم چھ آدمی وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پانچ کا تعلق بنوحنیفہ سے تھا اور چھٹا شخص ضبیعہ بن ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرلیا۔ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ہم نے آپ کو بتایا ہمارے علاقے میں ایک گرجا گھر ہے۔ہم نے آپ سے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو عنایت کرنے کی درخواست کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا آپ نے کلی کی پھر آپ نے ہمارے لئے ایک برتن میں پانی انڈیل دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس پانی کو لے جاؤ جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو اس گرجے کو توڑ دینا اور اس کی جگہ اس پانی کو چھڑک دینا اور اس کی جگہ مسجد بنالینا۔ہم نے عرض کی: ہمارا علاقہ بہت دور ہے۔یہ پانی خشک ہوجائے گا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں اور پانی ملاتے رہنا' کیونکہ اس نتیجے میں اس کی پاکیزگی میں اضافہ ہی ہوگا۔راوی کہتے ہیں ہم روانہ ہوئے ہم نے اس بارے میں اختلاف کیا کہ پانی کا وہ برتن کون اٹھائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک دن اور ایک رات کی باری مقرر کردی۔ہم اسے ساتھ لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم اپنے علاقے میں آئے پھر ہم نے وہ کام کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا اس قوم کا راہب طے قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جب ہم نے نماز کے لئے اذان دی تو اس راہب نے کہا یہ حق کی دعوت ہے' پھر وہ بھاگ گیا۔اس کے بعد وہ کبھی نظر نہیں آیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعِيْنَ فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَلَوْ بِنَفْسِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مساجد کی تعمیر میں مدد کرے

1602- إسناده قوي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (8241) عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/38، 39 في المساجد: باب اتخاذ البيع مساجد، عن هناد بن السري، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/542-543 من طريق محمد بن أبي بكر، وابن سعد في "الطبقات" 5/552 من طريق سعيد بن سليمان، وابن شبه في تاريخ المدينة 2/599-601 من طريق فليح بن محمد اليمامي، أربعتهم عن ملازم بن عمرو (وتحرف في المطبوع من "تاريخ المدينة": إلى ملتزم بن عمرو)، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/23 عن موسى بن داوُد، عن محمد بن جابر، عن عبد الله بن بدر، به.

خواہ وہ جسمانی طور پر اس میں حصہ لے

1603 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا بن جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

(متن حدیث):اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ اِزَارَكَ عَلٰى عَاتِقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَفَعَلَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: "اِزَارِی اِزَارِی" فَشَدَّ عليه إزاره.

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر منتقل کر رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنا تہبند اپنے کندھے پر رکھ لیں تا کہ پتھر سے بچاؤ ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تو آپ زمین پر گر گئے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف چڑھ گئیں پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: میرا تہبند میرا تہبند پھر آپ نے اپنا تہبند باندھ لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِيْنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی وہ مسجد مدینہ ہے

1604 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِىْ اَنَسٍ

1603- إسناده صحيح . حسين بن مهدي: صدوق، وقد توبع، وباقي السند على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1103) ومن طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد أخرجه أحمد 3/295و380، والبخاري (3829) في مناقب الأنصار: باب بنيان الكعبة، ومسلم (340) في الحيض: باب الاعتناء بحفظ العورة .وأخرجه أحمد 3/380، عن محمد بن بكر، والبخاري (1582) في الحج: باب فضل مكة وبنيانها، من طريق أبي عاصم النبيل، كلاهما عن ابن جريج، به.وأخرجه أحمد 3/310و333، ومسلم (340) (77) عن زهير بن حرب، كلاهما عن روح بن عبادة، عن زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، به . قوله: "وطمحت عيناه إلى السماء" أي: ارتفعت.

1604- إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" .2/372وأخرجه أحمد 5/331، والطبراني في "التفسير" (17218) ، والطبراني (6025) من طريق وكيع، بهذا الإسناد . وقال الهيثمي في "المجمع" 4/10و7/34 بعد أن نسبه لأحمد، والطبراني: ورجالهما رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 5/335 من طريق عبد الله بن بن الحارث، والطبري (17219) من طريق أبي نعيم، كلاهما عن عبد الله بن عامر الأسلمي عن عمران بن أبي أنس، به . وصححه الحاكم 2/334، ووافقه الذهبي، مع أن عبد الله بن عامر الأسلمي ضعيف. وسيورده المؤلف برقم (1606) من حديث أبي سعيد الخدري.

(متن حدیث): عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ اَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَاَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "هُوَ مسجدی هٰذا".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے ایک کا کہنا تھا اس سے مراد مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے۔ دوسرے کا کہنا تھا اس سے مراد مسجد قبا ہے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس سے مراد میری یہ مسجد ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

اس مسجد کی صفت کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

1605 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبكر بن اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ

(متن حدیث): قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ اَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَاَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے ایک کا یہ کہنا تھا کہ (اس سے مراد) مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے' اور دوسرے کا یہ کہنا تھا کہ مسجد قبا ہے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس سے مراد میری یہ مسجد ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

اَنَّ خَبَرَ رَبِيْعَةَ بْنِ عُثْمَانَ الذی ذکرناه معلول

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) ربیع بن عثمان کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت معلول ہیں

1606 – أخبرنا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ

1605– إسناده قوی، وهو مكرر ما قبله.

اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ

(متن حدیث):اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ آخِرُ هُوَ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ مَسْجِدِی هٰذَا".

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: الطريقان جميعا محفوظان.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوآدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہوگئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ایک شخص نے یہ کہا کہ اس سے مراد مسجد قبا ہے دوسرے شخص نے کہا اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''اس سے مراد میری یہ مسجد ہے''۔

(امام ابوحاتم فرماتے ہیں:)اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ اِلَى الْمُوَطِّنِ الْمَكَانَ فِی الْمَسْجِدِ لِلْخَيْرِ وَالصَّلَاةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی طرف رحمت اور مہربانی کے ساتھ دیکھنے کا تذکرہ جو مسجد میں' بھلائی اور نماز کے لئے' جگہ کو مخصوص کرلیتا ہے (یعنی وہاں بیٹھا رہتا ہے)

1607 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا بن اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا يُوَطِّنُ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ اَوْ لِذِكْرِ اللّٰهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ اِذَا قدم عليهم غائبهم".

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ الْعَرَبُ اِذَا اَرَادَتْ وَصْفَ شَيْئَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ عَلٰی سَبِيْلِ التَّشْبِيْهِ اَطْلَقَتْهُمَا مَعًا

1606- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: ثقة، روى له أبو داؤدن والنسائي، وابن ماجة، وباقي رجال السند على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/8 عن إسحاق بن عيسى، والترمذي (3099) في التفسير: باب ومن سورة التوبة، والنسائي 2/36 في المساجد: باب ذكر المسجد الذى أسس على التقوى، عن قتيبة بن سعد، والطبرى في "التفسير" (17220) من طريق شعيب بن الليث وابن وهب. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/372، ومن طريقه الحاكم 2/334 عن وكيع، عن أسامة بن زيد، ومسلم (1398) في الحج: باب بيان أن المسجد الذى أسس على التقوى هو مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة، عن محمد بن حاتم، عن يحيى بن سعيد، عن حميد الخراط، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن أبي سعيد الخدري، عن أبيه، به . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/372، 373، ومن طريقه مسلم (1398)

بِلَفْظِ اَحَدِهِمَا وَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُمَا فِي الْحَقِيقَةِ غَيْرَ سِيَّيْنِ كَمَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَ طَعَامَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأسودان التمر والماء .فَاَطْلَقَهُمَا جَمِيْعًا بِلَفْظِ اَحَدِهِمَا عِنْدَ التَّثْنِيَةِ وَهٰذَا كَمَا قِيلَ عَدْلُ الْعُمَرَيْنِ فَاُطْلِقَا مَعًا بِلَفْظِ اَحَدِهِمَا فَتَبَشْبُشَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِعَبْدِهِ الْمُوْطِنَ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ وَالْخَيْرِ اِنَّمَا هُوَ نَظَرَهُ اِلَيْهِ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَحَبَّةِ لِذٰلِكَ الْفِعْلِ مِنْهُ وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى: "مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا" يُرِيْدُ بِهٖ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا بِالطَّاعَةِ وَوَسَائِلِ الْخَيْرِ تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ سَنَذْكُرُهَا فِيْ مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ يسر اللّٰه ذلك وسهله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرنے کے لئے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے مسجد کو وطن بنالیتا ہے (یعنی وہاں ٹھہرا رہتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا خوش کسی غائب شخص کے واپس آنے پر اس کے اہل خانہ ہوتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب جب ایک دوسرے سے مختلف چیزوں کی تشبیہ کے طور پر صفت بیان کرنے کا ارادہ کرتے ہیں' تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے لفظ کے ہمراہ ان دونوں کو استعمال کر لیتے ہیں اگرچہ حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں کا معنی ایک دوسرے سے مختلف ہو جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں۔ کھجور اور پانی' تو یہاں انہوں نے ان دونوں کیلئے ان دونوں میں سے ایک لفظ استعمال کیا ہے' جبکہ وہ دو چیزیں ہیں اور یہ اسی طرح ہوگا' جس طرح یہ دو عمروں کے برابر ہے' تو یہاں ان دونوں میں سے ایک کے لفظ کے ذریعے ان دونوں کو استعمال کیا گیا ہے' تو آدمی کا نماز اور بھلائی کیلئے مسجد میں اپنی جگہ کو مقرر کر لینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بندے سے خوش ہونا' اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی' رحمت اور محبت کے ذریعے اس کی طرف نظر کرتا ہے' جو اس کے اس کے فعل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مانند ہے' جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے طور پر نقل کیے ہیں۔

''جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں''۔

1607– إسناده صحيح، على شرط الشيخين. وأخرجه الطيالسي في "مسنده" (2334) عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/328 و553، وابن ماجة (800) في المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، والبغوي في "مسند ابن الجعد" (2939) من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/307 و340 من طرق عن الليث بن سعد، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي عبيدة، عن سعيد بن يسار، أنه سمع أبا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يتوضأ أحدكم فيحسن وضوءه ويسبغه، ثم يأتي المسجد لا يريد إلا الصلاة فيه، إلا تبشبش الله عزوجل به كما يتبشبش أهل الغائب بطلعته". وهذا إسناد صحيح. وسيعيده المؤلف برقم (2278) بالإسناد المذكور هنا.

اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ایک بالش اطاعت اور بھلائی کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے' تو مہربانی اور رحمت کے ہمراہ ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں جنہیں ہم عنقریب اس کے مخصوص مقام سے متعلق باب میں نقل کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو آسان کیا اور اسے سہل کیا۔

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لِمَنْ بَنَى مَسْجِدًا فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنانے کا تذکرہ جو دنیا میں مسجد تعمیر کرتا ہے

1608 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَذْكُرُ فِيْهِ اسْمَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے' جس میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَبْنِي الْبَيْتَ فِي الْجَنَّةِ لِبَانِي الْمَسْجِدِ فِي الدُّنْيَا عَلٰى قَدْرِ صِغَرِهٖ وَكِبَرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں مسجد بنانے والے کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے خواہ وہ اس مسجد کے حساب سے چھوٹا یا بڑا ہوتا ہے

1608–وهذا إسناد صحيح. أحمد بن منصور: هو الرمادى، ثقه، حافظ، وباقي السند رجاله رجال الصحيح، وكلهم قد صرح بالسماع ممن فوقه، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/310، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (735) في المساجد: باب من بنى لله مسجدًا .وأخرجه أحمد 1/20و53، وابن ماجة (735) أيضًا من طريقين عن الوليد بن ابي الوليد، به .وفي الباب عن عثمان بن عفان سيأتي بعده برقم (1609) .وعن أبي ذر سيرد برقم (1610) و (1611) .وعن علي عند ابن ماجة (737) وفيه ابن لهيعة، وعنعنة الوليد .وعن جابر عند ابن ماجة أيضًا (738) قال البوصيرى في "الزوائد" ورقة 50: إسناده صحيح، وأخرجه الطحاوى في "مشكل الآثار" 1/486، وصححوعن ابن عباس عند أحمد 1/241، والطيالسي (2617) ، والبزار (402) ، والطحاوى في "مشكل الآثار" 1/486، وفيه جابر الجعفي وهو ضعيف .وعن عمرو بن عبسة عند أحمد 4/386، والنسائي .2/31 ورجاله ثقات .وعن أنس عند الترمذى (319) .وعن أبي بكر، وأبي أمامة، وأبي هريرة، وعبد الله بن عمرو، وعبد الله ابن عمر، وواثلة بن الأسقع، وغيرهم. انظر "مجمع الزوائد" 2/7–9. هـ ابن خزيمة (1292) .

1609 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْمَقْدِسِيُّ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ

اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الجنة".

قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: "يَبْتَغِيْ بِهِ وجه الله جل وعلا."

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس (مسجد) کی مانند جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

بکیر نامی راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ''اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے (مسجد بناتا ہے)''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُدْخِلُ الْمَرْءَ الْجَنَّةَ بِبُنْيَانِهِ مَوْضِعَ السُّجُوْدِ فِيْ طُرُقِ السَّابِلَةِ بِحَصًى يَجْمَعُهَا اَوْ حِجَارَةٍ يُنَضِّدُهَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بَنَى الْمَسْجِدَ بِتَمَامِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی جنت میں

داخل کر دے گا' جو کسی گزرگاہ میں نماز ادا کرنے کے لئے جگہ بنا دیتا ہے' جو کنکریوں کو اکٹھا کر کے یا پتھروں کو ترتیب دے کے بناتا ہے' اگرچہ وہ مکمل مسجد نہیں بناتا

1610 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا

1609– إسناده صحيح على شرط مسلم، وفي هذا الإسناد ثلاثة من التابعين في نسق: بكير وهو ابن عبد الله بن الأشج عاصم، وعبيد الله .وأخرجه البخاري (450) في الصلاة: باب من بني مسجدًا، ومسلم (533) في المساجد: باب فضل بناء المساجد والحث وعليها، و 4/2287 (533) (43) في الزهد: باب فضل بناء المساجد، وأبو عوانة 1/391، والبيهقي في "السنن" 2/437، من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/70، ومسلم (533) (25) في المساجد، و 4/2287 (533) (44) في الزهد، والدارمي 1/323، وأبو عوانة 1/390، 391، والبيهقي في "السنن" 2/437، والبغوي (461) من طرق عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، عن عبد الحميد بن جعفر، عن أبيه، عن محمود بن لبيد، عن عثمان.وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 1/310 قال: وجدت في كتاب أبي، عن حميد بن جعفر ...وأخرجه أحمد 1/61، ومسلم 4/2288 (533) (44) في الزهد، والترمذي (318) في الصلاة: باب ما جاء في فضل بنيان المساجد، وابن ماجة (736) في المساجد، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/486، والبغوي في "شرح السنة" (462) من طريق أبي بكر الحنفي عبد الكبير بن عبد الحميد، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وصححه ابن خزيمة (1291) ، وأبو بكر الحنفي تحرف في مطبوع "صحيح" مسلم إلى "الخفي."وأخرجه مسلم أيضًا (533) (44) في الزهد، من طريق عبد الملك بن الصباح .

قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَّلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الجنة".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے اگر چہ وہ قطاۃ کے گھونسلے جتنی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی روایت کی صراحت کرتی ہے

1611- أخبرنا الخليل بن محمد البزار بن ابْنَةِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَخِيهِ يَعْلَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَّلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے اگر چہ وہ قطاۃ کے گھونسلے جتنی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا كَانَ مَعْذُوْرًا اَنْ يَّتَّخِذَ الْمُصَلّٰى فِىْ بَيْتِهٖ لِصَلَوَاتِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ معذور ہو تو نماز ادا کرنے کے لئے

1610- إسناده صحيح . قطبة بن عبد العزيز صدوق، وباقي رجال الإسناد على شرطهما، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/310، وقد تحرف فيه "قطبة" إلى "يزيد."وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/217 من طريق الحسن بن سفيان بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الصغير" 2/138، والبيهقي في "السنن" 2/437، من طريق علي بن المديني، عن يحيى بن آدم، بهٰذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/309-310، والطيالسي (461) ، والطحاوي في "مشكل امن طرق عن الأعمش، به.وتقدم من حديث عمر برقم (1608) ، من حديث عثمان برقم (1609) ، فانظرهما.و"مفحص القطاة": موضعها الذي تجثم فيه وتبيض، كأنها تفحص عنه التراب، أي تكشفه، والفحص: البحث والكشف . قاله في "النهاية." لآثار " 1/485، والقضاعي في "مسند الشهاب " (479) ، والطبراني في "الصغير" 2/120، والبزار (401) ، والبيهقي 2/437 من طرق عن الأعمش، به.وتقدم من حديث عمر برقم (1608) ، من حديث عثمان برقم (1609) ، فانظرهما.

1611- إسناده صحيح على شرطهما . إبراهيم التيمي. هو إبراهيم بن يزيد بن شريك التيمي .وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار " 1/485 عن محمد بن حرب النسائي بهٰذا الإسناد .عبد الوهاب، عن يعلى بن عبيد، به، فذكره موقوفًا وهو مكرر ماقبله.

اپنے گھر میں کوئی جگہ مخصوص کر لے

1612- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ

(متن حدیث): اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ اَعْمَى وَاَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ؟" فَاَشَارَ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے۔ وہ نابینا تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات تاریکی زیادہ ہوتی ہے یا بارش ہوئی ہوتی ہے یا راستے میں پانی آ جاتا ہے تو میں ایک نابینا شخص ہوں۔ یارسول اللہ! آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کر لیجئے میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کون سی جگہ کے بارے میں تم یہ چاہتے ہو کہ میں وہاں نماز ادا کروں؟ تو انہوں نے اپنے گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَبَاهِي الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مساجد کی تعمیر میں مسلمان ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کریں

1613- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَبَاهَى الناس فى المساجد.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنے کے لئے مساجد بنائیں۔

1612- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/172 في قصر الصلاة في السفر : باب جامع الصلاة . ومن طريق مالك أخرجه البخاري (667) في الأذان: باب الرخصة في المطر والعلة أن يصلي في رحله، والنسائي 2/80 في الإقامة: باب إمامة الأعمى. وقد ذكره المؤلف مطولًا برقم (223) في باب فرض الإيمان، من طريق يونس، عن ابن شهاب الزهري، به، وتقدم تخريجه هناك.

1613- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 3/152 و283، والدارمي 1/337، والبيهقي 2/439 من طريق عفان، بهذا الإسناد. ولفظه: "لا تقوم الساعة حتى يتباهى".. وهو لفظ الرواية الآتية بعد هذه. فانظر تخريجها ثمت.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

1614 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يتباهى الناس في المساجد"

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد کی تعمیر کے حوالے سے ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر نہیں کریں گے''۔

1615 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ فَزَارَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ."

قَالَ ابْنُ عباس لتزخرفنها كما زخرفتها اليهود والنصارى.

اَبُوْفَزَارَةَ رَاشِدُ بْنُ كَيْسَانَ مِنْ ثِقَاتِ الكوفيين وأثباتهم.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1615- إسناده صحيح، وأخرجه ابن ماجة (739) في المساجد: باب تشييد المساجد، عن عبد الله بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/145 عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد 4/134و152 عن عبد الصمد، و230 عن يونس وحسن بن موسى، والنسائي 2/32 في المساجد: باب المباهاة في المساجد، من طريق عبد الله بن المبارك، كلهم عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أبو داؤد (449) في الصلاة: باب في بناء المسجد، والطبراني في "الكبير" (752)، وفي "الصغير" 2/114، وابن خزيمة في "صحيحه" (1323) من طريق محمد بن عبد الله الخزاعي، عن حماد، به، من طريق أبي داؤد أخرجه البغوي في "شرح السنة" (464). وقد تابع أبا قلابة قتادة عند أبي داؤد الطبراني. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1322) من طريق مؤمل بن إسماعيل، والبغوي (465) من طريق موسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد، به. وانظر ما قبله. إسناده صحيح. محمد بن الصباح بن سفيان: صدوق، وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح. وأخرجه أبو داؤد (448) في الصلاة: باب في بناء المساجد، ومن طريقه البغوي (463)، والبيهقي 2/438-439، عن محمد بن الصباح بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (13003) من طريقين، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (13000) من طريق عبيد بن محمد، عن صباح بن يحيى المزني، و (13001) و (13003) من طريق ليث بن أبي سليم، كلاهما عن أبي فزارة، به. وقول ابن عباس علقه البخاري بصيغة الجزم في "صحيحه" بعد الحديث رقم (445) في الصلاة: باب بنيان المسجد.

''مجھے مساجد کو آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''تم لوگ ان مساجد کو اسی طرح آراستہ کرو گے جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں نے (اپنی عبادت گاہوں کو) آراستہ کیا''۔

ابوفزارہ نامی راوی راشد بن کیسان ہے اور یہ کوفہ سے تعلق رکھنے والے ''ثقہ'' اور ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔

ذِكْرُ الْمَسَاجِدِ الْمُسْتَحَبِّ لِلْمَرْءِ الرِّحْلَةُ اِلَيْهَا

ان مساجد کا تذکرہ جن کی طرف سفر کر کے جانا آدمی کے لئے مستحب ہے

1616 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِنَّ خَيْرَ مَا رُكِبَتْ اِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ مَسْجِدِي هٰذَا وَالْبَيْتُ الْعَتِيقُ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک جن چیزوں کی طرف سوار ہو کر سفر کیا جاتا ہے ان میں سب سے بہتر میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے اور بیت عتیق (یعنی مسجد حرام) ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

1617 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى ومسجدى هٰذا".

1616- إسناده صحيح على شرط مسلم، لأنَّ ما رواه الليث خاصة من حديث أبي الزبير لا تضر فيه العنعنة، لأنه لم يرو عنه غير ما سمعه من جابر. وأخرجه أحمد 3/350، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 2/341، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/336 من طريق ابن لهيعة، عن أبي الزبير، وأخرجه البزار (1075)، والطحاوي في مشكل الآثار 1/241 من طريق موسى بن عقبة، عن أبي الزبير. وانظر "مجمع الزوائد" 4/3 و4.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ النَّفْىَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور تعداد کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

1618 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

1617– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادي: حافظ، روى له أبو داؤد والترمذي، وهو متابع، وباقي رجال السند رجال الشيخين. قزعة: هو ابن يحيى البصري. وأخرجه أحمد 3/7، والحميدي (750)، والترمذي (326) في الصلاة: باب ما جاء في أي المساجد أفضل، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/ 374، وأحمد 3/34 و51 و52 و71 و77، والبخاري (1197) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: باب مسجد بيت المقدس، و (1995) في الصوم: باب صوم يوم النحر، ومسلم 2/975 (827) (415) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/242، والبغوي في "شرح السنة" (450) من طرق عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه أحمد 3/45 و78، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/242، والبيهقي في "السنن" 2/452 من طرق عن قزعة، به. وأخرجه ابن ماجة (1410)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/242 من طريق محمد بن شعيب، حدثنا يزيد بن أبي مريم، عن قزعة، عن أبي سعيد، وعبد الله بن عمرو بن العاص، به. (وقد تحرف "عبد الله بن عمرو" في المطبوع من "المشكل" إلى: عبد الله بن عروة). وأخرجه أحمد 3/53 عن يحيى بن سعيد، عن مجالد، عن أبي الوداك، عن أبي سعيد. وسنده حسن في الشواهد. وأخرجه أحمد 3/93 عن أبي معاوية، عن ليث، عن شهر بن حوشب، أنه سمع أبا سعيد الخدري. وشهر: حسن في الشواهد، وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم (1619).

1618– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "شرح السنة" للبغوي (458) من رواية أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك. وأخرجه أحمد 2/58 و65 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، ومسلم (1399) (518) في الحج: باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه وزيارته، عن يحيى بن يحيى، والنسائي 2/37 في المساجد: باب فضل مسجد قباء، والصلاة فيه، عن قتيبة، ثلاثتهم عن مالك، بهذا الإسناد. ولم يرد في "الموطأ" برواية يحيى الليثي من هذا الطريق، وإنما رواه مالك 1/171 في العمل في جامع الصلاة، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/30 من طريق يحيى بن سعيد، و 2/72 من طريق سليمان بن بلال، و 2/108، والبخاري (1193) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: باب من أتى مسجد قباء ة كل سبت، من طريق عبد العزيز بن مسلم، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وفي رواية البخاري زيادة "كل سبت"، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في "شرح السنة" (457). وصححه الحاكم 1/487 من طريق يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن دينار، به، بلفظ "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر الاختلاف إلى قباء ماشيًا وراكبًا." ووافقه الذهبي. وسيورده المصنف برقم (1629) من طريق الحسن بن صالح بن حي، وبرقم (1630) من طريق إسماعيل بن جعفر، وبرقم (1632) من طريق سفيان بن عيينة، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1628) من طريق أيوب، عن نافع، عن ابن عمر. ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يأتي قباء راكبا وماشيا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر اور پیدل قبا آیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ شَدَّ الْمَرْءِ الرِّحْلَةَ اِلٰى مَسْجِدٍ غَيْرِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ ان تین مساجد جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا جائز ہی نہیں ہے

1619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ ومسجدی هذا والمسجد الأقصى".

1619- ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل: صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد توبع، وباقي رجاله رجال الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم (9158) ، ومن طريقه أخرجه أحمد .2/278وأخرجه أحمد 2/234، ومسلم (1397) (512) في الحج: باب لا تشد الرحال إلا ... وابن ماجة (1409) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس، عن أبي بكر ابن أبي شيبة، كلاهما عن عبد الأعلى، عم معمر، بهذا الإسناد.وأخرجه الحميدى (943) ، وأحمد 2/238، والبخارى (1189) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، ومسلم (1397) (511) ، وأبو داؤد (2033) في المناسك: باب في إتيان المدينة، والنسائي 2/37 في المساجد: باب ما تشد الرحال إليه من المساجد، والبيهقي في "السنن" 5/244، والخطيب في "تاريخه" 9/222 من طرق، عن سفيان بن عيينة، عن الزهرى، به.وأخرجه الطحاوى في "مشكل الآثامن طريق سلمان الأغر، عن أبي هريرة بلفظ: "إنما يسافر إلى ثلاثة مساجد: مسجد الكعبة، ومسجدى، ومسجد إيلياء " أخرجه مسلم (1397) (513) ، وأبو نعيم في "المستخرج 21/187/1، والبيهقي .5/244وسيورده المصنف برقم (1631) من طريق الزبيدى عن الزهرى، عن ابن المسيب وأبي سلمة، به. ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك.ومن حديث أبي هريرة عن أبي بصرة الغفارى رضي الله عنهما أخرجه الطيالسى (1348) ، والطحاوى في "مشكل الآثار" 1/242و243و.244 ر" 1/244 من طريق عبد الرحمٰن بن مسافر، وصالح بن أبي الأخضر، عن الزهرى، به ومن طريق سلمان الأغر، عن أبي هريرة بلفظ: "إنما يسافر إلى ثلاثة مساجد: مسجد الكعبة، ومسجدى، ومسجد إيلياء " أخرجه مسلم (1397) (513) ، وأبو نعيم في "المستخرج 21/187/1، والبيهقي .5/244وسيورده المصنف برقم (1631) من طريق الزبيدى عن الزهرى، عن ابن المسيب وأبي سلمة، به. ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك . ومن حديث أبي هريرة عن أبي بصرة الغفارى رضي الله عنهما أخرجه الطيالسي (1348) ، والطحاوى في "مشكل الآثار" 1/242و243ر.24

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ''۔

ذِكْرُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصلاة في مسجد المدينة بمئة صَلَاةٍ

مسجد مدینہ کے مقابلے میں مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے پر ایک سو نمازوں کی فضیلت کا تذکرہ

1620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِيْ ذَاكَ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي هٰذَا" يعني في مسجد المدينة.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے وہاں ایک نماز ادا کرنا یہاں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں) اس سے مراد مدینہ منورہ کی مسجد ہے۔

1621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ

(متن حدیث): اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْهُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ

1620- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 1/246 عن محمد بن عبد الله بن مخلد، عن محمد بن عبيد بن حساب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/5، والبزار (425)، والطحاوي 1/245، والبيهقي في "السنن" 5/246، وابن حزم 7/290 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي (1367) عن الربيع بن صبيح، عن عطاء بن أبي رباح، به.وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 4/4، وزاد نسبته إلى الطبراني.

فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ جَالَسْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيهِ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ المساجد".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ"، يُرِيدُ بِهِ آخِرُ الْمَسَاجِدِ لِلْأَنْبِيَاءِ لَا أَنَّ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ آخر مسجد بنى فى هذه الدنيا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد آخری مسجد ہے۔ (یعنی جو کسی نبی سے منسوب ہوگی)

1621– إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقة روى له أبو داوٗد، والنسائي، وابن ماجة، وباقي رجاله على شرط الشيخين سوى عبد الله بن إبراهيم بن قارظ، ويقال: إبراهيم بن عبد الله بن قارظ، فإنه من رجال مسلم. والزبيدي: هو محمد بن الوليد، وأبو عبد الله الأغر: هو سلمان. وأخرجه النسائي 2/35 في المساجد: باب فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم فيه، عن كثير بن عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1394) (507) في الحج: باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة، عن إسحاق بن منصور، عن عيسى بن المنذر، عن محمد بن حرب، به. وأجرجه أحمد 2/278 من طريق ابن جريج، عن عطاء، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/371، وأحمد 2/386و468، والنسائي 5/214 في المناسك: باب فضل الصلاة في المسجد الحرام. وأخرجه أحمد 2/256 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن سلمان الأغر، به. وأخرجه أحمد 2/485، والدارمي 1/330 من طريقين عن أفلح بن حميد، عن أبي بكر بن حزم، عن سلمان الأغر، به. وأخرجه أحمد 2/251و473، ومسلم (1394) (508)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/247 من طريقين عن إبراهيم بن عبد الله بن قارظ، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه أحمد 2/239 و277، ومسلم (1394) (506)، وابن ماجة، (1404) في إقامة الصلاة، الدارمي 1/330، من طريق ابن عيينة ومعمر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، به. وقد سقط "الزهري" من مطبوع "الدارمي." وأخرجه أحمد 2/484 عن عبد الرحمٰن، عن سفيان، عن صالح مولى التوأمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/397 و528 من طريق خبيب بن عبد الرحمٰن الأنصاري، عن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/499 عن يونس بن محمد، عن محمد بن هلال، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه الترمذي (3916) في المناقب: باب في فضل المدينة، من طريق كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم (1625) من طريق مالك، عن زيد بن رباح وعبيد الله بن أبي الأغر، عن أبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة، ويرد تخريجه هناك. وفي الباب عن عبد الله بن الزبير تقدم برقم (1621). وعن أبي سعيد الخدري في الحديثين اللذين بعد هذا برقم (1623) و (1624). وعن ابن عمر عند الطيالسي (1826)، وابن أبي شيبة 1/371، وأحمد 2/16 و29 و53و 54و68 و102، مسلم (1395)، وابن ماجة (1395)، والدارمي 1/330، والبيهقي 5/246. وعن سعد بن أبي وقاص عند أحمد 1/184 بسند حسن. وعن جبير بن مطعم عند الطيالسي (950)، وأحمد 4/80 وفيه انقطاع. وعن ميمونة عند مسلم (1396)، وأحمد 6/334، النسائي 2/32. وعن جابر عند أحمد 3/343 و397، وابن ماجة (1406)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/246. وإسناده صحيح. وعن أنس عند البزار (424)، وعن أبي الدرداء عنده أيضًا (422).

ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر یہ بات بیان کیا کرتے تھے لیکن ہم اس وجہ سے اس حدیث کو بیان کرنے سے رُکے رہے' تا کہ پہلے ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تصدیق کرلیں' یہاں تک کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' تو ہم آپس میں اس روایت کا تذکرہ کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو ملامت کیا کرتے تھے کہ ہم نے اس روایت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کیوں نہیں کی تا کہ وہ اس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کردیتے اگر انہوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ایک مرتبہ ہم اسی حالت میں عبداللہ بن ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے اس حدیث کا تذکرہ کیا اور اس بارے میں ہم سے جو کوتاہی ہوئی تھی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حتمی رائے ہم نے نہیں لی تھی۔ اس کا بھی تذکرہ کیا' تو عبداللہ بن ابراہیم نے ہمیں کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں آخری نبی ہوں اور یہ آخری مسجد ہے (جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوگئی)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یہ مساجد میں سے آخری ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ یہ انبیاء سے متعلق مساجد میں سے آخری ہے کیونکہ مدینہ منورہ کی یہ مسجد اس حوالے سے آخری مسجد ہے' جو دنیا میں بنائی گئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَارِجَ مِنْ بَيْتِهٖ يُرِيْدُ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ اَيِّ بَلَدٍ كَانَ يكتب بِاِحْدٰى خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ وَّيُحَطُّ عَنْهُ بِاُخْرٰى سَيِّئَةٌ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَلَدِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جو شخص اپنے گھر سے مسجد نبوی کی طرف

جانے کے لئے نکلتا ہے وہ کسی بھی علاقے میں رہتا ہو' تو اس کے ہر دو قدموں میں سے ایک پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی برائی کو مٹا دیا جاتا ہے (اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہتا ہے) جب تک وہ اپنے شہر میں واپس نہیں آجاتا

1622 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا أخبرنا بن اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ

1622- إسناده صحيح على شرط الشيخين سوى الأسود بن العلاء بن جارية، فإنه من رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة. وأخرجه النسائي 2/42 في المساجد: باب الفضل في إتيان المساجد، عن عمرو بن علي عن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/319 و478، والحاكم 1/217، والبيهقي في "السنن" 3/62 من طريق عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد. وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي.

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهِ اِلٰى مَسْجِدِي فَرِجْلٌ تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَحُطُّ عَنْهُ سَيِّئَةً حَتّٰى يَرْجِعَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے گھر سے نکل کر میری اس مسجد کی طرف آتا ہے' تو (اس کے) ہر ایک قدم پر اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے' اور دوسرے قدم پر اس کے گناہ کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ (ایسا اس وقت تک ہوتا رہتا ہے)' جب تک وہ واپس نہیں آتا۔

ذِكْرُ تَضْعِيفِ صَلَاةِ الْمُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے والے نمازی کو دیگر مساجد کے مقابلے میں کئی گنا اجر ثواب ملنے کا تذکرہ

1623 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): وَدَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ: "اَيْنَ تُرِيْدُ"؟ قَالَ اُرِيْدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَصَلَاةٌ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهِ اِلَّا المسجد الحرام".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے دریافت کیا تم کہاں جانا چاہتے ہو اس نے عرض کی: میں بیت المقدس جانا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس مسجد (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

ذِكْرُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى غيره من المساجد بمئة صَلَاةٍ خَلَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

1623- إسناد صحيح. إسحاق بن إسماعيل: ثقة روى له أبو داؤد، وباقي رجال السند على شرطهما سوى سهم بن منجاب، فإنه من رجال مسلم، جرير: هو ابن عبد الحميد، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه أبو يعلى (1165) عن زهير، والبزار (429) عن يوسف بن موسى، كلاهما عن جرير، بهٰذا الإسناد . وقد وقع في المطبوع من "مسند أحمد":" عن إبراهيم بن سهل، عن قزعة" وهو تحريف .وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد " 4/6 وقال: رواه أبو يعلى، والبزار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.وأخرجه البزار أيضًا (428) عن محمد بن عقبة السدوسي، عن عبد الواحد بن زياد، عن إسحاق بن شرقي، عن عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن، عن ابن عمر، عن أبي سعيد . محمد بن عقبة السدوسي: سيء الحفظ، وعبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن: لا يعرف، وباقي رجاله ثقات.

مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی فضیلت جو دیگر مساجد میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ ہے البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے

1624 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): وَدَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، فَقَالَ: "اَيْنَ تُرِيْدُ؟" قَالَ اُرِيْدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"صَلَاةٌ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ".

قَالَ عُثْمَانُ: سَاَلَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ حنبل عنه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے دریافت کیا تم کہاں جانا چاہتے ہو۔ اس نے عرض کی: میں بیت المقدس جانا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کسی بھی جگہ پر ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

عثمان بن ابوشیبہ نامی راوی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُرِدْ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس تعداد میں فضیلت سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ نہیں ہے' اس مذکورہ عدد کے علاوہ کی نفی کی جائے

1625 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا

1624- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" 3/73 عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وهو مكرر ماقبله.

1625- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه ابن ماجة (1404) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام، والبغوي في "شرح السنة" (449) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/196 في القبلة: باب ماجاء في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/446، والبخاري (1190) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، والترمذي (325) في الصلاة: باب ما جاء في أي المساجد أفضل، والبيهقي في "السنن" 5/246. وعبيد الله تحرف في "مسند" أحمد إلى عبد الله. وتقدم برقم (1621) من طريق الزهري، عن أبي سلمة وأبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة. وأوردت تخريجه هناك مع ذكر الرواة في هذا الباب. فانظره.

اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْ غَيْرِهٖ اِلَّا الْمَسْجِدَ الحرام".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ لِلْمُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ يُرِيْدُ بِهِ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت (کے اجر وثواب) کے ارادے سے مسجد قباء میں نماز ادا کرنے والے کے لئے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ

1626 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اُنَيْسِ بْنِ اَبِیْ يَحْيٰى حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّرَجُلًا مِنْ بَنِیْ خُدْرَةَ امْتَرَيَا فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِیُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْعُمَرِیُّ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ قَالَ فَخَرَجَا حَتّٰى جَاءَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ:

"هُوَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِیْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كثير".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوعمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور بنو خدرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہوگئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ خدری شخص نے کہا اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ عمری شخص نے کہا اس سے مراد مسجد قبا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ یہ دونوں صاحبان نکلے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ

1626– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا أنيس بن أبي يحيى، وهو ثقة، وأبوه: اسمه سمعان، وهو عند أبي يعلى (985) وأخرجه ابن أبي شيبة 2/372، وأحمد 3/23 و91، والترمذي (323) في الصلاة: باب ما جاء في المسجد الذي أسس على التقوى، والطبري (17222) و (17223) و (17224)، والبغوي (455) من طرق، عن أنيس بن أبي يحيى، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/478، ووافقه الذهبي، وأنيس تحرف في مطبوع "مصنف" ابن أبي شيبة إلى أنس مكبرًا. وتقدم برقم (1606) من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ أنس، عن أبي سعيد الخدري. وأوردت تخريجه من هذه الطريق هناك.

علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ مسجد ہے اس سے مراد اللہ کے رسول کی مسجد ہے اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصَلِّي فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ بِكَتْبِهٖ اَجْرَ عَمْرَةٍ لَهٗ بِصَلَاتِهٖ تِلْكَ

مسجد قباء میں نماز ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ اس کے وہاں نماز ادا کرنے کے نتیجے میں اس کے لئے عمرے کا اجر نوٹ کیا جاتا ہے

1627 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الأنصاری

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ شَهِدَ جَنَازَةً بِالْاَوْسَاطِ فِيْ دَارِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَاَقْبَلَ مَاشِيًا اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِفِنَاءِ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقِيْلَ لَهٗ اَيْنَ تَؤُمُّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَؤُمُّ هٰذَا الْمَسْجِدَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ صلى فيه كان كعدل عمرة".

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ سعد بن عبادہ کے محلے میں اوساط میں ایک جنازے میں شریک ہوئے پھر وہ چلتے ہوئے بنو عمرو بن عوف کے محلے کی طرف آئے جو بنو حارث بن خزرج کے اختتام پر تھا۔ ان سے دریافت کیا گیا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں موجود اس مسجد میں جا رہا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے۔

''جو اس شخص اس میں نماز ادا کرتا ہے تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہے''۔

ذِكْرُ كَثْرَةِ زِيَارَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَاءَ عَلَى الْاَحْوَالِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بکثرت مسجد قباء تشریف لے جانے کا تذکرہ

1628 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا

1627- حديث صحيح بشواهده . داوٗد بن إسماعيل: ترجم له ابن أبي حاتم 3/406، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا وقال: روى عنه مجمع بن يعقوب الأنصاري، وعاصم بن سويد، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/217، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/373 عن سليمان بن حبان، عن سعد بن إسحاق، عن سليط بن سعد، عن ابن عمر موقوفًا بلفظ "من خرج يريد قباء لا يريد غيره فصلى فيه كانت كعمرة ."وله شاهد من حديث أسيد بن ظهير عند ابن أبي شيبة 2/373 و12/210، والترمذي (324)، وابن ماجة (1411)، والبيهقي 5/248، والحاكم 1/487، والبغوي (459)، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 1/41-42، ولفظه: "الصلاة في مسجد قباء كعمرة ."وآخر من حديث أبي سعيد الخدري عند ابن سعد في "الطبقات" 1/244، ولفظه: "من توضأ فأسبغ الوضوء، ثم جاء مسجد قباء، فصلى فيه، كان له أجر عمرة." وثالث من حديث سهل بن حنيف عند ابن أبي شيبة 2/373 و12/210، وأحمد 3/487، والنسائي 2/37، وابن ماجة (1412)، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 1/40 و41 بلفظ: "من توضأ فأحسن وضوءه، ثم جاء مسجد قباء، فركع فيه أربع ركعات؛ كان ذلك عدل عمرة."

إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أيوب عن نافع

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يزور قباء ماشيا وراكبا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کرنے کے لئے پیدل چل کر اور سوار ہو کر جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِلصَّلَاةِ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ مسجد قباء میں نماز ادا کرنے کیلئے وہاں جائے

1629- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيّ عن عبد الله بن دينار

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يأتي مسجد قباء راكبا وماشيا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر یا پیدل چل کر مسجد قباء کی طرف جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ صحیح ہے

1630- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بن دينار

(متن حدیث): أنه سمع بن عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتي قباء ماشيا وراكبا.

1628- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (1399) (515) في الحج: باب فضل مسجد قباء، عن أحمد بن منيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/4، 5، والبخاري (1191) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدنية: باب مسجد قباء، عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن إسماعيل ابن علية، به. وأخرجه الطيالسي (1840)، وابن أبي شيبة 2/373، وأحمد 2/57 و101، والبخاري (1194) باب إتيان مسجد قباء ماشيًا وراكبًا، ومسلم (1399) (516) و(517)، وأبو داوُد (2040) في المناسك: باب في تحريم المدينة، والبيهقي في "السنن" 5/248 من طرق عن عبيد الله العمري، عن نافع، به، وفي بعضها (وهي رواية ابن نمير) زيادة: فيصلي فيه ركعتين. وأخرجه أحمد 2/155، ومسلم (1399) (517) من طريق محمد بن عجلان، عن نافع، به. وتقدم برقم (1618) من طريق مالك، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك.

1629- إسناده صحيح، رجاله على شرط الصحيح، وهو في "الجعديات" (1239)، وتقدم تفصيل طرقه برقم (1618).

1630- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في "صحيحه" (1399) (519) عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر الحديثين قبله.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل کر اور سوار ہو کر قبا تشریف لایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُخَالِفُ فِي الظَّاهِرِ الْفِعْلَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کے مخالف ہے، جس کو ہم نے ذکر کیا ہے

1631- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا الرِّحْلَةُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اِلٰى مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِكُمْ هٰذَا وإيلياء".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر تین مساجد کی طرف کیا جائے گا۔ مسجد حرام کی طرف اور تمہاری اس مسجد کی طرف اور ایلیا کی مسجد (یعنی مسجد بیت المقدس) کی طرف''۔

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ اِتْيَانُ مَسْجِدِ قُبَاءَ لِمَنْ اَرَادَهٗ

اس دن کا تذکرہ جس دن میں مسجد قباء آنا مستحب ہے اس شخص کے لئے جو وہاں آنا چاہتا ہو

1632- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يأتي قباء كل يوم سبت.

1631- إسناده صحيح. كثير بن عبيد: ثقة، روى له أبو داؤد، والنسائي، وابن ماجة، وباقي الإسناد على شرطهما. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 1/244 من طريق سليمان بن عبد الرحمٰن الدمشقي، عن محمد بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي أيضًا 1/244 من طريق شعيب، عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وأخرجه أحمد 2/501، والدارمي 1/330 في الصلاة: باب لا تشد الرحال إلا...، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/245، والبغوي في "شرح السنة" (451) من طريق زيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به. وأورده المؤلف برقم (1619) من طريق معمر، عن الزهرين عن ابن المسيب، به. وتقدم تخريجه هناك.

1632- إسناده صحيح. هشام بن عمار وإن كان فيه كلام خفيف قد توبع، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه الحميدي (658)، وأحمد 2/58 و60، والبخاري (7326) في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم (1399) (520) و (521) في الحج: باب فضل مسجد قباء، ووكيع في "الزهد" (390)، والبيهقي في "السنن" 5/248 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر تفصيل طرقه في تخريج الحديث المتقدم برقم (1618).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن قبا تشریف لایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ خُرُوجِ الْمُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

اس بات کی اُمید ہونے کا تذکرہ کہ مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنے والا شخص اپنے گناہوں سے یوں باہر آجاتا ہے جیسے اس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا

1633 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ سَاَلَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثَلَاثًا فَاَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ وَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ اَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ سَاَلَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ وسأله حكما يواطىء حُكْمَهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَسَاَلَهُ مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ يُرِيْدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاَرْجُو اَنْ يكون قد أعطاه الثالث".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں انہیں عطا کردیں اور مجھے یہ امید

1633– إسناده صحيح. عبد الله بن الديلمي: هو عبد الله بن فيروز الديلمي أبو بسر، وثقة ابن معين، والعجليين، وابن حبان. وباقي رجال السند على شرط الصحيح، وقد جزم البخاري في "التاريخ الكبير" 3/288 بسماع ربيعة بن يزيد من عبد الله بن الديلمي، وقد صرح في رواية الحاكم والفسوي بسماعه منه. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 2/176 عن معاوية بن عمرو، عن إبراهيم بن محمد أبي إسحاق الفزاري، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه الفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/293، والحاكم 1/30 – 31 من طريق الوليد بن مزيد البيروتي، ومن طريق محمد بن كثير المصيصي، ومن طريق أبي إسحاق الفزاري، ثلاثتهم، عن الأوزاعي، به. قال الحاكم: حديث صحيح، قد تداوله الأئمة، وقد احتجا بجميع رواته، ثم لم يخرجاه، ولا أعلم له علة، وقال الذهبي: على شرطهما، ولا علة له. وأخرجه الحاكم أيضًا 2/424 من طريق بحر بن نصر الخولاني، حدثنا بشر بن بكر، عن الأوزاعي، قال: حدثني ربيعة بن يزيد، قال: حدثني عبد الله بن الديلمي، قال: دخلت على عبد الله بن عمرو بن العاص في حائط بالطائف، يقال له الوهط يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إن سليمان بن داوٗد عليهما السلام ..." وأخرجه الفسوي أيضًا 2/291، 292 ومن طريقه الخطيب في "الرحلة في طلب الحديث" (47) عن عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، عن ربيعة بن يزيد، قال: حدثني عبد الله بن الديلمي، به. وأخرجه الخطيب أيضًا (47) من طريق مَعْنِ ابْنِ عيسى، عن معاوية بن صالح، بالإسناد السابق. وأخرجه النسائي 2/34 في المساجد: باب فضل المسجد الأقصى والصلاة فيه، عن عمرو بن منصور، عن أبي مسهر

ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں تیسری چیز بھی عطا کر دی ہوگی۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان کو ایسی بادشاہی ملے جو ان کے بعد کسی اور کو نہ ملے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز انہیں عطا کر دی۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں ایسا فیصلہ کرنے کی ایسی صلاحیت ملے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ چیز بھی عطا کر دی۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ جو شخص اس گھر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بیت المقدس تھی) کی زیارت کے لئے آئے اور اس کا مقصد صرف وہاں نماز ادا کرنا ہو تو وہ اپنے گناہوں سے یوں باہر آجائے جس طرح اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے اُمید ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ تیسری چیز بھی عطا کر دی ہوگی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَنظِيفِ الْمَسَاجِدِ وَتَطْيِيبِهَا

مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1634 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ المساجد في الدور وأن تطيب وتنظف.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے کا اور انہیں پاک و صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔

1634- إسناده صحيح على شرط البخاري. زائدة: هو ابن قدامة، ثقة، روى له البخاري، وباقي السند على شرطهما. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، والحسين بن علي: هو ابن الوليد الجعفي. وأخرجه أبو داوُد (455) في الصلاة: باب اتخوأخرجه ابن ماجة (795) في المساجد: باب تطهير المساجد وتطييبها، من طريق يعقوب بن إسحاق الحضرمي، عن زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/279، والترمذي (594) في الصلاة: باب ما ذكر في تطييب المساجد، والبيهقي 2/440، والبغوي (499) من طريق عامر بن صالح الزبيري، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وعامر بن صالح وإن كان متروك الحديث قد تابعه عليه زائدة بن قدامة، ومالك بن سعير. وأخرجه ابن ماجة (758) من طريق مالك بن سعير، عن هشام بن عروة، به. ومالك بن سعير: قال أبو حاتم وغيره: صدوق، وضعفه أبو داوُد، وروى له البخاري حديثين من روايته عن هشام، عن أبيه، عن عائشة، أحدهما في تفسير سورة المائدة في لغو اليمين، والآخر في الدعوات في قوله تعالى: (وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا) نزلت في الدعاء، وكلاهما قد توبع عليه عنده، وروى له أصحاب السنن، وصحح حديثه هذا ابن خزيمة برقم (1294). وأخرجه ابن أبي شيبة 2/363، والترمذي (595) و (596) من ثلاث طرق، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا، ولا يعل المسند بالمرسل، فإن الوصل من الثقة زيادة مقبولة. وفي الباب عن سمرة عند أبي داوُد (456)، والطبراني (7026) و (7027)، والبيهقي في "السنن" 2/440، ولفظه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بالمساجد أن نصنعها في ديارنا، ونصلح صنعتها ونطهرها.

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَنَخَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّدْفِنَ نُخَامَتَهُ

آدمی کے لئے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ مسجد میں تھوک پھینکے اور پھر دفن نہ کرے

1635 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَلنُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ و كفارتها دفنها".

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

ذِكْرُ اِيذَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِمَنْ بَصَقَ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

جو شخص مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک پھینکتا ہے اس کے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینے کا تذکرہ

1636 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ الْجُذَامِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ: "لَا يُصَلِّي لَكُمْ" فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "نَعَمْ"،

1635- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه مسلم (552) في المساجد، والنسائي 2/50، 51 في المساجد، والترمذي (572) في الصلاة، ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (552)، وأبو داوُد (475) في الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/291 من طريق يحيى بن يحيى ومسدد، عن أبي عوانة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1697) عن معمر، عن قتادة، به. وأخرجه الطيالسي (1988)، وأحمد 3/173 و232 و277، والبخاري (415) في الصلاة، مسلم (552) (56) في المساجد، والدارمي 1/324، وأبو عوانة 1/404، والبيهقي 2/291، والبغوي (488) مُن طريق شعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/109 و209، وأبو داوُد (476) من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/365، وأحمد 3/232 و274 و277، وأبو داوُد (474)، وأبو عوانة 1/404، 405 من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به. صححه ابن خزيمة (1309)، من طريق شعبة الدستوائي. وأخرجه أحمد 3/289، وأبو داوُد (477) من طريق أبان بن يزيد، والطبراني في "الصغير" 1/40 من طريق روح بن القاسم، كلاهما عن قتادة، به. وسيعيده المؤلف برقم (1637) من طريق مسدد، عن أبي عوانة، به.

1636- أخرجه أحمد 4/56 عن سريج بن النعمان، وأبو داوُد (481) في الصلاة، عن أحمد بن صالح، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، وزاد أبو داوُد: "ورسوله."

وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: "اِنَّكَ آذَيْتَ اللّٰهَ".

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی قوم کی امامت کر رہا تھا۔ اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا: اس نے تم لوگوں کو نماز نہیں پڑھائی ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا' تو لوگوں نے اسے منع کر دیا' اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں بتایا اس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''تم نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كَفَّارَةِ الْخَطِيئَةِ الَّتِيْ تُكْتَبُ لِمَنْ بَصَقَ فِي الْمَسْجِدِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو شخص مسجد میں تھوک پھینکتا ہے اس کی غلطی کا کفارہ کیا ہوگا؟

1637 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وكفارتها دفنها".

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسجد میں تھوکنا غلطی ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

ذِكْرُ مَجِيْءِ مَنْ بَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَصْقَتُهٗ تِلْكَ فِيْ وَجْهِهٖ

جو شخص قبلہ کی سمت (مسجد میں) تھوک پھینکتا ہے اس کا قیامت کے دن اس حالت میں آنے کا تذکرہ کہ اس کا تھوک اس کے چہرے پر ہوگا

1638 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْكِنَانِيُّ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

1637- إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري.وأخرجه أبو داؤد (475) في الصلاة، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجه برقم (1635) .

1638- إسناده صحيح على شرط البخاري . الحسن بن محمد بن الصباح الزعفراني: صاحب الشافعي، ثقة، روى له البخاري، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه ابن خزيمة (1313) عن الحسن بن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/365 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن سوقة، به.وأخرجه ابن خزيمة (1312) من طريق عاصم بن عمر ومروان بن معاوية وابن نمير ويعلى. عن محمد بن سوقة، به.

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "یَجِیْءُ صَاحِبُ النُّخَامَةِ فِی الْقِبْلَةِ یوم القیامة وهی فی وجهه".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(مسجد میں) قبلہ کی سمت میں تھوکنے والا شخص جب قیامت کے دن آئے گا' تو وہ تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوا ہو گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَهِيَ فِيْ وَجْهِهِ" اَرَادَ بِهِ بَيْنَ عينيه

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ اس کے چہرے پر ہوگا'' اس سے مراد اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا

1639- أخبرنا ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عينيه".

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی سمت میں تھوک دیتا ہے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ مَسَاوِءِ اَعْمَالِ بَنِيْ آدَمَ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں پھینکا جانے والا تھوک قیامت کے دن اولادِ آدم کے برے ترین اعمال میں سے ایک ہوگا

1640- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِيْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ

1639- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين ما عدا يوسف بن موسى، فإنه من رجال البخاري. جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو إسحاق الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان. وهو في "صحيح ابن خزيمة" بالأرقام: (925) و (1314) و (1663). وأخرجه أبو داؤد (3824) في الأطعمة: باب في أكل الثوم، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/76، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/365 عن علي بن مسهر، عن أبي إسحاق الشيباني، به، إلا أنه لم يرفعه. وانظر "مجمع الزوائد" 2/19.

يَّحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "عُرِضَتْ عَلَيَّ اُمَّتِيْ بِاَعْمَالِهَا حَسَنَةٍ وَّسَيِّئَةٍ فَرَاَيْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهِمُ الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ ورأيت في مساوىء أعمالهم النخاعة في المسجد لا تدفن".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے سامنے میری اُمت کے تمام اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے' تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں یہ چیز دیکھی کہ وہ گندگی جو راستے سے ہٹادی جاتی ہے' اور ان کے برے اعمال میں یہ چیز دیکھی کہ مسجد میں تھوک پھینکی گئی اور اسے دفن نہیں کیا گیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ اَعْمَالِ اُمَّتِهٖ حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِ الْمُحَقَّرَاتِ كَمَا رَاٰى الْعَظَائِمَ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے اعمال ملاحظہ کئے تھے

جب وہ آپ کے سامنے پیش کئے گئے تھے' تو آپ نے ان میں بظاہر چھوٹے نظر آنے والے اعمال بھی ملاحظہ کئے جس طرح آپ نے بڑے اعمال ملاحظہ کئے تھے

1641- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِيْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا ' فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا اِمَاطَةَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ' وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِئِ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری اُمت کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے' تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو بھی پایا اور ان کے برے اعمال میں اس تھوک کو پایا جو مسجد میں تھی' اور اسے دفن نہیں کیا گیا''۔

1640- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأبو الأسود: هو الدِّيْلمي بكسر الدال، وسكون الياء ويقال: الدؤلي بضم الدال، بعدها همزة مفتوحة البصري، اسمه ظالم بن عمرو بن سفيان، ويقال: عمرو بن عثمان، أو عثمان بن عمرو: ثقة، فاضل مخضرم. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/29 -30، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (3683) في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريق عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهِ الصَّدَقَةَ لِلدَّافِنِ النُّخَامَةَ اِذَا رَآهَا فِي الْمَسْجِدِ

اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے صدقے کا ثواب نوٹ کرنا جو مسجد میں تھوک پڑا ہوا دیکھ کر اسے دفن کر دیتا ہے

1642 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "فِي الْاِنْسَانِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ." قَالُوْا وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ:

"النُّخَاعَةُ تَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ فَتَدْفِنُهَا اَوِ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تَجْزِيَانِكَ". عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا اِمَاطَةَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ ووجدت فِيْ مُسَاوِيْءِ اَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ مَرْوَ والبصرة.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں۔ آدمی پر یہ بات لازم ہے ان میں سے ہر ایک جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تھوک جو تم مسجد میں دیکھتے ہو اور پھر اسے دفن کر دیتے ہو یا وہ (تکلیف دہ) چیز جسے تم راستے سے ہٹا دیتے ہو (یہ صدقہ ہے) اور اگر تمہیں یہ چیز نہیں ملتی تو چاشت کے وقت ادا کی جانے والی دو رکعات تمہارے لئے کافی ہوں گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ حدیث ہے جسے نقل کرنے میں اہل مرو اور اہل بصرہ منفرد ہیں۔

1642- إسناده قوى، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: ثقة، وباقي السند على شرط مسلم إلا أن الحسين بن واقد له أوهام . إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "في صحيحه " (553) في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها، والبيهقي في "السنن" 2/291، من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء ، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (483) ، وأحمد 5/178 و180، والبخاري في "الأدب المفرد" (230) ، ومسلم (553) ، وأبو عوانة 1/406، والبيهقي في "السنن" 2/291، والبغوي في "شرح السنة" (489) من طرق عن مهدي بن ميمون، به .رواية الأصبهانيين، ثم إن الأصل الذي اعتمد في الطبع ربما يكون ناقصًا، فقد سقط منه مسند عثمان رضي الله عنه برمته، ولم يرد فيه من مسند بريدة سوى حديث واحد . وأخرجه أحمد 5/359، والطحاوي في "مشكل الآثار " (99) بتحقيقنا عن أحمد بن عبد المؤمن المروزي، كلاهما عن علي بن الحسن بن شقيق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/354، عن زيد بن الحباب، وأبو داود (5242) في الأدب: باب في إماطة الأذى عن الطريق، من طريق علي بن الحسين بن واقد، كلاهما عن الحسين بن واقد، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْضُرَ آكِلُ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ الْمَسَاجِدَ

جوشخص بودار درخت کا پھل کھالیتا ہے اس کیلئے تین دن تک مسجد میں آنے کی ممانعت کا تذکرہ

1643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فلا يقربن مسجدنا ثلاثا".

قال إسحاق: يعني الثوم.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص اس خبیث پھل کو کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے''۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد لہسن ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِاٰكِلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ اِلٰى اَنْ تَذْهَبَ رَائِحَتُهَا

لہسن، پیاز اور گندنہ کھانے والے شخص کے لئے اس وقت تک مسجد میں آنے کی ممانعت کا تذکرہ، جب تک اس کی بوختم نہیں ہوجاتی

1644 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَانُ قال حدثنا بن جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَغْشَنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الإنس".

1643- إسناده صحيح على شرطهما . إسحاق: هو ابن إبراهيم الحنظلي المعروف بابن راهويه . وأخرجه أبو داوُد (3824) في الأطعمة: باب في أكل الثوم، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/76 عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (1663) . وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 8/302 عن علي بن مسهر، عن الشيباني، بهذا الإسناد، إلا أنه لم يرفعه . وفي الباب عن جابر سيرد بعده برقم (1644) و (1646) . وعن أبي هريرة سيرد برقم (1645) . وعن ابن عمر عند البخاري (853) في الأذان، ومسلم (561) في المساجد، وأبي داوُد (3852) ، والبيهقي 3/75 . وعن أنس عند البخاري (856) ، ومسلم (562) ، وأبي عوانة 1/412 . وعن أبي سعيد الخدري عند أبي داوُد (3823) . وعن عمر ابن الخطاب عند النسائي 2/43 في المساجد، وابن خزيمة (1666) .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس سبزی یعنی لہسن پیاز یا گندنے کو کھالے' تو وہ ہماری مساجد میں نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے''۔

1645 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال:

(متن حدیث): "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا یُؤْذِیَنَّا فی مجالسنا" یعنی الثوم.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس درخت میں سے کھالے وہ ہماری محافل میں ہمیں تکلیف ہرگز نہ پہنچائے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لہسن تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجَالِسِنَا اَرَادَ بِهِ مَسَاجِدَنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ہماری محفل'' اس سے آپ کی مراد ''ہماری مساجد'' ہے

1644- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (564) (74) في المساجد، وأبو عوانة 1/412، والترمذى (1806) في الأطعمة، والنسائي 2/43 في المساجد، والبيهقي 3/76 من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1665) .وأخرجه عبد الرزاق (1736) ، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/380، ومسلم (564) (75) عن ابن جريج، به . وأخرجه البخارى (854) في الأذان: باب ما جاء في الثوم ... من طريق أبي عاصم، وأبو عوانة 1/411 من طريق حجاج، والطحاوى في "شرح معاني الآثار " 4/240 من طريق ابن وهب، كلهم عن ابن جريج، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/510 و8/303 عن وكيع، والطحاوى في "شرح معاني الآثار " 4/237 من طريق عبيد الله بن موسى، كلاهما عن ابن أبي ليلى، عن عطاء ، به. وأخرجه أحمد 3/400، والبخارى (5452) في الأطعمة، من طريق عبد الله بن سعيد، والبخارى (855) في الأذان، و (7359) في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، ومسلم (564) (73) ، وأبو داوُد (3822) في الأطعمة، وأبو عوانة 1/410، والبيهقى في "السنن" 3/76 و7/50، والبغوى (496) ، من طريق ابن وهب، والطبراني في "الصغير" 2/128 من طريق الليث بن سعد، ثلاثتهم عن يونس بن يزيد، عن الزهرى، عن عطاء ، به.وصححه ابن خزيمة برقم (1664) من طريق عقيل، عن الزهرى، عن عطاء ، به.

1645- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1738) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/266، ومسلم (563) في المساجد، والبيهقي 3/76، والبغوى (495) . وأخرجه مالك 1/17 في وقوت الصلاة: باب النهي عن دخول المسجد بريح الثوم، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 2/264، وأبو عوانة 1/411 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهرى، به. وأخرجه أبو عوانة 1/411 أيضًا من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهرى، عن ابن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة.

1646 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْكُرَّاثِ فَلَمْ يَنْتَهُوا ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا بُدًّا مِنْ اَكْلِهَا فَوَجَدَ رِيحَهَا فَقَالَ: "اَلَمْ اَنْهَكُمْ عَنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ اَوِ المنتنة؟ من اكلها فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تتأذى مما يتأذى منه الإنسان".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو گندنا کھانے سے منع کیا لیکن لوگ اس سے باز نہیں آئے۔ ان کے لئے اس کو کھائے بنا کوئی چارہ نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بومحسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس خبیث سبزی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس بودار سبزی سے منع نہیں کیا تھا جو شخص اسے کھا لے وہ ہماری مساجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِاَسْهُمٍ اَنْ يَّقْبِضَ عَلٰى نُصُوْلِهَا

جو شخص مسجد میں سے تیر لے کر گزرتا ہے اس کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ دھار کی طرف سے انہیں پکڑے

1647 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ: "اَمْسِكْ بِنُصُوْلِهَا؟" قَالَ: نعم.

سفیان کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے تیر لے کر گزرنے والے شخص سے یہ فرمایا تھا:

1646- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن فيه تدليس ابن جريج وأبي الزبير . وأخرجه أبو عوانة 1/411 من طريق حجاج وابن وهب، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (564) في المساجد، وأحمد 3/374 و387 و397، والحميدي (1299)، وابن ماجة (3365) من طرق عن أبي الزبير، به. وصححه ابن خزيمة (1668).

1647- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/436، والحميدي (1252)، وأحمد 3/308، والبخاري (451) في الصلاة: باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد، و(7073) في الفتن: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السلاح فليس منا"، ومسلم (2614) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد ... والنسائي 2/49 في المساجد: باب إظهار السلاح في المسجد، وابن ماجة (3777) في الأدب: باب من كان معه سهام فليأخذ بنصالها، والدارمي 1/152 و326، والبيهقي في "السنن" 8/23، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1316). وأخرجه البخاري (7074)، ومسلم (2614) (121)، والبيهقي في "السنن" 8/23، من طرق عن حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، به.

''اس کی دھار کی طرف سے اسے پکڑ کر رکھو'' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ اِنَّمَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِالْاَسْهُمِ لِيَتَصَدَّقَ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ شخص مسجد سے تیر لے کر اس لئے گزرا تھا تا کہ اسے صدقہ کر دے

1648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُوْلِهَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ حکم دیا جو مسجد سے تیر لے کر گزر رہا تھا کہ وہ وہاں سے گزرتے ہوئے اس کی دھار سے اسے پکڑ کر رکھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1649 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بن عبيد الله بن مسرح بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1648- إسناده صحيح، رجاله الشيخين، ماعدا يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد ابن يزيد بن عبد الله، فإنه لم يخرجا له، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/350 عن حجين ويونس، ومسلم (2614) (122) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق ... ، وأبو داؤد (2586) في الجهاد: باب في النبل يدخل به المسجد، عن قتيبة بن سعيد، وابن خزيمة في "صحيحه" (1317)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/280 من طريق شعيب بن الليث وابن وهب، كلهم عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد.

1649-وأخرجه أحمد 4/410، وابن أبي شيبة 2/436 من طريق وكيع، عن بريد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (7075) في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "من حمل علينا السلاح فليس منا"، ومسلم (2615) (124) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق ... ، وأبو داؤد (2587) في الجهاد: باب في النبل يدخل المسجد، عن محمد بن العلاء، وابن ماجة (3778) في الأدب: باب من كان معه سهام، عن محمود بن غيلان، والبيهقي في "السنن" 8/23 من طريق أحمد بن عبد الحميد الحارثي، وابن خزيمة في "صحيحه" (1318) عن موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي، كلهم عن أبي أسامة، عن بريد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/436، وأحمد 4/410 عن وكيع، وأحمد 4/397 عن أبي أحمد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/280 من طريق محمد بن عبد الله بن الزبير الكوفي، ثلاثتهم عن بريد، به. وقد تحرف في "المصنف" و"شرح معاني الآثار" إلى يزيد. وأخرجه عبد الرزاق (1735) وأحمد 4/391 و400 و413 و418، والبخاري (452) في الصلاة: باب المرور في المسجد، ومسلم (2615) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق ... والبغوي في "شرح السنة" (2576) من طرق عن أبي بردة، به.

اَخْبَرَنِیْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَـمِـعَ اَبَـا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو یہ کہے اللہ تعالیٰ یہ چیز تمہیں واپس نہ کرے' کیونکہ مساجد اس مقصد کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں''۔

1652 – (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا عُـمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَـقَـالَ رَجُـلٌ مَّنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ اَضْمَرَ فِيْهِ لَا وَجَدْتَ اِنْ عُدْتَ لِهٰذَا الْفِعْلِ بَعْدَ نَهْيِی اِيَّاكَ عنه.

(بقیه تخریج 1651) وابن ماجة (768) في المساجد: باب النهي عن إنشاء الضوال في المسجد، وأبو عوانة 1/406، والبيهقي في "السنن" 2/447 و6/196، من طريق ابن وهب، عن حيوة بن شريح، به. وصححه ابن خزيمة (1302). وانظر ما قبله.

1652– قال ابن الأثير في "النهاية": يقال: نشدت الضالة فأنا ناشد: إذا طلبتها، وأنشدتها، فأنا منشد: إذا عرفتها، والضالة: وهي الضائعة من كل ما يقتنى من الحيوان وغيره، ضل الشيء: إذا ضاع، وضل عن الطريق: إذا حار، وهي في الأصل "فاعلة"، ثم اتسع فيها فصارت من الصفات الغالبة، وتقع على الذكر والأنثى، والاثنين والجمع، وتجمع على ضوال. ونشد الضالة: طلبها والسؤال عنها، وقد تطلق الضالة على المعاني، ومنه "الحكمة ضالة المؤمن" أي: لا يزال يتطلبها كما يتطلب الرجل ضالته. 2 مؤمل بن إسماعيل: ثقة، إلا أنه دفن كتبه، فكان يحدث من حفظه، فكثر خطؤه، فلا يقبل حديثه إذا انفرد به، لكنه هنا لم ينفرد به، فقد تابعه عليه عبد الرزاق، وباقي رجال السند ثقات على شرط الشيخين ما عدا سليمان ابن بريدة، فإنهما لم يخرجا له، وهو ثقة. وصححه ابن خزيمة (1301) عن بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" (1721) ومن طريقه مسلم (569) (80) في المساجد: باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، وأخرجه أبو عوانة 1/407، والبيهقي في "السنن" 2/447 من طريق عبد الله بن الوليد، كلاهما عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/419، ومن طريقه مسلم (569) (81)، عن وكيع، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (174) من طريق عبد الله بن المبارك، وأبو عوانة 1/407 من طريق محمد بن ربيعة، وابن ماجة (765) في المساجد: باب النهي عن إنشاد الضوال في المسجد، من طريق وكيع، ثلاثتهم عن أبي سنان، عن علقمة بن مرثد، به. وصححه ابن خزيمة أيضًا (1301). وأخرجه الطيالسي (804) عن قيس بن الربيع، ومسلم (569)، والبيهقي في "السنن" 6/196 و10/103 عن قتيبة بن سعيد، عن جرير، عن محمد بن شيبة، كلاهما عن علقمة بن مرثد، به. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (175).

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو ایک شخص نے کہا کون شخص سرخ اونٹ کی طرف میری رہنمائی کرے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) وہ تمہیں نہ ملے یہ مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں۔

1653 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ شِعْرًا فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ" قَالَ: نَعَمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْاَمْرُ بِالذَّبِّ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٌ مَخْرَجُهُ الْخُصُوصُ قُصِدَ بِهِ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّالْمُرَادُ مِنْهُ اِيْجَابُهُ عَلٰى كُلِّ مَنْ فِيْهِ آلَةُ الذَّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَذِبَ وَالزُّوْرَ وَمَا يُؤَدِّيْ اِلٰى قِدْحِهِ لِاَنَّ فِيْهِ قِيَامُ الْاِسْلَامِ وَمَنْعَ الدِّيْنِ عَنِ الْاِنْثِلَامِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب مسجد میں شعر سنا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہاں اس وقت شعر سنایا کرتا تھا جب یہاں وہ ہستی موجود ہوتی تھی جو آپ سے بہتر تھی' پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میں آپ کو اللہ کی قسم! دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اے حسان!) تم میری طرف سے جواب دو اے اللہ! تو روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر''۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

1653- إسناده صحيح. وقال البخارى .وأخرجه الحميدى (1105) ، وأحمد 5/222، والبخارى (3212) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، ومسلم (2485) في فضائل الصحابة: باب فضائل حسان بن ثابت، والنسائى 2/48 في المساجد: باب في إنشاد الشعر في المسجد، وفي "عمل اليوم والليلة" (171) من طريق، عن سفيان، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1307) . وأخرجه عبد الرزاق (1716) و (20509) و (20510) عن معمر، عن الزهرى، به، ومن طريقه أخرجه مسلم (2485) ، والبيهقى في "السنن" 2/448و10/337؛ والبغوى (3406) . وأخرجه الطحاوى في "شرح معانى الآثار " 4/298 من طريق يونس، عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى (453) في الصلاة: باب الشعر في المسجد، و (6152) في الأدب: باب هجاء المشركين، ومسلم (2485) (152) ، والنسائى في "عمل اليوم والليلة" (172) ، والطحاوى 4/298، والبيهقى في "السنن" 10/237، من طريق أبى اليمان، عن شعيب، عن الزهرى، عن أبى سلمة، أنه سمع حسان يستشهد أبا هريرة. وأخرجه الطحاوى 4/298 من طريق معمر، عن الزهرى، عن عروة، أنه سمع حسان يستشهد أبا هريرة.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کرنے کا حکم ایک ایسا حکم ہے جس کا مخصوص پس منظر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیا تھا لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائے جانے والے جھوٹے الزام آپ کی طرف منسوب کیے جانے والے جھوٹ اور آپ پر ہونے والے اعتراضات کے حوالے سے آپ کی طرف سے دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ایسا کرنا اس پر لازم ہے۔ ایسی صورت میں اسلام (کے احکام) کو قائم کرنے اور دین کو بربادی سے روکنے کی صورت پائی جاتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ اجْتِمَاعِ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ إِذَا اَرَادُوْا تَعَلُّمَ الْعِلْمِ اَوْ دَرْسَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب لوگ مسجد میں علم حاصل کرنے کا' یا اس کا درس لینے کا ارادہ کریں تو وہ ایک محفل کی شکل میں نہ بیٹھیں

1654 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ (متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ حِلَقًا فَقَالَ: "ما لی أراكم عزين".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے وہ لوگ اس وقت مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے' میں تمہیں مختلف ٹولیوں میں دیکھ رہا ہوں''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاَخْبِيَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں خواتین کے لئے خیمے لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1655 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْهَبَّارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

1654–فی الباب مایشهد له من حديث جابر بن سمرة، أخرجه مسلم (430) فی الصلاة: باب الأمر بالسكون فی الصلاة، وأبو داؤد (4823) فی الأدب: باب فی التحلق، والبيهقی فی "السنن" 3/234، والبغوی (3337)، والطبرانی فی "الكبير" (1823) و (1830) و (1831)، ولفظه: قال: خرج علينا (رسول الله صلى الله عليه وسلم) فرآنا حلقًا، فقال: "مالی أراكم عزين" لفظ مسلم.

(متنِ حدیث): اَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ مِنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وشاح 1 أحمر من سيور قالت: فَوَضَعَتْهُ فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَقَطَعُوا بِي يُفَتِّشُونِي فَفَتَّشُوا حَتّٰى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إذا مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَاَلْقَتْهُ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأسلمت قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ قالت فكانت تأتيني فتحدث عندي قالت لا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا اِلَّا قَالَتْ:

وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ اَعَاجِيبِ رَبِّنَا ۔۔ اَلَا اِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الكفر أنجاني

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا اِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فحدثتني بهٰذا الحديث.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کسی عرب (قبیلے) کی ایک کنیز تھی۔ ان لوگوں نے اسے آزاد کر دیا وہ کنیز ان لوگوں کے ساتھ ہی رہی۔ ایک مرتبہ اس قبیلے والوں کی بچی نکلی جس نے چمڑے اور جواہرات سے بنا ہوا سرخ ہار پہنا ہوا تھا۔ اس لڑکی نے اس ہار کو ایک جگہ رکھا۔ اس کے پاس سے چیل گزری وہ ہار وہاں رکھا ہوا تھا چیل یہ سمجھی کہ شاید یہ گوشت ہے۔ اس نے اسے اُچک لیا۔ وہ کنیز بیان کرتی ہیں۔ لوگوں نے اس ہار کو تلاش کیا جب وہ انہیں نہیں ملا تو انہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور انہوں نے میری پوری تلاشی لی' یہاں تک کہ انہوں نے میری شرم گاہ کی بھی تلاشی لی وہ کنیز بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ہی کھڑی ہوئی تھی۔ اسی دوران وہ چیل وہاں سے گزری اس نے اس ہار کو پھینکا جوان کے درمیان آ کر گرا۔ وہ کنیز کہتی ہے میں نے کہا یہ ہے وہ جس کی وجہ سے تم نے مجھ پر الزام عائد کیا تھا۔ تم لوگوں کا یہ گمان تھا اور میں اس سے بری تھی یہ رہا وہ ہار' وہ کنیز بیان کرتی ہیں۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اس کنیز کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگایا گیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ وہ کنیز میرے پاس آیا کرتی تھی' اور میرے ساتھ بات چیت کیا کرتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ جب بھی میرے پاس آ کر بیٹھتی تھیں تو یہی شعر کہا کرتی تھی۔

''ہار والا دن میرے پروردگار کی حیران کن نشانیوں میں سے ایک تھا بے شک اسی نے مجھے کفر کی سرزمین سے نجات دی ہے''۔

1655 – في "الإحسان": فوضعت، وفي البخاري: "فوضعته أو وقع منها" قال الحافظ: شك من الراوي، وقد رواه ثابت السرقسطي في "الدلائل" من طريق أبي معاوية، عن هشام، فزاد فيه: أن الصبية كانت عروسًا، فدخلت مغتسلها، فوضعت الوشاح.

2 إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه في "صحيحه" (439) في الصلاة: باب نوم المرأة في المسجد، عن عبيد بن إسماعيل، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1332 في مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، عن فروة بن أبي مغراء، عن علي بن مسهر، عن هشام بن عروة، به.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس کنیز سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے جب تم میرے پاس آ کر بیٹھتی ہو تو یہ شعر کہتی ہو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ پھر اس کنیز نے مجھے یہ پورا واقعہ سنایا۔

ذكر الإباحة للعزب أن ينام في مسجد الْجَمَاعَاتِ

کنوارے شخص کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ ایسی مسجد میں سو جائے جہاں باجماعت نماز ادا ہوتی ہے

1656 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرني يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

قَالَ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ اَبِيتُ فِيْ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَّكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قول بن عُمَرَ وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ يُرِيْدُ بِهٖ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يكن يرشون بمرورها في المسجد شيئا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں رات بسر کیا کرتا تھا۔ میں نوجوان کنوارہ شخص تھا کتے مسجد میں آیا جایا کرتے تھے اور پیشاب کیا کرتے تھے اور ان کے پیشاب پر کوئی چیز نہیں چھڑکی جاتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ کتے پیشاب کر دیا کرتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے باہر ایسا کرتے تھے اور پھر مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن ان کے آنے جانے کی وجہ سے مسجد میں پانی نہیں چھڑکا جاتا تھا۔

1656- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوُد (382) في الطهارة: باب في طهور الأرض إذا يبست، ومن طريقه أخرجه البغوي (292)، عن أحمد بن صالح، والبيهقي في "السنن" 2/429 من طريق هارون بن معروف، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/70-71 عن سكن بن نافع، عن صالح بن أبي الأخضر، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وأخرج القسم الأول منه: البخاري (1121) في التهجد: باب فضل قيام الليل، و (3738) في فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن عمر، والترمذي (321) في الصلاة: باب ما جاء في النوم في المسجد، من طريق عبد الرزاق، عن مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عمر. وأخرجه البخاري (7030) في التعبير: باب الأخذ على اليمين في النوم، من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه البخاري (440) في الصلاة: باب نَوْم الرجال في المسجد، والنسائي 2/50 في المساجد: باب النوم في المسجد، والبيهقي 2/445، من طريق يحيى، وابن ماجة (751) في المساجد: باب النوم في المسجد، من طريق عبد الله بن نمير، كلاهما عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر. أخرجه البخاري (7028) في التعبير: باب الأمن وذهاب الروع في المنام، من طريق صخر بن جويرية، عن نافع، عن ابن عمر.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ الْخُبْزِ وَاللَّحْمِ فِي الْمَسَاجِدِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسجد میں روٹی اور گوشت کھائے

1657 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُوْلُ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في المسجد الخبز اللحم ثم نصلي ولا نتوضأ.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد میں ہی روٹی اور گوشت کھالیا کرتے تھے پھر نماز پڑھ لیا کرتے تھے ہم از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

1657- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح غير سليمان بن زياد الحضرمي وهو ثقة، وأخرجه ابن ماجة (3300) في الأطعمة: باب الأكل في المسجد، عن يعقوب بن حميد بن كاسب وحرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد، وابنه عبد الله في زوائده على "المسند" 4/190 من طريق هارون بن معروف، عن ابن وهب، عن حيوة بن شريح، عن عقبة بن مسلم، عن عبد الله بن الحارث بن جزء . وهذا سند صحيح أيضًا. وأخرجه أحمد 4/190و191، وابن ماجة (3311) والترمذي في "الشمائل" (166)، من طرق عن ابن لهيعة.

بَابُ الْاَذَانِ

باب 7: اذان کا بیان

1658 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ

(متن حدیث): عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ

1658– في البخارى (6008) :"وكان رقيقًا رحيمًا" قال الحافظ: هو للأكثر بقافين من الرقة، وللقابسي والأصيلي والكشميهني بفاء ثم قاف من الرفق 2. إسناده صحيح على شرط البخارى. رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فإنه من رجال البخارى، إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدى مولاهم المعروف بابن عُلية، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وأبو قلابة هو عبد الله بن زيد الجرمي، وهو في "صحيح البخارى " (6008) في الأدب: باب = رحمه الناس والبهائم، و "الأدب المفرد" (213) ، و"سنن أبي داوُد" (589) في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، عن مسدد، بهذا الإسناد. ومن طريق أبي داوُد أخرجه البيهقي في "السنن" .3/120،وأخرجه أحمد 3/436، ومسلم (674) في المساجد: باب من أحق بالإمامة، والنسائي 2/9 في الأذان: باب اجتزاء المرء بأذان غيره في السفر، والطبراني 19/ (640) و (641) ، والدارقطني 1/272–273، والبيهقي 2/17 و3/54، من طرق عن إسماعيل بن إبراهيم بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (398) .وأخرجه البخارى (628) ، والدارمي 1/286، وأبو عوانة 1/331، 332، والبيهقي 1/385، من طريق وهيب، عن أيوب، عن أبي قلابة ...وأخرجه أحمد 5/53، والبخارى (685) في الأذان: باب إذا استووا في القراءة فليؤمهم أكبرهم، و (819) باب المكث بين السجدتين، ومسلم (674) ، والنسائي 2/9 في الأذان، وأبو عوانة 1/331 من طرق عن حماد بن زيد، عن أيوب، به .وأخرجه الشافعي 1/129، والبخارى (631) في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة، و (7246) في أخبار الآحاد، ومسلم (674) ، والطبراني /19 (637) ، والدارقطني 1/273، والطحاوى في "مشكل الآثار" 2/296–297، والبيهقي في "السنن" 3/120، والبغوى (432) من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن أيوب، عن أبي قلابة.. وصححه ابن خزيمة (397) .وأخرجه الطبراني /19 (635) و (636) من طرق عن حماد بن سلمة، عن أيوب، عن أبي قلابة، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/217، وأحمد 3/436و5/53، والبخارى (630) في الأذان و (658) باب إثنان فما فوقهما جماعة، و (2848) في الجهاد: باب سفر الاثنين، ومسلم (674) (293) ، وأبو داوُد (589) في الصلاة، والترمذى (205) في الصلاة: باب ما جاء في الأذان في السفر، والنسائي 2/8–9 في الأذان: باب أذان المنفردين في السفر و 2/21 باب إقامة كل واحد لنفسه، و 2/77 في الإمامة: باب تقديم ذوى السن، وابن ماجة (979) في الإقامة: باب من أحق بالإمامة، والدارقطني 1/346، والدارمي 1/286، وأبو عوانة 1/332، والبيهقي 1/411و 3/67 والبغوى (431) ، والطبراني /19 (638) و (639) ، من طرق عن خالد الحذاء ، عن أبي قلابة، به. وصححه ابن خزيمة (395) و (396) وسيورده المؤلف برقم (2128) و (2129) و (2130) .

فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِينَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيْقًا فَقَالَ: "ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فليؤذن أحدكم وليؤمكم أكبركم".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ" لَفْظَةُ اَمْرٍ تَشْتَمِلُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ كَانَ يَسْتَعْمِلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ فَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ خَصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّفْلِ فَهُوَ لَا حَرَجَ عَلٰى تَارِكِهِ فِيْ صَلَاتِهِ وَمَا لَمْ يَخُصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّفْلِ فَهُوَ اَمْرٌ حَتْمٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ كَافَّةً لَا يَجُوْزُ تركه بحال.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے ہم نے آپ کے پاس 20 دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہوا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی یاد ستا رہی ہے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہیں ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ انہیں تعلیم دو انہیں حکم دو اور تم لوگ اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب نماز کا وقت آ جائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو'' یہ ایسے حکم کے الفاظ ہیں جو ہر اس چیز پر مشتمل ہیں جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران عمل کیا کرتے تھے۔ البتہ ان میں سے جن چیزوں کو اجماع یا کسی دوسری حدیث کے ذریعے نفل قرار دیا گیا ہو تو نماز کے دوران انہیں ترک کرنے والے شخص پر کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن جس چیز کو اجماع یا حدیث نے نفل ہونے کے طور پر مخصوص نہ کیا ہو وہ تمام مخاطب افراد کو لازمی حکم ہوگا جس کو ترک کرنا کسی بھی حال میں جائز نہ ہوگا۔

ذِكْرُ التَّرْغِيبِ فِي الْاَذَانِ بِالْاِسْتِهَامِ عَلَيْهِ

اذان کے لئے قرعہ اندازی کا تذکرہ کر کے اذان دینے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

1659 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا ولو حبوا".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں (کیا اجر وثواب) ہے اور پھر انہیں قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع ملے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کر لیں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء اور فجر (کی نماز با جماعت) میں کیا اجر وثواب ہے تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں۔ اگر چہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الْمُوَاظَبَةِ عَلَى التَّأْذِيْنِ وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ وَحْدَهُ فِي شواهق الجبال وبطون الأودية

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ باقاعدگی کے ساتھ اذان دے بطور خاص اس وقت جب وہ پہاڑوں یا ویرانوں میں تنہا ہو

1660 - أخبرنا بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ عُشَّانَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ الشَّظِيَّةِ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُوْلُ اللّٰهُ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَاَدْخَلْتُهُ الجنة".

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے پر بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوتا ہے وہ نماز کے لئے اذان

1659- إسناده صحيح على شرطهما. سُمي: هو مولى أَبِيْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام، وأبو صالح: هو ذكوان السمان الزيات المدني، وهو في "شرح السنة" (384) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك ...وهو في "الموطأ" برواية يحيى 1/68 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة و131 في صلاة الجماعة: باب ما جاء في العتمة والصبح. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (2007)، وأحمد 2/236و278و303و374و375 و 533، والبخاري (615) في الأذان: باب الاستهام في الأذان، و (654) باب فضل التهجير إلى الظهر، و (721) باب الصف الأول، و (2689) في الشهادات: باب القرعة في المشكلات، ومسلم (437) في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول فالأول منها، والنسائي 1/269 في المواقيت: باب الرخصة في أن يقال للعشاء العتمة، و 2/23 في الأذان: باب الاستهام على التأذين، والترمذي (225) و (226) في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصف الأول، وأبو عوانة 1/332و2/37؛ والبيهقي 1/428و10/288، وصححه ابن خزيمة (391)

1660- إسناده صحيح، أبو عُشَّانة: هو حيٌّ بن يُؤمن المصري وهو ثقة، وباقي رجال السند على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/158، وأبو داوُد (1203) في الصلاة: باب الأذان في السفر، والنسائي 2/20 في الأذان: باب الأذان لمن يصلي وحده، والبيهقي 1/405، والطبراني 17/ (833)، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/145و157 عن قتيبة بن سعيد، وحسن بن موسى، كلاهما عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. وابن لهيعة ضعيف، لكن الطريق الأولى تقويه.

دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو اس نے اذان بھی دی ہے اور نماز بھی ادا کی ہے یہ مجھ سے ڈرتا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَشْيَاءِ لِلْمُؤَذِّنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَذَانِهِ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں دی جانے والی اذان کی وجہ سے قیامت کے دن جنات' انسانوں اور دیگر اشیاء کا مؤذن کے حق میں گواہی دینے کا تذکرہ

1661 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غنمك وباديتك وأذنت في الصلاة فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إلا شهد له يوم القيامة.

قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں نے دیکھا ہے' تم بھیڑ بکریوں میں رہنے اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتے ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) یا تم بھیڑ بکریوں میں اور ویرانے میں رہتے ہو' تو نماز کے اذان دو اور اپنی آواز کو اذان دیتے ہوئے بلند رکھو' کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں اسے جو بھی جن' انسان اور جو بھی چیز سنتی ہے' تو وہ قیامت کے دن اس مؤذن کے حق میں گواہی دے گی''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کی آواز سن کر شیطان کے دور چلے جانے کا تذکرہ

1662 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إسحاق بن اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

1661– إسناده صحيح على شرط البخاري. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبي الحارثي، ثقة فاضل، وهو أحد رواة "الموطأ" عن مالك، وقد انفردت نسخته بحديث "لا تطروني كما أطرت النصارى عيسى بن مريم، إنما أنا عبد، فقولوا: عبده ورسول" وكان ابن معين وابن المدين لا يقدمان عليه أحدًا في "الموطأ"، وهو فيه بروايته ص87 (نشر دار الشروق) و1/69 برواية يحيى، باب جامع النداء .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/35و43، والبخاري (609) في الأذان: باب رفع الصوت بالنداء، و (3296) في بدء الخلق: باب ذكر الجن وثوابهم وعقابهم، و (7548) في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة"، والنسائي 2/12 في الأذان: باب رفع الصوت بالأذان، والبيهقي 1/397و427.

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ يَخْطِرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَوَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے' تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے' اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو شیطان آ جاتا ہے' اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے' یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے' جب کسی شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو اسے قعدہ کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کر لینا چاہیے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا تَبَاعَدَ اِنَّمَا يَتَبَاعَدُ عِنْدَ الْاَذَانِ بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان جب اذان کے وقت دور جاتا ہے تو وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں وہ اذان کی آواز نہ سن سکے

1663 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بن اَبِي السَّرِيِّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ التَّاْذِيْنُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بين المرء وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرجل لا يدرى كم صلى".

1662– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم (3462). وأورده المؤلف برقم (16) من طريق هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، بهذا الإسناد، وذكرت تخريجه من طرقه كلها هناك.

1663–حديث صحيح، ابن أبي السرى، وإن كان سيىء الحفظ، قد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/313 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (389) (20) في الصلاة: باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعة، من طريق محمد بن رافع، والبيهقي 1/432، والبغوي 2/274 من طريق أحمد بن يوسف السلمي، كلاهما عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (392) من طريق أنس بن عياض، عن كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة. وانظر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے۔ اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔ وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں وہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان مکمل ہوتی ہے' تو شیطان پھر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت مکمل ہو جائے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کرتا ہے وہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو' فلاں چیزوں کو یاد کرو وہ ان چیز کو یاد کرواتا ہے' جو آدمی کو ویسے یاد نہیں آتی تھیں یہاں تک کہ آدمی کا یہ عالم ہو جاتا ہے' اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے''۔

ذِكْرُ قَدْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النِّدَاءِ بِالْإِقَامَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ شیطان اقامت سن کر کتنی دور جاتا ہے

1664 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانُ الرَّوْحَاءِ."

قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سَبْعَةٍ وثلاثين ميلا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شیطان جب اذان سنتا ہے' تو وہ چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ''روحاء'' پہنچ جاتا ہے''۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے ''روحاء'' کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ مدینہ منورہ سے **37** میل کے فاصلے پر ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفِطْرَةِ لِلْمُؤَذِّنِ بِتَكْبِيْرَةٍ وَّخُرُوْجِهِ مِنَ النَّارِ بِشَهَادَتِهِ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ

مؤذن کیلئے اس کے تکبیر کہنے کی وجہ سے فطرت کے اثبات کا تذکرہ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی

1664- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو سفيان: هو طلحة بن نافع القرشي مولاهم الواسطي من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، وهو في مسند أبي يعلى (1895). وأخرجه مسلم (388) في الصلاة: باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه، عن قتيبة بن سعيد، وعثمان بن أبي شيبة، وإسحاق بن إبراهيم، وابن خزيمة (393) عن يوسف بن موسى، كلهم عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/228، 229، وأحمد 3/316، ومسلم (388)، وأبو عوانة 1/333، والبيهقي 1/432 والبغوي (414)، من طرق عن أبي معاوية، عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة (393). وأخرجه أحمد 3/336 من طريق ابن لهيعة، حدثنا أبو الزبير، عن جابر.

وحدانیت کی گواہی دینے کی وجہ سے اس کے جہنم سے نکلنے کا تذکرہ

1665 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ فِيْ مَسِيرٍ لَّهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَى الْفِطْرَةِ." ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُرِّمَ عَلَى النَّارِ." فَابْتَدَرْنَاهُ فَاِذَا هُوَ صاحبُ ماشية أدركته الصلاة فنادى بها.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ایک شخص کو سنا جو الله اکبر الله اکبر کہہ رہا تھا (یعنی وہ اذان دے رہا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے پھر اس نے کہا اشهد ان لا الـه الا الله تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم پر حرام ہو گیا ہم لپک کر اس شخص کے پاس گئے تو وہ جانوروں کا چرواہا تھا جسے نماز کا وقت ہو گیا تھا تو وہ اس کے لئے اذان دے رہا تھا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُؤَذِّنِ مَدٰى صَوْتِهِ بِاَذَانِهٖ

اللہ تعالیٰ کا مؤذن کو اتنی مغفرت عطا کرنے کا تذکرہ جہاں تک اس کی اذان کی آواز جاتی ہے

1666 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا يَحْيٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصلاة يكتب له خمس وعشرين حسنة ويكفر عنه ما بينهما".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُوْ يَحْيٰى هٰذَا اسْمُهٗ سَمْعَانُ مَوْلٰى اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالِدِ اُنَيْسٍ وَّمُحَمَّدٍ ابْنَيْ اَبِيْ يَحْيَى الْاَسْلَمِيِّ مِنْ جِلَّةِ التَّابِعِيْنَ.

وَابْنُ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى تَالِفٌ فِي الرِّوَايَاتِ.

1665- إسناده صحيح، حسين بن معاذ بن خليف: ثقة، روى له أبو داؤد، وباقي رجال السند على شرطهما . وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (399) عن إسماعيل بن بشر السليمي، عن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/132و229و241و253و270، ومسلم (382) في الصلاة: باب الإمساك عن الإغارة على قوم في دار الكفر إذا سمع فيهم الأذان، والترمذي (1618) في السير: باب ما جاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال، وأبو عوانة في "مسنده" 1/336، والبيهقي في "السنن" 1/405 من طرق عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ . وصححه ابن خزيمة (400) .وفي الباب عن ابن مسعود عند البيهقي في "السنن" 1/405، وعن الحسن مرسلًا عند عبد الرزاق (1866) .

وَمُوْسٰی بْنُ اَبِیْ عُثْمَانَ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الْكُوفَةِ وَعُبَّادِهِمْ وَاسْمُ أبيه عمران.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے۔ اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے' اور ہر خشک وتر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی اور نماز میں شریک ہونے والے کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دو نمازوں کے درمیان کے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابویحییٰ نامی راوی کا نام سمعان ہے یہ اسلم نامی صاحب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کا تعلق اہل مدینہ سے ہے۔ یہ انیس اور محمد بن ابویحییٰ اسلمی نامی راوی کے والد ہیں جو جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ ان کے پوتے ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ ہیں جو روایات میں ہلاکت کا شکار ہونے والا تھا۔

موسیٰ بن ابوعثمان نامی راوی اہل کوفہ کے اکابرین اور عبادت گزاروں میں سے ایک ہیں ان کے والد کا نام عُمران تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَغْفِرُ لِلْمُؤَذِّنِ وَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ بِاَذَانِهٖ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى يَقِيْنٍ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ مؤذن کی مغفرت کرے گا' اور اس کی اذان کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کردے گا' جبکہ وہ یقین کے ساتھ (اذان کے کلمات کہے)

1667 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشَجِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ الدُّؤَلِيِّ اَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْيَانَ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَلَعَاتِ النَّخْلِ فَقَامَ

1666–وأخرجه أحمد 2/411و429و458و461، وأبو داؤد (515) في الصلاة: باب رفع الصوت في الصلاة، والنسائي 2/13 في الأذان: باب رفع الصوت بالأذان، وابن ماجة (724) في الأذان: باب فضل الأذان، والبغوي في "شرح السنة" (411) من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (390) عن بندار، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن شعبة به. وأخرجه عبد الرزاق (1863) ومن طريقه أحمد 2/266 عن معمر، عن منصور، عن عباد بن أنيس، عن أبي هريرة. وعباد بن أنيس ترجمه المؤلف في "الثقات" 5/141، فقال: عباد بن أنيس من أهل المدينة، يروي عن أبي هريرة، روى عنه منصور بن المعتمر. قال الشيخ أحمد شاكر رحمه الله في تعليقه على "المسند" (7600) بعد أن نقل كلام ابن حبان: ثم مما يؤيد توثيقه أن روى عنه منصور، ففي "التهذيب" 10/313: قال الآجري عن أبي داؤد: منصور لا يروي إلا عن ثقة. وأخرجه أحمد برقم (9537) من طريق يحيى بن سعيد، عن شعبة، حدثني موسى بن أبي عثمان، حدثني أبو يحيى مولى جعدة، سمعت أبا هريرة ... وأبو يحيى مولى جعدة وثقه الذهبي في "الميزان" 4/587. وأخرجه البيهقي 1/431 من طريقين آخرين عن الأعمش

بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ مِثْلَ ما قال هٰذا يقينا دخل الجنة".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھجوروں کے جھنڈ کے پاس تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اذان دینے لگے جب وہ خاموش ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص یقین کے ساتھ وہی کلمات کہے جو اس نے کہے ہیں تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُؤَذِّنَ يَكُوْنُ لَهٗ كَاَجْرِ مَنْ صَلّٰى بِاَذَانِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے مؤذن کی اذان کو سن کر جتنے لوگ نماز ادا کریں گے اس مؤذن کو اس کے مطابق اجر ملے گا

1668 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ عِنْدِي" فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فاعله".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ قَوْلُهٗ اُبْدِعَ بِيْ يُرِيْدُ قُطِعَ بِيْ عَنِ الرُّكُوْبِ لِاَنَّ رَوَاحِلِي كَلَّتْ وعرجت.

1667- النضر بن سفيان روى عنه مسلم بن جندب، وعلي بن خالد الدؤلي، ووثقه المؤلف 5/474، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد، وابنه عبد الله في زوائده على "المسند" 2/352 عن هارون بن معروف، والنسائي 2/24 في الأذان: باب ثواب ذلك، عن محمد بن سلمة، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/204 ووافقه الذهبي، من طريق بحر بن نصر الخولاني، عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عن علي بن خالد الدؤلي أنه حدثه، أنه سمع أبا هريرة يقول ... وقد تحرف "الدؤلي" في سنن النسائي المطبوع إلى "الزرقي."

1668- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس، وأخرجه أحمد 5/272، ومسلم (1893) في الإمارة: باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره، والطبراني 17/ (626)، والبيهقي في "السنن" 9/28 من طرق عن أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20054)، والطيالسي (611)، وأحمد 4/120 و5/272و273و274، ومسلم (1893)، والبخاري في "الأدب المفرد" (242)، وأبو داوُد (5129) في الأدب: باب في الدال على الخير، والترمذي (2671) في العلم: باب ما جاء في الدال على الخير كفاعله، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/484، والطبراني 17/ (622) و (623) و (624) و (625) و (627) و (628) و (629) و (630) و (631) و (632)، والخرائطي في "مكارم الأخلاق" ص16-17، والبيهقي في "السنن" 9/28، وفي "الآداب" 217، والبغوي في "شرح السنة" (2625)، وابن عبد البر في "جامع بيان العلم وفضله" 1/16؛ من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد، وانظر الحديث المتقدم برقم (289).

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس سواری کا انتظام نہیں ہے۔ آپ مجھے سواری کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے پاس نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: میں اس کی رہنمائی اس شخص کی طرف کرسکتا ہوں جو اس کو سواری کے لئے جانور دیدے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اسے اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مانند اجر ملتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ اُبْدِعَ بِیْ سے مراد یہ ہے کہ میرے لیے سفر کرنا ممکن نہیں رہا کیونکہ میرے جانور کمزور اور بیمار ہو گئے ہیں۔

ذِكْرُ تَاَمُّلِ الْمُؤَذِّنِيْنَ طُولَ الثَّوَابِ فِي الْقِيَامَةِ بأذانهم في الدنيا

اس بات کی امید کا تذکرہ کہ قیامت کے دن اذان دینے والوں کو دنیا میں اذان دینے کی وجہ سے زیادہ ثواب ملے گا

1669 – أخبرنا محمد بن عمرو بْنِ يُوسُفَ اَبُوْ حَمْزَةَ بِنَسَا حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ الناس أعناقا يوم القيامة".

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس

1669– إسناده قوى على شرط مسلم، طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي المدني حسن الحديث خرج له مسلم، وباقي رجال السند على شرطهما. بندار: هو لقب محمد بن بشار، وأبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو القيسي العقدى. وأخرجه ابن ماجة (725) في الأذان: باب فضل الأذان، عن بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (387) في الصلاة: باب فضل الأذان، وابن ماجة (725) عن إسحاق بن منصور، والطحاوى في "شرح مشكل الآثار" 208، وأبو عوانة 1/333 عن إبراهيم بن مرزوق، كلاهما عن أبي عامر العقدى، به. وأخرجه أبو عوانة 1/333 من طريق الفريابي، والطبراني في "الكبير" 19/(736) من طريق محمد بن كثير، كلاهما عن سفيان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/225، وأحمد 4/95 و98، ومسلم (387)، وأبو عوانة 1/333، والبيهقي 1/432، والبغوى (415) من طرق عن طلحة بن يحيى، به. وأخرجه عبد الرزاق (1862) عن الثورى، عن طلحة بن يحيى، عن عيسى بن طلحة، عن رجل، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وفي الباب عن أبي هريرة في الحديث الذي بعده.

روایت کونقل کرنے میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

1670 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ الناس أعناقا يوم القيامة".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ الْعَرَبُ تَصِفُ بَاذِلَ الشَّيْءِ الْكَثِيْرِ بِطُوْلِ الْيَدِ وَمُتَاَمِّلَ الشَّيْءِ الْكَثِيْرِ بِطُوْلِ الْعُنُقِ فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ" يُرِيْدُ اَطْوَلَهُمْ اَعْنَاقًا لِتَاَمُّلِ الثَّوَابِ, كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِ: "اَسْرَعُكُنَّ بِيْ لُحُوْقًا اَطْوَلُكُنَّ يَدًا" فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحِقَتْ بِهِ وَكَانَتْ أكثرهن صَدَقَةً. وَلَيْسَ يُرِيْدُ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ هُمْ اَكْثَرُ النَّاسِ تَاَمُّلًا لِلثَّوَابِ فِي الْقِيَامَةِ وَهٰذَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّيْءَ فِيْ لُغَتِهَا بِذِكْرِ الْحَذْفِ عَنْهُ مَا عَلَيْهِ مُعَوَّلُهُ فَاَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: "اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا" اَيْ مِنْ اَطْوَلِ النَّاسِ اَعْنَاقًا فَحَذَفَ "مِنْ" مِنَ الْخَبَرِ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: "اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا" اَيْ مِنْ اَقْوَامٍ اُحِبُّهُمْ وَهٰؤُلَاءِ مِنْهُمْ وَهٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ سَنَذْكُرُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فِي الْقِسْمِ الثَّالِثِ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وشاءه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب زیادہ چیز خرچ کرنے والے کو ہاتھ لمبا ہونے اور زیادہ چیز کی امید رکھنے والے کو گردن لمبی ہونے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ قیامت کے دن اذان دینے والے لوگ لمبی گردنوں

1670- عباد بن أنيس، ذكره المؤلف في "الثقات" 5/141، وباقي رجال السند على شرطهما، وقد تقدم في التعليق على الحديث (1667) قول أبي داؤد: منصور لا يروى إلا عن ثقة. ويشهد له حديث معاوية السابق. والحديث في "مصنف عبد الرزاق" (1863) بهذا الإسناد، لكن بلفظ: "إن المؤذن يغفر له مدى صوته، ويصدقه كل رطب ويابس سمعه ..." وأما اللفظ الذى أورده المصنف هنا، فهو في "المصنف" (1861) عن معمر، عن قتادة، عن رجل، عن أبي هريرة. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/326 وقال: "رواه الطبراني في الأوسط، وفيه أبو الصلت، قال المزي: روى عنه علي بن زيد، ولم يذكر غيره. وقد روى عنه ابنه خالد بن أبي الصلت في الطبراني، في هذا الحديث، وبقية رجاله موثقون." وفي الباب عن أنس عند أحمد 3/169و264، قال الهيثمي: ورجاله رجال الصحيح، إلا أن الأعمش قال: حدثت عن أنس. وانظر "مسند البزار" (354). وعن بلال عند الطبراني في "الكبير" (1080)، والبزار (353). وعن زيد بن أرقم عند ابن أبي شيبة 2/225، والطبراني (5118) و(5119). وعن عقبة بن عامر عند الطبراني 17/ (777).

والے ہوں گے اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں زیادہ ثواب کی امید ہوگی۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج سے یہ فرمان ''تم میں مجھ سے سب سے جلدی وہ ملے گی' جس کے ہاتھ تم میں سے' سب سے زیادہ لمبے ہیں'' تو سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ان سے مل گئی تھیں کیونکہ وہ زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں[1]۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ قیامت کے دن ثواب کی زیادہ امید صرف اذان دینے والوں کو ہوگی یہ ان کلمات میں سے ایک ہے جن کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنے محاورے میں کسی چیز کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس کے ہمراہ اس لفظ کو حذف کر دیتے ہیں جس پر اس کی بنیاد ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے اس سے مراد یہ ہے کہ لمبی گردن والے لوگوں میں سے ہونگے۔ یہاں پر لفظ ''من'' محذوف ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''میرے بندوں میں سے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ ہیں جو جلدی افطار کرتے ہیں''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے میں محبت رکھتا ہو۔ یہ ان میں سے ہیں' یہ ایک طویل باب ہے جسے ہم اس کتاب میں اس کے مخصوص مقام پر ذکر کریں گے جو سنت کی اقسام میں سے تیسری قسم میں ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

ذكر إثبات عفو الله جلا وَعَلَا عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ

اذان دینے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی معافی کے اثبات کا تذکرہ

1671 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سلمة المرادى حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ سُلَيْمَانَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ صَالِحٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): "اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَاَرْشَدَ اللّٰهُ الْاَئِمَّةَ وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْصَالِحٍ السَّمَّانُ عَنْ عَائِشَةَ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ وَسَمِعَهُ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا فَمَرَّةً حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُخْرٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَتَارَةً وَقَفَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاَمَّا الْاَعْمَشُ فَاِنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَّسَمِعَهُ مِنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

[1] یہ روایت نقل کرنے میں امام ابن حبان کو وہم ہوا ہے کیونکہ تمام اہلِ سیر و مغازی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے سب سے پہلے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا اور وہ دیگر ازواجِ مطہرات کے مقابلے میں زیادہ صدقہ خیرات کیا کرتی تھیں۔ مترجم عفی عنہ

1671- محمد بن أبي صالح (ذكوان السمان) ذكره المؤلف في "الثقات" 7/417، وقال: يخطىء. وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/65، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/53، والبيهقي 1/425و426و431، من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، بهٰذا الإسناد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1532) من طريق ابن وهب به، وقال بإثره: الأعمش أحفظ من منتين مثل محمد بن أبي صالح. وقد خالفه أخوه سهيل بن أبي صالح، فقال: عن أبيه، عن أبي هريرة، قال أبو زرعة: وهٰذا أصح. وحديث أبي هريرة سيورده المؤلف في الرواية الآتية.

مَرْفُوعًا وَّقَدْ وَهِمَ مَنْ اَدْخَلَ بَيْنَ سُهَيْلٍ وَّاَبِيهِ فِيهِ الْاَعْمَشَ لِاَنَّ الْاَعْمَشَ سَمِعَهُ مِنْ سُهَيْلٍ لَا اَنَّ سُهَيْلًا سَمِعَهُ من الأعمش.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امام، ضامن ہے' اور مؤذن امین ہے اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے اور مؤذنوں سے درگزر کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابوصالح سمان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سنی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر بھی سنی ہے' تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کر دیا ہے اور ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دیا ہے اور ایک دفعہ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور جب اعمش نے یہ روایت ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر سنی تو انہوں نے یہ روایت ابوصالح کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر سنی تو وہ شخص وہم کا شکار رہا جس نے سہیل نامی راوی اور اس کے والد کے درمیان اعمش کو داخل کر دیا کیونکہ اعمش نے یہ روایت سہیل سے سنی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ سہیل نے یہ روایت اعمش سے سنی ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْغُفْرَانِ لِلْمُؤَذِّنِ بِاَذَانِهٖ

مؤذن کے اذان دینے کی وجہ سے اس کے لئے مغفرت کی اثبات کا تذکرہ

1672 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَاَرْشَدَ اللّٰهُ الْاَئِمَّةَ وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ".

1672- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/419 عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1531) من طريقين عن سهيل بن أبي صالح به. وأخرجه الشافعي 1/57 ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/430 عن إبراهيم بن محمد، وعبد الرزاق (1839) عن سفيان بن عيينة، كلاهما عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، به. ولفظ "عن ابيه" سقط من "مصنف" عبد الرزاق. وأخرجه الرامهرمزي في "المحدث الفاصل" رقم (257) من طريق يزيد بن زريع، حدثنا عبد الرحمٰن بن إسحاق، عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه عبد الرزاق (1838)، والشافعي 1/128، والحميدي (999)، وأحمد 2/284 و424 و464 و472، والترمذي (207)، وأبو داوٗد (517)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/52، والطيالسي (2404)، وأبو نعيم في "الحلية" 7/118، والطبراني في "الصغير" 1/107 و2/13، والبيهقي 1/430 و3/127، والبزار (357)، من طرق كثيرة عن الأعمش، عن أبي صالح ... وصححه ابن خزيمة (1528).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ اَنَّ الْعَفْوَ قَدْ يَكُوْنُ مِنَ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا لِمَنِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ مِنْ عِبَادِهٖ قَبْلَ تَعْذِيْبِهٖ اِيَّاهُمْ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَقَدْ يَكُوْنُ ذلك بعد تعذيبه إياهم الشيء اليسير، ثُمَّ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِمْ جَلَّ وَعَلَا بِالْعَفْوِ اِمَّا مِنْ حَيْثُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ وَاِمَّا بِشَفَاعَةِ شَافِعٍ وَّالْغُفْرَانُ هُوَ الرِّضَا نَفْسُهٗ وَلَا يَكُوْنُ الْغُفْرَانُ مِنْهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنِ اسْتَوْجَبَ النِّيْرَانَ بِفَضْلِهٖ اِلَّا وَهُوَ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِمْ بِاَنْ لَا يدخلهم إياها بحيله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے اور مؤذنوں کی مغفرت کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عفو اور غفران میں فرق ہے عفو پروردگار کی طرف سے ایسے شخص کیلئے بھی ہوتا ہے کہ اس کے جس بندے پر جہنم لازم ہو چکی ہو تو یہ اسے عذاب دینے سے پہلے سے بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچا کر رکھے۔ اور بعض اوقات یہ اسے عذاب دینے کے کچھ عرصہ کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فضل کرے گا کہ انہیں معاف کر دے گا یا تو یہ اپنے فضل کی وجہ سے کرے گا یا کسی شفاعت کرنے والے کی وجہ سے کرے گا اور غفران سے مراد اس کی ذات کا راضی ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کیلئے مغفرت ہوگی جس پر جہنم لازم ہو چکی ہو اور یہ اس کے فضل کی وجہ سے ہی ہوگی۔ ماسوائے اس کے کہ وہ ان پر اپنا فضل کرتے ہوئے اپنی قوت کے ساتھ انہیں اس میں داخل ہی نہ کرے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَذَانِ الَّذِیْ كَانَ يُؤَذَّنُ بِهٖ فِیْ اَيَّامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اذان کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان دی جاتی تھی

1673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ كَثُرَ الناس فأمرنا مناديا ينادي على الزوراء.

1673- إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/450، والبخاري (912) في الجمعة: باب الأذان يوم الجمعة، والترمذي (516) في الصلاة: باب ما جاء في أذان الجمعة، وابن الجارود (290)، والطبراني (6647)، والبيهقي 3/192، والبغوي (1071) من طرق عن أبي ذئب، بهذا الإسناد وأخرجه الشافعي 1/160، والبخاري (913) في الجمعة: باب المؤذن الواحد يوم الجمعة، و (915) باب الجلوس على المنبر عند التأذين، و (916) باب التأذين عند الخطبة، والنسائي 3/100، 101 في الجمعة، وأبو داؤد (1087) في الصلاة: باب النداء يوم الجمعة، والطبراني (6646) و (6648) (6649) و (6650) و (6651) و (6652)، والبيهقي 3/192، و205، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/222، وأبو داؤد (1088)، والطبراني (6642) و (6643) و (6644) و (6645)، وابن ماجة (1135)، من طرق عن ابن إسحاق، عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة (1837) وقد تحرف فيه "ابن إسحاق" إلى أبي إسحاق."

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے (یعنی جمعہ کے دن ایک اذان ہوتی تھی' اور ایک اقامت ہوتی تھی) یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے' تو انہوں نے مؤذن کو یہ ہدایت کی کہ وہ زوراء کے مقام پر (جمعے کے دن) دوسری اذان دیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِقَامَةِ الَّتِي كَانَ يُقَامُ بِهَا الصَّلَاةُ فِي اَيَّامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اقامت کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نماز کے لئے اقامت کہی جاتی تھی

1674 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ اَبِي الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَاِذَا سَمِعْنَا الْاِقَامَةَ تَوَضَّاْنَا ثم جئنا إلى الصلاة.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو مرتبہ ہوتے تھے اور اقامت ایک مرتبہ ہوتی تھی تاہم قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ کہا جاتا تھا جب ہم اقامت سنتے تھے' تو ہم وضو کر لیتے تھے اور نماز کے لئے آجاتے تھے۔

1675 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ

1675- إسناده قوى . أبو جعفر: هو محمد بن إبراهيم بن مسلم، قال ابن معين: ليس به بأس، وقال الدارقطني: بصرى يحدث عن جده، ولا بأس بهما، وجده مسلم بن المثنى وثقه أبو زرعة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وسيعرف بهما المؤلف بإثر الحديث (1677) وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه أبو داوُد (510) في الصلاة: باب في الإقامة، ومن طريقه البغوى في "شرح السنة" (406)، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (374). وأخرجه أحمد 2/85، والدولابى في "الكنى والأسماء" 2/106، من طريق محمد بن جعفر، به. ومن طريق أحمد أخرجه الحاكم 1/197، 198، وصححه، ووافقه الذهبي، وقد أخطأ الحاكم وتابعه الذهبي في تعيين أبي جعفر وشيخه، وبين خطأهما الشيخ المحقق أحمد شاكر رحمه الله في تعليقه على "المسند" (5569). وأخرجه أحمد 2/87، والنسائي 2/3 في الأذان: باب تثنية الأذان، و2/20، 21 باب كيف الإقامة، والدولابي 2/106، والدارمي 1/270، والبيهقي في "السنن" 1/413، وابن خزيمة (374) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد2. إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو عوانة 1/327، 328 عن أبي خليفة بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا عن محمد بن حيوية ومحمد بن أيوب، عن محمد بن كثير، به. وأخرجه عبد الرزاق (1794)، ومن طريقه أبو عوانة 1/328، والبيهقي في "السنن" 1/413، والبغوى (405)، وابن خزيمة (375)، عن معمر، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبن أبي شيبة 1/205، وأحمد 3/103، ومسلم (378) (5) في الصلاة: باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة، والنسائي 2/3 في الأذان: باب تثنية الأذان، وأبو

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(متن حدیث): اُمِرَ بلال أن يشفع الأذان ويوتر الإقامة.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: ما روى هذا عَنِ ابْنِ كَثِيْرٍ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ ثِقَةٌ غَيْرُ مُحَمَّدِ بن أيوب الرازى وأبى خليفة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابن کثیر کے حوالے سے شعبہ سے منقول اس روایت کو کسی بھی ثقہ راوی نے نقل نہیں کیا صرف محمد بن ایوب رازی اور ابوخلیفہ نے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَنَسٍ اَمَرَ بِلَالٌ اَرَادَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ''حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا'' اس سے ان کی مراد یہ ہے انہیں کسی اور کی بجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا

1676 – (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ

(بقيه تخريج 1675)عوانة 1/328 من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن أيوب، به. وصححه الحاكم 1/198ووافقه الذهبي .وأخرجه البخارى (605) في الأذان: باب الأذان مثنى مثنى، وأبو داؤد (508) في الصلاة: باب في الإقامة، والدارمي 1/271، والطحاوى في "شرح معانى الآثار " 1/133، وأبو عوانة 1/327، والبيهقي في "السنن" 1/412و413، من طريق سليمان بن حرب وعبد الرحمٰن بن المبارك، عن حماد بن زيد، عن سماك بن عطية، عن أيوب، به، وصححه ابن خزيمة (376) .وأخرجه مسلم (378) (5)، والبيهقي 1/412 من طريق عبد الوارث بن سعيد، عن أيوب، به .وأخرجه أبو داؤد (508)، ومن طريقه أبو عوانة 1/327 عن موسى بن إسماعيل، عن وهب، عن أيوب، به .وأخرجه الطحاوى في "شرح معانى الآثار" 1/132 من طريق عبيد الله بن عمرو الجزرى، عن أيوب، به.وأخرجه أبو عوانة 1/328 من طريق سليمان التيمي.

1676– إسناده صحيح على شرط الشيخين. خالد الحذاء : هو خالد بن مهران أبو المنازل، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد.وأخرجه أبو عوانة 1/327 عن إبراهيم بن ديزيل، عن عفان، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/189، والبخارى (607) في الأذان: باب الإقامة واحدة إلا قوله "قد قامت الصلاة"، ومسلم (378) في الصلاة: باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة، وأبو داؤد (509) في الصلاة: باب في الإقامة، وأبو عوانة 1/328، والطحاوى في "شرح معانى الآثار" 1/133، والبيهقي في "السنن" 1/412 من طريق إسماعيل بن علية، عن خالد الخذاء ، به .وأخرجه أبو داؤد الطيالسي (2095)، ومن طريقه أبو عوانة 1/327 عن شعبة، عن خالد الحذاء ، به.وأخرجه الدارمي 1/270، وأبو عوانة 1/327، والطحاوى 1/132، من طريق أبي الوليد الطيالسي وعفان وأبي عامر العقدي، عن شعبة، عن خالد الحذاء ، به.وأخرجه البخارى (606) في الأذان: باب الأذان مثنى مثنى، ومسلم (378) (3)، البيهقي في "السنن" 1/390و412، من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن خالد، به. وصححه ابن خزيمة (368) وأخرجه البخارى (603) في الأذان: باب بدء الأذان، و (3457) في أحاديث الأنبياء : باب ما ذكر عن بني إسرائيل، والبيهقي

بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ."

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِفْرَادَ الْاِقَامَةِ اِنَّمَا يَكُوْنُ خَلَا قَوْلِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں گے صرف (قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ کہا جائے گا)

1677 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ قال سمعت أبا المثنى قال:

(متنِ حدیث): سمعت ابن عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ وَاحِدَةٌ غَيْرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰذَا هُوَ اِمَامُ مَسْجِدِ الْاَنْصَارِ بِالْكُوْفَةِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مهران بن المثنى، وأبو المثنى: اسمه مسلم بن المثنى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان دو دو کلمات پر مبنی ہوتی تھی اور اقامت ایک کلمے پر مبنی ہوتی تھی تاہم قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ کہا جاتا تھا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابوجعفر نامی راوی کوفہ میں انصار کی مسجد کا امام تھا' اس کا نام محمد بن مسلم بن مہران بن مثنیٰ

(بقیہ تخریج 1676) 1/412 والبغوی (403)، من طریق عبد الوارث بن سعید، عن خالد، بہ .وأخرجہ عبد الرزاق (1795)، والدارمی 1/271، والطحاوی 1/132 من طریق سفیان الثوری، وابن ابی شیبة 1/205 عن عبد الأعلی، کلاهما عن خالد، به. وصححه ابن خزیمة (366) .وأخرجه مسلم (378)، والطحاوی 1/132، وأبو عوانة 1/327، والبیهقی 1/412 من طریق حماد بن زید وحماد بن سلمة، ووهیب، وهشیم، ومحمد بن دینار، کلهم عن خالد، به .وأخرجه ابن ماجة (729) و (730) فی الأذان: باب إفراد الإقامة، من طریق المعتمر بن سلیمان وعمر بن علی، عن خالد، به . وصححه ابن خزیمة (367) .وأخرجه ابن خزیمة أیضًا (369)، والبیهقی 1/390 من طریق روح بن عطاء بن أبی میمونة، عن خالد، به.

1677- إسناده قوی، محمد بن إسماعیل: هو الإمام محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرة بن بردزبة البخاری صاحب "الصحیح" جبل الحفظ، وإمام الدنیا، المتوفی سنة 256هـ، والجعفی، بضم الجیم وسکون العین: نسبة إلی قبیلة جعفی بن سعد العشیرة وهی من مذحج، وقیل له: الجعفی لأن أبا جده المغیرة أسلم علی ید الیمان الجعفی والی بخاری فنسب إلیهم بالولاء . له ترجمة حافلة فی "سیرة أعلام النبلاء " 12/391-471. وانظر الحدیث فی "التاریخ الکبیر" 7/256 تقدم برقم (1674) من طریق بندار، عن غندر، عن شعبة، بهذا الإسناد.

ہے' جبکہ ابومثنیٰ نامی راوی کا نام مسلم بن مثنیٰ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْاٰمِرُ لِبَلَالٍ تَثْنِيَةَ الْاَذَانِ وَاِفْرَادَ الْاِقَامَةِ لَا غَيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک' ایک مرتبہ کہیں' کسی دوسرے نے یہ حکم نہیں دیا تھا

1678 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا الْحَذَّاءَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّهُمُ الْتَمَسُوا شَيْئًا يُؤَذِّنُونَ بِهِ عَلَمًا لِلصَّلَاةِ فَاُمِرَ بِلَالٌ أن يشفع الأذان ويوتر الإقامة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے اس چیز کو تلاش کیا جس کے ذریعے وہ لوگوں کو اطلاع دیں اور وہ چیز نماز کے لئے مخصوص نشان ہو' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُوَ الَّذِي اَمَرَ بِلَالًا بِتَثْنِيَةِ الْاَذَانِ وَاِفْرَادِ الْاِقَامَةِ لَا مُعَاوِيَةَ كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ فَحَرَّفَ الْخَبَرَ عَنْ جِهَتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نہیں دیا تھا جیسا کہ اس شخص کو یہ غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث سے ناواقف ہے' اور اس نے حدیث کا غلط مفہوم بیان کیا ہے

1679 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ

1678- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (367) . وقد تقدم برقم (1675) و (1676) .

لِيُضْرَبَ بِهِ، لِيَجْتَمِعَ النَّاسُ إِلَى الصَّلَاةِ، أَطَافَ بِي مِنَ اللَّيْلِ، وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، وَفِي يَدِهِ نَاقُوسٌ يَحْمِلُهُ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ؟ قَالَ: فَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ: أَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُؤَذِّنَ تَقُوْلُ:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،

ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ قَالَ: تَقُوْلُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قُمْ فَأَلْقِ عَلٰى بِلَالٍ مَا رَأَيْتَ، فَلْيُؤَذِّنْ، فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيْ عَلَيْهِ، وَيُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ، فَسَمِعَ عُمَرُ صَوْتَهُ، وَهُوَ فِي بَيْتِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَقَامَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، يَقُوْلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالْحَقِّ لَأُرِيْتُ مِثْلَ مَا رَاٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .(94:1)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کے بارے میں حکم دیا گیا کہ اسے بجایا جائے تا کہ لوگ نماز کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو رات کے وقت جب میں سویا ہوا تھا میرے پاس ایک شخص آیا جس نے دو سبز چادریں پہنی ہوئی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک ناقوس تھا جو اس نے اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم اس ناقوس کو فروخت کرو گے اس نے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے جواب دیا: میں اس کے ذریعے نماز کی طرف دعوت دوں گا۔ اس نے دریافت کیا: میں تمہاری رہنمائی اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف نہ کروں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ بولا: جب تم اعلان کرنے کا ارادہ کرو تو تم یہ کہو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،

پھر وہ کچھ پیچھے ہٹا اور بولا: جب تم نماز قائم کرنے لگو (یعنی اقامت کہو) تو تم یہ کہو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ،

1679- إسناده قوی، ابن إسحاق: هو محمد بن إسحاق بن يسار المطلبی مولاهم المدنی إمام المغازی، صدوق، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه، وباقی رجاله علی شرط الصحيح

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ،

(حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب صبح ہوئی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو یہ خواب حقیقت ثابت ہوگا۔ تم اٹھو اور بلال کو وہ کلمات سکھاؤ جو تم نے (خواب میں) دیکھے ہیں' تو وہ (ان کے مطابق) اذان دے' کیونکہ اس کی آواز زیادہ بلند ہے' تو میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوگیا اور میں انہیں وہ کلمات بتاتا رہا اور وہ اس کے مطابق اذان دیتے رہے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی تو وہ اس وقت ''زوراء'' کے مقام پر اپنے گھر میں موجود تھے وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور بولے: اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے بھی اس طرح کا خواب دکھایا گیا تھا' جس طرح کا اس نے دیکھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

ذكر الأمر بالترجيع بالأذان ضد قوله مَنْ كَرِهَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ اذان میں ترجیع کا حکم ہے یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

1680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن بكر قال أخبرنا ابن جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُورَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ اَخْبَرَهُ وَكَانَ يَتِيمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ مَحْذُورَةَ حِيْنَ جَهَّزَهُ اِلَى الشَّامِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ مَحْذُورَةَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الشَّامِ وَاِنِّيْ اَسْاَلُ عَنْ تَاْذِيْنِكَ فَاَخْبِرْنِيْ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ نَفَرٍ فَكُنَّا فِيْ بَعْضِ طَرِيْقِ حُنَيْنٍ مَقْفَلَ

1680- إسناده حسن وهو حديث صحيح بطرقه. عبد العزيز بن عبد الملك روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجال السند على شرط الشيخين، محمد بن بكر: هو محمد بن بكر بن عثمان البرساني. وأخرجه أحمد 3/409 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/57-59، وأحمد 3/409، وأبو داؤد (503) في الصلاة: باب كيف الأذان، والنسائي 2/5، 6 في الأذان: باب كيف الأذان، وابن ماجة (708) في الأذان: باب الترجيع في الأذان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/130، والدارقطني 1/233، والبيهقي 1/393، والبغوي (407)، من طرق عن ابن جريج، به. وصححه ابن خزيمة (379). وأخرجه الشافعي 1/59، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/419، عن إبراهيم بن عبد العزيز بن عبد الملك بن أبي محذورة، عن أبيه، عن ابن محيريز، به. وأخرجه أبو داؤد (505) عن محمد بن داؤد الاسكندراني، عن زياد بن يونس، عن نافع بن عمر الجمحي، عن عبد الملك بن أبي محذورة، عن ابن محيريز، به. وأخرجه عبد الرزاق (1779)، وأحمد 3/408، وأبو داؤد (501)، والنسائي 2/7 في الأذان: باب الأذان في السفر، والطحاوي 1/130و134، والبيهقي في "السنن" 1/393، 394، و417، من طريق ابن جريج، عن عثمان بن السائب، عن أبيه السائب مولى أبي محذورة، وعن أم عبد الملك بن أبي محذورة أنهما سمعاه من أبي محذورة.

رَسُوْلِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا الصَّوْتَ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُوْنَ عَنِ الطَّرِيْقِ فصرخنا نستهزىء نَحْكِيْهِ فَسَمِعَ الصَّوْتَ فَقَالَ: "اَيُّكُمْ يَعْرِفُ هٰذَا الَّذِيْ اَسْمَعُ الصَّوْتَ؟ " قَالَ فَجِيْءَ بِنَا فَوَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: "اَيُّكُمْ صَاحِبُ الصَّوْتِ؟ " قَالَ فاشار الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اِلَيَّ قَالَ فَاَرْسَلَهُمْ وَحَبَسَنِيْ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ اَكْرَهُ اِلَيَّ مِمَّا يَاْمُرُنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ بِالْاَذَانِ وَاَلْقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ نَفْسُهُ الْاَذَانَ فَقَالَ: "قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" ثُمَّ قَالَ: "لِي ارْجِعْ وَامْدُدْ صَوْتَكَ قَالَ: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰـهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ " فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ التَّاْذِيْنِ دَعَانِيْ فَاَعْطَانِيْ صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ وَّقَالَ: "اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَبَارِكْ عَلَيْهِ " قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِالتَّاْذِيْنِ قَالَ: "قَدْ اَمَرْتُكَ بِهٖ " قَالَ فَعَادَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ فِي الْقَلْبِ اِلَى الْمَحَبَّةِ فَقَدِمْتُ عَلٰى عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ عَامَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اُاَذِّنُ بِمَكَّةَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قال بن جُرَيْجٍ وَّاَخْبَرَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِيْ خَبَرَ بن محيريز هٰذا عن أبي محذورة.

1680: عبداللہ محیریز بیان کرتے ہیں: یہ حضرت ابومحذورہ کے زیر پرورش تھے جب یہ شام جانے لگے تو یہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابومحذورہ سے کہا میں شام جانے لگا ہوں مجھ سے اذان کے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا جائے گا' تو آپ مجھے اس بارے میں بتائیے' تو حضرت ابومحذورہ نے بتایا ہم کچھ لوگ روانہ ہوئے ہم حنین کے راستے میں کسی جگہ پر تھے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا راستے میں ہم سے ہوا اللہ کے رسول کے مؤذن نے نماز کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اذان دی ہم نے اس کی آواز سنی ہم راستے سے ایک طرف ہٹ چکے تھے' تو ہم نے اس کا مذاق اڑانے کے لئے ان کلمات کو بلند آواز میں دہرانا شروع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سن لی۔ آپ نے دریافت کیا: تم میں سے کون اس شخص کو جانتا ہے' جس کی آواز کو میں نے سنا ہے راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہمیں لا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کر دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس کی وہ آواز تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر ان سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا' اور مجھے اپنے پاس روک لیا۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی جس کا حکم مجھے اللہ کے رسول مجھے دیں۔ آپ نے مجھے اذان دینے کا حکم دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود مجھے اذان کے کلمات سکھائے آپ نے فرمایا: تم یہ کہو۔

اللّٰـهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ"

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تم اس میں ترجیع کرو اور اپنی آواز کو بلند کرو۔ پھر آپ نے یہ کلمات کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰـهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

جب وہ اذان دے کر فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں تھوڑی سی چاندی تھی آپ نے دعا کی۔

''اے اللہ! اس میں برکت دے اور اس پر برکت دے''۔

راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اذان دینے کا حکم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تمہیں حکم دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں تو میرے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جتنی بھی ناپسندیدگی تھی وہ سب محبت میں تبدیل ہوگئی پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ گورنر حضرت عتاب بن اسید کے پاس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت میں نے مکہ میں اذان دینا شروع کردی۔

ابن جریج کہتے ہیں میرے خاندان کے کئی افراد نے ابن محیریز کے حوالے سے یہ روایت حضرت ابومحذورہ کے حوالے سے مجھے سنائی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّرْجِيعِ فِي الْاَذَانِ وَالتَّثْنِيَةِ فِي الْاِقَامَةِ اِذْ هُمَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

اذان میں ترجیع کا حکم ہونا اور اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہنا یہ دونوں چیزیں مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتی ہے

1681 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ

1681– إسناده حسن. عامر الأحول: هو عامر بن عبد الواحد، وهو مع كونه من رجال مسلم وحديثه هذا فيه من روايته– مختلف فيه، ضعفه أحمد والنسائي، ووثقه أبو حاتم وابن معين، وقال ابن عدي: لا أرى برواياته بأسًا، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجال السند على شرط الصحيح. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/203، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (709) في الأذان: باب الترجيع في الأذان. وأخرجه أحمد 3/409، وأبو داوٗد (502) في الصلاة: باب كيف الأذان، والترمذي (192) في الصلاة: باب ما جاء في الترجيع في الأذان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/130و135، وابن الجارود (162)، من طريق عفان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1354)، وأحمد 6/401، وأبو داوٗد (502) في الصلاة، والنسائي 2/4 في الأذان: باب كم الأذان من كلمة، والدارمي 1/271، وأبو عوانة 1/330، والطحاوي 1/130و135، والبيهقي في "السنن" 1/416، من طرق عن همام، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (377). وأخرجه مسلم (379) في الصلاة: باب صفة الأذان، والنسائي 2/4، 5، وأبو عوانة 1/330، والبيهقي في "السنن" 1/392، من طرق عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن عامر الأحول، به.

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ اَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْاَذَانُ: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ."

وَالْاِقَامَةُ: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلا اللّٰه".

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے **19** کلمات اور اقامت کے **17** کلمات تعلیم دیے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ."

اقامت کے کلمات یہ ہیں:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلا اللّٰه".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُؤَذِّنَ اِذَا رَجَّعَ فِيْ اَذَانِهٖ يَجِبُ اَنْ يَّخْفِضَ صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فِيْمَا قَبْلَهُمَا وَفِيْمَا بَعْدَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مؤذن جب اپنی اذان میں ترجیع کرتا ہے تو یہ بات ضروری ہے

وہ پہلی مرتبہ شہادت کے دونوں کلمات پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھے اور ان دونوں کلمات سے پہلے اور ان دونوں کے بعد اپنی آواز کو بلند کرے

1682 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِيْ

وَقَالَ: "تَقُوْلُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ" وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ ثُمَّ تَقُوْلُ: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ "وَاخْفِضْ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ اَشْهَدُ أن لا إله إلا اللّٰـهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَحَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنْ كَانَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ".

محمد بن عبدالملک اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت ابومحذورہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اذان کا طریقہ تعلیم دیجئے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے آگے والے حصے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم یہ کہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ"

تم اس میں اپنی آواز کو بلند کرو' پھر تم یہ کہو:

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ"

اس میں تم اپنی آواز کو پست کرو' پھر تم شہادت کے کلمات (کہتے ہوئے) اپنی آواز کو بلند کرو:

اَشْهَدُ أن لا إله إلا اللّٰـهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَحَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

1682- حديث صحيح بطرقه . الحارث بن عبيد مختلف فيه، وهو من رجال مسلم، ومحم بن عبد الملك لم يوثقه غير المؤلف، وكذا أبوه عبد الملك، لكن روى عنه جمع . وأخرجه أبو داؤد (500) في الصلاة: باب كيف الأذان، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/394، والبغوي في "شرح السنة" (408) عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي أيضًا في "السنن" 1/412، 422 من طريق أبي المثنى، عن مسدد، به .وأخرجه أحمد 3/408، 409 عن سريج بن النعمان، عن الحارث بن عبيد، به. وأخرجه أبو داؤد (504) عن عبد الله بن محمد النفيلي، والترمذي (191) في الصلاة: باب ما جاء في الترجيع في الأذان، والنسائي 2/3، 4 في الأذان: باب خفض الصوت في الترجيع في الأذان، عن بشر بن معاذ، والبيهقي في "السنن" 1/414 من طريق إسحاق بن إبراهيم الحنظلي ويعقوب بن حميد بن كاسب، كلهم عن إبراهيم بن عبد العزيز بن عبد الملك بن أبي محذورة، قال: أخبرني أبي وجدي جميعًا، عن أبي محذورة . وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (378) من طريق بشر بن معاذ، عن إبراهيم بن عبد العزيز، به، وقال: عبد العزيز بن عبد الملك لم يسمع هذا الخبر من أبي محذورة، إنما رواه عن عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة ... ، ثم أورده (379) من طريق عبد العزيز بن عبد الملك بن أبي محذورة، عن عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة ... ثم قال: فخبر ابن أبي محذورة ثابت صحيح من جهة النقل . وتقدم برقم (1680) و (1681) من طريق عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة. وأوردت تخريجهما هناك.

اگر صبح کی اذان ہو تو تم یہ کہو:

اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ".

ذِکْرُ مَا یَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ بِالصَّلَاۃِ

آدمی نماز کے لئے اذان سن کر کیا کرے اس کا تذکرہ ہے

1683 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْکَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ

(متن حدیث): کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ المؤذن قال: "وأنا وأنا".

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے تو آپ یہ فرماتے تھے: میں بھی (یہ اعتراف کرتا ہوں جو تم کہہ رہے ہو)

ذِکْرُ وَصْفِ قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "وَاَنَا وَاَنَا"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا تذکرہ ''میں بھی، میں بھی''

1684 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ

1683- إسناده صحيح على شرط مسلم، سهل بن عثمان العسكري، حافظ، أخرج له مسلم، وباقي السند على شرطهما، وأخرجه الحاكم 1/204 من طريق محمد بن أيوب، عن سهل بن عثمان العسكري، بهذا الإسناد، وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو داؤد (526) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/409، عن إبراهيم بن مهدي، عن علي بن مسهر، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد.

1684-إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم ثقة من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما، والوليد وهو ابن مسلم- قد صرح بالتحديث .وأخرجه عبد الرزاق (1844) عن معمر وغيره، عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة1/226، وأحمد 4/91، والبخاري (612) و (613) في الأذان: باب ما يقول إذا سمع المنادي، والدارمي 1/272، وأبو عوانة 1/338، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/145، والبيهقي في "السنن" 1/409، من طرق عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، به . وصححه ابن خزيمة (414) .وأخرجه أبو عوانة 1/327 من طريق حيوة، عن يزيد بن الهاد، عن محمد بن إبراهيم، به . وأخرجه أبو عوانة 1/328 من طريق الشافعي، عن ابن عيينة، عن طلحة بن يحيى، عن عيسى بن طلحة، به.وأخرجه أحمد 4/100 من طريقين عن حماد بن سلمة، عن عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، عن معاوية.وسيورده المؤلف برقم (1687) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص، عن أبيه، عن جده، عن معاوية . وبرقم (1688) من طريق أبي أمامة بن سهل عن معاوية. ويرد تخريج كل في موضعه.

عِیسَی بْنُ طَلْحَۃَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ سَمِعَ الْمُنَادِي يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا أَشْهَدُ فَلَمَّا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ .

✿✿ عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔انہوں نے مؤذن کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا جب مؤذن نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں جب مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

ذِكْرُ إِيجَابِ دُخُولِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهٖ

ایسے شخص کے لئے جنت میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جو اس کی مانند کلمات کہے جو کلمات مؤذن اپنی اذان میں کہتا ہے

1685 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن يزيد الزرقي بِطَرَسُوسَ وَابْنُ بُجَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ".

1685- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (417) عن يحيى بن محمد بن السكن، عن محمد بن جهضم، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم (385) في الصلاة: باب القول مثل ما يقول المؤذن عن إسحاق بن منصور، وأبو داؤد (527) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، عن محمد بن المثنى، والبيهقي 1/408، 409 من طريق علي بن الحسن بن أبي عيسى الهلالي، ثلاثتهم عن محمد بن جهضم، بهذا الإسناد.وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/144، والبغوي (424) من طريق إسحاق بن محمد الفروي، عن إسماعيل بن جعفر، به.

حفص بن عاصم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص بھی (یعنی اذان کو سننے والا شخص) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' جب وہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے' تو (سننے والا) اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے' پھر وہ اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے گا' تو (سننے والا) اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے' پھر وہ حی علی الصلوٰة کہے گا' تو (سننے والا) لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھے پھر وہ حی علی الفلاح کہے گا' تو (سننے والا) لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے گا' تو (سننے والا) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے گا' تو سننے والا لا الہ الا اللہ کہے' تو وہ (اذان کا جواب دینے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ سَمِعَ الْاَذَانَ اَنْ يَّقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اذان سنے وہ وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے

1686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مثل ما يقول".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو (کلمات) وہ کہتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَمَا يَقُوْلُ" اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الْاَذَانِ لا الكل

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جس طرح وہ کہتا ہے' اس سے

1686- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوُد (522) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/67 في الصلاة: باب ما جاء في النداء إلى الصلاة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/59، وابن أبي شيبة 1/227، وعبد الرزاق (1843)، وأحمد 3/6 و53 و78 و90، والبخاري (611) في الأذان: باب ما يقول إذا سمع المنادي، ومسلم (383) في الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن، والترمذي (208) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سمع المؤذن، والنسائي 2/23 في الأذان: باب القول مثل ما يقول المؤذن، وابن ماجة (720) في الأذان: باب ما يقال إذا أذن المؤذن، وأبو عوانة 1/337، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/143، والبيهقي في "السنن" 1/408، والبغوي (419)، وصححه ابن خزيمة برقم (411). وأخرجه عبد الرزاق (1842)، وأبو عوانة 1/337 من طريق معمر، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 3/90، والدارمي 1/272، وأبو عوانة 1/337 من طريق عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، عن الزهري، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (411). وأخرجه ابن خزيمة أيضًا (411)، وأبو عوانة 1/337 من طريق ابن وهب، عن يونس بن يزيد، عن الزهري، به.

مراد اذان کے بعض کلمات ہیں پوری اذان مراد نہیں ہے

1687 – أخبرنا ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول.

❀❀ محمد بن عمرو اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ۔ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ۔ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا مؤذن نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کہا پھر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح فرماتے تھے ۔ (یعنی اذان کا جواب دیتے تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ يُسْتَحَبُّ لَهُ اَنْ يَّقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ خَلَا قَوْلِهٖ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اذان سنتا ہے تو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے البتہ حی علی الفلاح اور حی علی الصلوٰۃ کا حکم مختلف ہے

1687– إسناده حسن رجاله رجال الشيخين غير والد محمد بن عمرو، فإنه لم يوثقه غير المؤلف، وهو عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي. وهو في "صحيح" ابن خزيمة (416). وأخرجه احمد 4/98 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/273، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/145، من طريق سعيد بن عامر، عن محمد بن عمرو، به. وعمرو تحرف عند الطحاوي إلى "عمر." وأخرجه الطحاوي أيضًا 1/143، 144 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه الشافعي 1/60، وأحمد 4/91، 92، والنسائي 2/25 في الأذان: باب القول إذا قال المؤذن حي على الصلاة حي على الفلاح، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/145، والبغوي في "شرح السنة" (422)، من طريق ابن جريج.

1688 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْتُ اِلٰى اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مجمع بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ابوامامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ مؤذن آیا اور اس نے اللہ اکبر کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح حدیث مجھے بیان کی ہے۔

ذكر إيجاب الشفاعة في يوم الْقِيَامَةِ لِمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ عِنْدَ الأذان يسمعه

قیامت کے دن ایسے شخص کے لئے شفاعت لازم ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ سے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''مقام محمود'' کی دعا کرتا ہے اس وقت جب وہ اذان سنتا ہے

1689 – أخبرنا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِىْ وَعَدْتَهُ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يوم القيامة".

1688– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو أمامة بن سهل: هو أسعد بن سهل بن حنيف الأنصارى، معدود فى الصحابة، له رؤية، لم يسمع من النبى صلى الله عليه وسلم، مات سنة مئة، وله اثنتان وتسعون سنة، روى له الستة .وأخرجه أحمد 4/95 عن يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد.وأخرجه الشافعي 1/60 عن سفيان، وأحمد 4/95 عن يعلى بن عبيد، وعبد الرزاق (1845) عن معمر، والنسائى 2/24و25 فى الأذان: باب القول مثل ما يتشهد المؤذن، من طريق عبد الله بن المبارك، ومسعر، خمستهم عن مجمع بن يحيى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخارى (914) فى الجمعة: باب يجيب الإمام على المنبر إذا سمع النداء، ومن طريقه البغوى فى "شرح السنة" (423) عن محمد بن مقاتل، والبيهقى 1/409 من طريق عبدان، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، عن أبى بكر بن عثمان بن سهل بن حنيف، عن أبى امامة، به. وأخرجه أحمد 4/93 عن وكيع، عن محمد بن يحيى، عن أبى أمامة، به . ويغلب على الظن أن محمد بن يحيى محرف عن مجمع بن يحيى.وتقدم من حديث معاوية أيضًا برقم (1684) و (1687) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص اذان کو سن کر یہ کلمات پڑھے۔

''اے اللہ! اسے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الشَّفَاعَةِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِنَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَسِيلَةَ فِي الْجِنَّانِ عِنْدَ الْاَذَانِ يَسْمَعُهُ

ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن شفاعت لازم ہونے کا تذکرہ جو اذان کو سن کر اللہ تعالیٰ سے اس کے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جنت میں وسیلے کی دعا مانگتا ہے

1690 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا حرملة قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَرْتَبَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ

1689- إسناده صحيح على شرط البخاري. محمد بن يحيى: هو الذهلي، وأخرجه ابن ماجة (722) في الأذان: باب ما يقال إذا أذن المؤذن، عن محمد بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (420) عن موسى بن سهل الرملي، عن علي بن عياش، به.وأخرجه أحمد 3/354، والبخاري (614 في الأذان: باب الدعاء عند الأذان، و (4719) في التفسير: باب (عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) (الاسراء : الآية79) وفي "أفعال العباد"، ص29، وأبو داوُد (529) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع الإقامة، والترمذي (211) في الصلاة، والنسائي 2/26-28 في الأذان: باب الدعاء عند الأذان، وفي "عمل اليوم والليلة" (46) ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/146، والطبراني في "الصغير" 1/240، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" ص45، والبيهقي 1/410، وابن أبي عاصم (826) ، والبغوي (420) من طرق عن علي بن عياش، بهذا الإسناد.

1690- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في "صحيحه" (384) في الصلاة، وأبو داوُد (523) في الصلاة، والبيهقي في "السنن1/410" عن محمد بن سلمة المرادي، وأبو عوانة 1/116 عن عيسى بن أحمد العسقلاني، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 2/25، 26 في الأذان: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الأذان، وفي كتابه "عمل اليوم والليلة" (45) من طريق عبد الله بن المبارك، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/143 في طريق أبي زرعة، كلاهما عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد . ومن طريق النسائي أخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة"ص.44 'وسيورده المؤلف برقم (1692) من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد، ويرد تخريجه هناك.

اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَالَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشفاعة".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے: پھر تم مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر تم میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو یہ جنت میں ایک مرتبہ ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے صرف کسی ایک بندے کو ملے گا' اور مجھے یہ امید ہے' وہ ایک بندہ ''میں'' ہوں گا' جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کی دعا کرے گا' اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ فِيْ لُغَتِهَا عَلَيْهِ بِمَعْنَى لَهُ وَلَهُ بِمَعْنَى عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں لفظ علیہ کو لفظ لہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں لفظ لہ کو لفظ علیہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں

1691 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ صلاة إلا صلى الله عليه وسلم عَشْرًا وَّسَلُوْا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّ الْوَسِيلَةَ مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَلَا تَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَهَا لِيْ حَلَّتْ لَهُ شفاعتي يوم القيامة".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مؤذن کو سنو تو تم اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' اور پھر تم مجھ پر درود بھیجو جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے' اور تم میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو' کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے صرف کسی ایک بندے کو ملے گا' اور مجھے یہ امید ہے' وہ ایک بندہ ''میں'' ہوں گا' جو

1691- إسناده صحيح على شرط مسلم . المقرىء: هو عبد الله بن يزيد المكي أبو عبد الرحمٰن.وأخرجه ابن أبي شيبة 1/226 عن أبي عبد الرحمٰن المقرىء، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 1/336، 337، والبيهقي في "السنن" 1/409 من طريق أبي يحيى بن أبي ميسرة، وابن خزيمة في "صحيحه" (418) من طريق محمد بن أسلم، كلاهما عن المقرىء، به .وأخرجه مسلم (384) في الصلاة، وأبو داوُد (523) في الصلاة من طريق عبد الله بن وهب، عن سعيد بن أيوب، به . ولفظ "أبي" سقط من مطبوع "سنن" أبي داوُد.وسيرد بعده من طريق المقرىء، عن حيوة بن شريح، عن كعب بن علقمة، به.

شخص میرے لئے وہ مانگے گا' تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيْثَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عبدالرحمٰن بن جبیر نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہیں سنی ہے

1692 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بن إبراهيم حدثنا المقرىء حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صلى على صلاة صلى الله عليه وسلم عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ في الجنة لا تَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ".

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' اور مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' پھر تم میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو' کیونکہ یہ جنت میں ایک مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو ملے گا' اور مجھے یہ امید ہے' وہ ایک بندہ ''میں'' ہوں گا' جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کا سوال کرے گا۔ اس شخص کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ شَهِدَ اللّٰهَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ وَرِضَاهُ بِاللّٰهِ وَبِالنَّبِيِّ وَالْاِسْلَامِ عِنْدَ الْاَذَانِ يَسْمَعُهُ

اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی

گواہی دیتا ہو اور وہ اذان سننے کے وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی اور اسلام سے راضی ہوتا ہے (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہے)

1692- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/168، والترمذي (3614) في المناقب: باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، والبيهقي في "السنن" 1/410، والبغوي في "شرح السنة" (421) من طرق عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (418). وتقدم برقم (1690) من طريق ابن وهب عن حيوة بن شريح، به.

1693 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص مؤذن (کی اذان) کو سن کر یہ کہے' میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ طَعْمِ الْاِيمَانِ لِمَنْ قَالَ مَا وَصَفْنَا عِنْدَ الْاَذَانِ يَسْمَعُهُ مُعْتَقِدًا لِمَا يَقُوْلُ

اس شخص کے لئے ایمان کا ذائقہ چکھنے کے اثبات کا تذکرہ جو اذان کو سن کر وہ کلمات کہتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' اور وہ یہ کہتے ہوئے ان پر اعتقاد بھی رکھتا ہے

1694 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

(متن حدیث):اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "ذَاقَ طَعْمَ الْاِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا

1693- إسناده صحيح على شرط مسلم. الحكيم بن عبد اللّٰه بن قيس، صدوق من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه مسلم (386) في الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن، وأبو داوٗد (525) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، والترمذي (210) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا أذن المؤذن من الدعاء، والنسائي 2/26 في الأذان: باب الدعاء عند الأذان، وفي "عمل اليوم والليلة" (73)، كلهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. ومن طريق أبي داوٗد أخرجه البيهقي في "السنن" .1/410 وأخرجه ابن أبي شيبة 10/226، وأحمد 1/181، ومسلم (386)، وابن ماجة (721) في الأذان: باب ما يقال إذا أذن المؤذن، وأبو عوانة 1/340، والطحاوي 1/145، وابن خزيمة في "صحيحه" (421) من طرق عن الليث، به. وأخرجه ابن خزيمة أيضًا برقم (422) عن زكريا بن يحيى بن إياس، والطحاوي 1/145 عن روح بن الفرج، كلاهما عن سعيد بن عفير، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن المغيرة، عن الحكيم بن عبد اللّٰه بن قيس، به.

وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا".

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہو''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِمَنْ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ اِذَا سَمِعَهُ

اس شخص کی دعا کے مستجاب ہونے کی امید کا تذکرہ جو مؤذن کی اذان کو سن کر وہی کلمات کہتا ہے' جو مؤذن کہتا ہے

1695 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ قَالَ حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فإذا انتهيت فسل تعطه".

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اذان دینے والے لوگ ہم پر فضیلت لے گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اسی طرح کہو' جس طرح وہ کہتے ہیں' تو جب تم (اذان کا) مکمل جواب دے دو گے تو تم جو مانگو گے وہ تمہیں دیا جائے گا''۔

1694– إسناده صحيح على شرطهما. ابن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الليثي، ومحمد بن إبراهيم: هو التيمي. وأخرجه الترمذي (2623) في الإيمان: باب ثلاثة من كن فيه وجد حلاوة الإيمان، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/208، ومسلم (34) في الإيمان: باب الدليل على أن من رضي بالله تعالى ربًا ... والبغوي (25) من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن يزيد بن الهاد، به.

1695– إسناده حسن؛ حيي بن عبد الله مختلف فيه، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به إذا حدث عنه ثقة. وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. فمثله يكون حسن الحديث، وباقي السند على شرط الصحيح. أبو عبد الرحمٰن الحُبُلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري. وأخرجه أبو داؤد (524) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/410، والبغوي في "شرح السنة" 427، عن أبي الطاهر بن السرح بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد أيضًا (524)، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (44) عن محمد بن سلمة، عن ابن وهب، به. ورواية النسائي "تعط" بغير هاء. وأخرجه أحمد 2/172 من طريق ابن لهيعة، والبغوي (426) من طريق رشدين بن سعد، كلاهما عن حيي، به.

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِكْثَارِ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ إِذِ الدُّعَاءُ بَيْنَهُمَا لَا يُرَدُّ

اذان اور اقامت کے درمیان بکثرت دعا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ' کیونکہ ان دونوں کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے

1696 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ يستجاب فادعوا".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مستجاب ہوتی ہے' تو تم لوگ (اس وقت میں) دعا مانگو''۔

1696- إسناده صحيح. بريد بن أبي مزيم: ثقة، ولم يخرجا له، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وأبو إسحاق: هوَ عمرو بن عبد الله السبيعي .وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (67) عن إسماعيل بن مسعود، حدثنا يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد. ومن طريق النسائي أخرجه ابن السني، ص.48 وصححه ابن خزيمة (425) عن أحمد بن المقدام العجلي، عن يزيد بن زريع، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 10/226 عن عبيد الله، وأحمد 3/155و254 عن أسود بن عامر، وحسين بن محمد، وابن خزيمة (427) من طريق حسين بن محمد، ثلاثتهم عن إسرائيل، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أحمد 3/225، وابن خزيمة (427) من طريق إسماعيل بن عمر، عن يونس بن أبي إسحاق عن بريد بن أبي مريم، به، وهٰذا إسناد صحيح، رجاله رجال مسلم غير بريد وهو ثقة.وصححه ابن خزيمة أيضًا (426) عن محمد بن خالد بن خداش الزهران، عن سلم بن قتيبة، عن يونس، بالإسناد السابق.وأخرجه عبد الرزاق (1909)، وابن أبي شيبة 10/225، وأحمد 3/119، وأبو داوٗد (521) في الصلاة: باب ما جاء في الدعاء بين الأذان والإقامة، والترمذي (212) في الصلاة: باب ما جاء في أن الدعاء لا يرد بين الأذان والإقامة، و (3594) و (3595) في الدعوات: باب في العفو والعافية، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (68) و (69)، والبيهقي 1/410 من طرق عن سفيان الثوري، عن زيد العمي، عن أبي إياس، عن أنس، وزيد العمي: سيء الحفظ إلا أنه قد جاء من غير طريقه كما تقدم، فيتقوى، ولذا قال الترمذي بإثره: حديث حسن صحيح. ولفظه "عن سفيان" سقط من "مصنف" ابن أبي شيبة.

بَابُ شُرُوْطِ الصَّلَاةِ

باب 8: نماز کی شرائط

1697 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الفضل بن حباب الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتِ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا وَّجُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَاُوْتِيْتُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهُ اَحَدٌ قَبْلِيْ وَلَا يعطى أحد بعدى.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمیں دوسرے لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے ہمارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے زمین کی مٹی کو ہمارے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا ہے اور مجھے سورہ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے موجود خزانے میں سے دی گئی ہیں یہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں اور میرے بعد بھی کسی کو نہیں دی جائیں گی''۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّخْصِيْصِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ يَخُصُّ عُمُوْمَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس پہلی تخصیص کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو واضح کر دیتی ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1698 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ

1697– إسناده صحيح على شرط الصحيح . أبو مالك الأشجعي: هو سعد بن طارق . وأخرجه الطيالسي (418) ومن طريقه أبو عوانة الإسفرايني 1/303 عن أبي عوانة اليشكري، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في فضائل القرآن من الكبرى كما في التحفة 3/47، وأبو عوانة 1/303، والبيهقي 1/213، من طرق عن أبي عوانة، عن أبي مالك الأشجعي، به . وأخرجه أحمد 5/383 من طريق أبي معاوية، عن أبي مالك الأشجعي، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (263) وقد تصحف فيه سعد إلى سعيد . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/435 من طريق ابن فضيل عن أبي مالك الأشجعي، به، وصححه ابن خزيمة (264) . ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم (522) في المساجد، والبيهقي 1/213، وأخرجه مسلم أيضًا من طريق ابن أبي زائدة، عن أبي مالك الأشجعي سعد بن طارق، به . وللقسم الأخير من الحديث شاهد من حديث عقبة بن عامر عند أحمد 4/158 وسنده صالح.

وَاَبُوْمُوْسَى الزَّمِنُ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أن يصلى بين القبور.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے۔

ذِكْرُ التَّخْصِيْصِ الثَّانِي الَّذِيْ يَخُصُّ عُمُوْمَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس تخصیص کا تذکرہ جو اس لفظ کے عموم کو خاص کر دیتی ہے (جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں)

1699 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الحمام والمقبرة".

1698- رجاله ثقات رجال الصحيح غير أشعث وهو ابن عبد الملك الحمراني- فإنه ثقة، إلا أن فيه عنعنة الحسن وهو البصري. وأخرجه البزار (442) من طريق أبي موسى الزمن محمد بن المثنى، وابن الأعرابي في "معجمه" الورقة 235/1 من طريق حسين بن يزيد الطحان، كلاهما عن حفص بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار أيضًا (441) من طريق عبد الله بن سعيد بن حصين الكندي، عن عبد الله بن الأجلح، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أنس. وهذا سند قوي، عبد الله بن الأجلح، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أنس، وهذا سند قوي، عبد الله بن الأجلح ذكره المؤلف في "الثقات" وقال ابوحاتم والدارقطني: لا بأس به، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وأخطأ الهيثمي في "المجمع" 2/27 فقال: ورجاله رجال الصحيح، فقد علمت أن عبد الله الأجلح لم يخرجا له ولا أحدهما. وأخرجه أيضًا (443) من طريق ابي هاشم، عن أبي معاوية، عن أبي سفيان السعدي، عن ثمامة، عن أنس. وأبو سفيان السعدي: اسمه طريف بن شهاب متفق على ضعفه. وأخرجه ابن الأعرابي في "معجمه" ورقة 235/1 من طريق الحسن بن يزيد الطحان، حدثنا جعفر (كذا الأصل، ويغلب على ظني أن الصواب: حفص، وهو ابن غياث) عن عاصم الأحول، عن ابن سيرين، عن أنس بن مالك، قال: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يصلى بين القبور على الجنائز." وصححه الضياء المقدسي في "الأحاديث المختارة.79/2" وسيعيده المؤلف في باب ما يكره للمصلي وما لا يكره.

1699- إسناده صحيح. بشر بن معاذ العقدي: صدوق روى له أصحاب السنن غير أبي داوُد، وباقي رجال السند على شرطهما. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (791). وأخرجه أحمد 3/96،وأبو داوُد (492) في الصلاة: باب في المواضع التي لا تجوز فيه الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/435، من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/251،ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/83 من طريق ابن إسحاق، والترمذي (317) في الصلاة: باب ما جاء أن الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام، والدارمي 1/323، والبيهقي في "السنن" 2/435، والبغوي (506)، من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، وابن ماجة (745) في المساجد: باب المواضع التي تكره فيه الصلاة، والبيهقي في "السنن" 1/434 من طريق حماد بن سلمة وسفيان، كلهم عن عمرو بن يحيى، به. وصححه الحاكم 1/251 ووافقه الذهبي. وسيعيده المؤلف في باب ما يكره للمصلي وما لا يكره. وصححه ابن خزيمة أيضًا (792)، والحاكم 1/251، والبيهقي في "السنن" 1/435 من طريق بشر بن المفضل.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے سوائے حمام اور مقبرے کے''۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّالِثِ الَّذِىْ يَخُصُّ عُمُوْمَ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جُعِلَتِ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا"

اس تیسری تخصیص کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے عموم کو خاص کر دیتی ہے ''تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا''

1700 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ،

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوا فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فى أعطان الإبل".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کا باڑا ملے' تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو''۔

1701 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوا فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فى أعطان الإبل".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کا باڑا ملے' تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِىْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ

1701 – إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/449 من طريق يوسف بن يعقوب القاضي، عن محمد بن أبي بكر المقدمي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة (768) في المساجد: باب الصلاة في أعطان الإبل ومراح الغنم، من طريق بكر بن خلف، والدارمي 1/323 في الصلاة: باب الصلاة في مرابض الغنم ومعاطن الإبل، عن محمد بن منهال، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (795) عن أحمد بن المقدام العجلي، عن يزيد بن زريع، به. وتقدم برقم (1384) من طريق عبد الله بن المبارك، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد، وأوردت تخريجه من طرقه عن هشام هناك.

اِنَّمَا زَجْرٌ لِاَنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنِ خُلِقَتْ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

وہ بات کا قائل ہے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے' کیونکہ تخلیق کے اعتبار سے وہ شیاطین سے تعلق رکھتے ہیں

1702 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلُّوا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِيْ مَعَاطِنِ الإبل فإنها خلقت من الشياطين".

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ" اَرَادَ بِهِ اَنَّ مَعَهَا الشَّيَاطِيْنَ وَهٰكَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ" ثُمَّ قَالَ فِيْ خَبَرِ صدقة بن يسار عن ابن عمر: "فليقاتله فإن معه القرين".

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو' کیونکہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ شیاطین ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ (درج ذیل) فرمان بھی اسی نوعیت کا ہے۔

''وہ جہاں تک ہو سکے اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ (دوسرا شخص) نہیں مانتا تو وہ (نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا''۔

1702– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن فيه عنعنة الحسن، وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/384. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/449 من طريق أبي الربيع، عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/56، 57 عن عبد الأعلى، وابن ماجة (769) في المساجد، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن أبي نعيم، كلاهما عن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (1602) عن ابن عيينة، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/63 ومن طريقه البيهقي 2/449، والبغوي (504) عن إبراهيم بن محمد، عن عبيد الله بن طلحة بن كريز، عن الحسن، به. وأخرجه الطيالسي (913) عن ابن فضالة، والنسائي 2/56 في المساجد، عن عمرو بن علي، عن يحيى، عن أشعث، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/384 من طريق مبارك، ثلاثتهم عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/55، والبيهقي 2/449 من طريق سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/54 عن وكيع، عن سليمان، عن أبي سفيان بن العلاء، عن الحسن، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/26 وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح. وله شواهد ذكرتها عقب تخريج الحديث المتقدم برقم (1384).

صدقہ بن یسار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔
"پس وہ (نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ اس (آگے سے گزرنے والے) کے ساتھ قرین (یعنی شیطان) ہوگا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ لَفْظَةٌ اَطْلَقَهَا عَلَى الْمُجَاوَرَةِ لَا عَلَى الْحَقِيقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے"

یہ ایسے الفاظ ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاورت کے طور پر استعمال کیا ہے اس کا حقیقی مفہوم مراد نہیں ہے

1703 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَمْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "عَلٰى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ فَاِذَا رَكِبْتُمُوْهَا فَسَمُّوا اللّٰهَ وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْ حاجاتكم".

✿✿ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے جب تم اس پر سوار ہوتے ہو تو اللہ کا نام لے لو اور اپنی حاجات میں کوئی کمی نہ کرو"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِاَجْلِ كَوْنِ الشَّيْطَانِ فِيْهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت اس وجہ سے نہیں ہے ان میں شیطان ہوتا ہے

1703- إسناده حسن. أسامة بن زيد وهو الليثي فيه كلام خفيف، لا يرقى حديثه إلى درجة الصحة مع كونه من رجال مسلم، ومحمد بن حمزة روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/357، وقد أثبت رمز (م) في صدر ترجمته في المطبوع من "تهذيب التهذيب" وهو خطأ، فإن مسلمًا لم يخرج له. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (2993) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 3/494، والدارمي 2/285-286 من طريق عبد الله بن المبارك وعبيد الله بن موسى، عن أسامة بن زيد، بهذا الإسناد. وقال الهيثم في "المجمع" 10/131: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن حمزة وهو ثقة.

1704 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ:

كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ كَانَ الزَّجْرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَجْلِ اَنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ لَمْ يُصَلِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَعِيْرِ اِذْ مُحَالٌ اَنْ لَا تَجُوْزَ الصَّلَاةُ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ قَدْ يَكُوْنُ فِيْهَا الشَّيْطَانُ ثُمَّ تَجُوْزُ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّيْطَانِ نَفْسِهِ بَلْ مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ" اَرَادَ بِهِ اَنَّ مَعَهَا الشياطين على سبيل المجاورة والقرب.

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح صادق (قریب) ہونے کا اندیشہ ہوا تو میں سواری سے نیچے اترا اور میں نے وتر ادا کر لئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں نمونہ نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! (نمونہ ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کی بنیادی وجہ اگر یہ ہوتی کہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نماز ادا نہ کرتے۔ کیونکہ یہ بات محال ہے کہ ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا

1704- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/124 في صلاة الليل: باب الأمر بالوتر، وأبو بكر بن عمربن عبد الرحمٰن بن عبد اللّٰهبن عمر بن الخطاب لم يوقف له على اسم، وهو قرشي عدوي مدني من الثقات، ليس له في "الموطأ" ولا في "الصحيحين" سوى هذا الحديث الواحد .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/57، والبخار (999) في الوتر: باب الوتر على الدابة، ومسلم (700) (36) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والنسائي 3/232 في قيام الليل: باب الوتر على الراحلة، وابن ماجة (1200) في الإقامة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة، والدارمي 1/373 في الصلاة: باب الوتر على الراحلة، وأبو عوانة 2/342، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/428و429، والبيهقي 2/5. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/303، وعبد الرزاق (4518) و (4536)، والبخاري (1000) في الوتر، و (1095) في تقصير الصلاة، والنسائي 3/232 في قيام الليل، وأبو عوانة 2/343، والطحاوي 2/429، والبيهقي في "السنن" 2/6، من طرق عن نافع، عن ابن عمر، وصححه ابن خزيمة برقم (1264) .وأخرجه أحمد 2/138، والبخاري (1098) في تقصير الصلاة: باب ينزل للمكتوبة و (1105) باب من تطوع في السفر، ومسلم (700) (39) في صلاة المسافرين، والدارقطني 2/35، وأبو عوانة 2/342، والطحاوي 1/428، من طرق عن سالم بن عبد الله، عن أبيه ابن عمر. وصححه ابن خزيمة (1090) و (1262) .وأخرجه البخاري (1096) في تقصير الصلاة: باب الإيماء على الدابة، ومسلم (700) (38). والدارقطني 2/36، وأبو عوانة 2/342 و343، من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، به.

جائز نہ ہو جہاں شیطان ہوتا ہے اور خود شیطان پر نماز ادا کرنا جائز ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی مراد یہ ہے: مجاورت اور قرب کے حوالے سے ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ لِمَنْ اَحْدَثَ

بے وضو شخص کی وضو کے بغیر نماز قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ

1705 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمَلِيحِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ".

ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور خیانت کے مال میں سے صدقے کو قبول نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ بَيْنَهَا

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک ہی وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کرے جب وہ اس دوران بے وضو نہ ہوا ہو

1706 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

1705– إسناده صحيح، والد أبي المليح واسمه: أسامة بن عمير– وهو صحابي أخرج له أصحاب السنن. وأبو المليح: اسمه: عامر، وقيل: زيد، وقيل: زياد، ثقة روى له الجماعة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (505)، والبغوي في "شرح السنة" (157) من طريقين عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1319) عن شعبة، بهذا الإسناد. ومن طرق الطيالسي أخرجه البيهقي في "السنن" 1/42. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/5، وأحمد 5/74، وأبو داود (59) في الطهارة: باب فرض الوضوء، والنسائي 5/56، 57 في الزكاة: باب الصدقة من غلول، وابن ماجة (271) في الطهارة، وأبو عوانة 1/235، والطبراني (505)، والبيهقي في "السنن" 1/230 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/75، عن يحيى بن سعيد، والنسائي 1/87، 88 في الطهارة: باب فرض الوضوء، والطبراني في "الكبير" (506) من طريق أبي عوانة، كلاهما عن قتادة، به.

1706– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 5/350 و351 و358، ومسلم (277) في الطهارة: باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، وأبو داود (172) في الطهارة: باب الرجل الذي يصلي الصلوات بوضوء واحد، والترمذي (61) في الطهارة: باب الوضوء لكل صلاة، والدارمي 1/169، وأبو عوانة 1/237، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/41، والبيهقي 1/162، والبغوي في "شرح السنة" (231) من طرق عن سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/54 عن قيس، عن علقمة بن مرثد، به. وسيرد بعده من طريق محارب بن دثار، عن ابن بريدة، به.

بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوَضُوءٍ واحد.

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کیا آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کی تھیں

1707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بوضوء واحد.

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپ نے ایک ہی وضو کے ساتھ تمام نمازیں ادا کیں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمل کیا تھا، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْقُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَقَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنِّي رَاَيْتُكَ الْيَوْمَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَبْلَ الْيَوْمِ، قَالَ: "عَمْدًا فَعَلْتُ يَا عُمَرُ".

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں۔ آپ نے (وضو کرتے ہوئے) اپنے موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں

1707- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/29، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (510)، وابن بريدة: هو سليمان. تحرف في "منحة المعبود" 1/54 إلى "سلمان."

1708- إسناده صحيح، وهو مكرر (1706).

عرض کی: میں نے آج آپ کو ایک ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ آج سے پہلے نہیں کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُعْدَمِ الْمَاءَ وَالصَّعِيدِ مَعًا اَنْ يُصَلِّيَ مِنْ غَيْرِ وُضُوءٍ وَلَا تَيَمُّمٍ

جس شخص کو پانی نہیں ملتا اور مٹی بھی نہیں ملتی اس کے لئے یہ بات مباح ہے وہ وضو اور تیمّم کے بغیر نماز ادا کرے

1709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ اَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا وَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ فيه للمسلمين بركة.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے عارضی استعمال کے لئے ایک ہار لیا وہ گم ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔ ان لوگوں کو نماز کا وقت ہو گیا۔ انہوں نے وضو کے بغیر ہی نماز ادا کر لی۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس بات کی شکایت آپ کے سامنے کی تو تیمّم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہو گئی اس پر حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:) اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اللہ کی قسم! جب بھی آپ کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے نکلنے کا راستہ بنا دیا اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھ دی۔

1709- إسناده صحيح على شرطهما. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (261). وأخرجه الحميدي (165)، والبخاري (336) في التيمم: باب إذا لم يجد ماء ولا ترابًا، و (3773) في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة رضي الله عنها، و (4583) في التفسير: باب (وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ) و (5164) في النكاح: باب استعارة الثياب للعروس وغيرها، و (5882) في اللباس: باب استعارة القلائد، ومسلم (367) (109) في الحيض: باب التيمم، وأبو داؤد (317) في الطهارة، والنسائي 1/172 في الطهارة: باب فيمن لم يجد الماء ولا الصعيد، وابن ماجة (568) في أبواب التيمم: باب ما جاء في السبب، والطبري (9640)، أبو عوانة 1/303، والبيهقي في "السنن" 1/214؛ من طرق عن هشام بن عروة، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم (1300) من طريق مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أبيه، عن عائشة، وأوردتُ تخريجه من طريقه هناك، فانظره.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَغْطِيَةِ فَخِذِهٖ اِذِ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ

آدمی کے زانوں کو ڈھانپنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' زانوں قابل ستر چیز ہے

1710 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ جَرْهَدٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِهٖ وَقَدْ كَشَفَ فَخِذَهٗ فَقَالَ: "غطها فإنها عورة".

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے انہوں نے اس وقت اپنے زانوں سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے ڈھانپ لو کیونکہ یہ پردے کی چیز ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُصَلِّيَ الْحُرَّةُ الْبَالِغَةُ مِنْ غَيْرِ خِمَارٍ يَكُوْنُ عَلٰى رَاْسِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آزاد اور بالغ عورت سر پر چادر لئے بغیر نماز ادا کرے

1711 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْخَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

1710- رجاله ثقات. زرعة بن عبد الرحمٰن بن جرهد الأسلمي المدني، وثقه النسائي، وذكره ابن حبان في "الثقات" 4/268 وقال: من زعم أنه زرعة بن مسلم بن جرهد فقد وهم. وباقي رجال السند على شرط الصحيح. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد الشيباني، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، وإسحاق بن إبراهيم: هو ابن محمد الصواف. وأخرجه أحمد 3/479، والطبراني في "الكبير" (2138)، من طريق سفيان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/475 من طريق مسعر، كلاهما عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (19808)، ومن طريقه أحمد 3/478، والترمذي (2798) في الأدب: باب ما جاء أن الفخذ عورة، عن معمر، عن أبي الزناد، أخبرني ابن جرهد، عن أبيه. وقال الترمذي: هذا حديث حسن. وأخرجه أحمد 3/478، والحميدي (858)، والدارقطني 1/224، من طريق سفيان، حدثنا أبو الزناد، أخبرني آل جرهد، عن جرهد. وأخرجه أحمد 3/479 من طريق ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن زرعة بن عبد الرحمٰن بن جرهد، عن جرهد جده، ونفر من أسلم سواه ذوي رضا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على جرهد ...وأخرجه الطيالسي (1176) عن مالك بن أنس، عن سالم أبي النضر، عن ابن جرهد، أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به ...وأخرجه أحمد 3/478، وأبو داؤد (4014) في الحمام: باب النهي عن التعري، والطحاوي 1/475، والبيهقي 2/228، من طريق مالك، عن أبي النضر سالم بن أبي أمية، عن زرعة بن عبد الرحمٰن بن جرهد، عن أبيه، عن جده جرهد ... وأخرجه الدارقطني 1/224 من طريق سفيان، عن أبي النضر، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/118، والحاكم 4/180من طريق سفيان، عن سالم أبي النضر، عن زرعة بن مسلم بن جرهد، عن جده جرهد، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/478، والترمذي (2797)، والطحاوي 1/475 في "شرح معاني الآثار"، من طريقين عن محمد بن عقيل، عن عبد الله بن جرهد، عن أبيه. وعلقه البخاري في "صحيحه" 1/478 في الصلاة، باب: الصلاة بغير رداء، فقال: ويروى عن جرهد، عن النبي صلى الله عليه وسلم: "الفخذ عورة."

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں کرتا''۔

1712 – (سند حدیث): حَدَّثَنَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْالوليد الطيالسي باسناد مثله وقال:

(متن حدیث): صَلَاةَ اِمْرَاَةٍ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بالغ عورت کی نماز چادر کے ساتھ ہی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبَيْنِ اِذَا قَصَدَ الْمُصَلِّي اَدَاءَ فَرْضِهِ

دو کپڑوں میں نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب نمازی اپنا فرض ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے

1713 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ نَافِعًا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إذا صلى أحدكم فليتزر وليرتد".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1712– إسناده حسن. صفية بنت الحارث بن طلحة العبدرية أم طلحة الطلحات، وكانت عائشة تنزل عليها بالبصرة عقب وقعة الجمل. وذكرها المؤلف في "ثقات التابعين" 4/385–386، وروى عنها محمد بن سيرين وقتادة، وعدها الحافظ في "التقريب" صحابية، ولم يتابع، وباقي رجال السند على شرط الصحيح، وقال الترمذي: حديث عائشة حديث حسن. وأخرجه ابن ماجة (655) في الطهارة: باب إذا حاضت الجارية لم تصل إلا بخمار، عن يحيى بن يحيى، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/229، 230، وأحمد 6/150 و218 و259، وأبو داوُد (641) في الصلاة: باب المرأة تصلي بغير خمار، والترمذي (377) في الصلاة: باب لا تقبل صلاة المرأة إلا بخمار، وابن ماجة (655)، والبيهقي 2/233، والبغوي (527)، وابن الأعرابي في "معجمه" ورقة 197/1 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وصححه الحاكم 1/251 وقال: صحيح على شرط مسلم. هو في "صحيح ابن خزيمة" (775).

1713– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/378، والبيهقي 2/235 من طرق عن عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/235 من طريق مثنى بن معاذ، عن أبيه، به. وأخرجه الطحاوي 1/377، 378 من طريق حفص بن ميسرة، والبيهقي 2/235، 236 من طريق أنس بن عياض، كلاهما عن موسى بن عقبة، عن نافع، به. وقد أخرجه عبد الرزاق (1390)، وأحمد 2/148، والطحاوي 1/377 من طريق ابن جريج، وأبو داوُد (635) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا يتزر به، والطحاوي 1/377، والحاكم في "المستدرك" 1/253، والبيهقي في "السنن" 2/236 من طريق أيوب، والطحاوي 1/377 من طريق جرير بن حازم.

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو تہبند باندھ لے اور اسے موڑ لے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبَيْنِ اِنَّمَا اَمَرَ لِمَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَتِ الصَّلَاةُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُجْزِئَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دو کپڑوں میں نماز ادا کرنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گنجائش عطا کی ہو اگرچہ ایک کپڑے میں بھی نماز ادا کرنا جائز ہے

1714 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بن عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُصَلِّي اَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الواحد؟ قال:

(متن حدیث): " إذا وسع اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَوْسِعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ صَلّٰى رَجُلٌ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِيْ اِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِيْ اِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيصٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ فِيْ تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ " قال: وأحسبه (قال) "في تبان ورداء ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں گنجائش دے تو تم اپنے آپ کو گنجائش دو آدمی اپنے جسم پر دو طرح کے کپڑے اکٹھے کرے۔ آدمی تہبند اور چادر میں یا تہبند اور قمیص میں یا تہبند اور قبا میں یا شلوار اور چادر میں یا شلوار اور قبا میں یا پاجامے اور قمیص میں یا پاجامے اور قبا میں نماز ادا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: پاجامے اور چادر میں (نماز ادا کرے)

1714 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (365) في الصلاة: باب الصلاة في القميص والسراويل والتبان والقباء، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/282 من طريق هشام الفردوسي، عن محمد بن سيرين، به. وأخرجه المرفوع منه مسلم (515) (276) في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد، من طريق أبي خيثمة زهير بن حرب، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا مسلم (515)، وأبو داؤد (625) في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلي فيه، والنسائي 2/69، 70 في القبلة: باب الصلاة في الثوب الواحد، والبغوي في "شرح السنة" (511)، من طريق مالك، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" (170)، وصححه ابن خزيمة برقم (758) من طريق سفيان، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم (515) من طريق يونس وعقيل، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة.

ل (نوٹ) صحیح ابن حبان کے محقق نے یہ بات بیان کی ہے امام حبان رحمۃ اللہ علیہ کو یہ روایت نقل کرتے ہوئے غلطی ہوئی ہے۔ انہوں نے موقوف روایت کو مرفوع روایت کے ساتھ ملا دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ کہ ''جب اللہ تعالیٰ تمہیں گنجائش عطا کرے تو تم اپنے آپ کو گنجائش دو'' کو یہ موقوف روایت ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

1715 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ مَالِکٍ عن عبد الله بن دینار

أن ابن عُمَرَ قَالَ: بَیْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءَ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَ هُمْ آتٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّیْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْکَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَکَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَی الشَّامِ فاستداروا إلى الكعبة.

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ لوگ قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا: اللہ کے رسول پر گزشتہ رات قرآن نازل ہوا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے آپ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر لیں تو تم لوگ بھی اس کی طرف رُخ کر لو۔ ان لوگوں کے چہرے اس وقت شام کی طرف تھے تو وہ گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔

ذِکْرُ الْقَدْرِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ قَبْلَ الْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْکَعْبَةِ

اس دور کا تذکرہ جتنے عرصے کے دوران مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہونے سے پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے

1715- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (445) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/195 في القبلة: باب ما جاء في القبلة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/64، وفي "الأم" 2/113، والبخاري (403) في الصلاة: باب ما جاء في القبلة ومن لا يرى الإعادة على من سها فصلى إلى غير القبلة، و (4491) في التفسير: باب (الَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَهُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ) ، و (4494) باب (وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) ، و (7251) في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، ومسلم (526) في المساجد: باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة، والنسائي 2/61 في القبلة: باب استبانة الخطأ بعد الاجتهاد، وأبو عوانة 1/394، والبيهقي 2/2 و11. وأخرجه أحمد 2/16، والبخاري (4488) في التفسير: باب (وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ) عن مسدد، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن سفيان، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/335، وأحمد 2/26، والترمذي (341) في الصلاة: باب ما جاء في ابتداء القبلة، عن هناد، ثلاثتهم عن وكيع، عن سفيان، عن ابن دينار، به. وأخرجه أحمد 2/105 عن إسماعيل بن عمر، عن سفيان، عن ابن دينار، به. وأخرجه البخاري (4490) في التفسير: باب (وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ) ، وأبو عوانة 1/394، من طريق خالد بن مخلد القطواني، والدارمي 1/281 عن يحيى بن حسان، كلاهما عن سليمان بن بلال، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه البخاري (4493) في التفسير: باب (وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) عن موسى بن إسماعيل، ومسلم (526) عن شيبان بن فروخ، كلاهما عن عبد العزيز بن مسلم، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه مسلم (526) (14) من طريق موسى بن عقبة، والدارقطني 1/273، من طريق صالح بن قدامة، كلاهما عن ابن دينار، به.

1716 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144) فَمَرَّ رَجُلٌ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ قَدْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ وَجَّهَ إلى الكعبة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ بَعْدَ قُدُوْمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ سَبْعَةَ عَشَرًا شَهْرًا وَّثَلَاثَةَ اَيَّامٍ سَوَاءً وَذٰلِكَ اَنَّ قُدُوْمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَاَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے سولہ ماہ تک یا شاید سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔ آپ اس بات کے خواہش مند تھے' آپ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ہم آسمان میں تمہارے چہرے کا اوپر کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں' ہم تمہیں عنقریب اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے'

1716- إسناده صحيح على شرطهما، أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله. وأخرجه البخاري (7252) في الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، عن يحيى، والترمذي (340) في الصلاة: باب ما جاء في ابتداء القبلة، و (2962) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، عن هناد، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. ومن طريق الترمذي أخرجه البغوي في "شرح السنة" برقم (444). وأخرجه البخاري (399) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، والبيهقي 2/2، من طريق عبد الله بن رجاء، عن إسرائيل، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/334، ومن طريقه مسلم (525) في المساجد: باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة، وأبو عوانة 1/394، عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (719) عن شعبة، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه البخاري (4492) في التفسير: باب (وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا)، ومسلم (525) (12)، والطبري 3/133، 134، من طريق يحيى بن سعيد، وأبو عوانة 1/393 من طريق أبي عاصم، كلاهما عن سفيان، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن سعد 1/242 و243، والبخاري (40) في الإيمان: باب الصلاة من الإيمان، و (4486) في التفسير: باب (سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ ...)، والبيهقي في "السنن" 2/2، وأبو عوانة 1/393، وابن الجارود في "المنتقى" (165)؛ من طرق عن زهير بن معاوية، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن ماجة (1010) في إقامة الصلاة: باب القبلة، والدارقطني 1/273 من طريق أبي بكر بن عياش، عن أبي إسحاق، به. قال الحافظ: "وأبو بكر بن عياش سيء الحفظ، وقد اضطرب فيه." ويعني جاء في روايته "ثمانية عشر شهرًا" وانظر التعليق الوارد عقب قول أبي حاتم الآتي. وأخرجه النسائي 2/60 في القبلة: باب استقبال القبلة، وأبو عوانة 1/393 من طريق إسحاق الأزرق، عن زكريا بن أبي زائدة، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أبو عوانة 1/393 من طريق عمار بن رزيق، عن أبي إسحاق، به.

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نیت کے بغیر نماز ادا کرنا جائز ہے

1718 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ:

اِسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِعَبْدٍ مُجَدَّعِ الْاَطْرَافِ،

وَاِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَ هَا ثُمَّ انْظُرْ اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهُ بِمَعْرُوْفٍ

وَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ وَجَدْتَ الْاِمَامَ قَدْ صَلّٰى فَقَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَاِلَّا فَهِيَ نافلة.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی تم (حاکم کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنا' اگرچہ وہ کوئی ناک کان کٹا غلام ہو۔

1718- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الصحيحين غير عبد الله بن الصامت فإنه من رجال مسلم. حبان: هو ابن موسى بن سوار. وأخرجه بتمامة البخاري في "الأدب المفرد" (113) عن بشر بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/161 عن محمد بن جعفر وحجاج، وأبو عوانة 4/448 من طريق وهب بن جرير، والبغوي في "شرح السنة" (391) من طريق شبابة بن سوار، اربعتهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/171 عن يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عن أبي عمران الجوني، به، فيكون شعبة سمعه من أبي عمران، ومن قتادة، عن أبي عمران، وهذا من المزيد في متصل الأسانيد. وأخرجه القسمين الأول والأخير معًا مسلم (648) (240) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، عن أبي بكر ابن أبي شيبة، عن ابن إدريس، عن شعبة، به. وأخرج القسم الأول منه الطيالسي (452)، ومسلم (1837) في الإمارة: باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، وابن ماجة (2862) في الجهاد: باب طاعة الإمام، والبيهق في "السنن" 3/88و8/155 من طرق عن شعبة، به. والقسم الثاني أورده المؤلف في باب الجار برقم (514) من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به. وبرقم (513) من طريق حماد بن سلمة، عن أبي عمران الجوني، به، وبرقم (523) من طريق أبي عامر الخزاز، عن أبي عمران الجوني، به. وتقدم تخريجها هناك. والقسم الثالث أخرجه الطيالسي (449)، وابن أبي شيبة 2/381و382، عن وكيع وابن إدريس، وابن ماجة (1256) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما إذا أخروا الصلاة عن وقتها، من طريق محمد بن جعفر، أربعتهم عن شعبة، بهذا الإسناد، ومن طريق الطيالسي أخرجه البيهقي في "السنن" 2/301، والبغوي في "شرح السنة" (390). وأخرجه عبد الرزاق (3782) عن معمر، وأحمد 5/169 من طريق صالح بن رستم، والدارمي 1/279 من طريق همام، ثلاثتهم عن أبي عمران الجوني، به. وأخرجه مسلم (648) (238) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، وأبو داؤد (431) في الصلاة: باب إذا أخر الإمام الصلاة عن الوقت، والبيهقي في "السنن" 3/124 من طرق عن حماد بن زيد، عن أبي عمران الجوني، به. وأخرجه مسلم (648) (239) عن يحيى بن يحيى، والترمذي (176) في الصلاة: باب ما جاء في تعجيل الصلاة إذا أخرها الإمام، عن محمد بن موسى البصري، كلاهما عن جعفر بن سليمان الضبعي، عن أبي عمران الجوني، به. وأورده المؤلف برقم (1482) من طريق أبي العالية البراء، عن أبي عمران، به. وتقدم تخريجه من طريقه وغيره هناك. وسيورده بعده من حديث مرحوم بن عبد العزيز، عن أبي عمران الجوني، به.

جب تم شوربا بناؤ تو اس میں پانی زیادہ کر لینا۔ پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر کا جائزہ لینا اور اس (شوربہ) میں سے مناسب طور پر انہیں دے دینا۔

نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا جب تم امام کو ایسی حالت میں پاؤ کہ وہ نماز ادا کر چکا ہو تو تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی ورنہ وہ (امام کے ہمراہ دوبارہ ادا کرنے کی صورت میں تمہاری دوسری نماز) نفل ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَاِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ" اَرَادَ بِهِ الصَّلَاةَ الثَّانِيَةَ لَا الْاُوْلٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ورنہ پھر وہ نفل ہوگی'' اس سے مراد دوسری نماز ہے پہلی نماز مراد نہیں ہے

1719 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَتَيْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوا صَلَّوْا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ وَكَانَتْ لَكَ نافلة".

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو پھر جب لوگوں کے پاس آؤ اور وہ نماز ادا کر چکے ہوں تو تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی تھی اور اگر انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تو تم ان کے ساتھ نماز ادا کرو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

1719- إسناده صحيح كسابقه . وأخرجه أحمد 5/149 عن مرحوم بن عبد العزيز العطار، بهذا الإسناد . وتقدم قبله من طريق شعبة، عن أبي عمران الجوني، به. وتقدم تخريجه هناك.

9 - بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی فضیلت

ذِكْرُ فَتْحِ اَبْوَابِ السَّمَاءِ عِنْدَ دُخُولِ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

فرض نمازوں کے اوقات کے داخل ہونے کے وقت آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا تذکرہ

1720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ وَعِنْدَ الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ" (3:1)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں نماز میں حاضری کے وقت اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) صف بناتے وقت''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِيمَانِ لِلْمُحَافِظِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی حفاظت کرنے والے کے لیے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

1720- إسناده صحيح، لكن اختلف في رفعه ووقفه . أبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج التمار المدني القاص . وهو في "الأدب المفرد " . "661"وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/70 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، ومن طريقه ابن أبي شيبة 10/224، والطبراني "5774" موقوفا على سهل بن سعد . قال ابن عبد البر - فيما نقله عنه الزرقاني 1/146: هذا الحديث موقوف عند جماعة رواة الموطأ، ومثله لا يقال بالرأي، وقد رواه أيوب بن سويد، ومحمد بن مخلد، وإسماعيل بن عمرو، عن مالك مرفوعا . قلت: رواية أيوب بن سويد سيوردها المؤلف برقم . "1764"وأخرجه أبو داوُد "2540" في الجهاد: باب الدعاء عند اللقاء ، والدارمي 1/272، والحاكم 1/198، والبيهقي 1/410، والطبراني "5756"، وابن الجارود "1065" من طرق عن سعيد بن الحكم بن أبي مريم

1721 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى حدثنا بن وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا عَلَيْهِ بِالْإِيمَانِ"، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) (التوبة/18). (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: دَرَّاجٌ هٰذَا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ السَّمْحِ وَكُنْيَتُهُ أَبُو السَّمْحِ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ هٰذَا: اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو الْعُتْوَارِيُّ مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ فِلَسْطِينَ، وقوله: "عليه" بمعنى "له"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم کسی شخص کو باقاعدگی سے مسجد کی طرف آتے ہوئے دیکھوتو اس کے ایمان کے بارے میں گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ کی مسجد کو وہ شخص آباد کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''دراج'' نامی راوی مصر سے تعلق رکھتا ہے، اس کا نام عبدالرحمٰن بن سمح ہے، اور اس کی کنیت ''ابوالسمح'' ہے۔

ابوہیثم نامی راوی کا نام سلیمان بن عمرو عتواری ہے، یہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے ''ثقہ'' راویوں میں سے ایک ہے۔

روایت کے الفاظ میں لفظ ''علیہ'' لفظ ''لہ'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ الْفَرِيضَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْجِهَادِ الْفَرِيضَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، فرض نماز (ادا کرنا) فرض جہاد کرنے سے افضل ہے

1721- إسناده ضعيف. دراج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف، قال أبو داوٗد: أحاديثه مستقيمة إلا ما كان عن أبي الهيثم، عن أبي سعيد. وباقي رجاله ثقات. ومع ذلك فقد حسنه الترمذي "2617" و "3093"، وصححه ابن خزيمة "1502"، ووافقه المحقق، وفات الشيخ ناصرا أن ينبه على ذلك في تعقباته عليه. وصححه أيضا الحاكم 2/332، ووافقه الذهبي، لكن في "شرح الجامع الصغير" للمناوي 1/358: وقال الحاكم: ترجمة صحيحة مصرية، وتعقبه الذهبي بأن فيه درّاجا، وهو كثير المناكير "قلت: فلعل هذا في مكان آخر من المستدرك"، وقال مغلطاوي في "شرح ابن ماجه": حديث ضعيف. وأخرجه أحمد 3/68 عن سريج بن النعمان، والترمذي "2617" في الإيمان: باب ما جاء في حرمة الصلاة و "3093" في التفسير: باب ومن سورة التوبة، عن ابن أبي عمر العدني، والدارمي 1/278 عن الحميدي، والبيهقي في "السنن" 3/66 من طريق أصبغ بن الفرج، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "3093" في التفسير، وابن ماجه "802" في المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الجماعة،

1722 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّلَاةُ" قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ ثُمَّ "الصَّلَاةُ" قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: "ثُمَّ الصَّلَاةُ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: "ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ" قَالَ: فَإِنَّ لِي وَالِدَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آمُرُكَ بِوَالِدَيْكَ خَيْرًا"، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ نَبِيًّا لَأُجَاهِدَنَّ وَلَأَتْرُكَنَّهُمَا." قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَنْتَ أعلم". (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے سب سے افضل عمل کے بارے میں دریافت کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز' اس نے دریافت کیا پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اس نے دریافت کیا پھر کون سا پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس نے عرض کی: میرے ماں باپ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی ہدایت کرتا ہوں۔ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو نبی بنا کر مبعوث کیا ہے میں جہاد میں ضرور حصہ لوں گا اور میں ان ماں باپ کو چھوڑ دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زیادہ بہتر جانتے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الصَّلَاةَ قُرْبَانٌ لِلْعَبِيدِ يَتَقَرَّبُونَ بِهَا إِلَى بَارِئِهِمْ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نماز بندوں کے لیے (پروردگار کی) قربت کے حصول کا ذریعہ ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خالق کا قرب حاصل کرتے ہیں

1723 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خيثم عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ أُعِيذُكَ بِاللهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ

1722- إسناده حسن. حيي بن عبد الله: هو المعافري المصري: صدوق يهم، وباقي السند رجاله رجال مسلم. أبو الطاهر السَّرح: هو احمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو المصري، وأبو عبد الرحمٰن الحُبُلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري. وأخرجه أحمد 2/172 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن حيي بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/301، وقال: رواه أحمد، وفيه ابن لهيعة، وهو ضعيف، وقد حسّن له الترمذي، وبقية رجاله رجال الصحيح! كذا قال مع أن حيي بن عبد الله لم يخرجا له، ولا أحدهما.

إِنَّهَا سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيَّةَ كَمَا يُطْفِءُ الْمَاءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقٌ رَقَبَتَهُ وَمُوبِقُهَا يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الجنة لحم نبت من سحت". (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ" يُرِيْدُ: لَيْسَ مِثْلِيْ وَلَسْتُ مِثْلَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ وَالْعَمَلِ، وَهٰذِهِ لَفْظَةٌ مُسْتَعْمَلَةٌ لِأَهْلِ الْحِجَازِ.

وَقَوْلُهُ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ" يُرِيْدُ بِهِ جَنَّةً دُوْنَ جَنَّةٍ، لِأَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ، وَهٰذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ الزِّنٰى وَلَا يَدْخُلُ الْعَاقُّ الْجَنَّةَ، وَلَا مَنَّانٌ" يُرِيْدُ جَنَّةً دُوْنَ جَنَّةٍ، وَهٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ سَنَذْكُرُهُ فِيْمَا بَعْدُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وشاء.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں بیوقوفوں کی حکومت سے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا اور جو شخص ان کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب حوض پر میرے پاس آئے گا اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

لوگ دو طرح کی حالت میں نکلتے ہیں آدمی اپنی ذات کا سودا کرتا ہے' تو یا تو اپنی گردن کو آزاد کروالیتا ہے یا غلام بنوالیتا ہے۔

اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کی نشوونما حرام سے ہوتی ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے تعلق

1723– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الرزاق برقم "20719"، ومن طريقه أحمد 3/321، والحاكم 4/422، عن معمّر، عن عبد الله بن خثيم، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. "وقد تحرف في المطبوع من "مسند أحمد" "سابط" إلى: "ثابت."وأخرجه أحمد 2/399 عن عفان، والبزار "1609"، والحاكم 3/479"، 480 من طريق معلى بن أسد، كلاهما عن وهيب، في السند بعد وهيب، وهي خطأ من النساخ "وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 5/248، وقال: رواه أحمد والبزار، ورجالهما رجال الصحيح. وأرده أيضا 10/230، 231 وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله ثقات.

نہیں'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے، اس فعل اور اس عمل کے حوالے سے وہ میری مثل نہیں ہے اور میں اس کی مثل نہیں ہوں۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو اہل حجاز کے محاورے کے مطابق ہیں۔

آپ کا یہ فرمان ''جنت میں ایسا گوشت داخل نہیں ہوگا جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو'' اس سے آپ کی مراد ''مخصوص جنت'' ہے جو دوسری قسم کی جنت کے علاوہ ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کئی قسم کی ہے۔ اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی مانند ہوگی۔

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، (والدین کا) نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا، احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

اس سے مراد ایک (قسم کی) جنت کی بجائے (دوسری قسم کی) جنت ہے۔

یہ ایک طویل باب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دیا اور چاہا تو ہم اس کتاب (یعنی باب) کے بعد (آگے آنے والے کسی باب میں) اس کا ذکر کریں گے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفَلَاحِ لِمُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازیں ادا کرنے والے کے لیے فلاح (کامیابی) کے اثبات کا تذکرہ

1724 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1724- سيورده المصنف برقم "3384" في كتاب الزكاة: ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ المنان بما أعطى في ذات الله، وسأحقق القول فيه في موضعه من الكتاب إن شاء الله. إسناده صحيح على شرطهما، أبو سهيل بن مالك: هو نافع بن مالك بن أبي عامر الأصبحي التيمي المدني . وهو في "الموطأ" 1/175 في الصلاة: باب جامع الترغيب في الصلاة، ومن طريق ملك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/46، وأحمد 1/162، والبخاري "46" في الإيمان: باب الزكاة من الإسلام، و "2678" في الشهادات: باب كيف يستحلف، ومسلم "11" في الإيمان: باب بيان الصلوات التي هي أحد أركان الإسلام، وأبو داوُد "391" في الصلاة: باب فرض الصلاة، والنسائي 1/226-228 في الصلاة: باب كم فرضت في اليوم والليلة، و 8/118-119 في الإيمان: باب الزكاة، وابن الجارود "144"، والبيهقي في "السنن" 1/361 و 2/8 و 366، .467 وأخرجه البخاري "1891" في الصوم: باب وجوب الصوم، و "6956" في الحيل: باب في الزكاة، ومسلم "11" في الإيمان، عن يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد، وأبو داوُد "392" في الصلاة، عن سليمان بن داوُد، والنسائي 4/120-121 في الصوم: باب وجوب الصيام، عن علي بن حجر، والبيهقي في "السنن" 2/466 من طريق داوُد بن رشيد، و 4/201 من طريق عاصم بن علي، كلهم عن إسماعيل بن جعفر، عن أبي سهيل بن مالك، به.وسيعيده المصنف في كتاب الزكاة: باب الوعيد لمانع الزكاة، عن الحسين بن إدريس الأنصاري، عن أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وقد أورده برقم "1447" في كتاب الصلاة من حديث أنس، فانظره.

مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ"، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ"، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ"، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ"، قَالَ: فأدبر الرجل وهو يقول: وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ". (2 :1)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔ وہ کیا کہہ رہا ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنی ہیں۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا ان (کے علاوہ کوئی اور نماز) بھی مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ البتہ تم نفل (نماز ادا کرلو تو یہ مناسب ہے) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا (لازم ہیں) اس نے دریافت کیا کہ ان کے علاوہ (کوئی اور روزہ رکھنا) مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تم نفل (روزہ رکھ لو) تو یہ بہتر ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا' تو اس نے یہی دریافت کیا کہ اس کے علاوہ کوئی اور ادائیگی بھی مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تم نفلی طور پر (صدقہ دو تو یہ بہتر ہے) راوی بیان کرتے ہیں پھر وہ شخص یہ کہتے ہوئے چل دیا اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کرونگا اور نہ ہی کسی چیز کی کمی کرونگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سچ کہہ رہا ہے' تو یہ کامیاب ہوگا۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ بِالْمُغْتَسِلِ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ نمازیں ادا کرنے والے کو بہتی ہوئی نہر میں غسل کرنے والے سے تشبیہ دینا

1725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ

1725– إسناده صحيح. حميد بن زنجويه، هو حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الأزدي، وزنجويه: لقب أبيه، ثقة، ثبت، صاحب تصانيف، وباقي رجاله على شرطهما. أبو سفيان: هو غير أبي سفيان، واسمه طلحة بن نافع الواسطي الإسكاف، فقد روى له البخاري مقرونا. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "343" من طريق أبي جعفر الرياني، عن حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/276، وأبو عوانة 2/21 عن علي بن حرب، كلاهما عن يعلى بن عبيد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/389،

عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خمس مرات". (1:2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرض نمازوں کی مثال اس طرح ہے جس طرح کسی شخص کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْاَعْمَشُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، اس روایت کو نقل کرنے میں اعمش منفرد ہے

1726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِتُسْتَرَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا تَقُوْلُوْنَ هَلْ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالُوْا لَا يَبْقَى من درنه شيء قال "ذلك مثل الصوات الخمس يمحو اللّٰه به الخطايا". (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

(بقیہ تخریج 1725)وأحمد 2/426 و3/317، وأبو عوانة 2/21 عن علي بن حرب، ثلاثتهم عن أبي معاوية، عن الأعمش، به، ومن طريق ابنه أبي شيبة أخرجه مسلم "668" في المساجد ومواضيع الصلاة: باب المشي إلى الصلاة تمحي به الخطايا وترفع به الدرجات، والبيهقي في "السنن" 3/63.وأخرجه أحمد 3/305 عن محمد بن فضيل، و 3/357 عن عمار ابن محمد، كلاهما عن الأعمش، به.وفي الباب عن أبي هريرة في الحديث الذي بعده.

1726- إسناده صحيح على شرطهما. قتيبة: هو ابن سعيد، وابن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، ومحمد بن إبراهيم: هو التيمي . وأخرجه أحمد 2/379، ومسلم "667" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحي به الخطايا، وترفع به الدرجات، والترمذي "2868" في الأمثال: باب مثل الصلوات الخمس، والبغوي في "شرح السنة" "342" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/379، ومسلم "667" والترمذي "2868"، والنسائي 1/230-231 في الصلاة: باب فضل الصلوات الخمس والبغوي "342"، عن قتيبة بن سعيد، والدارمي 1/268 عن عبد اللّٰه بن صالح، والبيهقي 1/361 من طريق ابن بكير، وأبو عوانة 2/20 من طريق شعيب، كلهم عن الليث، عن ابن الهاد، به . وأخرجه البخاري "528" في مواقيت الصلاة: باب الصلوات الخمس كفارة، عن إبراهيم بن حمزة، عن أبي حازم والدراوردي، عن ابن الهاد، به. وأخرجه أبو عوانة 2/20 من طريق يعقوب بن محمد الزهري، عن عبد العزيز الدراوردي، عن ابن الهاد، به.

ہے:

''تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو تم اس بارے میں کیا کہتے ہو۔کیا (یہ عمل) اس کے میل میں سے کوئی بھی چیز باقی رہنے دے گا۔لوگوں نے عرض کی: اس کے میل میں سے کوئی بھی چیز باقی نہیں رہے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹادے گا''۔

ذِكْرُ تَكْفِيرِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ الْحَدَّ عَنْ مُرْتَكِبِهِ

اس بات کا تذکرہ، پانچ نمازیں، قابل حد جرم کے مرتکب سے حد کو ختم کروادیتی ہیں

1727 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بِنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَوَضَّاْتَ حِينَ اَقْبَلْتَ"؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "صَلَّيْتَ مَعَنَا"؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "فَاذْهَبْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ".

(2:1)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ موڑ لیا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے مجھ پر اسے قائم کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا جب تم آئے تھے' تو تم نے وضو کیا تھا۔اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں!

1727- رجاله، رجال الصحيح. ذكر النسائي في الرجم من "الكبرى"، كما في "التحفة" 8/77 من طريق محمود بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقال: لا أعلم أحدا تابع الوليد على قوله: "عن واثلة"، والصواب عن أبي أمامة. قلت: قد تابعه عليه محمد بن كثير بن أبي عطاء الثقفي عند الطبراني 22/ "162"، لكن لا يفرح بهذه المتابعة، لأن محمد بن كثير الغلط. وأخرجه أحمد 3/491، والطبراني في "الكبير" 22/ "191" من طريق أبي معاوية شيبان، عن الليث هو ابن أبي سليم- أبي بردة بن أبي موسى، عن أبي مليح بن أسامة الهذلي، عن واثلة. وأخرجه من حديث أبي أمامة أحمد 5/262-263 و265، ومسلم "2765" في التوبة: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) ، وأبو داوُد "4381" في الحدود: باب الرجل يعترف بحد ولا يسميه، والطبراني في "الكبير" "7323"، وابن جرير في "تفسيره" "18681"، وصححه ابن خزيمة برقم "311".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَدَّ الَّذِیْ اَتٰى هٰذَا السَّائِلُ لَمْ يَكُنْ بِمَعْصِيَةٍ تُوجِبُ الْحَدَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس سائل نے جو جرم کیا تھا وہ کوئی ایسا گناہ نہیں تھا جو حد کو لازم کر دے

1728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ والأسود عن ابن مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَذْتُ امْرَاَةً فِي الْبُسْتَانِ فَاَصَبْتُ مِنْهَا كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَنْكِحْهَا فَافْعَلْ بِیْ مَا شِئْتَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَرَاَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) (هود/114). (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: الْعَرَبُ تَذْكُرُ الشَّیْءَ اِذَا احْتَوٰى اسْمُهُ عَلٰى اَجْزَاءٍ وَشُعَبٍ فَتَذْكُرُ جُزْءًا مِّنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ بِاسْمِ ذٰلِكَ الشَّیْءِ نَفْسِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ الْمَحْظُوْرَاتُ كُلُّهَا مِمَّا نُهِيَ الْمَرْءُ عَنِ ارْتِكَابِهَا وَاشْتَمَلَ عَلَيْهَا كُلِّهَا اسْمُ الْمَعْصِيَةِ وَكَانَ الزِّنٰى مِنْهَا يُوجِبُ الْحَدَّ عَلٰى مُرْتَكِبِهَا وَلَهَا اَسْبَابٌ يُتَسَلَّقُ مِنْهَا اِلَيْهِ اُطْلِقَ اسْمُ كُلِّيَّتِهٖ عَلٰى سَبَبِهِ الَّذِیْ هُوَ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ دُوْنَ الْجِمَاعِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں نے ایک باغ میں ایک عورت کو پکڑ لیا اور میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ ہر عمل کیا۔ اب آپ جو چاہیں میرے ساتھ سلوک کریں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہیں کہا۔ آپ نے اسے بلایا اور اس کے سامنے اسے تلاوت کیا۔

''دن کے دونوں کناروں میں، رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب بعض اوقات کسی چیز کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جس کا نام کئی اجزاء اور شعبوں پر مشتمل

1728- إسناده حسن من أجل سماك - وهو ابن حرب - أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري . وأخرجه الطيالسي "285" عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2763" "42" في التوبة: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) ، وأبو داود "4468" في الحدود: باب في الرجل يصيب من المرأة دون الجماع فيتوب قبل أن يأخذه الإمام، والترمذي "3112" في التفسير: باب ومن سورة هود، والطبري "18668"، والبيهقي في "السنن" 8/241، من طرق عن أبي الأحوص، عن سماك، به. وأخرجه الطبري "18672" و "18673" من طرق عن شعبة، عن سماك، به. وسيورده المؤلف برقم "1730" من طريق إسرائيل، عن سماك، به. ويخرج هناك. وأخرجه الترمذي "3112" أيضا، والطبراني "10482"، من طريق سفيان الثوري، عن الأعمش وسماك، عن إبراهيم، عن عبد الرحمٰن بن يزيد، عن ابن مسعود، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه.

ہوتا ہے۔ پھر عرب ان اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ذکر، اس پوری چیز کے نام سے کر دیتے ہیں، محظورات کی تمام اقسام کے ارتکاب سے بندوں کو منع کیا گیا ہے۔ اوران سب پر لفظ ''معصیت'' کا اطلاق ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک زنا ہے جو اپنے مرتکب پر حد کو واجب کر دیتا ہے۔ اس کی کچھ اسباب ہیں، جو اس کی طرف لے جاتے ہیں، تو یہاں ایک سبب کا اطلاق پورے فعل پر کر دیا گیا ہے اور وہ سبب بوسہ لینا اور چھونا ہے، صحبت کرنا مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ بِفِعْلٍ يُوجِبُ الْحَدَّ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ هٰذَا السَّائِلِ وَحُكْمَ غَيْرِهٖ مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ سَوَاءٌ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، وہ فعل کوئی ایسا فعل نہیں تھا

جو حد کو لازم کر دے، اس کے ہمراہ اس بات کا بیان کہ اس بارے میں اس سائل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تمام افراد کا حکم برابر ہے

1729 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِالصُّغْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عن ابن مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً كَاَنَّهُ يَسْاَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جل وعلا: (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ) (هود/114) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: اِلَيَّ هٰذِهٖ قَالَ: "هِيَ لمن عمل بها من أمتي". (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا کفارہ دریافت کرنا چاہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

1729- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى: من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، معتمر: هو ابن سليمان بن طرخان التيمي، وأبو عثمان: هو النهدي عبد الرحمٰن بن ملّ . وأخرجه مسلم "2763" "40" في التوبة: باب قوله تعالى: (اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) ، وابن خزيمة في "صحيحه" "312"، عن محمد بن عبد الأعلى، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجه "4254" في الزهد: باب ذكر التوبة، وابن خزيمة "312" أيضا، عن إسحاق بن إبراهيم بن حبيب ابن الشهيد، عن المعتمر بن سليمان التيمي، بهٰذا الإسناد . وأخرجه البخاري "526" في المواقيت: باب الصلاة كفارة، و "4687" في التفسير: باب (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ) ، ومسلم "2763" "41" في التوبة، والبيهقي في "السنن" 8/241، والبغوي في "شرح السنة" "346"، من طريق عن يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، به . وصححه ابن خزيمة "312" أيضا . وأخرجه مسلم "2763" "41" في التوبة، والترمذي "3114" في التفسير: باب ومن سوره هود، وابن ماجه "1398" في الإقامة: باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، والطبراني "10560"، والطبري "18676" من طرق عن سليمان التيمي، به.

"دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے دریافت کیا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری امت کے ہر اس شخص کیلئے ہے' جو اس پر عمل کرے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1730 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَقِيتُ امْرَاَةً فِي الْبُسْتَانِ فَضَمَمْتُهَا اِلَيَّ وَقَبَّلْتُهَا وَبَاشَرْتُهَا وَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اُجَامِعْهَا. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جل وعلا: (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ) (هود: 114) قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَهُ خَاصَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بل للناس كافة". (2:1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک باغ میں ایک عورت کو ملا اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا میں نے اس کا بوسہ لیا میں نے اس کے ساتھ مباشرت کی میں نے اس کے ساتھ ہر کام کیا لیکن میں نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو۔ بیشک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں' تو یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے اسے تلاوت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کہ کیا یہ حکم اس کیلئے خاص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جی نہیں) بلکہ تمام لوگوں کیلئے ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْعَذَابِ فِي الْقِيَامَةِ عَمَّنْ اَتَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ بِحُقُوقِهَا

جو شخص پانچ نمازیں، ان کے حقوق کے ہمراہ ادا کرتا ہو، اس سے قیامت کے دن عذاب کی نفی کا تذکرہ

1730- إسناده حسن. وأخرجه أحمد 1/445، وابن خزيمة "313" عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، والطبري "18669" من طريق ابن وكيع، ثلاثتهم عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري "18670" من طريق عبد الرزاق، عن إسرائيل، به وتقدم برقم "1728" من طريق أبي عوانة، عن سماك، به وسبق تخريجه عنده.

1731 – (سندحدیث):اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ عَنِ الْمُخْدَجِیِّ – وَهُوَ اَبُوْرُفَیْعٍ –، اَنَّهٗ قَالَ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: یَا اَبَا الْوَلِیْدِ اِنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ – رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ – یَزْعُمُ اَنَّ الْوِتْرَ حَقٌّ قَالَ: كَذَبَ اَبُوْمُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث):" مَنْ جَاءَ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَدْ اَكْمَلَهُنَّ لَمْ یَنْقُصْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَیْئًا كَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ لَا یُعَذِّبَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدِ انْتَقَصَ مِنْ حَقِّهِنَّ شَیْئًا فَلَیْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ رَحِمَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ". (2:1)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ اَبُوْمُحَمَّدٍ هٰذَا: اسْمُهٗ مَسْعُوْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ سُبَیْعٍ الْاَنْصَارِیُّ مِنْ بَنِیْ دِیْنَارِ بْنِ النَّجَّارِ لَهٗ صُحْبَةٌ سَكَنَ الشَّامَ

ابورفیع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: اے ابوولید! حضرت ابومحمد یہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب تھے' جو صحابی تھے وہ اس بات کے قائل ہیں: وتر لازم ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت نے کہا: ابومحمد نے یہ غلط کہا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص پانچ نمازیں ادا کرتا ہے اور انہیں مکمل ادا کرتا ہے وہ ان کے حق میں کوئی کمی نہیں کرتا تو اللہ کی بارگاہ میں اس شخص کیلئے یہ عہد ہے' اللہ تعالیٰ اسے کوئی عذاب نہیں دے گا اور جو شخص انہیں ادا کرتا ہے' لیکن ان کے حق میں سے کسی چیز کی کمی کرتا ہے' تو ایسے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے گا' تو اس پر رحم کرے گا اور اگر چاہے گا' تو اس کو عذاب دے گا۔

1731– حدیث صحیح. محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص اللیثی، حسن الحدیث، والمخدجی: ذكره المؤلف فی "الثقات" 5/570، وهو لا یعرف بغیر هذا الحدیث، لكن تابعه أبو عبد الله الصنابحی عند أحمد 5/317، وأبو داؤد "425"، وأبو إدریس الخولانی عند الطیالسی "573"، وباقی رجاله ثقات علی شرطهما. وأخرجه ابن أبی شیبة 2/296، وأحمد 5/315، والدرامی 1/370 عن یزید بن هارون، عن یحیی بن سعید الأنصاری، عن محمد بن یحیی بن حبان، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 1/123 فی الصلاة: باب الأمر بالوتر، ومن طریقه أبو داؤد "1420" فی الصلاة: باب فیمن لم یوتر، والنسائی 1/230 فی الصلاة: باب المحافظة علی الصلوات الخمس، والبیهقی فی "السنن" 2/8 و467 و10/217 والبغوی فی "شرح السنة" "977"، عن یحیی بن سعید الأنصاری، عن محمد بن یحیی بن حبان، به . وأخرجه الحمیدی "388" وعبد الرزاق "4575"، وأحمد 5/319 و322، وابن ماجه "1401" فی الإقامة: باب ما جاء فی فرض الصلوات الخمس والمحافظة علیها، والبیهقی فی "السنن" 1/361 و2/467 من طرق عن محمد بن یحیی بن حبان، به . وسیعیده المؤلف من طریق محمد بن یحیی بن حبان فی باب الوتر . وأخرجه أحمد 5/317 عن حسین بن محمد، وأبو داؤد "425" فی الصلاة: باب فی المحافظة علی وقت الصلوات . ومن طریقه البیهقی فی "السنن" 2/215 من طریق آدم بن أبی إیاس، محمد بن مطرف، بالإسناد السابق، وقال: "عن أبی عبد الله الصنابحی " قال الحافظ فی "النكت الظراف" 4/255: أخرجه الطبرانی فی "الأوسط" فی ترجمة أبی زرعة الدمشقی، حدثنا آدم، حدثنا أبو غسان وهو– محمد بن مطرف– وقال فی روایته: عن أبی عبد الله الصنابحی" وهو الصواب. وانظر "التهذیب" 6/90–92، وتعلیق الشیخ أحمد شاكر علی رسالة الشافعی، ص 317.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومحمد نامی راوی کا نام مسعود بن زید بن سبیع انصاری ہے، یہ بنو دینار بن نجار سے تعلق رکھتے ہیں، یہ صحابی ہیں، انہوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَقَّ الَّذِىْ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ قُصِدَ بِهِ الْاِيجَابُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں موجود لفظ ''حق'' سے مراد ''ایجاب'' ہے

1732 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوقٍ بِفَمِ الصِّلْحِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حبان الأنصارى عن ابن مُحَيْرِيزٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ اِنِّىْ سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِىَّ يَقُوْلُ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ اَبُوْمُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدْ اَكْمَلَهُنَّ وَلَمْ يَنْتَقِصْهُنَّ اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدِ انْتَقَصَهُنَّ اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ رَحِمَهُ". (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: قَوْلُ عُبَادَةَ: "كَذَبَ اَبُوْمُحَمَّدٍ" يُرِيدُ بِهِ اَخْطَاَ. وَكَذٰلِكَ قَوْلُ عَائِشَةَ حَيْثُ قَالَتْ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ. وَهٰذِهِ لَفْظَةٌ مُسْتَعْمَلَةٌ لِاَهْلِ الْحِجَازِ إذا أخطأ أحدهم يقال له كذب.

وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَزَّهَ اَقْدَارَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِلْزَاقِ الْقَدْحِ بِهِمْ حَيْثُ قَالَ: (يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ نُوْرُهُمْ ...) (التحريم: 8). فَمَنْ اَخْبَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ اَنَّهُ لَا يُخْزِيهِ فِى الْقِيَامَةِ فَبِالْحَرِىِّ اَنْ لَا يُجْرَحَ وَالرَّجُلُ الَّذِىْ سَاَلَ عُبَادَةَ هٰذَا: هُوَ اَبُوْرفيع المخدجى.

ابن محیریز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ اے ابوولید! میں نے حضرت ابومحمد انصاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وتر واجب ہیں۔ حضرت عبادہ نے کہا ابومحمد نے غلط کہا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد کرتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا اور مکمل کرے گا اور ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کمی نہیں کریگا' تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص انہیں ادا کرے گا۔ ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کمی کرے گا' تو اس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے اور اگر وہ چاہے گا' تو وہ عذاب دے گا اور اگر چاہے گا' تو اس پر رحم کرے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ''ابومحمد نے جھوٹ کہا ہے'' اس سے مراد انہوں نے غلط کہا ہے۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کہا تھا، اس سے بھی یہی مراد ہے، اہل حجاز کا یہ محاورہ ہے کہ جب کوئی شخص غلط بات کہے تو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے "اس نے جھوٹ کہا ہے"

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ ان میں کوئی قابلِ اعتراض چیز ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اس دن اللہ نے نبی اور اس کے ساتھ موجود اہلِ ایمان کو رسوا نہیں کیا' ان کا نور"۔

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اطلاع دی کہ وہ قیامت کے دن انہیں رسوا نہیں کرے گا تو وہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان پر جرح نہ کی جائے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کرنے والا شخص ابورفیع مخدجی تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَغْفِرُ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ذُنُوبَ مُصَلِّيهَا اِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ دُونَ مَنْ لَمْ يَجْتَنِبْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ پانچ نمازیں ادا کرنے کی وجہ سے نمازی کے گناہوں کی

مغفرت اس صورت میں کرتا ہے جب وہ (نمازی) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو۔ یہ اس کے لیے نہیں ہے جو ان سے اجتناب نہیں کرتا

1733 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ

1733– إسناده صحيح على شرط مسلم. العلاء : هو الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الحرقة. واخرجه مسلم "233" في الطهارة: باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ... ، والترمذى "214" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، والبيهقى في "السنن" 2/467 و10/187، وابن خزيمة في "صحيحه" "314" و "1814"، والبغوى في "شرح السنة" "345" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. واخرجه ابو عوانة 2/20 من طريق عبد العزيز بن محمد ومحمد بن جعفر، كلاهما عن العلاء، بهذا الإسناد. واخرجه احمد 2/484 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، زهير، عن العلاء، به. واخرجه ابن ماجه "1086" من طريق محرز بن سلمة العدني، حدثنا أبي عبد العزيز بن ابى حازم، عن العلاء، به. إلا انه لم يقل فيه: "الصلوات الخمس." واخرجه أحمد 2/359 من طريق عباد بن العوام، ومسلم "233" "15"، والبيهقى في "السنن" 2/466 من طريق عبد لأعلى، كلاهما عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن ابى هريرة. واخرجه احمد 2/400 عن هارون بن معروف، ومسلم "233" "16"، والبيهقى في "السنن" 10/187 عن هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن عبد الله بن وهب، عن أبي صخر حميد بن زياد، أن عمر بن إسحاق مولى زائدة، حدثه عن أبيه، عن ابى هريرة. واخرجه الطيالسى "2470"، واحمد 2/414 من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد وغيره، عن الحسن، عن ابى هريرة.

كَفَّارَاتٌ لَمَّا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ يَغْشَ الْكَبَائِر ". (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعے تک (درمیان میں) کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے"۔

ذِكْرُ تَسَاقُطِ الْخَطَايَا عَنِ الْمُصَلِّي بِرُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

رکوع وسجود کی وجہ سے نمازی کے گناہوں کے ختم ہوجانے کا تذکرہ

1734 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابن قتيبة حدثنا حرملة حدثنا ابن وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَاٰى فَتًى وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ اَطَالَ صَلَاتَهُ وَاَطْنَبَ فِيهَا فَقَالَ: مَنْ يعرف هٰذا؟ فقال رجل: أنا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ كُنْتُ اَعْرِفُهُ لَاَمَرْتُهُ اَنْ يُطِيلَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَاِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ يُصَلِّي اُتِيَ بِذُنُوبِهِ فَوُضِعَتْ عَلٰى رَاْسِهِ اَوْ عَاتِقِهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ اَوْ سَجَدَ تساقطت عنه". (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ اس نے طویل نماز ادا کی تھی اور اس کو خوب کھینچا تھا۔ حضرت عبداللہ نے دریافت کیا کون شخص اسے جانتا ہے' تو ایک صاحب نے جواب دیا: میں' حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر میں اسے جانتا ہوتا تو میں اسے ہدایت کرتا کہ یہ رکوع اور سجدہ طویل کرے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

"بندہ جب کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' تو اس کے گناہ لائے جاتے ہیں اور وہ اس کے سر یا کندھے پر رکھ دیئے جاتے ہیں اور جب وہ رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے' تو وہ اس سے گر جاتے ہیں"۔

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ لِمَنْ سَجَدَ في صلاته لله عز وجل

جو شخص (صرف) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نماز کے دوران سجدہ کرتا ہے

1734– حديث صحيح رجاله ثقات إلا العلاء بن حارث قد اختلط، لكنه متابع . وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/10 من طريق بحر بن نصر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه محمد بن نصر المروزي في "الصلاة" "294"، والبغوي "656" من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن نصر في "الصلاة" "293"، وفي "قيام الليل" ص 52، وأبو نعيم في "الحلية" 6/99، 100 من طريق ثور بن يزيد، عن أبي المنيب الجرشي، أن ابن عمر رأى ... وهذا سند صحيح رجاله كلهم ثقات.

اس کے گناہ ختم ہونے اور درجات بلند ہونے کا تذکرہ

1735 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِيْ بِحَدِيثٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهِ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً." قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ. (1: 2)

معدان بن طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ میں نے ان سے کہا: مجھے کوئی حدیث بیان کریں' تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کرے تو انہوں نے کہا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو بھی شخص اللہ تعالیٰ کیلئے ایک سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کرتا ہے''۔

معدان بیان کرتے ہیں پھر میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے بھی اسی کی مانند جواب دیا:۔

ذِكْرُ تَعَاقُبِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

فرشتوں کے عصر اور فجر کی نماز کے وقت، ایک دوسرے کے بعد آنے کا تذکرہ

1736 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1735- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه ابن ماجه "1423" في الإقامة: باب ما جاء في كثرة السجود، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/276 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "488" في الصلاة: باب فضل السجود والدعاء عليه، عن زهير بن حرب، والترمذي "388" و "389" في الصلاة: باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود، والنسائي 2/288 في التطبيق: باب ثواب من سجد لله عز وجل، وابن خزيمة "316" عن أبي عمار الحسين بن حريث، كلاهما عن الوليد بن مسلم، به. وأخرجه أحمد 5/280، والبيهقي في "السنن" 2/485، والبغوي في "شرح السنة" "388"، من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطيالسي "986"، وأحمد 5/283 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن ثوبان. وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" "4846" من طريق الأوزاعي، عن الوليد بن هشام، عن رجل قال: قلت لثوبان ... والرجل المبهم: هو معدان بن طلحة اليعمري.

وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ قَالُوا: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وهم يصلون". (3:66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے درمیان آتے ہیں۔ وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات بسر کی ہوتی ہے۔ ان کا پروردگار ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ اس کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے' تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے' وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ جب ہم ان کے پاس گئے تھے' تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

ذِكْرُ تَعَاقُبِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ

فرشتوں کے عصر اور صبح کی نماز کے وقت، ایک دوسرے کے بعد آنے کا تذکرہ

1737 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ الْفَقِيهُ بِمَنْبِجَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تركناهم وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ" (2:1)

1736- إسناده صحيح على شرط مسلم. العباس بن عبد العظيم: ثقة حافظ من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم "632" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، عن محمد بن رافع. والبغوي في "شرح السنة" "380" من طريق أحمد بن يوسف السلمي، ثلاثتهم عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وسيورد المؤلف بعده من طريق مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة، ويرد تخريجه عنده.

1737- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "380" من طريق أبي إسحاق الهاشمي، عن أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/170 في قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، والبخاري "555" في مواقيت الصلاة: باب فضل صلاة العصر، و "7429" في التوحيد: باب قوله تعالى: (تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ)، و "7486": باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ومسلم "632" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، والنسائي 1/241، 240 في الصلاة: باب فضل الجماعة. وأخرجه البخاري "3223" في بدأ الخلق: باب ذكر الملائكة، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن أبي الزناد، به. وتقدم قبله "1736" من طريق همام بن منبه، عن أبي هريرة، وسيرد برقم "2061" من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَّاضِحٌ بِاَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ اِنَّمَا تَنْزِلُ وَالنَّاسُ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَحِينَئِذٍ تَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ تَنْزِلُ بَعْدَ غروب الشمس.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے درمیان آتے ہیں۔ وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر جن فرشتوں نے تمہارے درمیان رات بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں' تو (اللہ تعالیٰ) ان سے سوال کرتا ہے' حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے' تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے' وہ نماز ادا کررہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے' تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کررہے تھے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ رات کے فرشتے اس وقت نیچے اترتے ہیں۔ جب لوگ عصر کی نماز ادا کررہے ہوں، اور اسی وقت میں دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں، یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: فرشتے سورج غروب ہونے کے بعد نیچے اترتے ہیں۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُوْلِ النَّارِ عَمَّنْ صَلَّى الْعَصْرَ وَالْغَدَاةَ

جو شخص عصر اور صبح کی نماز ادا کرتا ہے، اس کے جہنم میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

1738 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال:

(متن حدیث): "لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشمس وقبل غروبها". (1: 2)

1738– إسناده صحيح. أبو بكر بن عمارة بن روبية، ذكره المؤلف في "الثقات" 5/563، وروى عنه جمع، وهو من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن خزيمة "318" عن ابندار، والبيهقي في "السنن" 1/466 من طريق علي بن إبراهيم الواسطي، كلاهما عن يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن أبي بكر بن عمارة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/386، ومن طريقه مسلم "634" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر، وأخرجه أحمد 4/261، والنسائي 1/235 في الصلاة: باب فضل صلاة العصر، عن محمود بن غيلان، ثلاثتهم عن وكيع، عن مسعر بن كدام، وابن أبي خالد، والبختري بن المختار، كلهم سمعوه من أبي بكر، به. وأخرجه أحمد 4/261، وأبو داؤد "427" في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات، من طريق يحيى القطان، والبغوي "382" من طريق جعفر بن عون، كلاهما عن أبي إسماعيل بن أبي خالد، عن أبي بكر، به. وأخرجه أحمد 4/136 من طريق عفان وأبي عوانة وشيبان، ومسلم "382" "214"، والبيهقي في "السنن" 1/466 من طريق يحيى بن أبي بكير، أربعتهم عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عمارة بن روبية، أبيه، به.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا: هُوَ بن عُمَارَةَ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ لِاَبِيْهِ صُحْبَةٌ، وَاسْمُ أَبِي بَكْرٍ. كُنيته.

ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوبکر نامی راوی حضرت عمارہ بن رویبہ کا صاحبزادہ ہے، اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، ابوبکر نامی راوی کی کنیت ہی اس کا نام ہے۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالْغَدَاةَ بَرْدَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر اور صبح کی نماز کو ''دو ٹھنڈی چیزیں'' کا نام دینا

1739 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قَالَ:

(متن حدیث): "من صلى البردين دخل الجنة." (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ جَمْرَةَ هٰذَا مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اسْمُهُ: نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ. وَاَبُوْ حَمْزَةَ: مِنْ مُتْقِنِيْ اَهْلِهَا اسْمُهُ: عمران بن أبي عطاء سمعا جميعا بن عَبَّاسٍ سَمِعَ شُعْبَةُ مِنْهُمَا وَكَانَا فِيْ زَمَنٍ واحد

ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوجمرہ نامی راوی بصرہ سے تعلق رکھنے والے ''ثقہ'' راویوں میں سے ایک ہے، اس کا نام نصر بن عمران ضبعی ہے۔ ابوحمزہ نامی راوی وہاں کے ''متقن'' راویوں میں سے ایک ہے۔ اس کا نام عمران بن ابوعطاء ہے، ان

1739–وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "383" من طريق رقبة بن مصقلة، عن أبي بكر بن عمارة، به. وأخرجه الحميدي "861"، وأحمد 4/136، وابن خزيمة "صحيحه" "319" عن أحمد بن عبد الضبي، ثلاثتهم عن سفيان بن عيينة، عن عبد الملك بن عمير، عن عمارة بن رويبة، به. وأخرجه ابن خزيمة أيضا "320" عن عبد الجبار بن العلاء، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عن عمارة بن رويبة، به 1. كذا قال ابن حبان، وهو خطأ، صوابه أبو بكر بن أبي موسى "عبد الله بن قيس الأشعري" كما سيأتي في التخريج. إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "574" في مواقيت الصلاة: باب صلاة الفجر، والبيهقي في "السنن" 1/466، من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وفيها: أبو بكر بن أبي موسى عبد الله بن قيس. وأخرجه أحمد 4/80، ومسلم "635" "215" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، عن خدبة بن خالد، بهذا الإسناد، إلا أنهما لم ينسبا أبا بكر. وأخرجه البخاري "574" أيضا، ومسلم "635" في المساجد والدارمي 1/332، 331، والبيهقي في "السنن" 1/466، والبغوي في "شرح السنة" "381" من طريق عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد.

دونوں حضرات نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور شعبہ نے ان دونوں سے سماع کیا ہے، یہ دونوں ایک ہی زمانے کے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْبَرْدَيْنِ اللَّذَيْنِ يُرْجَى دُخُولُ الْجَنَّةِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَهُمَا

ان دو ٹھنڈے (اوقات) کا تذکرہ، جن کے قریب نماز ادا کرنے سے جنت میں داخلے کی امید کی جاسکتی ہے

1740 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْدَانِبَةَ، حَدَّثَنَا رَقَبَةُ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قال: نعم. (1: 2)

ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو''۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی خود یہ حدیث سنی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں

1741 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِيْ الْاَسْوَدِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اللَّيْثِيِّ، قال:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِيْ مَوَاقِيتِهَا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ هٰذِهِ سَاعَاتٌ اَشْتَغِلُ فِيْهَا فَمُرْ لِيْ بِجَوَامِعَ . قَالَ: فَقَالَ: "اِنْ شُغِلْتَ فَلَا تُشْغَلْ عَنِ

1741- إسناده صحيح. رَقَبَة: هو ابن مَصْقَلَة العبدي الكوفي، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "383" من طريق محمد بن موسى بن أعين، عن إبراهيم بن يزيد، بهذا الإسناد، وأورده المؤلف برقم "1738" من طريق مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عمارة، به. تقدم تخريجه هناك. رجال ثقات إلا أن أبا حرب بن أبي الأسود لم يسمع من فضالة، وبينهما عبد الله بن فضالة كما في الرواية التي سيذكرها المصنف بعد هذه، وهشيم مدلس، وقد صرح بالتحديث عند أحمد فانتفت شبهة تدليسه. إسناده صحيح، وأخرجه أبو داوُد "428" في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات، والطبراني في "الكبير" 18/ "826"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/440، والبيهقي في "السنن" 1/466، من طريق عمرو بن عون الواسطي، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/199-200 و 3/628، ووافقه الذهبي.

الْعَصْرَيْنِ." قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ: "صَلَاةُ الغداة وصلاة العصر". (1: 17)

حضرت فضالہ بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اسلام قبول کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخصوص اوقات میں پانچ نمازیں ادا کرنے کی تعلیم دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ سے دریافت کیا یہ تو وہ اوقات ہیں جن میں، میں مشغول ہوتا ہوں۔ آپ مجھے کچھ جامع چیزوں کے بارے میں حکم دیں، تو راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مشغول ہوتے ہو تو عصر کی دو نمازوں کے بارے میں مصروف نہ ہونا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا۔ عصر کی دو نمازیں کون سی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الْعَصْرَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ تَاْكِيدٍ عَلَيْهِمَا مِنْ بَيْنِ الصَّلَوَاتِ لَا اَنَّهُمَا يُجْزِيَانِ عَنِ الْكُلِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ان دو نمازوں کی حفاظت کا حکم، باقی نمازوں کے درمیان ان کے بارے میں مزید تاکید کا حکم ہے، اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ یہ باقی نمازوں کی جگہ کفایت کر جاتی ہیں

1742 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ قَالَ: حدثنا إسحاق بن شاهين قال: حدثنا بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا قَالَ: "حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَحَافِظُوا عَلَى الْعَصْرَيْنِ" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ: "صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا". (1: 17)

(توضیح مصنف): قَالَ: أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ وَمِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ فَضَالَةَ وَاَدّٰى كُلَّ خَبَرٍ بِلَفْظِهِ فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَّحْفُوْظَانِ.

وَالْعَرَبُ تَذْكُرُ فِي لُغَتِهَا اَشْيَاءَ عَلَى الْقِلَّةِ وَالْكَثْرَةِ وَتُطْلِقُ اسْمَ "الْقَبْلِ" عَلَى الشَّيْءِ الْيَسِيرِ وَعَلَى الْمُدَّةِ الطَّوِيلَةِ وَعَلَى الْمُدَّةِ الْكَبِيرَةِ كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمَارَاتِ السَّاعَةِ: "يَكُوْنُ مِنَ الْفِتَنِ قَبْلَ السَّاعَةِ كَذَا"، وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ مُنْذُ سِنِينَ كَثِيرَةٍ. وَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى اَنَّ اسْمَ الْقَبْلِ يَقَعُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَا اَنَّ "الْقَبْلَ" فِي اللُّغَةِ يَكُوْنُ مَقْرُوْنًا بِالشَّيْءِ حَتّٰى لَا يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ اِلَّا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا الْعَصْرَ اِلَّا قَبْلَ غروبها إرادة إصابة القبل فيها.

عبداللہ بن فضالہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں تعلیم دی آپ نے ہمیں جو تعلیم دی اس میں یہ بات بھی تھی کہ عصر کی دو نمازوں سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہونے سے پہلے کی

نماز اوراس کے غروب ہونے سے پہلے کی نماز۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داؤد بن ابوہند نے یہ روایت ابوحرب بن ابواسود اور عبداللہ بن فضالہ سے سنی ہے، اس نے ان دونوں روایات کے الفاظ نقل کردیے ہیں، اس کی دونوں سندیں محفوظ ہیں۔

عرب اپنی زبان میں قلت یا کثرت کی بنیاد پر اشیاء کا تذکرہ کرتے ہیں، وہ لفظ''قبل'' کو تھوڑی چیز، طویل مدت، بڑی مدت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

جیسے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت سے پہلے اس، اس طرح کے فتنے ہونگے۔ حالانکہ یہ فتنے (قیامت سے) کئی برس پہلے ہونگے۔

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے، لفظ''قبل'' اس مفہوم کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ لفظ ''قبل'' لغت میں کسی چیز کے ساتھ ملے ہونے کے طور پر استعمال ہوتا ہو۔ یہاں تک کہ (یہ حکم ہو) صبح کی نماز صرف سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی، اور عصر کی نماز سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ادا کی جاسکتی ہو، جبکہ اس بارے میں، پورے طور پر''پہلے ہونے'' کا مفہوم مراد لیا جائے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ ذِمَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُصَلِّي صَلَاةَ الْغَدَاةِ

صبح کی نماز ادا کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کے اثبات کا تذکرہ

1743 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فاتق الله يا بن آدم اَنْ يَّطْلُبَكَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ" (1:2)

1743- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن الحسن-وهو البصري-مدلس وقد عنعن. ولا يصح له سماع من جندب فيما قاله ابن أبي حاتم في "المراسيل"، إلا أنه قد تابعه عليه أنس بن سيرين، كما سيرد فهو صحيح. جندب هو ابن عبد الله بن سفيان البجلي . وأخرجه أحمد 4/313، ومسلم "657" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، والترمذي "222" في الصلاة: باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في جماعة، والطبراني في "الكبير" "1655" و "1657"، وأبو نعيم في "الحلية" 3/96، والبيهقي في "السنن" 1/464، من طرق عن داوُد بن أبي هند، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/312، والطبراني في "الكبير" "1654" و "1656" و "1658" و "1659" و "1660" و "1661" من طرق عن الحسن، به. وأخرجه مسلم "657"، والطبراني في "الكبير" "1683"، والبيهقي في "السنن" 1/464: من طريق خالد الحذاء. وأخرجه الطيالسي "938" عن شعبة، عن أنس بم سيرين، سمع جندبا البجلي يقول: من صلى الصبح.. ثم قال الطيالسي: وروى هذا الحديث بشر بن المفضل، عن خالد الحذاء، عن ابن سيرين، عن جندب، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الطبراني "1684" من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، عن أنس بن سيرين، عن جندب رفعه. وأخرجه ابن ماجه "3946" في الفتن: باب المسلون في ذمة الله.

حضرت جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ کے ذمے میں ہوتا ہے تو اے آدم کے بیٹے! تم اللہ کے بارے میں اس حوالے سے ڈرو۔

کہ وہ اپنے ذمے میں سے کوئی چیز تم سے طلب کرے''۔

ذِكْرُ تَضْعِيفِ الْاَجْرِ لِمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص، مسلمان ہونے کے بعد عصر کی نماز (باقاعدگی سے) ادا کرتا ہے، اسے دگنا اجر ملنے کا تذکرہ

1744 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ اَبِيْ تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَوَانَوْا فِيْهَا وَتَرَكُوْهَا فَمَنْ صَلَّاهَا مِنْهُمْ ضُعِّفَ لَهُ اَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَرَى الشَّاهِدَ" وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ. (1:2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُسَمِّي الثُّرَيَّا: النَّجم. وَلَمْ يُرِدْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ هٰذَا اَنَّ وَقْتَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَا تَدْخُلُ حَتّٰى تُرَى الثُّرَيَّا لِاَنَّ الثُّرَيَّا لَا تَظْهَرُ اِلَّا عِنْدَ اسْوِدَادِ الْاُفُقِ وَتَغْيِيرِ الْاَثِيرِ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ عِنْدِيْ: اَنَّ الشَّاهِدَ هُوَ اَوَّلُ مَا يَظْهَرُ مِنْ تَوَابِعِ الثُّرَيَّا لِاَنَّ الثُّرَيَّا تَوَابِعُهَا الْكَفُّ الْخَضِيبُ وَالْكَفُّ الْجَذْمَاءُ وَالْمَابِضُ وَالْمِعْصَمُ وَالْمِرْفَقُ وَاِبْرَةُ الْمِرْفَقِ وَالْعَيُّوقُ وَرِجْلُ الْعَيُّوقِ وَالْاَعْلَامُ وَالضَّيِّقَةُ وَالْقِلَاصُ وَلَيْسَ هٰذِهِ الْكَوَاكِبُ بِالْاَنْجُمِ الزُّهْرِ اِلَّا الْعَيُّوقَ فَاِنَّهُ كَوْكَبٌ اَحْمَرُ مُنِيرٌ مُنْفَرِدٌ فِيْ شِقِّ الشِّمَالِ عَلٰى مَتْنِ الثُّرَيَّا يَظْهَرُ عِنْدَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ فَاِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ فِيْ بَصَرِهِ اَدْنٰى حِدَّةٍ وَغَابَتِ الشَّمْسُ يَرَى الْعَيُّوقَ وَهُوَ الشَّاهِدُ الَّذِيْ تَحِلُّ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ عِنْدَ ظُهُوْرِهِ.

1744– إسناده صحيح، فقد صرّح ابن إسحاق بالتحديث. أبو بصرة: هو جميل بن بصرة. وأخرجه الدولابي في "الكنى والأسماء" 1/18، وأحمد 6/396–397، ومسلم "830" في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/397، ومسلم "830" في صلاة المسافرين، والطبراني "2165"، والنسائي 1/259 في المواقيت، من طريق الليث بن سعد، عن خير بن نعيم الحضرمي، به. "وقد تحرف في النسائي "خير" إلى: "خالد"، و"ابن هبيرة" إلى "ابن جبيرة"." وأخرجه أحمد 6/397، والطبراني "2166"، والدولابي 1/18 من طريقين عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به. وقد سبق عند المؤلف برقم "1472".

❁❁ حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: بے شک یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کے سامنے بھی پیش کی گئی تھی' تو انہوں نے اس کے بارے میں کوتاہی کی اور اس کو ترک کر دیا۔ان لوگوں میں سے جس نے اس نماز کو ادا کیا اسے اس نماز کا دوگنا اجر دیا گیا اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔ یہاں تک کہ شاہد (ستارہ) نظر آجائے''۔

(راوی کہتے ہیں:) شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اہل عرب ستارے کو''ثریا'' کہتے ہیں: لیکن اس فرمان کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہیں ہے کہ مغرب کا وقت اس وقت تک شروع نہیں ہوتا جب تک ''ثریا'' (ستارہ) نظر نہ آجائے۔

اس کی وجہ یہ ہے ثریا اس وقت نمودار ہوتا ہے۔ جب افق سیاہ ہو چکا ہو اور اشیر تبدیل ہو چکا ہو۔ میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے، ثریا کے تابع (ستاروں) میں سے پہلا نمودار ہونے والا ستارہ ''شاہد'' ہے، ثریا کے تابع ستارے یہ ہیں: کف خضیب، کف جذماء، مابض، معصم، مرفق، عیوق، ابرۂ مرفق، رجل عیوق، اعلام، ضیقہ، قلاص، ان میں سے عیوق کے علاوہ کوئی بھی ستارہ چمکدار نہیں ہے، صرف وہ (یعنی عیوق) سرخ اور چمکدار ستارہ ہے، جو شمال کی سمت میں ثریا کے متن پر منفرد طور پر نظر آتا ہے۔ اور یہ سورج غروب ہونے پر نمودار ہوتا ہے۔

جب انسان کی بینائی میں معمولی سی تیزی ہو، تو سورج غروب ہونے پر انسان ''عیوق'' کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ وہ ستارہ ہے جس کے نمودار ہونے پر ہی مغرب کی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے (یعنی اس نماز کا وقت شروع ہوتا ہے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلاةَ الْوُسْطٰى صَلاةُ الْغَدَاةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ''نمازِ وسطیٰ'' سے مراد، صبح کی نماز ہے

1745 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ

1745– إسناده حسن . مُعَلّٰى بن مهدى: ذكره المؤلف في "الثقات" 9/182، وروى عن جمع، وقال ابوحاتم: شيخ يأتي أحيانا بالحديث المنكر، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات إلا أن عاصما لا يرقى حديثه إلى الصحة .وأخرج ابن ماجه "684" في الصلاة: باب المحافظة على صلاة العصر، عن أحمد بن عبدة، وأبو يعلى 26/2 من طريق عبيد الله بن عمر القواريرى، من طريق أبى الربيع، ثلاثتهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وهو إسناد صحيح.وأخرجه عبد العزيز "2192"، والطيالسى "164"، واحمد 1/150، والطبرى فى "تفسيره" "5423" و "5428"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/173 و 174، والبيهقى فى "السنن" 1/460، والبغوى فى "شرح السنة" "387" من طريق عن عاصم بن أبى النجود، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/122، والبخارى "2931" فى الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و "4111" فى المغازى: باب غزو الخندق، و "4533" فى التفسير: باب ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطَى﴾ ، و "6397" فى الدعوات: باب الدعاء على المشركين، ومسلم "627"

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: "شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰی مَلَا اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وبطونهم نارا" وهي العصر. (3: 10)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز ادا کرنے نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے"۔

(راوی کہتے ہیں) یہ عصر کی نماز تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الْغَدَاةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے۔ "نماز وسطیٰ" سے مراد، صبح کی نماز ہے

1746 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(بقيه تخريج 1745) في المساجد: باب التغليظ في تفويت صلاة العصر، والدارمي 1/280، والبغوي في "شرح السنة" "388" من طريق هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن عبيدة السلماني، عن علي. وتحرف في المطبوع الدارمي محمد عن عبيدة إلى محمد عن عبيدة. وأخرجه أحمد 1/135 و 137 و 153 و 154، ومسلم "627" "203": باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي العصر، والترمذي "2984" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي 1/236 في الصلاة: باب المحافظة على صلاة العصر، والطبري في "تفسيره" "5422" و "5429"، وأبو يعلى "384" من طريق أبي الحسان الأعرج، عن عبيدة السلماني، عن علي. وأخرجه عبد الرزاق "2194"، وأحمد 1/18، 82 و 113 و 126 و 146، ومسلم "627" "205"، والطبري "5424" و "5426"، والبيهقي في "السنن" 1/460 و 2/220 من طريق الأعمش، عن أبي الضحى مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عن علي. وأخرجه مسلم "627" "204"، والطبري في "التفسير" "5425"، وأبو يعلى "388" من طريق شعبة، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ علي. وفي الباب عن ابن مسعود في الحديث الذي بعده، وعن حذيفة سيورده المؤلف في آخر باب صلاة الخوف، وعن عدد من الصحابة، أنظر "شرح معاني الآثار" 1/171-176.

1746- " إسناده صحيح. الجراح بن مخلد: ثقة، ومن فوقه رجال الصحيح. عمرو بن عاصم: هو ابن عبيد الله الكلابي القيسي، ومورِّق: هو ابن مشرج بن عبد الله العجلي، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك. وأخرجه الطيالسي "366"، وأحمد 1/392، و 403، 404 و 456، ومسلم "628" في المساجد: باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر، والترمذي "181" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة الوسطى أنها صلاة العصر، و "2985" في تفسير القرآن: باب ومن سورة البقرة، والطبري في "تفسيره" "5420" و "5421" و "5430" والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/174، والبيهقي في "السنن" 1/461، من طريق محمد بن طلحة بن مصرف، عن زبيد بن الحارث اليامي، عن مرة بن شراحيل الهمداني، عن عبد الله بن مسعود.

(متن حدیث): "صلاة الوسطی صلاة العصر". (3: 66)

حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ

جو شخص نماز قائم کرے، رمضان کے روزے رکھے، اس کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

1747 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه أو جلس حيث ولدته أمه". (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اور نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے' وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو۔ یا وہیں بیٹھا رہا ہو جہاں اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ صَائِمَ رَمَضَانَ مَعَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ اِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نماز قائم کرنے کے ہمراہ رمضان کے روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ اس صورت میں جنت میں داخل کرے گا، جب وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو

1748 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بن وهب أخبرني عمرو بن الحارث أن بن اَبِیْ هِلَالٍ حَدَّثَهٗ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ اَنَّ صُهَيْبًا مَّوْلَى الْعُتْوَارِيِّيْنَ حَدَّثَهٗ

1747– حديث صحيح .وأخرجه أحمد 2/335 عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد.وأخرجه أيضا 2/339 عن فزارة بن عمرو، عن فليح، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2790" في الجهاد: باب درجات المجاهدين في سبيل الله، "7423" في التوحيد: باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)، والبغوي في "شرح السنة" "2610"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 398، وفي "السنن" 9/15، من طريق عن فُلَيْحٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يُخْبِرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - " ثُمَّ سَكَتَ فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ حُزْنًا لِيَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤَدِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى اِنَّهَا لَتَصْطَفِقُ ثُمَّ تلا: (اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ) (النساء: 31).(1: 2)

صہیب بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے' آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ خاموش ہو گئے۔ پھر ہم میں سے ہر ایک شخص سر جھکا کر رونے لگا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم اٹھانے پر غمگین ہونے کی وجہ سے تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے۔ سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔ اس کیلئے قیامت کے دن جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ تیار ہو جاتی ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہاری برائیوں کو ختم کر دیں گے''۔

ذِكْرُ تَضْعِيفِ صَلَاةِ الْمُصَلِّي اِذَا صَلَّاهَا بِاَرْضٍ قِيٍّ بِشَرَائِطِهَا عَلٰى صَلَاتِهٖ فِي الْمَسَاجِدِ

ایسے نمازی کو مساجد (میں نماز ادا کرنے) کے مقابلے میں دگنا (اجر و ثواب حاصل ہونے) کا تذکرہ، جب وہ شخص بے آب و گیاہ جگہ (یا ویرانے میں) نماز کو اس کی شرائط کے ہمراہ ادا کرے

1749 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1748- صُهَيْب مولى العُتْوَارِيِّين: يُعد من أهل المدينة، ترجمه البخاري في "التاريخ الكبير" 4/316، وابن أبي حاتم 4/444، فلم يذكر فيه جرحا، وذكره المؤلف في "الثقات" .4/381 والعتواري: بضم العين وسكون التاء المثناة: نسبة إلى عتوارة، بطن من كنانة، كما قال ابن الأثير، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح . ابن أبي هلال: هو سعيد بن أبي هلال الليثي مولاهم. وأخرجه ابن خزيمة برقم "315" عن يونس بن عبد الأعلى الصدفي، والبيهقي في "السنن" 10/187 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 5/8 في الزكاة: باب وجوب الزكاة، والبخاري في "التاريخ الكبير" 4/316، والطبري في "التفسير" "9185" من طريق الليث، حدثني خالد، عن سعيد بن أبي هلال، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنْ صَلَّاهَا بِأَرْضٍ قِيٍّ فَأَتَمَّ وُضُوءَهَا وَرُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا تُكْتَبُ صَلَاتُهُ بِخَمْسِينَ درجة". (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ویرانے میں نماز ادا کرے وضو کو مکمل کرے' رکوع اور سجود مکمل کرے تو اسے پچیس نمازوں کا ثواب ملے گا''۔

ذِكْرُ تَفْضِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهِ الصَّلَاةَ لِمُنْتَظِرِيهَا

نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ، کہ (اس نے جتنی دیر نماز کا انتظار کیا، اتنا عرصہ) نماز ادا کرنے کا ثواب (اس کے نامہ اعمال میں) لکھا جائے گا

1750 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

(متن حدیث): عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ حَتّٰى إِذَا كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مُذِ انْتَظَرْتُمْ."

قَالَ أَنَسٌ: فكأني أنظر إلي وبيص خاتمه. (1: 2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز مؤخر کر دی یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی۔ پھر آپ تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے انتظار کر رہے تھے

1749– إسناده قوى. هلال بن ميمون الجهني، ويقال: الهذلي، وثقه ابن معين.، وقال النسائي: لا بأس به، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وقال ابوحاتم: ليس بقوى، ويكتب حديثه، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق، وقد أخطأ الحاكم، فظنه هلال بن أبي ميمونة– وهو هلال بن علي بن أسامة–الذى خرج له الشيخان، فقال: هٰذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد اتفقا على الحجة بروايات هلال بن أبي ميمونة ...، وتابعه على خطئه الذهبي في "المختصر." وباقي رجاله ثقات على شرطيهما. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وهي في "مسند" أبي يعلي. "1011"وهو في "مصنف" ابن أبي شيبة 2/479، 480، وتحرف فيه هلال إلى هشام. وأخرجه أبو داؤد "560" في الصلاة: باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة، ومن طريقه البغوى في "شرح السنة" "788" عن محمد بن عيسى. والحاكم 1/208 من طريق يحيى بن يحيى. كلاهما عن أبي معاوية، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وسيعيده المؤلف برقم "2055".

1750– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأورده المؤلف برقم "1537" عن أبي يعلي، عن إبراهيم بن الحجاج السامي، عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد، وتقدم تخريجه هناك ونزيد هنا في تخريجه على ما سبق: وأخرجه البيهقي 1/375 من طريقين، عن حماد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أيضا 1/374 من طريق ابراهيم بن عبد الله السعدى، عن يزيد بن هارون، عن حميد الطويل، عن أنس، به. وأخرجه مختصرا من طريق اخر عن قتادة، عن أنس. والوبيص: البريق. وسيورد المؤلف برقم "2033" من طريق قرة بن خالد، عن الحسن، عن أنس.

مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوئے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1751 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُوْنٍ حدثه قال:

(متن حدیث): سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "مَنْ كَانَ فِيْ مَسْجِدٍ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ في الصلاة" (2:1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص مسجد میں رہ کر نماز کا انتظار کرتا ہے' وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ" اَرَادَ بِهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ نماز (کی حالت) میں (شمار ہوگا)'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ شخص بے وضو نہ ہو

1752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَيْمُوْنٍ قَاضِي مِصْرَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ انْتَظَرَ الصَّلَاةَ فَهُوَ في الصلاة ما لم يحدث". (2:1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ بے وضو نہ ہو''۔

1751- إسناده حسن . وأخرجه النسائي في 2/55، 56 في المساجد: باب الترغيب في الجلوس في المسجد وانتظار الصلاة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "6012" من طريق عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر، به. وأخرجه أحمد 5/331، 340، والطبراني "6011" عن بشر بن موسى، كلاهما عن أبي عبد الرحمن المقرء، عن عياش بن عقبة، به. وانظر ما بعده. إسناده جيد، وهو مكرر ما قبله، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/402.

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمُنْتَظِرِى الصَّلَاةَ بِالْغُفْرَانِ وَالرَّحْمَةِ

نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے، فرشتوں کے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنے کا تذکرہ

1753 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ:

(متن حديث): "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّى عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِىْ مُصَلَّاهُ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ". (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک فرشتے کسی شخص کیلئے اس وقت تک دعائے رحمت کرتے ہیں۔ جب تک وہ شخص اپنی اس جائے نماز پر موجود رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی۔ جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے۔ اے اللہ! تو اس پر رحم کر"۔

1753- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو في الموطأ 1/160 في قصر الصلاة في السفر: باب انتظار الصلاة والمشي إليها، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "445" في الصلاة: باب الحدث في المسجد و "659" في الأذان: باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ومسلم "649" "275" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، وأبو "469" في الصلاة: باب في فضل القعود في المسجد، والنسائي 2/55 في المساجد: باب الترغيب في الجلوس في المسجد وانتظار الصلاة، والبيهقي في "السنن" .2/185 وأخرجه أحمد 2/421، ومسلم "649" "276" من طريق الزهري، عن الأعرج، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "2415"، والبخاري "477" في الصلاة: باب الصلاة في مسجد السوق، و "647" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، و "2119" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، وابن أبي شيبة 1/402-403، ومن طريقه مسلم "649" "272"، وابن ماجه "799" في المساجد وانتظار الصلاة، من طرق عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ . وصححه ابن خزيمة برقم "1504". وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" "2211" ومن طريقه مسلم "649" "276" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، والترمذي "330" في الصلاة: باب ما جاء في القعود في المسجد وانتظار الصلاة من الفضل، والبيهقي في "السنن" 2/186، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هريرة . وأخرجه الطيالسي "2448"، ومسلم "649" "274"، وأبو داوٗد "471" من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ . وأخرجه البخاري "3229" في بدأ الخلق: باب إذا قال أحدكم آمين، من طريق فليح، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ، عَنْ أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "2210"، ومسلم "649" "273" من طريق أيوب السختياني، وأبو نعيم في "الحلية" 6/180، 181 من طريق عمران القصير، كلاهما عن ابن سيرين، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/394 من طريق الوليد بن رباح، والدارمي 1/327 من طريق أبي سلمة، كلاهما عن أبي هريرة.

10 - بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

باب 10: نماز کا طریقہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ فَرَاغِ الْقَلْبِ لِصَلَاتِهِ وَدَفْعِ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ لَهَا

ان روایات کا تذکرہ، جو اس بارے میں ہیں کہ آدمی کو نماز کے لیے اپنا دل (دنیاوی خیالات) سے صاف رکھنا چاہیے، اور نماز کے دوران آنے والے شیطانی وسوسوں کو پرے کرنا چاہیے

1754 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ: "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ النِّدَاءَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يُصَلِّيَ الرَّجُلُ لا يدرى كم صلى". (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے (وہ اتنی دور چلا جاتا ہے) یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز نہیں آتی ہے۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے' تو پھر وہ آ جاتا ہے' پھر جب نماز کے لئے اقامت کیلئے آتی ہے وہ پھر پیٹھ کر چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے۔ آدمی کے ذہن میں خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے تم فلاں چیز کو یاد کرو۔ تم اس چیز کو یاد کرو وہ چیز جو ویسے اسے یاد نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ جب آدمی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے (تو بعض اوقات ایسا ہوتا ہے) کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے۔

1754- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوٗد "516" في الصلاة: باب رفع الصوت بالأذان، عن القعنبي، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ 1/69 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "608" في الأذان: باب فضل التأذين، والنسائي 2/21، 22 في الأذان: باب فضل التأذين، وأبو عوانة 1/334، والبغوي في "شرح السنة" ."412" وتقدم برقم "16" و "1662" من طريق يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عن أبي هريرة، وبرقم "1663" من طريق عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هريرة، وتقدم تخريجه من طرقه عند رقم ."16"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ لِلْقَائِمِ اِلَى الصَّلَاةِ يُرِيدُ قَضَاءَ فَرْضِهِ

جو شخص فرض ادا کرنے کیلئے، نماز کی طرف جاتا ہے، اس کو اطمینان (اختیار کرنے) کا حکم ہونے کا تذکرہ

1755 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وعليكم السكينة". (1: 78)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کیلئے اقامت کہی جائے' تو تم اس وقت کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہیں دیکھ لیتے۔ تم پر سکینت (یعنی اطمینان اور سکون) اختیار کرنا لازم ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ كَانَ فِيْ صَلَاتِهِ اَسْكَنَ وَلِلّٰهِ اَخْشَعَ كَانَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص اپنی نماز کے دوران زیادہ پرسکون رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ (کی بارگاہ میں) زیادہ خشوع اختیار کرتا ہے۔ وہ بہترین لوگوں میں سے ہے

1756 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِّيْ عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بن ابی رباح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1755– إسناده صحيح . سلم بن جنادة: ثقة، ومن فوقه رجال الشيخين .. وأخرجه أحمد 5/310 عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "909" في الجمعة: باب المشي إلى الجمعة' وأخرجه أحمد 5/305 و 307، وأبو داوُد "539" في الصلاة: باب في الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعودا، من طريق أبان ابن يزيد، وأحمد 5/309 و 310، والبخاري "637" في الأذان: باب متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة، و "638": باب لا يسعى إلى الصلاة مستعجلا وليقم بالسكينة والوقار، ومسلم "604" في المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، والدارمي 1/289، والبيهقي في "السنن" 2/20 من طريق هشام الدستوائي وشيبان، وأحمد 5/308 من طريق همام بن يحيى، وابن خزيمة "1644" من طريق معاوية بن سلام، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد' وسيورده المؤلف برقم "2222" من طريق حجاج الصواف، وبرقم "2223" من طريق معمر، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير به. ويرد تخريج كل طريق في موضعه

1756–جعفر بن يحيى، وعمه عمارة بن ثوبان: لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد . وهو في صحيح "ابن خزيمة" برقم "1566"وأخرجه أبو داوُد "672" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، من طريقه البيهقي 3/101 عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وله شواهد من حديث ابن عمر عن البزار "512"، والطبراني "13494"، وفيه ليث ابن أبي سليم، وهو سيء الحفظ، وحديثه حسن في الشواهد، وهذا منها، فيتقوى به حديث الباب.

(متن حدیث): " خَيْرُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ " (3 : 9)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو نماز کے دوران سب سے نرم کندھوں کے مالک ہوں''۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُوْلِ الصَّلَاةِ عَنْ أَقْوَامٍ بِأَعْيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَوْصَافٍ ارْتَكَبُوْهَا

کچھ متعین افراد کی نماز کی قبولیت کی نفی کا تذکرہ، جو کچھ مخصوص افعال کی وجہ سے ہوتی ہے، جن کے وہ لوگ مرتکب ہوتے ہیں

1757 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَرْحَبِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ بن الأسود عن القاسم بن الوليد عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلَاةً: إِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ باتت وزوجها عليها غضبان وأخوان متصارمان" . (2 : 54)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور دو ایسے بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ مَا طَالَ قُنُوْتُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے، جس میں قنوت (یعنی قیام) طویل ہو

1758 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

1757- إسناده حسن. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "12275" عن الحسين بن إسحاق التستري، عن أبي كريب، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجه "971" في الإقامة: باب من أم قوما وهم له كارهون عن محمد بن عمر عن هياج، عن يحيى بن عبد الرحمٰن الأرحبي، بهذا الإسناد . وقال البوصيري في "الزوائد" ورقة "63": إسناده صحيح، ورجاله ثقات . وفي الباب عبد اللّٰه بن عمرو عن أبي داوُد "593" في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون، والبيهقي في "السنن" 3/128. وعن أبي أمامة عند ابن أبي شيبة 1/408، والترمذي "360" في الصلاة: باب ما جاء فيمن أم قوما وهم له كارهون . وعن سلمان عند ابن أبي شيبة 1/408. وعن جابر بن عبد اللّٰه سيورده المؤلف في آخر كتاب الأشربة.

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّلَاۃِ أفضل؟

قال: "طول القنوت". (2:1)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی نماز سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طویل قنوت والی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِيجَازِ الصَّلَاةِ مَعَ الْاِكْمَالِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مختصر لیکن مکمل نماز پڑھے (جب وہ امامت کر رہا ہو)

1759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ:

1758- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير أبي السفيان واسمه طلحة بن نافع، روى له البخارى مقرونا. وأخرجه الطيالسي "1777"، وأحمد 3/302 و 314، مسلم "756" "165" في صلاة المسافرين: باب أفضل الصلاة طول القنوت، والبغوى فى "شرح السنة" "660" من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى "1276"، وأحمد 3/391، ومسلم "756"، والترمذى "387" في الصلاة: باب ما جاء فى طول القيام في الصلاة، وابن ماجه "1421" في الإقامة: باب ما جاء فى طول القيام في الصلوات، والبيهقي في "السنن" 3/8، والبغوى فى "شرح السنة" "659" من طرق عن أبى الزبير، عن جابر. وفى الباب عن عبد الله بن حبشي عند أحمد 3/411، 412، وأبى داوُد "1325" فى الصلاة: باب افتتاح صلاة الليل بركعتين، و "1449" في الصلاة: باب طول القيام، والنسائي 5/58 في الزكاة: باب جهد المقل، والدارمى 1/331 وإسناده صحيح على شرط مسلم، ولفظ أبى داوُد: اى الأعمال أفضل يدل اى الصلاة أفضل. وعن عمرو بن عبسة عند أحمد 4/385.

1759- إسناده صحيح على شرط مسلم. يحيى بن أيوب المَقَابِرى: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه رجال الشيخين. وأخرجه ابن ابي شيبة 2/52 عن هشيم، وأحمد 3/182 عن يحيى القطان، والبغوى فى "شرح السنة" "840" من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن حميد الطويل، به.وأخرجه الطيالسي "1997"، وابن أبى شيبة 2/55، وأحمد 3/170، و 173 و 179 و 231 و 234 و 276 و 279، ومسلم "469" "189" فى الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة فى تمام، والترمذى "237" في الصلاة: باب ما جاء إذا أم أحدكم فليخفف، والنسائي 2/94، 95 في الإمامة: باب ما على الإمام من التخفيف، والدارمى 1/288، 289، وابن خزيمة في "صحيحه" "1604"، وأبو عوانة 2/89، والبيهقى فى "السنن" 3/115 من طريق قتادة، عن أنس .وأخرجه عبد الرزاق "3718"، والطيالسي "2030"، وأحمد 3/162، ومسلم "473" في الصلاة: باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها فى تمام، وأبو عوانة 2/90، من طريق ثابت البناني، عن أنس .وأخرجه ابن أبى شيبة 2/54، والبخارى "706" فى الأذان: باب الإيجاز في الصلاة وإكمالها، ومسلم "469"، وابن ماجه "985" في الإقامة: باب من أم قوما فليخفف، وأبو عوانة 2/89، والبيهقى فى "السنن" 3/115 مِنْ طريق عبد العزيز بن صهيب، عن انس .وأخرجه أحمد 3/262 من طريق العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أنس .وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "726" من عطاء عن أنس .وأخرجه ابو عوانة 2/89 من طريق زائدة عن المختار، عن انس وسيورده المؤلف برقم "1856" من طريق يحيى بن سعيد الأنصارى، وبرقم "1886"، من طريق شريك بن أبى نمر، وبرقم "2138"

(متن حدیث): مَا صَلَّيْتُ مَعَ اَحَدٍ اَوْجَزَ صَلَاةٍ وَّلَا اَكْمَلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 8)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایسے کسی شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز ادا کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ اَنْ يُّطَوِّلَ مَا شَاءَ فِيْهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ اکیلا ہو تو جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے

1760 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ ما شاء". (1: 95)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے' تو انہیں مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بیمار' ضعیف' عمر رسیدہ لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص تنہا نماز ادا کرے تو وہ جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف جاتے ہوئے، آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1761 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

1760 – إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "843" من طريق أبي إسحاق الهاشمي، عن أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/134 في الصلاة: باب العمل في صلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/132، وأحمد 2/486، والبخاري "703" في الأذان: باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء، وأبو داوٗد "794" في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب ما على الإمام من التخفيف، والبيهقي في "السنن" 3/17. وأخرجه مسلم "467" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والترمذي "236" في الصلاة: باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف، والبيهقي في "السنن" 3/17، عن قتيبة بن سعيد، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن الحزامي، عن أبي الزناد، به. وأخرجه عبد الرزاق "3712" ومن طريقه أحمد 2/317، ومسلم "467" "184"، والبيهقي في "السنن" 3/17، والبغوي "842" عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/54 من طريق وكيع، عن الأعمش، عن أبي الصالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/256 و 393 و 393 و 537 من طريق عن ابن أبي ذئب، عن أبي الوليد، عن أبي هريرة. وسيورد المؤلف برقم "2136" من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ويخرج هناك.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِيهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: "اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ"؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ: "اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَاِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا"؟

فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهُنَّ فَقَالَ: "لَقَدْ رَاَيْتُ اثنى عشر ملكا ابتدرها أيهم يرفعها". (2:1)

⊛⊛ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے یہ کہا:

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو۔ اس میں برکت رکھی گئی ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو بولنے والا شخص کون ہے' تو لوگ خاموش رہے' آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کی ہے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ میں آیا تھا تو میرا سانس پھول رہا تھا۔ تو میں نے یہ کلمات کہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کی طرف لپکے کہ کون ان کو اوپر لے جاتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْفُرْجَةِ الَّتِيْ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ الْجِدَارِ اِذَا صَلّٰى اِلَيْهِ

اس کشادگی کی صفت کا تذکرہ، جو نمازی اور دیوار کے درمیان ضروری ہے جب آدمی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو

1762 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ: أخبرنا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ

1761- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 148/1، ومن طريقه رواه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" برقم "108" وأخرجه مسلم "600" في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، وأبو داؤد "763" في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والنسائي 2/132-133 في الافتتاح: باب نوع اخر من الذكر بعد التكبير، والبغوي في "شرح السنة" "633" و "634" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "466" وأخرجه أحمد 3/191 و 269، والطيالسي "2001" من طرق عن همام، عن قتادة، عن أنس. وله طريق اخر عنه أحمد 3/158، وأخرجه أحمد 3/106 و 188، وعبد الرزاق "2561" من طرق عن حميد، به. وأخرجه الطيالسي "2001"

1762- إسناده على شرطهما. أبو حازم: هو سلمة بن دينار، أخرجه البخاري "496" في الصلاة: باب قد كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "536"، عن عمرو بن زرارة، وأبو داؤد "696" في الصلاة: باب الدنو من السترة، عن القعنبي، والنفيلي، والطبراني في "الكبير" "5896" من طريق يحيى الحماني، وعبد الله بن عمر بن أبان، خمستهم عن عبد العزيز بن أبي حازم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7334" في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والطبراني "5786" عن ابن أبي مريم، عن أبي غسان، عن أبي حازم، به. وسيورده المؤلف برقم "2374"

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

(متنِ حدیث): "كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشاة". (5: 8)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کی جگہ تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَحَرَّى مَوْضِعًا مِّنَ الْمَسْجِدِ بِعَيْنِهِ فَيُجْعَلُ اَكْثَرَ صَلَاتِهِ فِيهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسجد کی کسی مخصوص جگہ کو اہتمام کے ساتھ تلاش کرے، اور اکثر اسی جگہ نماز ادا کرے

1763 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ

(متنِ حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَاْتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى، فَيَعْمِدُ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ دُونَ الْمُصْحَفِ فَيُصَلِّي قَرِيبًا مِّنْهَا فَاَقُولُ لَهُ: اَلَا تُصَلِّي هَا هُنَا؟ وَاُشِيرُ لَهُ اِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُولُ: اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتحرى هذا المقام. (1: 4)

حدیث 1763: یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں وہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چاشت کی نماز ادا کرنے آتے تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ اس ستون کی طرف جانے کی کوشش کرتے تھے جو مصحف سے پہلے ہے وہ اس کے قریب نماز ادا کیا کرتے تھے۔ میں ان سے یہ کہتا تھا کہ آپ یہاں نماز ادا نہیں کریں گے۔ میں مسجد کے کسی دوسرے گوشے کی طرف اشارہ کرکے کہتا۔ تو وہ یہ فرماتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ اہتمام کے ساتھ اس جگہ نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کی طرف اٹھ کر جاتے ہوئے اہتمام کے ساتھ دعا مانگے

1763- إسناده صحيح. أحمد بن عبدة: هو ابن موسى الضبي، ثقة، روى له مسلم، ومن فوقه رجال الصحيحين. وأخرجه ابن ماجه "1430" في الإقامة: باب ما جاء في توطين المكان في المسجد يصلي فيه، عن يعقوب بن حميد بن كاسب، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن المخزومي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 48، 54، والبخاري "502" في الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، ومسلم "509" في الصلاة: باب دنو المصلي من السترة، والطبراني "6299"، والبيهقي في "السنن" 2/271، من طريق عن يزيد بن أبي عبيد، به. وسيعيده المؤلف برقم "2152" في باب فرض متابعة الإمام.

1764 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بِجُرْجَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ ـ عَنْ سُهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاعَتَانِ لَا تُرَدُّ عَلٰى دَاعٍ دَعْوَتُهُ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ، وَفِي الصَّفِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں دعا کرنیوالے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب نماز قائم کی جائے اور جب اللہ کی راہ میں صف (بنائی جائے)''

ذكر عدد التكبيرات التي يكبر فيها المرء في صلاته

تکبیرات کی اس تعداد کا تذکرہ، جو آدمی نماز کے دوران کہتا ہے

1765 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادِ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: عَجِبْتُ مِنْ شَيْخٍ صَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً؟ قَالَ: تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عکرمہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ مجھے ایک عمر رسیدہ شخص پر حیرانگی ہو رہی ہے' جس نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے 22 تکبیریں کہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِّنَ النَّاسِ اَنَّ عَلَى الْمُصَلِّي التَّكْبِيرَ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ مِنْ صَلَاتِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نمازی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہے

1766 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ بن

1766- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطا" 1/76 في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، ومن طريق مالك اخرجه الشافعي 1/81، وأحمد 2/236، والبخارى "785" في الأذان: باب إتمام التكبير في الركوع، ومسلم "392" في الصلاة: باب إثبات التكبير في كل رفع وخفض في الصلاة، والنسائى 2/235 في التطبيق: باب التكبير للنهوض، وابن الجارود "191"، والبيهقي في "السنة" 2/76. واخرجه عبد الرزاق "2485"، وأحمد 2/270، والبخارى "803" في الأذان: باب يهوى بالتكبير حين يسجد، وأبو داوٗد "836" في الصلاة: باب تمام التكبير، والنسائي 2/235 في التطبيق: باب التكبير للنهوض، والبيهقي في "السنن" 2/67،

شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّی بِهِمْ كَانَ يُكَبِّرُ فِیْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ: اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 27)

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ وہ ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب انہوں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے فرمایا: میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ التَّكْبِيرَ فِیْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ مِنْ صَلَاتِهٖ خَلَا رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہے، البتہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے (تکبیر نہیں کہی جائے گی)

1767 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ اسْتَخْلَفَهٗ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدِ ثُمَّ يُكَبِّرِ حِيْنَ يَهْوِی سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرِ حِيْنَ يَقُوْمِ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِیَ صَلَاتَهٗ فَاِذَا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى أهل المسجد فقال: والذی نفسی بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 27)

(بقیه تخریج 1767)من طرق عن الزهری، به، مطولا . وصححه ابن خزیمة برقم ."579"وأخرجه ابن أبی شیبة 1/241، وأحمد 2/502 من طریق محمد بن عمرو، ومسلم "392" "31" من طری فیحیی بن ابی کثیر، کلاهما عن ابی سلمة، به .وأخرجه عبد الرزاق "2496" ومن طریقه مسلم "392" ."28" "578" عن ابن جریج.

1767–وأخرجه البخاری "789" فی الأذان: باب التکبیر إذا أقام من السجود، و "803"، والنسائی 2/233 فی التطبیق: باب التکبیر للسجود، والبیهقی فی "السنن" 2/67 من طریق عقیل، کلاهما عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام، عن أبی هریرة .وأخرجه أحمد 2/452 من طریق ابن أبی ذئب، عن سعید المقری، عن ابی هریرة.وأخرجه مسلم "392" "32" من طریق سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ ابی هریرة .وسیرد بعده من طریق یونس بن یزید، عن الزهری، به مطولا، وبرقم "1797" من طریق نعیم المجمر، عن أبی هریرة 1. إسناده صحیح علی شرطهما . عبد الله: هو ابن المبارك. وهو مطول ما قبله. وأخرجه مسلم "392" "30" عن حرملة بن یحیی، عن ابن وهب، عن یونس بن یزید، بهذا الإسناوتقدم تخریجه من طرقه فیما قبله.

قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يخفض صوته بالتكبير.

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان نے مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا' تو جب وہ فرض نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے' تو انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع میں جانے لگے تو انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور پھر جب وہ سجدے میں جانے کیلئے جھکے تو انہوں نے تکبیر کہی وہ تشہد کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے' تو انہوں نے تکبیر کہی تو انہوں نے اسی طرح کیا یہاں تک کہ اپنی نماز کو مکمل کر لیا۔ جب انہوں نے اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرا تو انہوں نے اہل مسجد کی طرف رخ پھیرا اور کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ البتہ وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَفْتَتِحُ بِهِ الْمَرْءُ صَلَاتَهُ

اس طریقے کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی اپنی نماز کا آغاز کرے

1768 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ بَصَرَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَائِمًا وَّاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ جَالِسًا وَّكَانَ يُوْتِرُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ

1768– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير بديل بن ميسرة، فإنه من رجال مسلم. وقولها: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح الصلاة بالتكبير، والقراء بالحمد لله رب العالمين" أخرجه أبو بكر بن ابى شيبة فى "المصنف" 1/410، ومن طريقة ابن ماجه "812" فى الإقامة: باب افتتاح القراءة، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وقولها: "كان صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يشخص راسه ولم يصوبه" اخرجه ابو بكر بن ابى شيبة 1/252، عن أبي خالد الأحمر، عن حسين المعلم، به، واخرجه ابن ماجه "869" فى الإقامة: باب الركوع في الصلاة، عن ابى بكر بن أبي شيبة، عن يزيد بن هارون، به. واخرجه ابن أبي شيبة 1/229 و 284 و 285 عن يزيد بن هارون، به مختصرا. واخرجه البيهقى فى "السنن" 2/15 و 85 و 172 من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدى، عن عبد الأعلى ويزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/31 و 194، ومسلم "498" في الصلاة: باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختتم به، وأبو داؤد "783" في الصلاة: باب من لم ير الجهر بسم الله الرحمٰن الرحيم، من طرق عن حسين المعلم، به. واخرجهٔ أحمد 6/171 و 281 من طريقين عن بديل بن ميسرة، به. واخرجه الطيالسى "1578" عن عبد الرحمٰن بن بديل العقيلى، عن أبيه بديل، به.

الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَنْهٰى اَنْ يَّفْرِشَ اَحَدُنَا ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصلاة بالتسليم. (5: 4)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور سورۃ فاتحہ کی قرأت کے ذریعے نماز کا آغاز کرتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے' تو آپ اپنی نگاہ کو بالکل جھکا کر بھی نہیں رکھتے تھے اور اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے بلکہ اس کے درمیان کی صورت اختیار کرتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے' تو اس وقت تک سجدے میں نہیں جاتے تھے جب تک پہلے سیدھے کھڑے نہیں ہو جاتے تھے۔ جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو دوسری مرتبہ سجدے میں اس وقت تک نہیں جاتے تھے۔ جب تک بالکل سیدھے ہو کر بیٹھ نہیں جاتے تھے۔ آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کر کھڑا کر لیتے تھے اور آپ دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتے تھے۔ آپ شیطان کے پیچھے جانے سے منع کرتے تھے اور آپ اس بات سے بھی منع کرتے تھے' کوئی شخص درندوں کی طرح اپنی کلائیاں بچھائے اور آپ سلام پھیر کر نماز کو ختم کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ نَشْرُ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے وقت انگلیوں کو کھلا رکھے

1769 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ: حدثنا يحيى بن اليمان عن ابن اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْشُرُ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ نشرا. (5: 4)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الْيَسَارِ فِيْ صَلَاتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے

1770 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

1769– يحيى بن اليمان مع كونه من رجال مسلم: سيء الحفظ، لكنه توبع . وباقي رجاله ثقات. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "458"وأخرجه الترمذي "239" أيضا عن قتيبة بن سعيد، والبيهقي في "السنن" 2/27 من طريق محمد بن سعيد الأصبهاني، كلاهما عن يحيى بن اليمان، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نؤخر سحورنا ونعجل فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِيْ صلاتنا." (3: 68)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَطَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عطاء بن أبی رباح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم انبیاء کے گروہ کو یہ حکم دیا گیا ہے' ہم اپنی سحری کو مؤخر کریں اور افطاری جلدی کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھوں کے ذریعے بائیں ہاتھوں کو پکڑلیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن وہب نے یہ روایت عمر بن حارث اور طلحہ بن عمرو۔ سے سنی ہے، جو عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی نماز کے آغاز میں، قرأت سے پہلے کیا دعا مانگے؟

1771 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عن ابن جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجَّهْتُ

1770- إسناد صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى: صدوق من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "11485" من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وصححه الضياء المقدسي في "الأحاديث المختارة" 63/10/2، والسيوطي في "تنوير الحوالك" 1/174. ـ3أخرجه الطبراني أيضا "10851" من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، عن ابن عباس. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/105 وقال: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح.

1771- إسناده صحيح، يوسف بن مسلم: هو يوسف بن سعيد بن مسلم المصيصي، روى له النسائي، ثقة، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أبو عوانة 2/102، والدارقطني 1/297-298 عن أبي بكر النيسابوري، كلاهما عن يوسف بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/72 و 73 من طريقين عن ابن جريج، به. وأخرجه عبد الرزاق "2567" و "2903" عن إبراهيم بن محمد، وأبو داؤد "761" في الصلاة: باب ما تستفتح به الصلاة من الدعاء، والترمذي "3423" في الدعوات، وابن خزيمة في "صحيحه" "464"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/199 و 239، و"مشكل الآثار" 1/488، والبيهقي في "السنن" 2/33 و 74 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، كلاهما عن موسى بن عقبة، به. وقد سقط من سند المطبوع من المصنف "2567": "عبد الرحمٰن الأعرج." وسيرد بعده "1772" من طريق أحمد بن إبراهيم الدورقي، عن حجاج بن محمد، به. وبرقم "1773" من طريق الماجشون، عن الأعرج، به، ويرد تخريجه في موضعه.

وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ". (4:5)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''میں نے سیدھے راستے پر چلتے ہوئے اور مسلمان ہوتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں''۔

بیشک میری نماز میری ذات' میری موت' میری قربانی' میری زندگی اللہ کیلئے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے۔ حمد تیرے لیے مخصوص ہیں' تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کردے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرتا ہے اور اچھے اخلاق کی طرف تو میری رہنمائی کردے کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کرسکتا ہے اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کردے برے اخلاق کو صرف تو ہی مجھ سے دور کرسکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہوسکتی ہے اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے وہ شخص ہدایت یافتہ ہے جسے تو ہدایات عطا کرے میں تیری مدد سے ہوا اور تیری طرف رجوع کرتا ہوتو برکت والا اور بلندو برتر ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوا اور تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہو۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو بِهِ الْمَرْءُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ وَيَقُوْلُ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی فرض نماز کے آغاز میں کیا دعا مانگے اور تکبیر (تحریمہ) کے بعد (کیا) پڑھے؟

1772 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عن ابن جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

1772– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/32 من طريق إبراهيم بن إسحاق الأنماطي، بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم "1774"، وتقدم قبله من طريق يوسف بن مسلم، عن حجاج بن محمد، به.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کا آغاز کرتے، تھے‘تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

”میں سیدھے راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں‘ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز‘ میری قربانی‘ میری زندگی اور میری موت اللہ کیلئے ہے‘ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں‘ تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کردے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے‘ تو اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کرا اچھے اخلاق کی طرف تو ہی رہنمائی کرسکتا ہے‘ تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کردے۔ برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کرسکتا ہے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں‘ سعادت تجھ سے حاصل ہوتی ہے۔ بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت عطا کرے۔ میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔

میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں‘ توبہ کرتا ہوں“۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِمَا وَصَفْنَا بَعْدَ التَّكْبِيرِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے جو ذکر کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ دعا تکبیر (تحریمہ) کہنے کے بعد مانگتے تھے، اس سے پہلے نہیں۔

1773 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ: "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أستغفرك وأتوب إليك". (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ" اَرَادَ بِهِ: وَالشَّرُّ لَيْسَ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَيْكَ فَاَضْمَرَ فِيْهِ: "مَا يُتَقَرَّبُ به".

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔ پھر آپ یہ پڑھتے تھے:

''میں نے سیدھے راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری ذات میری موت میری قربانی میری زندگی اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرتا ہے۔ میں حاضر ہوں اور سعادت تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ تمام بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے اور برائی تیرے طرف نہیں جا سکتی اور میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

1773– إسناده صحيح على شرط مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، والماجشون بن أبي سلمة: هو أبو يوسف يعقوب بن دينار، وقيل ميمون، . والماجشون معرب ماه كون، ومعناه الأبيض المشرب بالحمرة. وأخرجه أحمد 1/102 عن هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "152" ومن طريقه "الترمذي" "266" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/488، وأبو عوانة 2/100، والبيهقي في "السنن" 2/32 عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/232، وأحمد 1/94 و 103، ومسلم "771" "202" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبود داؤد "760" في الصلاة: باب يستفتح به الصلاة من الدعاء، والترمذي "3422" في الدعوات، والنسائي 2/129، 130 في الافتتاح: باب نوع آخر من الذكر والدعاء بين التكبيرة والقراءة، والدارمي 2/182، وابن الجارود "179"، والدارطقني 1/296، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/199، وفي "مشكل الآثار" 1/488، وابن خزيمة في "صحيحه" "462" و "463" و "743" وأبو عوانة 1/100 و 101 من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "771" في المسافرين، والترمذي "3421" و "3422" في الدعوات، والبيهقي في "السنن" 2/32، والبغوي في "شرح السنة" "572" من طريق يوسف بن الماجشون، عن أبيه الماجشون، بهذا الإسناد ... "1903" و "1977"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''برائی تیری طرف نہیں جاسکتی'' اس سے مراد یہ ہے: برائی ایسی چیز نہیں ہے، جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔ تو یہاں ''جس کے ذریعے قرب حاصل کیا جائے'' محذوف ہے۔

1774 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بن محمد عن ابن جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ". (33:5)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز ادا کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''میں نے سیدھے راستے پرگامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز میری زندگی' میری موت' میری قربانی اللہ کیلئے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! ہم تیرے لیے مخصوص ہیں۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو پاک ہے اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے' اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کرسکتا ہے' تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کردے بے شک برے اخلاق کو صرف تو ہی مجھ سے دور کرسکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ سعادت تجھ سے ہی حاصل ہوسکتی ہے اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت عطا کرے۔ میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا اور بلند و برتر ہے اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوا اور تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''۔

1774- إسناد صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "1772"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّفْتَتِحَ الصَّلَاةَ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الدُّعَاءِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، کہ ہم نے جو دعا ذکر کی ہے وہ اس کی بجائے کسی دوسری دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کرے

1775 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنّٰى الْبُسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بين التكبير والقراءة فقلت: بأبي وَاُمِّي اَرَاَيْتَ سَكَتَاتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ اَخْبِرْنِيْ مَا تَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بالماء والثلج والبرد". (5: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے تھے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو خاموش رہتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں مجھے بتایئے کہ اس دوران آپ کیا پڑھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں یہ پڑھتا ہوں)

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے۔ جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کیا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں کو پانی اولوں اور برف کے ذریعے دھو دے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّدْعُوَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ نماز کے آغاز میں اس کے علاوہ

1775- إسناده صحيح على شرط مسلم، علي بن خشرم: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان الضبي، وأبو زرعة: هو أبو زرعة بن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي، مختلف في اسمه .وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى "320"، من طريق علي بن خشرم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/231، ومسلم "598" في المساجد: باب ما يقال بعد تكبيرة الإحرام والقراءة، وأبو داوُد "781" في الصلاة: باب السكتة عند الافتتاح، وابن ماجه "805" في إقامة الصلاة: باب افتتاح الصلاة، وأبو عوانة 1/98،99، من طرق عن ابن فضيل، بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري "744" في الأذان: باب ما يقول بعد التكبير، ومسلم "598"، وأبو داوُد "781"، والدارمي 1/283، وأبو عوانة 1/98، والبيهقي 2/195، والبغوي في "شرح السنة" "574" من طرق عبد الرحمٰن بن زياد، عن عمارة بن القعقاع، به.وسيورده المؤلف بعده من طريق جرير بن عبد المجيد، عن عمارة، به.

(کوئی دوسری) دعا مانگ لے، جو ہم نے ذکر کی ہے

1776 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا هُوَ؟ قَالَ: "اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خطاياى بالماء والثلج والبرد". (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تھے' تو آپ قرأت کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو خاموش ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں۔

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے پاک کردے اس طرح جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی اولوں اور برف کے ذریعے دھودے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي اِذَا كَانَ اِمَامًا اَنْ يَّسْكُتَ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَةِ لِيَلْحَقَ مَنْ خَلْفَهُ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے، جب وہ امام ہو، تو وہ قرأت شروع کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہے، تاکہ اس کے پیچھے موجود شخص سورہ فاتحہ کی تلاوت کو پالے

1777 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّيْنَ قَالَ:

1776- إسناده صحيح على شرطهما. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه أحمد 2/231 و 494، ومسلم "598" في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، والنسائي 1/50-51 في الطهارة: باب الوضوء بالثلج، و 2/128-129 في الافتتاح: باب الدعاء بعد تكبيرة الإحرام، والدارقطني 1/336، وأبو عوانة 1/98، وابن خزيمة في "صحيحه" "564"، والبيهقي في "السنن" 2/195، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَّكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيْهَةً يَسْاَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كلما ركع وسجد. (5: 4)

سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان کو ترک کردیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ دونوں ہاتھ بلند کر کے اٹھاتے تھے اور آپ قرأت کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے جس میں آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے تھے اور آپ نماز کے دوران ہر دفعہ رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدُّعَاءِ الَّذِيْ كَانَ يَدْعُو بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَكْتَتِهِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

اس دعا کا تذکرہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران مانگا کرتے تھے

1778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي اَرَاَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ

1777- إسناده صحيح. سعيد بن سمعان: ثقة، روى له أصحاب السنن، وباقي رجال السند على شرط الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "459" عن يحيى بن حكيم، والحاكم في "المستدرك" 1/234، وعنه البيهقي في "السنن" 2/27، عن طريق إبراهيم بن مرزوق البصري، كلاهما عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/434، وأبو داوُد "753" في الصلاة: باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، والنسائي 2/124 في الافتتاح: باب رفع اليدين مدا، وابن خزيمة في "صحيحه" "460" و "473"، من طريق يحيى بن سعيد القطان، وأحمد 2/434 عن يزيد بن هارون، و 2/500 عن محمد بن عبد الله، والدارمي 1/281، ومن طريقه الترمذي "240" في الصلاة: باب ما جاء في نشر الأصابع عند التكبير، عن عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/195 من طريق أسد بن موسى، وابن خزيمة "460" و "473" أيضا من طريق محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، والطيالسي "2374" ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/27، كلهم عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "1769" من طريق يحيى بن اليمان، عن ابن أبي ذئب، به، ولفظه: "كان ينشر أصابعه في الصلاة نشرا" وذكرت هناك قول الترمذي فيه ورده. فانظره.

وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ والبرد". (5: 4)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تھے تو آپ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ قرأت اور تکبیر کے دوران کیا پڑھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ پڑھتا ہوں)

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے سے میل کو صاف کیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور اولوں کے ذریعے دھودے''۔

ذِكْرُ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِهٖ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ، آدمی نماز کے دوران قرأت شروع کرنے سے پہلے کن چیزوں سے پناہ مانگے؟

1779 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ:

(متن حدیث): "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ: مِنْ همزه ونفخه (ونفثه) ". (5: 12)

قَالَ: عَمْرٌو هَمْزُهُ الْمُوتَةُ وَنَفْخُهُ: الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ: الشعر

جبیر بن مطعم کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے ٹھوکا دینے' پھونک مارنے اور پھونکنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

1778– إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب. وقد تقدم تخريجه برقم "1775" و "1776".

1779–وأخرجه ابن ماجه "807" في الإقامة: باب الاستعاذة في الصلاة، وابن خزيمة في "صحيحه" "468"، كلاهما عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "948"، وأحمد 4/85، وأبو داوٗد "764" في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، وابن الجارود في "المنتقى" "180"، والطبراني "1568"، والبيهقي في "السنن" 2/35، من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "468"، والحاكم 1/235، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/80 و 81، والطبراني "1569" من طريق مسعر. وأخرجه البيهقي 2/35 من طريق مسعر وشعبة. وأخرجه أحمد، وابنه في "زوائده" 4/83، وابن خزيمة "469" من طريق حصين بن عبد الرحمٰن.

عمرو نامی راوی کہتے ہیں اس کے ٹھوکا دینے سے مراد مرگی ہے اور پھونک مارنے سے مراد تکبر ہے اور اس کے پھونکنے سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1780 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عاصم العنزى، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا دخل الصلاة قال: "الله أكبر كبيرا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا – ثَلَاثًا – سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا – ثَلَاثًا – اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ: مِنْ نَفْخِهِ وَهَمْزِهِ وَنَفْثِهِ"

قَالَ عَمْرٌو: نَفْخُهُ الكبر، وهمزه الموتة، ونفثه: الشعر. (5: 12)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ یہ کہتے تھے

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑائی والا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' جو زیادہ ہو''۔ یہ کلمات آپ تین مرتبہ کہتے تھے۔ پھر تین مرتبہ یہ کہتے تھے ''میں صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں''۔ پھر آپ یہ کہتے تھے میں مردود شیطان سے اس کے پھونک مارنے سے اس کے پھونکنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

عمرو نامی راوی کہتے ہیں: نفخ سے مراد تکبر ہے۔ ہمز سے مراد مرگی ہے اور نفث سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: (فَاقْرَئُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)

ان روایات کا تذکرہ، جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''اس میں سے جو میسر ہو اس کی تلاوت کرو'' کی تفسیر بیان کرتی ہیں

1781 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ اَبُوْيَزِيدَ الْعَدْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا

1780– هو مكرر ما قبله.

1781– إسناده صحيح. عبد الواحد بن غياث: ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه الخطيب، وقال أبو زرعة: صدوق، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208 من طريق سهل بن بكار، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/163 في الافتتاح: باب قراءة النهار، من طريق جرير بن عبد الحميد، عن رقبة بن مصقلة، به. وأخرجه مسلم "396" "44" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208، وأبو عوانة

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ الصَّلَاةِ يُقْرَأُ فِيهَا فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أخفى منا أخفينا منكم. (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر نماز میں قرأت کی جاتی ہے' تو جس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرأت سنا دیا کرتے تھے (یعنی بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے) تو ہم اس میں تمہیں قرأت سنا دیتے ہیں اور جس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مخفی رکھتے تھے (یعنی پست آواز میں قرأت کرتے تھے) ہم ان میں تم سے مخفی رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا (فَاقْرَئُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) اَرَادَ بِهٖ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا وَلّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ مَا اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اس میں سے جو میسر ہو اس کی تلاوت کرو''

اس سے مراد سورہ فاتحہ (کی تلاوت کرنا) ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس بات کا نگران مقرر کیا ہے، کہ وہ اس چیز کی وضاحت کریں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے

1782 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: حدثنا بن عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ،

(بقیه تخريج 1781) 2/125، والبيهقي في "السنن" 2/40، من طريق حبيب المعلم، عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 2/258 و 301 و 41، ومسلم "396" "42"، وأبو عوانة 2/125، من طريق حبيب بن الشهيد، عن عطاء، به. وسيورده المؤلف برقم "1853" من طريق ابن جريج، عن عطاء، به. ويرد تخريجه من طريقه هناك.

1782- إسناده صحيح على شرطهما. وهي في "مصنف" ابن أبي شيبة 1/360 ومن طريقه أخرجه مسلم أخرجه مسلم "394" في الصلاة: باب وجوب قراء ة الفاتحة في كل ركعة. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/75، والحميدي "386"، وأحمد 5/314، والبخاري "756" في الأذان: باب وجوب القراء ة للإمام والمأموم في الصلوات كلها، وأبو داؤد "822" في الصلاة: باب من ترك القراء ة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/137 في الافتتاح: باب إيجاب قراء ة فاتحة الكتاب في الصلاة، وابن ماجه "837" في الإقامة: باب القراء ة خلف الإمام، والدارقطني 1/321، وابن الجارود "185"، وأبو عوانة 2/124، والبيهقي في "السنن" 2/38 و 164، والبغوي في "شرح السنة" "576"، من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وصححه ابن خزيمة "488". وأخرجه مسلم "394" "35"، والدارمي 1/283، وأبو عوانة 2/125، والبيهقي في "السنن" 2/164 من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 5/321، ومسلم "394" "35"، وأبو عوانة 2/124، والبيهقي في "السنن" 2/374، 375 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، به. وأخرجه الطبراني في "الصغير" 1/78 من طريق موسى بن عقبة، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف برقم "1786" و "1793" من طريق معمر، عن الزهري، به، وبرقم "1785" و "1792" و "1848" من طريق ابن إسحاق، عن مكحول، عن محمود بن الربيع، به. ويخرج كل طريق في موضعه.

(متن حدیث): عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا صَلَاةَ لمن لا يقرأ بفاتحة الكتاب". (21:1)

حضرت محمود بن ربیع حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے۔

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْفَرْضَ عَلَى الْمَاْمُوْمِ وَالْمُنْفَرِدِ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مقتدی اور تنہا نماز ادا کرنے والے پر بھی نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے

1783 اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ لِاَنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ مَا دَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا وَّلٰكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِهٖ فَيَدْفِنُهُ. (21:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ عَلَى الْمَاْمُوْمِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ صَلَاتِهٖ إذ المصطفى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ اَنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ وَالْمُنَاجَاةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بِنُطْقِ الخطاب دون التسبيح والتكبير والسكوت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہو تو اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کی دائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے اور اسے دفن کر دینا چاہئے''۔

1783- حديث صحيح، ابن أبي السرى- وإن كان كثير الأوهام- قد توبع عليه . وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وهي في "مصنف عبد الرزاق" برقم "1686"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/318، والبخاري "416" في الصلاة: باب دفن النخامة في المسجد، والبيهقي في "السنن" 2/293، والبغوي في "شرح السنة" . "490" وأخرجه أحمد 2/415، ومسلم "550" في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد، وأبو عوانة 1/403، والبيهقي في "السنن" 2/291 و 292، من طريق القاسم بن مهران، عن أبي رافع، عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "1681" عَنْ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وسيورده المؤلف في بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلْمُصَلِّي وَمَا لَا يُكْرَهُ، وفي الباب عن أنس و جابر سيرد في الباب المذكور.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ مقتدی پر بھی نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے، اور مناجات اس وقت ہوسکتی ہیں جب لفظی طور پر کسی کو مخاطب کیا جائے، تسبیح یا تکبیر پڑھنے یا خاموش رہنے پر (مناجات کا اطلاق نہیں ہوتا)

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُنَاجَاةِ الَّتِي يَكُوْنُ الْمَرْءُ فِي صَلَاتِهِ بِهَا مُنَاجِيًا لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

مناجات کی صفت کا تذکرہ، جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز کے دوران اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے

1784 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): " مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ." فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: اقْرَاْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفهما لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ " قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقرؤوا يقول العبد: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) يَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ:

1784– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوي "578" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/84–85 في الصلاة: باب القراءة خلف الإمام فيما لا يجهر فيه القراءة، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق "2768"، وأحمد 2/460، ومسلم "395" "39" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، وأبو داوٗد "821" في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/135–136 في الافتتاح: باب ترك قراءة "بسم الله الرحمٰن الرحيم" في فاتحة الكتاب، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/215، وفي "مشكل الآثار " 2/23، وأبو عوانة 2/126 و 127، والبيهقي في "السنن" 2/39 و 166، 167 وصححه ابن خزيمة ."502"وأخرجه الطيالسي "2561" عن ورقاء، وأحمد 2/250 و 285 و 487، وعبد الرزاق "2767"، ومسلم "395" "40"، وابن ماجه "838" في إقامة الصلاة: باب القراءة خلف الإمام، وأبو عوانة 2/127، من طريق ابن جريج، والبيهقي في "السنن" 2/166 من طريق الوليد بن كثير، ثلاثتهم عن العلاء بن عبد الرحمٰن، به . وأخرجه مسلم "395" "41"، وأبو عوانة 2/127، والترمذي "2953" في تفسير سورة الفاتحة، والبيهقي في "السنن" 2/39 و 375 من طريق أبي أويس، عن العلاء ، عن أبيه وابي السائب، عن أبي هريرة، مختصرا . وسيورده المؤلف "1788" من طريق سعد بن سعيد، "1789" و "1794" من طريق شعبة، و "1795" من طريق الدراوردي .

(اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) (صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فهؤلاء لعبدى ولعبدى ما سأل . (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے کہا: اے ابوہریرہ! میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو انہوں نے میری کلائی پر چھوتے ہوئے فرمایا: اے فارسی! تم اسے اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ اس کا نصف حصہ میرے لیے اور اس کا نصف حصہ میرے بندے کیلئے۔ میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم لوگ تلاوت شروع کرو۔ بندہ کہتا ہے 'تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے' بندہ کہتا ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے وہ روز جزاء کا مالک ہے۔ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ بندہ کہتا ہے بیشک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں' تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ اس نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے:

''تو ہمیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ' ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے''۔

تو یہ چیزیں میرے بندے کو ملے گی اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْفَرْضَ عَلَى الْمَاْمُوْمِيْنَ قِرَاءَ ةُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ كَهُوَ عَلَى الْمُنْفَرِدِ سَوَاءً

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مقتدیوں پر سورہ فاتحہ پڑھنا اسی طرح فرض ہے، جس طرح تنہا نماز ادا کرنے والے پر فرض ہے

1785 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مؤمل بن هشام اليشكرى حدثنا إسماعيل بن عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ - وَكَانَ يَسْكُنُ اِيلِيَاءَ - عَنْ

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إني لأراكم تقرؤون وَرَاءَ إِمَامِكُمْ." قَالَ: قُلْنَا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه هذا قال: "فلا تفعلوا إلا بأم الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بها". (1: 21)

ﷺ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ کیلئے قرأت کرنا مشکل ہوا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے تم اپنے امام کے پیچھے بھی قرأت کرتے ہو۔

راوی کہتے ہیں ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! ایسا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو تم سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس کی تلاوت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ" لَمْ يُرِدْ بِهِ الزَّجْرَ عَنْ قِرَاءَةِ مَا وَرَاءَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''تم ایسا نہ کرو البتہ سورہ فاتحہ (کا حکم مختلف ہے)'' اس سے آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت سے منع کر دیں

1786 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قال: حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فصاعدا". (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ مَكْحُوْلٍ: "فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ"، لَفْظَةُ زَجْرٍ مُرَادُ بِهَا ابْتِدَاءُ اَمْرٍ مُسْتَاْنَفٍ

1785– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. وأخرجه الدارقطني 1/318، والحاكم في "المستدرك" 1/238، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 37 من طريقين عن المؤمل بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "823" في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، ومن طريقه البيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 37 من طريق محمد بن سلمة، والترمذي "311" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة خلف الإمام، والبغوي في "شرح السنة" "606"، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 37 من طريق عبدة بن سليمان، كلاهما عن محمد بن إسحاق، به. وحسنه الترمذي والدارقطني. وتابع محمد بن إسحاق زيد بن واقد عند أبي داوٗد "824"، والدارقطني 1/319 و 320، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 36 و 37، وفي "السنن" 2/164. وسيورده المؤلف برقم "1792" من طريق يزيد بن هارون، و "1848" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن ابن إسحاق، به.

وَقَوْلُهُ: "فَصَاعِدًا" تَفَرَّدَ بِهٖ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ دون أصحابه.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ اور مزید (کسی سورۃ) کی تلاوت نہیں کرتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مکحول کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم ایسا نہ کرو، البتہ سورہ فاتحہ (کا حکم مختلف ہے)'' یہ الفاظ ممانعت کے ہیں، لیکن مراد ابتداء میں نئے سرے سے حکم دینا ہے۔

روایت کے لفظ ''فصاعدا'' کو زہری کے حوالے سے روایت کرنے میں معمر منفرد ہے، زہری کے دیگر شاگردوں نے یہ لفظ نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَرْضَ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَا اَنَّ قِرَاءَتَهٗ اِيَّاهَا فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ تُجْزِئُهٗ عَنْ بَاقِي صَلَاتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نماز کے دوران آدمی پر یہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے، ایسا نہیں ہے کہ اسے صرف ایک رکعت میں پڑھ لینا، باقی نماز کے لیے کافی ہوگا

1787 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطٍ قَالَ: حدثنا أبي وبندار قالا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَاَخْبَرَنَا

1786- حديث صحيح، ابن أبي السرى: تقدم غير مرة أنه يهم كثيرا، لكنه متابع عليه . وباقي رجاله رجال الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق " "2623" ومن طريقه أخرجه أحمد 5/322، ومسلم "394" "37" في المساجد: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، وأبو عوانة 2/124، والبيهقي في "السنن" 2/374، والبغوي في "شرح السنة" ."577" وأخرجه النسائي 2/138 في الافتتاح: باب إيجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة، من طريق عبد الله بن المبارك، عن الزهري، به. وتقدم تخريجه عنده.

1787- إسناده قوي . ابن عجلان- وهو محمد: وثقه أحمد، وابن معين وغيرهما، وأخرج له مسلم غير ما حديث في المتابعات، وقد تابعه عليه محمد بن عمرو في الطريق الثاني عند المصنف، وباقي رجاله رجال الصحيح .وأخرجه عبد الرزاق "3739"، وأحمد 4/340، وأبو دواد "857" و "858" و "859" و "860" و "861" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه من الركوع والسجود، والترمذي "302" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، والنسائي 2/193 في الافتتاح: باب الرخصة في ترك الذكر في السجود، وابن الجارود "194"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/232، وفي "مشكل الآثار " 4/386، والطبراني "4520" و "4521" و "4522" و "4523" و "4524" و "4525" و "4526" و "4527" و "4528" و "4529"، والبيهقي في "السنن" 2/133، 134 و 372 و 373 و 374 و "380" من طريق عن علي بن يحيى بن الخلاد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "545"، والحاكم 1/241، 242 على شرط الصحيحين، ووافقه الذهبي .وفي الباب عن أبي هريرة سيورده المؤلف برقم ."1890"

جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَحْیَی بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِیِّ اَحْسَبُهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی قَرِیْبًا مِّنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَیْهِ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَعِدْ صَلَاتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ"، قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلّٰی نَحْوًا مِّمَّا صَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَعِدْ صَلَاتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ." فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اَصْنَعُ؟ فَقَالَ: "اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا شِئْتَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْكَ عَلٰی رُكْبَتَیْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مفاصلها،

فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ سُجُوْدَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ فَاجْلِسْ عَلٰی فَخِذِكَ الْیُسْرٰی ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ". قَالَ جَعْفَرٌ: لَفْظُ الْخَبَرِ لمحمد بن عمرو (1: 21)

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تھے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کی۔ پھر وہ (نماز پڑھنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم اپنی نماز کو دوبارہ ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں وہ شخص دوبارہ گیا اس نے پہلے کی طرح نماز ادا کی۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز کو دہراؤ کیونکہ تم نے اپنی نماز ادا نہیں کی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قبلہ کی طرف رخ کرو تو تکبیر کہو پھر تم سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرو پھر تم جو چاہو اس کی قرأت کرو۔ پھر جب تم رکوع میں جاؤ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پشت کو سیدھا رکھو جب تم اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی پشت کو قائم کرو۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جوڑ پر آ جائے۔ جب تم سجدے میں جاؤ تو جما کر سجدہ کرو اور جب تم اپنے سر کو اٹھاؤ تو اپنے بائیں زانو کے بل بیٹھ جاؤ۔ پھر تم ہر رکعت میں ایسے کرو"۔

ذِكْرُ اِیْقَاعِ النَّقْصِ عَلَی الصَّلَاةِ اِذَا لَمْ یُقْرَاْ فِیْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، جب نماز کے دوران سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو اس کیلئے لفظ "نقص" استعمال ہوگا

1788 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَیْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْاَصَمُّ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ الْكِنْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "كُلُّ صَلَاةٍ لَّا یُقْرَاُ فِیْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ كُلُّ صَلَاةٍ لَا یُقْرَاُ فِیْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ كُلُّ صَلَاةٍ لَا یُقْرَاُ فِیْهَا بِفَاتِحَةِ الكتاب فهی خداج". (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہروہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے۔ ہروہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے۔ ہروہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الخبر هو النقص الذى لا تجزىء الصَّلَاةُ مَعَهُ دُونَ اَنْ يَّكُوْنَ نَقْصًا تَجُوزُ الصَّلَاةُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جولفظ ''خداج'' استعمال کیا ہے، اس سے مراد ایسا نقص ہے، جس کی موجودگی میں نماز درست نہیں ہوتی، یہ کوئی ایسا نقص نہیں ہے، جس کے ہمراہ نماز درست ہو

1789 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

1788– إسناده قوى . ابن عجلان – وهو محمد: وثقه أحمد، وابن معين وغيرهما، وأخرج له مسلم غير ما حديث في المتابعات، وقد تابعه عليه محمد بن عمرو في الطريق الثاني عند المصنف، وباقي رجاله رجال الصحيح .وأخرجه عبد الرزاق "3739"، وأحمد 4/340، وأبو دواد "857" و "858" و "859" و "860" و "861" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه من الركوع والسجود، والترمذي "302" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، والنسائي 2/193 في الافتتاح: باب الرخصة في ترك الذكر في السجود، وابن الجارود "194"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/232، وفي "مشكل الآثار" 4/386، والطبراني "4520" و "4521" و "4522" و "4523" و "4524" و "4525" و "4526" و "4527" و "4528" و "4529"، والبيهقي في "السنن" 2/133، 134 و 372 و 373 و 374 و "380" من طريق عن علي بن يحيى بن الخلاد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "545"، والحاكم 1/241، 242 على شرط الصحيحين، ووافقه الذهبي .وفي الباب عن أبي هريرة سيورده المؤلف برقم ."1890" ' إسناده حسن، وهو حديث صحيح . سعد بن سعيد بن قيس بن عمرو الأنصاري، أخو يحيى بن سعيد: قال ابن سعد: كان ثقة قليل الحديث، وذكره المؤلف في "الثقات" 6/379، وقال: كان يخطء، لم يفحش خطؤه، فلذلك سلكناه مسلك العدول، وقال ابن عدي: له أحاديث صالحة تقرب من الاستقامة، ولا أرى بحديثه بأسا بمقدار ما يرويه، وضعفه الإمام أحمد، وقال النسائي: ليس بالقوي، وضعفه ابن معين في رواية، وقال في رواية أخرى: صالح، وأخرج له مسلم في "صحيحه" حديث: "من صام رمضان، وأتبعه ستا من شوال "، وقال الذهبي في "الكاشف": صدوق، وقد تابعه على حديثه هذا غير واحد من الثقات، وباقي رجالخ ثقات.وأخرجه أحمد 2/241، والحميدي "973" و "974"، ومسلم "395" "38" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والبيهقي في "السنن" 2/38 من طريق سفيان بن عيينة، والحميدي "974" عن ابن أبي حازم، والطحاوي في "المعاني" 1/216 من طريق أبي غسان، والبيهقي 2/40 من طريق ابن سمعان، أربعتهم عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد .وسيرد بعده "1789" و "1794" من طريق شعبة، وبرقم "1795" من طريق الدراوردي، كلاهما عن العلاء، به، ويخرج كل في موضعه.وتقد برقم "1784" من طريق مالك، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبي السائب، عن أبي هريرة.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تجزیء صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ." قُلْتُ: وَإِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ: "اقْرَأْ فِي نَفْسِكَ". (1:21)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ: لَمْ يَقُلْ فِي خَبَرِ الْعَلَاءِ هٰذَا: "لا تجزیء صَلَاةٌ" إِلَّا شُعْبَةُ وَلَا عَنْهُ إِلَّا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.

وَقَالَ: هٰذِهِ الْأَخْبَارُ مِمَّا ذَكَرْنَا فِي كِتَابِ "شَرَائِطِ الْأَخْبَارِ" أَنَّ خِطَابَ الْكِتَابِ قَدْ يَسْتَقِلُّ بِنَفْسِهِ فِي حَالَةٍ دُونَ حَالَةٍ حَتّٰى يُسْتَعْمَلَ عَلٰى عُمُومِ مَا وَرَدَ الْخِطَابُ فِيهِ وَقَدْ لَا يَسْتَقِلُّ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ حَتّٰى يُسْتَعْمَلَ عَلٰى كَيْفِيَّةِ اللَّفْظِ الْمُجْمَلِ الَّذِي هُوَ مُطْلَقُ الْخِطَابِ فِي الْكِتَابِ دُونَ أَنْ تُبَيِّنَهَا السُّنَنُ وَسُنَنُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهَا مُسْتَقِلَّةٌ بِأَنْفُسِهَا لَا حَاجَةَ بِهَا إِلَى الْكِتَابِ الْمُبَيِّنَةُ لِمُجْمَلِ الْكِتَابِ وَالْمُفَسِّرَةُ لِمُبْهَمِهِ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ) (النحل/ 44)، فَأَخْبَرَ جَلَّ وَعَلَا أَنَّ الْمُفَسِّرَ لِقَوْلِهِ: (أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة/ 43). وَمَا أَشْبَهَهَا مِنْ مُجْمَلِ الْأَلْفَاظِ فِي الْكِتَابِ رَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الشَّيْءُ الْمُفَسَّرُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى الشَّيْءِ الْمُجْمَلِ وَإِنَّمَا الْحَاجَةُ تَكُونُ لِلْمُجْمَلِ إِلَى الْمُفَسِّرِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ السُّنَنَ يَجِبُ عَرْضُهَا عَلَى الْكِتَابِ فَأَتَى بِمَا لَا يُوَافِقُهُ الْخَبَرُ وَيَدْفَعُ صحته النظر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ نماز جائز نہیں ہوتی جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کی جائے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے کہا اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: تم اپنے دل میں (سورۃ فاتحہ) پڑھ لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) علاء کی نقل کردہ اس روایت میں ''نماز درست نہیں ہوتی'' کے الفاظ صرف شعبہ نے نقل کیے ہیں، اور ان سے صرف وہب بن جریر اور محمد بن کثیر نے نقل کیے ہیں۔

امام ابن حبان فرماتے ہیں: یہ اس نوعیت کی روایات ہیں۔ جن کے بارے میں ہم نے کتاب ''شرائط الاخبار'' میں یہ بات ذکر کی ہے، کتاب اللہ کا حکم بعض اوقات ایک حالت میں مستقل ہوتا ہے جبکہ دوسری حالت میں مستقل نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اس کو

1789- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة" ."490"وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/216، وفي "مشكل الآثار" 2/23 عن إبراهيم بن مرزوق، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/478، وأبو عوانة 2/127 من طريق وكيع، وأحمد 2/457 عن محمد بن جعفر، والطحاوي في "المعاني" 1/216، وفي "المشكل" 2/23 من طريق سعيد بن عامر، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد.وسيعيده المؤلف برقم ."1794" وانظر ما قبله.

اس کے عموم پر استعمال کیا جاتا ہے جس بارے میں حکم آیا ہے۔ اور بعض حالتوں میں یہ مستقل نہیں بھی ہوتا، یہاں تک کہ اسے مجمل لفظ پر محمول کیا جاتا ہے، جو کتاب میں مطلق خطاب ہوتا ہے، علاوہ ازیں کہ سنت اس کی وضاحت کر دے، تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اپنے وجود کے اعتبار سے مستقل ہیں، ان (کی وضاحت کے لیے) کتاب اللہ کی ضرورت نہیں ہے، سنتیں کتاب اللہ کے مجمل حکم بیان کرتی ہیں اور اس کے مبہم حکم کی وضاحت کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا ہے، تاکہ تم لوگوں کے لیے اس بات کی وضاحت کرو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔''

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ اس کے اس فرمان ''تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو'' اور کتاب اللہ میں موجود اس جیسے مجمل الفاظ والے احکام کی وضاحت اللہ کے رسول نے کرنی ہے، تو یہ بات ناممکن ہے کہ ایک چیز تفسیر بیان کرنے والی ہو اور اسے کسی مجمل چیز کی ضرورت ہو، کیونکہ ضرورت تو مجمل چیز کو وضاحت کرنے والی چیز کی ہوتی ہے، یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ بات لازم ہے، سنت کو کتاب اللہ پر پیش کیا جائے، تو اس شخص نے (اپنے اصول کی بنیاد پر) وہ چیز پیش کی خبر جس کی موافقت نہیں کرتی، اور غور وفکر اس کے صحیح ہونے کو پرے کرتا ہے۔

1790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر. (1: 46)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلْاَمْرُ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ اَمْرُ فَرْضٍ قَامَتِ الدَّلَالَةُ مِنْ اَخْبَارٍ اُخَرَ عَلٰى صِحَّةِ فَرْضِيَّتِهِ ذَكَرْنَاهَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا وَالْاَمْرُ بِقِرَاءَةِ مَا تَيَسَّرَ غَيْرِ فَرْضٍ دَلَّ الْاِجْمَاعُ عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم سورۃ فاتحہ کی تلاوت کریں اور جو (قرآن کا حصہ) آسان ہو اس کی تلاوت کریں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہونا، فرض کا حکم ہے، اس کی فرضیت کے درست ہونے پر دیگر روایات سے دلائل قائم ہیں۔ جو ہم نے اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر ذکر کیے ہیں، اور ''جو میسر ہو اس کی تلاوت'' کا حکم فرض نہیں ہے، اجماع اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

1790- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار العوذي البصري، وأبو نضرة:

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّدَاءِ الظَّاهِرِ الْمَكْشُوفِ بِاَنْ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح اعلان کے ذریعے یہ اطلاع دی ہے، سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی

1791 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ قال: سمعت أبا عثمان النهدي يقول:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنْ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الكتاب فما زاد". (3: 10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ اور اس کے علاوہ مزید (کسی سورۃ کی) تلاوت نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ كَانَتْ لِلْمُصَلِّي وَحْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، یہ روایات تنہا نماز ادا کرنے والے کے بارے میں ہیں

1792 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حدثنا أبي ويزيد بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

1791– إسناده قابل للتحسين. وأخرجه أبو داؤد "819" في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب. عن إبراهيم بن موسى الرازي، عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/428، وأبو داؤد "820"، والدارقطني 1/321، والحاكم 1/139، من طريق يحيى بن سعيد القطان، والبيهقي في "السنن" 2/37 من طريق سفيان، كلاهما عن جعفر بن ميمون، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح لا غبار عليه، فإن جعفر بن ميمون العبدي من ثقات البصريين، ويحيى بن سعيد لا يحدث إلا عن الثقات، ووافقه الذهبي.

1792– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث من مكحول عند المصنف. "1785" وأخرجه أحمد 5/316، والدارقطني 1/319، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/215، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 36 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1785" من طريق ابن علية، عن ابن إسحاق، به، وسيرد برقم "1848" من طريق عبد الأعلى، عن ابن إسحاق، به.

(متن حدیث): صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فلما سلم قال: "تقرؤون خَلْفِي"؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يقرأ بها." (3: 10)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کیلئے قرأت کرنے میں دشواری ہوئی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ میرے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ ہم نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ اِمَامًا اَوْ مَاْمُوْمًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی، خواہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو نماز ادا کرتے ہوئے، اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے

1793 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يقرأ بأم القرآن فصاعدا". (2: 81)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ اور مزید (کسی دوسری سورت کی) تلاوت نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ مَاْمُوْمًا كَانَ اَوْ اِمَامًا اَوْ مُنْفَرِدًا

نمازی کے لیے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ نہ پڑھے، خواہ وہ مقتدی ہو، امام ہو، یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو

1794 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تجزىء صَلَاةٌ لَا يُقْرَاُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ." قُلْتُ: فَاِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِيْ وقال: "اقرأ في نفسك". (2: 92)

1793- هو مكرر "1786".　　1794- هو مكرر "1789".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کی جائے۔''

راوی کہتے ہیں (میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا) اگر میں امام کے پیچھے ہوں' تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: تم اپنے دل میں (اس کی) تلاوت کرلیا کرو۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ الَّتِيْ تكون فى الصلاة إذا هِيَ بَعْضُ اَجْزَائِهَا

نماز میں کی جانے والی قرأت کے لیے لفظ ''صلوٰۃ'' استعمال کرنے کا تذکرہ حالانکہ وہ اس کا ایک جزء ہے

1795 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ." قُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُسِمَتِ الصَّلَاةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا شَاءَ يَقُوْمُ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)، يَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ: (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)، فَيَقُوْلُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ فَهٰذَا بَيْنِيْ وبين عبدى، (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ- فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سأل." (3: 23)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرے اور اس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے۔''

راوی کہتے ہیں (میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں) بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں' تو انہوں نے کہا اے فارسی کے بیٹے! تم اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے

1795- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد هو الدراوردي. وأخرجه الحميدي "974"، ومن طريقه أبو عوانة 1/128. وأخرجه الترمذي "2953" في التفسير: باب ومن سورة فاتحة الكتاب، عن قتيبة، كلاهما عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم "1788" من طريق سعد بن سعيد، و "1789" و "1794" من طريق شعبة، كلاهما عن العلاء، به. وانظر "1784".

اس کا نصف حصہ میرے لیے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرا بندہ جو چاہے گا وہ اسے ملے گا۔ میرا بندہ کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے بندہ کہتا ہے وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف بیان کی ہے بندہ کہتا ہے وہ روز جزا کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ یہ (یعنی اگلی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں'' اس کے بعد سورۃ کے آخر تک ہے۔ تو یہ سب کچھ میرے بندے کو ملے گا۔ میرے بندے نے جو مانگا ہے۔ وہ اسے ملے گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1796- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الإسراء: **110**). قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفِيْ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) اَيْ: بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا). (**3**: **23**)

1796- إسناده صحيح على شرطهما، وقد صرح ابن هشيم بالتحديث. يعقوب الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1587"وأخرجه البخاري "4722" في التفسير: باب (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)، والنسائي 2/177-178 في الافتتاح: باب قوله عز وجل: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)، والطبري 15/186 عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/23 و 215، والبخاري "7490" في التوحيد: باب قوله تعالى: (اَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُوْنَ)، و "7525": باب قول الله تعالى: (وَاَسِرُّوا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهِ اِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ)، و "7548": باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة" ومسلم "446" في الصلاة: باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية بين الجهر والإسرار، والترمذي "3146" في التفسير: باب ومن سور بني إسرائيل، والنسائي 2/177-178، والطبري 15/184، والبيهقي 2/195 من طريق عن هشيم، به. وأخرجه الترمذي "3145"، والنسائي 2/178، وأبو عوانة 2/123، والطبراني "12454"، والطبري 15/185، 186، من طرق عن أبي بشر، به. وأخرجه الطبراني "11574"، والطبري 15/185 من طريق محمد بن إسحاق، عن داؤد بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس. وأخرجه البخاري في "صحيحه" "4723" من طريق زائدة، و "6327" من طريق مالك بن سعير، و "7526".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے بیان کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم اپنی نماز کو بلند آواز میں بھی نہ کرو اور پست آواز میں بھی نہ رکھو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پوشیدہ طور پر وقت گزار رہے تھے۔ جب آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے' تو بلند آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین جب سنتے تھے' تو وہ قرآن کو' اس کو نازل کرنے والے کو اور جو اس کو لے کر آیا اسے برا کہتے تھے۔ تو اللہ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا ''تم اپنی نماز کو بلند آواز میں نہ کرو'' یعنی قرأت کو بلند نہ کرو کہ مشرکین اس کو سن لیں اور قرآن کو برا کہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور تم اسے پست بھی نہ رکھو'' اس سے مراد تم اپنے ساتھیوں سے اسے پست بھی نہ رکھو۔ کہ انہیں سنا بھی نہ سکو (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم اس کے درمیان کا راستہ تلاش کرو۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، امام کے لیے یہ بات مستحب ہے، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کرتے وقت بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں پڑھے

1797 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ: آمِيْنَ وَقَالَ النَّاسُ: آمِيْنَ فَلَمَّا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمَّا رَفَعَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّا رَفَعَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ قَائِمًا مَّعَ التَّكْبِيرِ فَلَمَّا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ:

1797- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد بن يزيد: هو الجمحي، أبو عبد الرحمٰن المصري، ونُعيم المُجمر: هو نعيم بن عبد الله المدني .وأخرجه النسائي 2/134 في الافتتاح: باب قراء ة بسم الله الرحمٰن الرحيم، والبيهقي في "السنن" 2/58 من طريق شعيب، وابن الجارود في "المنتقى" "184"، والحاكم 1/232، من طريق سعيد بن أبي مريم، كلاهما عن الليث، عن خالد بن يزيد، بهٰذا الإسناد . ومن هذين الطريقين صححه ابن خزيمة "499"، وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 2/497 عن يحيى بن غيلان، عن رشدين، عن عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هلال، به . وتقدم برقم "1766" و "1767" من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَشْبَھُکُمْ صَلَاۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم. (5: 4)

نعیم مجمر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی پھر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب انہوں نے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھ لیا تو آمین کہا لوگوں نے بھی آمین کہا جب وہ رکوع میں گئے۔ تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ جب انہوں نے اپنا سر اٹھالیا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر جب وہ سجدے میں گئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور پھر سر اٹھایا تو اللہ اکبر کہا۔ پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر انہوں نے سلام پھیرا تو یہ کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم میں سے سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عِنْدَ اِرَادَتِهٖ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کرنے کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں نہ پڑھے

1798 اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰی بِصَیْدَا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ خَیْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ وَسَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ کَانُوْا

1798– إسناده صحيح. محمد بن هشام بن خيرة: ثقة أخرج له أبو داوُد، والنسائي، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/101، والنسائي 2/135 في الافتتاح: باب ترك بالجهر ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم، وأبو عوانة 1/122، وابن الجارود في "المنتقى" "181"، والطحاوي في "المعاني" 1/202، وابن خزيمة في "صحيحه" "496" من طريق عن سعيد بن أبي عروبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2598" عن معمر، وأحمد 3/114، وأبو داوُد "782" في الصلاة: باب من لم ير الجهر ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم، والدارمي 1/283 من طريق هشام الدستوائي، والشافعي في "المسند" 1/75، والحميدي "1199"، وأحمد 2/111"، وابن ماجه "491" من طريق أبي عوانة، والبغوي في "شرح السنة" "581" من طريق حماد بن سلمة، وأبو عوانة 2/122، والبيهقي في "السنن" 2/50 من طريق الأوزاعي، كلهم عن قتادة، به وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/81 في الصلاة: باب العمل في الصلاة، ومن طريقه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/202، والبيهقي في "السنن" 2/51، 52، والبغوي في "شرح السنة" "583"، عن حميد الطويل، به. وأخرجه عبد الرزاق "2598"، عن معمر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/202 من طريق زهير بن معاوية، عن حميد الطويل، به. وأخرجه الدارقطني 1/316 من طريق الْاَوْزَاعِيُّ. وأخرجه البيهقي 2/54 من طريق خالد الحذاء، عن أبي نعامة الحنفي، عن أنس. وأخرجه الطحاوي 1/203، وابن خزيمة "497"، والبغوي "582" من طريق شعبة، عن ثابت، عن أنس. وانظر اختلاف ألفاظه في تعليقنا على "شرح السنة" 3/53.

1800 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كَانُوا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِـ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ). (5: 34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العلمین سے کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْجَهْرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ وَاِنْ كَانَ الْجَهْرُ وَالْمُخَافَتَةُ بِهِمَا جَمِيْعًا طَلْقًا مُبَاحًا

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اس موقع پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلند آواز میں پڑھے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اگرچہ بلند آواز میں یا پست آواز میں پڑھنا، دونوں مطلق طور پر مباح ہیں

1801 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا: (اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)، ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ: (وَلَا الضَّالِّيْنَ)، قال: آمِيْنَ. وَقَالَ النَّاسُ: آمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه وسلم. (5: 34)

نعیم مجمر بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ یہاں تک کہ و لا الضالین تک پہنچے تو انہوں نے آمین کہا۔ تو لوگوں نے بھی آمین کہا۔ وہ جب بھی سجدے میں جاتے تھے۔ تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔ جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم سب کے

1800- إسناده صحيح، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "581" من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه في الحديثين قبله "1798" و "1799".

1801- إسناده صحيح. خالد بن يزيد: هو الجمحي، ويقال: السكسكي، أبو عبد الرحمٰن المصري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "499"، وما بين حاصرتين مستدرك منه. وأخرجه النسائي 2/134 في الافتتاح: باب قراءة بسم الله الرحمٰن الرحيم، عن محمد بن عبد الله بن عبد الحكيم، عن شعيب، بهذا الإسناد. وهو مكرر "1797".

مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نمازوں میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے

1802 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا لَا يَجْهَرُوْنَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ). (5:34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ان الفاظ کے "صحیح" ہونے کی صراحت کرتی ہے، جو (الفاظ) خالد الحذاء نے ذکر کیے ہیں

1803 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا لَمْ يَكُوْنُوا يَجْهَرُوْنَ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)، وَكَانُوا يَجْهَرُوْنَ بِـ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ). (5: 34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے۔ یہ حضرات بلند آواز میں الحمد للہ رب العالمین پڑھتے تھے۔

1802– إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الحذاء : هو خالد بن مهران، أبو المنازل المصري، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وانظر الأحاديث الأربعة قبله.

1803– إسناده صحيح . العباس بن عبد الله التَّرْقُفي: ثقة عابد، روى له ابن ماجه، ومن فوقه رجال الشيخين . وهو مكرر "1798" وما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ: آمِيْنَ يَغْفِرُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اِذَا وَافَقَ ذٰلِكَ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کا نماز میں آمین کہنا، اس کی وجہ سے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے، جبکہ اس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ہمراہ ہو

1804 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: "اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)، فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: آمِيْنَ وَالْاِمَامَ يَقُوْلُ: آمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهٗ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تقدم من ذنبه." (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهٗ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ" اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: آمِيْنَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ: مِنْ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ اَوْ اِعْجَابٍ بَلْ تَامِيْنُهَا يَكُوْنُ خَالِصًا

1804– حديث صحيح. ابن أبي السَّرى: قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "2644"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/270، ومسلم "410" "75" في الصلاة: باب التسميع والتحميد والتأمين، والبغوي في "شرح السنة" "589". وأخرجه أحمد 2/233، وابن ماجه "852" في الإقامة: باب جهر الإمام بآمين، وابن خزيمة في "صحيحه" "575" من طريق يزيد بن زريع، كلاهما عن معمر، به. وأخرجه مالك 1/87 في الصلاة: باب ما جاء في التأمين خلف الإمام، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، وأبي سلمة، كلاهما عن أبي هريرة، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في "المسند1/76"، وأحمد 2/459، والبخاري "780" في الأذان: باب جهر الإمام بالتأمين، ومسلم "410" "72"، وأبو داوُد "936" في الصلاة: باب التأمين وراء الإمام، والترمذي "250" في الصلاة: باب ما جاء في فضل التأمين، والنسائي 2/144 في الافتتاح: باب جهر الإمام بآمين، والبيهقي في "السنن" 2/55 و 75، والبغوي في "شرح السنة". "587" وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/76، 77، والحميدي "923"، وأحمد "238"، والبخاري "6402" في الدعوات: باب التأمين، والنسائي 2/143، وابن الجارود "190"، والبيهقي في "السنن" 2/55، وابن خزيمة في "صحيحه" "569"، من طريق سفيان بن عيينة، ومسلم "410" "73"، وابن ماجه "852"، والبيهقي في "السنن" 2/57، من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه مالك 1/87 أيضا ومن طريقه الشافعي في "المسند" 1/76، والبخاري "782" في الأذان: باب جهر المأموم بالتأمين، و "4475" في التفسير: باب (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)، وأبو داوُد "935" في الصلاة: باب التأمين وراء الإمام، والنسائي 1/144 في الافتتاح: باب الأمر بالتأمين خلف الإمام، عن سمي مولى أبي بكر، وأخرجه مسلم "410" "76"، وابن خزيمة في "صحيحه" "570" من طريق سهيل بن أبي صالح، كلاهما عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

1805–وأخرجه مالك 1/87 أيضا ومن طريقه الشافعي في "المسند" 1/76، والبخاري "781" في الأذان: باب فضل التأمين، والنسائي 2/144، 145 في الافتتاح: باب فضل التأمين، والبيهقي في "السنن" 2/55، والبغوي في "شرح السنة" "590" وأخرجه مسلم "410" "75" من طريق المغيرة، كلاهما "مالك والمغيرة" عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وانظر الحديثين الآيتين برقم "1907" و. "1911"

لِلّٰہ فإذا أمّن القاریء لِلّٰہِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَکُوْنَ فِیْہِ عِلَّۃٌ: مِنْ اِعْجَابٍ اَوْ رِیَاءٍ اَوْ سُمْعَۃٍ کَانَ مُوَافِقًا تَاْمِیْنُہٗ فِی الْاِخْلَاصِ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَ لہ حینئذ ما تقدم من ذنبہ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیہم و لاالضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ جس شخص کا آمین کہنا فرشتے کے آمین کہنے کے ساتھ ہو تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو'' اس کا مطلب یہ ہے، فرشتے ریاکاری، شہرت، خودپسندی وغیرہ جیسی کسی علت کے بغیر آمین کہتے ہیں۔ ان کا آمین کہنا، خالص طور پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لیے ہوتا ہے۔ تو جب قرأت کرنے والا شخص، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے، خودپسندی، ریاکاری، شہرت وغیرہ جیسی کسی علت کے بغیر آمین کہے گا، تو اخلاص کے حوالے سے اس کا آمین کہنا، فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہوگا۔ تو اس صورت میں اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّی اَنْ یَّجْهَرَ بِآمِیْنَ عِنْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ قِرَاءَۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

نمازی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہونے پر بلند آواز میں ''آمین'' کہے

1805 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُهَیْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا الْعَنْبَسِ یَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَۃُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فَوَضَعَ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلَی الْیَدِ الْیُسْرٰی فَلَمَّا قَالَ: (وَلَا الضَّآلِّیْنَ)، قَالَ: "آمِیْنَ" وَسَلَّمَ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ یَّسَارِهٖ. (5: 4)

1806- إسناده قوی، رجاله رجال الصحیح غیر حُجر أبی العَنْبَس - واسم أبیه: العنبس، وثقه ابن معین، وذکره المؤلف فی "الثقات"، وقال الخطیب: کان ثقة، احتج به غیر واحد من الأئمة. وأخرجه الطیالسی "1024" ومن طریقه البیهقی، فی "السنن" 2/57، وأخرجه أحمد 4/316 عن محمد بن جعفر، والطبرانی /22 "112" من طریق وکیع، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد، وفیها: قال حجر: وقد سمعته من وائل: ولفظه: "قال: "آمین" وأخفی بها صوته. وأخرجه الطبرانی /22 "109" من طریق أبی الولید، و "110" من طریق حجاج بن نصیر، کلاهما عن شعبة، عن سلمة، عن حجر، عن وائل، وفیه أیضا زیادة "وأخفی بها صوته" وصححه الحاکم 2/232 علی شرط الشیخین، ووافقه الذهبی.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھا جب آپ نے و لا الضالین کہا تو آپ نے آمین کہا آپ نے (نماز کے آخر میں) اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف (یعنی دو مرتبہ) سلام پھیرا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ لَيْسَتْ بِصَحِيْحَةٍ لِمُخَالَفَةِ الثَّوْرِيِّ شُعْبَةَ فِي اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، یہ حدیث مستند نہیں ہے، کیونکہ ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے بارے میں ثوری نے شعبہ کی مخالفت کی ہے

1806 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِالْفُسْطَاطِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْآنِ رفع صوته وقال: آمين. (4:5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہوتے تھے۔ تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْكُتَ سَكْتَةً اُخْرٰى عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہونے پر دوسری مرتبہ خاموشی اختیار کرے

1807 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَقَالَ: حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ. قَالَ سَعِيْدٌ: فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ وَمَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ؟ قَالَ: اِذَا دَخَلَ فِي صلاته وإذا فرغ من القراءة. (4:5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَمُرَةَ شَيْئًا وَّسَمِعَ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا الْخَبَرَ واعتمادنا فيه

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو موقعوں پر خاموش رہنا مجھے یاد ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کیا' تو وہ مجھے کہتے کہ مجھے تو صرف ایک مرتبہ خاموش رہنا یاد ہے پھر ہم نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خط لکھا۔ تو انہوں نے جواب حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات صحیح طور پر یاد ہے۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں ہم نے قتادہ سے کہا یہ دو موقعوں پر خاموشی کون سی تھی۔ انہوں نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کر کے فارغ ہوتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کا سماع نہیں کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، اور اس بارے میں ہمارا اعتماد حضرت عمران رضی اللہ عنہ (سے منقول روایت) پر ہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ (سے منقول روایت) پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْمُصَلِّي فِيْ قِيَامِهِ عِنْدَ عَدَمِ قِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، جب آدمی قیام کے دوران سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کر سکتا ہو، تو پھر وہ کیا کرے؟

1808 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ ابن الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سفيان عن مسعر بن كدام ويزيد أبي خالد عن إبراهيم ابن إسماعيل السكسكي، عن ابن اَبِيْ اَوْفٰي:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا يُجْزِئُنِيْ عَنِ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: "قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ."

1807–وأخرجه الدارقطني 1/335، والحاكم 1/223، والبيهقي في "السنن" 2/58، من طريقين عن إسحاق بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد، قال الدارقطني: هٰذا إسناد حسن. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي !! 2 رجاله ثقات رجال الشيخين، واعتماد المؤلف في تصحيحه على سماع الحسن له من عمران بن حصين، لا على سمرة بن جندب كما سيذكر .عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى، وسعيد: هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أبو داوٗد "780" في الصلاة: باب السكتة عند الافتتاح، والترمذى "251" في الصلاة: باب: ما جاء في السكتتين في الصلاة، كلاهما عن أبي موسى محمد بن المثنى، بهٰذا الإسناد، ومن طريق أبي داوٗد أخرجه البيهقي في "السنن" .2/196 وأخرجه ابن ماجه "844" في الإقامة: باب في سكتتي الإمام، عن جميل بن الحسن العتكى، عن عبد الأعلى، به .وأخرجه أحمد 5/7 عن محمد بن جعفر، وأبو داوٗد "779"، والبخارى في "جزء القراء ة " ص 23، والطبراني "6875" و "6876" من طريق يزيد بن زريع، كلاهما عن سعيد بلا أبي عروبة، به، ومن طريق أبي داوٗد أخرجه البيهقي في "السنن" .2/196 وأخرجه أحمد 5/11، 12 و 15 و 20 و 21 وأبو داوٗد "777" و "778"، وابن ماجه "845"، والدارقطني 1/336، والدرامي 1/213، والبيهقي 2/196، والطبراني "6942" من طرق عن الحسن، به. وصححه الحاكم 1/215، ووافقه الذهبي.

قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهُ قَالَ: "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ". (3: 65)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ: هُوَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرحمٰن الدالاني أبو خالد

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجیے جو میرے لیے قرآن کی تلاوت کی جگہ کافی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم یہ کہو۔

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

سفیان نامی راوی کہتے ہیں۔

میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ولا حول ولا قوة الا بالله ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یزید ابوخالد نامی راوی، یزید بن عبدالرحمان دالانی ابوخالد ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الصلاة لمن لا يحسن قراءة فاحة الْكِتَابِ

جو شخص ٹھیک طور پر سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرسکتا ہو، اسے نماز کے دوران تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1809 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مِسْعَرٍ عن إبراهيم السكسكي عن ابن اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اُحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ شَيْئًا يُجْزِئُنِيْ مِنْهُ فَقَالَ: "قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ." قَالَ: هٰذَا لِرَبِّيْ فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لي وارحمني وارزقني وعافني." (1: 104)

1808– إسناده حسن، وإبراهيم السكسكي قد توبع عليه كما يأتي. وأخرجه الحميدي "717" عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "544"، والدراقطني 1/313، عن سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومي، والحاكم 1/241 وصححه على شرط البخاري، ووافقه الذهبي من طريق الحميدي، كلاهما عن سفيان، عن مسعر، بهٰذا الإسناد. ومسعر تحرف في مطبوع ابن خزيمة إلى معمر. وأخرجه عبد الرزاق "2747"، وأحمد 4/353، وأبو داود "832" في الصلاة: باب ما يجزىء الأمي والأعجمي من القراءة، والدارقطني 1/314، والبيهقي في "السنن" 2/381، والبغوي في "شرح السنة" "610" من طريق سفيان الثوري، عن يزيد بن أبي خالد، به. وأخرجه أحمد 4/356، والبيهقي في "السنن" 2/381 من طريق أبي نعيم، والنسائي 2/143 في الافتتاح: باب ما يجزىء من القراءة لمن لا يحسن القرآن، من طريق الفضل بن موسى، وابن خزيمة "544" من طريق محمد بن عبد الوهاب السكري، كلهم عن مسعر، به. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/381 من طريق المسعودي، عن إبراهيم السكسكي، به.

1809– إسناده حسن من أجل إبراهيم السكسكي، وهو مكرر ما قبله.

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں قرآن کی ٹھیک طور پر تلاوت نہیں کرسکتا آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جو اس کی جگہ میرے لیے کافی ہو۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

سبحان الله والحمد لله والله اكبر ۔ اس شخص نے عرض کی: یہ تو میرے پروردگار کی (تعریف کے طور پر اس کے) لیے ہوا میرے لیے کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ تو میری مغفرت کر تو مجھ پر رحم کر مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت نصیب کر۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَمَرَ لِمَنْ لَمْ يُحْسِنْ قِرَاءَ ةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنْ يَّقْرَاَهَا بِالْفَارِسِيَّةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے مؤقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے ٹھیک سے سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرسکنے والے شخص کو یہ حکم دیا کہ وہ فارسی میں اس کی تلاوت کرلے

1810 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الاَصْفَهَانِيُّ بِالْكَرَخِ قال: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوَفَّقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بن مصرف عن ابن اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: "قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ." قَالَ: هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي؟ قَالَ: "قُلْ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِي" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لقد ملأ يديه خيرا". (1: 104)

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن کا علم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو قرآن کی جگہ کافی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔سبحان الله والحمد لله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ۔

اس شخص نے کہا: یہ تو اللہ کے لیے ہے۔میرے لیے کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کردے مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت نصیب کر تو مجھے عافیت نصیب کر اور تو مجھے رزق

1810– حديث حسن. الفضل بن الموفق: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: كان شيخا صالحا ضعيف الحديث، وكان قرابة لابن عيينة، ومن فوقه رجال الشيخين، وقد تم برقم "1799" من طريق اخر، فهو حسن به.

عطا کرے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ اَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلام ہیں

1811 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): " اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰه أكبر".

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین چار کلمات ہیں۔ سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اكبر"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ خَيْرِ الْكَلِمَاتِ لَا يَضُرُّ الْمَرْءُ بِاَيِّهِنَّ بَدَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ کلمات بہترین کلمات میں سے ہیں، آدمی ان میں سے جسے بھی پہلے پڑھ لے، تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا

1812 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ

1811 – إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر: وقد أورده المؤلف في الأذكار برقم "835" بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

1812 – إسناده صحيح. مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ: ثقة، روى له الترمذي والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو حمزة: هو محمد بن ميمون السكري، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأورده المؤلف برقم "836" بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه هناك 1. إسناده صحيح على شرطهما. الدَّوْرقي: هو يعقوب بن إبراهيم، وغندر لقب محمد بن جعفر، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه مسلم "822" "279" في صلاة المسافرين: باب ترتيل القراءة، واجتناب الهذ، عن محمد بن المثنى، ومحمد بن بشار، كلاهما عن غندر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "267"، ومن طريقه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/346، وأبو عوانة 2/162، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "775" في الآذان: باب الجمع بين السورتين في الركعة، والبيهقي في "السنن" 2/60، عن آدم بن بن أبي إياس، والنسائي 2/175 في الافتتاح: باب قراءة سورتين في ركعة، من طريق خالد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/346، وأبو عوانة 2/163، من طريق وهب بن جرير، وأبو عوانة 2/163 من طريق حجاج ويحيى بن أبي بكر، والطبراني "9863" من طريق علي بن الجعد، كلهم عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي "259"، وأحمد 1/380، والبخاري "4996" في فضائل القرآن: باب تأليف القرآن، ومسلم "822" "275" و"276" و"277"، والترمذي "602" في الصلاة: باب

شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "خَيْرُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰه أكبر".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کلام میں سب سے بہتر چار کلمات ہیں تم ان میں سے جو بھی پہلے پڑھ لو گے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ جَمْعِ الْمَرْءِ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

آدمی کا ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: اِنِّيْ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِيْ رَكْعَةٍ - فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: هٰذًا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْنَا النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بِهِنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

ابووائل بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا بولا میں نے گزشتہ رات ایک رکعت میں مفصل سورت کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ نے کہا: یہ تو شعر کو تیزی سے پڑھنے کی مانند ہو گیا ہمیں یاد ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جیسی سورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ پھر انہوں نے مفصل سے تعلق رکھنے والی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ دو دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

(بقیه تخريج 1812)ما ذكر في قراءة سورتين في ركعة، والنسائي 2/174-175، والطبراني "9864"، من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل، به . وصححه ابن خزيمة "538"وأخرجه أحمد 1/427 و 462، والبخاري "5043" في فضائل القرآن: باب الترتيل في القراءة، ومسلم "722" "278"، وأبو عوانة 2/162، والطبراني "9855" و "9856" و "9857"، "9858"، "9859" و "9860" و "9861" و "9862" و "9865" و "9866"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/346 من طرق عن أبي وائل، به. وأخرجه أحمد 1/412 من طريق زر بن حبيش، وأحمد 1/417، والطبراني "9867" و "9868" والطحاوي في "المعاني" 1/345 من طريق نهيك بن سنان، وأبو داؤد "1396" في الصلاة: باب تحزيب القرآن، والطحاوي 1/346 من طريق علقمة والأسود، والنسائي 2/176 من طريق مسروق، كلهم عن ابن مسعود، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ تَقْطِيعَ السُّوَرِ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْاَشْيَاءِ الْمُسْتَحْسَنَةِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا، (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز میں سورتوں کے حصے کرنا، مستحسن کام ہے

1814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بن علاقة قال: سَمِعْتُ عَمِّي يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَسَمِعَهُ يَقْرَاُ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ: (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ) (ق: 10). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَاَلْتُهُ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَاُ بِـ(ق). (ق: 5: 34)

زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی دو رکعت میں سے ایک رکعت میں یہ آیت تلاوت کرتے سنا: ''اور لمبی کھجوریں جن کے خوشے تہہ در تہہ ہوتے ہیں''۔

شعبہ کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے دوسری مرتبہ اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ ق کی تلاوت کرتے سنا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ بَعْضَ السُّوْرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ اَوَّلِهَا لَا مِنْ اٰخِرِهَا مِنْ عِلَّةٍ تَكُوْنُ بِحَدَثٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ ایک رکعت میں کسی سورت کے کچھ حصے کی

1814- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عم زياد- واسمه: قطبة بن مالك الثعلبي- فإنه من رجال مسلم. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أبو داؤد الطيالسي "1256" عن شعبة، والمسعودي، به. وأخرجه النسائي 2/157 في الافتتاح: باب القراء ة في الصبح بقاف، من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به. وأخرجه الشافعي 1/77، وابن أبي شيبة 1/353، وعبد الرزاق "2719"، والحميدي "825"، ومسلم "457" "165" و "166" و "167" في الصلاة: باب القراء ة في الصبح، والترمذي "306" في الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في صلاة الصبح، وابن ماجه "816" في الصلاة: باب القراء ة في صلاة الفجر، والدارمي 2/297، والطبراني في "الكبير" 19/ "25" و "26" و "27" و "28" و "29" و "30" و "31" و "32" و "33" و "34" و "35"، والبيهقي في "السنن" 2/388 و 389، والبغوي في "شرح السنة" "602" من طرق عن زياد بن علاقة، به. وصححه ابن خزيمة "527".

تلاوت کرے، اور یہ کسی پیش آنے والی علت کی وجہ سے ہو، اور آدمی سورت کے ابتدائی کچھ حصے کی تلاوت کرے، آخری حصے کی نہیں

1815 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: قَالَ: ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي أَبُوْسَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصُّبْحَ وَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ أَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى – مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ – أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم سعلة فركع. قال: وابن السائب حاضر ذلك. (1:4)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی آپ نے سورۃ مومنون کی تلاوت سے آغاز کیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا تذکرہ آیا۔ یا شائد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ آیا۔ یہاں شک محمد بن عباد نامی راوی کو ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں ابن سائب اس وقت وہاں موجود تھے۔

ذِكْرُ مَا يَقْرَأُ الْمَرْءُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السُّوَرِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی صبح کی نماز میں کون سی سورتوں کی تلاوت کرے؟

1816 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:

1815– إسناده صحيح على شرط مسلم، حجاج هو ابن محمد المصيصي. وهو في "صحيح" ابن خزيمة "546" وأخرجه أحمد 3/411، ومسلم "455" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، عن هارون بن عبد الله، كلاهما "أحمد وهارون" عن حجاج، به. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "2707"، ومن طريقه أخرجه ابن خزيمة "546" أيضا، وأحمد 3/411، ومسلم "455"، وأبو داوُد "649" في الصلاة: باب في النعل، والبغوي "604" وأخرجه أحمد 3/411، وأبو داوُد "649"، والنسائي 2/176 في الافتتاح: باب قراءة بعض السورة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/347، والبيهقي في "السنن" 2/389، والبغوي "604"، من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/77 عن أبي سلمة بن سفيان وعبد الله بن عمرو العابدي، به، ووقع في المطبوع منه: عبد الله بن عمرو العائذي، وهو تحريف وسقط. وأخرجه الحميدي "821"، وابن ماجه "820" في الإقامة: باب القراءة في صلاة الفجر، عن هشام بن عمار، كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن ابن جريج، عن ابن أبي مليكة، عن عبد الله بن السائب. وسيعيده المؤلف برقم "2189" من طريق هوذة بن خليفة، عن ابن جريج، به مع ذكر خلع النعلين.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِی الصُّبْحِ بِـ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِیدِ) ، قال: وكانت صلاته بعد تخفيفا. (5: 34)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۃ ق کی تلاوت کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نسبتاً مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

ذِکْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ یَقْرَاَ فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ بِغَیْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ فجر کی نماز میں ہماری ذکر کردہ (سورت کی بجائے) کسی اور (سورت کی) تلاوت کرے

1817 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْیَعْلٰی قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ وَیَزِیدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ:

(متن حدیث): اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَؤُمُّنَا فِی الْفَجْرِ بِالصَّافَّاتِ. (5: 34)

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کی نماز میں ہماری امامت کرتے ہوئے سورۃ صافات کی تلاوت کرتے تھے۔

ذکر الإباحة اَنْ یَقْتَصِرَ فِی الْقِرَاءَةِ فِی صَلَاةِ الْغَدَاةِ عَلٰی قِصَارِ الْمُفَصَّلِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ صبح کی نماز میں تلاوت کرتے ہوئے، قصار مفصل پر اکتفاء کرے

1816- إسناده حسن . سماك بن حرب. صدوق روى له مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1929" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1929" أيضا، والبيهقي 2/389، من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/91 و 103 و 105، ومسلم "458" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة في "صحيحه" "526"، والطبراني "1929"، من طرق عن زائدة بن قدامة، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/353، وأحمد 5/91 و 102، ومسلم "458" "169"، من طريق زهير، عن سماك، به. وسيورده المؤلف برقم "1823" من طريق إسرائيل.

1817- إسناده حسن. الحارث بن عبد الرحمن- هو خال ابن أبي ذئب: صدوق روى له الأربعة، وباقي الإسناد على شرطهما . وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/118 من طريق عباس الدوري، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/26، والنسائي 2/95 في الإمامة: باب الرخصة للإمام في التطويل، وفي التفسير، كما في "التحفة" 5/352، والطبراني "13194"، والبيهقي 3/118، من طرق عن ابن أبي ذئب، به. وصححه ابن خزيمة ."1606" وأخرجه الطيالسي "1816" من طريق ابن أبي ذئب.

1818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمهم بالمعوذتين في صلاة الصبح. (5: 34)

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان کی امامت کرتے ہوئے معوذتین کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ صبح کی نماز میں ان (سورتوں کی) تلاوت کرے، جن سورتوں کا ہم نے ذکر کیا ہے

1819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ (فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ) (التكوير: 15 - 16). وَكَانَ لَا يَحْنِيْ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يستتم ساجدا. (5: 34)

1818– إسناده قوي. هارون بن زيد– وقد تحرف في الأصل إلى يزيد– قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وقال مسلم بن قاسم: ثقة، وذكره المؤلف في الثقات، وأبو زيد ثقة، ومن فوقهما من رجال مسلم. وأخرجه النسائي 2/158 في الافتتاح: باب القراءة في الصبح بالمعوذتين، وابن خزيمة "536"، والحاكم 1/240، والبيهقي في "السنن" 2/394 من طريق أبي أسامة، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" /17 "931"، والحاكم 1/240، والبيهقي في "السنن" 2/394 من طرق. وانظر الحديث الآتي. "1842"

1819– إسناده جيد رجاله رجال مسلم، وخلف بن خليفة– وإن كان قد اختلط– قد توبع عليه، وهو في مسند "أبي يعلى" "1457" وأخرجه مسلم "475" عن محرز بن عون بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2721" من طريق إسماعيل بن أبي خالد، والشافعي 1/77، وابن أبي شيبة 1/353، والحميدي "567"، وأحمد 4/306 و 307، ومسلم "656" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 8/145، والدارمي 1/297، والبيهقي في "السنن" 2/388، والبغوي في "شرح السنة" "603"، من طريق مسعر بن كدام، والطيالسي "1055" و "1209" عن شعبة والمسعودي، وأحمد 4/306، والنسائي 2/157 في الافتتاح: باب القراءة في الصبح بإذا الشمس كورت، والدارمي 1/297، من طريق المسعودي، أربعتهم عن الوليد بن سريع، به. وأخرجه أبو داوٗد "817" في الصلاة: باب القراءة في الفجر، وابن ماجه "817" في الإقامة: باب القراءة في صلاة الفجر، من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن أصبغ الكوفي مولى عمرو بن حريث، عن عمرو بن حريث. ولا يضر تغير أصبغ، فإنه متابع. وأخرجه أحمد 4/307، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 8/145 من طريق الحجاج بن عاصم المحاربي مولى بني عمرو بن حريث، عن عمرو بن حريث.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی۔ میں نے آپ کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا:

فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ .

راوی بیان کرتے ہیں ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنی پشت کو اس وقت تک نہیں جھکاتا تھا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل طور پر سجدے میں نہیں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ مَعْلُومَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

امام کے لیے یہ مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں، دو متعین سورتوں کی تلاوت پر اکتفاء کرے

1820 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عن ابن عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الجمعة (الم تَنْزِيلُ) و (هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ). (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل اور سورۃ الدہر کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1821 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يوم الجمعة: (الم تَنْزِيلُ) السجدة، و (هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ). (5: 4)

1820– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عزرة– وهو ابن عبد الرحمٰن الخزاعي– فإنه من رجال مسلم. همام: هو ابن يحيى. وأخرجه الطبراني "12417" عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن هدبة بن خالد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/414 من طريق شريك، والطبراني "12433" من طريق موسى بن عقبة، كلاهما عن أبي إسحاق، عن سعيد بن جبير، به. وأخرجه الطبراني "12422" من طريق أبي فروة، و "12462" وابن خزيمة "533" من طريق أيوب السختياني، كلاهما عن سعيد بن جبير، به. وسيورده المؤلف من طريق مسلم البطين، عن سعيد بن جبير، به ويخرج عنده.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل سجدہ اور سورۃ الدہر کی تلاوت کرتے تھے۔

ذكر الخبر الدال على الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِلْمَرْءِ لَيْسَتْ مَحْصُوْرَةً لا يسعه تعديلها

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، فجر کی نماز میں تلاوت کرنا، آدمی کے لیے محصور نہیں ہے، کہ اس سے تجاوز کرنا اس کے لیے ممکن ہی نہ ہو

1822 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوالْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صلاة الغداة بالستين إلى المئة.(34:5)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں **60** سے لے کر **100** آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکرکردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1823 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

1821– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه النسائي 2/159 في الافتتاح: باب القراءة في الصبح يوم الجمعة، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "1074" في الصلاة: باب ما يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة، والطبراني "12376" من طريق مسدد، والطحاوي 1/414 من طريق الحماني، كلاهما عن أبي عوانة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "879" في الجمعة: باب ما يقرأ في يوم الجمعة، وابن ماجه "821" في الإقامة: باب القراءة في صلاة الفجر يوم الجمعة، والبيهقي في "السنن" 3/201 من طريق سفيان، عن مخوّل بن راشد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "879"، وأبو داوٗد "1075"، والنسائي 3/111 في الجمعة: باب القراءة في صلاة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين، والطبراني "12375" من طرق عن شعبة، عن مخوّل، به. وصححه ابن خزيمة "533". وأخرجه الترمذي "520" في الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ به في وأخرجه الطيالسي "920"، والبخاري "541" في المواقيت: باب وقت الظهر عند الزال، و "771" في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم "647" في المساجد: باب استحباب التبكير بالصبح، وأبو داوٗد "398" في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/246 في المواقيت: باب أول وقت الظهر، والبيهقي في "السنن" 1/436، من طريق شعبة، ومسلم "461" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة "530" من طريق خالد الحذاء، ومسلم "647" "237" في المساجد: باب استحباب التبكير بالصبح، من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن أبي المنهال، به. وأورده المؤلف برقم "1503" من طريق عوف، عن أبي المنهال، به. وتقدم تخريجه هناك.

خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صلاة الفجر بالواقعة ونحوها من السور. (5: 34)

؀؀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی نماز کی مانند نماز ادا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز ادا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ واقعہ اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُقْرَأُ بِهٖ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

اس بات کا تذکرہ، ظہر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

1824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُمْ كَانُوا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ فِي الظُّهْرِ النَّغْمَةَ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) وَ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ). (5: 8)

؀؀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ لوگ ظہر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سورۃ اعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کی دھیمی آواز سن لیتے تھے۔

1823- إسناده حسن. خلف بن الوليد: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/227، ووثقه يحيى بن معين، وأبو زرعة، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 3/371، والخطيب البغدادي في "تاريخه" 8/320-321، وسماك: هو ابن حرب، صدوق، وباقي رجال السند رجال الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "531". وأخرجه عبد الرزاق "2720"، ومن طريقه أحمد 5/104، والطبراني "1914" عن إسرائيل، بهذا الإسناد وهذا اللفظ، لكن أخرجه الطبراني "1929" من طريق عبد الرزاق، عن إسرائيل، بهذا الإسناد، بلفظ: كان يقرأ بقاف. وهي الرواية المتقدمة برقم "1816". وأخرجه أحمد 5/104 عن يحيى بن آدم، والحاكم 1/240 من طريق عبد الله بن موسى، كلاهما عن إسرائيل، به. قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/119 من طريق سفيان، عن سماك، به. وتقدم برقم "1816" من طريق زائدة بن قدامة، عن سماك، به. فانظر.

1824- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير حماد بن سلمة، فإنه من رجال مسلم. محمد بن معمر هو ابن ربعي القيسي البصري البحراني. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "512" عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208 من طريق سفيان بن حسين، عن إبي عبيدة، عن حميد، به. وأخرجه النسائي 3/163-164 في الافتتاح: باب القراءة في الظهر، من طريق أبي بكر بن النضر، عن أنس.

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِيْ يُقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

اس مقدار کا تذکرہ، جس کے مطابق ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کی جاتی ہے

1825 اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زادان عَنِ الْوَلِيْدِ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَكَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْاُخْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قدر نصف ذلك.(27:5)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں ابتدائی دو رکعات میں قیام کے دوران ہر رکعت میں تقریباً تیس کے قریب آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ اور آخری دو رکعات میں سے ایک رکعت میں **15** آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سے ہر رکعت میں تقریباً **15** آیات کی تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعت میں سے ہر ایک رکعت میں اس سے نصف مقدار جتنی تلاوت کرتے تھے۔

ذكر العلة التي من أجلها حزر قِرَاءَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظهر والعصر

اس وجہ کا تذکرہ، جس کے ذریعے ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں علم ہوا

1826 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ:

1825– إسناده صحيح على شرطهما غير الوليد– وهو ابن مسلم ابن مسلم بن شهاب العنبري – فإنه من رجال مسلم . أبو الصديق: هو بكر بن عمرو، وقيل ابن قيس الناجي .وأخرجه مسلم "452" "157" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "593" عن شيبان بن فروخ، والدرامي 1/295 عن يحيى بن حماد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/207 من طريق حبان بن هلال، وأبو عوانة 2/152 من طريق معلى بن منصور، أربعتهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم "1228" من طريق هشيم، عن منصور بن زاذان، به، ويخرج هناك. وأخرجه النسائي 1/237 في الصلاة: باب عدد صلاة العصر في الحضر، من طريق ابن المبارك، عن أبي عوانة.

(متن حدیث): "قُلْنَا لِخَبَّابٍ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ." (5: 27)

ابومعمر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ہم نے دریافت کیا: آپ کو یہ بات کیسے پتہ چلتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَاءَةِ لِلْمَرْءِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1827 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْدَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ والعصر بـ: (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) و (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ). (5: 34)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ طارق اور سورۃ بروج کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ أَنْ يَزِيدَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنَ الْقِرَاءَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے، ہم نے قرأت کی

1826– إسناد صحيح على شرط البخاري . مسدد بن مسرهد: ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . أبو معمر: هو عبد الله بن سخبرة الأزدي . وأخرجه أبو داوُد "801" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر، والطبراني "3685" من طريق مسدد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "746" في الأذان: باب رفع البصر إلى الأمام في الصلاة، عن موسى بن إسماعيل، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/361، 362، وعبد الرزاق "2676"، والحميدي "156"، وأحمد 5/109 و 110 و 112 و 6/395، والبخاري "760" و "761" و "777" في الأذان، وابن ماجه "826" في الإقامة: باب القراءة في الظهر والعصر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208، والطبراني "3683" و "3684" و "3686" و "3687" و "3688" و "3689"، والبغوي في "شرح السنة" "595" من طرق عن الأعمش، به . وصححه ابن خزيمة . "505" و . "506"أبي

1827– إسناده حسن من أجل سماك، وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/365 و 357، وفي "مسند الطيالسي" . "774" وأخرجه أبو داوُد "805" في الصلاة: باب قدر القراءة في صلاة الظهر والعصر، والترمذي "307" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر والعصر، والنسائي 2/166 في الافتتاح: باب القراءة في الركعتين الأوليين في صلاة العصر، وفي التفسير كما جاء في "التحفة" 2/151، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/207، والطبراني "1966"، والبغوي "594"، والبيهقي 2/391 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

جوصفت بیان کی ہے، وہ اس سے زائد قرأت کرے

1828 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ (الٓمٓ تَنْزِيْلُ) السَّجْدَةَ، (وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ) وَحَزَرْنَا قِرَاءَتَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ من الظهر وحزرنا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قدر النصف من ذلك. (5: 34)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (نماز میں) قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے۔تو ظہر کی نماز میں ابتدائی دو رکعات میں تیس آیات کی تلاوت کی مقدار جتنا ہوتا تھا آپ ہر ایک رکعت میں سورۃ الم تنزیل سجدہ جتنی تلاوت کرتے تھے اور (ظہر کی نماز) میں آخری دو رکعات میں اس سے نصف تلاوت کرتے تھے۔ہم نے عصر کی نماز کی ابتدائی دو رکعات میں آپ کی تلاوت کا اندازہ لگایا تو یہ ظہر کی آخری دو رکعات جتنی ہوتی تھی۔اور ہم نے عصر کی آخری دو رکعات میں آپ کے قیام کا اندازہ لگایا تو یہ اس سے نصف ہوتا تھا، (جو آپ عصر کی پہلی دو رکعات میں قیام کرتے تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الذى ذكرناه

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول، ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1829 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَيَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَاَبَانُ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ:

1828- إسناده صحيح على شرطهما غير الوليد بن مسلم- وهو أبو بشر- كما هو مقيد في الرواية السابقة "1825"، فإنه من رجال مسلم، وليس هو الوليد بن مسلم المدلس الذي روى له الشيخان، فذاك كنيته أبو العباس . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو الصديق: هو بكر بن عمرو، وقيل: ابن قيس الناجي، وهي في مسند أبي يعلى . "1292" وأخرجه ابن أبي شيبة 1/355، 356، وأحمد 3/2، ومسلم "452" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، وأبو داوٗد "804" في الصلاة: باب تخفيف الأخريين، والنسائي 1/237 في الصلاة: باب عدد صلاة العصر في الحضر، والدارمي 1/295، وأبو عوانة 2/152، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/207، والدارقطني 1/337، وابن خزيمة في "صحيحه" "509"، والبيهقي في "السنن" 2/390-391 من طرق عن هشيم، بهٰذا الإسناد . وتحرف في مطبوع الدارمي إلى هيثم . وسيعيده المصنف برقم "1858"، وتقدم برقم "1825" من طريق أبي عوانة، عن منصور بن زاذان، به. فانظره.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بفاتحة الكتاب. (5: 34)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی سورۃ کی تلاوت کرتے تھے آپ بعض اوقات کوئی ایک آیت ہمیں سنا دیتے تھے (یعنی بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے) اور آپ آخری دو رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَجْهَرُ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْقِرَاءَةِ كُلِّهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں تمام قرأت بلند آواز میں نہیں کرتے تھے

1830 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْنَا لِخَبَّابٍ: بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

1829- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح يحيى بن أبي كثير بالتحديث عن المؤلف في الرواية الآتية "1831". همام: هو ابن يحيى، وأبان: هو ابن يزيد العطار، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "503" وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "592" من طريق أبي العباس السراج، عن محمد بن رافع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/372، ومن طريقه مسلم "451" "155" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، وأخرجه الدارمي 1/296، وأبو داوٗد "799" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر، عن الحسن بن علي، وأبو عوانة 2/151 عن الصغاني، والبيهقي 2/63 من طريق إبراهيم بن عبد الله، خمستهم عن يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "776" في الأذان: باب ما يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب، وابن الجارود "187". والبيهقي 2/65-66 و 193 من طرق عن همام، به. وأخرجه النسائي 2/165 في الافتتاح: باب القراءة في الركعتين الأوليين من صلاة الظهر، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، عن أبان، به. وأخرجه البخاري "759" في الأذان: باب القراءة في الظهر، وأبو عوانة 2/151، من طريق شيبان، مسلم "451" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، وأبو داوٗد "798" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر، والنسائي 2/166 في الافتتاح: باب القراءة في الركعتين الأوليين من صلاة العصر، من طريق حجاج الصواف، والنسائي 2/164: باب تطويل القيام في الركعة الأولى من صلاة الظهر، من طريق خالد، وابن خزيمة في صحيحه "504" من طريق محمد بن ميمون المكي، والبيهقي في السنن 2/95 من طريق أبي معاوية، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، بهٰذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "1831" من طريق الأوزاعي، وبرقم "1855" من طريق معمر، وبرقم "1857" من طريق هشام الدستوائي، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

(توضیح مصنف): أَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ

⊙⊙ ابو معمر بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ حضرات کس طرح ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کا اندازہ لگاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔

ابو معمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْقِرَاءَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ كَانَتْ تَعْقُبُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے ظہر کی نماز میں قرأت کی جو صفت بیان کی ہے، یہ سورۂ فاتحہ کے بعد ہوتی تھی

1831 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ (ابن حبان)

⊙⊙ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ہمراہ دو سورتوں (یعنی ہر رکعت میں کسی دوسری سورۃ) کی تلاوت بھی کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کوئی ایک آیت ہمیں سنا دیا کرتے تھے (یعنی بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَاءَةِ لِلْمَرْءِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1830- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن ماجة "826" في الإقامة: باب القراءة في الظهر والعصر، والطحاوي 1/208 من طريقين عن وكيع، به. وهو مكرر "1826".

1831- إسناده صحيح على شرطهما وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/207، وأبو عوانة 2/152، وابن خزيمة في صحيحه "507"، من طريق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "778" في الأذان: باب يطول في الركعة الأولى، والنسائي 2/165 في الافتتاح: باب إسماع الإمام الآية في الظهر، وأبو عوانة 2/152 والبيهقي في السنن 2/348، من طرق عن الأوزاعي، به. وتقدم تخريج طرقه أيضا فانظر رقم "1829".

1832 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عن ابن شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عباس

(متن حدیث):اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ يَقْرَاُ: (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَ تِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ اِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قرأ بها في المغرب. (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ ام فضل بنت حارث نے انہیں سورۃ مرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ! تمہارے اس سورۃ کی تلاوت کرنے نے مجھے یہ یاد دلا دیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی آخری تلاوت اسی سورت کی سنی تھی آپ نے اسے مغرب کی نماز میں تلاوت کیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ صَلَاةِ المغرب بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں ہماری ذکر کردہ سورتوں کے علاوہ (کسی سورت کی) تلاوت کرلے

1833 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

1832- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة "596" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ 1/78 في الصلاة: باب القراء ة في المغرب والعشاء . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/79 وأحمد 6/340، والبخاري "763" في الأذان: باب القراء ة في المغرب، ومسلم "462" في الصلاة: باب القراء ة في الصبح، وأبو داؤد "810" في الصلاة: باب قدر القراء ة في المغرب، والنسائي في التفسير كما في التحفة 12/481، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/211، وأبو عوانة 2/153، والبيهقي في السنن .2/392 وأخرجه ابن أبي شيبة 1/257، والحميدي "338"، وعبد الرزاق "2694"، وأحمد 6/338 و340، والبخاري "4429" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "462"، والترمذي "308" في الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في المغرب، والنسائي 2/168 في الافتتاح: باب القراء ة في المغرب بالمرسلات، وابن ماجة "831" في الإقامة: باب القراء ة في صلاة المغرب، وأبو عوانة 2/153، والدارمي 1/296، من طرق عن الزهري، به . وصححه ابن خزيمة ."519" وأخرجه النسائي 2/168، والطحاوي 1/211، 212، من طريق أنس، عن أم الفضل.

1833- إسناده صحيح . يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، روى له أبو داؤد، والنسائي، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه أبو عوانة 2/154 من طريق حجاج، عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "1496" من طريق يونس، ونافع بن يزيد، عن عقيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني أيضًا "1497" من طريق رشدين بن سعد، عن قرة، وعقيل، ويونس، ثلاثتهم عن الزهري، به.وأخرجه عبد الرزاق "2692" ومن طريقه أحمد 4/84، والبخاري "3050" في الجهاد: باب فداء المشركين، و "4023" في المغازي: باب 12 فيمن شهد بدرًا، ومسلم "463" في الصلاة: باب القراء ة في الصبح، وأبو عوانة 2/154، والطبراني في الكبير "1491" عن معمر، والشافعي في المسند 1/79، وأحمد 4/80،وابن أبي شيبة

اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي المغرب بالطور . (5: 34)

محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1834 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمْتُ فِيْ فِدَاءِ اَهْلِ بَدْرٍ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ وَهُوَ يَقْرَاُ: (وَالطُّورِ. وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ) . (5: 34)

حدیث **1834**: محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

میں اہل بدر کے فدیہ کے سلسلے میں آیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اس وقت آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اور آپ سورت طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْسَ بِشَيْءٍ مَحْصُورٍ لَا تَجُوزُ الزِّيَادَةُ عَلَيْهِ

(بقيه تخريج 1833) 1/357، والحميدي "556"، والبخاري "4854" في التفسير: باب سورة والطور، ومسلم "463"، وابن ماجه "832" في الإقامة: باب القراءة في صلاة المغرب، والدارمي 1/296، والطحاوي في المعاني 1/211، وأبو عوانة 2/153، وابن خزيمة "514"، والبيهقي في السنن 2/193 من طريق سفيان بن عيينة، ومسلم "463"، وأبو عوانة 2/154 من طريق يونس بن يزيد، والشافعي 1/79، والطيالسي "946"، والبخاري "765" في الأذان: باب الجهر في المغرب، ومسلم "463"، وأبو داوٗد "811" في الصلاة: باب قدر القراءة في المغرب، والنسائي 2/196 في الافتتاح: باب القراءة في المغرب بالطور، وفي التفسير كما في التحفة 2/4، والطحاوي في المعاني 1/211، وأبو عوانة 2/154، والطبراني "1492"، والبيهقي في السنن 2/392، والبغوي "597"، وابن خزيمة "514" من طريق مالك، والطحاوي 1/212 من طريق هشيم، والطبراني "1495" من طريق إسحاق بن راشد، و "1498" من طريق أسامة بن زيد، و "1499" من طريق سفيان بن حسين، و "1500" من طريق برد بن سنان، و "1501" من طريق النعمان بن راشد، و "1503" من طريق يعقوب بن عطاء ، كلهم على الزهري، به. وهو في الموطأ 1/78 في الصلاة: باب القراءة في المغرب والعشاء . وانظر ما بعده.

1834– إسناده حسَن من أجل محمد بن عمرو، وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ. وأخرجه أحمد 4/83 عن محمد بن عبيد، والطبراني "1493" من طريق حماد بن سلمة. وأخرجه الطبراني "1502" من طريق هشيم. وأخرجه الطيالسي "943"، وأحمد 4/83و85، والطحاوي في المعاني 1/211، عن شعبة وتقدم تخريجه فيما قبله من طرقه عن الزهري، فانظره.

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مغرب کی نماز میں تلاوت کوئی محصور چیز نہیں ہے اس پر اضافہ کرنا جائز نہ ہو

1835 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَرَاَ بِهِمْ فِی الْمَغْرِبِ بِـ: (اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ) (محمد:1). (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے ہوئے۔ اس آیت کی تلاوت کی

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روک دیا'' (یعنی سورۂ محمد کی تلاوت کی)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ یَّزِیدَ فِی الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَلٰی مَا وَصَفْنَا عَلٰی حَسْبِ رِضَاءِ الْمَاْمُوْمِیْنَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں، ہماری بیان کردہ قرأت کی صفت میں اتنا اضافہ کرسکتا ہے جو مقتدیوں کی رضامندی کے مطابق ہو

1836 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا

1835- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "13380"، وفي "الصغير" 1/45 من طريقين عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد. ونسبه الهيثمي في "المجمع" 2/118 إلى الطبراني في الثلاثة، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

1836- إسناده قوي على شرط مسلم. حرملة بن يحيى: روى له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد بن عبد الرحمٰن: هو أبو الأسود يتيم عروة. وأخرجه النسائي 2/169 في الافتتاح: باب قراءة في المغرب بألمص، عن محمد بن سلمة، وابن خزيمة "541" عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/211 من طريق ابن لهيعة وحيوة بن شريح، عن أبي الأسود، أنه سمع عروة بن الزبير يقول: أخبرني زيد بن ثابت ...وأخرجه الطبراني "4825" من طريق الليث بن سعد، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن زيد بن ثابت. وصححه ابن خزيمة برقم "517". وأخرجه ابن شيبة 1/369 من طريق عبدة، ووكيع، عن هشام، عن أبي أيوب، أو زيد بن ثابت. وصححه ابن خزيمة برقم "518". وأخرجه الطبراني "4823" من طريق ابن أبي شيبة. وسقط من سند المطبوع عروة والد هشام. وأخرجه عبد الرزاق "2691"، والبخاري "764" في الأذان: باب القراءة في المغرب، وأبو داؤد "812" في الصلاة: باب قدر القراءة في المغرب، والنسائي 2/170: باب القراءة في المغرب بألمص، وابن خزيمة في "صحيحه" "515" و "516".

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مَرْوَانَ يقرأ بـ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، و(اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) فَقَالَ زَيْدٌ: فَحَلَفْتُ بِاللّٰهِ، لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرأ فيها بأطول الطويلتين (المص). (5: 34)

❁❁ عروہ بن زبیر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں جب انہوں نے مروان کو سورۃ اخلاص اور سورۃ کوثر کی تلاوت کرتے سنا تو حضرت زید نے فرمایا: میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات کہتا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں دو طویل سورتوں میں سے زیادہ طویل سورت کی تلاوت کرتے تھے یعنی المص کی (تلاوت کرتے تھے)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى قِصَارِ الْمُفَصَّلِ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں تلاوت کرتے ہوئے ''قصار مفصل'' پر اکتفاء کرے

1837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ -اَمِيْرٌ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ- قَالَ سُلَيْمَانُ: فَصَلَّيْتُ اَنَا وَرَاءَهٗ، فَكَانَ يُطِيلُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَاُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَفِي العشاء بوسط المفصل، وفي الصبح بطوال المفصل. (5: 34)

❁❁ سلیمان بن یسار یہ بات بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے فلاں شخص کے مقابلہ میں کسی شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے یہ بات مدینہ منورہ کے گورنر کے بارے میں کہی تھی۔ سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے بھی اس شخص کے پیچھے نماز ادا!

1837- إسناده حسن. الضحاك بن عثمان: صدوق يهم، روى له مسلم، وباقي السند على شرط الشيخين. أبو بكر الحنفي: هو عبد الكبير بن عبد المجيد بن عبيد الله البصري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "520"، ومن طريقه أخرجه البيهقي في "السنن" 2/391. وأخرجه ابن ماجة "827" في الإقامة: باب القراءة في الظهر والعصر، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/329-330، والبيهقي 2/388 من طريق عبد الرحيم بن منيب ومحمد بن أبي بكر، ثلاثتهم عن أبي بكر الحنفي، به. وأخرجه النسائي 2/167 في الافتتاح: باب تخفيف القيام والقراءة، وباب القراءة في المغرب بقصار المفصل، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/214 من طرق عن الضحاك بن عثمان، به.

کی تھی' تو وہ ظہر کی ابتدائی دورکعات میں طویل قرأت کرتے تھے اور آخری دورکعات نسبتاً مختصر ادا کرتے تھے۔ وہ عصر کی نماز کو مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز کی ابتدائی دورکعات میں قصار مفصل تلاوت کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کرتے تھے جبکہ فجر کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِرَاءَةِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز میں، آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1838 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَرَاَ فِي الْعِشَاءِ، فِيْ إحدى الركعتين بـ: (التين والزيتون). (5: 34)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سفر کر رہے تھے' آپ نے عشاء کی نماز میں دورکعت میں سے ایک رکعت میں سورۂ تین کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ عشاء کی نماز میں، ہماری ذکر کردہ سورتوں کے علاوہ (کسی سورت کی) تلاوت کرے

1838- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "767" في الأذان: باب الجهر في العشاء، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "598" عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "733"، وعبد الرزاق "2706"، وأحمد 4/284 و302، والبخاري "4952" في التفسير: باب تفسير سورة "والتين"، ومسلم "464" في الصلاة: باب القراءة في العشاء، وأبو داود "1221" في الصلاة: باب قصر قراءة الصلاة في السفر، والنسائي 2/173 في الافتتاح: باب القراءة في الركعة الأولى من صلاة العشاء الآخرة، وأبو عوانة 2/155، والبيهقي في "السنن" 2/293 من طرق عن شعبة، به، وصححه ابن خزيمة برقم "524". وأخرجه مالك 1/79-80 في الصلاة: باب القراءة في المغرب والعشاء، والشافعي 1/80، والحميدي "726"، وأحمد 4/286 و303، ومسلم "464" "176" في الصلاة، والترمذي "310" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في صلاة العشاء، والنسائي 2/173 في الافتتاح: باب القراءة فيها بالتين والزيتون، وابن ماجة "834" في الإقامة: باب القراءة في صلاة العشاء، وأبو عوانة 2/154، وابن خزيمة "522"، والبيهقي 2/393 من طريق يحيى بن سعيد، والحميدي "726" أيضا، وابن أبي شيبة 1/359، وأحمد 4/302 و304، والبخاري "769" في الأذان: باب القراءة في العشاء، و "7546" في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، ومسلم "464" "177"، وابن ماجة "835"، وأبو عوانة 2/155، وابن خزيمة "522" أيضا، من طريق مسعر بن كدام، كلاهما عن عدي بن ثابت، به. ومسعر تحرف في مطبوع ابن خزيمة إلى معمر.

1839 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ مُعَاذًا اَنْ يَقْرَاَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا) ، (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَاهَا) ، و (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) ، (وَالضُّحَى) وَنَحْوَهَا مِنَ السُّوَرِ. (5: 34)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ عشاء کی نماز میں سورۂ شمس اور سورۂ لیل سورت اعلیٰ سورۂ ضحیٰ جیسی سورتوں کی تلاوت کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، اس روایت کو نقل کرنے میں ابوزبیر نامی راوی منفرد ہے

1840 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَاَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ، فَاَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَرَجَعَ مُعَاذٌ، فَاَمَّهُمْ، فَقَرَاَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، انْحَرَفَ اِلَى نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى وَحْدَهُ، فَقَالُوا: نَافَقْتَ. قَالَ: لَا، وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَاُخْبِرَنَّهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَاِنَّكَ اَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ، فَجَاءَ فَاَمَّنَا، فَقَرَاَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَاِنِّي تَاَخَّرْتُ عَنْهُ، فَصَلَّيْتُ وَحْدِي، يَا رَسُولَ

1839– إسناده صحيح على شرط مسلم، وعنعنة أبي الزبير هنا لا تضر، فقد صرح بالتحديث في الرواية الآتية، وتابعه عمرو بن دينار، رواه مسلم "465" "179" في الصلاة: باب القراءة في العشاء، وابن ماجة "836" من طريق محمد بن رمح، وأبو عوانة 2/157 من طريق يونس بن محمد.

1840– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادي: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فإنه من رجال مسلم، وخرج له البخاري مقرونا بغيره، وهو متابع بعمرو بن دينار. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/213 عن أبي بكرة، عن إبراهيم بن بشار الرمادي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1246"، ومسلم "465" "178" في الصلاة: باب القراءة في العشاء، وأبو عوانة 2/156، وابن الجارود في "المنتقى" "327"، والبيهقي 3/85 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "521". وأخرجه بأخصر من هذا من طرق عن عمرو بن دينار، عن جابر: البخاري "700" و "701" و "711" و "6106" ن ومسلم "465" وأورده المؤلف مختصرا برقم "1524" من طرق حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، عن جابر، وتقدم تخريجه هناك.

اللّٰهِ، وَاِنَّا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ، وَاِنَّا نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ؟ اقرأ بهم سورة: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) ، و (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) ، (وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ) ". (5: 34)

عمرو بن دینار اور ابوزبیر حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کے مقابلے میں زیادہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ پھر وہ اپنے محلے میں جا کر لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ذرا تاخیر سے ادا کی۔ (حضرت معاذ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی)۔ حضرت معاذ واپس گئے اور ان لوگوں کو نماز پڑھانے لگے۔ انہوں نے سورۃ البقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔ وہاں موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے جب یہ بات دیکھی تو وہ مسجد کے کونے میں گیا اور وہاں تنہا نماز ادا کی۔ (اور چلا گیا) ان لوگوں نے اس سے کہا: تم منافق ہو گئے ہو تو اس نے کہا جی نہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا حضرت معاذ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں پھر وہ واپس آ کر ہماری امامت کرتے ہیں۔ گزشتہ رات آپ نے نماز تاخیر سے ادا کی تھی۔ حضرت معاذ آئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی تو انہوں نے سورت البقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔ میں پیچھے ہٹا اور تنہا نماز ادا کر لی۔ یارسول اللہ! ہم اونٹوں کے ذریعے پانی بھر کر لانے والے اپنے ہاتھوں کے ذریعے خود کام کرنے والے لوگ ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو تم ان لوگوں کو (نماز پڑھاتے ہوئے) سورۃ لیل سورۂ اعلیٰ اور سورۂ بروج کی تلاوت کیا کرو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقْرَاَ بِهِ مِنَ السُّوَرِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

اس بات کا تذکرہ، شب جمعہ میں، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں کون سی سورتوں کی تلاوت کرنا مستحب ہے؟

1841 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ عَاصِمٍ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا اَبُوْقِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقرأ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِـ: (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) ، و (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ، وَيَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، ليلة الجمعة، والمنافقين. (5: 4)

1841- إسناده ضعيف. سعيد بن سماك، لم يوثقه غير المؤلف 6/366، 367، وقال ابوحاتم في "الجرح والتعديل" 4/32: متروك الحديث. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/201 من طريقين عن أبي قلابة، بهذا الإسناد.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعہ میں مغرب کی نماز میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی جبکہ عشاء کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقین کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِرَاءَ ةَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) مِنْ اَحَبِّ مَا يَقْرَاُ الْعَبْدُ فِيْ صَلَاتِهٖ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ''سورہ فلق'' کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین تلاوتوں میں سے ایک ہے، جو بندہ نماز کے دوران کرتا ہے

1842 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَسْلَمَ بْنِ عِمْرَانَ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: تَبِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ رَاكِبٌ، فَجَعَلْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِيْ اِمَّا مِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ، وَاِمَّا مِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ، اِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ سُوْرَةً اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ، ولا أبلغ عنده، من أن تَقْرَاَ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوتَكَ فِيْ صَلَاةٍ فَافْعَلْ". (1: 2)

(توضیحِ مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَسْلَمُ بْنُ عِمْرَانَ، كُنْيَتُهُ: اَبُوْعِمْرَانَ، من أهل مصر، من جملة تابعيها.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آیا آپ اس وقت سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم شریف پر رکھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے تلاوت سکھا دیجئے یا سورۂ ہود کی یا سورۃ یوسف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم ایسی کسی سورت کی تلاوت نہیں کرو گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورت فلق سے زیادہ محبوب اور اس کی بارگاہ میں زیادہ پہنچنے والی ہو۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم ہر نماز میں اسے پڑھا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسلم بن عمران کی کنیت ابوعمران ہے، یہ اہل مصر میں سے ہیں اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ لِلْمَاْمُوْمِ خَلْفَ اِمَامِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، مقتدی اپنے امام کے پیچھے بلند آواز میں قرأت کرے

1842– إسناده قوي. أسلم بن عمران: وثقه النسائي، والمؤلف، والعجلي، وباقي السند من رجال الشيخين غير حرملة، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه الطبراني /17 "861" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقد أورده المؤلف برقم "795" في باب قراءة القرآن، من طريق ليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه هناك.

1843 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، اسْتَقْبَلَ النَّاسَ، فَقَالَ: "هَلْ قَرَاَ آنِفًا مِّنْكُمْ اَحَدٌ"؟ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "لَاَقُولُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ".

(2:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نے اس میں بلند آواز میں قرأت کی جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں کی طرف رخ کیا۔ ارشاد فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی نے تلاوت کی۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے' قرآن (کی تلاوت میں) میرے لیے رکاوٹ آرہی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم "ما لي أنازع القرآن" أراد به رَفْعَ الصَّوْتِ لَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان، ''کیا وجہ ہے قرآن میں میرے ساتھ تنازعہ کیا جاتا ہے'' اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے، آپ کے پیچھے قرأت کرنا مراد نہیں ہے

1844 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ اَبِي زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ،

1843- إسناده صحيح. ابن أكيمة: هو عمارة بن أكيمة الليثي، ويقال: عمار، قال المؤلف في "الثقات": ويشبه أن يكون هو المحفوظ، وثقه يحيى بن سعيد، وقال ابوحاتم: صحيح الحديث، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/242-243، وقال يحيى بن معين: كفاك قول الزهري: سمعت ابن أكيمة يحدث سعيد بن المسيب، وقال الحافظ في "التقريب": ثقة. وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" "98"، والبيهقي "318" و "319" من طريق الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/375، وابن ماجة "848" في الإقامة: باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" "321" عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/285، وعبد الرزاق "2796"، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" "320" من طريق ابن جريج، أخبرني الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/487 من طريق عبد الرحمن بن إسحاق، عن الزهري، به. وسيرد الحديث عند المصنف برقم "1849" من طريق مالك، وفيه زيادة، ويخرج من طريقه هناك، وبرقم "1850" من طريق الأوزاعي، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة، وبرقم "1851" من طريق الأوزاعي أيضا، عن الزهري، عمن سمع أبا هريرة، عنه.

فقال: "أتقرؤون فِي صَلَاتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ"؟ فَسَكَتُوا. فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ، أَوْ قَائِلُوْنَ: إنا لنفعل. قال: "فلا تَفْعَلُوْا، وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ، بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهِ." (2: 2)

قَوْلُهُ: "فَلَا تَفْعَلُوْا" لَفْظَةُ زَجْرٍ مُرَادُهَا ابْتِدَاءُ أمر مُسْتَأْنَفٍ، إِذِ الْعَرَبَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ لُغَتِهَا كثيرا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ جب امام تلاوت کررہا ہو؟ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو ایک صاحب نے عرض کی: یا شاید لوگوں نے عرض کی: ہم ایسا کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو۔ تم میں سے کوئی ایک (یعنی ہر ایک) اپنے دل میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرلیا کرے''۔

روایت کے یہ الفاظ: ''تم ایسا نہ کرو'' یہ الفاظ ممانعت کے ہیں' لیکن اس سے مراد ابتدائی طور پر نئے سرے سے کوئی حکم دینا ہے' کیونکہ عرب اپنے محاورے میں اکثر ایسا کرتے ہیں۔

1845 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظُّهْرِ، أَوِ الْعَصْرِ، فَقَالَ: "أَيُّكُمْ قَرَأَ بِـ: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا، فَقَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بعضكم خالجنيها". (2: 78)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شاید ظہر یا عصر کی نماز میں تلاوت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے سورۂ اعلیٰ کی تلاوت کی ہے۔ حاضرین میں سے ایک

1844- إسناده صحيح، مخلد بن أبي زُمَيل: هو مخلد بن الحسن بن أبي زميل الحراني، روى عنه جمع، وقال ابوحاتم: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال مستقيم الحديث، وقال مسلمة بن القاسم: ثقة، وباقي رجاله على شرطهما. ورواه ابن علية وغيره عن أيوب، عن أبي قلابة مرسلا. وأخرجه الدراقطني 1/340، والبيهقي في "سننه" 2/166، و"في القراء ة خلف الإمام" "175" من طريقين عن عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد.

1845- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه مسلم "398" في الصلاة: باب نهي المأموم عن جهره بالقراء ة خلف إمامه، والنسائي 2/140 في الافتتاح: باب ترك القراء ة خلف الإمام فيما لم يجهر به، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 18/ "523"، والبخاري في "القراء ة خلف الإمام" "91"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/207، من طريق أبي عوانة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/357 و375، وأحمد 4/426 و431، ومسلم "398" "49"، وأبو داؤد "829" في الصلاة: باب من رأى القراء ة إذا لم يجهر الإمام بقراء ته، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/207، والطبراني في "الكبير" 18/ "525" من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2799" ومن طريقه الطبراني 18/ "519" عن معمر، عن قتادة، به. وأخرجه الحميدي "835" ومن طريقه الطبراني 18/ 521، من طريق إسماعيل بن مسلم، عن قتادة، به. وأخرجه الطحاوي 1/207، والطبراني 18/ "522" من طريق حماد بن سلمة. والطبراني 18/ "524" من طريق أبي العلاء، والدارقطني 1/405، والبيهقي في "السنن" 2/162

شخص نے کہا میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میرے لیے رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّكَّ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فی الظهر أو العصر إنما مِنْ اَبِيْ عَوَانَةَ لا مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں ظہر یا عصر کی نماز کے بارے میں شک ہونا، ابوعوانہ نامی راوی کی طرف سے ہے، یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی طرف سے نہیں ہے

1846 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظُّهْرِ، اَوِ الْعَصْرِ –شَكَّ اَبُوْعَوَانَةَ– فَقَالَ: "اَيُّكُمْ قَرَاَ: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)"؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَنَا، فَقَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بعضكم خالجنيها." (2: 78)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شاید ظہر یا عصر کی نماز میں تلاوت کی یہ شک ابوعوانہ نامی راوی کو ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے سورت اعلیٰ کی تلاوت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میرے لیے (تلاوت میں) رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ قَتَادَةُ مِنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، یہ روایت قتادہ نے زرارہ بن اوفیٰ سے نہیں سنی ہے

1847 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهُ بِـ: (سَبِّحِ

1846– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار، فإنه من رجال مسلم. وهو مكرر ما قبله. وانظر ما بعده.

اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: "اَيُّكُمُ الَّذِیْ قرأ، أو أيكم القارىء "؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "قد عرفت أن بعضكم خالجنيها". (2: 78)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی ایک شخص نے آپ کے پیچھے سورۂ اعلیٰ کی تلاوت شروع کر دی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم میں سے وہ کون شخص ہے جس نے تلاوت کی ہے؟ یا شاید یہ فرمایا: تم میں سے کون تلاوت کرنے والا ہے؟ ایک شخص نے عرض کی: میں ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا تم میں سے کوئی ایک میرے لئے رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا" اَرَادَ بِهِ رَفْعَ الصَّوْتِ لَا الْقِرَاءَ ةَ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”مجھے اندازہ ہو گیا کہ تم میں سے کوئی اس بارے میں میرے لیے رکاوٹ پیدا کر رہا ہے“ اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے، آپ کے پیچھے قرأت کرنا مراد نہیں ہے

1848 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ - وَكَانَ يَسْكُنُ اِيلِيَاءَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةُ، فَلَمَّا انصرف قال: "إني لأراكم تقرؤون وَرَاءَ اِمَامِكُمْ"؟ قَالَ: قُلْنَا: اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رسول اللّٰه هذا، قال: "فلا تفعلوا إلا بِاُمِّ الْكِتَابِ، فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا". (2: 78)

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلَا تَفْعَلُوْا" لَفْظَةُ زجر مرادها ابتداء أمر مستأنف، إذ العرب فِیْ لُغَتِهَا اِذَا اَرَادَتِ الْاَمْرَ بِالشَّيْءِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّاْكِيدِ، تُقَدِّمُهُ لَفْظَةَ زَجْرٍ، ثُمَّ تُعْقِبُهُ

1847- إسناده صحيح على شرطهما. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندار. وأخرجه مسلم "398" "48" في الصلاة: باب نهي المأموم عن جهره بالقراءة خلف إمامه، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 398" "48" أيضا، والنسائي 3/247 في قيام الليل: باب ذكر الاختلاف على شعبة، عن قتادة في هذا الحديث، عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "851"، وأحمد 4/426، والبخاري في "القراءة خلف الإمام" ص 92، وأبو داوٗد "828" في الصلاة، والنسائي 2/140 في الافتتاح: باب ترك القراءة خلف الإمام فيما لم يجهر به، و3/247 في قيام الليل، والدارقطني 1/405، والطبراني في "الكبير" /18 "520"، والبيهقي في "السنن" 2/160 من طريق أبي الوليد الطيالسي ويحيى بن سعيد ومحمد بن كثير العبدي وشبابة وعمرو بن مرزوق، كلهم عن شعبة، به. وتقدم قبله من طريق أبي عوانة، ع قتادة، به، فانظره.

الأمر الذي تريد.

ﷺ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ کیلئے قرأت کرنا دشوار ہوا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہو۔ راوی بیان کرتا ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ہم تیزی سے تلاوت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو۔ صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس کی تلاوت نہیں کرتا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم ایسا نہ کرو" یہ الفاظ ممانعت کے ہیں، اس سے مراد ابتدائی طور پر از سر نو کوئی حکم دینا ہے، کیونکہ عرب اپنے محاورے میں جب تاکید کے طور پر کسی چیز کا حکم دینے کا ارادہ کرتے ہیں، تو پہلے ممانعت کے الفاظ ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ حکم ہوتا ہے جو وہ مراد لیتے ہیں۔

ذكر كراهية رفع الصوت لمأموم بِالْقِرَاءَةِ لِئَلَّا يُنَازِعُ الْإِمَامُ مَا يَقْرَؤُهُ

مقتدی کے بلند آواز میں قرأت کے مکروہ ہونے کا تذکرہ، تاکہ وہ امام کی تلاوت سے تنازعہ (کا مرتکب) نہ ہو

1849 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عن ابن شهاب، عن ابن اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: "هَلْ قَرَاَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ آنِفًا"؟ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّيْ اَقُوْلُ: مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ"؟ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اسم بن اُكَيْمَةَ: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ

1848– إسناده قوي، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1581" وقد تقدم برقم "1785" و "1792".

1849– إسناده صحيح على شرط رجاله رجال الشيخين غير ابن أكيمة، وهو ثقة كما مر في تخريج "1843" وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "607" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في "الموطأ" 1/86–87 في الصلاة: باب ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/139، والبخاري في "القراءة خلف الإمام" "96"، وأبو داوٗد "826" في الصلاة: باب من كره القراءة بفاتحة الكتاب إذا جهر الإمام، والترمذي "312" في الصلاة: باب ما جاء في ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به، والبيهقي في "سننه" 2/158، وفي "القراءة خلف الإمام" "317". وأخرجه عبد الرزاق "2795"، ومن طريقه أحمد 2/284، وأخرجه ابن ماجة "849" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن معمر، عن الزهري، به. وتقدم برقم "1843" من طريق الليث، عن الزهري، به. وانظر الحديثين بعده.

اُكَيْـمَةَ، وَهُمَا اَخَوَانِ: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ، فَاَمَّا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، فَهُوَ تَابِعِيٌّ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَ مِنْهُ الزُّهْرِيُّ. وَاَمَّا عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ، فَهُوَ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ، سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَرَوَى عَنْهُ مالك، ومحمد بن عمرو، وهما ثقتان.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو پڑھ کر فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی۔ پھر آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم میں سے کسی نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! میں نے کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کیا وجہ ہے' قرآن (کی تلاوت) کے حوالے سے مجھ سے مقابلہ کیا جارہا ہے''

پھر لوگ ان نمازوں میں قرأت کرنے سے رک گئے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس وقت جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن اکیمہ کا نام عمرو بن مسلم بن عمار بن اکیمہ ہے، یہ دو بھائی ہیں: عمرو بن مسلم اور عمر بن مسلم، جہاں تک عمرو بن مسلم کا تعلق ہے تو وہ تابعی ہیں، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور زہری نے ان سے سماع کیا ہے۔ جہاں تک عمر بن مسلم کا تعلق ہے تو وہ تبع تابعی ہیں۔ انہوں نے سعید بن مسیب سے سماع کیا ہے اور ان سے امام مالک اور محمد بن عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں ''ثقہ'' ہیں۔

ذكر البيان بأن القوم كانوا يقرؤون خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الصَّوْتِ حَيْثُ قَالَ لَهُمْ هٰذَا الْقَوْلَ، لَا اَنَّ رَجُلًا وَّاحِدًا كَانَ هُوَ الَّذِيْ يَقْرَاُ وَحْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے، (یعنی) اس وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ بات ارشاد فرمائی، ایسا نہیں ہے کہ صرف ایک ہی شخص نے تلاوت کی تھی

1850 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ (مَعْشَرٍ) شَيْخٌ بِكُفْرِ تُوثَا، مِنْ دِيَارِ رَبِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرسعني، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيْهَا، فَقَرَاَ اُنَاسٌ مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: "قَرَاَ مِنْكُمْ اَحَدٌ"؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِنِّيْ لَاَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ"؟. قَالَ: فَاتَّعَظَ المسلمون بذلك، فلم يكونوا يقرؤون. (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی اس میں بلند آواز میں

قرأت کی۔ کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں تلاوت کی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم میں سے کسی ایک نے تلاوت کی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے؟ قرآن (کی تلاوت) میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جارہا ہے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے اس سے نصیحت حاصل کی اور (اس کے بعد لوگ آپ کی اقتداء میں) تلاوت نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ الْاٰخِيرَ "فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ وَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ"، اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ لَا مِنْ كَلَامِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ آخری جملہ "لوگ قرأت کرنے سے باز آ گئے اور مسلمانوں نے اس سے نصیحت حاصل کی" یہ زہری کا کلام ہے، یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں ہے

1851 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): "صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: "هَلْ قَرَاَ مَعِي مِنْكُمْ اَحَدٌ آنِفًا"؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا لِيْ أنازع القرآن".

قال الزهري: فانتهى المسلمون، فلم يكونوا يقرؤون معه. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ مَشْهُوْرٌ لِلزُّهْرِيِّ، مِنْ رِوَايَةِ اَصْحَابِهِ، عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَوَهِمَ فِيْهِ الْاَوْزَاعِيُّ –اِذِ الْجَوَادُ يَعْثُرُ– فَقَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَعَلِمَ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّهُ وَهِمَ، فَقَالَ: عَنْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ سَعِيْدًا. وَاَمَّا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ؛ اَرَادَ بِهِ رَفْعَ الصَّوْتِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتِّبَاعًا مِنْهُمْ لِزَجْرِهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ وَالْاِمَامُ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْ قَوْلِهِ: "مَا لِيْ أنازع القرآن".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نے بلند آواز میں قرأت کی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت کیا کہ ابھی تم میں سے کسی ایک نے میرے ساتھ تلاوت کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے؟ قرآن (کی تلاوت) میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جارہا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: مسلمان اس سے باز آ گئے اور وہ لوگ آپ کی اقتداء میں تلاوت نہیں کیا کرتے تھے۔

1851– رجاله ثقات، لكن فيه الوهم الذي سينبه المؤلف بإثره.

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ روایت زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے مشہور ہے جوان کے اصحاب نے ابن اکیمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اس میں امام اوزاعی کو وہم ہوا ہے کیونکہ گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ کہا یہ زہری کے حوالے سے سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔ ولید بن مسلم یہ بات جانتے تھے کہ انہیں وہم ہوا ہے اس لئے انہوں نے یہ کہا: یہ اس شخص کے حوالے سے منقول ہے جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے سنا ہے۔ انہوں نے سعید کا تذکرہ نہیں کیا۔

جہاں تک زہری کے اس قول کا تعلق ہے لوگ قرأت کرنے سے باز آ گئے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کی پیروی کرتے ہوئے آپ کے پیچھے بلند آواز میں تلاوت نہیں کی۔ امام جب بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہے: ''کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ تنازعہ کیا جا رہا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْخَلَدِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لِيْ أنازع القرآن"، أراد به رفع الصوت، لا الْقِرَاءَةَ خَلْفَهُ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس حوالے سے شک کی نفی کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''کیا وجہ ہے قرآن میں میرے ساتھ تنازعہ کیا جا رہا ہے'' اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے، آپ کے پیچھے قرأت کرنا (مراد) نہیں ہے

1852 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَحُ بْنُ رَوَاحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى بأصحابه، فلما قضى صلاته، أقبل علهيم بوجهه، فقال: "أتقرؤون فِيْ صَلَاتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ"؟ فَسَكَتُوْا، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَائِلُوْنَ: اِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوْا، وَلْيَقْرَاْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهِ". (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْقِلَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعَهُ مِنْ اَنَسِ بن مالك، فالطريقان جميعا محفوظان.

۞۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ اپنی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہو جبکہ امام قرأت کر رہا ہو؟ تو لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو ایک صاحب نے عرض کی: یا شاید لوگوں نے جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم میں سے ہر شخص دل میں سورۂ فاتحہ پڑھ لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوقلابہ نے یہ روایت محمد بن ابو عائشہ سے سنی ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے منقول ہے، انہوں نے یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے، تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اِيجَابِ الْقِرَاءَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا عَلٰى مَنْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُمْ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ، جس میں اس بات کی دلیل سی موجود ہے، جو قرأت کے وجوب پر

دلالت کرتی ہے، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے، جو اس بنیاد پر ہے، جس کا طریقہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

1853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سفيان عن ابن جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ، فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أسمعناكم، وما أخفى علينا، أخفينا عنكم. (1: 21)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس میں ہمیں سنا دیتے تھے۔ ہم تمہیں سنا دیتے ہیں جس میں آپ ہم سے پوشیدہ رکھتے تھے۔ ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُطَوِّلَ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاتِهٖ رَجَاءَ لُحُوقِ النَّاسِ صَلَاتَهٗ اِذَا كَانَ اِمَامًا

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، جب وہ امام ہو تو وہ اپنی نماز کی پہلی رکعت کو طویل کر کے ادا کرے، یہ امید رکھتے ہوئے کہ لوگ اس سے آملیں گے

1854 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ لَكَ فِيْ ذٰلِكَ

1853- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فإنه من رجال مسلم، وقد تحرف في "الإحسان" إلى: "محمد بن عبد الجبار بن العلاء"، وجاء على الصواب في التقاسيم 1/ لوحة 370، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "547". وأخرجه الحميدي "990" ومن طريقه أبو عوانة 2/125، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2743"، وأحمد 2/273 و285 و348 و487، والبخاري "772" في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم "396" "43" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والنسائي 2/163 في الافتتاح: باب قراءة النهار، وأبو عوانة 2/125، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208، والبيهقي في "السنن" 2/61، من طرق عن ابن جريج، به. وتقدم برقم "1781" من طريق رقبة بن مصقلة، عن عطاء، به. وتقدم تخريجه من طرقه هناك، فانظره.

خَيْرٌ، كَانَتِ الصَّلَاةُ تُقَامُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ اَحَدُنَا اِلَى الْبَقِيعِ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَتَوَضَّأُ، فَيَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظهر. (1:4)

قزعہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نماز کی اقامت کہہ لی جاتی تھی پھر ہم سے کوئی ایک شخص قضائے حاجت کرنے کیلئے بقیع (کے میدان) کی طرف چلا جاتا تھا۔ پھر وہ واپس آتا تھا۔ وضو کر لیتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں پالیتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ، جو ہماری ذکر کردہ اس تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے، جو ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے ذکر کی ہے

1855 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُطِيلُ فِيْ اَوَّلِ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ. وَقَالَ: كُنَّا نَرٰى اَنَّهُ يفعل ذلك ليتدارك الناس. (1:4)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور ظہر کی پہلی دو رکعات طویل ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں: آپ ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ لوگ (باجماعت نماز میں) شریک ہو جائیں۔

1854– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن ماجة "825" في الإقامة: باب القراءة في الظهر والعصر، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "454" "162" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صالح، به. وأخرجه مسلم "454" "161"، والنسائي 2/164 في الافتتاح: باب تطويل القيام في الركعة الأولى من صلاة الظهر، والبيهقي في "السنن" 2/66 من طريق عطية بن قيس، عن قزعة، به.

1855– حديث صحيح. أبو خالد الأحمر –واسمه سليمان بن حيان– وهو وإن روى له البخاري متابعة، واحتج به مسلم، يغلط ويخطء، لكنه لم ينفرد به، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1580"، وفيه "ليتأدى" بدل "ليتدارك." وأخرجه عبد الرزاق "2675"، ومن طريقه أبو داوُد "800" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر، والبيهقي في "السنن" 2/66، عن معمر، بهذا الاسناد. وأورده المؤلف برقم "1829" وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك.

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مضاد لخبر أبي سعيد الذى ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث پہ مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1856 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَفَّ الناس صلاة فی تمام.

يُرِيدُ اَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِيْمَا اعْتَادَهَا النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، عَلٰى حَسْبِ عَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ.

وَاَمَّا خَبَرُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ: فَيَخْرُجُ أحدنا إلى البقيع ليقضي حاجته، ثم يجيء فَيَتَوَضَّاُ، فَيَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ، اِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَتَلَاحَقَ النَّاسُ فَيَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، اِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى فَقَطْ. وَفِيْهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ المدرك للركوع مدرك للتكبيرة الأولٰى. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لیکن سب سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

اس سے ان کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں لوگوں کی عام عادت کے حوالے سے مختصر نماز ادا کرتے تھے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت کے مطابق ہوتی تھی۔ جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں: ہم میں سے کوئی ایک شخص قضائے حاجت کے لئے بقیع کی طرف چلا جاتا اور پھر وہ آ کر وضو کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں پالیتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اس لئے کرتے تھے تاکہ لوگ بھی آ کر نماز میں

1856- حديث صحيح . أبو خالد الأحمر -واسمه سليمان بن حيان- وهو وإن روى له البخاري متابعة، واحتج به مسلم، يغلط ويخطء، لكنه لم ينفرد به، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين . أبو كريب: هو محمد بن العلاء ، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1580"، وفيه "ليتأدى" بدل "ليتدارك."وأخرجه عبد الرزاق "2675"، ومن طريقه أبو داؤد "800" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر ، والبيهقي في "السنن" 2/66، عن معمر ، بهذا الإسناد.وأورده المؤلف برقم "1829" وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك 2. إسناده صحيح، علي بن زياد اللحجي: ترجم له المؤلف في "الثقات" 8/470، فقال: من أهل اليمن سمع ابن عيينة، وكان راويا لأبي قرة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين، ومن فوقه ثقات . واللحجي: نسبة إلى لحج، من قرى اليمن، وهي تقع شمال غرب عدن .وأورده المؤلف برقم "1759" من طريق حميد الطويل، عن أنس، وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك.

شامل ہو جائیں' آپ ہر رکعت میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ آپ صرف پہلی رکعت میں ایسا کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' رکوع کو پانے والا تکبیر اولیٰ کو پانے والا شمار ہوگا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُبَيِّنِ اَنَّ تَطْوِيْلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى دُوْنَ مَا يَلِيْهَا مِنْ سَائِرِ الرَّكَعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کو واضح کرتی ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کو طول دینا

جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے' یہ پہلی رکعت کے بارے میں ہوتا تھا' باقی تمام رکعات میں نہیں ہوتا تھا

1857 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرأ بنا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُطِيلُ في الأولى، ويقصر في الثانية. (1:4)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعت میں تلاوت کرتے تھے۔ آپ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے اور دوسری کو (نسبتاً) مختصر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ قَتَادَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے بعض سننے والوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1858 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظهر والعصر، فحزرنا قيامه في الركعتين الوليين قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ.

1857– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف" ابن أبي شيبة 1/356. وأخرجه البخاري "762" في الأذان: باب القراءة في العصر، باب تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر، وأبو داؤد "798" في الصلاة، وابن ماجة "829" في الإقامة: باب الجهر بالآية أحيانا في صلاة الظهر والعصر، وأبو عوانة 2/151، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/206، والبيهقي في "السنن" 2/65، من طريق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1588". وانظر "1829" و"1831" و"1855".

1858– هو مكرر "1828".

فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ. (1:4)

(توضیح مصنف):قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُ اَبِيْ سَعِيْدٍ: "فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ، آيَةً" يُضَادُّ فِي الظاهر

قَوْلَ اَبِيْ قَتَادَةَ: "وَيُطِيلُ فِي الْأُوْلٰى، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ"، وَلَيْسَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهِ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى كَانَ يَقْرَأُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثَلَاثِيْنَ آيَةً بِالتَّرْسِيلِ وَالتَّرْتِيْلِ وَالتَّرْجِيعِ، وَالرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهَا مِثْلَ قِرَاءَ تِهِ فِي الْأُوْلٰى بِلَا تَرْسِيلٍ وَلَا تَرْجِيعٍ، فَتَكُوْنُ الْقِرَاءَ تَانِ وَاحِدَةً، وَالْأُوْلٰى اَطْوَلُ مِنَ الثَّانِيَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر اور عصر کی نماز میں قیام کا اندازہ لگاتے تھے تو ہم نے یہ اندازہ لگایا' ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ کا قیام **30** آیات کی تلاوت جتنا ہوتا تھا اور آخری دو رکعات میں آپ کے قیام کے بارے میں ہم نے اندازہ لگایا کہ وہ اس سے نصف ہوتا تھا اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ کے قیام کے بارے میں ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی آخری دو رکعات جتنا ہوتا تھا اور عصر کی نماز کی آخری دو رکعات کے بارے میں ہم نے اندازہ لگایا کہ وہ اس سے نصف ہوتا تھا۔

(امام ابن حبان فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہم نے اندازہ لگایا' پہلی دو رکعات میں آپ کا قیام تیس آیات کی تلاوت جتنا ہوتا تھا' یہ روایت بظاہر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے برخلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر ادا کرتے تھے۔ حالانکہ الحمدللہ! ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی رکعت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیس آیات ٹھہر ٹھہر کر ترتیل اور ترجیع کے ہمراہ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں اتنی ہی آیات ترتیل اور ترجیع کے بغیر پڑھتے تھے' تو قرأت ایک جتنی ہوتی تھی لیکن پہلی رکعت دوسری سے طویل ہوتی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1859 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذْ جَاءَهُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ يَشْكُوْنَ سَعْدًا، حَتّٰى قَالُوْا لَهُ: اِنَّهُ لَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: عَهْدِيْ بِهٖ وَهُوَ حَسَنُ الصَّلَاةِ، فَدَعَاهُ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَلَّيْتُ بِهِمْ، اَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَاَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَبَا اِسْحَاقَ. فَبَعَثَ مَعَهُ مَنْ يَّسْاَلُ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ، فَطِيفَ بِهٖ فِيْ مَسَاجِدِ الْكُوفَةِ، فَلَمْ يُقَلْ لَهُ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْسٍ، فَاِذَا رَجُلٌ يُدْعٰى اَبَا سَعْدَةَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لَا ينفر في السرية، ولا يقسم

بالسوية، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ كَاذِبًا فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَشَدِّدْ فَقْرَهُ، وَاعْرِضْ عَلَيْهِ الْفِتَنَ. قَالَ: فَزَعَمَ ابن عُمَيْرٍ أَنَّهُ رَآهُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ، قَدِ افْتَقَرَ، وَافْتُتِنَ. فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. يُسْأَلُ كَيْفَ أَنْتَ أَبَا سَعْدَةَ؟ فَيَقُولُ: شَيْخٌ كبير مفتون، أجيبت في دعوة سعد. (1:4)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ کچھ عرصہ پہلے تک تو وہ بہت عمدہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو اس بارے میں بتایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تعلق ہے میں ان لوگوں کو وہ نماز (یعنی اس طریقے کے مطابق نماز) پڑھاتا ہوں میں پہلی دو رکعت طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق اپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہمراہ ایسے شخص کو بھیجا جوان کے بارے میں کوفہ میں دریافت کرے۔ اس نے انہیں ساتھ لے کر کوفہ کی تمام مساجد کا چکر لگایا ہر شخص نے ان کے بارے میں بھلائی کی بات کہی۔ یہاں تک کہ جب وہ بنو عبس کی مسجد کے قریب پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جس کا نام ابوسعدہ تھا تو وہ بولا اللہ جانتا ہے یہ کسی جنگی مہم کیلئے نہیں نکلتے اور (مال غنیمت کو) برابری کی بنیاد پر تقسیم نہیں کرتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام نہیں لیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے' تو اس کی عمر کو لمبا کر دے اور اس کی غربت کو شدید کر دے اور اس پر آزمائش ڈال دے۔

راوی کہتے ہیں: عمیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ انہوں نے اس شخص کو دیکھا کہ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر آ رہی ہیں وہ انتہائی غریب تھا اور آزمائش میں مبتلا ہو گیا تھا لیکن اسے کوئی چیز نہیں ملتی تھی۔ اس سے دریافت کیا گیا: اے ابوسعدہ! تمہارا کیا حال ہے' تو وہ کہتا تھا ایک عمر رسیدہ بوڑھا شخص جو آزمائش کا شکار ہے۔ میرے بارے میں حضرت سعد کی بددعا قبول ہو گئی ہے۔

1859- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "453" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/180، ومسلم "453" أيضا عن قتيبة بن سعيد، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، به. وأخرجه الطيالسي "217"، وعبد الرزاق "3706" و "3707"، وأحمد 1/176 و179، والبخاري "755" و "758" في الأذان: باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر، ومسلم "453"، والنسائي 2/174 في الافتتاح: باب الركود في الركعتين الأوليين، وأبو عوانة 2/149، 150، والطبراني في "الكبير" "308"، والبيهقي في "السنن" 2/65، من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة. "508" وسيورده المؤلف برقم "1937" و "2140" من طريق أبي عون الثقفي، عن جابر، ويرد تخريجه من طريقه هناك, وقوله: "أجيبت في دعوة سعد": كان سعد معروفا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ الرُّكُوْعَ وَعِنْدَ رَفْعِ رَاْسِهِ مِنْهُ

نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکوع میں جانے کے ارادے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرے

1860 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ اَخْبَرَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ حِينَ قَامَ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى، وَالرُّسْغِ، وَالسَّاعِدِ، ثُمَّ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ رَكَعَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ سَجَدَ، فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى، (وَجَعَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى) وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ، فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا: يَدْعُو بِهَا، ثُمَّ جِئْتُ بعد ذٰلِكَ، فِيْ زَمَانٍ فِيْهِ بَرْدٌ، فَرَاَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَتَحَرَّكُ اَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ. (4:5)

حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے یہ سوچا میں ضرور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے ہیں۔ میں نے آپ کا جائزہ لیا جب آپ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی آپ نے

1860– إسناده قوى رجاله رجال الصحيح، غير كليب بن شهاب، وهو صدوق روى له الأربعة، لكن جملة "فرأيته يحركها" شاذة، انفرد بها زائدة بن قدامة، دون من رواه من الثقات، وهم جمع يزيد عل العشرة .وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" 22/82 عن أبى خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد "727" فى الصلاة: باب رفع اليدين فى الصلاة، عن الحسن بن على، عن أبى الوليد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 4/318، والبخارى فى كتابه "قرة العينين فى رفع اليدين فى الصلاة" ص 11، والنسائى 2/126 فى الافتتاح: باب موضع اليمين من الشمال فى الصلاة، و 3/37 فى السهو: باب قبض الثنتين من أصابع اليد اليمنى، والدارمى 1/314، 315، وابن الجارود "208"، والطبرانى /22 "82" من طرق عن زائدة، به.وأخرجه الحميدى "885"، وعبد الرزاق "2522"، وابن أبى شيبة 1/234 و390، وأحمد 4/316 و317 و318، والبخارى فى "قرة العينين فى رفع اليدين " ص 10، وأبو داوُد "726" فى الصلاة: باب رفع اليدين، و "957": باب كيف الجلوس فى التشهد، والنسائى 3/34 فى السهو: باب صفة الجلوس فى الركعة التى يقضى فيها الصلاة، و 3/35: باب موضع الذراعين وباب موضع المرفقين، وابن ماجة "867" فى الإقامة: باب رفع اليدين إذا ركع، و "912": باب الإشارة فى التشهد، وابن الجارود "202"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 1/223، والطبرانى /22 "78" و "79" و "80" و "81" و "83" و "84" و "85" و "86" و "87" و "88" و "89" و "90" و "91" و "93" و "96"، والبغوى "563" و "564" و "565"،والدارقطنى 1/290 و292 و295، والبيهقى فى "السنن" 2/72 و111 و112، من طرق عن عاصم، به.وسيعيده المؤلف برقم "1945" من طريق عبد الله بن إدريس، عن عاصم بن كليب، به.

ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ آپ انہیں کانوں کے برابر لے آئے۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت' گٹے اور کلائی پر رکھا۔ پھر آپ نے جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا ہی بلند کیا۔ (جتنا آغاز میں کیا تھا) پھر آپ رکوع میں چلے گئے تھے۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اتنا ہی دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہتھیلیاں کانوں کے مقابل میں رکھی تھی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنے بائیں زانو کو بچھا لیا اور آپ نے بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو اور دائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھا۔ آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر ان کے ذریعے حلقہ بنایا اور پھر ایک انگلی کو بلند کیا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دیتے ہوئے اس کے ہمراہ دعا مانگ رہے تھے۔

اس کے بعد ایک مرتبہ میں آپ کی خدمت میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ لوگوں نے سردیوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور وہ کپڑوں کے اندر ہی اپنے ہاتھوں کو حرکت دے رہے ہیں (یعنی چادروں کے اندر ہی رفع یدین کر رہے تھے)

1861 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ. (1: 21)

1861– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/75 في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/71، والبخاري "735" في الأذان: باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء، وفي كتابه "قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة" ص 7، وأبو داوُد "742" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة:، والنسائي 2/122 في الافتتاح: باب رفع اليدين حذو المنكبين، والدارمي 1/285، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/223، والبيهقي في "السنن" 2/69، والبغوي "559". وأخرجه عبد الرزاق "2518" ومن طريقه مسلم "390" "22" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، وابن خزيمة في "صحيحه" "456"، والبيهقي 2/66، عن ابن جريج، عن الزهري، به. وسيورده المؤلف برقم "1864" من طريق سفيان، وبرقم "1868" و "1877" من طريق عبيد الله بن عمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/70، وعبد الرزاق "2517" و "2519"، وابن أبي شيبة 1/234، 235، والبخاري "736" في الأذان: باب رفع اليدين إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع، و "738" باب إلى أين يرفع يديه، وفي "قرة العينين" ص 14 و16 و20، ومسلم "390" "23"، وأبو داوُد "722"، والنسائي 2/121 و122 في الفتتاح: باب العمل في افتتاح الصلاة، وباب رفع اليدين قبل التكبير، وابن الجارود "178"، والدارقطني 1/288 و289، والطبراني "13111" و "13112"، والبيهقي 2/96 و70 و83، والبغوي "561"، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "2520"، والبخاري "739" في الأذان: باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، وفي "قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة" ص 17، والبغوي في "شرح السنة" "560"، والبيهقي في "السنن" 2/70، من طرق عن نافع، عن ابن عمر، به.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جانے کیلئے تکبیر کہتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو انہیں اس طرح سے بلند کرتے تھے اور آپ یہ کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں (یعنی دو سجدوں کے درمیان) ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي اِخْرَاجُ الْيَدَيْنِ مِنْ كُمَّيْهِ عِنْدَ رَفْعِهِ اِيَّاهُمَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جس مقام پر ہم نے رفع یدین کرنے کا ذکر کیا ہے اس موقع پر رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکالے

1862 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْيَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: "كُنْتُ غُلَامًا لَا اَعْقِلُ صَلَاةَ اَبِي، فَحَدَّثَنِيْ وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّفِّ، رَفَعَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ، ثُمَّ الْتَحَفَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ ثَوْبِهِ، فَاَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، اَخْرَجَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَهُمَا، وَكَبَّرَ، ثُمَّ ركع، فإذا رفع رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، فَكَبَّرَ، فَسَجَدَ، ثُمَّ وَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ - قَالَ ابْنُ جُحَادَةَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ: هِيَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ، وَتَرَكَهُ مَنْ تركه. (5: 4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ مِنَ الثِّقَاتِ الْمُتْقِنِيْنَ، وَاَهْلُ الْفَضْلِ فِي الدِّيْنِ، اِلَّا اَنَّهُ وَهِمَ فِيْ اسْمِ هٰذَا الرَّجُلِ، اِذِ الْجَوَادُ يَعْثُرُ فقال: وائل بن علقمة وإنما هو: علقمة بن وائل۔

1862- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة، روى له النسائي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/ "61" من طريقين عن عبد الوارث، به. وجاء فيه علقمة بن وائل على الصواب. وأخرجه أبو داوٗد "723" في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة: عن عبيد الله بن ميسرة، عن عبد الوارث بن سعيد، به. إلا أنه قال: "وائل بن علقمة." وأخرجه الدارقطني 1/291 من طريق عمرو بن مرة، والبغوي "569" من طريق موسى بن عمير العنبري، كلاهما عن علقمة بن زائل، عن أبيه.

ﷺ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ صف میں داخل ہوئے (یعنی نماز پڑھنا شروع کی) تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور تکبیر کہی۔ آپ نے التحاف کے طور پر کپڑا لپیٹا تھا۔ آپ نے تھوڑا سا اپنا ہاتھ کپڑے کے اندر داخل کر لیا اور دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا۔ پھر آپ نے جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو دونوں ہاتھ باہر نکال لیے اور ان کو بلند کیا اور تکبیر کہی پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا۔

ابن جحادہ نامی راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے اس بات کا تذکرہ حسن بن ابوالحسن سے کیا' تو وہ بولے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے جس نے ایسا کرنا تھا اس نے ایسا کیا جس نے اس کو چھوڑنا تھا اس نے اسے چھوڑ دیا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محمد بن جحادہ نامی راوی ثقہ اور متقن راویوں میں سے ایک ہیں۔ یہ دین داری کے حوالے سے اہلِ فضل ہیں تاہم اس راوی کے نام کے بارے میں انہیں وہم ہوا' کیونکہ گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ وائل بن علقمہ ہے' حالانکہ وہ علقمہ بن وائل ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ رَفْعِ الْمَرْءِ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضَعِ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ اِلٰی حَدِّ اُذُنَيْهِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جس مقام کا تذکرہ کیا ہے اس موقع پر دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرے

1863 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ قَتَادَةَ' عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ' عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلَاةِ حَتّٰی يُحَاذِیْ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ ' وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

ﷺ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کانوں تک لے آتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ (تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے)

1863– في "التهذيب": وائل بن علقمة، عن وائل بن حجر في صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم . قال القواريري: عن عبد الوارث، عن محمد بن جحادة، عن عبد الجبار بن وائل، عنه، به، وتابعه أبو خيثمة عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن أبيه. وقال إبراهيم بن الحجاج، وعمران بن موسى، عن عبد الوارث، بهذا الإسناد . فقال: عن علقمة بن وائل، وكذا قال إسحاق بن أبي إسرائيل، عن عبد الصمد، وكذا قال عفان، عن همام، عن محمد بن جحادة، وهو الصواب.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُهُ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ اِلَى الْمَنْكِبَيْنِ

نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جن مقامات کا ذکر ہم نے کیا ہے ان میں اس کے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند ہوں

1864 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَاَبُوْ الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ولا يرفع بين السجدتين. (5: 4)

﷽ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز کا آغاز کیا' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیے یہاں تک کہ انہیں دونوں کندھوں کے برابر لے آئے۔ جب آپ نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو آپ نے رکوع سے سر اٹھایا (تو بھی رفع یدین) کیا۔ آپ نے سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

1865 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَزَارِيُّ بِسَارِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بن جعفر، قال: حدثني محمد بن عمرو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: مَا كُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً، وَلَا اَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً قَالَ:

1864– واخرجه من طرق عن قتادة، به: ابن أبي شيبة 1/233، وأحمد /3 436 و437 و5/53، والبخاري في "قرة العينين" ص 17 و18، ومسلم "391" "25" و "26" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، والنسائي 2/123 في الافتتاح: باب رفع اليدين حيال الأذنين، وابن ماجة "859" في الإقامة: باب رفع اليدين إذا ركع، والدارقطني 1/292، والطبراني /19 "626" و "627" و "628" و "629" و "630" و "631"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/224، والبيهقي في "السنن" 2/25 و71.وسيورده المؤلف برقم "1873" من طريق أبي قلابة، عن مالك بن الحويرث، به، ويرد تخريجه من هذا الطريق هناك . إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البخاري في "قرة العينين" ص 5، ومسلم "390" "21" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، وأبو داوُد "721" في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة، = والترمذي "255" و "256" في الصلاة: باب ما جاء في رفع اليدين عند الركوع، وابن ماجة "858" في الإقامة: باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/222، وابن الجارود في "المنتقى" "177"، والبيهقي في "السنن" 2/69، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وتقدم برقم "1861" من طريق مالك، عن الزهري، به، وتقدم تخريجه عنده، وسيرد برقم "1868" و "1877" من طريق عبيد الله بن عمر، عن الزهري، به.

بَلٰى، قَالُوْا: فَاعْرِضْ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم، إذا قام إِلَى الصَّلَاةِ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا رَكَعَ، كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ رَكَعَ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فِي صُلْبِهِ وَلَمْ يَنْصِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ اعْتَدَلَ، ثُمَّ سَجَدَ وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، كَبَّرَ، ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الركعة التي تَنْقَضِي فِيْهَا اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى رجله متوركا ثم سلم.

(4:5)

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام' جن میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے' ان کی موجودگی میں یہ کہتے ہوئے سنا: میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا آپ نہ تو پرانے صحابی ہیں اور نہ ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا ہی ہے۔ دیگر صحابہ کرام نے فرمایا: پھر آپ پیش کیجئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے تھے) تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ قبلہ کی طرف رخ کرتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھا لیتے تھے۔ پھر آپ اللہ اکبر کہتے پھر آپ جب رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ پھر آپ اپنی پشت کو سیدھا کر لیتے اور سر کو اٹھاتے نہیں تھے اور بالکل جھکاتے بھی نہیں تھے۔ پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے (یعنی رکوع سے اٹھتے تھے) اور یہ کہتے تھے "اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی" پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے پھر آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے پھر آپ سجدے میں جاتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف کر لیتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے۔ اللہ اکبر کہتے تھے اور اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور اس ٹانگ پر تورک کے طور پر بیٹھ جاتے تھے پھر آپ سلام پھیر لیتے تھے۔

1865- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الحميد بن جعفر: من رجال مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/424، والبخاري في قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة ص5، وأبو داؤد "730" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و "963": باب من ذكر التورك في الرابعة، والترمذي "304" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، والنسائي 3/34 في السهو: باب صفة الجلوس في الركعة التي يقضي فيها الصلاة، والبغوي في شرح السنة "555" من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "587" و "651" و "685" و "700". وأخرجه ابن أبي شيبة 1/235، وابن خزيمة في صحيحه "677"، والبيهقي 2/26 و 73 و 116 و 118 و 123 من طريق عن عبد الحميد بن جعفر، به. وسيورده المؤلف بالأرقام "1866" و "1867" و "1869" و "1870" و "1871" و "1876".

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ خَبَرَ اَبِيْ حُمَيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ‘ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت معلول ہے

1866 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُوْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَحَدُ بَنِيْ مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ كَانَ فِيْهِ اَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْاُسَيْدٍ وَاَبُوْحُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهُمْ تَذَاكَرُوْا الصَّلَاةَ

فَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاَرِنَا قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَبَدَاَ يُكَبِّرُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَيْضًا ثم أمكن يديه من ركبته غَيْرَ مُقَنِّعٍ وَلَا مُصَوِّبٍ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰه أكبر فسجد فانتصب على كفيه وركبته وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ وَتَوَرَّكَ اِحْدَى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْاُخْرٰى ثُمَّ كبر فجد الْاُخْرٰى فَكَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْاُخْرٰى وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاٰخِيرَتَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ورحمة اللّٰه."

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ وَحَدَّثَنِيْ عِيسٰى اَنَّ مِمَّا حَدَّثَهُ اَيْضًا فِي الْمَجْلِسِ فِي التَّشَهُّدِ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يُشِيرُ فِي الدُّعَاءِ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ وَسَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عن أبيه فالطريقان جميعا محفوظان.

❀❀ حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ وہ ایک محفل میں موجود تھے وہاں ان کے والد بھی موجود تھے جو

1866– إسناده حسن، عيسى بن عبد الله بن مالك: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 7/231، وترجم له البخاري في التاريخ الكبير 6/389–390، وابن أبي حاتم 6/280، فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلًا، وباقي رجاله ثقات. أبو خيثمة: هو زهير بن معاوية الجعفي. وأخرجه أبو داؤد "733" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة و "966": باب من ذكر التورك في الرابعة، والبيهقي في السنن 2/101و118 من طرق عن أبي بدر شجاع بن الوليد، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اس محفل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ' حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ موجود تھے جن کا تعلق انصار سے تھا۔ان حضرات نے نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بولے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں ۔لوگوں نے کہا: پھر آپ ہمیں دکھائیے ۔راوی کہتے ہیں پھر وہ نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے ۔دیگر حضرات دیکھ رہے تھے انہوں نے شروع میں تکبیر کہی ۔دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیے پھر انہوں نے رکوع میں جانے کیلئے تکبیر کہی ۔پھر انہوں نے رفع یدین کیا۔پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیے۔ اپنے سر کو بالکل جھکایا بھی نہیں اور اوپر بھی نہیں کیا پھر انہوں نے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا۔پھر انہوں نے رفع یدین کیا۔اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے ۔انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اپنے دونوں پاؤں کے کنارے زمین پر رکھے وہ سجدے کی حالت میں تھے ۔پھر انہوں نے تکبیر کہی اور بیٹھ گئے ۔انہوں نے اپنی ایک ٹانگ کو تورک کے طور پر بچھالیا اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کرلیا۔پھر انہوں نے تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہو گئے لیکن انہوں نے تورک نہیں کیا۔پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور دوسری رکعت ادا کی ۔اس طرح تکبیر کہی اور دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھ گئے ۔پھر جب انہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا' تو تکبیر کہی ۔پھر انہوں نے آخری دو رکعات بھی اس طرح ادا کی' پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو پہلے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

حسن بن حر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے ۔عیسیٰ نامی راوی نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' اس حدیث میں تشہد کے بارے میں یہ الفاظ بھی ہیں: انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانوں پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور پھر انہوں نے ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محمد بن عمرو نے یہ روایت حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے ۔انہوں نے یہ روایت عباس بن سہل کے حوالے سے ان کے والد سے بھی سنی ہے ۔ان کے دونوں طرق محفوظ ہیں ۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ اَمَرَنَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهٖ وَاتِّبَاعِ مَا جَاءَ بِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض نمازوں کی صفت کا تذکرہ' وہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی پیروی کرنے اور ان کی لائی ہوئی تعلیمات کی پیروی کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے

1867 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ وَكَانَ اَسْوَدَ مِنْ رَاَيْتُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ

اَبُوْقَتَادَةَ فَقَالَ، اَبُوْحُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ وَيُقِيمُ كُلَّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ مُعْتَدِلًا لَا يُصَوِّبُ رَاْسَهُ وَلَا يَقْنَعُ بِهِ يَقُوْلُ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتّٰى يَقَرَّ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَهْوِي اِلَى الْاَرْضِ وَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَجْلِسُ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَصْنَعُ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يُصَلِّي بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ هٰكَذَا حَتّٰى إذا كان في السجدة التي فيها التَّسْلِيمُ اَخْرَجَ رِجْلَيْهِ وَجَلَسَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ مُتَوَرِّكًا فَقَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1:21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيهَا الْاِنْسَانُ سِتُّ مِائَةِ سُنَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجْنَاهَا بِفُصُولِهَا فِيْ كِتَابِ صِفَةِ الصَّلَاةِ فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ نَظْمِهَا فِيْ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.

قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: عَبْدُ الْحَمِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَدُ الثِّقَاتِ الْمُتْقِنِينَ قَدْ سَبَرْتُ اَخْبَارَهُ فَلَمْ اَرَهُ انْفَرَدَ بِحَدِيثٍ مُنْكَرٍ لَمْ يُشَارِكْ فِيْهِ وَقَدْ وَافَقَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعِيسٰى بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَبْدَ الحميد بن جعفر في هٰذا الخبر.

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں ابوقتادہ بھی تھے۔ ان کی موجودگی میں یہ کہتے ہوئے سنا۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان حضرات نے دریافت کیا وہ کیسے۔ اللہ کی قسم! آپ نہ تو ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں اور نہ پرانے صحابی ہیں۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں دیگر صحابہ کرام نے کہا پھر آپ پیش کیجئے' تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے کندھوں تک اٹھا لیتے تھے۔ پھر آپ اس طرح قیام کرتے تھے۔ ہر ہڈی اپنی جگہ پر ہوتی تھی پھر آپ تلاوت کرتے تھے۔ پھر آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے۔ پھر وہ رکوع میں چلے جاتے تھے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے۔ آپ اعتدال کی حالت میں رہتے آپ اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں تھے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رفع یدین کرتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر لے آتے تھے (اور اس طرح کھڑے ہوتے تھے کہ) ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی تھی۔ پھر آپ زمین کی طرف آتے تھے۔ آپ اپنے

دونوں بازوں اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور ایک ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تھے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے۔ پھر آپ سجدہ کرتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے اور بائیں ٹانگ کے بل بیٹھ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر آ جاتی تھی۔ پھر آپ کھڑے ہوتے تھے اور دوسری رکعت میں بھی ایسے کرتے تھے۔ پھر آپ جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔ جس طرح نماز کے آغاز میں کیے تھے۔ پھر آپ بقیہ نماز بھی اس طرح ادا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ سجدہ کر لیتے تھے اس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تھا تو آپ اپنے دونوں پاؤں نکال لیتے تھے اور بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھ جاتے تھے۔

تو دیگر صحابہ کرام نے کہا آپ نے سچ کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: چار رکعات میں چھ سو چیزیں سنت ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں' ہم نے انہیں ان کی فصول کے ہمراہ کتاب ''نماز کا طریقہ'' میں ذکر کیا ہے۔ اب اس کتاب میں اس نوع کی ترتیب کے ذریعے میں نے اس کتاب سے بے نیاز کر دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالحمید نامی راوی ثقہ اور متقن راویوں میں سے ایک ہیں۔ میں نے ان کے حالات کی تحقیق کی ہے' میں نے نہیں دیکھا کہ یہ کسی منکر روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں جس میں ان کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو۔ فلیح بن سلیمان اور عیسیٰ بن عبداللہ' محمد بن عمرو کے حوالے سے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرنے میں عبدالحمید کے موافق ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَبَرَ مَالِكٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ خبر مختصر ذكر بقصته فِیْ خَبر عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مالک کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت ایک مختصر روایت ہے' یہ واقعہ عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے

1868 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْعَرُوبَةَ بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

1867– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر، فإنه من رجال مسلم. أبو عاصم: هو الضحاك بن خلد. وأخرجه الترمذي "305" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، وابن ماجه "1061" في الإقامة: باب إتمام الصلاة، وابن خزيمة في صحيحه "588" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/313، 314 عن أبي عاصم، به. وأخرجه أبو داؤد "730" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و "963": باب من ذكر التورك في الرابعة، عن أحمد بن حنبل، والطحاوي 1/223 و258 عن أبي بكرة، وابن الجارود "192" و "193" عن محمد بن يحيى، والبيهقي في السنن 2/72 و118 و123 و129 من طريق محمد بن سنان القزاز، كلهم عن أبي عاصم، به. وانظر "1865" و "1866".

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَهُمَا اِلٰى مَنْكِبَيْهِ. (5: 44)

سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ نماز شروع کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے۔ جب رکوع میں جاتے تھے۔ رفع یدین کرتے تھے جب سمع الله لمن حمده کہتے تھے (یعنی جب رکوع سے کھڑے ہوجاتے تھے) تو رفع یدین کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ وَنَفٰى رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جس سے اس شخص نے استدلال کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے نماز کے دوران ان مقامات پر رفع یدین کرنے کی نفی کی' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

1869 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ القرش وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوَى فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا

1868- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "739" في الأذان: باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، وأبو داؤد "741" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، والبخاري في قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة: ص 200، وابن خزيمة في صحيحه "693" من طريق المعتمر بن سليمان، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم "1861" من طريق مالك، و "1864" من طريق سفيان، كلاهما عن الزهري، به. فانظرهما.

1869- عبد الله بن محمد بن عمرو الغزي: ثقة روى له أبو داؤد، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يزيد بن محمد، وهو ابن قيس بن مخرمة بن المطلب القرشي، فإنه من رجال البخاري، يحيى بن بكير: هو يحيى بن عبد الله بن بكير، والليث: هو ابن سعد. وأخرجه البخاري "828" في الأذان: باب سنة الجلوس في التشهد، ومن طريقه البيهقي في السنن 2/128، والبغوي في شرح السنة "557" عن يحيى بن بكير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "828" أيضًا ومن طريقه البيهقي 2/128، والبغوي "557"، عن يحيى بن بكير. وأخرجه أبو داؤد "732" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و "964": باب من ذكر التورك في الرابعة، من طريق ابن وهب، عن الليث بن سعد، به. وأخرجه أبو داؤد "731" و "965"، والبيهقي 2/84 و97 و102 و116 من طريق الليث وابن لهيعة، وابن خزيمة "652" من طريق يحيى بن أيوب، ثلاثتهم عن يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرو بن حلحلة، به. وانظر "1865".

قَابِضٍ وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ اِلَى الْقِبْلَةِ وَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رجله اليسرى وجلس على مقعدته. (5: 44)

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ وہ صحابہ کرام کے ہمراہ بیٹھے تھے تو حضرت ابوحمید ساعدی نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ یادر کھے ہوئے ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے۔ آپ اپنی پشت کو سیدھا رکھتے تھے۔ جب آپ سر اٹھاتے تھے تو سیدھا کھڑے ہو جاتے تھے اور جب سجدے میں جاتے تو دونوں بازوں بچھاتے بھی نہیں تھے اور اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے۔ آپ اپنی دونوں پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے تھے جب آپ آخری رکعت میں بیٹھتے تھے تو بائیں ٹانگ کو باہر نکال لیتے تھے اور تشریف گاہ پر بیٹھتے تھے۔